UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226520
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. [illegible] Accession No [illegible]

Author [illegible]

Title [illegible]

This book should be returned on or before the date last marked below.

میاں بیوی اور ان جگہ مین گے اور کہین ... ارہ ہا اور دونون محل پر اول اضافی مراد ہو یعنی نسبت بعض حقوق کے ... اول ہین اور بہ نسبت بعض کے وہ شا ... بھگتا ہوا اور ہر دو لون ہین ہمسایون کا ... فرمایا رسول ... علیہ وسلم نے لایا جاویگا یعنی محشر مین ... ہوگی اوس سے رعیت پھر فتح یاوین گے وہ اوسپر اپنا ... اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ... لوگ آسمین روز قیامت کے ... کرانہ ماتحت کے ایک ستون سے دوزخ ... جگہ کی ... ہوجاوے گی ... اور توقف فرمایا اللہ تعالی ایک فرشتے کو پس حکم کریگا وہ درمیان اون دونون کے پس کہیگا فرشتہ واسطے اون دونون کے ... کے گھر ... دونون کا ... ہی جیسے ایک شخص جاماندہ بینا ہو اور دوسرا اندھا ہو داخل ہوئے دونون ایک باغ مین پس کہا جاماندہ نے ... واسطے کے ... لیتا ہون یہان سے لیکن نہین پہنچ سکتا مین طرف اونکے پس کہا واسطے اوسکے نابینا نے کہ سوار ہو تو ... اور توشہ سے پس سوار ہوا جاماندہ اوسپر اور توڑے سے پس کونسا اون دونون مین سے زیادتی کرنے والا ہوا کہینگے روح و جسد کے وہ دونون ہوئے ... والے پس کہے گا واسطے اون دونون کے فرشتہ کہ تم دونون نے حکم کیا اپنے نفس پر یعنی بدن واسطے روح کے مانند سوار کے ... ہوا اوسپر اور ابن عباس سے ہی ہے تفسیر قول اللہ تعالی کے ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ... کہا کہ جھگڑینگے سچا جھوٹے سے اور ظلوم ظالم سے اور ہدایت یافتہ گمراہ سے اور ضعیف متکبر سے ✦ **تنبیہ** ✦ ان روایتون سے معلوم ہوا ... کرنے کے ... نہایت دشوار ہین چنانچہ صریح بھی حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمال ناتمین ہرایک ... بڑا اوسمین ہی وہ شرک کرنا ہی ساتھ اللہ کے فرماتا ہی اللہ عزوجل اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ ... یعنی بیشک اللہ نہین ... ہی یہ کہ شرک کیا جاوے ساتھ اوسکے اور دوسرا اعمال نامہ ہی کہ نہین عفو کرتا اوسکو اللہ وظلم کرنا ہی بندون کا ... جسمین یہان تک کہ بدلا لیگا بیضہ اونکا بیضہ سے اور تیسرا اعمال نامہ ہی کہ نہین پرواکرتا اللہ اوسکی وہ ظلم کرنا بندون کا ہی درمیان اپنے ... اور درمیان ... حق اللہ تعالی کے فوت کیے پس یہ سپرد ہی طرف اللہ کے اگر چاہے عتاب کرے اوسکو اور اگر چاہے ... فرمایا آنحضرت نے کہ بچا اپنے کو ... ظلوم کی سے پس نہوا سکے نہین کہ وہ مانگتا ہی اللہ سے حق اپنا اور ... والے کو حق اوسکے سے انتہی یہ دونون روایتین مشکوۃ مین ہین اور یہ جواب پر روایت مین آیا کہ ظالم ... ظلوم ... اوسکے حق کے بدلے مین مقدار اوسکی کیا ہی کتنی نیکیان کتنے حق کے بھائے مین ملین گی تو اوسکی تفصیل ... آیا ہی کہ لیا جاویگا ایک دانق کے عوض مین کہ قریب دو پیسے کے ہوتی ہی ثواب سات نمازون باجماعت کا انتہی ... کے رکوع مین جو آیت گذری فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ الخ ... مین قول ... صوفیہ کرام رح کے نزدیک قسمین خطرون کی ہین اور وہ چھ ہین ایک تو خطرہ نفس کا ہی اور اوسمین کچھ خیر نہین ہوتی اور وہ ... حث شہوتون اور لذتون اور امور دنیوی اور جسمانی کا ہی کہ کچھ ثبات نہین رکھتے ہین اور اوسمین سوائے خوشی نفس ایک ساعت کی ... سے اور فساوت اور غفلت ... رکھتے ... واقع ہی جو چیز بازر کھے تجکو اللہ سے ... بہت تیز ہی اور اوسمین ... نہین ہی ... اور ... گناہ کرنے اور کفر اور شرک اور تہمت کرنے اور شکوہ کرنے ... واسطے کرولے ... گناہون اور تاخیر ... اور کبھی واسطے مکر اور استدراج کے ساتھ امر خیر کے بھی ... ہوتا ہی اور جسکو ایک قول کے خطرہ نفسانی ... ہی ... آتا ہی لیکن دونون کے ... مین ... ہی ہوتی ہی اور خطرہ نفسانی کہ ہوس نفسانی اور شیطانی ... اور اکثر ...

اور سکنات عوام کے بحسب انکے ہین دونون خطرون کے ہوتے ہین اور دونون مذموم ہین اور اسی لیے عوام جب دنیا اور معاصی مین مستغرق ہین تیسرا خطرۂ ملکی اور روحی جو چوتھا خطرۂ قلبی ہی اور یہ دونون محمود ہین اور یہ دونون باعث ہوتے ہین طاعت اور عبادت اور فکر الٰہ اور متوجہ ہونے کے طرف اللہ اور آخرت اور رستی کے اور اوس چیز کے کہ جس سے خیر آوے کی اور سلامتی اوسکی دارین مین ہو اور اعمال خوارح کے بحسب انکے ظہور پاتے ہین پانچوین خطرۂ قلبی ہی کہ کبھی برحسب خطرۂ ملکی اور روحی کے اور کبھی برحسب خطرۂ نفس اور شیطان کے وارد ہوتا ہی چھٹا خطرۂ الٰہی ہی کہ بے واسطہ ہندے کے دل پر وارد ہوتا ہی اور اکثر اوسکا خیر ہی اور کبھی واسطے امتحان اور ابتلا کے ساتھ برائی کے بھی وارد ہوتا ہی اور اسکو الہام ربانی کہتے ہین اعمال عارفون کے بحسب انکے ہوتے ہین لیکن تمیز اسکا اور خطرون سے اور اسیطرح تمیز اور خطرون کا ایک کا دوسرے سے نہایت ہی مشکل ہی اور جگہہ بڑی ہی لغزش کی ہی جسکو خدا تعالی چاہے اور اوسکے دل کو منور کرے اوسی کو میسر ہوتی ہی اور حاصل کار یہ کہ جب بندہ شرک اور معاصی سے باز رہا اتباع خطرۂ شیطانی سے امن مین ہوا اور جب ترک لذات اور شہوات مباحہ اور اعتراض اور غصہ کرنے سے حق پر باز رہا اور توبہ اور استغفار عادت اپنی کی اور افعال خیر ساتھ شرائط اونکی کے خالصۃً لمدکرنے اختیار کیے امید ہی کہ مکر نفس سے محفوظ رہیگا اور مداومت کرنے والا اونپر منفور اور جتنی بھی ہوگا اور جب ورع اور تقوی اور زہد اور ریاضت اور راہ خدا طلبی کی کہ اکثر یہ چیزین واردات ملکی اور روحی اور عقلی سے ہوتی ہین اختیار کرے امید ہی کہ حق تعالی اوسکو معرفت اپنی عطا فرماوے اور ساتھ نور ربانی کے منور کرے پس اوسپر شناخت اور تمیز خطرون کی اور معرفت حقائق اشیا کی کماحقہ آسان ہو اور تا حاصل ہونے اس تمیز کے علاج پہچاننے خطرون کا یہ ہی کہ جو خطرہ موافق شرع کے نہو نفس یا شیطان سے ہوگا اور جس چیز مین تردد ہو اوسکو بھی ترک کرے اور طالب حق کو موافقت احوال اولیا سے بھی پس خطرے کی واضح ہوتی ہی اور خطرۂ خیر کہ ہمیشہ اور ساتھ جزم و قوت کے ہو الہام ہی اور اگر متردد ہو فرشتے سے ہی اور اسمین خطرۂ برا کہ ہمیشہ نفس سے ہی اور کبھی حق سے یعنی امتحان کے لیے اور اگر متردد ہو شیطان سے ہی ✤ بحث ✤ تفصیل اسکی جو دیکھے تو تنقیح الغیب مین حضرت غوث اعظم نے لکھی ہی ✤

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ○

پھر اوس سے ظالم کون جس نے جھوٹ بولا اللہ پر اور جھٹلایا سچی بات کو جب وہ پہنچی اوس ہاں کیا نہین دوزخ مین ٹھہراؤ منکرون کو ✤ مو ✤

پس کون شخص زیادہ ظالم ہی اوس سے کہ جھوٹھ باندھا خدا پر اور جھٹلایا دین سچے کو جسوقت کہ آیا اوسکے پاس کیا نہین ہی دوزخ مین جگہہ کافرون کی ✤ فتح ✤ نفسین ✤ یعنی اگر نبی نے جھوٹ خدا کا نام لیا تو اوس سے بڑا کون اور اگر وہ سچا تھا اور تمنے جھٹلایا تو تمسے بڑا کون ✤ مو ✤ اس کی آیت مین جو جھگڑنا آپس کا مذکور ہوا اس آیت مین اور آیت وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ مین پیار ہی اون لوگون کا کہ ہوویگا درمیان اونکے جھگڑا اور جھوٹ باندھا خدا کے تعالی پر یعنی اقرار کیا اوسپر ساتھ نسبت کرنے شریک اور فرزند کے طرف اوسکے اور صدق سے مراد ہی دین جو حضرت لیکر آئے یا قرآن اور کافرون کے یعنی اون لوگون کے لیے کہ افترا کیا اللہ پر اور جھٹلایا دین سچے کو ✤ مل ✤ معا ✤

وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ○

اور جو لایا سچی بات اور سچا مانا اوسکو وہی لوگ ہین ڈر والے ✤ مو ✤

اور وہ شخص کہ لایا دین سچے کو اور وہ لوگ کہ مان لیا اوسکو یہ جماعت وہ ہین پرہیزگار ✤ فتح ✤ نفسین ✤ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ لائے حق کو اور ایمان لائے اوسپر اور مراد ہین اس سے آنحضرت اور متبعین اونکے

جیسیکہ مراد ہین ساتھ موسی کے وہ اور قوم اونکی بیچ قول اللہ تعالی کے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ یعنی اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو کتاب تاکہ وہ ہدایت پاوین پس اسیلیے فرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور کہا زجاج نے کہ روایت کیا گیا ہی علی رضؓ سے کہ آنحضورؐ نے کہا وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین وَالَّذِيْ صَدَّقَ بِهٖٓ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور روایت کیا گیا ہی یہ کہ اَلَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین وَالَّذِيْ صَدَّقَ بِهٖٓ مومن ہین اور یہ صحیح ہی اور کہا ابن عباس رضؓ نے وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ الخ سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ لائے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور تصدیق بھی کیا اوسکو اور پونہچایا خلق کو اور سدی نے کہا کہ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ جبرئیل ہین کہ لائے قرآن کو اور صَدَّقَ بِهٖٓ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ قبول کیا اوسکو اور عطاء نے کہا وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ انبیاء ہین اور صَدَّقَ بِهٖٓ تابعدار اونکے ✦ **مل معا ✦ تنبیہ** ✦ اس آیت کے اخیر مین جو فرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ یعنی یہی لوگ ہین کہ ڈرتے رہتے ہین اپنے پروردگار سے اور گناہون سے بچتے ہین حضرت عثمان رضؓ سے منقول ہی کہ مومن کو چھ قسم کا ڈر رہتا ہی ایک تو یہ کہ ایسا نہو کہ اللہ تعالی بغیر ایمان کے ناگہان اوٹھائے دنیا سے اور ایک نسنے مین ہی ساتھ گناہون کے اوٹھائے اور دوسرے ڈر رہتا ہی حفظہ یعنی ملائکہ اعمال لکھنے والون کی طرف سے یہ لکھین اوسپر وہ اعمال کہ فضیحت ہو بسبب اونکے روز قیامت کے اور تیسرے ڈر رہتا ہی شیطان کی طرف سے اسکا کہ باطل کرواوے عمل اوسکا اور چوتھے ملک الموت کی طرف سے ڈر رہتا ہی یہ کہ روح قبض کرلے ناگہان غفلت مین اور پانچوین دنیا کی طرف سے ڈر رہتا ہی یہ کہ زفیفہ ہو ساتھ اوسکے پس غافل کردے اوسکو آخرت سے اور چھٹے اہل و عیال کی طرف سے ڈر رہتا ہی کہ مشغول ہو ساتھ اونکے پس غافل کردین ہ اللہ کی یاد سے ✦ **منبہات**

ھم ہدایت لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ○ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا
اونکو ہی جو چاہین اپنے رب کے پاس یہ ہی بدلا نیکی والون کا تاوتاکہ اللہ اون سے برے کام جو کیے تھے
وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○
اور بدلے مین دے اونکا نیگ بہتر کامون کا جو کرتے تھے ✦ **مو** ✦

واسطے اونکے ہی جو کچھ چاہین نزدیک پروردگار اونکے کے یہ ہی جزا نیکوکارون کی تاکہ دور کرے خدا اونسے بدترین اوس چیز کا کہ کیا اور دیوے اونکو مزدوری اونکی بحسب نیکوترین اوس چیز کے کہ کرتے تھے ✦

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۭ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ○ وَمَنْ
کیا اللہ بس نہین اپنے بندے کو اور تجکو ڈراتے ہین اونسے جو اوسکے سوا ہین اور جسکو راہ بھلاوے اللہ تو کوئی نہین اوسکو راہ دینے والا اور جسکو
يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ○
راہ بھجاوے اللہ اوسکو کوئی نہین بھلانے والا کیا نہین ہی اللہ زبردست بدلا لینے والا ✦ **مق** ✦

کہا نہین ہی خدا کارساز بندے اپنے کا اور ڈراتے ہین تجکو ساتھ اون لوگون کے غیر خدا کے ہین اور جسکو گمراہ کرے خدا پس نہین ہی اوسکے لیے کوئی راہ دکھانے والا اور جسکو راہ دکھاوے خدا نہین ہی اوسکو کوئی گمراہ کرنے والا کیا نہین ہی خدا غالب لا لینے والا ✦ **فتح** ✦ **تفسیر** ✦ کیا نہین ہی خدا کارساز اپنے بندے کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی ہی اور حمزہؓ اور علیؓ نے عبادہ پڑھا ہی بجاے عبدہ کے [illegible] اور مومن اور مضمون [illegible] مضمون آیت اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ کے ہی اور ڈراتے ہین تجکو ساتھ [illegible] عزیز [illegible] یعنی ساتھ جو کچھ کہ [illegible] پکڑ رکھا ہی مشرکون نے معبود سچے کے خدا کے اور ڈرانا اونکا یہ تھا کہ قریش نے کہا آ

کہ ہم ڈرتے ہین اس سے کہ دیوانہ کردین تجکو معبود ہمارے اور پھنکارا اونکی پڑے تجپر بسبب عیب کرنے تیرے کے اونکو بدلا لینے والا کہ بدلا لیتا ہی اپنے دشمنون سے اور اسمین وعید یعنی دھمکی ہی واسطے قریش کے اور وعدہ ہی واسطے مؤمنون کے کہ وہ بدلا لیوے گا واسطے مؤمنون کے کافرون سے اور مدد کریگا اونکی اوپر پھر معلوم کروایا اللہ تعالی نے کہ کفار باوجود بت پوجنے کے مقر ہین اسکے کہ اللہ پیدا کرنے والا آسمان و زمین کا ہی ساتھہ قول اپنے کے ✤ مل ✤

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ

اور جو تو اونسے پوچھے کسنے بنایا آسمان اور زمین تو کہین اللہ نے تو کہہ بھلا دیکھو تو جنکو پوجتے ہو

دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ

اللہ کے سوا اگر چاہے اللہ مجھپر کچھہ تکلیف وہ ہین کہ کھول دین تکلیف اوسکی یا اگر چاہے مجھپر مہر وہ ہین کہ روک دین

رَحْمَتِهٖ ۭ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○

اوسکی مہر تو کہہ مجکو بس ہی اللہ اوسی پر بھروسا رکھتے ہین بھروسا رکھنے والے ✤ مو ✤

اور اگر پوچھے تو اونسے کہ کسنے پیدا کیے ہین آسمان و زمین تو البتہ کہینگے خدا نے پیدا کیے ہین کہہ دیکھا تمنے اوسکو کہ پوجتے ہو سوائے خدا کے اگر چاہے میرے حق مین خدا تعالی سختی کو کیا یہ بت دفع کرنے والے اسختی اوسکی کے ہین مجسے یا اگر چاہے میرے حق مین بخشایش کیا یہ بت باز رکھنے والے بخشایش اوسکی کے ہین کہہ بس ہی مجکو خدا اوسپر توکل کرتے ہین توکل کرنے والے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ سختی یعنی مرض یا فقر یا سوائے اسکے بخشایش یعنی صحت یا غنا یا مانند اسکے کے اور یون جو فرمایا کہ اگر پوچھے تو اونسے خبر یا سلیے ذکر فرمایا کہ اوپر خون نے ذکر فرمایا تھا آنحضرت کو بتون کی پھٹکا اور دیوانہ کردینے سے پس حکم کیے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ اسباب کے کہ اقرار کرواوین بہ اسباب کے زمانہ عالم کا وہی اللہ جلا شریک ہی پھر کہین اونسے بعد اقرار کروانے کے کہ پس اگر چاہے میرے حق مین خالق عالم کا کہ جسکا اقرار کیا تمنے ضرر پونہچانا یا رحمت پونہچانی کیا قادر ہونگے وہ اوپر خلاف اسکے کے پس جب ساکت و قائل کیا اونکو فرمایا اللہ تعالی نے کہ کہہ کافی ہی مجکو اللہ ضرر پونہچانے بتون اونکے سے روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اونسے یعنی جو کہ حکم ہوا تھا پس ساکت رہے وہ پس اوتری یہ آیت قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ✤ مل

تنبیہ ✤ جاننا چاہیے کہ کلمہ حَسْبِيَ اللّٰهُ کی بہت فضیلت آئی ہی حدیث شریف مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسپر اوے غم یا سختی یا کوئی امر دشوار تو چاہیے کہ کہے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اور بعضی روایت مین ہی حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ یہ دونون روایتین حصن حصین مین بخاری سے منقول ہین پھر حصن حصین کے شارح مولوی فخر الدین نے اسکی شرح مین لکھا ہی کہ روایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب آگ مین ڈالا تو یہی کلمہ پڑھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکو پڑھا جب کہ کہا لوگون نے اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ یعنی کفار تمسے لڑنے کے لیے جمع ہوئے ہین ڈرو اونسے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالنے لگے تو آخری قول اونکا حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تھا انتہی اور انیس المنقطعین مین ہی کہ روایت کی عبد اللہ بن بریدہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی پڑھے دس کلمے پیچھے نماز صبح کے پائیگا اللہ تعالی کو نزدیک اونکے کفایت کرنے والا اونسے پانچ دنیا کے لیے ہین اور پانچ آخرت کے لیے وہ یہ ہین حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدِيْنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَا اَهَمَّنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰى عَلَيَّ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنِيْ بِسُوْءٍ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ فِي الْقَبْرِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْحَوْضِ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ یعنی بس ہی مجکو اللہ

واسطے دین میرے کے بس ہی مجکو اللہ واسطے اوس چیز کے کہ فکر مین ڈالے مجکو بس ہی مجکو اللہ واسطے اوس شخص کے کہ سرکشی کرے مجھ پر بس ہی مجکو اللہ واسطے اوسکے کہ حسد کرے مجھسے بس ہی مجکو اللہ واسطے اوسکے کہ مکر بدکرے مجھسے بس ہی مجکو اللہ نزدیک موت کے بس ہی مجکو اللہ وقت سوال کرنے منکر نکیر کے قبر مین بس ہی مجکو اللہ نزدیک میزان کے بس ہی مجکو اللہ نزدیک گذرنے کے پل صراط پر سے بس ہی مجکو اللہ نزدیک حوض کوثر کے بس ہی مجکو اللہ نہین کوئی معبود مگر وہ اوسی پر بھروسا کیا مینے اور اوسی کیطرف رجوع کرتا ہون مین انتہی اور ملا علی قاری نے بھی حزب الاعظم مین اس دعا کو نقل کیا ہی اور اوسکے کسی شارح نے یہی فائدہ اسکا نقل کیا ہی لیکن حزب الاعظم مین بعد لفظ توکلت کے بجاے والیہ انیب کے وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ہی اور حصن حصین مین ابوداؤد وغیرہ سے یہ بھی لایا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسپر غالب ہوے کوئی کام یعنی ایسا امر کہ علاج اوسکا نہین جانتا ہی تو چاہیے کہ کہے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ

تو کہدے اے قوم کام کیے جاؤ اپنی جگہہ مین مین کام کرتا ہون اب آگے جان لوگے کس پر آتی ہی آفت کہ اوسکو رسوا

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝

اور اوترتی ہی اوسپر مار سدا کی ۔ موضح

کہدے اے قوم میرے عمل کرو تم اپنی وضع پر تحقیق مین بھی عمل کرنے والا ہون اپنی وضع پر پس جانوگے تم اوس کیلیکہ آویگا اوسکو عذاب کہ رسوا کریگا اوسکو اور اوس کیلیکہ اوتریگا اوسپر عذاب دائم ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ علی مکانتکم کے معنی ہین اوپر حال رہنے کے کہ جسپر تم ہو اور اوپر جہت اپنی کے صداوسکے کہ جم رہے ہو اوسپر پس جانوگے تم آخر کیسی تہدید کی کافرون کو ساتھ ہونے آنحضرت کے فتحیاب اور غالب اونپر دنیا اور آخرت مین اسلیے کہ جب آئے کفار پیر رسوائی اور عذاب نہیں یہ عزت اور غلبہ آنحضرت کا ہی اسلیے کہ غلبہ پورا ہوگا آنحضرت کے لیے بسبب عزت پانے عزیز کے دوستون اونکے سے اور بسبب ذلت پانے ذلیل کے دشمنون اونکے سے اور لفظ یخزیہ صفت ہی عذاب کی جیسے لفظ مقیم صفت ہی یعنی عذاب کہ رسوا کرنے والا ہو اوسکو اور وہ دن بدکے ہوا اور عذاب دائم دوزخ کا ہی ۔ مد ۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ

ہمنے اوتاری ہی تجھپر کتاب لوگون کے واسطے سچے دین کے ساتھہ پھر جو کوئی راہ پر آیا سو اپنے بھلے کو اور جو کوئی بہکا سو یہی کہ بہکا اپنے

عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝

برے کو اور تجھپر اونکا ذمہ نہین ۔ موضح

تحقیق ہمنے اوتاری تجھپر کتاب واسطے لوگون کے ساتھہ حق کے پس جسنے راہ پائی پس نفع اوسی کے لیے ہی اور جو گمراہ ہوا سو اسکے نہین ہی کہ گمراہ ہوتا ہی واسطے ضرر اپنے کے نہین ہی تو اونپر نگہبان ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ واسطے لوگون کے اور واسطے حاجت اونکی کے طرف اوسکے تاکہ بشارت دیوین اور ڈراوین پس قومی ہون باعث اونکے طرف اختیار کرنے طاعت کے معصیت کے اور جسنے راہ پائی یعنی اختیار کیا ہدایت کو پس اپنے نفسہ کو نفع پونہچایا اور جسنے اختیار کی گمراہی پس تحقیق ضرر پونہچایا اپنے نفس کو نہین ہی تو اونپر نگہبان تا گمراہی مین نہ پڑنے دیوے تو اور نہ نگہبان نہین ہی تو اکا بیچ اختیار کرنے ہدایت کے ضلالت اونکی کے تو تجھپر مواخذہ ہووے

مسئلہ

من البحر ۔ وکالت خصومت جائز ہی ہر چار مذہبون کے نزدیک اور بیچ تمام اون چیزون کے کہ مباشرت نفس خود جائز ہی وکالت بھی جائز ہی مانند بیع اور شرا اور خصومت اور ادا دیون اور ملاق اور نکاح اور مانند انکے اور اقرار وکیل کا اپنے موکل

غیر مجلس حکم مین کسی حال مین مقبول نہین چارون اماموں کے نزدیک اور مجلس حکم مین فقط امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک صحیح ہی مگر یہ کہ موکل نے شرط عدم اقرار کی اپنے پر کی ہو تو نہین صحیح اور اقرار وکیل کا اپنے موکل پر ساتھ حدود اور قصاص کے غیر مقبول ہی بالاتفاق مجلس حکم مین بھی اور غیر مجلس حکم مین بھی جہان کہین ہو اور قول وکیل کا مقبل ہی تلف مال مین ساتھ یمین اوسکی کے اور وکیل کو جائز نہین کہ خرید کرے ساتھ مول زیادہ کے مول مثل سے اور ایسے ہی خریدنا ساتھ شرط تاجیل مول کے روا نہین ہی اور وکالت حاضر کی روا نہین ہی سوائے مناسب خصم یعنی مدعی علیہ کے مگر کہ موکل مریض ہو یا وہ مسافت تین دن کے راہ کے ہو تو بہر نوع جائز ہی اور اگر کوئی شخص کسیکو وکیل کرے اپنے حقوق کے وصول کرنے کے لیے ایک شخص معین سے اور سامنے حاکم کے ہو تو اوسکے ثبوت وکالت کے لیے احتیاج گواہون کی نہین ہی اور حضور مدعی علیہ کا بھی شرط نہین ہی اور اگر بیچ غیر مجلس حاکم کے ہو تو دو گواہون سے نزدیک حاکم کے ثابت ہوتی ہی مگر نزدیک ابی حنیفہ رح کے کہ اگر مدعی علیہ ایک ہو تو حضور اوسکا اور اگر کئی ہون تو حضور ایک کا اونمین سے واسطے صحیح ہونے ثبوت وکالت کے شرط ہی اور وکیل کو معزول کرنا اپنا سوائے روبرو موکل کے جائز نہین ہی اور اگر موکل وکیل کو معزول کرے تو بعد جاننے وکیل کے ساتھ عزل کے معزول ہوتا ہی اور گواہ سننے وکالت پر سوائے حضور خصم کے روا نہین اور وکیل کرنا لڑکے ممیز دار قریب بلوغ کا صحیح ہی ✤ **مسئلہ** مضاربت قریب کالت کے ہی اور اوسکو قراض بھی کہتے ہین اور وہ یہ ہی کہ کوئی شخص مال کسیکو دیوے تاکہ تجارت کرے اور منفعت اوسکی مشترک دونون مین ہو یہ جائز ہی اور اگر کچھ اسباب اوسکو دیوے اور کہے کہ اسکے مول کی مضاربت کر تو صحیح ہی اور عامل جب کیوے مال مضاربت کا ساتھ گواہون کے تو بری ہوتا ہی وقت انکار کے ساتھ قسم کھانے کے پس قول اوسکا ساتھ یمین کے مقبول ہی اور ایسے ہی قول اوسکا ساتھ پھیر دینے مال کے اوسکے مالک کو ساتھ یمین کے مقبول ہی اور جب عامل کچھ اسباب ساتھ مال مضاربت کے خرید کرے اور وہ مال پہنچنے کے بائع کے ہلاک ہو جاوے تو مضاربت پر کچھ نہین آتا ہی اور وہ اسباب عامل کا ہوتا ہی اور مول اوسکا اوسپر ہوگا مگر نزدیک ابی حنیفہ رح کے کہ رجوع کرے ساتھ مول اوسکے کے صاحب مال پر اور جائز ہی مضاربت ایک مدت معین تک کہ پہلے اوسکے فسخ نکرے یا یہ کہ جب وہ مدت تمام ہو جاوے عامل بیع وشرا سے منع کیا جاوے پس اس شرط سے جائز ہی اور اگر مالک مال شرط کرے عامل پر کہ سوائے فلانے شخص کے خریدیا فروخت نکرے تو اس شرط پر مضاربت صحیح ہی اور جب عامل ساتھ مال مضاربت کے مسافری کرے تو نفقہ عامل کا مال قراض مین ہوگا اور عامل مالک ہے یعنی نفع کا ساتھ ظہور ربح کے ہوتا ہی اور مالک او شافعی رح کے نزدیک تقسیم کرنے سے اور خریدنا مالک مال کا کسی چیز کو مال مضاربت مین سے صحیح ہی اور اگر مضاربت دعوی کرے کہ مالک مال نے (یعنی امام مالک رح) مجکو اذن بیع اور شرا کا ساتھ نقد اور نسیہ کے دیا ہی اور مالک مال کہے کہ سوائے نقد کے اذن نہین دیا ہی مینے تو قول مضارب کا ساتھ یمین کے مقبول ہوگا اور مضارب اگر ساتھ دوسرے کے اوس مال سے مضاربت کرے اور دوسرے کو نفع حاصل ہو تو اوس نفع کو مضارب اول کے تئین دیدے ✤

اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا فیمسک التی قضی علیہا الموت

اللہ کھینچ لیتا ہی جانین جب وقت ہوا اونکے مرنے کا اور جو نہین مری اونکی نیند مین پھر رکھ چھوڑتا ہی جن پر مرنا ٹھہرایا

ویرسل الاخری الی اجل مسمی ان فی ذلک لایت لقوم یتفکرون ○

اور بھیجتا ہی دوسرون کو ایک ٹھہرے وعدے تک البتہ اسمین ہین نشانیان لوگون کو جو دھیان کرین ✤

یعنی اللہ تعالی ارواحون کو قبض کرتا ہی نزدیک مرنے اونکے کے اور وہ روح کہ نہین مری ہی اوسکو قبض کرتا ہی نزدیک سونے اوسکے کے پس نگاہ رکھتا ہی اوسکی کہ حکم موت کا کیا ہی اوسپر اور چھوڑ دیتا ہی اوس دوسرے کو ایک وقت معین تک تحقیق اس مضمون مین نشانیان ہین واسطے اوس قوم کے کہ تامل کرتے ہین ✤ **تفسیر** ✤ یعنی نیند مین ہر روز جان کھینچتا ہی پھر بھیجتا ہی یہی نشان ہی آخرت کا معلوم ہوا

نیند مین بھی جان کھینچتی ہی جیسے موت مین اگر نیند مین کھینچکر رہی وہی موت ہی مگر یہ جان وہ ہی جسکو ہوش ہی اور ایک جان جس سے دم چلتا ہی اور نبض مین اوچلتی ہین اور کھانا ہضم ہوتا ہی وہ دوسری ہی وہ پہلے موت کے نہین کھینچتی ۱۲ منہ یہ جو فرمایا اللہ تعالی نے یتوفی الانفس مراد یہ ہی کہ سب نفسون کو وفات دیتا ہی وقت موت کے بالکل اور وفات دینا مار ڈالنا اوکا ہی اور مار ڈالنا یہ ہی کہ سلب کی جاتی ہی وہ چیز کہ نفس بسبب اوسکے زندہ ہی حس و ادراک رکھنے والا ہی یعنی صحت و سلامتی اجزا اوسکے کی اسلیے کہ وقت سلب صحت کے گویا کہ ذات اوسکی سلب کی گئی اور جو فرمایا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا اس سے مراد یہ ہی کہ وفات دیتا ہی اون نفسون کو کہ نہین مرے اونکے سونے مین یعنی وفات دیتا ہی اونکو جو صوقت کہ سوتے ہین یہ فرمایا مشابہت دینکر واسطے سونے والون کے ساتھ موتی کے اور اسی قبیل سے ہی قول اللہ تعالی کا وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ بِاللَّيْلِ یعنی وہ اللہ ایسا ہی کہ مار ڈالتا ہی تمکو رات کو اس حیثیت سے کہ تمیز رکھتے ہین اور نہ تصرف کرتے ہین مانند موتی کے فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ یعنی پس بند کر رکھتا ہی اون نفسون کو کہ حکم کیا اوپر موت حقیقی کا یعنی نہین پھیرتا ہی اونکو بیچ وقتون اونکے کے اس حال مین کہ زندہ ہون اور بھیڑ دیتا ہی دوسرے نفسون سونے والون کو ایک وقت مقرر تک کہ وقت تمام ہوئے عمر کا ہی اور بعضون نے کہا کہ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ کے معنی یہ ہین يَسْتَوْفِيهَا وَيَقْبِضُهَا یعنی بالکل مار ڈالتا ہی اوسے لیتا ہی اونکو اور یہ نفس ہین کہ جنکے ساتھ حیات و حرکت ہی اور وفات دیتا ہی اون نفسون کو کہ نہین مرے اونکی نیند مین اور یہ نفس تمیز کے ہین کہا ہی مفسرین نے کہ پس جو نفس وفات دیے جاتے ہین بیچ سونے کے وہ نفس تمیز کے ہین نہ نفس حیات کے اسلیے کہ نفس حیات کے جب زائل ہوئے ہین جاتا رہتا ہی ساتھ اونکے دم اور سونے والا دم لیتا ہی اور واسطے ہر انسان کے دو نفس ہین ایک تو نفس حیات ہی اور وہ وہ ہی کہ جدا ہوتا ہی وقت موت کے آو : در النفس نفس تمیز کا ہی اور وہ وہ ہی کہ جدا ہوتا ہی انسان سے جب کہ سوتا ہی اور روایت کیا ہی مفسرون نے ابن عباس رضی سے کہ ابن آدم مین نفس ہی اور روح ہی درمیان ان دونون کے مانند شعاع آفتاب کے ہی پس نفس تو وہ ہی کہ بسبب اوسکے عقل و تمیز ہی اور روح وہ ہی کہ بسبب اوسکے سانس لیتا ہی اور حرکت کرتا ہی پس جب کہ سوتا ہی بندہ قبض کرتا ہی اللہ تعالی نفس اوسکا اور نہین قبض کرتا روح اوسکی اور حضرت علی رضی سے منقول ہی کہ کہا نکلجاتی ہی روح اور باقی رہتی ہی شعاع اوسکی بدن مین پس ساتھ اسکے دیکھتا ہی خواب پس جب جاگنے لگتا ہی نیند سے پھر آتی ہی روح اوسکے بدن کی طرف جلد تر پلک مارنے سے اور یہ بھی حضرت علی رضی سے منقول ہی کہ جو کچھ کہ دیکھتا ہی نفس سونے والے کا آسمان مین پس وہ رویا صادقہ ہی یعنی جلد اوسکا ظہور ہوتا ہی اور جو کچھ کہ دیکھتا ہی بعد چھوڑنے کے پس سکھاتا ہی اوسکو شیطان پس وہ رویا کاذبہ ہی اور سعید بن جبیر سے ہی کہ ارواح زندون اور مردون کی آپسمین ملتی ہین سوتے مین پس پہچانتی ہین اونمین سے جو کچھ چاہتا ہی اللہ یہ کہ پہچانے اور بعضی روایت مین ہی کہ پوچھتی ہین آپسمین جو کچھ چاہتا ہی اللہ پھر روک رکھتا ہی اللہ ارواح اموات کی اور چھوڑ دیتا ہی ارواح زندون کی طرف بدنون اونکے کے ایک وقت مقرر تک اور روایت کیا گیا ہی کہ ارواح مومنون کی چڑھتی ہین وقت سونے کے آسمان مین پس جو کہ ہوتی ہی اونمین سے پاک حکم کیا جاتا ہی اوسکے لیے سجدہ کرنے کا اور جو کہ نہین ہوتی ہی اونمین سے پاک نہین حکم کیا جاتا ہی واسطے اوسکے سجدہ کرنیکا اور کہا فرقدنے کہ نہین ہی کوئی رات راتون دنیا کی سے مگر کہ رب تبارک و تعالی قبض کرتا ہی ساری ارواحون کو مومنون کی بھی اور کافرون کی بھی پھر پوچھتا ہی ہر روح سے جو کچھ کہ کرتا ہی صاحب اوسکا دن مین حال انکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی پھر بلاتا ہی ملک الموت کو اور فرماتا ہی قبض کر اسکو اور قبض کر اسکو یعنی جسکی موت کا حکم ہوتا ہی اور چھوڑتا ہی اورون کو ایک وقت مقرر تک آئی ایوب سے روایت ہی کہ اونھون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس وقت کہ آنحضرت اونکے گھر مین اور نزدیک ہوئے تھے وقت ارادہ کرنے سونے کے کہ کہا ایک کلمہ نہ نہین سمجھے ہم اوسکو کہا ابو ایوب نے کہ پوچھا اپنے آنحضرت سے وہ کلام پس پڑھی یہ دعا اَللّٰهُمَّ أَنْتَ تَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَتُمْسِكُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَتُرْسِلُ الْأُخْرَى إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى

انت خلقتني وانت تتوفاها لك ان امتّ نومتي فاغفرلي وان امت احرستني فاحفظني اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جگہ پکڑے ایک تمھارا طرف بچھونے اپنے کے پس چاہیے کہ جھاڑ اوسکو اپنے تہبند کے اندر کونے سے کیونکہ نہین جانتا ہی کہ کیا اسکے پیچھے پڑا ہوا و سپر یعنی جانور و مٹی وغیرہ پھر چاہیے کہ کہے باسمك ربي وضعت جنبي وبك ارفعه ان امسكت نفسي فارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به الصالحين اور ایک شب مین جو آنحضرت صلعم سفر مین اخیر رات مین اترے تو سو گئے اور اور لوگ بھی سو گئے پس نہ جاگے مگر آفتاب کی گرمی سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای لوگون بیشک ارواحین عاریت ہین بندون کے بدنون مین پس قبض کر لیتا ہی انکو جب چاہتا ہی اور چھوڑ دیتا ہی اونکو جب چاہتا ہی انتہی تحقیق اس مقدمے مین یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین اور قدرت اور علم اللہ تعالی کے واسطے اوس قوم کے کہ دوڑاتے ہین فکرین اپنی پس جانتے ہین کہ جو قادر اسپر ہی وہ قادر ہی بعث پر بھی اور قریش نہین فکر کرتے اسمین ۔ مدکشاف ۔ درمنثور ۔ جلد ۔ ایک وقت معین تک کہ وقت تمام ہونے عمر کا ہی کہ جب وہ وقت پونہچیگا قبض کر کے عالم ارواح مین لیجاویگا اور پھر بدن کی طرف نہین بھیجیگا اور جسکا وقت مرگ کا نہین پونہچا ہی اوسکو سوتے مین قبض کرتا ہی اور پھر بدن کی طرف بھیجتا ہی اور زندہ بیدار ہوتا ہی اور معنی قول رسول کے النوم اخ الموت یہی ہین اور مراد موت سے موت جسد اوسکے کی ہی اسلیے کہ روح جس وقت سے کہ مخلوق ہوئی ہی فنا پذیر نہوگی متعلق بدن کے ساتھ رہتی ہی یا برزخ مین یا بہشت و دوزخ مین ہمیشہ رہیگی قرآن اور حدیثین تمام اس مضمون پر ناطق ہین اعتقاد کہ اخلاف اسکے عقائد باطلہ سے ہی اور لازم آتا ہی انکار حشر مین یا عذاب قبر اور بعث اور حساب اور دوام بہشت و دوزخ کا ساتھ اہانکے کے اور اسی جگہ سے ہی کہ امام غزالی رحمۃ نے کہا ہم اگرچہ ازلی نہین ہین لیکن ابدی ہین اور تفسیر نیشاپوری مین کہا ہی کہ ان آیتون مین سلی پیغمبر خدا کی ہی باین وجہ کہ ہدایت و ضلالت تمام خدا کی طرف سے ہی اور ہدایت مثل حیات اور بیداری کے ہی اور ضلالت مثل موت اور سونے کے ہی پس جیسے کہ موت اور حیات اور جاگنا اور سونا بسبب پیدا کرنے خدا کے ہین ہدایت و ضلالت بھی اوسی کی پیدا کی ہوئی ہین جسنے اسکو پہچانا مصیبتین اوسپر آسان ہونگی اور کسی سبب سے غمگین نہین ہوگا اور یہ بھی اوسمین ہی کہ کہا حکمائے اسلامیہ نے کہ نفس انسانیہ جوہر روشن نورانی ہی جب تعلق ہو ساتھ بدن کے حاصل ہوتی ہی روشنی اوسکی تمام اعضائے ظاہری اور باطنی مین اور وقت زندگانی اور بیداری ہی اور وقت سونے کے نہین واقع ہوتی ہی روشنی اوسکی مگر باطن بدن پر اور منقطع ہوتی ہی ظاہر بدن سے پس باقی رہتا ہی نفس حیات کہ جسکے سبب سے سانس آتا ہی اور عمل کرتے ہین قوے بدنیہ باطن مین اور فنا ہو جاتا ہی وہ نفس کہ جس سے تمیز و عقل ہی اور جب منقطع ہو جاتی ہی یہ روشنی بالکل بدن سے پس وہ موت ہی اور ایسی تدبیر عجیب کا صادر ہونا نہین ممکن ہی مگر بڑے ہی قادر خبیر سے کہ نہین شریک ہی کوئی اوسکا اور سکی بادشاہت مین اور نہ نظیر اوسکا پس اسی لیے ملائی گئی آیت ساتھ اس قول قادر مطلق کے ان في ذلك لآيات لقوم يتفكرون ۔ مسئلہ سونے کا لکھا ہی علما نے کہ جب آدمی بھوکھا ہوتا ہی اور غذا معدے مین جو ہضم ہوتی ہی تو بخارات اوس سے اوٹھکر دماغ کو جاتے ہین اور خالی معدے مین بھی بسبب کاوا کاو ہونے معدے کے بخارات اوٹھکر دماغ کو جاتے ہین اور بہر صورت دماغ کی حس پر غالب آکر اوسکو معطل کر دیتے ہین اور کچھ حس و حرکت سوائے دم آنے کے باقی نہین رہتی ہی اور آیت مین گذر ہی چکا ہی کہ فاعل اور خالق سب چیزون کا خدا تعالی ہی اور غرض اس تمہید سے یہ ہی کہ سونا جملہ نقصانون ممکنات کے سے ہی اور غافل کرنے والا ذکر خدا سے اور بھلا دینے سے پس آدمی کو بتکلف سونا نچاہیے خصوصاً طالب خدا کو جب تک کہ نیند خوب غلبہ نکرے نسوے کہ منجملہ آداب سونے کے سے یہ ہی کہ جب تک نیند خوب غلبہ نکرے سوے نہین اور ساتھ عبادت اور یاد خدا اور مراقبے کے مشغول رہے اور جب نیند خوب غلبہ کرے ذکر الہی کرتا ہوا سوے

اور پہلے سونے کے بسم اللہ کہکر دروازہ بند کرے اور چراغ بجھا دے اور آگ بجھا دے یا دبا دے اور باسن پانی وغیرہ کے ڈھانکے اور کلی یا وضو پورا کرے اور بسم اللہ اور سورتین اور تسبیحات اور دعائیں کہ سونے کے وقت کی حدیث شریف میں آئیں پڑھکر دائیں کروٹ رو بقبلہ لیٹے اور اگر خواب ڈرانا اور برا دیکھے تو کسی سے کہے نہیں اور اچھا اور مہم اپنے دوست سے کہے کہ عالم خواب میں اور تعبیر اوس سے پوچھے اور اگر وحشت خواب سے اوسی وقت بیدار ہو تو پناہ خدا سے مانگے اور تین بار بائیں طرف تھتکارے اور اللھم ان ردت نفسی خیر رؤیای واکفنی شرھا اور آیۃ الکرسی اور قل ھو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے اور اگر نہانے کی حاجت ہو تو قرآن نہ پڑھے اور جسوقت کہ غلبہ نیند کا جاتا رہے اور جاگے جلدی اوٹھ بیٹھے اور دعائیں جاگنے کی جو حدیث میں آئی ہیں اور کلمہ طیب اور بسم اللہ وغیرہ ذکر خدا کا زبان پر جاری کرے قولہ کاہلی اور شیطان کو دفع کرے والا شیطان فریب دے کر پھر غافل کر کر سلا دیتا ہی بعد اسکے اوٹھکر وضو اور نماز باجماعت ادا کر کر ذکر و اوراد میں مشغول ہو اور اگر وقت ہو اور خدا تعالی توفیق دے تو نماز تہجد پڑھے اور مستحب ہی قیلولہ کرنا یعنی دوپہر کو سونا بموجب فرمانے آنحضرت علیہ السلام کے قیلوا فان الشیطان لا یقیل اور مکروہ ہی سونا اول روز زمین اور مغرب اور عشا کے درمیان میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ عشا کے بعد کے سونے کو بہت دوست رکھتے تھے اور دائیں ہتیلی رخسار کے نیچے رکھکر سووے اور یاد کرے کہ عنقریب لیٹونگا قبر میں اسی طرح تن تنہا کہ کوئی میرے ساتھ نہیں ہے کا سووے اعمال کے اور کہا جاتا ہی کہ لیٹنا دائیں کروٹ مومن کا لیٹنا ہی اور بائیں کروٹ لیٹنا بادشاہوں کا اور آسمان کی طرف منہ کر کے لیٹنا انبیا علیہم السلام کا اور منہ کے بل لیٹنا کفار کا اور اگر درد دورہ ہو پیٹ میں اور تکیہ پیٹ کے نیچے رکھکر اوپر سووے تو مضایقہ نہیں اور سونے وقت تہلیل اور تحمید اور تسبیح کرے یہانتک کہ پڑھتے پڑھتے سو جاوے اسلیے کہ سونے والا اوٹھایا جاتا ہی اوس حالت پر کہ رات گذارے اوپر اور میت اوٹھایا جاویگا اوس حالت پر کہ مرا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بتعلیم کیا کہ سونے وقت تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہیں جب کہ آپ سے خادم طلب کیا کہ چکی پیستے پیستے گھٹے پڑ گئے تھے آپنے فرمایا کہ یہ پڑھلیا کرو سونے وقت سیر حق میں خادم سے بہتر ہی اور جلد گر پڑے صبح کے اسلیے کہ زمین شکوہ کرتی ہی اللہ تعالی سے زنا کے نہانے سے اور خونریزی حرام یعنی ناحق سے اور سونے سے بعد صبح کے اور بیدار ہوا اللہ کو یاد کرتا ہوا اور قصد کھونے والا تقویکا اوسچ سے کہ حرام کی ہی اللہ نے اوسپر اور نیت رکھنے والا اسکا کہ ملا نہیں کی نیکا میں کسی پر اللہ کے بندوں میں سے ۔ بحر ۔ عالمگیریہ ۔

أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ○

کیا ٹھہرا لئے ہیں اللہ کے سوا کوئی سفارشی تو کہہ اگر چہ اونکو اختیار نہو کسی چیز کا نہ سمجھ تو بھی ۔ موضح

کیا شفاعت کرنے والے پکڑے ہیں سوا خدا کے کہدو انکو پکڑے رہنے اگر چہ نہ کر سکتے ہوں کچھ کام اور نہ جانتے ہوں ۔ فتح

تفسیر ام اتخذوا الخ یعنی بلکہ کیا پکڑے ہیں قریش نے بدون اذن خدا کے سفارش کرنے والے جسوقت کہ کہا انھوں نے کہ یہ سفارش کرنے والے ہیں ہمارے نزدیک خدا کے حال انکہ نہیں سفارش کریگا نزدیک اوسکے کوئی مگر ساتھ اذن اوسکے کے کہ کیا سفارش کرینگے وہ اگر چہ نہ اختیار رکھتے ہوں کسی چیز کا اور نہ عقل ہو انکو ۔ مدث

قُل لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○

تو کہہ اللہ کے اختیار ہی سفارش سب کی اوسی کا راج ہی آسمان و زمین میں پھر اوسی کی طرف پھیرے جاؤ گے ۔ موضح

کہہ بیچ اختیار خدا کے ہی سفارش ساری اوسی کے لیے ہی بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی پھر طرف اوسکے پھیرے جاؤ گے ۔ فتح

تفسیر لہ الشفاعۃ یعنی وہی مالک ہی شفاعت کا پس نہین طاقت رکھتا ہی کوئی شفاعت کی مگر ساتھ اذن اوسکے کے یہ مضمون مدارک نے لکھا ہی اور صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ پس نہین طاقت رکھتا ہی کوئی شفاعت کی مگر ساتھ دو شرطون کے ایک تو یہ کہ جسکی شفاعت کرین اوس سے اللہ راضی ہو اور دوسری یہ کہ شفاعت کرنے والے کو اذن ہو شفاعت کا اور یہان دونون شرطین مفقود ہین اوسی کے لیے بادشاہی ہی یہ تقریر ہی للہ الشفاعۃ جمیعا کی اسلیے کہ جب ہوئی اوسی کے لیے بادشاہی ساری اور شفاعت بھی بادشاہت سے ہی ہوگا وہ مالک شفاعت کا بھی چھر طرف اوسکے انزیہ متصل ہی اپنے قرب کے معنی اسکے یہ ہین کہ اوسی کے لیے ہی بادشاہت آسمانون اور زمین کی آج کے دن پھر طرف اوسکے پھیرے جاوگے روز قیامت کے پس نہین ہوگی بادشاہت اوس دن مگر اوسی کے لیے پس اوسی کے لیے ہی بادشاہی دنیا اور آخرت کی انتہی یعنی اللہ کے روبرو سفارش ہی پر اللہ کے حکم سے نہ کسی سے جب موت آوے کسیکے کہنے سے عزرائیل نہین چھوڑتا **موضح تنبیہ** ان آیتون سے بھی رد ہوتا ہی قول اونکا کہ جو کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کرنے مین حاجت اذن کی نہین ہوسکتی

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ

اور جب نام لیجیے اللہ کا نرا رک جاوین دل اونکے جو یقین نہین رکھتے پچھلے گھر کا اور جب نام لیجیے

مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ○

اوسکے سوا سے اور وے خوشی مگین خوشیان کرنے **موضح**

اور جب یاد کیا جاتا ہی خدا اکیلا نفرت کرتے ہین دل اون لوگون کے کہ ایمان نہین لاتے ہین ساتھ آخرت کے اور جب یاد کیے جاتے ہین وہ کہ سوا اوسکے ہین ناگہان وے خوش ہوجاتے ہین **فتح تفسیر** اکیلا یعنی جب اللہ ہی کا فقط ذکر ہوتا ہی اور اوسکے ساتھ اونکے معبودون کا ذکر نہین ہوتا ہی نورک جاتے ہین اور جب یاد کیے جاتے ہین معبودان اونکے یعنی لات اور عزی وغیرہ خواہ اللہ کا ذکر ہو اونکے ساتھ یا نہو وے تو خوش ہوجاتے ہین بسبب مفتون ہونے اونکے کے ساتھ معبودون اپنے کے یا یہ مراد ہی جب کہا جاتا ہی لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ تو متنفر اور منقبض ہوجاتے ہین اسلیے کہ اسمین نفی ہی اونکے معبودون کی اور کہا بعضون نے کہ یہ خوش ہونا کفار کا اوس وقت تھا کہ آنحضرت صلعم نے سورۂ والنجم پڑھی کعبے کے دروازے کے پاس اور شیطان نے آنحضرت کی آواز کے ساتھ اپنی آواز کو مشابہ کرکر پڑھا تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی یعنی یہ بتمین ہین لنبی گردنون کی اور اونکی شفاعت کی امید ہی پس اسکو سنکر کفار خوش ہوئے کہ انھون نے ہمارے بتون کی تعریف کی اور کہا ابن عباس رض نے کہ الذین لا یؤمنون بالاخرۃ سے مراد ہین یہ چار کافر ابوجہل بن ہشام اور ولید بن عقبہ اور صفوان اور ابی بن خلف **حال در متون تنبیہ** اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے بدعتی غالی توحید کے بیان اور اتباع سنت سنیہ کی تاکید کرنے سے چڑ جاتے ہین اور خفا ہوتے ہین اونمین بھی نمونہ ان مشرکون کا پایا جاتا ہی کہ جیسے وہ فقط اللہ تعالی کا ذکر سنکر متنفر ہوتے تھے اور اپنے بتون کا ذکر سنکر خوش ایسے ہی انکا حال ہی کہ توحید و سنت کے بیان سے ناخوش ہون اور جن بزرگون کو مشکل کشائی کے لیے پکارتے ہین اونکے ذکر سے خوش ہون عیاذا باللہ مؤمن کو یون چاہیے کہ بہت خوش ہون اللہ و رسول کے ذکر سے اور بزرگان دین کو اپنا پیشوا جانین اور محبت رکھین اونسے یہ جانکر کہ یہ اللہ کے پیارے بندے ہین نہ اونکے ذکر و اتباع کو اللہ و رسول کے ذکر و اتباع پر ترجیح دین اگر کوئی کہے کہ مؤمنون مین ایسی بات جو تمنے کہی کہان ہوتی ہی اونکا جواب یہ ہی کہ جو لوگ موحد کامل اور متبعین سنت کے بدرجۂ اتم اور زاہد عن الدنیا راغب فی العقبی تھے اور یہی کہتے تھے کہ اللہ کے برابر کسیکو نہ سمجھو

اور آنحضرتؐ ہی کا اتباع کرو نہ باپ دادا وغیرہ کا اونسے کیون یہ لوگ بغض رکھتے ہین اور سب سے بُرا جانتے ہین اونکو اور جو کو کہ بڑے درجے کے بدعتی تھے ڈھولکی تعزیہ وغیرہ کو جائز بتاتے تھے اونکو کیون سر کا تاج بنا رکھا تھا حیف ہی کہ اونسے تو بغض نہوا اور ہو تو ایسون سے کہ جنھون نے گھر بار جان مال آبرو اللہ و رسول کی راہ مین نثار کردی پس یہ معاملہ صریح دلالت کرتا ہی انکے دل مین چور ہونے پر اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وَجَنِّبْنَا عَنْ سَبِیْلِ الضَّلَالَۃِ ۞

قُلِ اللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ

تو کہہ اے اللہ پیدا کرنے والے آسمان و زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے تو ہی فیصلہ کریگا اپنے بندون مین

فِیْ مَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ○

جس بیچ مین وہ جھگڑ رہے تھے ۞ ع

کہہ اے بارخدایا اے پیدا کرنے والے آسمانون اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو حکم کریگا درمیان بندون اپنے کے بیچ اوس چیز کے کہ وہ اوسمین اختلاف کرتے تھے ۞ فتح ۞ تفسیر ۞ یعنی ہدایت و گمراہی مین آیا ہی کہ جب نہایت تنگ آئے آنحضرتؐ کفار کے ہاتھ سے اور بسبب نہایت سرکشی اونکی کے کفر و عناد مین تو کہا گیا آنحضرتؐ کو کہ دعا کرتو اللہ سے ساتھ نامون ترک اوسکے کے اور کہہ کہ تو ہی قادر ہی حکم کرنے پر درمیان میرے اور درمیان اونکے اور اسمین بیان ہی اونکے حال کا اور وعید ہی اونکے لیے اور تسلی ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور ابن سیب سے منقول ہی کہ کہا نہین جانتا مین کوئی آیت کہ پڑھی جاوے پھر دعا کی جاوے نزدیک اوسکا کہ قبول نہ جاوے سوائے اس آیت کے اور ربیع بن خثیم سے منقول ہی اور وہ کلام کم کیا کرتے تھے یہ کہ اونکو خبر دی گئی حسین رضؓ کے قتل ہونے کی پس غصے ہوئے وہ اونکے قاتل پر اور لوگ منتظر ہوئے اوسکے کہ اب کلام کرینگے پس زیادہ کیا اسپر کہ کہا آہ کیا ایسی حرکت کی اور پڑھی یہ آیت اور یہ بھی روایت کیا گیا ہی کہ اونھون نے اوسکے پیچھے کہا کہ قتل کیا گیا وہ شخص کہ جسکو آنحضرتؐ اپنی گود مین بٹھاتے تھے اور رکھتے تھے مونہہ اپنا اونکے مونہہ پر اور حضرت عایشہ رضؓ روایت کرتے ہین کہ جب آنحضرتؐ اوٹھتے تھے رات کو شروع کرتے تھے نماز اپنی ساتھ اس دعا کے یعنی بجاے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ کے اوسکو پڑھتے تھے یا وہ بھی اوسکے ساتھ پڑھتے ہون اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۞ مدارک ۞ کشاف ۞ درمنثور ۞

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَہٗ مَعَہٗ لَافْتَدَوْا بِہٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ یَوْمَ

اور اگر گنہگاروں کے پاس ہو جتنا کچھ کہ زمین مین ہی سارا اور اتنا ہی اور اوسکے ساتھ سب ملکر تو البتہ دیدیتے اپنی جان کی بدلے اوس سے برے عذاب کے دن

الْقِیٰمَۃِ ۞ وَبَدَا لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ مَا لَمْ یَکُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ○

قیامت کے اور نظر آیا اونکو اللہ کی طرف سے جو خیال نہ رکھتے تھے ۞ ص

اور اگر ہو اون لوگون کے لیے کہ ظلم کیا جو کچھ کہ زمین مین ہی سب اور مانند اوسکے ہمراہ اوسکے تو البتہ عوض دیتے اپنے دین اوسکو بسبب سختی عذاب کے روز قیامت کے اور ظاہر ہوجاویگا اونکے لیے خدا کی طرف سے جو کچھ گمان نہین رکھتے تھے ۞ فتح ۞ تفسیر ۞ یہ آیت وعید مانند اس آیت وعدے ہی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَھُمْ یعنی پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ رکھی گئی ہی اونکے لیے اور معنی یہان کی آیت کے یہ ہین کہ ظاہر ہوگا اونکے لیے غضب الٰہی اور عذاب اوسکے سے وہ کچھ کہ

نہین تھا کبھی انکے حساب مین اور نہین خطرہ گذرتا تھا اوسکا اونکے دلون مین اور بعضون نے کہا کہ کیے تھے یہ اعمال یعنی دنیا نہ جانتے تھے اونکو حسنات پس نگمان وہ ہونگے سیئات اور سفیان ثوری سے ہے کہ اونھون نے پڑھی یہ آیت پھر کہا ویل لاھل الریاء ویل لاھل الریاء یعنی وای ہی اہل ریا کے لیے دوبار کہا اسکو یعنی ریا کی راہ سے عمل کرکر اچھا جانتے تھے اونکو وہان نکلینگے بُرے کہ باعث ہلاک کے ہونگے اور جزع فزع کیا محمد بن منکدر نے اپنے مرنے کے قریب پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا کہا ڈرتا ہون مین کتاب اللہ کی ایک آیت سے اور پڑھی یہی آیت پس مین ڈرتا ہون اللہ کی طرف سے یہ کہ ظاہر ہو میرے لیے اللہ کی طرف سے وہ چیز کہ نہین گمان کرتا مین یعنی عذاب اور غضب الٰہی کہا مقاتل نے اس آیت کی تفسیر مین کہ ظاہر ہوگا اونکے لیے جب کہ اوٹھائے جاوینگے قبرون سے وہ کچھ یعنی عذاب کہ نہین گمان رکھتے تھے دنیا مین کہ وہ اوتریگا ہمپر آخرت مین اور کہا مُسدی نے کہ گمان کرتے تھے کہ ہم اچھا کرتے ہین پس ظاہر ہوگا اونکے لیے برا یعنی قرب الٰہی ڈھونڈتے تھے بتون کے پوجنے مین پس جب عذاب کیے جاوینگے اوسپر ظاہر ہوگا اونکے لیے اللہ کیطرف سے وہ کچھ کہ نہین گمان کرتے تھے **مد معا کشاف**

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○

اور نظر آئے اونکو بُرے کام اپنے جو کمائے تھے اور اولٹ پڑا اونپر جس چیز پر ٹھٹا کرتے تھے **مو**

اور ظاہر ہونگی اونکے لیے جزائے بد اوس چیز کی کہ کی اور گھیرلے گی اونکو وہ چیز کہ ساتھ اوسکے ٹھٹا کرتے تھے **فتح**

تفسیر سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا کے معنی ہین بُرائیان اعمال اونکے کی کہ جو کیے تھے یا بُرائیان کاربد کرنے اونکے کی یعنی شرک اور ظلم جو دستان خدا پر کیے تھے وہ ظاہر ہونگی جسوقت کہ پیش کیے جاوینگے اعمال نامے اونکے اور پہلے تھے یا شید اونہ جسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَحْصَاهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ یعنی یاد رکھا ہے اوسکو اللہ نے اور وہ بھول گئے ہین یا مراد یہ ہے کہ عذاب بُرائیون کے ظاہر ہونگے اور حاق الرجل کے معنی ہین اوتریگا اور گھیریگا اونکو عذاب کہ ساتھ اوسکے ٹھٹا کرتے تھے **مد جلا کشاف**

فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۚ بَلْ

سو جب لگے آدمی کو کچھ تکلیف بکارے ہمکو پھر جب ہم بخشین اوسکو اپنی طرف سے کوئی نعمت کہے یہ تو مجکو ملی کہ لگے سے معلوم تھی کوئی نہین

هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○

یہ جانچ ہے پر وہ بہت لوگ نہین سمجھتے **مو**

پس جب پہونچتی ہے آدمی کو سختی پکارتا ہے ہمکو پھر جب دیتے ہین ہم اوسکو کوئی نعمت اپنی طرف سے کہتا ہے سوا اسکے نہین کہ دی گئی ہے یہ نعمت مجکو بنا بر دانش کے کہ مجھ مین ہے بلکہ یہ نعمت ایک آزمایش ہے ولیکن اکثر اونکے نہین جانتے **فتح تفسیر** علی علم کے معنی یا تو یہ ہین علی علم منی انی ساعطاہ یعنی مین جانتا تھا کہ مجکو یہ کچھ ملیگا اسلیے کہ محمین فضل و استحقاق تھا اسکا اور یا یہ معنی ہین علی علم من اللہ بی وبا ستحقاقی یعنی اللہ مجکو جانتا تھا اور میرے مستحق ہونے کو اوسپر مجکو یہ کچھ دیا اور یا یہ معنی ہین علی علم منی بوجوہ الکسب یعنی سمجھ بوجھ جو طرح طرح کے کسبون کی محمین تھی اوس سبب سے مجکو ملا جیسے کہ کہا قارون نے علی علم عندی بلکہ یہ آزمایش ہے یہ انکار رہا اوسکے لیے گو یا کہ فرمایا کہ نہین دی ہمنے تجکو نعمت اسلیے کہ تو کہتا ہے بلکہ یہ آزمایش و امتحان ہے میرے لیے کہ دیکھین آیا تو شکر کرتا ہے یا ناشکری اور نہین جانتے ہین کہ یہ آزمایش ہے **تنبیہ** اس سے معلوم ہوا کہ بندے کو جو نعمت پونہچے اللہ کی طرف سے اوسکا شکر ادا کرے زبان سے بھی اور اعضا سے بھی اور ناشکری نہ کرے خدا تعالیٰ نے اعضا سے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ یعنی اگر شکر کیا تم نے

البتہ زیادہ دونگا تمکو نعمت اپنی اور اگر ناشکری کی تمنے بلاشبہہ عذاب میرا سخت ہی پس جسکو اللہ تعالی دولت کی اچھی راہ مین
صرف کرے بیجا صرف نکرے مصرع گر بدولت برسی مست نگردی مردی

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

کہہ چکے ہین یہ بات اونسے اگلے پھر کچھہ کام آیا اونکو جو کماتے تھے ✤ موضح

تحقیق کہی تھی یہی بات اون لوگون نے کہ پہلے اونسے تھے پس دفع نکیا اونکے سرسے بلا کو اوس چیز نے کہ کماتے تھے ✤ فتح
تفسیر یہی بات یعنی اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ اون لوگون نے کہ پہلے اونسے تھے یعنی قارون نے اور اوسکی قوم نے کہ کہا قارون نے اِنَّمَآ
اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ اور قوم اوسکی راضی تھی ساتھہ اس بات کے پس گویا کہ کہی اونھون نے بھی یہ بات اور جائز ہی کہ اگلی امتون
مین سے اور لوگ ہون کہ اونھون نے کہا ہو مثل اسکے کماتے تھے یعنی متاع دنیا اور جمع کرتے تھے اوس سے ✤ مد

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۭ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا

پھر پڑین اونپر برائیان جو کمائین تھین اور جو گنہگار ہین انمین سے اونپر بھی اب پڑتی ہین برائیان جو کمائی ہین

وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○

اور وہ نہین تھکانے والے ✤ موضح

پس پہنچے اونکو عذار اوس چیز کے کہ کیی اور اون لوگون نے کہ ظلم کیا اس جماعت مین سے پہنچیگا اونکو عذاب اوس چیز کا کہ
کیا اور نہین ہین یہ عاجز کرنے والے ✤ فتح ✤ تفسیر سیئات ما کسبوا یعنی جزا بدکردار یون اونکے کی اور ظلم کیا یعنی کفر کیا
اور اس جماعت مین سے یعنی تیری قوم کے مشرکون مین سے پہنچیگا الخ یعنی قریب ہی کہ پہنچیگا اونکو مانند اوس چیز کے کہ پہنچی اگلون
کو پس قتل کیے گئے سردار انکے بدر مین اور رہ گیا اونسے رزق پس قحط زدہ رہے سات برس تک اور نہین ہین یہ عاجز کرنے والے
یعنی ہمارے عذاب سے نکل نہین سکتے پھر فراخی کی گئی اونکے لیے پس سینکھہ پر سائے گئے سات برس پس کہا گیا اونکے لیے اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا الخ ✤ مد

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○

اور کیا نہین جان چکے کہ اللہ پھیلاتا ہی روزی جسکو چاہے اور ناپ کر دیتا ہی البتہ اسمین بہتے ہین اون لوگون کو جو مانتے ہین ✤ موضح

کیا نہین جانا ہی کفار نے کہ خدا کشادہ کرتا ہی رزق کو واسطے جسکے چاہے اور تنگ کرتا ہی واسطے جسکے چاہے تحقیق اس کار مین البتہ
نشانیان ہین واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین ✤ فتح ✤ تفسیر یعنی عقل دوڑانے مین تدبیر کرنے مین کوئی تنگی نہین کرتا
چیزیکو روزی کشادہ ہی ایک کو تنگ جان لو کہ عقل کا کام نہین ✤ موضح يَقْدِرُ کے ایک معنی تو مذکور ہوے اور بعضون نے کہا
کرتا ہی اوسکو بقدر قوت کے اور بعضون نے کہا ماپ کر دیتا ہی ایمان لاتے ہین یعنی ساتھہ اسکے کہ نہین ہی کوئی تنگ کرنے والا اور
نہ فراخ کرنے والا سوا اللہ عزوجل کے ✤ مد

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

کہہ اے میرے بندو جنھون نے زیادتی کی اپنی جان پر نہ آس توڑو اللہ کی مہر سے بیشک اللہ بخشتا ہی سب

جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

گناہ وہ جو ہی وہی ہی معاف کرنے والا مہربان ✤ موضح

کہہ میری طرف سے اے بندون میرے کہ تجاوز حد سے کی اوپر اپنے نا امید مت ہو خدا کی رحمت سے تحقیق خدا بخشتا ہی گناہون کو سارے تحقیق وہی ہی

بخشنے والا مہربان ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ تجاوز حد سے کی یعنی گناہ بہت سے کیے ہیں بخشتا ہی الم یعنی سوا شرک کے اور بعضوں نے کہا کہ بیچ قرارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فاطر رض کے ہی یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا وَّ کَیْفَ اور غفور کے معنی یہ ہیں کہ ڈھانکتا ہی بڑے بڑے گناہ رحیم ہی کہ دور کرتا ہی بڑی بڑی سختیاں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں دوست رکھتا میں یہ کہ میرے لیے دنیا اور دنیا کی چیزیں ہوں بدلے اس آیت کے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ اور جو شخص شرک کرے پس چپ رہے حضرت ایک ساعت پھر فرمایا اِلَّا وَمَنْ اَشْرَكَ یعنی آگاہ رہو اور جو شرک کرے اوسکے لیے بھی یہی حکم ہی یعنی نہ بخشتا ہی شرک کو بھی لیکن بعد توبہ کے اور اور گناہوں کو بغیر توبہ کے بھی چاہے تو بخشدے کَمَا قَالَ الشَّیْخُ فِیْ تَرْجَمَةِ الْمِشْکٰوۃ اور روایت کیا گیا ہی کہ کتنے ایک لوگ اہل شرک میں سے کہ کفر و کبائر یعنی قتل و زنا اور اور بہت سے گناہوں کے مرتکب تھے اونھوں نے آنحضرت صلعم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ جس دین کی طرف تم بلاتے ہو ہی تو اچھا لیکن ہم اس شرط سے قبول کرتے ہیں کہ خبر دو ہمکو اسکی کہ گناہ ہمارے بخشے جاوینگے یہ آیت نازل ہوئی کہ اے محمد میری طرف سے میرے بندوں سے کہدو کہ تم ناامید نہو و خدا سب گناہ بخشدیگا یعنی جب تم اسلام لاؤ گے اور بعضوں نے کہا کہ یہ نازل ہوئی بیچ حق وحشی قاتل حضرت امیر حمزہ کے اور وہ مسلمان ہوا جب اسکے پاس کہا مسلمانوں نے یا رسول اللہ یہ حکم خاص اوسی کے لیے ہی یا عام ہی سب مسلمانوں کے لیے فرمایا بلکہ سب مسلمانوں کے لیے ہی ابن عباس سے منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اسکو طرف وحشی بیٹے حرب کے کہ جو قاتل تھا امیر حمزہ کا تا کہ بلاوے اوسکو طرف اسلام کے پس کہا اسنے آپ خدمت بابرکت میں کہ یا محمد کیونکر بلاتے ہو تم مجھکو اسلام کی طرف اس حال میں کہ تم کہتے ہو کہ جسنے قتل کیا یا شریک ہوا یا زنا کیا سزا پاویگا دوچند کیا جاویگا اوسکے لیے عذاب اور ہمیشہ رہیگا اوسمیں ذلیل اور میںنے کیا ہی یہ سب کچھ پس آیا پاتے ہو تم میرے لیے رخصت پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا یعنی مگر جسنے توبہ کی اور ایمان لایا اور کیا عمل صالح پس یہ جماعت ہی کہ بدل دیگا اللہ انکی برائیوں کو حسنات سے اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان پس کہا وحشی نے یہ شرط شدید ہی اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا پس شاید کہ میں قادر ہوں اس تینوں باتوں پر پس اوتاری اللہ تعالی نے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنی بلاشبہ اللہ نہیں بخشیگا شرک کو اور بخشدیگا اوس چیز کو کہ سوا اسکے ہی جسکے لیے چاہیگا پس کہا وحشی نے یہ دیکھتا ہوں بعد مشیت اوسکی کے یعنی مغفرت کو موقوف اپنے چاہنے پر رکھا پس نہیں جانتا میں کہ بخشیگا مجھکو یا نہیں آیا اسکے سوا کچھ اور بھی ہی پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ساری آیت پس کہا وحشی نے ہان یہ میرے واسطے ہی پھر مسلمان ہوا پس کہا لوگوں نے بلاشبہ ہمنے بھی کیا ہی جو کچھ کیا وحشی نے فرمایا کہ یہ سب مسلمانوں کے لیے ہی اور منقول ہی ابن عمر رض سے کہ کہا نازل ہوئی یہ آیت بیچ حق عیاش بن ابی ربیعہ اور ولید بن ولید اور ایک جماعت کے مسلمانوں میں سے کہ اسلام لائے تھے پھر مرتد ہو گئے بسبب مار پڑنے کے پس ہم کہتے تھے کہ نہیں قبول کرنے کا اللہ انسے فرض اور نہ نفل کبھی اسلیے کہ یہ مسلمان ہوئے تھے پھر چھوڑ دیا انھوں نے دین اپنا بسبب عذاب دیے جانے کے پس اوتارین اللہ تعالی نے یہ آیتیں پس لکھا اونکو عمر بن الخطاب نے اپنے ہاتھ سے پھر بھیجا اونکو طرف عیاش بن ربیعہ اور ولید وغیرہما کے پس اسلام لائے وہ اور ہجرت کی اور یہ بھی ابن عمر رض سے روایت ہی کہ کہا تھے ہم گروہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گمان کرتے اور کہتے کہ نہیں ہی کوئی چیز حسنات ہماری سے مگر کہ وہ مقبول ہی ہو پس نازل ہوئی یہ آیت اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ یعنی فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور نہ باطل کرو تم اعمال اپنے پس جب کہ اوتری یہ آیت کہا ہمنے کیا ہی یہ ایسی چیز کہ باطل کرے گی ہمارے اعمال کو پھر کہا ہمنے

یعنی شاید میں آپ کو طرف ہر دو الزامین کے لایعنون من اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس الخ حرم قتلہ الا بالحق و قتلہ لا یزنون ومن یفعل ذلک یلق اثاما یضاعف لہ العذاب یوم القیمۃ الخ یقولون فی انفسہم لولا یعذبنا اللہ بما نقول حسبہم جہنم یصلونہا فبئس المہاد بدل اللہ سیاتہم حسنات کان اللہ غفورا رحیما

کہ وہ کبائر اور فواحش ہین کہا ابن عمرؓ نے پس تھے ہم جب دیکھتے اوس شخص کو کہ کیا اون گناہون مین سے کچھ پس کہتے ہم کہ تحقیق ہلاک ہوا یہ پس نازل ہوئی یہ آیت یعنی قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا پس باز رہے ہم اس کہنے سے پس تھے ہم جب دیکھتے کسیکو کہ کیا ہی انہین سے خوف کرتے ہم اوسپر یعنی عذاب کا اور اگر نکیا انہین سے کچھ امید رکھتے ہم واسطے اوسکے یعنی مغفرت کی اور مراد اسراف سے ارتکاب کبائر کا ہی اور ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہین کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ایک جماعت کے اصحاب اپنے سے کہ ہنس رہے تھے اور باتین کر رہے تھے پس فرمایا آنحضرتؐ نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہی اگر جانو تم اوس چیز کو کہ جانتا ہون مین البتہ ہنستو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت پھر پھیر گئے حضرتؐ اور رونے لگے لوگ پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے طرف آنحضرتؐ کے کہ ای محمدؐ کیون ناامید کرتا ہی تو میرے بندون کو پس پھیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا خوش ہو تم اور اپنے اعمال کو مستقیم کرو راہ حق پر نزدیکی ڈھونڈھو تم اللہ تعالی کے ساتھ بجا لانے طاعتون کے اور ابن مسعودؓ سے منقول ہی کہ وہ داخل ہوئے مسجد مین پس ناگہان دیکھا ایک واعظ کو کہ وہ ڈرا رہا تھا آگ دوزخ سے پس کہا ای ڈرانے والے آگ کے نہ ناامید کر تو لوگون کو پھر پڑھی یہ آیت یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اور کہا حضرت علیؓ نے کہ کون سی آیت وسیع تر ہی پس شروع کیا لوگون نے ذکر کرنا آیتون کا قرآن مین سے مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ الخ اور مانند اوسکے کہا حضرت علیؓ نے کہ نہین ہی قرآن مین کوئی آیت وسیع تر قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا الخ سے اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر آیت یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا الخ کے کہ کہا بلایا اللہ تعالی نے اپنی مغفرت کی طرف اون لوگون کو کہ کہتے تھے مسیح وہی اللہ ہی اور اونکو کہ کہتے تھے مسیح بیٹا اللہ کا ہی اور اونکو کہ کہتے تھے عزیر بیٹا اللہ کا ہی اور اونکو کہ کہتے تھے پس فقیر تر اور اونکو کہ کہتے تھے ہاتھ اللہ کا بند کیا گیا ہی یعنی عیاذاً باللہ ممسک ہی کہ دیتا نہین اور اونکو کہ کہتے تھے اللہ تیسرا تین مین کا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی ان سبکو کہ آیا توبہ نہین کرتے تم طرف اللہ کے اور بخشش نہین مانگتے تم اوسسے حال انکہ اللہ غفور رحیم ہی پھر بلایا طرف توبہ کے اوسکو کہ جسنے بہت بڑی بات کہی کہ کہا اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی یعنی یہ فرعون تھا کہ کہا مین رب اعلی تمھارا ہون اور کہا مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرِیْ یعنی یہ بھی فرعون نے کہا کہ نہین جانتا مین تمھارے لیے کوئی معبود سوا اپنے کہا ابن عباسؓ نے کہ جسنے ناامید کیا بندون کو توبہ سے بعد اوسکے پس تحقیق انکار کیا اوسنے کتاب اللہ کا ولیکن نہین قادر ہوتا بندہ توبہ کرنے پر یہان تک کہ توفیق دے توبہ کی اللہ اوسکو اور عبید بن عمیر سے روایت ہی کہ کہا ابلیس نے کہ ای رب میرے تو نے نکالا مجکو جب سے بسبب آدم کے اور مین نہین طاقت رکھتا ہون اوسپر یعنی اونکے بہکانے و غیرہ پر مگر ساتھ قوت اور قدرت تیری کے فرمایا اللہ تعالی نے پس تو مسلط ہی اوسپر کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ دے مجکو کچھ اور فرمایا نہین پیدا کیا جاؤنگا اوسکے لیے کوئی فرزند مگر کہ پیدا کیا جاویگا تیرے لیے مثل اوسکے کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ دے مجکو فرمایا سینے زیادہ دے اونکے رہنے کی جگہین مین تمھارے لیے اور جاری ہوؤ گے تم اونکے خون کے جاری ہونے کی جگہ کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ دے مجکو فرمایا پکارلا اوپر اپنے سوار اور پیادے اور ساجھا کر اونسے مال اور اولاد مین اور وعدے دے اونکو اور کچھ نہین وعدہ دیتا اونکو شیطان مگر دغابازی کہا آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ ای رب میرے تحقیق مسلط کیا تو نے اوسکو مجپر اور مین نہین بچ سکتا ہون اوسسے مگر ساتھ مدد تیری بھی فرمایا کہ نہین پیدا کیا جاویگا تیرے لیے کوئی فرزند مگر کہ متعین کرونگا مین اوسپر اوسکو کہ محفوظ رکھیگا اوسکو ہمیشہ سے یعنی فرشتے متعین کرونگا کہ شیطان سے بچا دیگا اوسکو کہا حضرت آدمؑ نے ای رب میرے زیادہ دے مجکو فرمایا کرایا ایک نیکی برابر دس کے یا زیادہ اور برائی ایک کی ایک یا مٹا دیا جاؤنگا اوسکو کہا ای رب میرے زیادہ دے مجکو فرمایا دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہی جب تک کہ روح بدن مین ہی کہا ای رب میرے اور زیادہ دے

مجکو فرمایا یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ شیطان نے عرض کیا پروردگار سے قسم ہی تیری عزت کی ای رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا تیرے بندون کو جبتک کہ ارواح اونکی اونکے بدنون مین ہونگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نے قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبے اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جبتک کہ بخشش مانگتے رہینگے مجسے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ اللہ تعالی پھیلاتا ہی ہاتھ اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے گنہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہی ہاتھ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا رات کا یہان تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سے شعر اوسنے خود ہمکو کیا ہی شاد وشاد کھکے والله رؤف بالعباد ف پھیلانا ہاتھ کا کنایہ ہی طلب کرنے سے اسلیے کہ عادت ہی لوگون کی کہ جب کسی سے کچھ مانگتے ہین تو ہاتھ پھیلاتے ہین اوسکے آگے پس معنی یہ ہین کہ بلاتا ہی گنہگارون کو توبہ کی طرف اور بعضون نے کہا کہ یہ کنایہ ہی وسعت مغفرت ورحمت سے اور یہان تک کہ نکلے آفتاب الخ یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب مغرب کی طرف سے تو دروازہ توبہ کا بند ہوجاویگا پھر کسیکی توبہ نہین قبول ہونے کی ع چنانچہ فرماتا ہی یوم یاتی بعض ایات ربک لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن امنت من قبل اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وحی بھیجی اللہ تعالی نے طرف داؤد علیہ السلام کے کہ ای داؤد بتحقیق ایک بندے میرے بندون مین سے للبتہ لاویگا میرے پاس ایک نیکی پس حکم کرونگا مین اوسکو جنت کے داخل کرنے کا کہا داؤد نے کہ کیا نیکی ہوگی وہ فرمایا ایک سبحتی دور کی ہوگی مومن سے عرض کیا داؤد نے کہ بارخدایا سزاوار ہی اوس شخص کو کہ پہچانے تجکو حق پہچاننے تیرے کا یہ کہ ناامید نہو تجسے

نظم

یارب دل من تو برو میخواہد ✤ عذری تو ازروی سیہ میخواہد ✤ در معصیتی نکردہ ام تقصیری ✤ چون عفو تو بسیار گنہ خواہد

زاہد نکند گنہ کہ قہاری تو ✤ ما غرق گناہیم کہ غفاری تو ✤ او قہارت خواندہ مین غفارت ✤ آیا بکدام نام خوشداری تو ✤ ہی خوف اگر مجکو تو ہی میرے غضب سے ✤ اور مجکو بھروسا ہی تو ہی تیرے کرم کا ✤ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا مجسے جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے ای محمد بلاشبہہ اللہ خطاب کریگا مجسے روز قیامت کے پس فرماویگا کہ ای جبرئیل کیا ہی مجکو کہ دیکھتا ہون فلانے بیٹے فلانے کو دوزخیون کی صفون مین پس کہونگا مین رب میرے بلاشبہہ ہم نہین پاتے اوسکے لیے کوئی نیکی کہ پہنچے اوسکو خیر اوسکی آج کے دن پس فرماویگا اللہ تعالی کہ بلاشبہہ مینے سنا تھا اوسکو دار دنیا مین کہ کہتا تھا یا حنان یا منان پس جاتو اوسکے پاس اور پوچھ اوسسے کہ کیا مراد رکھتا تھا یا حنان یا منان کے کہنے سے پس آونگا مین اور پوچھونگا اوسسے پس کہے گا وہ کیا حنان و منان اور بھی کوئی ہی اللہ کے سوا پس پکڑونگا مین ہاتھ اوسکا یعنی بموجب حکم الہی کے دوزخیون کی صفون سے پھر داخل کرونگا مین اوسکو جنتیون کی صفون مین ابن ابی طالب سے ہی کہ کنا جوان پاک صاف وہ ہی کہ نہ امید کرے لوگون کو اللہ کی رحمت سے اور نہ خصلت کے اذکو اللہ کے گناہ کرنے کی اور نہ نڈر کرے اونکو عذاب خدا سے اور نہ چھوڑ دے قرآن کو اعراض کرکر اوسسے درحالیکہ رجوع کرے فالا ہو طرف غیر اوسکے بلاشبہہ نہین بھلائی ہی اوس عبادت مین کہ نہو علم اوسمین اور نہ خیر اوس علم مین ہی کہ نہ سمجھ ہو اوسمین اور نہ وہ قرات بہتر ہی کہ نہو تدبر نہو یعنی سوچ سمجھ نہو زید بن اسلم سے منقول ہی کہ کہا ایک شخص تھا اگلی امتون مین کہ مشقت کرتا تھا عبادت مین اور سختی ڈالتا تھا اپنے نفس پر اور ناامید کرتا تھا یعنی لوگون کو اللہ کی رحمت سے پھر مرا وہ پس کہا ای رب میرے گیا ہی میرے لیے تیرے پاس فرمایا آگ جہنم کی ہی کہا اوسنے کہ پس کہان گئی عبادت میری اور مشقت میری پس کہا گیا اوسکے لیے کہ تو ناامید کرتا تھا لوگون کو میری رحمت سے اومین ناامید کرونگا تجکو آج اپنی رحمت سے فرد برمن سکین این قہرت کن ✤ ہرچہ خواہی کن ولیکن این مکن ✤ عکرمہ بن عمار روایت کرتے ہین کہ داخل ہوا مین بنی کی مسجد مین پس پکارا مجکو ایک بڑے بوڑھے نے پس کہا ای یمانی اومین پہچانتا تھا اوسکو پس کہا

احادیث قدسیہ

کہ تو کسی شخص کو کہ نہین بخشیگا تجکو اللہ کبھی اور نہین داخل کریگا تجکو بہشت مین کہا مینے کون ہو تم اللہ رحمت کرے تمپر کہا اوسنے مین ابو ہریرہؓ ہون پس کہا مینے کہ یہ کلمہ کہتا ہی ایک ہم مین کا اپنے بعضے گھر والون کو جب کہ غصے ہوتا ہی یا کہتا ہی اپنی بیوی کو یا اپنے خادم کو کہا ابو ہریرہؓ نے پس بلا شبہ سُنا ہی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے دو شخص تھے بنی اسرائیل مین آپسمین دوست ایک اونمین سے بہت محنت کھینچتا تھا بندگی کرنے مین اور دوسرا کہتا تھا کہ مین گنہگار ہون یعنی اقرار کرتا تھا اپنے گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنے والے نے کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آ اوس چیز سے کہ تو اوسمین ہی یعنی گناہ سے پس کہتا گنہگار کہ چھوڑ مجکو ساتھ پروردگار میرے کے یعنی اسلیے کہ وہ غفور رحیم ہی یہان تک کہ پایا اوس عابد نے اوسکو ایک دن ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نے چھوڑ دے مجکو ساتھ پروردگار میرے کے کیا بھیجا گیا ہی تو مجپر داروغہ پس کہا عبادت کرنے والے نے قسم ہی خدا کی نہین بخشیگا اللہ تجکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت مین پس بھیجا اللہ تعالی نے طرف اون دونون کے فرشتہ پس ملے کین روحین اون دونون کی پس اکھٹے ہوئے دونون یعنی ارواحین اونکی نزدیک اللہ تعالی کے یعنی برزخ یا عرش کے نیچے پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت مین بسبب رحمت میری کے اور فرمایا دوسرے کو کہ کیا طاقت رکھتا ہی تو یہ کہ محروم کرے بندے میرے کو میری رحمت سے پس کہا اوسنے کہ نہین طاقت رکھتا مین اے پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتون کو یعنی جو کہ دوزخ پر متعین ہین کہ لیجاؤ اوسکو طرف دوزخ کے ف اوس شخص نے جو عُجب و اعتماد کیا اپنے عمل پر اور حقیر جانا اوس گنہگار کو یہ کہ اللہ تعالی نہین بخشنے کا تجکو مستحق عذاب کا ہوا اسی لیے کہا ہی کسی بزرگ نے جو گناہ کہ باعث ہو ذلیل و حقیر جاننے کا اپنے تئیں وہ بہتر ہی اوس طاعت سے کہ لازم کرے عُجب و تکبر کو ع دُرِ منثور من معا بحن

مشکوٰۃ تنبیہ ان روایتون مین جو بیان کمال سعت رحمت باری تعالی کا اور تاکید نہ ناامید ہونے کی اللہ تعالی کی رحمت سے مذکور ہوئی اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ بس جب وہ غفور رحیم ہوا تو بندگی کرنی اوسکی کیا ضرور ہی اسلیے کہ یہ عقیدہ ٹھہرا ہوا ہی اہل سنت کا اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ یعنی ایمان درمیان مین ہی خوف و امید کے ڈرتا بھی رہے اوسکے عذاب سے اور امیدوار بھی رہے اوسکے کرم کا اور حضرت علیؓ فرماتے ہین **قطعہ** اَیَا صَاحِبَ الذَّنْبِ لَا تَقْنَطَنْ فَاِنَّ الْاِلٰہَ رَؤُفٌ رَؤُفٌ ۔ وَلَا تَرْحَلَنَّ بِلَا عُدَّۃٍ ۔ فَاِنَّ الطَّرِیْقَ مَخُوْفٌ مَخُوْفٌ ۔ یعنی اے گنہگار ناامید نہو اسلیے کہ اللہ بڑا مہربان ہی بڑا مہربان ہی اور نہ کوچ کر بغیر سامان کے اسلیے کہ راہ دہشت ناک ہی دہشت ناک ہی اور یہی مضمون ان فارسی کے شعرون مین ہی **قطعہ** غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را ۔ در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند ۔ نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ۔ ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ۔ رابعہ شامیہ زوجہ حضرت احمد بن ابی الحوری رحمۃ اللہ علیہما حالت خوف مین اکثر یہ رباعی پڑھتی تھین **رباعی** زَادِیْ قَلِیْلٌ لَا اَرَاہُ مُبَلِّغِیْ ۔ فَلَئِنْ رَدَدْتَنِیْ اِلٰی اَمْ بِطُوْلِ مَسَافَتِیْ ۔ اَنْحَرْتَنِیْ بِالنَّارِ یَا غَایَۃَ الْمُنٰی ۔ فَاَیْنَ رَجَائِیْ مِنْکَ وَاَیْنَ مَخَافَتِیْ ۔ **قطعہ** توشہ تھوڑا ہمہ میرا ای یارو ۔ ہمین منزل آلک وصول کہان ۔ توشے پر روون بہ مسافت پر ۔ دوستو تم بتاؤ جاؤن کہان ۔ کیا میرے رب مجھے جلاویگا ۔ خوف میرا کہان رجا میری کہان

وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَہٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○

اور رجوع ہو اپنے رب کی طرف اور اوسکی حکمبرداری کی پہلے اسسے کہ آوے تمپر عذاب پھر کوئی تمھاری مدد نہ آویگا ۔ **مو**

ذر رجوع کرو طرف پروردگار اپنے کے اور تابعدار ہو اوسکے پہلے اسسے کہ آوے تمکو عذاب پھر مدد نہ کیے جاؤگے ۔ **فتح**

تفسیر جب اللہ تعالی نے اسلام غالب کیا جو کافر دشمنی مین لگے تھے سمجھے کہ برحق اس طرف اللہ ہی اور نہ بچتا ہے لیکن

شرمندگی سے مسلمان ہوئے کہ اب ہماری مسلمانی کیا قبول ہوگی دشمنی کی لڑائی لڑے جانمین مارین تب اللہ نے یہ فرمایا کہ ایسا گناہ کوئی نہین جسکی توبہ اللہ نہ قبول کرے نا امید مت ہوؤ توبہ کرو اور رجوع ہوؤ بخشے جاؤگے مگر جب سر پر عذاب آیا یا موت نظر آنے لگی تب کی توبہ قبول نہین ✤ **موضح** بیت بردرا مد بندۂ بگریختہ ✤ آبروی خود بصیان ریختہ ✤ آنیبو یعنی اور توبہ کرو طرف اوسکے داخل ہو یعنی اوسکے خالص کرو اوسکے لیے عمل پھر مدد نہ کیے جاؤگے اگر توبہ نہ کی تمنے پہلے اوسکے عذاب کے ✤ **مدث**

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

اور چلو بہتر باتپر جو اوتری تمکو تمہارے رب سے پہلے اسکے کہ پونہچے تمپر عذاب اچانک اور تمکو خبر نہ ✤ **موضح**

اور پیروی کرو بہترین اوس چیز کی کہ اوتاری گئی طرف تمہارے پروردگار تمہارے کی جانب سے پہلے اسکے کہ آوے تمکو عذاب ناگہان اور تم خبردار نہوؤ ✤ **فتح ✤ تفسیر** اور پیروی کرو بہترین الہ یہ مانند اوس قول اللہ تعالی کے ہی جو اوپر گذرا اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ناگہان یعنی یکایک آجاوے عذاب اس حال مین کہ تم غافل ہوؤ گویا تمکو کچھ خبر نہین ہونے کی بسبب یاد نہ کی غفلت کے ✤ **مدث** بہترین اوس چیز کی الہ یعنی قرآن کی اور قرآن سارا حسن یعنی اچھا ہی اور معنی آیت کے یہ ہین جو حسن بصری رحمہ اللہ نے کہے کہ لازم کرو طاعت اوسکی اور بچو نافرمانی اوسکی سے اسلیے کہ قرآن مین ذکر قبیح یعنی بری چیز وکا ہی تاکہ بچے اوسسے اور ذکر ادون یعنی حقیر چیزون کا ہی تاکہ نہ رغبت کرے اوسمین اور ذکر احسن یعنی بہت اچھی چیزو کا ہی تاکہ اختیار کرے اونکو ✤ **معا** خبردار نہوؤ یعنی جانتے نہوؤ اوسکے آنے کے پہلے اوسکے وقت کو اور مراد احسن سے عزیمت اور حکم خدا کا ہی ساتھ لازم کرنے طاعت کے اور بچنے کے گناہون سے والاتمام قرآن حسن ہی اس جہت سے کہ کلام الہی ہی اگرچہ اوسمین کلام قبیح کفار کا وغیر ذالک مذکور ہی ✤ **بحر ✤ جلد**

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝

کہین کہنے لگے کوئی جی ای افسوس جس سے پہنچے کمی کی اللہ کی طرف سے اور مین تو ہنستا ہی رہا

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ

یا کہنے لگے اگر اللہ مجکو راہ بتاتا تو مین ہوتا ڈر والون مین یا کہنے لگے جب دیکھے عذاب کسی طرح

اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

مجکو پھر جانا ہے تو مین ہون نیکی والون مین ✤ **موضح**

رجوع خدا کی طرف کرو اور اتباع قرآن کا کرو بمجرد خوف اسکے کہ کہے کوئی شخص ای افسوس اوپر اسکے کہ تقصیر کی میںنے بیچ رجوع خدا کے اور تحقیق مین تھا ٹھٹھا کرنے والون سے یا کہے اگر خدا ہدایت کرتا مجکو البتہ ہوتا مین پرہیزگارون سے یا کہے جسوقت کہ دیکھے عذاب کو کاشکے ہو مجکو پھر جانا یعنی دنیا مین تو کہ ہوؤن نیکی کرنے والون سے ✤ **فتح ✤ تفسیر** فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ یعنی بیچ حکم خدا کے یا بیچ طاعت خدا کے یا بیچ ذات خدا کے یا بیچ طریق خدا کے اور وہ توحید اوسکی ہی اور اقرار کرنا ساتھ نبوت ہی اوسکے کے یعنی محمد علیہ السلام کے یا بیچ حق خدا کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین بیٹھی کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ یاد کیا اللہ کو اوسمین مگر کہ ہوگی وہ مجلس اوپر حسرت دن قیامت کے اگرچہ ہوون وہ اہل جنت سے عرض کیا صحابہ نے کہ کیون ہوگی حسرت دن قیامت کے فرمایا بجہت کے ثواب ہر مجلس کا کہ یاد کیا تھا اوس مجلس نے اللہ کو اوسمین اور نہین دیکھینگے ثواب اس مجلس کا کہ جسمین ذکر نہین ہوا تھا پس ہوگی حسرت اوپر اور قتادہ سے ہی بیچ تفسیر اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ

لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝ کے کہ کہانہ کفایت کیا اوسکو یہ کہ ضائع کرے طاعت اللہ کی یہانتک کہ ٹھٹا کیا اہل طاعت سے کہا قتادہ نے
کہ یہ قول ایک قسم کا ہوگا اونمین سے اور اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ قول اور ایک قسم کا ہوگا اونمین سے
اور القول حین الخ اور قسم کا ہوگا اونمین سے فرماویگا اللہ تعالی ازراہ رد کرنے قول اونکے کے اور جھٹلانے اونکے کے بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ
اٰيٰتِيْ الخ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر دوزخی کو دکھائی جاویگی جگہ اوسکی جنت سے پس کہیگا لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ
پس ہوویگا یہ کہنا اوسکا ازراہ حسرت کے اور ہر اہل جنت کو دکھائی جاویگی جگہ اوسکی دوزخ سے پس کہیگا لَوْ لَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ
پس ہوویگا یہ کہنا اوسکا ازراہ شکر کے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ
فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ اور ہدایت کرتا محکو یعنی دیتا محکو ہدایت اور ہوتا مین پرہیزگاروں سے یعنی اونلوگون مین سے کہ بچتے ہین شرک سے
کہا شیخ امام ابو منصور رح نے کہ یہ کافر زیادہ پہچانتا ہی اللہ کی ہدایت کو معتزلہ سے اور ایسے ہی زیادہ پہچانتے ہین وہ کافر کہ جو کہتے ہین گے
اپنے تابعدارون کو لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ یعنی اگر توفیق دیتا ہمکو اللہ ہدایت کی اور دیتا ہمکو ہدایت البتہ بلاتے ہم تمکو طرف
اوسکے ولیکن جانا ہمسے اختیار کرنا گمراہی کا پس مدد کی ہماری اور نہ توفیق دی ہمکو اور معتزلہ کہتے ہین بلکہ ہدایت کیا اونکو اور
دی اونکو توفیق لیکن اونھون نے ہدایت نپائی اور حاصل یہ کہ اللہ کے پاس لطف یعنی مہربانی ہی جسکو دی وہ راہ پائی اوسنے اور وہ
لطف توفیق اور عصمت یعنی بچاؤ گناہ سے ہی اور جسکو نہ دی وہ گمراہ ہوا اور ہوا مستحق ہونا اوسکا عذاب کو اور ضائع کرنا اوسکا
حق کو بعد اسکے کہ قدرت دی اللہ نے اوسکو حاصل کرنے ہدایت کی اور نیکی کرنے والون سے یعنی ہو حدون سے ۞ مل ۞ درمنثور

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

کیون نہین ہوپہنچ چکے تھے تجکو میرے حکم پھر تونے اونکو جھٹلایا اور غرور کیا اور تو تھا منکرون مین ۞ مو

اوسوقت خدا فرماویگا ہان آئین تجھین تیرے پاس آیتین میری پس جھٹلایا تونے اونکو اور تکبر کیا تونے اور ہوا تو کافرون سے ۞ فتح
تفسیر ۞ لفظ بلی رد ہی اللہ تعالی کی طرف سے اوسپر کو یا کہ وہ فرماتا ہی ہان آئین تجھین تیرے پاس آیتین میری یعنی قرآن اور
وہ سبب ہدایت کا ہی کہ اوسمین بیان کردی تھی جسنے تیرے لیے ہدایت جداکر کر گمراہی سے اور راہ حق جداکر کر باطل سے اور
قدرت دی تھی جسنے تجکو بیچ اختیار کرنے ہدایت کے گمراہی پر اور بیچ اختیار کرنے حق کے باطل پر لیکن چھوڑ دیا تونے اوسکو اور
ضائع کیا تونے اور تکبر کیا تونے اوسکے قبول کرنے سے اور اختیار کیا تونے گمراہی کو ہدایت پر اور مشغول ہوا تو خلاف مین اوس چیز
کے کہ حکم کیا گیا تھا پس اسکے نہین کہ آیا ضائع کرنا تیری جانب سے پس نہین ہی کچھ عذر تیرے لیے اور بلی جواب ہی نفی تقدیری کا
اسلیے کہ معنی لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ کے ہین مَا ہُدِيْتُ یعنی نہ ہدایت کیا گیا مین ۞ مل ۞

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى
اور قیامت کے دن تو دیکھے اونکو جو جھوٹھ بولتے ہین اللہ پر اونکے مونہہ سیاہ کیا نہین دوزخ مین ٹھکانا
لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝

غرور والون کو ۞ مو ۞

اور روز قیامت کے دیکھیگا تو اون لوگون کو کہ جھوٹھ باندھا خدا پر موزہ اونکے سیاہ ہوگئے ہین کیا نہین ہی دوزخ مین جگہ تکبر کرنے والون
کے لیے ۞ فتح ۞ تفسیر ۞ جھوٹ باندھا یعنی ساتھ نسبت کرنے شریک اور اولاد کے اوسکے اور نفی کرنے صفات کے
اوسسے جو کہ تکبر کرنے والون کے لیے یہ اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کے وَاسْتَكْبَرْتَ ۞ مل ۞ حدیثین تکبر کی برائی کی اور مسئلہ اوسکا تفصیل سے

مسئلہ غرور

سورۂ ص کے اخیر میں بیچ ضمن تفسیر آیت قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ کے گذر چکا ہی جو چاہے وہاں سے دیکھ لے اور مسئلے غرور اور عجب کے کہ وہ بھی اقسام تکبر سے ہین یہان مذکور ہوتے ہین گوش ہوش سے سُنے جاہین ✤ **مسئلہ** غرور ہیچ انداز بھی آدمی کے لیے بلاے عظیم ہی اور ناپو د کرنے والا عمل کا اور کھینچنے والا طرف عذاب کے ہی اور مغرور اوسکو کہتے ہین کہ ساتھہ ذات اور صفات اور اعمال اپنے کے گمان کمال اور بھلائی کا لیجاوے اور اپنے عمل کے سبب سے حق خدا پر اپنے لیے لازم جانے اور آفت اور رد اعمال اپنے سے غافل ہو اور خاتمہ بد سے اور مواخذے سے نڈر ہو اور سبب اسکا نہ جاننا فعالی اور جباری خدا کا اور بے پروائی اوسکی کا ہی اگرچہ صاحب غرور ظاہر مین علم و عمل رکھتا ہو اور اکثر علما اور فقرا اور زہاد سے اس بلا مین مبتلا ہین گروہ علما سے بعضے ایسے ہین کہ بسبب حاصل کرنے علم کے مغرور ہو کر جانتے ہین کہ ہم ماخوذ نہین ہونے کے بلکہ بہت ہماری شفاعت سے نجات پاوینگے اور یہ فرقہ نہین جانتا ہی کہ مقصود علم سے عمل ہی اور نجات وعدہ کی گئی عمل پر ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یعنی جنتیون کو فرماویگا کہ داخل ہو تم جنت مین بسبب اس چیز کے کہ عمل کرتے تھے تم اور عالم بے عمل کے حق مین آیا ہی مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا یعنی مثال اون لوگون کی کہ علم توریت دیے گئے ہین پھر عمل نہین کرتے ہین اوسپر مانند مثال گدھے کے ہی کہ اوٹھائے پھرتا ہی بوجھہ کتابون کا یعنی جیسے گدھے کو اپنے اوپر لدی کتابون سے کچھ فائدہ نہین ویسے ہی اسکو علم نے کچھ فائدہ نہ دیا مثل سگ کے ہی عالم بے عمل کو کہا کرتے ہین کہ گدھے پر کتابین لادین اور رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ کسیکو قیامت مین عذاب زیادہ ہوگا عالم سے نہین ہوئے کا کہ جسنے اپنے علم پر عمل نکیا اور ایک اور گروہ علما کے عمل بھی لکھتے ہین لیکن باطن کو حسد اور کینے اور ریا اور رعونت سے پاک نہین کرتے اور رسول کی خبر سے غافل ہین کہ فرمایا جسکے دل مین ایک ذرہ کبر ہو جنت مین نہین جانے کا اور حسد ایمان کو تباہ کرتا ہی اور تھوڑا سا ریا شرک ہی اور ایک گروہ اسکو بھی جانتے ہین اور پھر پندار مین ہین کہ ہم اس سے پاک ہین اور حقیقت مین پاک نہین ہوتے اور ایک گروہ اہل علم مین غرور رکھتے ہین اور فریب مین ہین یعنی جو علم کہ دینی ہی اوسکو ترک کر کر علم مناظرہ اور کلام اور مانند انکے مین مشغول ہین اور جانتے ہین کہ علم یہی ہی اور یہ نہین جانتے کہ یہ علوم باز رکھنے والے خدا اور عبادت اور آخرت سے ہین اور ایک گروہ اہل غرور سے عابد ہین کہ بعضے اونمین سے نوافل مین تو مستغرق ہین اور فرائض سے خبر نہین رکھتے اور اگر فرائض ادا بھی کرتے ہین تو بے طور نہ جماعت سے غرض ہی نہ ادا احکام و ارکان وغیرہ کا دھیان وظیفے کے سبب سے اوس جماعت کو ترک کرین کہ صحابی جسکے حق مین کہتے تھے کہ جماعت ہم مین نہین ترک کرتا تھا مگر معلوم النفاق اور جو صحابی بیمار ہوتے تھے تو دو آدمی بغلون مین ہاتھہ دے کر پانون گھسیٹتے لاتے تھے اور بعضے بسبب وسوسون کے طہارت مین نماز کو وقت سے بے وقت کر دیتے ہین اور احتیاطین نامشروع تو کرتے ہین اور وقت لین دین کے کچھہ تفتیش حلال و حرام کی نہین کرتے ہین بلکہ سب کو حلال جانتے ہین اور نہین جانتے کہ اصل سب چیز کی لقمہ ہی اور لقمہ حلال نور انیت دل مین پیدا کرتا ہی اور حرام ظلمت اور بعضے کلام اللہ پڑھتے وقت فقط حروف ہی کے ادا کرنے مین رہتے ہین اور سکتے اوسکے تفاخر کرتے ہین اور نہین جانتے کہ مقصود حضور دل ہی اور بعضے ہر روز ختم قرآن کرتے ہین اور بہت عمل کو دوست رکھتے ہین اور نہین جانتے کہ مقصود اوس سے تدبر و تفکر ہی اور وہ سوا آہستگی اور قلت کے ہاتھہ نہین آتا اور بہت عمل بغیر حضور اور اخلاص کے کام نہین آتا اور ایک گروہ اہل غرور سے فقرا ہین کہ ساتھہ صورت اور کلام تصوف کے مغرور ہین اور نہین جانتے کہ اصل تصوف کی تصفیہ دل کا اور ترکیہ نفس کا اور حاصل کرنا قرب و معرفت الٰہی کا ہی اور بعضے الٹے بسبب دیکھنے بعضی غیب کی چیزون کے کہ بسبب ریاضت کے ظہور پذیر ہوتی ہین مغرور ہوتے ہین اور جانتے ہین کہ نہایت کار تصوف کی یہی ہی اور بعضے بسبب وسوسون شیطانی کے گرفتار ہو کر ترک

اوامر کا کرتے ہین اور منہیات کے مرتکب ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ دل ہمارا ساتھ خدا کے ہی استیاج عمل ظاہر کی کیا ہی اور نہین جانتے کہ انبیا اور اولیا نے باوجود نہایت قرب کے عمل ظاہر کو نہین ترک کیا ہی اور ترک کرنا اوسکا موجب دوری اور غضب الٰہی کا ہی اور خلاف سیرت صالحون اور عشقان الٰہی کا ہی پس دل کو ان سب وسوسون سے اور برائیون سے پاک کرنا چاہیے اور ایک گروہ اہل غرور سے مالدار ہین کہ مال حرام کو خیرات مین صرف کرکر امیدوار ثواب کے ہوتے ہین اور اپنے اس کام پر مغرور ہوتے ہین اور نہین جانتے کہ پھیر دینا مال حرام کا اوسکے مالک کو فرض ہی اور بسبب تصرف کرنے کے اوسمین مستحق عذاب کے ہوتے ہین اور بعضے مال حلال کو بھی خرچ کرتے ہین تو واسطے ریا یعنی دکھانے اور نام ونمود کے خرچ کرتے ہین اور نہین جانتے کہ ریا حبط کرنے والا اعمال کا ہی اور اگر ریا بھی نہو تو غیر مشروع مین خرچ کرتے ہین اور ایک گروہ لوگ ہین کہ زکوۃ تو دیتے ہین اور اور جگہہ خرچ کرین اور بعضے زکوۃ دین لیکن اللہ کے لیے نہ دین اور ایسون کو دین کہ خدمت یا تعریف یا اور غرض کی وجہ سے امید رکھین اور یہ فرقے اور مانند انکے کو ان تمام برائیون اور غرور وپندار سے پاک ہوکر تمام اعمال اپنے کو موافق شریعت اور طریقت اور سیرت صلحا کے کرنا چاہیے اور کبر اور عجب سے دور ہونا چاہیے تا عبادت و خیرات لیاقت قبولیت کی اللہ کے نزدیک رکھین والا رنج بے فائدہ ہی ✣ **مسئلہ** عجب اور خود بینی بھی مفسد عمل کے اور محروم کرنے والے توفیق الٰہی سے اور باعث رسوائی کے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین مُتَّبَع اطاعت کیا گیا اور خواہش نفسانی تابعداری کی گئی اور خوش ہونا آدمی کا ساتھہ نفس کے پس دور ہونا اس خصلت سے واجب ہی اور عجب اسکو کہتے ہین کہ اپنے عمل کو کار بزرگ جانے اور گمان کرے کہ مین ایسا کار خیر کرتا ہون اور بسبب اوسکے خوش ہو اور اوسکو اپنی صفت جانا توفیق الٰہی سے غافل ہو اوسکے جاتے رہنے اور حبط ہوجانے سے ڈرے نہین اور ہر ہووے کردہ شدہ عمل سے بھی باز رہے بسبب توجہ عجب کے اور علاج دفع عجب کا یاد کرنا احسان اور توفیق الٰہی کا اور جاننا اسکا ہی کہ حق تعالیٰ نے اوسکو آلات عمل کے عنایت فرمائے اور قادر اوسپر کرکر وعدہ ثواب کا اوسپر دیا پس احسان اوسکا اپنے پر جاننا چاہیے اور شکر اوسکی توفیق کا بجالانا چاہیے اور یہ یاد کرنا احسان خدا کا بیچ وقت بواعث عجب کے فرض ہی اور سب وقتون مین مستحب اسلیے کہ عجب ایک بلاے عظیم اور پیدا کرنے والا کبر اور نسیان اور معاصی کا ہی اور باز رکھنے والا تدارک معاصی سے اور مشقت کرنے سے عبادت مین اور مانع شکر اور تزکیہ نفس سے اور محروم رکھنے والا بہت سی بھلائیون سے اور مانع قبول کرنے نصیحت کی بات کا اور حق کا اور پیدا کرنے والا کبر کا ہی ✣ **بحر** ✣ **تنبیہ** ✣ اوپر کے مسئلے مین جو تین طرح کے لوگون کا ذکر کیا یعنی عالم عابد مالدار کا کہ اکثر ان لوگون مین غرور وپندار ہوتا ہی سچ ہی اسی سبب سے مجلس وعظ مین بہت ہی کم جاتے ہین سبحان اللہ مجلس وعظ مین کہ مسنون ہی اور کیا کچھہ فضیلت رکھتی ہی حاضر نہون اور عرسون اور پھولون کی نعتون مین جا موجود ہون خصوصا یہ پیر زادے خلاف شرع اور دنیا دار تابع نفس امارہ کے جاوین تو ڈھولکی کی محفل مین اور ناچ کی محفل مین اور میلے تماشون مین اور نجاوین تو وعظ کی محفل مین اگر کہین کہ فرصت نہین ہی تو اون محفلون خلاف شرع کے لیے کیونکر فرصت نکلیاتی ہی اگر کہین کہ افراط و تفریط ہوتی ہی بیان مین تو امر بالمعروف کرنا چاہیے بشرطیکہ علم سے بہرہ رکھتے ہون اور اگر علم سے بہرہ نہ رکھتے ہونگے تو حق و باطل مین کیونکر تمیز کرینگے اور علم آوے کیونکر نہ علم پڑھین وہ سنین جو بات دین کی کہ خلاف اپنی خواہش نفسانی کے سنی اوسکو بدینی کی بات بتانے لگے اور جو باتین اپنے ذہنون مین جم رہی ہین کسی ہی خلاف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی ہون اونکو حق جانے ہین اور اونکے خلاف کو عمل غرور وپندار کے اکثرون کو تباہ کرکر کھا ضلوا واضلوا آپ بھی ڈوبے اور اپنے تابعین کو بھی ڈبویا اللہ بچاوے اسکی آفت سے ✣

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۚ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

اور بچاویگا اللہ اونکو جنھون نے ڈر رکھا اونکے بچاؤ کی جگہہ نہ لگے اونکو برائی اور نہ وہ غم کھاوین ✣ مو

اور نجات دیگا ندا اون لوگون کو کہ پرہیزگاری کرتے تھے ساتھ کامیابی اونکی کے نہین پونہچی گی اونکو سختی اور نہ وہ غمگین ہونگے
+ فتح + تفسیر + پرہیزگاری کرتے تھے یعنی شرک سے بمفازتہم یعنی ساتھ فلاح اونکی کے یعنی کامیابی اونکی کے اور تفسیر مفازۃ کی یہ ہی لَا یَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ الخ یعنی نہین لگے گی اونکو آگ اور نہ وہ غمگین ہونگے گویا کہ کہا گیا کہ کیا ہی مفازۃ یعنی کامیابی اونکی پس کہا گیا کہ نہین پونہچے گی اونکو سو یعنی نجات دیگا اونکو ساتھ دور کرنے سو اور غم کے اونسے یعنی نہین پونہچے گی اونکے بدنون کو ایذا اور نہ اونکے دلونکو غم ہا مفازتہم سے معنی ہین ہیچم کان مطلب یا انکے کے حبث سے یعنی داخل کیے جاوینگے جنت مین یا یعنی ہین کہ نجات دیگا اونکو ساتھ ستگاری اونکی کے آگ سے بسبب اعمال نیک اونکے کے **+ من جاء + معا + تنبیہ +** اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ تقوی سبب نجات کا اور باعث داخل ہونے جنت کا ہی اسلیے جابجا تاکید اسکی ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی سے کہ آیا تم جانتے ہو کہ اکثر کیا چیز داخل کریگی لوگون کو جنت مین وہ تقوی اللہ کا ہی اور نیک خلقی آیا جانتے ہو کہ اکثر کیا چیز داخل کرے گی لوگون کو دوزخ مین آگاہ ہو دو وہ دو کا واک یعنی سوراخ ہین مونھ اور ستر آدمی غرضکہ آدمی کو چاہیے کہ ہر حال اپنے مولی سے ڈرتا رہے اور لوگون سے خوش اخلاقی سے گذران کرے اور ستر و زبان کو محفوظ رکھے یعنی ستر کو بدکاری سے اور زبان کو بدگوئی سے کسی بھائی مسلمان کے دل کو ناحق رنجیدہ نکرے تا بعد مرنے کے اپنی مراد کو پونہچے اور لوگ یاد کرین کیا خوب کہا ہی کسینے **قطعہ** یادداری کہ وقت زادن تو + ہمہ خندان بودند و تو گریان + آنچنان زی کہ وقت مردن تو + ہمہ گریان بوند و تو خندان

اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

اللہ بنانے والا ہی ہر چیز کا اور وہ ہر چیز پر حافظ و متصرف ہی اوسی کے لیے ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

اور جو منکر ہوئے ہین اللہ کی باتون سے وہ ہی ہین ٹوٹے ہین پونجی سے **+ مؤ**

اللہ پیدا کرنے والا ہر چیز کا ہی اور وہ ہر چیز پر حافظ و متصرف ہی اوسی کے لیے ہین کنجیان آسمانون اور زمین کی یعنی مختار و متصرف وہ ہی واللہ اعلم اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین ساتھ آیتون خدا کے یہ لوگ وہ ہی ہین ٹوٹا پانے والے **+ فتح + تفسیر +** اوسی کے لیے ہین کنجیان الخ یعنی وہ مالک ہی امر آسمانون اور زمین کا اور حافظ ہی انکا اور یہ قبیل کنایہ سے ہی اسلیے کہ حافظ خزانونکا اور مدبر امر اونکے کا وہی ہوتا ہی کہ جو مالک ہو اونکی کنجیونکا ہوتا ہی اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین الخ یہ لگتا ہی ساتھ اس قول اللہ تعالی کے وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا یعنی نجات دیگا اللہ تعالی پرہیزگارون کو ساتھ کامیابی اونکی کے اور جو لوگ کافر ہوئے وہ زیانکار ہین اور یہ ہیچمین ان دونون کے جملہ معترضہ آیا کہ وہ خالق ہر چیز کا ہی اور وہ نگہبان ہی اوسپر پس نہین پوشیدہ ہی اوسپر کوئی چیز اعمال مکلفین مین سے کہ نہ علم اوسکو پیدائی گئین سے ہین اور جو کچھ کہ بدلا دیجاوینگے اون اعمال پر یا یہ جملہ لگتا ہی ساتھ اوس جملے کے کہ قریب اوسکے ہی بمنابر اسکے کہ جو چیز آسمانون اور زمین مین ہی پس اللہ خالق اور حافظ اور متصرف اوسکا ہی اور جنھون نے کفر کیا اور انکار کیا اسکا وہی لوگ زیانکار ہین اور بعضون نے کہا کہ پوچھی حضرت عثمان رضی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر قول اللہ تعالی کی لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پس فرمایا ای عثمان نہین پوچھا مجھسے اس کسینے پہلے تیرے تفسیر اسکی یہ کلمے ہین لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور تاویل اسکی بموجب اس قول کے یہ ہی کہ اللہ کے لیے ہین کہ توحید و تمجید بیان کیجاتی ہی اوسکی ساتھ ان کلمون کے اور یہ کلمے کنجیان خیر آسمانون اور زمین کی ہین جسنے پڑھا انکو پس گویا کہ

پونہچا اوس غیر کو اور جنھون نے کفر کیا ساتھ آیتون اللہ کے اور کلمات توحید اور تمجید اوسکے کے وہ لوگ زیان کار ہین ۞ ع ۱۰
یہ کلمے کہ صاحب مدارک نے نقل کیے دو متون مین بروایت ابن عمرؓ کے نقل کیے ہین کہ وہ کہتے ہین کہ عثمانؓ نے آنحضرتؐ سے یہ پوچھا لیکن اوسمین لا حول ہین بعد الا باللہ کے العلی العظیم بھی ہی اور یہ بھی اوسمین منقول ہی کہ روایت کی ابو یعلی نے اور خاصی یوسف نے سنن اپنی مین اور ابو الحسن قطان نے مطولات مین اور ابن سنی نے کتاب عمل الیوم واللیلہ مین اور ابن منذر نے اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عثمان بن عفان سے کہ کہا اونھون نے کہ پوچھی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد اس قول اللہ تعالی کی لہ مقالید السموات الخ پس فرمایا مجکو ای عثمانؓ البتہ پوچھا تو نے مجھسے کچھ چیز پوچھنا کہ نہین پوچھا مجھسے اوسکو کسینے پہلے تیرے مقالید السموات والارض یہ ہی لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان اللہ والحمد للہ واستغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الاول والاخر والظاھر والباطن یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر یعنی جیسے کنجی سے خزانہ کھلتا ہی اور تصرف مین آتا ہی ویسے ہی اسکے کہنے سے برکتین آسمان وزمین کی اسکے پڑھنے والے کو حاصل ہوتی ہین اور معنی اسکے یہ ہین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کے لیے اور بخشش مانگتا ہون اللہ سے وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ کہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسی کے ہاتھ مین بھلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ای عثمانؓ جو کوئی پڑھے اسکو ہر دن مین سو بار نو دیا جاتا ہی بسبب اسکے دس چیزین اول تو یہ کہ بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے جو پہلے کیے ہین اور دوسرے لکھی جاتی ہی اوسکے لیے نجات آگ سے اور تیسرے متعین ہوتے ہین ساتھ اوسکے دو فرشتے کہ محافظت کرتے ہین اوسکی رات دن مین آفتون اور بلاؤن سے اور چوتھے دیا جاتا ہی قنطار یعنی بہت ثواب اور پانچوین اوسکے لیے ہوتا ہی ثواب اوس شخص کا سا کہ آزاد کرے دس گردنین آزاد اولاد حضرت اسمٰعیل کے سے اور ساتوین بنایا جاتا ہی اوسکے لیے گھر بہشت مین اور آٹھوین حور عین سے بیاہ کیا جاویگا اور نوین کہا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور دسوین شفاعت قبول کی جاویگی اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کے اوسکے گھر والون مین سے ای عثمانؓ اگر کر سکے تو پس نہ ہو یہ کوئی دن زمانے سے مراد پائیگا تو بسبب اسکے ساتھ مراد پانے والون کے اور سبقت لیجائیگا تو بسبب اسکے اولین و آخرین پر اور ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہی کہ حضرت عثمانؓ آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مقالید السموات والارض کی مجھے خبر دیجیے پس فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ھو الاول والاخر والظاھر والباطن بیدہ الخیر یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر ۝ جو کوئی پڑھے اسکو صبح کو دس بار اور شام کو دس بار ای عثمانؓ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی چھ چیزین اول تو یہ کہ محفوظ رہتا ہی ابلیس سے اور اوسکے لشکر سے اور دوسرے دیا جائیگا قنطار یعنی وہ ثواب بہشت مین اور تیسرے نکاح کیا جاویگا حور بڑی آنکھون والی سے اور چوتھے بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور پانچوین ہوگا حضرتابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ بیچ قبے اونکے کے اور چھٹے حاضر ہوتے ہین یاران فرشتے نزدیک اوسکے کے خوشخبری دیتے ہین اوسکو ساتھ حق کے یعنی ثواب جنت اور بناؤ کر لیجائینگے اوسکو اوسکی قبر سے طرف موقف کے پس اگر پوچھے گی اوسکو کوئی چیز ہولون قیامت سے تو نہین گے فرشتے کہ نہ ڈر تو اون ہولون سے ہم ہیں ساتھ تیرے حساب کریگا اور تعالی اوس سے حساب آسان پھر حکم کیا جاویگا اوسکو طرف جنت کے کہ بناؤ کر لیجائینگے اوسکو طرف جنت کے موقف اوسکے سے جیسے لیجاتے ہین دلہن کو یہان تک کہ داخل کرینگے اوسکو بہشت مین ساتھ حکم اللہ تعالی کے اوس حال مین کہ لوگ شدت حساب مین ہونگے انتہی ما فی الدر المنثور

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ○

تو کہہ اب اللہ کے سوائے کسیکو بتاتے ہو کہ پوجوں اے نادانون ✤ موضح

کہہ کیا حکم کرتے ہو مجکو کہ پرستش کرونمین غیر خدا کو ای نادانون ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ کہہ یعنی اے نکو کہ بلاتے ہین مجکو طرف دین باپ دادون کے سے کہ کیا غیر خدا کو پوجون مین تمھارے کہنے سے بعد اس بیان کے اے نادانون ساتھ توحید خدا کے نزول اس آیت کا نتیجہ جواب کفار قریش کے ہی کہ آنحضرت کو باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے تھے ✤

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

اور حکم ہوچکا ہی تجکو اور تجسے اگلون کو اگر تو نے شریک ٹھانا اکارت جاویگا تیرے کیے اور تو ہوگا ٹوٹے مین آیا ✤ موضح

اور تحقیق وحی بھیجی گئی ای محمد طرف تیرے اور طرف اون لوگون کے کہ پہلے تجسے تھے یعنی اور انبیاء کہ اگر شریک کا مقرر کرے تو البتہ نابود ہوون عمل تیرے اور البتہ ہوے تو ٹوٹا پانے والون سے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ باوجودیکہ اللہ تعالی جانتا تھا کہ اوسکے رسول شرک نہین کرنے کے اور پھر جو یون فرمایا اسلیے کہ خطاب آنحضرت کو ہی اور مراد اس سے غیر اونکے ہین اور یا یہ کہ یہ بطریق فرض کے فرمایا یعنی بالفرض والتقدیر اگر شرک کرو یون ہوجائے ✤

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ○

نہ بلکہ اللہ ہی پوج اور رہ حق ماننے والون مین ✤ موضح

بلکہ خدا ہی کو عبادت کر اور ہو شکر کرنے والون سے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ کفار جو حضرت کو اپنے بتون کے پوجنے کے لیے کہتے تھے یہ رد اونکا ہی گویا کہ فرمایا نہ عبادت کر اوس چیز کو کہ یہ کفار اوسکی عبادت کرنے کو کہتے ہین بلکہ اگر عبادت کرے تو تو اللہ ہی کی عبادت کر اور ہو شکر کرنے والون سے اوس چیز پر کہ انعام کیا ساتھ اوسکے اللہ تعالی نے تجکو کہ کیا تجکو سردار اولاد آدم کا ✤ مل ✤ تنبیہ ✤ اوپر کی آیت مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈر کا دیا شرک کرنے پر اور مقصود سنانا اونکی امت کا ہی اس طرح کے بیان فرمانے مین اہتمام منع کا بہت ہوتا ہی جیسے بالتشبیہ بادشاہ اپنے وزیر کو ایک بات سے منع کرے اور مقصود منع کرنا رعایا کا ہو تو رعایا کو ڈر زیادہ ہوتا ہی کہ جب بادشاہ نے اپنے وزیر کو اسطرح منع کیا تو ہماری کیا حقیقت ہی ہمکو البتہ ضرور اس بات سے بچنا چاہیے پس ایسی ہی یہان سمجھنا چاہیے کہ جب اپنے بندۂ خاص اور حبیب کو شرک سے اس طرح منع فرمایا تو اونکی امت کو بہت بچنا چاہیے شرک سے والا کیا کرینگے سب برباد ہوگا پھر آنحضرت کو اس طرح منع فرما کر مشرکون کی نصیحت پر اور اوپر بیان کرنے ناقدردانی اونکی کے اور بیان فرمانے قدرت کاملہ اپنی کے متوجہ ہوے کہ یہ جو مجکو بلاتے ہین اپنے بتون کی طرف یہ تیرے رب کی قدر ہی نہین جانتے ✤ کہ فرمایا وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ الخ

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ

اور نہین سمجھے اللہ کو جتنا کچھ وہ ہی اور زمین ساری ایک مٹھی ہوگی اوسکی دن قیامت کے اور آسمان لپٹے ہین اوسکے داہنے ہاتھ مین

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

وہ پاک ہی اور بہت اوپر ہی اس سے کہ شریک بتاتے ہین ✤ موضح

اور نہ پہچانا خدا کو حق پہچاننے اوسکے کا اور زمین ساری اوسکی مٹھی مین ہوگی روز قیامت کے اور آسمان لپیٹے ہوئے ہونگے اوسکے داہنے ہاتھ مین

ہاتھ مین پاکی ہی اوسکے لیے اور برتر ہی اوس چیز سے کہ شریک اوسکا مقرر کرتے ہین ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ اللہ کے فرمانے موافق اللہ کا داہنا ہاتھ کیسے اور بائین نہ کیسے ✤ صح ✤ ایک تو ما قدروا اللہ الخ کے معنی یہی ہین جو مذکور ہوئے کہ نہ پہچانا اوسکو حق پہچاننے اوسکے کا اور دوسرے معنی یہ ہین کہ نہ تعظیم کی اوسکی حق عظمت اوسکی کا جب کہ بلایا بجلوطرف عبادت غیر اوسکی کے پھر آگاہ کیا انکو اوپر عظمت وجلالت شان اپنی کے پس فرمایا والارض جمیعا الخ اور مراد اس کلام سارے سے صورت بیان کرنی اپنی عظمت کی اور واقف کرنا اوپر کنہ جلال اپنی کے ہی اور مراد زمین سے ساتون زمینین ہین دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی والارض جمیعا اور قول اوسکا والسموٰت اور معنی یہ ہین کہ زمینین قبض کی گئی ہونگی اوسکے لیے یعنی اوسکے ملک و تصرف مین ہونگی اور لفظ مطویات طی سے ہی کہ جو ضد نشر یعنی پھیلانے کی ہر جیسے کہ فرمایا یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب یعنی اوس دن کہ لپیٹینگے ہم آسمان کو مانند لپیٹنے سجل کے کتابون کو یعنی بندون کے اعمال نامون کو پس معنی مطویات کے یہ ہوئے کہ لپیٹے ہوئے ہونگے اور عادت لپیٹنے والے کاغذ کی یہ ہوتی ہی کہ لپیٹتا ہی اوسکو اپنے دائین ہاتھ سے پس اسلیے یمینہ فرمایا اور بعضون نے کہا کہ معنی بیمینہ کے بقدرتہ ہین یعنی آسمان لپیٹے جاوینگے اوسکی قدرت سے اور حاجی غلام مصطفی نے لکھا ہی کہ علما ایسی آیون کو متشابہات سے کہتے ہین اور بعضے قدرت مراد کہتے ہین اور محقق اسپر ہین کہ ایمان اسپر لانا چاہیے اور اسکی کیفیت کو پتہ نہ کرین انتہی اور ابن مسعود سے روایت ہی کہ آیا ایک عالم یہود کے علما مین سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا محمد ہم پاتے ہین یعنی اپنی کتاب مین بیشک اللہ تعالی اوٹھاویگا آسمان کو روز قیامت کے ایک اونگلی پر اور زمینون کو ایک اونگلی پر اور درختون کو ایک اونگلی پر اور پانی اور تری یعنی خاک نمناک کو ایک اونگلی پر اور تمام مخلوق کو ایک اونگلی پر پھر فرماویگا انا الملک یعنی مین بادشاہ ہون پس ہنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہان تک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپ کی واسطے تصدیق قول اوس عالم کے پھر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ جب اوسنے پوچھا تو اوسوقت یہ آیت اللہ تعالی نے اور ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ مٹھی مین لیویگا اللہ تعالی زمین کو اور لپیٹے گا آسمان کو اپنے دائین ہاتھ مین پھر فرماویگا کہ مین بادشاہ ہون کہان ہین بادشاہ زمین کے اور ابن عمر سے روایت ہی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہوگا دن قیامت کا جمع کریگا اللہ تعالی ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کو اپنی مٹھی مین پھر فرماویگا انا اللہ یعنی مین اللہ ہون مین رحمن ہون مین بادشاہ ہون مین قدوس یعنی نہایت پاک ہون مین سلام ہون یعنی سالم ہون سب عیبون اور نقصانون سے اور سب کی سلامتی مجھی سے ہی مومن یعنی امن دینے والا ہون مین نگہبان ہون مین عزیز یعنی غالب ہون مین جبار ہون یعنی زبردست مین متکبر ہون یعنی بزرگ سب سے مین ہون وہ ذات پاک کہ پیدا کیا مینے دنیا کو اوس حال مین کہ تھی کچھ مین ہون وہ کہ اعادہ کرونگا اوسکو یعنی زمین و آسمان بعد فنا کے پھر پیدا کرونگا کہان ہین بادشاہ اور کہان ہین ظالم زبردست اور روایت کی طبرانی نے ساتھ سند ضعیف کے جبر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک جماعت کے اصحاب اپنے سے کہ مین پڑہتا ہون تمپر آیتین آخر زمر سے پس جو کوئی تم مین سے رویگا واجب ہوئیگی اوسکے لیے جنت پس پڑہا اوسکو وما قدروا اللہ الخ آخر سورت تک پس بعض ہم مین سے وہ تھا کہ رویا اور بعض ہم سے وہ تھا کہ نہ رویا پس کہا نہ رونے والون نے یا رسول اللہ کوشش کی ہمنے یہ کہ روین ہم پس نہ رونا آیا ہمکو پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ مین پھر پڑھونگا اوسکو تمپر پس جسکو نہ رونا آوے پس چاہیے کہ بتکلف رووے یعنی صورت رونے کی بناوے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ تین چیزین پوشیدہ رکھین ہین مینے اپنے بندون سے اگر نیستا انکی کوئی تو عمل کرتا ہر کبھی ایک تو اپنے تئین پوشیدہ رکھا ہی اگر کھولتا مین پردہ اپنا پس دیکھتا مجکو یہان تک

کہ یقین کرتا اور جانتا کہ کیسا معاملہ کرونگا مین ساتھ خلق اپنی کے جب کہ اوٹھاؤنگا اونکو قبرون سے اور لپیٹا کرونگا آسمانون کو اپنے ہاتھ
مین پھر سمیٹون گا زمینون کو پھر کہونگا مین کہ مین ہون بادشاہ کون جو وہ کہ اوسکے لیے بادشاہت ہو سوا میرے دوسرے جنت کہ پوشیدہ
رکھا ہی سینے اگرد رکھا تا مین اونکو جنت اور جو کچھ کہ بھلائیان طیار کین ہین سینے اونکے لیے اوسمین بس یقین کرتے اوسکا اور تیسرے
دوزخ کو پوشیدہ رکھا ہی سینے اگرد رکھا تا مین اونکو دوزخ اور جو کچھ برائیان طیار کین ہین سینے اونکے لیے اوسمین بس یقین کرتے اوسکا
ولیکن قصداً پوشیدہ رکھا ہی سینے ان چیزون کو اونسے تا کہ جانون مین کہ کیسے عمل کرتے ہین اور تحقیق بیان کردیا سینے اونکو اونکے لیے
اور ابوداؤد سے روایت ہی کہ کہا فرمایا واسطے سیرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تو جانتا ہی کہ کسقدر ہی کرسی پس کہا سینے
نہین فرمایا نہین ہین آسمان اور زمین اور جو کچھ کہ اونمین ہی مقابلے مین کرسی کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا
بیچ ہموار زمین چٹیل کے اور نہین ہی کرسی مقابلے مین عرش کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ زمین ہموار
چٹیل کے اور نہین ہی عرش مقابلے مین پانی کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ زمین ہموار چٹیل کے
اور نہین ہی پانی مقابلے مین ہوا کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ زمین ہموار چٹیل کے اور نہین ہین یہ سب
اللہ عزوجل کی مٹھی مین مگر مانند ایک دانے کے یا دانے سے بھی زیادہ چھوٹے کہ ہو دانہ بیچ ہتیلی ایک تمہارے کے اور یہی ہی تفسیر قول
اللہ تعالی کی وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ کہا پوچھی مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے تفسیر قول اللہ تعالی کی وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کہ کہان ہونگے لوگ اوسدن فرمایا پل صراط پر ہونگے
اور پاکی ہی اوسکے لیے الٰہی مینے بہت ہی بعید ہی اوس شرک سے قدرت اوسکی اور عظمت اوسکی اور بہت ہی برتر ہی وہ اس سے کہ نسبت
کیے جاوین طرف اوسکے شرکا ✦ مثنوی ✦ جلد ✦ درمنثور ✦ بحر ✦ تنبیہ ✦ قطعہ گر کسی وصف وزمن پرسد ✦
بی زبان بی نشان چہ گوید باز ✦ عاشقان تشنگان معشوق اند ✦ برنیاید زگشتگان آواز ✦ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ
اللہ کے حکم پر اور وہی کے حکمون کو مقدم رکھتے ہین یا شعائر اسلام اور سنون چیزون پر اور ون کی رسمون کو ترجیح دیتے ہین یا اللہ
کے نام پر کسیکو دین او تعظیمی سے دین اور جیسا تیسا دیدین اور کسی بزرگ کے نام کا کرین تو اوسمین بڑے بڑے تکلفات کرین
وہ اللہ کی قدر و عظمت کو نہین پہچانتے ہین اور من وجہ اس آیت کے مصداق ہین ہمون کی شان یہ ہی کہ اللہ اور رسول کے حکمون
اور رسمون کو سب پر مقدم رکھین اور اونکی قدر و عظمت کے برابر کسیکی قدر و عظمت نہ سمجھین ✦

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ
اور پھونکا گیا نرسنگا پھر بیہوش ہوکر گرا جو کوئی ہی آسمانون مین اور زمین مین مگر جسکو اللہ نے چاہا پھر پھونکا گیا

اُخْرٰی فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ○
دوسری بار پھر بھی وہ کھڑے ہوگئے دیکھتے ✦ صو

اور پھونکا جاویگا صور مین پس مرجاویگا جو کہ آسمانون مین ہی اور جو کہ زمین مین ہی مگر وہ کہ خدا نے چاہا ہی پھر پھونکا جاویگا صور مین
دوسری بار پس ناگہان وہ کھڑے ہونگے دیکھتے ✦ فتح ✦ تفسیر ✦ ایک بار نفخ صور ہو عالم کی فنا کا دوسرا ہی زندہ ہونے کا
یہ تیسرا ہی بیہوشی کا بعد حشر کے چوتھا ہی خبردار ہونے کا اسکے بعد اللہ کے سامنے ہوجاوینگے ✦ صو ✦ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ سے
پہلا نفخہ مراد ہی کہ اوسمین سب مرجائینگے اور ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰی سے نفخہ دوسرا جلانے کے لیے مگر وہ جسے اللہ چاہے یعنی
جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت اور بعضون نے کہا کہ وہ اوٹھانے والے عرش کے ہین یا رضوان کے ساتھ داروغہ کے

اور حورین اور مالک کہ نام دوزخ کے داروغہ کا ہی اور رضوان کہ داروغہ بہشت کا ہی اور زبانیہ کہ دوزخ کے نگہبانوں کو کہتے ہین یعنی یہ اس نفخہ مین نہین مرینگے پھر جب آخر کو اور نیظرون کے یہ معنی ہین کہ ادھر اودھر دیکھتے ہونگے جیسے مہوت دیکھتا ہی جب کہ ناگہان کوئی امر عظیم و مہیب آجاتا ہی اوسکو اور یا نیظرون کے معنی ہین منتظرون یعنی منتظر ہونگے حکم الہی کے کہ دیکھیے کیا حکم ہوتا ہی ہمارے حق مین اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ نفخے دو ہونگے پہلا موت کے لیے اور دوسرا بعث یعنی جی اوٹھنے کے لیے اور جمہور اسپر ہین کہ نفخے تین ہونگے پہلا فزع یعنی گھبراہٹ کے لیے جیسے کہ فرمایا وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ اور دوسرا موت کے لیے اور تیسرا اعادے کے لیے اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بابین دو نفخون کے چالیس ہونگے لوگون نے کہا چالیس دن ہونگے کہا ابو ہریرہؓ نے نہین کہ سکتا مین کہا لوگون نے چالیس مہینے کہا نہین کہ سکتا مین کہا لوگون نے چالیس برس کہا نہین کہ سکتا مین فرمایا حضرتؐ نے پھر اوتاریگا اللہ آسمان سے پانی پس اگینگے وہ جیسے کہ اوگتا ہی سبزہ نہین ہی انسان سے کوئی چیز مگر کہ بوسیدہ ہوجاتی ہی لیکن ایک ہڈی اور وہ عجب الذنب ہی کہ یہ ریڑہ کی ہڈی کو کہتے ہین اور اوسی سے ترکیب دی جاویگی خلق روز قیامت کے اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا کہا ایک شخص نے یہود مین سے بیچنے کے بازار مین قسم ہی اوس ذات کی کہ برگزیدہ کیا موسی کو بشر پر پس اوٹھایا ایک شخص نے انصار مین سے ہاتھ اپنا پھر طمانچہ مارا اوسکو اور کہا گیا کہتا ہی تو یہ اس حال مین کہ ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین پس ذکر کیا سینے یہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ سر مبہم رہا اوپر مذکور ہوچکا ہی حاصل یہ کہ دوسرے نفخے مین سب بیہوش ہوجائینگے مگر جسکو اللہ چاہیگا وہ نہین بیہوش ہوگا پس جب پہلے مین ہوش مین آوٹھاوینگا پس ناگہان دیکھوگا مین موسی کو پکڑے ہوئے ایک پایہ عرش کے پایون مین سے پس نہین جانتا مین کہ آیا اوٹھایا ہوگا موسی نے سر اپنا پہلے سیر یا ہونگا اون لوگون مین سے کہ استثنا کیا اللہ تعالی نے اور سعید بن جبیر سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ فرمایا وہ شہدا ہین پیدا ہینگے اونکے گردنون مین ڈالے ہوئے تلوارین کھڑے ہین گرد عرش کے ملینگے اونسے فرشتے روز قیامت کے محشر مین ساتھ اونٹنیون یاقوت کے کہ مہارین اونکی موتیون کی کجاوے اونکے اطلس اور رلاہی کے بال اونکے نرم زیادہ ریشم سے قدم اونکے وہان پہنچینگے کہ جہان تک نظر آدمیون کی پہنچیگی پس سیر کرینگے جنت مین کہ مین وقت بہت سیر کرنے کے بیچلو ہوگا طرف رب ہمارے کے دیکھینگے کہا حکم کرتا ہی رب ہمارا مخلوق اپنی کے جب وہ اونکو دیکھیگا تو ہنسیگا اونکی طرف دیکھکر معبود میرا اور جب کہ وہ ہنسے گا کسی بندے کی طرف بخشکر اوس جگہ مین پس نہین حساب ہی اوسپر اور انس سے روایت ہی کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ کہا صحابہؓ نے کہ کون ہین یارسول اللہ یہ لوگ کہ استثنا کیا اونکو اللہ تعالی نے یعنی اپنے کلام پاک اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ مین فرمایا یہ جبرئیل اور میکائیل اور ملک الموت اور اسرافیل اور اوٹھانے والے عرش کے ہین پس جب کہ قبض کرے گا اللہ ارواح خلائق کی فرماویگا ملک الموت کو کہ کون باقی رہا ہی حال انکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی پس کہے گا ملک الموت سُبْحَانَكَ رَبِّيْ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یعنی پاکی ہی تجکو اے رب میرے اور برتر ہی تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے باقی ہی جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت پس فرماویگا اللہ تعالی کہ قبض کر جان اسرافیل کی پس قبض کریگا ملک الموت جان اسرافیل کی پھر فرماویگا کہ اے ملک الموت کون باقی رہا ہی پس عرض کریگا وہ سُبْحَانَكَ رَبِّيْ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ باقی رہا ہی جبرئیل اور میکائیل اور ملک الموت پس فرماویگا اللہ تعالی کہ قبض کر جان میکائیل کی پس قبض کریگا وہ جان میکائیل کی پس کہے گا وہ مانند پہاڑ بڑے کے پھر فرماویگا اے ملک الموت کون باقی رہا پس کہے گا وہ سُبْحَانَكَ رَبِّيْ يَا ذَا الْجَلَالِ

وَالاکرام باقی رہا ہی جبرئیل اور ملک الموت پس فرماویگا مر جا تو اے ملک الموت پس مر جاویگا وہ پھر فرماویگا اے جبرئیل کون باقی رہا ہی پس کہیگا وہ سُبْحَانَكَ رَبِّي يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام باقی رہا ہی جبرئیل اور جبرئیل کو اللہ کے ہاں بڑا رتبہ ہوگا جیسا کہ ہی اونکے لیے پس فرماویگا اے جبرئیل ضرور ہی تجکو بھی مرنا پس گریگے جبرئیل سجدے مین ہلاوینگے دونون بازو اپنے یعنی جیسے طاؤس نور وقت مرنے کے پر ہلاتا ہی اور تڑپتا ہی کہے گا جبرئیل سُبْحَانَكَ رَبِّي تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام آنت الباقی وجبرئیل المیت الفانی اور قبض کریگا اللہ روح اوسکی بیچ اوس خلقت کے کہ پیدا کیا گیا ہی اوسمین پس جبرئیل کا یہ حال ہی کہ فضیلت خلقت اوسکی کی اوپر خلقت میکائیل کے مانند فضیلت بڑے پہاڑ کے ہی ایک ٹیلے پر ٹیلون مین سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ فضیلت جبرئیل کی خلقت کی اوپر خلقت میکائیل کے مانند پہاڑ کے ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلے گا میری امت مین دجّال پس ٹھہرے گا اوسمین چالیس دن یا چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس رات پھر بھیجیگا اللہ عیسیٰ بیٹے مریم کو گویا کہ وہ عروۃ بن مسعود ثقفی ہین یعنی اونکی صورت پر ہونگے پس ڈھونڈھینگے وہ دجال کو پھر ہلاک کریگا اوسکو اللہ یعنی اونکے ہاتھ سے پھر ٹھہرینگے عیسے لوگون مین بعد اسکے سات برس اس حال مین کہ نہین ہوے کی درمیان دو شخصون کے عداوت پھر بھیجے گا اللہ ہوا ٹھنڈی شام کی طرف سے پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ اوسکے دل مین برابر ذرے کے ایمان ہو مگر کہ ہلاک کرے گی اوسکو ہوا یہان تک کہ اگر کوئی پہاڑ کے اندر ہوگا تو داخل ہوگی وہ ہوا اوسپر یعنی اور ہلاک کریگی اوسکو اور باقی رہینگے برے لوگ بیچ خفت طیر کے اور احلام سباع کے یعنی سبک ہونگے مانند پرندے کے کہ یہان سے وہان جا بیٹھا ہنسنے وہان اور درندون کی سی خو رکھتے ہونگے نہین اچھا جانینگے شرعی بات کو اور نہین برا جانینگے خلاف شرع کو پھر صورت بن کر آویگا شیطان اور کہے گا کیا نہین کہنا ماننے کے تم میرا ہمیشہ حکم کریگا لوگون کو بت پرستی کا پس بوجینگے وہ بت اور وہ اوسوقت فراخی رزق کی رکھتے ہونگے اور عیش خوش پھر پھونکا جاویگا صور پس نہین سنے گا اوسکو کوئی مگر کہ کان لگاویگا اوسکی طرف اور اول جو اوسکو سنے گا وہ شخص ہوگا کہ درست کرتا ہوگا اپنے حوض کو پس مر جاویگا وہ پھر نہین باقی رہیگا کوئی مگر کہ مر جاویگا پھر بھیجیگا اللہ ایک مینھ کو یا کہ وہ شبنم ہوگا یعنی ملکی پھوار پڑیگی پس اوگینگے اوسسے بدن لوگون کے پھر پھونکا جاویگا صور دوسری بار پس ناگہان وہ اوٹھ کھڑے ہونگے دیکھتے ہوئے پھر کہا جاویگا لوگون کو کہ آؤ اپنے رب کی طرف اور کہا جاویگا فرشتون کو کہ کھڑا رکھو انکو بیشک وہ سوال کیے جاوینگے پھر کہا جاویگا کہ نکالو دوزخ کی جماعت کو پس عرض کرینگے فرشتے کہ کتنون مین سے کتنے نکالین پس کہا جاویگا کہ ہر ہزار مین سے نو سو ننیانوے یعنی ایک کم ہزار دوزخ کے لیے اور ایک بہشت کے لیے پس یہ وہ دن ہوگا کہ کردیگا لڑکون کو بوڑھا اور یہ وہ دن ہوگا کہ کھولا جاویگا پنڈلی سے یعنی امر دشوار ہوگا روز قیامت کے بسبب حساب و جزا کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیونکر جیون کرون مین اس حال مین کہ مونہہ رکھے ہوئے ہی صور پھونکنے والا یعنی اسرافیل صور پر اور جھکائے ہوئے ہی پیشانی اپنی یعنی جیسے عادت ہی نرسنگا بجانے والون کی کہ جب ارادہ کرتے ہین اوسکے بجانے کا تو سر جھکا لیتے ہین اور لگا رہا ہی کان اپنا منتظر ہی اوسکا کہ حکم کیا جاوے صور پھونکنے کا پس پھونکے کہا مسلمانون نے یا رسول اللہ جب حال یہ ہی تو کیا فرماتے ہین آپ ہمکو یعنی پڑھنے کے لیے اب اوراد اوسوقت یا مطلق وقت سختیون کے فرمایا کہو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پاک جمیگا نا صور پھونکنے والا جب سے کہ متعین ہوا ہی صور پر کہ مستعد ہی دیکھ رہا ہی عرش کی طرف بخوف اسکے کہ حکم کیا جاوے پھونکنے کا پہلے اسکے کہ پھرے طرف اوسکے نظر اوسکی گویا کہ دونون آنکھین اوسکی دو ستارے ہین دخشان یعنی کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے اس حال مین کہ ہمارے پاس ایک جماعت صحابہ کی بیٹھی تھی یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جب فارغ ہوا پیدا کرنے آسمان اور زمین کے سے پیدا کیا صور کو پھر دیا وہ اسرافیل کو پس رکھے ہوئے ہی

اوسکو اپنے مونہہ پر ٹکٹکی باندھے ہوئے ہی طرف آسمان کے منتظر ہی کہ کب حکم کیا جاوے پھونکنے کا اوسمین کہا سینے یا رسول اللہ اور کیا ہی صور فرمایا ایک سینگ ہی اور کیسا بڑا ہی وہ قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا مجکو ساتھ حق کے بلاشبہہ بڑائی اوسکے دور کی مانند عرض آسمانون اور زمین کے ہی پس پھونکا جاویگا اوسمین پھونکنا پہلا پس مرجاوینگے وہ کہ آسمانون مین ہین اور وہ کہ زمین مین ہین پھر پھونکا جاویگا اوسمین دوسری بار پس ناگہان وہ اوٹھ کھڑے رہینگے دیکھتے ہوئے طرف رب العلمین کے اور حکم کریگا اللہ ہر اہل کو پہلے نفخے مین یہ کہ دیر تک پھونکے صور پس تھکے گا نہین وہ اوسکے پھونکنے مین اور یہ ذکر فرمایا اللہ نے اس آیت مین وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ ○ یعنی اور نہین منتظر ہین یہ کافر مگر ایک آواز کے کہ نہین ہی واسطے اوسکے افاقت پس چلاویگا اللہ پہاڑون کو پس ہوجاوینگے وہ غبار اور تھرتھرائیگی زمین ساتھ رہنے والون اپنے کے پس ہوگی مانند کشتی بندھی ہوئی کے دریا مین کہ لگتی ہین اوسکو موجین ہلے گی زمین ساتھ رہنے والون اپنے کے مانند قندیل لٹکی ہوئی کے عرش مین کہ ہلاتی ہین ہوائین اور اوسکا ذکر فرمایا اللہ تعالی نے اس آیت مین يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ○ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ○ قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ○ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ○ یعنی اوٹھاویگا تم فرون سے اپنے کفر کا اوسدن کہ ہلاویگا ہلانے والا یعنی نفخہ پہلا کہ سبب اوسکے تھرتھرائیگی ہر چیز پیچھے آویگا دوسرا نفخہ اوسدن ہونگے اور دلون مین ہونگے دل یعنی بعضے کے منکرون کے بنائیان اونکی ذلیل ہونگی یعنی سبب دیکھنے ہول کے پس چت پڑے ہونگے لوگ اپنی پشتون پر اور بھول جاوینگی دودھ والیان اپنے بچون کو اور گر پڑینگے حمل حمل والیون کے اور بڈھے ہوجاوینگے لڑکے اور اوٹھتے پھرینگے شیطان بھاگتے ہوئے مارے حوف کے یہان تک کہ پونہچینگے زمین کے کنارون پر پس ملینگے اونسے فرشتے اور مارینگے اونکے مونہون پر پس پھرینگے وہ اور بچینگے لوگ بیٹھ دے کر چلاتے ہوئے بعضے بعضون کو اور یہ مذکور ہی اس آیت مین يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ یعنی اوسدن کہ پھرے پیٹھ دے کر نہین ہوگا تمھارے لیے اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا اور مذکور ہی اس قول اللہ تعالی کے مین يَوْمَ التَّنَادِ یعنی اوسدن کہ پکاریگا بعض بعض کو پس اوسوقت کہ اوگل اس حال مین ہونگے ناگہان پھٹے گی زمین ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پس دیکھینگے لوگ ایک امر عظیم کہ نہین دیکھا ہوگا مثل اوسکے اور پونہچے گا اونکو سبب اوسکے کرب و ہول بھد کر اوسکو اللہ ہی جانتا ہی پھر نظر کرینگے طرف آسمان کے پس ناگہان وہ مانند تانبے پگلے ہوئے کے ہوگا پھر پھٹے گا آسمان اور جھڑ جاوینگے ستارے اوسکے اور گہن لگے گا چاند و سورج کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اموات نہین جانینگے کچھ اسمین سے پس عرض کیا سینے کہ یا رسول اللہ پس کنکو مستثنی کیا ہی اللہ نے اوسوقت کہ فرمایا فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ یعنی پس ڈرینگے وہ کہ آسمانون مین ہین اور وہ کہ زمین مین ہین مگر جنکو اللہ چاہیگا وہ نہین ڈرینگے فرمایا وہ شہدا ہین اور نہین پونہچے گا ڈر مگر زندون کو اور شہدا زندہ ہین اپنے پروردگار کے پاس رزق دیے جاتے ہین اور بچاویگا اونکو اللہ اوسدن کے ڈر سے اور امن دیگا اونکو اوسسے اور یہ مذکور ہی اس آیت مین يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ○ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ○ یعنی ای لوگون ڈرو اپنے رب سے بلاشبہہ زلزلہ قیامت کا ایک چیز ہی بڑی اوسدن کہ دیکھوگے تم اوسکو بھول جاویگی سبب اوسکے ہر دودھ پلانے والی اوسکو کہ دودھ پلاتی ہی اور گر پڑیگا حمل ہر حمل والی کا اور دیکھیگا تو لوگون کو نشے والے حال انکہ نہین ہونگے وہ نشے مین یعنی شراب وغیرہ کے ولیکن عذاب اللہ سخت ہی یعنی پس اوسکے ڈر سے یہ حال ہوگا پس پھونکا جاویگا نفخہ صعق یعنی موت کا پس مرجاوینگے آسمان و زمین والے مگر جسکو اللہ نے چاہا ہی وہ نہین مریگا یعنی اوسوقت وہ مرے پڑے ہونگے آویگا ملک الموت جبار کے پاس اور عرض کریگا ای رب میرے مرگئے آسمان والے اور زمین والے

مگر جسکو تو نے چاہا وہ نہین مر اپس فرماویگا اللہ تعالی حال انکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی کہ کون باقی رہا عرض کریگا ملک الموت کہ ای رب میرے باقی ہی تو کہ تو زندہ ہی جو نہین مرنے کا اور باقی رہے اوٹھانے والے تیرے عرش کے اور جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور مین باقی رہا ہون پس فرماویگا اللہ تعالی چاہیے کہ مرجاوے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اور گویا کریگا اللہ عرش کو پس کہیگا وہ کہ ای رب میرے مارتا ہی تو جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کو پس فرماویگا اللہ اوسکو کہ چپ رہ مینے لکھی ہی موت اونپر کہ نیچے عرش میرے کے ہین پس مرجاوینگے وہ پھر آویگا ملک الموت جبتار کے پاس اور کہیگا ای رب میرے تحقیق مرگئے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل پس فرماویگا اللہ عزوجل حال انکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی پس کون باقی رہا پس کہیگا ملک الموت کہ ای رب میرے رہا تو کہ تو زندہ ہی کہ جو نہین مرنے کا اور باقی رہے تیرے عرش کے اوٹھانے والے اور باقی رہا مین پس فرماویگا اللہ اوسکو چاہیے کہ مرجاوین میرے عرش کے اوٹھانے والے پس مرجاوینگے وہ اور حکم کریگا اللہ عرش کو کہ لے لیوے صور پھر دیگا ملک الموت رب کے پاس اور عرض کریگا کہ ای رب میرے مرگئے تیرے عرش کے اوٹھانے والے پس فرماویگا اللہ حال انکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی پس کون باقی رہا پس عرض کریگا ملک الموت کہ ای رب میرے باقی رہا تو کہ زندہ ہی جو نہین مرنے کا اور باقی رہا مین پس فرماویگا اللہ اوسکو کہ تو ایک مخلوق ہی میری مخلوق مین سے پیدا کیا تھا مینے تجکو واسطے اوس چیز کے کہ دیکھی تو نے یعنی مرنے کے لیے پس مرجاویگا ملک الموت پس جب کہ نہین باقی رہیگا کوئی سوے اللہ واحد قہار کے کہ جو بے پروا ہی جسنے نہ بنا اور نہ جنایا گیا ہوگا آخر جیسا کہ تھا اول لپیٹے گا اللہ آسمانون کو اور زمین کو مانند لپیٹنے سجل کے کہ نام فرشتے کا ہی اعمال نامون کو پھر بچھاویگا آسمان و زمین کو یعنی اوسکے ٹکڑون کو پھر فرماویگا اَنَا الْجَبَّارُ تین بار پھر پکاریگا اپنی آواز سے لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ یعنی کسکے لیے ہی بادشاہت آج دو بار فرماویگا یہ پس نہین جواب دیگا اوسکو کوئی پھر فرماویگا آپ ہی لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنی اللہ واحد قہار ہی کے لیے بادشاہت ہی آج اور پھر کے بنانا آسمان و زمین کا معلوم ہوتا ہی اس آیت سے یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ یعنی اوسدن کہ بدلے جاوینگی زمین غیر زمین سابق کے اور آسمان بھی پس پھیلاویگا اللہ زمین کو اور ہموار کریگا اوسکو پھر پھیلاویگا اوسکو مانند پھیلانے چمڑے عکاظ کے کہ نام ایک بازار کا ہی نہین دیکھیگا تو اوسمین نیچا اور نہ اونچا پھر ڈانٹیگا اللہ خلق کو ایکبار ڈانٹنا پس ناگہان وہ اس تبدیلی زمین مین اس حال پر ہونگے کہ جو ہوگا بیچ پیٹ زمین کے ہوگا اوسکے پیٹ مین اور جو کہ ہوگا اوسکی پیٹھ پر رہیگا اوسکی پیٹھ پر یعنی جہان کے تہان سے پڑے ہونگے پھر اوتاریگا اللہ تیر پانی عرش کے نیچے سے پس حکم فرماویگا اللہ آسمان کو برسنے کا پس برسے گا آسمان چالیس دن یہان تک کہ ہوجائیگا پانی اوپر تہائی ہاتھ کے باران ہاتھ بھیجکر حکم فرماویگا اللہ بدنون کو اگنے کا پس اوگینگے اگنا نرونا زہ اور اگینگے مانند اگنے سبزے کے یہان تک کہ جب کامل ہوجینگے جسم اونکے اور ہوجائینگے جیسے کہ تھے فرماویگا اللہ کہ زندہ ہووین اوٹھانے والے عرش کے پس زندہ ہونگے وہ اور حکم کریگا اللہ اسرافیل کو یعنی صور لینے کا پس لیگا وہ صور کو اور رکھیگا اوسکو اپنے مونھ پر پھر فرماویگا اللہ کہ زندہ ہون جبرئیل اور میکائیل پس زندہ ہونگے وہ دونون پھر بلاویگا اللہ روحون کو پس لائی جاوینگی وہ روشن ہونگی ارواح مومنون کی نور سے اور ارواح یعنی کفار کی تاریک ہونگی پھر لیویگا اللہ اون سبکو پھر ڈالے گا اونکو صورین پھر حکم کریگا اسرافیل کو یہ کہ پھونکے نفخہ بعث کا یعنی جی اوٹھنے کا پس نکلینگی ارواحین گویا کہ وہ شہد کی مکھیان ہین پھر جاوینگی آسمان و زمین کے درمیان مین پھر فرماویگا اللہ قسم ہی میری عزت و جلال کی البتہ رجوع کرے ہر روح طرف بدن اپنے کے پس داخل ہونگی روحین زمین مین طرف بدنون کے پس داخل ہونگی نتھنون مین پھر چلینگی بدنون مین جیسے کہ چلتا ہی زہر اوسکے بدن مین کہ جسکو زہر مارا جانور کاٹے پھر پھٹیگی زمین اور تم نکلوگے اوسمین سے اول مردے اوسمین سے نکلوگے بعد پھٹنے کے پس نکلوگے تم زمین سے جلدی کرتے ہوئے طرف رب اپنے کے سبقت کروگے تیز چلوگے بلانے والے کی طرف کہینگے کافر کہ یہ دن سخت ہی اوٹھ بیٹھے قبرون سے ننگے پانون ننگے بدن بدون ختنہ کیے پس اوسوقت کہ ہم کھڑے ہونگے ناگہان سنینگے ہم آسمان کی طرف سے ایک آہٹ شدید

ف ۶ اوپر کی دو لائن مین جو کہا ہی کہ ملک الموت کہیگا ای رب میرے باقی رہا تو کہ تو زندہ ہی اور باقی رہا مین پس فرماویگا اللہ اوسکو کہ تو ایک مخلوق ہی میری مخلوق مین سے جو شاید کسی کو اوہم گذرے کہ اللہ تعالی کو بھی موت ہوجاوے اللہ تعالی اس سے منزہ و مقدس ہی

پس اوترین کے آسمان سے دنیا کے رہنے والے دوبرابر اونکے کہ زمین مین ہین جنات و انسان یہان تک کہ جب قریب پونہچینگے وہ زمین کے
روشن ہوجاویگی زمین اونکے نور سے اور صفین باندھینگے پھر اوترینگے دوسرے آسمان کے رہنے والے دوبرابر اون فرشتون کے کہ اوترے
پہلے آسمان سے اور دوبرابر اونکے کہ زمین مین ہین جن و انس یہان تک کہ جب قریب پونہچینگے وہ زمین روشن ہوگی زمین اونکے نور سے
اور صفین باندھینگے وہ پھر اوترینگے تیسرے آسمان کے رہنے والے دوبرابر اون فرشتون کے کہ اوترے ہونگے اور دوبرابر اونکے کہ زمین مین ہین
جن و انس یہان تک کہ جب قریب پونہچینگے زمین کے روشن ہوگی زمین اونکے نور سے اور صفین باندھینگے وہ پھر اوترینگے اور فرشتے اسی
اسیقدر زیادہ ساتون آسمانون کے پھر اوترینگا جبار بیچ سائبان ابر کے اور آٹھ فرشتے اوٹھائے ہوئے ہونگے عرش اوسکا اوسدن اور
اب چار فرشتے اوٹھائے ہوئے ہین قدم اونکے نیچے کی مین کے تہ پر ہین اور زمینین اور آسمان اونکی کمر تک ہین اور عرش اونکے مونڈھون
پر ہی واسطے امنکے شغل ہی ساتھ تسبیح کے پس کہہ رہے ہین سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ
وَالسَّلَكُوْتِ سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ سُبْحَانَ الَّذِیْ یُمِیْتُ الْخَلَائِقَ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ
قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ سُبْحَانَ رَبِّنَا الْاَعْلٰی رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَ رَبِّنَا الْاَعْلَی الَّذِیْ یُمِیْتُ
الْخَلَائِقَ وَلَا یَمُوْتُ پس رکھیگا اللہ عرش اپنا جہان کہا ہیگا زمین مین پھر پکاریگا ساتھ آواز اپنی کے پس کہیگا اے گروہ
جن و انس کے بلاشبہ مین چپ ہا تمہارے لیے ابتدا سے اوسدن کہ پیدا کیا مینے تمکو اوسدن تمہارے تک سنین مینے باتین تمہاری
اور دیکھے مینے اعمال تمہارے پس چپے رہو تم میرے پاس پس سچ اعمال تمہارے ہین اور اعمال ہی تمہارے پڑھے جاتے ہین تیرے پس جو کوئی پاوے
خیر پس چاہیے کہ حمد کرے اللہ کی اور جو کوئی پاوے غیر اسکے پس ملامت کرے مگر اپنے نفس کو پھر چلکر کہیگا اللہ جہنم کو پس کہا جاویگی او ہان سے ایک گردن
بلند تاریک پھر فرماویگا اللہ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۙ
یعنی کیا نہ حکم کیا تھا مینے تمکو یعنی رسولون کی زبانی کہ اے بیٹیون آدم کے نہ فرمان برداری کرنا تم شیطان کی بلاشبہ وہ تمہارا دشمن ظاہر ہے
اور فرماویگا اللہ تعالی وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ یعنی او جدے ہوجاؤ آج کے دن اے کافرون یعنی
مومنون سے پس جدا ہی ہوجاویگی درمیان لوگون کے یعنی مومن الگ ہوجائینگے کافر الگ اور زانوون کے بل گر پڑینگی امتین یعنی ہاے ڈرکے
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَتَرٰی كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِیَةً یعنی اور دیکھے گا تو سب امتون کو زانوون کے بل گرے اور ہر امت بلائی جاویگی
اپنے اعمال نامون کی طرف اور کھڑی کی جاوینگی ایک موقف یعنی کھڑے رہنے کی جگہ مین بمقدار ستر برس کے نہین حکم کیا جاویگا کچھ درمیان
اونکے پس روکے جاوینگے یہان تک کہ منقطع ہوجائینگے آنسو اور سچ آنسوون کے خون نکلے گا اور گراوینگے پسینہ یہان تک کہ پونہچے گا
پسینہ اس حد کو کہ مونہہ اور ٹھوڑیون تک آجائیگا اونکے اور چلا دینگے اور کہینگے کون شفاعت کرے ہمارے لیے ہمارے رب سے تا حکم کرے
درمیان ہمارے پس کہینگے یعنی آپسمین کہ کون لائق تر ہی ساتھ اسکے تمہارے باپ سے کہ آدم ہین پیدا کیا اونکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے
اور پھونکی اونمین روح اپنی اور کلام کیا اون سے روبرو پس آوینگے آدم کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اون سے پس انکار کرینگے
وہ اور کہینگے کہ نہین ہون مین لائق اسکے پھر شفاعت طلب کرینگے نبیون سے یعنی ہر ہر نبی سے اور جس نبی کے پاس جاوینگے وہان کار کرینگا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان تک کہ آوینگے وہ میرے پاس پس چلون گا مین یہان تک کہ آؤنگا مین فصل مین پس گزونگا مین
پیچھے من کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ فصل کیا چیز ہی فرمایا گاہ عرش کا یہان تک کہ بھیجے گا اللہ طرف میرے ایک فرشتے کو پس پکڑیگا وہ بازو میرا
اور اٹھاویگا مجکو پھر فرماویگا مجھے اللہ تعالی کہ اے محمد پس کہونگا مین ارشاد ای رب تیرے پس فرماویگا کیا مطلب ہی تیرا حال آنکا وہ خوب
جانتا ہوگا تیرے مطلب کو پس عرض کرونگا مین کہ ای رب میرے وعدہ کیا تھا تو نے مجھے شفاعت کا پس شفاعت قبول کر میری اپنی خلق کے

۵۱۰ وان ہذا لہو الفضل المبین یعنی اور وہ فضیلت فرمان برداری کرنا ہی تیرا اے محمد

حق مین پس حکم کر درمیان اونکے فرماویگا اللہ تعالی شفاعت قبول کی مینے تیری یا حکم کرونگا مین درمیان اونکے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس پھیرونگا مین اور کھڑا رہونگا ساتھ لوگون کے پس حکم کریگا اللہ درمیان خلائق کے پس اول حکم کیا جاویگا درباب خونون کے اور آویگا ہر شہید کہ قتل کیا گیا تھا اللہ کی راہ مین اور حکم کریگا اللہ کہ اوسکا سر اوٹھا کر لایا جاوے اور اوسکی گردن کی رگون مین سے خون جاری ہوگا پس کہینگے شہید کہ ای رب ہمارے قتل کیا ہمکو فلانے فلانے شخصون نے پس فرماویگا اللہ حال انکہ وہ خوب جانتا ہوگا کیون قتل کیے گئے تم پس کہینگے ای رب ہمارے قتل کیے گئے ہم تاکہ ہو غلبہ تیرے لیے یعنی لڑے تھے تو اسلام غالب ہو مارے گئے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ سچ کہا تمنے پس کردیگا اللہ اونکے مونہون کے لیے روشنی مانند روشنی آفتاب کے پھر ساتھ ساتھ چلینگے اونکے فرشتے جنت تک اور آوینگے وہ کہ قتل کیے گئے ہین غیر راہ خدا مین اوٹھا کر لائے جاوینگے سر اونکے اور اونکی گردنون کی رگون مین سے خون جاری ہوگا پس کہینگے وہ ای رب ہمارے قتل کیا ہمکو فلانے فلانے شخصون نے پس فرماویگا اللہ تعالی کیون حال انکہ وہ خوب جانتا ہوگا پس کہینگے تاکہ ہو عزت ہمارے لیے یعنی اپنے غالب ہونے کے لیے لڑے تھے مارے گئے پس فرماویگا اللہ تعالی ہلاک ہو جیو تو پھر نہین باقی رہیگا کوئی شخص کہ قتل کیا کسیکو مگر کہ قتل کیا جاویگا بدلے اوسکے اور نہ حق تلفی کی ہوگی کسیسے کسیکی مگر کہ ماخوذ ہوگا بدلے اوسکے اور ہوگا اللہ کی مشیت مین اگر چاہے عذاب کرے اوسپر اور چاہے رحم کرے اوسپر پھر حکم کریگا اللہ درمیان باقی مخلوق اپنی کے یہان تک کہ نہین باقی رہیگا حق کسیکا نزدیک کسیکے مگر کہ یوگا اوسکو اللہ واسطے مظلوم کے ظالم سے یہان تک کہ تکلیف دیا جاویگا اوسدن دودھ مین پانی ملاکر بیچنے والا یہ کہ الگ کرے پانی کو دودھ سے پھر جب فارغ ہوگا اللہ اس سے پکاریگا پکارنا کہ سنا دیگا ساری خلائق کو آگاہ ہو جیسے کہ مل جاوے ہر قوم ساتھ معبودون اپنے کے یعنی جو جو اور جن چیزون کے کہ تھے پوجتے سوائے اللہ کے پس نہین باقی رہیگا کوئی کہ پوجتا ہی سوائے اللہ کے کسی چیز کو مگر کہ صورت بنا کر لائے جائینگے اوسکے لیے معبود اوسکے سامنے اوسکے اور بنایا جاویگا ایک فرشتہ فرشتون مین سے بصورت عزیر کے اور بنایا جاویگا ایک فرشتہ فرشتون مین سے بصورت عیسی کے پس ساتھ ہو جائینگے اول کے یہود اور ساتھ ہو جائینگے دوسرے کے نصاری پھر کہینچ کر لیجاوینگے اونکو معبود اونکے یعنی بہت اور مانند اونکے کے طرف دوزخ کے پس یہ مذکور ہی اس آیت مین کہ فرمائی اللہ تعالی نے لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ یعنی اگر ہوتے یہ معبود تو نہ داخل ہوتے دوزخ مین اور سب دوزخ مین ہمیشہ رہینگے پس جب کہ نہین باقی رہینگے مگر مومن اور اونمین مین منافق بھی ہونگے تو کہا جاویگا اونکے لیے کہ ای لوگون گئے اور لوگ پس تم بھی مل جاؤ ساتھ معبودون اپنے کے اور اون چیزون کے کہ پوجتے تھے تم اونکو پس کہینگے وہ قسم خدا کی نہین تھے ہم پوجتے کسی معبود کو سوائے اللہ کے پھر کہا جاویگا اونسے اسی طرح کہ مل جاؤ تم اپنے معبودون کے ساتھ اور اون چیزون کے ساتھ کہ تھے تم پوجتے پس کہینگے وہ قسم خدا کی نہین ہی ہمارے لیے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور نہین پوجتے تھے ہم اوسکے غیر کو پھر کہا جاویگا یہی اونسے تیسری بار پس کہینگے وہ مانند اسی کے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ مین رب تمھارا ہون پس آیا ہو درمیان تمھارے اور درمیان رب تمھارے کے کوئی نشانی کہ پہچانو تم اوسکو اوس نشانی سے پس کہینگے ہان پھر کھولیگا اللہ تعالی پنڈلی اور دکھاویگا اونکو کچھ نشانی پس پہچانینگے کہ یہ رب ہمارا ہی پس گر پڑینگے لوگ اپنے مونہون کے بل سجدہ کرتے ہوئے اور گریگا ہر منافق اپنی پیٹھ کے بل کر دیگا اللہ پشت اونکی مثل ہڈیون کی گاؤن کے سینگون کے مانند پھر حکم کریگا اللہ واسطے اونکے سر اوٹھانے کا پس سر اوٹھاوینگے اپنے اور رکھا جاویگا پل صراط پشت دوزخ پر مانند پل کے باریک اور مانند دھار تلوار کے تیز اوسپر آنکڑے ہونگے اور سینچے کہ جنکے سر مڑے ہون اور تردر کانٹے لوہے کے مانند کانٹون سعدان کے کہ نام ایک گھاس کا ہی ہے لوہے کا پل ہوگا پھسلنا کہ جسپہ قدم نہ جمے پس گذرینگے اوپر سے بعضے آنکھ جھپکنے کے اور بعضے مانند بجلی کے اور بعضے مانند چلنے ہوا کے اور بعضے مانند گھوڑون تیز رو کے اور بعضے مانند تیز رو اور سوار ای کے

۵ نکالی قبر کو جہنم کی طرف کوئی یعنی کوئی کسی کو بچتی کی کوئی کوئی کوئی فی بلال کو کوئی ہوا کوئی کوئی سوج کو وعزر انکا ۱۲ منہ ظلمہ

۶ [illegible]

یعنی مانند خیر وغیرہ کے اور بعضے مانند تیز رو پیادہ پا چلنے والوں کے پس بعضے نجات پانے والے صحیح سالم ہونگے اور بعضے اس طرح نجات پاوینگے کہ زخمی ہونگے اور کچھ پہنچین لگین گی اونکے مونہون پر جہنم مین پس جب کہ پہنچینگے اہل جنت طرف جنت کے پس داخل ہونگے اوسمین پس قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا مجکو ساتھ حق کے نہین ہے تم دنیا مین زیادہ پہچاننے والے اپنی بیویون اور مکانون کو اہل جنت اپنی بیویون اور مکانون کو جب کہ داخل ہونگے وہ جنت مین یعنی جیسے یہان اپنی بیویون اور مکانون کو لوگ پہچانتے ہین اس سے زیادہ جنت مین جنتی اپنے مکانون اور بیویون کو کہ اونکے لیے طیار ہین پہچان لینگے کہ یہ ہمارے ہی مکان ہین اور یہ ہماری ہی بیویان ہین پس داخل ہوگا ایک شخص اونمین سے بہتر بیویون پر اون بیویون مین سے کہ جو پیدا کین ہین اللہ نے جنت مین اور دو بیویان آدمی زاد ہونگی اونکو فضیلت ہوگی وہان کی بیویون پر بسبب عبادت کرنے کے دنیا مین پس داخل ہوگا وہ پہلی بیوی پر اونمین سے کہ بیٹھی ہوگی بیچ بالاخانے یاقوت کے اور تخت سونے کے کہ جڑاؤ ہوگا ساتھ موتیون کے اور اوپر سترہ جوڑے ہونگے لاہی اور اطلس کے پھیر یہ رکھیگا ہاتھ اپنا درمیان دونون مونڈھون اوسکے کے پس دیکھیگا ہاتھ اپنا اوسکے سینے مین سے اوسکے کپڑون اور جلد اور گوشت کے پیچھے سے اور وہ جنتی دیکھیگا طرف نگوے پنڈلی اوسکی کے جیسے کہ دیکھتا ہی ایک تمھارا طرف بڈوے کے کہ ہوتا ہی یاقوت مین پرویا ہوا جگر اوس عورت کا آیینہ ہوگا اوس مرد کا اور جگر مرد کا اوس عورت کے لیے آیینہ ہوگا یعنی آپ مین ایک دوسرے کے جگر مین صورت اپنی دیکھیگا مانند آیینے کے پس اوسوقت کہ وہ مرد اوس عورت کے پاس ہوگا نہین ملول کریگا یہ مرد اوس عورت کو اور نہ وہ عورت اس مرد کو یعنی خوش باخوش آپسمین ہونگے اور ایک کی سیری دوسرے سے نہین ہوئی اور جب صحبت کریگا جنتی اوس سے پاویگا اوسکو باکرہ اور نہین سست ہوئے کے دونون اور نہ رنج اوٹھاوینگے پس اوسوقت کہ وہ جنتی اس حالت مین ہوگا کہ ناگہان پکارا جاویگا اوسکو پس کہا جاویگا اوسکو کہ ہم جانتے ہین کہ تو نہین ملول ہی اور نہ فراموش ہوا ہے لیکن بہا ہے تیرے لیے اور بیویان بھی ہین سوے اسکے پس نکلے گا پھر وہ جاویگا اور بیویون کے پاس ایک ایک پاس جاویگا اونمین سے ایک کے پاس کہیگی اوسکو قسم خدا کی نہین دیکھی مینے جنت مین کوئی چیز بہتر تجھسے اور نہین پیدا ہوئی جنت مین کوئی چیز محبوب تر طرف میری تجھسے فرمایا آنحضرت صلعم نے اور جب کہ پھیرے جینگے دوزخی یعنی کافر دوزخ مین پڑینگی ایک خلق مخلوق خدا سے کہ ڈالینگے اونکو اعمال اونکے یعنی ہونگے مومن لیکن اعمال بد کے سبب سے پھیرے جینگے پس بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑینگی اونکو آگ جہنم کی دونون گھٹنون تک اور بعضے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ کمر تک اور بعضے وہ ہونگے کہ لگے گی اونکے آگ سارے بدن مین سوے مونہہ کے حرام کریگا اللہ اونکی صورتون کو آگ پر پس بچینگے آپسمین بیچ دوزخ کے کہینگے کون شفاعت کرے ہمارے لیے طرف رب ہمارے کے یہان تک کہ نکالے ہمکو آگ سے پس کہینگے یعنی بعضے کہ کون لائق تر ہے ساتھ شفاعت کرنے کے تمھارے باوا آدم سے پس جاوینگے مومن طرف آدم کے اور کہینگے پیدا کیا تجکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے اور پھونکی تجمین روح اپنی اور کلام کیا تجسے سلسلے پس ذکر کرینگے آدم گناہ اپنا اور کہینگے مین نہین لائق یہان اسکے ولیکن لازم ہی تمکو کہ نوح کے پاس جاؤ اسلیے کہ وہ اول ہین اللہ کے پیغمبر سب لوگون مین پس جاوینگے وہ لوگ نوح کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اونسے پس ذکر کرینگے وہ گناہ اور کہینگے کہ نہین ہون مین لائق اسکے ولیکن لازم ہی تمکو جانا ابراہیم کے پاس کہ اللہ نے پکارا تھا اوسکو خلیل پس آوینگے ابراہیم کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اونسے پس ذکر کرینگے وہ گناہ اپنا اور کہینگے وہ کہ نہین ہون مین لائق اسکے ولیکن لازم ہی تمکو جانا موسی کے پاس کہ اللہ نے مقرب کیا تھا اوسکو درحالیکہ سرگوشی کی اوس سے اور کلام کیا اوس سے اور اوتاری الواح توریہ پس آوینگے وہ موسی کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اونسے پس ذکر کرینگے وہ بھی گناہ اپنا اور کہینگے کہ نہین مین لائق اسکے ولیکن لازم ہی تمکو جانا پاس روح اللہ کے اور کلام اوسکے کہ عیسی بیٹے مریم کے ہین پس آوینگے وہ عیسی بیٹے مریم کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اپس کہینگے وہ کہ نہین ہون مین لائق اسکے ولیکن لازم ہی تمکو جانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

۲ آیسی کا آپسمین یا غیر
۳ اور آیسی حال مین
۴ مین سے اور
۵ یعنی
۶ نجات پاجانا اور زخمی کا بھی
۷ یعنی صاحب ایمان کہ کبھی
۸ مین یا ہون مین ذکر کرینگے وہ گناہ
۹ یعنی

پس آوینگے وہ میرے پاس اور میرے لیے نزدیک رب میرے کے تین شفاعتین ہین کہ وعدہ کیا ہی اوسنے مجسا اونکا پس چلونگا مین یہان تک کہ جاؤنگا مین جبکے دروازے پر پس پکڑونگا مین حلقہ دروازے کا اور کھلواؤنگا مین دروازہ پس کھولا جاویگا دروازہ میرے لیے پس داخل ہونگا مین اور گرونگا مین سجدے مین پس الہام کریگا اللہ مجکو اپنی حمد و تمجید اس طرح کی کہ نہین الہام کی وہ کسیکو اپنی مخلوق مین سے پھر فرماویگا اللہ تعالی کہ اوٹھا سر اپنا اے محمد شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ دیا جاویگا تو پس اوٹھاؤنگا مین سر اپنا پھر گرونگا مین سجدے مین پس الہام کریگا اللہ مجکو اپنی حمد و تمجید اس طرح کی کہ نہین الہام کی وہ کسیکو اپنی مخلوق مین سے پھر فرماویگا اوٹھا سر اپنا اے محمد شفاعت کر شفاعت تیری قبول کیجاویگی اور مانگ دیا جاویگا تو پس اوٹھاؤنگا مین سر اپنا فرماویگا اللہ مجکو حال انکہ وہ خوب جانتا ہوگا کیا ہو مطلب تیرا پس کہونگا مین کہ اے رب میرے وعدہ کیا تھا تو نے مجسے شفاعت کا پس شفاعت قبول کر میری پس کہونگا مین اے رب میرے جو لوگ کہ پڑے ہین آگ مین میرے اثر سے اونکو حکم نکلنے کا دے پس فرماویگا اللہ کہ نکالو تم اونکو کہ جنکی صورت پہچانتے ہو تم پس نکالینگے ہم اونکو یہان تک کہ نہین باقی رہیگا اون یہان پہچانون مین سے کوئی پھر حکم فرماویگا اللہ شفاعت کرنے کا پس نہین باقی رہیگا کوئی نبی اور نہ شہید مگر کہ شفاعت کریگا پس فرماویگا اللہ تعالی کہ نکالو تم اونکو کہ جنکے دل مین پاؤ تم برابر دینار کے خیر[1] پس نکالینگے وہ یہان تک کہ نہین باقی رہیگا اونمین سے کوئی پھر حکم فرماویگا اللہ کہ نکالو تم اونکو کہ پاؤ تم اونکے دلون مین برابر تہائی دینار کے یعنی خیر پھر فرماویگا آدھے دینار برابر پھر فرماویگا تہائی دینار کے برابر پھر فرماویگا چوتھائی دینار کے برابر پھر فرماویگا ایک قیراط[2] کے برابر پھر فرماویگا برابر دانے کے یعنی رائی کے دانے برابر پس نکالے جاوینگے وہ یہان تک کہ نہین باقی رہیگا اونمین سے کوئی اور یہان تک کہ نہین باقی رہیگا دوزخ مین وہ کہ عمل خیر کیا ہوا اللہ کے لیے کبھی اور نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ اوسکے لیے شفاعت ہوگر کہ شفاعت کیا جاویگا یہان تک کہ البتہ حق اللہ کی رحمت دیکھیگا وہ بھی آسیدرکھیگا کہ میرے لیے شفاعت کیجاوے **بیت** اگر درد ہدیک سگ کوی تو ۔ مزازیل گوید نصیبی ہرم ۔ پھر فرماویگا اللہ کہ باقی رہا مین اور مین ارحم الراحمین ہون پس بھر لیگا ایک مٹھی اور نکالیگا دوزخ سے اسقدر کہ نہین شمار کر سکتا اونکو کوئی سوا اللہ کے پس ہونگے یعنی صحیح و سالم کر لیگا اونکو نہر پر کہ کہا جاتا ہی اوسکو نہر الحیوان پس اوگینگے اندر یعنی بھلے چنگے ہو جاوینگے جیسے کہ اوگتے ہی دوب دانے کی کوڑے کرکٹ پر پس جمتے ہی وہ دوب مثل کی کوڑے کرکٹ پر پس جمتے ہی وہ دوب مثل دانون کے آفتاب مین ہوتی ہی سبز ہوتی ہی اور جو سایہ مین ہوتی ہی زرد ہوتی ہی پس اگینگے یعنی صحیح سالم ہونگے مثل موتی کے گلے مین جنکے مہر لگا دیگا اللہ اونکی گردنون مین پس جانینگے یہ جنتی **عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ** یعنی یہ دوزخی ہین آزاد کیے ہوئے رحمن کے نہین کیا اونہون نے عمل خیر کبھی ساتھ توحید[3] کے پس ٹھہرینگے وہ جنت مین بیقرار چاہیگا اللہ اور وہ لکھا ہوا اونکی گردنون مین ہونگا پھر عرض کرینگے وہ کہ اے رب ہمارے مساکے ہمنے پہلے کہا ہوا پس مٹا دیگا اللہ وہ سب سے **مف در منثور**

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

اور چمکی زمین اپنے رب کے نور سے اور لا دھرا دفتر اور حاضر لائے پیغمبر اور گواہ اور فیصد ہوا اونمین

بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

انصاف سے اور اونپر ظلم نہوگا **مف**

اور روشن ہوگی زمین ساتھ نور پروردگار اپنے کے اور رکھے جاوینگے عمل نامے اور لایا جاویگا پیغمبرون کو اور گواہون کو اور حکم کیا جاویگا درمیان آدمیون کے ساتھ حق کے یعنی سچ کے اور وہ ظلم نہین کیے جاوینگے **فتح تفسیر** گواہ ہر وقت کے نیک لوگ احوال بتاوینگے بدون کی برائی اور بھلون کی بھلائی کے جو دیکھتے تھے **مف** نور رب سے مراد عدل اوسکا ہی بطریق استعارے کے جسا کہ کہا جاتا ہی بادشاہ عادل کے لیے **اَشْرَقَتِ الْاَفَاقُ بِعَدْلِكَ وَاَضَاءَتِ اللَّيَالِيْ بِقِسْطِكَ** اور آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا **اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ** اور اضافت رب کی زمین کی طرف اسلیے ہی کہ وہ مزین کریگا اوسکو بسبب بسانے

[1] خیر یعنی ایمان [2] قیراط ایک وزن کا نام ہی [3] توحید یعنی ایمان

صدل اپنے کے اوسمین اور کھڑی کرگا زمین مین ترازوئین اپنے عدل کی اور حکم کریگا ساتھ حق کے درمیان رہنے والون اوسکے کے اور جہان کہ عدل ہوتا ہی اوس جگہ کے برابر کوئی جگہہ مزین اور آباد نہین ہوتی اور کہا امام ابو منصور رحمہ اللہ نے کہ جائز ہی یہ کہ پیدا کرے اللہ ایک نور پس روشن کردے رب اوسکا زمین موقف کو اور اضافت نور کی رب کی طرف تخصیص کے لیے ہی جیسے کہ بیت اللہ اور ناقۃ اللہ مین ہی یہ مدارک مین ہی اور عالم مین ہی کہ نور سے بھا کے معنی ہین ساتھ نور خالق اپنے کے اور یہ مذکور اوسوقت کا ہی کہ تجلی فرماویگا رب متعال فیصلہ خلائق کے لیے قیامت کو اوسدن اوسکے نور پاک کی نہایت روشنی ہوگی جیسے آفتاب کی ہوتی ہی اور زمین سے مراد میدان محشر ہی انتہی اور کتاب سے مراد اعمال نامے ہین یا لوح محفوظ اور لایا جاویگا پیغمبرون کو یعنی تو کہ پوچھے اونسے رب اونکا کہ رسالت پہنچائی تھی اور قوم نے کیا جواب دیا اور گواہ ہوسے مراد فرشتے عمل لکھنے والے ہین دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا کُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ○ اور بعضون نے کہا کہ وہ نیک لوگ ہر زمانے کے ہین گواہی دینگے اوس زمانے والون کی بھلائی برائی کی اور بعضون نے کہا کہ وہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ گواہی دیگی رسولون کی رسالت کے پونہچانے کی اور امت کے جھٹلانے کی اونکو اور ختم کیا آیت کو ساتھ نفی ظلم کے جیسے کہ شروع کیا اوسکو ساتھ اثبات عدل کے ✦ معا ✦ مد ✦ در منثور ✦

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ○

اور پورا ملا ہر جی کو جو کیا اور اوسکو خوب خبر ہی جو کرتے ہین ✦ موﷺ

اور پوری دی جاوے گی ہر شخص کو جزا اوس چیز کی کہ کی ہی اور خدا خوب جانتا ہی جو کچھ کرتے ہین ✦ فتح ✦ تفسیر ✦ یعنی بغیر عمل نامے اور گواہ کے آور بعضون نے کہا کہ یہ آیت تفسیر ہی اس قول اللہ تعالی کی وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ یعنی پوری دی جاویگی ہر شخص کو جزا اوس چیز کی کہ کرتا ہی قسم بھلائی برائی سے اور نہین زیادتی کیجائیگی برائی مین اور نہ کمی کیجاویگی خیر مین سے ✦ مد ✦

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ

اور ہانکے گئے جو منکر تھے دوزخ کو جتھے جتھے یہان تک کہ جب پونہچے اوسپر کھولے گئے اوسکے دروازے اور کہنے لگے اونکو داروغہ اوسکے کیا نہ پونہچے تمھے

رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ

رسول تمہیں کے پڑھتے تمپر باتین تمھارے رب کی اور ڈراتے تمکو اس تمھارے دن کی ملاقات سے کہنے کیون نہین پونہچے ثابت ہوا

كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○

حکم عذاب کا منکرون پر ✦ موﷺ

اور ہانکے جاوینگے کافرون کو طرف دوزخ کے گروہ گروہ یہان تک کہ جب آوینگے دوزخ کے پاس کھولے جاوینگے دروازے اوسکے اور کہینگے اونکو نگہبان دوزخ کے کیا نہین آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر تمھاری جنس سے پڑھتے تھے تمپر آیتین تمھارے پروردگار کی اور ڈراتے تھے تمکو ملاقات اس دن تمھارے کی سے کہینگے ہان آئے تھے اور پڑھین تھین آیتین ہمپر ولیکن ثابت ہوا حکم عذاب کا کافرون پر ✦ فتح ✦ تفسیر ✦ ہانکے جاوینگے یعنی سختی سے جیسے کہ قیدیون کو ہانک کر لیجاتے ہین قید خانے مین قبل کرنے کے لیے دروازے اوسکے کہ سات ہین نگہبان دوزخ کے وہ فرشتے ہین کہ متعین ہین واسطے عذاب کرنے دوزخیون کے اس دن یعنی اسوقت تمھارے سے اور وہ وقت داخل ہونے اونکے کا ہی دوزخ مین یہ دن قیامت کا وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ کے معنی یہ ہین ولیکن واجب ہوا ہمپر کلمہ اللہ کا لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ بسبب اعمال بد تمھارے کے جیسے کہ کہا اونھون نے غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ○ پس ذکر کیا اونھون نے عمل اپنا جو موجب ہوا کلمہ

الجزء الحادی والعشرون من دوزخ

عذاب کا اور وہ کفر وضلال ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کی طرف جب دوزخی ہانکے جاوینگے تو بڑی اونسے ایک کردن دوزخ میں سے جھکا اور جلا دیویگی اونکو اس طرح کا جلانا کہ نہیں چھوڑیگی گوشت ہڈی پر مگر کر ڈالیگی اوسکو اپنے پیروں پر ۱۲ منہ درمنثور

قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ○

حکم ہوا پیٹھو دروازوں میں دوزخ کے سدا رہنے کو اوسمیں سو کیا بری جگہ رہنے کی غرور والوں کو ۱۲ منہ

کہا جاویگا داخل ہو دوزخ کے دروازوں میں ہمیشہ رہنے والے ہیچ اوسکے پس بری جگہ متکبروں کی ہے دوزخ ۱۲ منہ

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ

اور ہانکے گئے جو ڈرتے رہے اپنے رب سے بہشت کو جتھے جتھے یہاں تک کہ جب پونہچے اوسپر اور کھولے گئے اوسکے دروازے اور کہنے لگے اونکو

خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ○

داروغہ اوسکے سلام پونہچے تمپر تم لوگ پاکیزہ ہو سو پیٹھو اوسمیں سدا رہنے کو ۱۲ منہ

اور ہانکے جاوینگے وہ لوگ کہ ڈرتے تھے پروردگار اپنے سے طرف بہشت کے گروہ گروہ یہاں تک کہ جب آوینگے نزدیک بہشت کے اور کھولے جاوینگے دروازے اوسکے اور کہینگے واسطے اونکے نگہبان بہشت کے سلام تمپر ہو جیوخوش حال ہوئے تم پس داخل ہو بہشت مین ہمیش رہنے والے ۱۲ منہ تفسیر مراد یہان اہل جنت کے ہانکنے سے ہانکنا اونکی سواریون کا ہی اسلیے کہ نہین لیجایا جاویگا اونکو مگر سوار کر کے طرف بہشت کے جیسے کہ کیا جاتا ہی ساتھ اونکے کہ اکرام کیا جاتا ہی اونکا قسم الیچیون سے کہ آتے ہین بعضے بادشاہون کے پاس یہان تک کہ جب آوینگے الخ معنی یہ ہین کہ یہان تک کہ جب آوینگے نزدیک بہشت کے واقع ہوگا آنا اونکا ساتھ گھٹنے دروازون اوسکے کے اور بعضون نے کہا ہی کہ دروازے جہنم کے نہین کھولے جاتے ہین مگر نزدیک داخل ہونے دوزخیون کے اوسمین اور دروازے جنت کے پہلے سے کھلے ہونگے بموجب قول اللہ تعالی کے جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ پس لائے گئے یہان داد کو یا کہ فرمایا یہان تک کہ جب آوینگے نزدیک بہشت کے اور کھلے ہونگے دروازے اوسکے اور طبتم کے معنی یہ ہین کہ پاک ہوئے تم میل معاصی سے اور پاک ہوئے تم خبث خطاؤن سے اور کہا زجاج نے کہ مراد طبتم سے یہ ہی کہ تھے تم پاکیزہ دنیا مین اور نہین تھے تم خبیث یعنی نہین تھے تم اصحاب خبائث سے اور مراد یہ ہی کہ نگہبان جنت کے سلام کرینگے اونکو اور کہینگے طبتم کہا ابن عباس رض نے بیچ تفسیر طبتم کے اچھا ہوا تمہارے لیے مقام کہا قتادہ نے یہ وہ لوگ ہین کہ جب قطع کرینگے آگ دوزخ کی بیٹھینگے ایک پل پر کہ درمیان دوزخ وبہشت کے ہوگا پس بدلا لیوینگے بعض اونکے بعض سے یہان تک کہ جب پاک وصاف ہونگے داخل ہونگے جنت مین پس کہیگا واسطے اونکے رضوان کہ نام بہشت کے داروغہ کا ہی اور نگہبان بہشت کے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ○ اور منقول ہی علی رض سے کہ کہا ہانکے جاوینگے جنتی طرف جنت کے پس جب کہ پونہچینگے طرف جنت کے پاوینگے نزدیک دروازے بہشت کے ایک درخت کہ نکلینگے اوسکی جڑ مین سے دو چشمے پس نہاوینگے ایک سے پس پاک ہونگے ظاہر اونکے اور پیوینگے دوسرے چشمے سے پس پاک ہوگا باطن اونکا اور ملینگے اونسے فرشتے جنت کے دروازون پر کہینگے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ○ اب کچھ روایتین پہلے مضمون کے متعلق سنی چاہیین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آوینگا مین جنت کے دروازے پر روز قیامت کے اور کھلواؤنگا مین دروازہ اوسکا پس کہیگا نگہبان جنت کا کہ کون ہی تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہیگا وہ کہ تیرے ہی سبب سے حکم کیا گیا تھا مین کہ نہ کھولون دروازہ بہشت کا کسیکے لیے پہلے تیرے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول گروہ کہ داخل ہوگا بہشت مین صورتین اونکی بصورت چودھوین رات کے چاند کی ہونگی نہ تھوکینگے اوسمین اور نہ ناک سنکینگے ہاسن اونکے اور کنگھیان اونکی سونے اور چاندی کی ہونگے اور اونکی انگیٹھیون مین اگر جلایا جاویگا ۱۲ منہ

یعنی مشک کی سی خوشبو آتی ہوگی اور بیچ سے اور واسطے ہر ایک جنتی کے دو دو بیبیان ہونگی دکھائی دیگا گودا اونکی پنڈلیون کا گوشت کے پیچھے سے بسبب حسن کے نہین اختلاف ہوگا درمیان اونکے اور بغض آپسمین یکدل ہونگے آپسمین تسبیح کرینگے اللہ کی صبح و شام اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول جماعت داخل ہوگی جنت مین بصورت چودھوین رات کے چاند کے اور جو کہ بعد اونکے داخل ہونگے اونکے چہرون کی روشنی ایسی ہوگی جیسے بہت روشنی ستارے کی آسمان مین اور حضرت علی بن ابی طالب رضی سے روایت ہی کہ کہا نبی نے جاوینگے وہ لوگ کہ ڈرتے ہین اپنے رب سے طرف جنت کے گروہ گروہ یہان تک کہ جب پہنچینگے طرف ایک دروازے کے جنت کے دروازون مین سے پاوینگے نزدیک اوسکے ایک درخت کہ نکلینگے اوسکی جڑ مین سے دو چشمے جاری پس قصد کرینگے طرف ایک کے اون دونون مین سے پس پیوینگے اوسمین سے پس جاتا رہیگا جو کچھ کہ اونکے پیٹون مین ہوگا قسم میوہ دی چیز سے یا نجاست سے یا خوی کی چیز سے پھر قصد کرینگے طرف دوسرے چشمے کے پس طہارت ظاہری حاصل کرینگے اوس سے پس ظاہر ہوگی اونپر تازگی جنتون کی پس ہرگز نہین متغیر ہونگی جلدین اونکی بعد اوسکے کبھی اور نہین پریشان ہونگے بال اونکے اور بال اونکے ایسے معلوم ہونگے کہ گویا تیل لگایا ہی اونھون نے پھر پہنچینگے جنت کے نگہبانون کی طرف پس کہینگے وہ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ○ پھر آگے دوڑکر لینگے اونسے ولدان یعنی لڑکے کہ جنت مین خادم ہونگے بار بار آوینگے وہ اونکے پاس جیسے کہ بار بار آتے ہین دنیا والے اوس دوست کے پاس کہ سفر سے آتا ہی پس کہینگے وہ خوش خبری ہو تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ طیار کر رکھی ہی اللہ نے تمھارے لیے یعنی اکرام کی چیزین پھر جاویگا ایک لڑکا اون مین سے طرف بعضی بیوی اوسکی کے حور عین سے اور کہیگا کہ فلانا شخص آیا ہی یعنی دنیا کا نام لیکر کہیگا پس کہیگی وہ کہ تو نے دیکھا ہی اوسکو پس کہیگا وہ کہ ہان میںنے دیکھا ہی اوسکو پس دوڑیگی وہ مارے خوشی کے یہان تک کہ آکھڑی رہیگی وہ جنت کے دروازے کی پھر کھت پر یعنی اوسکے دیکھنے کے لیے پس جب کہ پہنچیگا جنتی طرف مکان اپنے کے دیکھے گا طرف بعضے مکانون اپنے کے پس ناگہان دیکھے گا گنبد موتی کا کہ اوپر محل سبز اور زرد اور سرخ اور ہر رنگ کے ہین پھر اوٹھائیگا سر اپنا اوسکی چھت کی طرف پس ناگہان وہ مانند بجلی کے روشن ہوگی اگر نہ قدرت دیتا اللہ اوسکو اوسکے دیکھنے کی تو روشنی اوسکی لیجاتی بینائی اوسکی پھر جھکاویگا سر اپنا پس دیکھیگا طرف بیویون اپنی کے اور آنحورون کے کہ رکھے ہونگے نہرون کے کنارون پر اور طرف تکیون قطار بستہ کے اور قالینون بچھے ہوؤن کے پس دیکھے گا طرف اس نعمت کے پھر کہیگا اگر بیٹھیگا ایک تخت پر اپنے تختون مین سے اور کہیگا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ الخ یعنی شکر ہی اوس اللہ کا کہ راہ بتائی ہمکو اسکی اور نہ راہ پاتے ہم اگر نہ راہ دکھاتا ہمکو اللہ ساری آیت پڑھینگے پھر پکارا جاویگا ایک پکارنے والا یعنی فرشتہ جیتے رہوگے تم پس نہین مرینگے تم کبھی اور اسمین قیام کرینگے تم پس نہین نکلوگے کبھی اور تندرست رہوگے پس نہین بیمار ہوینگے کبھی ۵ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت مین آٹھ دروازے ہین اونمین سے ایک دروازہ ہی کہ اوسکا نام ریان ہی بمعنی تر و تازگی کے نہین داخل ہونگے اوسمین سے مگر روزہ دار اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خرچ کرے دو ہری چیز کو چیزون مین سے اللہ کی راہ مین یعنی اوسکی خوشی کی جگہہ بلایا جاویگا بہشت کے دروازون سے اور بہشت کے کتنے ہی دروازے ہین یعنی آٹھ پس جو ہو وے اہل نماز سے یعنی بہت نفل پڑھتا ہو یا اچھی طرح نماز پڑھتا ہو بلایا جاویگا نماز کے دروازے سے یعنی جو کہ خاص اہل نماز ہی کے لیے ہی کہا جاویگا کہ اے بندے داخل ہو اس دروازے سے اور جو کوئی ہو اہل جہاد سے یعنی جہاد بہت کیا ہوگا بلایا جاویگا جہاد کے دروازے سے اور جو ہوگا اہل صدقہ سے یعنی اللہ بہت دیتا ہوگا بلایا جاویگا دروازے صدقے کے سے اور جو کہ ہو اہل روزہ سے یعنی روزے بہت رکھتا ہو بلایا جاویگا دروازے ریان سے یعنی باب الصیام سے کہ نام اوسکا ریان ہی پس کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ نہین ضرورت ہی اوس شخص پر کہ بلایا جاوے ایک دروازے سے ان سب دروازون سے

یہ کہ بلایا جاوے سب دروازوں سے یعنی کچھ ضرورت تو ہی نہین کہ کوئی سب ہی دروازوں سے بلایا جاوے اگر ایک بھی دروازے سے بلایا جاویگا مراد کہ داخل ہونا بہشت مین ہی حاصل ہی لیکن باوجود اس جاننے کے پوچھتا ہون کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان دروازون سے بھی فرمایا کہ ہان اور امید رکھتا ہون مین کہ ہوویگا تو اونہین سے نقل کی یہ حدیث بخاری مسلم نے ف دوہری چیز سے مراد ہی شلاً دو درہم یا دو روپے یا دو غلام یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیرذلک اور بلایا جاویگا دروازون بہشت کے سے یعنی بلاوینگے نگہبان جنت کے سب دروازون سے اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایک عمل برابر اون اعمال کے ہی جنکے سبب سے مستحق داخل ہونے کا سب دروازون مین سے ہوتا ہی اور ریان کے معنی ہین سیراب کہا گیا ہی کہ وہ دروازہ ایسا ہی کہ پلایا جاتا ہی روزہ دار اوسمین شراب طہور پہلے پہنچنے کے درمیان جنت کے تا کہ جاتی رہے پیاس روزے مین جو یہان پیاسا رہا تھا اوسکے عوض اس دروازے سے داخل ہوگا سیراب ہوکر اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہی کہا جاتا ہی اوسکو باب الضحی پس جب ہوگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہان ہین وہ لوگ کہ مداومت کرتے تھے نماز ضحی پر یعنی اشراق یا چاشت پر یہ دروازہ تمہارا ہی پس داخل ہو اوسمین سے ساتھ رحمت خدا کے اور ایک حدیث مین آیا ہی باب التوبہ کہ توبہ والے اوسمین سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہی غصہ پینے والے اور عفو کرنے والے گناہ لوگون کے اوسمین داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہی کہ راضی برضاے مولی اوسمین داخل ہونگے اور ہوویگا اونہین سے یعنی اسلیے کہ حضرت ابوبکر مین یہ سب باتین پائی جاتی تھین ع ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشت کے آٹھ دروازے مین سات بند ہین اور ایک کھلا ہوا ہی توبہ کے لیے یہان تک کہ طلوع ہو آفتاب مغرب سے اور ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا جنت کے آٹھ دروازے ہین ایک دروازہ نمازیون کے لیے اور ایک دروازہ روزہ دارون کے لیے اور ایک دروازہ حاجیون کے لیے اور ایک دروازہ عمرہ کرنے والون کے لیے اور ایک دروازہ جہاد کرنے والون کے لیے اور ایک دروازہ ذاکرون کے لیے اور ایک دروازہ شکر کرنے والون کے لیے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہر عمل والے کے ایک دروازہ ہی جنت کے دروازون مین سے کہ پکارے جاوینگے اوس سے بسبب اوس عمل کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کی چوکھٹ کے دونون بازوؤن مین مسافت چالیس برس کی ہی اور البتہ آویگا اوسپر یعنی اوسکے دروازے پر ایک دن کہ وہ بھرا ہوگا یعنی بسبب ازدحام خلائق کے اور کہا ابوحرب بن ابی الاسود دئلی نے کہ آدمی بیٹھا رہیگا جنت کے دروازے پر بسبب ایک گناہ کے کہ کیا ہوگا سو برس اس حال مین کہ وہ دیکھتا ہوگا اپنی بیویون اور خادمون کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گنجیان جنت کی گواہی دینی لا الہ الا اللہ کی ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گنجیان جنت کی نماز ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی تم مین سے کوئی کہ وضو کرے پس پورا کرے وضو یعنی کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مگر کھولے جاوینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے جنت کے کہ داخل ہو جس دروازے سے چاہے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی بندہ کہ پڑھے پانچون نمازین اور روزے رکھے رمضان کے اور نکالے زکوٰۃ اور بچے ساتون گناہ کبیرہ سے مگر کہ کھولے جاوینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے بہشت کے روز قیامت کے ف ساتون گناہ کبیرہ سے ظاہر یہ مراد ہین کہ جو حدیث شریف مین آئے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو سات گناہون ہلاک کرنے والون سے عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ وہ کیا ہی فرمایا شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور سحر کرنا اور قتل کرنا اوس نفس کا کہ حرام کیا ہی اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور کھانا ربا کا اور کھانا مال یتیم کے اور بھاگنا جہاد مین سے اور بہتان کرنا عورتون پاکدامن بیخبر غافلات کو یعنی جو کہ پاک عفیف ہون فاحشات سے یہ حدیث بخاری مسلم مین ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی بندہ کہ مرجاوین اوسکے تین فرزند

ف اصل نسخہ مین بھی سات مذکور ہین بیان ایک دروازے کا رہگیا شاید غفلت کاتب سے رہا ہو اور اغلب ہی کہ آٹھون دروازہ قرینہ والون سے رہے ہون واللہ اعلم

ع اسکا ذکر جو تفصیل ہی اسکی

ع ع ایسا ہی دروازہ روزہ داروں کا ہی جو ہی ہی ہی

نا بالغ مگر کہ استقبال کرینگے اوسکا جنت کے آٹھون دروازون سے اور لینے کو آوینگے اوسکے کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکی دو بیٹیان ہون یا دو بہنین ہون یا دو پھپھیان ہون یا دو خالائین ہون اور یہ پرورش
اونکی کرتا ہو کھولے جائینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے بہشت کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ ڈرے اپنے رب سے
اور حفاظت کرے اپنے ستر کی یعنی بدکاری سے اور فرمان برداری کرے اپنے خاوند کی کھولے جاوینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے بہشت کے
اور کہا جاویگا اوسکو کہ داخل ہو جس دروازے سے چاہ انتہی اسی طرح اور بہت روایتین اور اقوال آئے ہین نامحرم کے نظر کرنے کی برائی
مین پس دیکھنے والا اور دکھلانے والے دونون گنہگار ہوتے ہین اور اسی طرح جو کوئی بے پردگی اپنے گھر والون مین روا رکھے وہ بھی سخت
گنہگار رہوتا ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخصون پر اللہ تعالی نے حرام کی ہی جنت ایک تو دائم الخمر پر اور دوسرے
ماں باپ کے نافرمان پر اور تیسرے دیوث پر جو کہ دیکھے اپنے گھر والون مین برائی یعنی زناکاری و بے پردگی وغیرہما اور نہ غیرت کرے اوپر
اور نہ منع کرے اونکو پس جو یہان رسم ہی کہ عورتین پھپھی خالہ وغیرہما کے بیٹون کے سامنے کہ نامحرم ہین ہوتی ہین اور خلا ملا رکھتی ہین
اونکے ساتھ اور مرد اونکے اوسے منع نہین کرتے اور روا رکھتے ہین اس بیغیرتی کو وہ دیوث ہین اور داخل وعید مذکور ہین چنانچہ
بیان مفصل اسکا بر محل اسکے ہوگا انشاء اللہ تعالی اللہ جل شانہ اس آفت سے سب مسلمانون کو بچاوے کہ بڑی ہی آگ لگ رہی ہی
گھر گھر مین مگر جسکو اللہ بچاوے وہی بچا ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی یاد کرے میری امت کے لیے چالیس
حدیثین کہ نفع دے اونکو اللہ بسبب اونکے کہا جاویگا اوسکو کہ داخل ہو جس دروازے سے بہشت کے چاہے تو ۞ مل ۞ درمنثور ۞

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ
اور وہ بولے شکر اللہ کا جسنے سچ کیا ہمسے اپنا وعدہ اور وارث کیا ہمکو اس زمین کا گھر پکڑینگے بہشت مین سے جہان
نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝
چاہین سو کیا خوب نیک بدلہ محنت کرنے والون کا ۞ مو ۞

اور کہینگے بہشتی کہ سب تعریف واسطے اوس خدا کے کہ جسنے سچا کیا وعدہ اپنا اور عطا کی ہمکو زمین جگہہ پکڑتے ہین ہم بہشت سے
جس جگہہ کہ چاہتے ہین ہم فرمایا اللہ تعالی نے پس اچھی مزدوری کام کرنے والون کی ہی بہشت ۞ فتح ۞ تفسیر ۞ انکو حکم ہی
کہ جہان چاہین ہین لیکن ہر کوئی وہی جگہہ پاویگا جو اوسکے واسطے رکھی ہی ۞ مو ۞ سچا کیا اللہ نے جو کچھ کہ وعدہ کیا تھا
ہمسے دنیا مین عقبی کی نعمتون کا اور زمین یعنی زمین جنت کی روایت ہی عکرمہ سے کہ زمین جنت کی سفید ہی چاندی کی جس جگہہ کہ
چاہتے ہین ہم یعنی ہوویگی ہر ایک کے لیے اونمین سے جنت کہ نہین بیان ہو سکتی وسعت اوسکی اور زیادہ ہونا اوسکا حاجت پر
پس اپنی اوس جنت مین جہان چاہیگا قرار پکڑیگا کام کرنے والونکی یعنی جو عمل خیر کرتے ہین دنیا مین ۞ مل ۞ درمنثور ۞

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ
اور تو دیکھے فرشتے گھر رہے ہین عرش کے گرد پاکی بولتے ہین اپنے رب کی خوبیان اور فیصلہ ہوا ہی اونمین انصاف کا
وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
اور یہی بات ہوئی کہ تعریف ہی اللہ کو جو صاحب ہی سارے جہان کا ۞ مو ۞

اور دیکھیگا تو فرشتون کو کہ گرداگرد ہو رہے ہونگے گرد عرش کے تسبیح کرتے ہین ہمراہ تعریف پروردگار اپنے کے اور حکم کیا جاویگا درمیان
اونکے ساتھ راستی کے یعنی بیچ اختتام ملا اعلی کے اور کہا جاویگا سب تعریف مخصوص ہی اللہ کے لیے ہی کہ پروردگار ہی عالمون کا ۞ فتح ۞

تفسیر تسبیح کرتے ہین الملئکہ یعنی کہتے ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یا سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح یا سبحان اللہ وبحمدہ اور یہ واسطے تلذذ کے ہونہ تعبد کے اسلیے کہ وہ مکلف نہین ہین اور حکم کیا جاویگا درمیان انکے یعنی درمیان انبیا اور امتون کے یا درمیان اہل جنت و نار کے ساتھ راستی کے یعنی عدل کے پس داخل ہونگے مؤمن جنت مین اور پکارا فرد وزخ مین اور کہا جاویگا یعنی کہینگے اہل جنت از راہ شکر کے جسوقت کہ داخل ہونگے بہشت مین اور پورا ہوگا وعدہ اللہ کا انکے لیے الحمد للہ رب العلمین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے واٰخر دعوٰھم ان الحمد للہ رب العلمین یعنی آخر قول انکا یہ ہوگا الحمد للہ رب العلمین ○ منقول ہی قتادہ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وقضی بینھم بالحق وقیل الحمد للہ رب العلمین ○ کہا کہ شروع کی اللہ تعالی نے اول پیدایش ساتھ حمد کے اور ختم بھی کی ساتھ حمد کے یعنی شروع کی ساتھ قول اپنے کے الحمد للہ الذی خلق السمٰوٰت والارض اور ختم کی ساتھ قول اپنے کے وقضی بینھم بالحق وقیل الحمد للہ رب العلمین ○ وہب سے منقول ہی کہ جو کوئی چاہے یہ کہ پہچانے حکم کرنا اللہ کا اوسکی خلق مین تو چاہیے کہ پڑھے آخر سورۂ زمر کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہی کہ جسنے پڑھی سورۂ زمر نہین منقطع کریگا اللہ امید اوسکی روز قیامت کے اور دیگا اوسکو ثواب ڈرنے والونکا کہ جو ڈرتے ہین اللہ تعالی سے اور پڑھتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر شب سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر ۔ مد ۔ در منثور ۔

کشاف ۔ تنبیہ ۔ ان آیات کریمہ سے برائی کفر و بدکاری کی اور خوبی ایمان و پرہیزگاری کی معلوم ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کفر و بدکاری سے کیا کچھ خرابیان بھگتنے گا اور ایمان و پرہیزگاری سے کیا کچھ نعمتین اور چین آخر کے پاویگا پس اقتضا عقل یہ ہی کہ ایسی باتین کرے کہ آخرت مین خراب ہو بلکہ ایسی باتین کرے کہ وہان چین کرے یہان کے چین کی فکر کرنی عاقل کا کام نہین کیا خوب کہا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ حق ہی عاقل پر اختیار کرے سات چیزون پر اختیار کرے فقر کو غنا پر اور ذلت کو عزت پر اور تواضع کو کبر پر اور بھوک کو سیری پر اور غم کو خوشی پر اور کم رتبے کو بلند مرتبے پر اور موت کو حیات پر ۔ منبہات ۔

سورۃ المؤمن مکیۃ وھی خمس وثمانون ایۃ وتسع رکوعات

اس سورۃ کا نام سورۂ مؤمن ہی اسلیے کہ امن دیتی ہی آگ دوزخ سے اور ان حامیمون کو لباب القران اور عرائس القران بھی کہتے ہین اور سورۂ غافر بھی کہتے ہین اسلیے کہ اول ہی سورت مین غافر الذنب مذکور ہی اور یہ سورت مکی ہی مگر الا الذین یجادلون دو آیتون تک کہ یہ مدنی ہین اور کہا حسن نے سوا آیت وسبح بحمد ربک کے کہ یہ مدنی ہی اور ابن عباس سے منقول ہی کہ حامیمین سب مکی ہین اور آیتین اسمین بچاسی ہین اور کلمات ایک ہزار ایک سو ننانوے اور حروف چار ہزار نو سو ساٹھ اور رکوع نو اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ زمر کے اسی لیے بعد اوسکے لکھی گئی اور اسلیے بھی بعد اسکے لکھی گئی کہ ابتدا اسکی مثل ابتدا اسکا قریب بہ ابتدا کہ زمر کا سر اہی تنزیل الکتب من اللہ العزیز الحکیم اور اسکا سر اہی حٰمٓ تنزیل الکتب من اللہ العزیز العلیم اور زمر کے اخیر مین ملائکہ کی تسبیح و تحمید کا ذکر ہی کہ فرمایا وتری الملئکۃ حافین من حول العرش یسبحون بحمد ربھم اور اسکی ابتدا مین اونکی تسبیح و تحمید کا ذکر ہی کہ فرمایا الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربھم الخ اور بہت مضمون آپسمین ایک دوسرے کے مناسب ہین اور ان حامیمون کی بہت فضیلت آئی ہی حدیث شریف و آثار مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ نے دین مجکو سات سورتین یعنی بڑی بڑی اور اول کی کہ انفال ہی اور تین

جگہہ توریت کے اور دین مجکو الر آیات طواسین تک جگہہ انجیل کے اور دین مجکو مایین طواسین کے حامیمون تک جگہہ زبور کے
اور فیضلت دی مجکو ساتھہ حامیمون اور مفصل کے نہین پڑھا اونکو کسی نبی نے پہلے میرے اور ابن عباسؓ سے ہی کہ ہر چیز کے لیے لباب
یعنی خلاصہ ہی اور لباب قرآن کا حامیمون ہین اور ابن مسعودؓ سے بطریق مرفوع کے ہی یعنی منقول آنحضرتؐ سے کہ حامیمون باغ ہین
باغون جنت کے سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حامیمون سات ہین اور دروازے جہنم کے بھی سات ہین آنحضرتؐ کی
ہر حم انمین سے ایک ایک دروازے پر یا دون دروازون مین سے کہینگی یا اللہ نہ داخل کر تو اس دروازے سے اوس شخص کو کہ ایمان نہ رکھتا تھا
مجہہ اور پڑھتا تھا مجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر درخت کے لیے پھل ہی اور پھل قرآن کے حامیمون ہین وہ
باغ ہین ارزانی کرنے والے سیر کرنے والے کے پس جو کوئی دوست رکھے یہ کہ میوہ خوری کرے جنت کے باغون مین پس چاہیے
کہ پڑھے حامیمون آخر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے خم کہ اوسکو سورۂ مؤمن کہتے ہین الیہ المصیر
تک اور آیت الکرسی وقت صبح کے محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے یعنی سب آفات وبلیات ظاہر و باطن کے سے شام تک
اور جو پڑھے انکو وقت شام کے محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے صبح تک ۞ در منثور ۞ جلد ۞ کشاف ۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

حٰمٓ ۝ تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ

اوتارنا کتاب کا اللہ سے ہی جو زبردست ہی خبردار گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرتا سخت

الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ اِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝

مار دینا مقدور کا صاحب کسیکی بندگی نہین ہوا اوسکے اوسی کی طرف پھر جانا ہی ۞ ف

اوتارنا کتاب کا جانب خدا غالب دانا کے سے ہی بخشنے والا گناہ کا قبول کرنے والا توبہ کا سخت کرنے والا عذاب کا صاحب قوت کسکی کا
نہین ہی کوئی معبود مگر وہ اوسی کی طرف ہی پھر جانا ۞ فقہ ۞ تفسیر ۞ حٰمٓ ان حروف مقطعات کے معنی اللہ ہی جانتا ہم
کچھہ معلوم نہین کہ کیا مراد ہی انسے اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ یہ اسم اعظم ہی اور بعضون نے کہا کہ ہر حرف اشارہ ہی حمد کے اتعالی کے
نام کی طرف مانند حکیم اور مجید اور مانند انکے کے اور بعضون نے کہا کہ یہ حروف قسم کے ہین اور بعضون نے کہا کہ نام سورت کا ہی اور
آیا ہی کہ جنگ حنین مین آنحضرتؐ نے لشکریان ہاتھہ مین لین اور کفار کے مونہون پر پھینکتے تھے اور کہتے تھے شاہت الوجوہ حٰمٓ
لا ینصرون یعنی ذلیل ہوئے مونہہ بہ برکت حم کے نہین مدد کیے جائینگے اور روایت مین آیا ہی کہ پس شکست پائی کافرون نے
حال انکہ تیر و نیزہ ادھر سے نہین چلا العلیم جاننے والا ہی اوسکو کہ تصدیق کی اوسکی اور تکذیب کی پس یہ تہدید ہی حشر کرون کے لیے
اور بشارت ہی مومنون کے لیے غافر الذنب ڈھانکنے والا ہی گناہ گنہگارون کے وقابل التوب قبول کرنے والا ہی توبہ
رجوع کرنے والون کی شدید العقاب یعنی سخت عذاب کرنے والا ہی مخالفین پر ذی الطول صاحب فضل کا ہی عارفین پر
یا صاحب غنی کا ہی یعنی بے پرواسب سے اور ابن عباسؓ سے ہی کہ غافر الذنب اور قبول کرنے والا توبہ کا واسطے اوسکے ہی کہ کہا
لا الہ الا اللہ اور شدید العقاب اوسکے لیے ہی کہ نہین کہتا ہی کہ الہ الا اللہ اور حسن بصری سے منقول ہی
بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے غافر الذنب وقابل التوب کہ کہا بخشنے والا ہی گناہ ہون کا اوسکے لیے کہ نہ توبہ کی اور
قبول کرنے والا توبہ کا ہی اوسکے لیے کہ توبہ کی اور منقول ہی کہ ایک شخص اہل شام مین سے کہ حضرت عمرؓ کے لشکر مین تھا اور شراب خوب پیتا تھا

وہ ایک دفعہ کہیں غائب ہو گیا اوسکو حضرت عمرؓ نے تلاش کیا اور لوگوں سے پوچھا کہ وہ کہاں ہے لوگوں نے کہا کہ وہ شراب خواری میں گرفتار ہے حضرت عمرؓ نے اپنے کاتب کو کہا کہ لکھ من عمر الی فلان سلم علیک وانا احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو بسم اللہ الرحمن الرحیم حٰمٓ الی قولہ الیہ المصیر یعنی عمر کی طرف سے فلانے کو معلوم ہو کہ سلام ہو تجھ پر اور میں تعریف بیان کرتا ہوں اوس اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اوسکے بسم اللہ الرحمن الرحیم حٰمٓ ساری آیت لکھوائی الیہ المصیر تک اور مہر کی اوس پر اور کہا اپنے رسول کو یعنی قاصد کو کہ نہ دینا تو یہ اوسکو جب تک کہ نہ پاوے تو اوسکو ہوشیار رہنے سے پھر دعا کی اوسکے لیے اور حکم کیا اون لوگوں کو کہ پاس بیٹھے تھے اونکے کہ دعا کرو اوسکے لیے کہ توبہ نصیب ہو اوسکو پس دعا کی لوگوں نے اوسکے لیے پس جب پونہچا اوسکے پاس وہ نامہ تو شروع کیا اوسنے پڑھنا اوسکو اور کہتا تھا کہ تحقیق اللہ نے وعدہ کیا مجھ سے یہ کہ بخشے گا مجھکو اور ڈرایا مجھکو اپنے عذاب سے پس بار بار پڑھتا تھا اوسکو یہاں تک کہ رویا پھر باز آیا شراب خواری سے جو جب اچھی طرح کامل ہوئی توبہ اوسکی پس جبکہ پونہچی یہ خبر اوسکی حضرت عمرؓ کو تو فرمایا کہ اسطرح کیا کرو جب دیکھو تم اپنے بھائی مسلمان کو کہ پھسلا ہے راہ حق سے تو رہنمائی کرو اوسکو اور آگاہ کرو اوسکو حق بات پر اور دعا کرو اللہ سے اوسکے لیے کہ توبہ نصیب ہو اوسکے لیے اور نہ ہو تم مددگار واسطے شیاطین کے اوسپر یعنی دعا بد اوسکے اور زیادہ خراب ہونیکے لیے نکرو کہ یہ باعث ہے شیطان ہونیکا تم پس تم بددعا کرو گے تو مددگار اوسکے ٹھہرو گے اور کہا قتادہ نے کہ تھا ایک جوان مدینے میں صاحب عبادت اور حضرت عمرؓ خوش ہوتے تھے اوسکا حال دیکھکر پس گیا وہ مصر کیطرف اور بگڑ گیا وہ جا کر پس باز نہیں آتا تھا برائیوں سے پس آیا حضرت عمر کے پاس کوئی شخص اوسکے قرابتیوں میں سے پس پوچھا حال اوسکا پھر پوچھا حال اوس جوان کا پس کہا اوسنے کہ نہ پوچھ مجھسے حال اوسکا کہا حضرت عمرؓ نے کیوں اوسنے کہا کہ وہ بگڑ گیا اور الگ ہو گیا یعنی خیر سے پس لکھا طرف اوسکے حضرت عمرؓ نے کہ فلانے شخص کو معلوم ہو جیو حٰمٓ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الہ الا ھو الیہ المصیر پس پڑھنے لگا وہ اوسکو اپنے نفس پر پس متوجہ ہوا خیر پر اور آیا ہے کہ ایک شخص آیا حضرت عمر بن الخطاب کے پاس اور کہا اے امیر المؤمنین میں نے قتل کیا ہے کسیکو پس آیا ہے میرے لیے بھی توبہ ہے پس پڑھی حضرت عمرؓ نے اوسسے آگے یہ آیت حٰمٓ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوب اور کہا کہ عمل کر اور ناامید نہو آدر ثابت بنانی سے منقول ہے کہ کہا تھا میں مصعب بن زبیر کے ساتھ بیچ نواح کوفے کے پس داخل ہوا میں ایک باغ میں اور پڑھنے لگا میں دو رکعت نماز کی پس شروع کی میں نے حٰمٓ المؤمن یہاں تک کہ پونہچا میں لا الہ الا ھو الیہ المصیر تک پس ناگہاں ایک شخص آیا پیچھے میرے سوار ایک خچر سفید پر اوڑھے ہوئے چادر یمن کی اور کہا کہ جب کہے تو غافر الذنب تو کہہ یا غافر الذنب اغفر ذنبی اور جب کہے تو قابل التوب تو کہہ یا قابل التوب اقبل توبتی اور جب کہے تو شدید العقاب پس کہہ یا شدید العقاب لا تعاقبنی اور جب کہے تو ذی الطول تو کہہ یا ذا الطول طل علیّ بخیر کہا ثابت نے کہ پس کہا میں نے اسکو پھر التفات کیا میں نے پس نہیں دیکھا میں نے کسیکو پس نکلا میں طرف دروازے کے پس کہا میں نے یعنی دروازے والوں سے کہ کیا گذرا ہے تمپر کوئی شخص کہ اوسپر چادر تھی یمن کی کہا لوگوں نے نہیں دیکھا ہمنے کسیکو پس تھے لوگ گمان کرتے تھے کہ وہ الیاس تھے ✦ مدّ درمنثور ✦ راہ

تنبیہ ۔ اس آیت میں جو صفت پاک پروردگار کی مذکور ہوئی کہ وہ گناہ بخشتا ہے اور توبہ قبول کرتا ہے اور عذاب شدید بھی کرتا ہے پس بندے کو چاہیے کہ صفت اوسکی رحیمی اور قہاری کی ملحوظ رکھے اور توبہ پوری کرے ایک بزرگ نے کیا خوب کہا ہے

کہ لائق ہی عاقل کو کہ جب توبہ کرے تو دس چیزین عمل مین لاوے استغفار زبان سے کرے اور ناوم ہو دل مین اور ترک دور کرے بدن سے گناہ کی چیز اور عزم کرے اسپر کہ پھر گناہ کبھی نہین کرے گا اور محبت رکھے آخرت کی اور بغض رکھے دنیا سے اور کلام کم کرے اور کم کھاوے اور کم سووے تاکہ فارغ ہو علم کی تحصیل کے لیے اور کم سووے کہ متقیون کی صفات مین سے آیا ہی کانوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ یعنی تھے وہ اس صفت پر کہ رات کو تھوڑا سا سوتے تھے یعنی اور نماز پڑھتے رہتے اکثر رات مین اور سحرون کو وہ بخشش مانگتے تھے یعنی کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ۔ منبہات

مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللّٰهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ○

وہی جھگڑتے ہین آیتون اللہ کی باتون مین جو منکر ہین سو تو نہ بہک اسپر کہ چلتے پھرتے ہین شہرون مین ۔ مو

نہین جھگڑتے جو آیتون خدا کے مگر کافر پس نہ فریب مین ڈالے تجکو آمد و رفت اونکی بیچ شہرون کے ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ نہین جھگڑتے الخ یعنی نہین جھگڑتے اونمین ساتھ جھٹلانے اور انکار کرنے اونکے مگر کافر چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ اور اسی پر محمول ہی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اِنَّ جِدَالًا فِي الْقُرْاٰنِ كُفْرٌ اور یہ قول حضرت کا وَرَايَاكُمْ وَالْمِرَاءَ فَإِنَّ الْمِرَاءَ فِيهِ كُفْرٌ یعنی بچو تم جھگڑنے سے قرآن مین اسلیے کہ جھگڑنا اسمین کفر ہو پس یہان بھی جھگڑنے سے یہی مراد ہی کہ ایک آیت سے دوسری کو جھٹلانے اور تکذیب انکار کرے اوسکا پس جھگڑنا آیتون مین واسطے واضح کرنے شبہون اونکے کے اور حل مشکلات اونکے کے اور استنباط معانی اونکی کے اور رد کرنے کجرووں کے ساتھ اونکے جہاد اعظم ہی راہ خدا مین آمد و رفت اونکی شہرون مین یعنی واسطے تجارتون نفع دینے والیون کے اور کسبون فائدہ مندون کے کہ صحیح سالم پھرتے ہین یہ حال قریش کا ہی کہ شام اور یمن کے شہرون مین اسی طرح آمد و رفت رکھتے تھے اور اپنے مال کی تجارت کرتے تھے اور نفع اوٹھاتے تھے پس فرمایا کہ جب اللہ نے اونکے کفر کی گواہی دی تو واجب ہوا اوسپر کہ کچھ حقیقت اونکی نہ سمجھے اور یہ حال اونکا فریب مین نہ ڈالے اسلیے کہ انجام کار اونکا راجع طرف زوال کے ہی اور بعد اوسکے شقاوت ابدی حاصل ہی کہ ہمیشہ عذاب مین رہین گے پھر بیان فرمایا کہ اسی طرح اگلون نے رسولون کو جھٹلایا تھا اور جدال باطل کرتے تھے دیکھو کیا انجام کار اور عاقبت بد اونکی ہوئی ایسا ہی انکا حال ہونا ہی پس فرمایا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ ۔ مدثر منثور ۔ کشاف

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ○

جھٹلایا تھا پہلے انسے قوم نوح نے یعنی نوح کو اور اور جماعتون نے بعد قوم نوح کے اور قصد کیا ہر ایک امت نے ساتھ غیر اپنے کے تو کہ پکڑ لیوین اوسکو اور مکابرہ کیا ساتھ شبہات بیہودے کے تو کہ ناچیز کرین ساتھ اوسکے سخن درست کو پس پکڑ لیا مینے اونکو پس کیونکر تھا عذاب میرا ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ اور جماعتون نے یعنی اون لوگون نے کہ جمع ہو کر چڑھیائے رسولون پر اور مقابلہ کیا اونکا اور وہ عاد اور ثمود اور قوم لوط وغیرہم تھے اور قصد کیا ہر امت یعنی ان آیتون مین سے کہ وہ قوم نوح اور احزاب تھی تو کہ پکڑ لین اوسکو پھر قتل کرین اوسکو اور باطل سے مراد کفر ہی اور حق سے ایمان پس معنی لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ کے یہ ہین تو کہ ابطال کرین ساتھ کفر کے ایمان کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مدد کرے باطل کی تو کہ نابود کرے

ساتھ باطل کے حق کو پس تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ اللہ کا اور ذمہ اوسکے رسول کا پس پکڑ لیا میںنے اونکو یعنی اونھوں نے قصد کیا اپنے رسول کے پکڑنے کا پس گرفت کی میںنے جزا اونکی اوپر اور اونکے پکڑنے رسولوں کے یہ کہ پکڑ لیا میںنے اونکو پس کیسا ہوا عذاب میرا یعنی تم گذرتے ہو اونکے شہروں پر پس دیکھتے ہو اثر اسکا ۞ وکذلک حقت کلمت ربک علی الذین کفروا انھم اصحب النار ○

اور ایسی ہی ٹھیک ہو چکی بات تیرے رب کی سنکر دن پر کہ یہ ہین دوزخ والے ۞ مع

اور اسی طرح ثابت ہوا حکم پروردگار تیرے کا کافرون پر کہ وہ رہنے والے دوزخ کے ہین ۞ فتح ۞ تفسیر انھم اصحب النار بدل محل رفع کے ہے بدل کلمۃ ربک سے یعنی مثل اس وجوب کے واجب ہوا کافرون پر ہونا اونکا اصحاب نار سے اور معنی اسکے یہ ہین کہ جیسے کہ واجب ہوا ہلاک کرنا اونکا دنیا مین ساتھ عذاب جڑ پیڑ سے اوکھیڑنے والے کے ایسے ہی واجب ہوا ہلاک کرنا اونکا ساتھ عذاب دوزخ کے آخرت مین ۞ مل اب آگے تعریض ہے کافرون کو کہ دیکھو عظمت ہماری اپنی اور پھر تم ہمارا شریک اور وںکو کرتے ہو اور ہمارا اور ہمارے رسول کا کہنا نہین مانتے ۞

الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربھم ویؤمنون بہ ویستغفرون للذین امنوا ربنا وسعت کل شیء رحمۃ وعلما فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقھم عذاب الجحیم ○

جو لوگ اوٹھا رہے ہین عرش اور جو اوسکے گرد ہین پاکی بولتے ہین اپنے رب کی خوبیان اور اوسپر یقین رکھتے ہین اور گناہ بخشواتے ہین واسطے اون کے جو ایمان لائے اون کے ہمارے رب ہر چیز سمائی ہے تیری مہر اور خبر مین سو معاف کر اونکو جو توبہ کرین اور چلین تیری راہ اور بچا اونکو آگ کی مار سے ۞ مع

وہ جو اوٹھا رہے ہین عرش کو اور جو گرداگرد عرش کے ہین پاکی بیان کرتے ہین ہمراہ تعریف پروردگار اپنے کے اور ایمان لاتے ہین ساتھ اوسکے اور بخشش چاہتے ہین واسطے مومنون کے کہتے ہین اے پروردگار ہمارے گھیر لیا ہے تو نے سب چیزون کو رحمت و علم کے پس بخش اونکو کہ توبہ کی اور پیروی کی تیری راہ کی اور نگاہ رکھ اونکو عذاب دوزخ سے ۞ فتح ۞ تفسیر وہ جو اوٹھا رہے ہین عرش کو یعنی اوٹھانے والے عرش کے اور گرداگرد عرش کے کروبی ہین اور یہ سب سردار فرشتون کے ہین اور روایت کیا گیا ہے کہ عرش کے اوٹھانے والون کے پانون نیچے کی زمین مین ہین اور سر نیچے عرش کے اور جھکے ہوئے ہین نہین اوٹھانے والے نظر اپنی اور وہ منسوب ساتوین آسمان کے فرشتون کے نہایت خوف الٰہی رکھتے ہین اور ساتوین آسمان کے فرشتے زیادہ خوف رکھتے ہین منسوب اوس آسمان والون کے کہ نیچے اوسکے ہے اور اوس آسمان والے زیادہ خوف رکھتے ہین منسوب اوس آسمان والون کے کہ نیچے اوسکے ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرش کے اوٹھانے والون کے کانون کی لو سے اونکے مونڈھون تک مسافت سات سو برس کی راہ کی ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ مابین ٹخنے ایک کے حاملین عرش سے اوسکے قدم کے نیچے تک مسافت پانسو برس کی راہ کی ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کر رکھا ہے تمام فرشتون کو یہ کہ صبح اور شام کو سلام کیا کرین عرش کے اوٹھانے والون کو بسبب بزرگی دینے کے واسطے اونکے تمام فرشتون پر اور بعضون نے کہا کہ گرد عرش کے ستر ہزار صفین فرشتون کی ہین کہ طواف کرتے ہین عرش کا لا الٰہ الا اللہ کہتے ہوئے اللہ اکبر کہتے ہوئے اور پرے اونکے ستر ہزار صفین ہین کھڑی ہوئی کہ لا الٰہ الا اللہ کہتے ہین اور اللہ اکبر کہتے ہین اور پرے اونکے لاکھ صفین ہین بائین ہاتھ رکھے ہوئے بائین ہاتھ پر یعنی جیسے نماز مین کھڑے رہتے ہین

نہین ہی اونمین سے کوئی مگر کہ وہ تسبیح کر رہا ہی ساتھ اوس مضمون کے کہ نہین تسبیح کرتا ہی ساتھ اوسکے دوسرا یعنی ہر ایک سے نئے نئے مضمون سے تسبیح کر رہا ہی اور بقول مجاہد کے درمیان اوٹھانے والون عرش کے اور عرش کے ستر ہزار پردے نور کے ہین اور امام جعفر رض سے منقول ہی کہ ہر دو دو پایون عرش کے درمیان مین اسقدر مسافت ہی کہ پرندجانور سریع السیر ستر ہزار برس مین ایک پائے سے دوسرے پائے تک پونہچے اور عرش کے آٹھ پائے ہین اور عرش ہر روز ساتھ ستر ہزار رنگون نورانی کے منور ہوتا ہی کسی چیز کو مخلوق مین سے طاقت نظر کرنے کی طرف اوسکے نہین ہی اور تمام چیزین عرش کے آگے مانند ایک کڑے کے ہی جنگل مین اور کہا ہی علمانے کہ ہر ایک عرش کے اوٹھانے والون مین سے اور اونمین سے کہ گرد عرش کے ہین چار چار مونہ رکھتا ہی ایک مونہ بیل کا سا اور ایک مونہ شیر کا سا اور ایک مونہ کرگس کا سا اور ایک مونہ انسان کا سا اور ہر ایک اونمین سے چار چار بازو رکھتا ہی دو دو بازو مونہ پر ڈھکے ہین تو عرش کو بیحکم بیہوش نہون اور دو بازو دون سے اوڑتا ہی اور کلام اونکا سوائے تسبیح اور تہلیل اور تحمید اور تمجید اور تکبیر کے اور کچھ نہین ہی باقی بیان کرتے ہین ابن شہر بن حوشب سے روایت ہی کہ اوٹھانے والے عرش کے آٹھ ہین چار اونمین سے کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور چار کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ اور یہ قول اونکا بسبب دیکھنے گناہون بنی آدم کے ہی اور وہب سے روایت ہی کہ عرش کے اوٹھانے والے ابتو چار ہین پھر جب ہوگا روز قیامت کا تو مؤید ہونگے اونکے چار فرشتے اور ایک فرشتہ اونمین سے بصورت انسان کے ہی تو کہ سفارش کرے بنی آدم کی درباب رزقون اونکے کے اور ایک فرشتہ بصورت شیر کے ہی تو کہ سفارش کرے درندونکی درباب رزقون اونکے کے پس جب اوٹھایا اونھون نے عرش کو تو گر پڑے زانوؤن کے بل غلت خدا سے پس تمین کیے گئے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پس سیدھے اوٹھ کھڑے ہوئے اپنے پانون پر اور روایت کیا گیا ہی کہ قدم عرش کے اوٹھانے والون کے زمینون کی تہ مین ہین اور زمینین اور آسمان اونکی کمرون تک ہین اور وہ کہہ رہے ہین سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اور ایمان لاتے ہین ساتھ اوسکے یعنی تصدیق کرتے ہین اوسکی کہ وہ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ہی اور فائدہ اس بیان فرمانے کا باوجود جاننے ہمارے کے اس بات کو کہ اوٹھانے والے عرش کے اور وہ فرشتے کہ گرد اوسکے ہین جو کہ تسبیح و تحمید کر رہے ہین مؤمن ہین ظاہر کرنا شرف و فضل ایمان کا ہی اور رغبت دلانی اوسمین جیسے کہ وصف بیان فرمایا انبیا کا اکثر جگہہ ساتھ صلاح کے اسی لیے اور جیسے کہ اعمال خیر کے بعد بیان فرمایا یعنی سورۂ بلد مین ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس ظاہر کیا ساتھ اوسکے فضل ایمان کا اور رعایت کیا گیا تناسب بیچ قول اوسکے کے وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا گویا کہ کہا گیا کہ وہ ایمان لاتے ہین ساتھ اوسکے اور استغفار کرتے ہین اونکے لیے کہ ہم مثل حال اونکے ہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ بسبب اشتراک کے ایمان مین واجب ہوتا ہی یہ کہ آپسمین ایک دوسرے کی خیرخواہی کرے اور شفقت کرے ایک دوسرے پر اگرچہ بعید ہون مکان کہا مطرف نے کہ بڑے خیرخواہ اللہ کے مومن ہندون کے فرشتے ہین کہ کیسی کیسی دعائین کرتے ہین اور بڑے بدخواہ مؤمنون کے شیاطین ہین کہ طرح بطرح سے بہکاتے ہین اور حملہ وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا کا مطلب یہ ہی کہ رحمت تیری چھا رہی ہی سب چیزون پر اور علم تیرا محیط ہی سب چیزون کو کہ کوئی چیز تیرے علم سے باہر نہین پس بخش اونکو کہ توبہ کی یعنی جانا تو نے اونسے توبہ کرنا اور پیروی کی تیری راہ کی یعنی راہ حق کی کہ جسکی طرف بلایا تو نے اونکو وَقِهِمْ

معا + در منثور

فضیلت حاملین عرش

فضیلت الاحول

قولہ وسعت کل شیء رحمۃ وعلما الآیۃ ای وسعت رحمتک وعلمک کل شیء فحذف المضاف واقیم المضاف الیہ مقامہ وکل شیء مفعول وسعت والمعنی ان رحمتک وعلمک وسعا کل شیء من المؤمن والکافر والمطیع والعاصی فالمراد بالذین تابوا الذین علمت منہم التوبۃ وصدق الرجوع الیک من قولہم تاب الحرامی اذا رجع عن قطع الطریق

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ

اور بیہ کہ اے اور داخل کر اونکو بسنے کے باغون مین جنکا وعدہ تو نے اونکو اور جو کوئی نیک ہو اونکے باپون مین اور عورتون مین اور اولاد مین

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

بیشک تو ہی ہی زبردست حکمت والا +مو+

اے پروردگار ہمارے اور داخل کر اونکو بہشتون ہمیش رہنے کی مین وہ جو وعدہ کیا ہی تو نے ساتھ اونکے اور داخل کر اونکو بھی کہ جو شایستہ کار ہون باپون اونکے سے اور بیبیون اونکی سے اور فرزندون اونکے سے تحقیق تو ہی غالب باحکمت +تفسیر+ یعنی اگرچہ بہشت ملتی ہی اپنے عمل سے جورو بیٹا اور باپ نہین کام آتے لیکن تیری حکمتین ایسی بھی ہین کہ ایک کے سبب سے کتنون کو اعلی درجے مین پونہچاوے اپنے عمل سے زیادہ اور بدلا ہو اپنے بھی عمل کا وہ عمل یہ کہ آزور کہتے ہون کہ ہم بھی اوسی کی چال چلین یہ نیت قبول پڑجاوے +مو+ کہا سعید بن جبیر نے کہ داخل ہوگا مؤمن جنت مین اپس کہیگا کہان ہی باپ میرا کہان ہی مان میری کہان ہی فرزند میرا کہان ہی بیوی میری اپس کہین گے فرشتے کہ اونھون نے عمل نہین کیا مانند عمل تیرے کے اپس کہیگا مؤمن کہ مینے عمل کیا تھا اپنے لیے بھی اور اونکے لیے بھی اپس فرماویگا اللہ تعالی کہ داخل کرو اونکو بھی جنت مین تو ہی غالب باحکمت یعنی تو ایسا بادشاہ ہی کہ تو سب پر غالب ہی تجھپر کوئی غالب نہین آسکتا اور تو باوجود بادشاہت وعزت اپنی کے نہین کرتا ہی ایسی کہ خالی ہو حکمت سے اور جب حکمت تیری کا یہ ہی کہ وفا کرے تو اپنے وعدے کو +مد+ +معا+

وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

اور بچا اونکو بُرائیون سے اور جسکو تو بچاوے بُرائیون سے اوس دن اور یہ جو ہی یہی ہی بڑی مراد پانی +مو+

اور نگاہ رکھ اونکو عذابون سے اور جسکو نگاہ رکھے تو عذابون سے اوسدن پس تحقیق مہربانی کی تو نے اوسپر اور یہ تقدیر نگاہ رکھنے کا وہی ہی مطلب یا بڑی +تفسیر+ یعنی تیری مہر سے ہو کہ بُرائیون سے بچے اپنے عمل سے کوئی نہین بچ سکتا تھوڑی بہت بُرائی سے کون خالی ہی +مو+ وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ کے معنی یہ ہین کہ بچا تو اونکو جزا سیات سے اور وہ عذاب دوزخ کا ہی اور یہ یعنی دفع کرنا عذاب کا +مد+ +تنبیہ+ ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ دولت ایمان اور پیروی راہ حق کی ایسی چیز ہین کہ جنکے سبب سے فرشتے بخشش مانگتے ہین اونکے حاصل کرنے والون کے لیے بلکہ اونکے متعلقون کے لیے بھی اور کیون نہو کہ اللہ تعالی اسسے راضی ہوتا ہی اور جس سے وہ راضی ہو اوسکے سب خیر خواہ ہوجاتے ہین مصرع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست +حضرت عمر رضی سے منقول ہی کہ اللہ تعالی نے سات چیزون کو سات چیزون مین پوشیدہ رکھا ہی رضا کو پوشیدہ رکھا ہی طاعت مین اور غضب کو پوشیدہ رکھا ہی معصیت مین اور اسم اعظم کو پوشیدہ رکھا ہی قرآن مین اور لیلۃ القدر کو پوشیدہ رکھا ہی رمضان کے مہینے مین اور صلوۃ وسطی کو پوشیدہ رکھا ہی پانچون نمازین مین اور اولیا کو پوشیدہ رکھا ہی خلق مین اور موت کو پوشیدہ رکھا ہی عمر مین +منہ+

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِیْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝

جو لوگ منکر ہین اونکو پکارا جاویگا کہ البتہ اللہ بیزار ہوتا تھا زیادہ اس سے جو تم بیزار ہوتے ہو اپنے جی سے جسوقت کہ بلائے جاتے تھے یقین لانے کو پھر تم منکر ہوتے تھے

تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے آواز دیا جاویگا اونکو کہ تحقیق دشمن رکھنا خدا کا تمکو جسوقت کہ بلائے جاتے تھے تم دنیا مین طرف ایمان کے پس کافر رہتے تھے تم زیادہ تر ہی دشمن رکھنے تمھارے سے اپنے تئین یعنی دوزخ مین اپنے اوپر بد دعا کرین

اور کہینگے کاشکے معدوم ہون اور یہ دشمن رکھنا ہی اپنے تئین واللہ اعلم اور ممکن ہی کہ معنی یون ہون کہ تحقیق دشمن رکھنا خدا کا انکو سخت تر ہی دشمن رکھنے تمھارے سے اپنے تئین جسوقت کہ بلائے جاتے تھے تم طرف ایمان کے پس کافر رہتے تھے تم یعنی قبول نکرنا ایمان کا عداوت نفس اپنے کی ہی اگرچہ اسکو نہین جانتے تھے پس جزا اس عداوت نفس اپنے کی عداوت خدا کی ہوئی انکے لیے لیکن شدت اور عذاب اور ضرر پونہچانا یہان ظاہر ہوا واللہ اعلم ✤ **فائدہ** ✤ **تفسیر** ✤ یعنی روز قیامت کے جب داخل ہونگے کافر دوزخ مین اور دشمن رکھینگے اپنے نفسون کو تو پکارینگے اونکو نگہبان دوزخ کے کہ البتہ دشمن رکھنا اللہ کا تمھارے نفسون کو بہت بڑا ہی دشمن رکھنے تمھارے سے اپنے نفسون کو اور معنی یہ ہین کہ کہا جائیگا اونکو روز قیامت کے کہ دشمن رکھتا تھا اللہ تمھارے نفسون کو کہ حکم کرنے والے تھے ساتھ برائی اور کفر کے جسوقت کہ انبیا بلاتے تھے تمکو طرف ایمان کے اور تم نہین قبول کرتے تھے ایمان کو اور اختیار کرتے تھے اوسپر کفر کو اشد اوس چیز سے کہ دشمن رکھتے ہوتم اونکو آج اس حال مین کہ تم دوزخ مین ہو جسوقت کہ ڈالا نفسون نے تمکو دوزخ مین بسبب اتباع تمھارے کے اونکی خواہشون کے اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ البتہ دشمن رکھنا اللہ کا تمکو اب بہت بڑا ہی دشمن رکھنے بعض تمھارے سے بعض کو مانند قول اللہ تعالی کے وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا یعنی روز قیامت کے انکار کریگا بعض تمھارا بعض سے اور لعنت کریگا بعض تمھارا بعض کو کافر رہتے تھے تم یعنی عمر تھے کفر پر ✤ **مد** ✤

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ

بولے اے رب ہمارے تو موت دے چکا ہمکو دوبار اور زندگی دے چکا دوبار اب ہم قائل ہوئے اپنے گناہون کے پھر اب ہی ہے نکلنے کو

مِّنْ سَبِيْلٍ ○

کوئی راہ ✤ **مو** ✤

کہینگے اے پروردگار ہمارے مارا تو نے ہمکو دوبار اور زندہ کیا ہمکو تو نے دوبار پس اقرار کیا ہمنے ساتھ گناہون اپنے کے پس کیا ہی طرف نکلنے کے کوئی راہ یعنی حیلہ ہی تر جمکہتا ہی نطفہ تھے خدا تعالی نے جان دی بعد ازان قبض روح کی پھر زندہ کیا واللہ اعلم ✤ **فائدہ** ✤ **تفسیر** ✤ پہلے مٹی تھے یا نطفہ تم دے ہی تھے پھر جان پڑی توجی پایا پھر مرے پھر جیے یہ ہوئی دو موتین اور دو حیاتین ✤ **مو** ✤ یہ بات کافر اسی لیے کہینگے کہ وہ منکر تھے دنیا مین زندہ ہونے کے بعد موت کے پس اقرار کرینگے روز قیامت کے دو موتون کا اور دو حیاتون کا ذو موتین اور دو حیاتین یہ کہ تھے وہ مردہ اپنے باپون کی پشتون مین پھر زندہ کیا اونکو اللہ نے دنیا مین پھر جب اجل آئی مرے پھر زندہ کیا اونکو بعث کے لیے روز قیامت کے پس یہ دو موتین اور دو حیاتین ہوئین اور دلالت کرتا ہی اسپر یہ قول اللہ تعالی کا وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ یعنی اور تھے تم مردہ پس زندہ کیا تمکو اللہ نے پھر مارینگا تمکو پھر زندہ کریگا تمکو اور بعضون نے کہا کہ موت پہلی دنیا مین اور دوسری قبر مین بعد زندہ کرنے کے سوال کے لیے اور زندہ کرنا پہلا زندہ کرنا اوسکا ہی قبر مین بعد مرنے کے سوال کے لیے اور دوسرا بعث کے لیے پس اقرار کیا ہمنے جب کہ دیکھینگے کہ مارنا اور جلانا نکر رہوا تو جانینگے کہ اللہ قادر ہی اعادے پر جیسے کہ وہ قادر ہی پہلے بار پیدا کرنے پر پس اقرار کرینگے اپنے گناہون کا یعنی انکار بعث وغیرہ کا پس کیا ہی طرف نکلنے کے یعنی آگ سے کوئی راہ کبھی یا نا امیدی واقع ہی کہ نکلینگے اور نہ راہ ہوگی طرف اوسکے اور یہ کلام اون شخصون کا کہی غالب ہوگی اونپر پاس نہین کہینگے مگر لزوم راہ کے اور اسی لیے آیا جواب حسب اوسکے اور وہ یہ قول اللہ تعالی کا ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ✤ **معا** ✤ ✤ **مد** ✤

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ○

یہ تمپر اسواسطے کہ جب کہ پکارا اللہ کو اکیلا تو تم منکر ہوئے اور جب اوسکے ساتھ شریک کیجاوے تو تم یقین لاوینگے اب حکم وہی ہوگا کہ اللہ سب سے اوپر بڑا ✤ **مو** ✤

یہ عذاب بسبب اسکے ہی کہ جب یاد کیا جاتا تھا خدا اکو تنہا انکار کرتے تھے تم اور اگر شریک اوسکا مقرر کیا جاتا تھا باور رکھتے تھے تم
پس حکم واسطے اللہ بلند قدر بڑے کے ہی + فتح + تفسیر + یعنی اس عذاب مین جو تم گرفتار ہو اور تمکو راہ نکلنے کی جو کبھی نہین
ہوتے کی بسبب انکار تمھارے کے ہی توحید الٰہی سے اور بسبب باور کرنے تمھارے کے شرک کو پس حکم واسطے اللہ کے ہی حیثیت
سے کہ حکم کیا تم پر ساتھ عذاب ہمیش کے بلند قدر یعنی بلند ہو شان اوسکی پس نہین روکی جاتی قضا اوسکی یعنی بڑے کی یعنی بڑی ہی
بادشاہت اوسکی پس بے حد ہی جزا اوسکی اور کہا گیا ہی کہ تھے حروریہ کہ ایک فرقہ تھا خوارج کا نکالا تھا اونھون نے اسی سے
لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ یعنی کسیکا حکم نہین ہی سوا حد کے اور کہا قتادہ نے جب نکلے اہل حروراء کہا علی رضی نے کہ کون ہین یہ کہا لوگون نے کہ یہ حکم
ہین یعنی کہتے ہین لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ پس کہا علی رضی نے کہ یہ کلمہ حق ہی کہ ارادہ کیا گیا ہی ساتھ اسکے باطل یعنی حکم تو اللہ ہی کا ہی مگر یہ
اس سے نہین مراد ہی کہ سوا اللہ کے حکم رسول کا ہی اور نہ خلیفہ کا پس وہ جو یہ اس سے مراد رکھتے ہین یہ باطل ہی + مدن + جواب آیت
سابق کا محذوف ہی کچھ حاجت اوسکی تھی بسبب دلالت کرنے ظاہر کے اوسپر یعنی جواب اسکا یہ ہی کہ نہین ہی راہ نکلنے کی اور یہ عذاب
ہمیشہ رہنا دوزخ مین بسبب اسکے ہی کہ جب کہا جاتا تھا کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ انکار کرتے تھے تم اور کہتے تھے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ
اِلٰهًا وَّاحِدًا یعنی کیا کر دیا ہے معبودون کو ایک معبود اور اگر اللہ کے ساتھ کسیکو شریک کرتے تھے تو تم تصدیق کرتے تھے اوس
شرک کی + معالم + پھر بیان کیا اپنی قدرتون کا فرماتے ہین کہ ایسی ذات قادر کے ساتھ محض عاجزون کو کیونکر شریک کرتے ہو

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ○

وہی ہی جو دکھلاتا ہی تمکو نشانیان اپنی اور اوتارتا ہی واسطے تمھارے آسمان سے روزی اور سوچ وہی کرے جو رجوع رہتا ہو + صوا +

وہ ہی جو کہ دکھلاتا ہی تمکو نشانیان اپنی اور اوتارتا ہی واسطے تمھارے آسمان سے رزق اور نہین نصیحت پکڑتا مگر وہ شخص جو رجوع کرتا ہی
طرف خدا کے + فتح + تفسیر + نشانیان یعنی ہوا اور ابر گرجنا کڑکنا اور بجلی اور مانند اسکے کے رزق یعنی مینہ اس لیے کہ وہ سبب
رزق کا ہی اور نہین نصیحت پکڑتا اور نہین عبرت پکڑتا مگر ساتھ نشانیون اللہ کے مگر وہ شخص کہ توبہ کرتا ہی شرک سے اور رجوع کرتا ہی
طرف اللہ کے اسلیے کہ معاند نصیحت نہین پکڑتا ہی پھر فرمایا مؤمنون کے لیے فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ مد

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○

سو پکارو اللہ کو نری کر کر اوسکے واسطے بندگی اور بڑے برا مانین منکر + صوا +

پس یاد کرو خدا کو خالص کر کر واسطے اوسکے عبادت کو یعنی شرک سے اگرچہ ناخوش رکھین کافر + تفسیر + روایت کیا مسلم اور
ابو داؤد اور نسائی نے عبد اللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے پیچھے نماز کے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ
لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ + در منثور

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ○

صاحب اونچے درجون کا مالک تخت کا اوتارتا ہی بھید کی بات اپنے حکم سے جسپر چاہے اپنے بندون مین کہ ڈر سناوے دن ملاقات کے دن سے

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○

جس دن وہ لوگ نکل کھڑے ہونگے چھپی نہ رہیگی اللہ پر اونکی کوئی چیز کسکا راج ہی اوسدن اللہ کا ہی جو اکیلا ہی دبا ہوا اللہ + صوا +

وہ ہی بلند کرنے والا مرتبون کا صاحب عرش کا ڈالتا ہی وحی کو اپنے حکم سے اوپر جسکے چاہتا ہی اپنے بندون مین سے تا کہ ڈر سناوے

اوس بندے کو روز ملاقات سے یعنی ساتھ خدا کے اور فرشتوں کے اوس روز کہ وہ باہر نکلینگے قبروں سے نہ پوشیدہ ہوگا اللہ پر اونسے کچھ خدا فرماویگا کسکے لیے ہی بادشاہی آج کے دن پھر آپ ہی جواب دیگا واسطے اللہ اکیلے غالب کے ۔ تفسیر ۔ یعنی رفیع الدرجات کے ہین بلند کرنے والا آسمانون کا بعض اونکے کا بعض پر یا بلند کرنے والا درجات بندون اپنے کا دنیا مین ساتھ رسید کے یا بلند کرنے والا مومنون کے درجون کا جنت مین اور ذوالعرش کے معنی ہین مالک عرش اپنے کا جو اوپر ہی سب آسمانون کے پیدا کیا اوسکو واسطے طواف کرنے ملایکہ اپنے کے اور واسطے ظاہر کرنے عظمت اپنی کے باوجود بے پروائی اپنی کے سلطنت اپنی اور روح جبرئیل ہین یا وحی کہ جس سے زندہ کرتا ہی دلون کو جیسے کہ زندہ کرتا ہی بدنون کو ساتھ ارواح کے مِنْ اَمْرِہٖ یعنی بسبب امر اپنے کے یا ساتھ امر اپنے کے اور کہا ابن عباس نے مِنْ قَضَآئِہٖ یعنی حکم اپنے سے اور بعضون نے کہا مِنْ قَوْلِہٖ یعنی وحی بھیجتا ہی قول اپنے سے لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ ڈراوے یعنی اللہ ما یُلْقِی عَلَیْہِ یعنی جسپر وحی بھیجی کہ وہ نبی ہی وہ ڈراوے بندون کو اور دلالت کرتی ہی اسپر قرأت یعقوب کی لِتُنْذِرَ اور یوم التلاق سے مراد دن قیامت کا ہی اسلیے کہ ملینگے اوسمین آسمان والے اور زمین والے اولین و آخرین اور کہا قتادہ اور مقاتل نے کہ ملینگے اوسمین خلق اور خالق اور میمون بن مہران نے کہا کہ ملینگے اوسمین ظالم و مظلوم اور بعضون نے کہا کہ ملینگے اوسمین عابد معبود اور بعضون نے کہا کہ ملیگا اوسمین آدمی ساتھ عمل اپنے کے اور بقولے ملینگی ارواح ساتھ بدنون کے اور بارزون کے معنی ہین نکلینگے قبرون سے اور ظاہر ہونگے کہ نہین چھپائیگی اونکو کوئی چیز نہ پہاڑ و مکانات وغیرہ سے اور نہ پوشیدہ ہوگا اللہ پر اوسمین یعنی اعمال و احوال اونکے سے کچھ اور فرماویگا اللہ تعالی اوسدن بعد فنا خلق کے اوسوقت کہ کوئی جواب دینے والا نہوگا کسکے لیے ہی بادشاہت آج پھر جب کوئی جواب دیگا تو آپ ہی فرماویگا کہ واسطے اللہ واحد قہار کے ہی یعنی وہ ایسا ہی کہ قہر کیا خلق پر ساتھ موت کے اور بعضون نے کہا کہ پکار یگا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہیگا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ سپس جواب دینگے اوسکو اہل محشر لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ اور ابن عباس سے منقول ہی کہ پکار یگا پکارنے والا آگے قیامت کے یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّکُمُ السَّاعَۃَ یعنی اے لوگون آئی تم پر قیامت پس سناویگا ان کلمات کو زندون کو اور مردون کو اور اوتریگا اللہ طرف آسمان دنیا کے پھر پکار یگا پکارنے والا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ ۔ اور ابن جریج سے ہی تفسیر اس آیت کی کہ کہا جبار یعنی ہر کش آگ کے مسند و قہون مین بند کیے جاوینگے پھر کہا جاویگا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ پھر کہا جاویگا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ ۔ مثل معا بجس در مثنوی ۔

الْیَوْمَ تُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝

آج جلا یا جاویگا ہر جی جیسا کمایا ظلم نہین آج بیشک اللہ شتاب لینے والا ہی حساب ۔ صف

آج کے دن بدلا دیا جاویگا ہر شخص بحسب اوس چیز کے کہ کی ہی کچھ ظلم نہین ہی آج تحقیق سند اجلد حساب کرنے والا ہی ۔ تفسیر ۔ جب کہ ثابت ہوئی یہ بات کہ اوسدن بادشاہت اللہ وحدہ ہی کے لیے ہوگی تو بیان فرمائے نتیجے اسکے اور وہ یہ ہین کہ ہر نفس بدلا دیا جاویگا ساتھ اوس چیز کے کہ کی ہی دنیا مین قسم بھلائی اور برائی سے اور ظلم سے امن ہوگا اسلیے کہ وہ ظلم کرنے والا نہین ہی بندون پر اور حساب مین دیر نہین لگنے کی اسلیے کہ نہین باز رکھیگا اوسکو ایک کا حساب لینا دوسرے کے حساب لینے سے پس تمام خلق سے حساب لیگا وقت واحد مین کہ وہ اسرع الحاسبین ہی جابر سے روایت ہی کہ کہا پوچھی مجھکو ایک حدیث ایک شخص سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے در باب قصاص کے پس خریدا مینے ایک اونٹ اور باندھا مینے اوسپر کجاوا پھر چلا مین طرف ابوسکے ایک مہینے بھر پہان تک کہ آیا مین مصر مین پس آیا مین عبداللہ بن انیس کے پاس اور کہا مینے اوسسے کہ ایک حدیث پونہچی ہی مجکو

تمسے درباب قصاص کے یعنی پس بیان کرو اوسکو بالمشافہ پس کہا عبداللہ نے کہ سنا میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ اوٹھاویگا اللہ قبر میں سے بندون کو سنگے بغیر ختنہ کیے بہم کہا ہمنے کیا ہی بہم فرمایا وہ یہ ہی کہ نہیں ہونگی ساتھ اونکے کوئی جنس پھر پکاریگا اونکو ساتھ آواز کے کہ سُنینگے اوسکو وہ کہ دور ہونگے جیسے کہ سنینگے اوسکو وہ کہ قریب ہونگے اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الدَّيَّانُ یعنی مین بادشاہ ہون مین جزا دینے والا ہون نہین لائق واسطے کسیکے اہل جنت مین سے یہ کہ داخل ہو جنت مین اور نہ واسطے کسیکے اہل دوزخ مین سے یہ کہ داخل ہو دوزخ مین اس حال مین کہ اوسکے پاس ہو حق کسیکا یہان تک کہ بدلا لون مین اوسکا اوس سے یہان تک کہ طپانچہ مارا ہوگا کسیکو اوسکا بھی بدلا لیا جاویگا کہا ہمنے کیونکر ہوگا یہ اوس حال مین کہ ہم آوینگے اللہ کے پاس بے ختنہ کیے بہم فرمایا ساتھ حسنات اور سیئات کے یعنی نیکیان ظالم کی مظلوم کو ملینگی اور نیکیان ہونگی یا ہونگیں کی پہلے بدلا اوسکے تو برائیان مظلوم کی ظالم کو دیجاوینگی اور پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ اور ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ کہا گناہ تین طرح کے ہین پس ایک تو گناہ اس طرح کے ہین کہ نہ بخشے جاتے ہین اور ایک گناہ اس طرح کے ہین کہ نہین بخشے جاوینگے اور ایک گناہ اس طرح کے ہین کہ نہین چھوڑا جاویگا اونمین سے کچھ پس وہ گناہ کہ بخشا جاتا ہی یہ ہی کہ بندہ گناہ کرتا ہی پھر بخشش مانگتا ہی اللہ سے پس بخشا جاتا ہی اوسکے لیے اور وہ گناہ کہ نہین بخشا جاویگا شرک ہی اور وہ گناہ کہ نہین چھوڑا جاویگا اوسمین سے کچھ پس حق کسیکا ہی پھر پڑھی ابن عباسؓ نے یہ آیت اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ بدلا لیا جاویگا واسطے بکری منڈی کے سینگ والی بکری سے کہ سینگ مارا ہوگا اوسکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسپر ہو کچھ حق مسلمان بھائی اوسکے کا آبرو اوسکی سے یا اور کچھ پس معاف کروا لے اوس سے اوسکو آج پہلے اسکے کہ نہونگے دینار اور نہ درہم اگر ہونگے ظالم کے لیے عمل اچھے لیے جاوینگے اوس سے بقدر حق اوسکے کے اور اگر نہونگی اوسکے لیے نیکیان لیجاوین گی برائیان حق والے کی پس رکھی جاوین گی ظالم پر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانتے ہو تم اے اصحاب کیا ہی مفلس کے عرض کیا صحابہ نے مفلس ہم مین وہ شخص ہی کہ نہ درہم ہی اوسکے پاس اور نہ اسباب پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق مفلس امت میری سے وہ شخص ہی کہ آویگا دن قیامت کے ساتھ نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کے اور آویگا وسیاتھ اس حالت کے کہ تحقیق برا کہا ہوگا کسیکو اور بہتان زنا کا کیا ہوگا کسیکو اور کھایا ہوگا مال کسیکا اور کیا ہوگا خون کسیکا اور مارا ہوگا کسیکو پس دیا جاویگا ایک نیکیون اوسکی سے اور ایک نیکیون اوسکی سے پس اگر تمام ہوئین نیکیان اوسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے ساتھ سزا گناہون کے کہ اوسپر ہی تو لیجاوینگی خطائین مظلومونکی پھر ڈالی جاوینگی ظالم پر پھر ڈالا جاویگا وہ آگ مین اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ ادا کیے جاوینگے حقوق طرف حق والون کی دن قیامت کے یہان تک کہ بدلا لیا جاویگا بکری منڈی کے لیے سینگ والی سے

مد ۔ در منثور ۔ مشکوٰۃ

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِيْنَ ۭ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۔ يَعْلَمُ خَاۗىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝

اور ڈرا اونکو روز قیامت سے اوس وقت کہ دل نزدیک پہنچ گردن کے ہونگے بھرے ہوئے غم سے نہین ہی واسطے ظالمون کے کوئی دوست اور نہ شفاعت کرنے والا کہ بات اوسکی قبول کیجاوے جانتا ہی خدا خیانت آنکھون کی اور جو کچھ چھپا رکھتے ہین سینے

دل نزدیک چنبر گردن کے ہونگے یعنی اونچے ہونگے دل اونکے اپنے ٹھکانے کی جگہ ہوے اور جا لگیں گے اونکے گلون مین پس تو وہ نکل پڑینگے
کہ جاوین اور نہ اپنی جگہون پر پھر جاوین گے تو آرام پاوین واسطے ظالمون کے یعنی کافرون کے آو خیانت آنکھون ہی مراد ہی چوری کی نگاہ
سے دیکھنا اون چیزون کو کہ نہین درست دیکھنا اوسکا یا اشارہ کرنا آنکھ سے لوگون کے عیب کی طرف اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہین
سینے قسم امانت یا خیانت سے اور بعضون نے کہا کہ وہ یہ ہی کہ دیکھے طرف اجنبی عورت کے ساتھ شہوت کے چوری کی نظ سے پھر فکر کرے
ساتھ قلب اپنے کے بیچ جمال اوسکے کے اس حال مین کہ نہ جانے اوسکی نظر و فکر کو وہ کہ روبرو اوسکے ہو اور اللہ اس سبکو جانتا ہی
منقول ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ کے کہ کہا ایک شخص ہوتا ہی قوم مین پس
گذرتی ہی اونپر عورت پس اونکے سامنے وہ نظر بچی کر لیتا ہی اور جب غافل ہوتے ہین لوگ کنکھیون سے دیکھتا ہی اوسکو پھر جب دیکھتے ہین تو یہ نظر
بچی کر لیتا ہی اوسکی طرف نہین دیکھتا اور اللہ مطلع ہی اوسکے دل پر کہ وہ چاہتا ہی دیکھنا اوسکا اور آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا
پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْکَذِبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَةِ
فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ۔ مد ۔ در منثور ۔ تنبیہ ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اجنبی
عورت وغیرہا کو ہرگز نہ دیکھے اسلیے کہ اس نظر سے بڑی بڑی آفتین پیدا ہوتی ہین اسی لیے کلام اللہ و حدیث مین جا بجا ممانعت آئی ہی
اسی سے فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ
خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ
زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا یعنی کہہ اے محمد مؤمن مردون کو کہ ڈھاکین نظرین اپنی یعنی نامحرمون کے دیکھنے سے اور محفوظ رکھین اپنے
سترون کو یہ امر موجب پاکیزگی کا ہی اونکے لیے بلاشبہ اللہ آگاہ ہی ساتھ اون چیزون کے کہ کرتے ہین اور کہہ مؤمن عورتون کو کہ ڈھاکین نظرین
اپنی اور محفوظ رکھین ستر اپنے اور ظاہر نہ کرین محل زینت اپنی کے مگر او سقدر کہ ظاہر ہی اوس سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَلنَّظْرَةُ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ اِبْلِیْسَ یعنی نظر تیر ہی ابلیس کے تیرون سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے
لکھا ہی فرزند آدم پر حصہ اوسکا زنا سے پاویگا اوسکو بیشک پس زنا آنکھ کا دیکھنا ہی نامحرم کو اور زنا زبان کا کلام بیہودہ کرنا اور
نفس آرزو کرتا ہی اور خواہش کرتا ہی اور تصدیق کرتا ہی اوسکو یا جھٹلاتا ہی اوسکو یعنی اگر فعل بد کیا سچ کیا اوسکو اور اگر باز رہا
جھٹلایا اوسکو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی خدا تعالی نے دیکھنے والے اور دکھلانے والے پر اور احیا مین ہی
کہ ایک شخص نے یحیی علیہ السلام سے پوچھا کہ کونسی چیز ہی ابتدا زنا فرمایا نظر اور آرزو کرنی اور ہدایہ مین اور اوسکی شرح کفایہ
مین حدیث نقل کی ہی کہ جو کوئی نظر کرے طرف محاسن یعنی جمال عورت اجنبیہ کے شہوت سے ڈالا جاویگا اوسکی آنکھون مین سیسا
روز قیامت کے اور جو کوئی چھوے ہتیلی عورت کی کہ نہ ہو اوس سے راہ یعنی محرم نہ ہو اور نہ بیوی ہو تو رکھا جاویگا اوسکی ہتیلی پر انگارا
روز قیامت کے اور فرمایا حضرت امام ربانی نے کہ نہین تمام ہوتا ہی ورع یہان تک کہ جانے دس چیزون کو فرض اپنے تفتیش پر
ایک تو محافظت زبان کی غیبت سے اور دوسرے اجتناب بدگمانی سے اور تیسرے اجتناب مسخراپن سے اور چوتھے پست کرنا نظر کا
محارم سے یعنی اون چیزون سے کہ حرام ہی دیکھنا اونکا مانند عورت اجنبیہ اور امرد وغیرہما کے اور پانچوین سچی زبان اور چھٹے
یہ کہ جانے احسان اللہ تعالی کا اپنے پر تا کہ عجب نہ پیدا ہو اور ساتوین یہ کہ خرچ کرے مال اپنا حق مین اور نہ خرچ کرے
اوسکو باطل مین اور آٹھوین یہ کہ نہ چاہے واسطے نفس اپنے کے بلند مرتبے اور تکبر اور نوین محافظت نمازون پر اور

دسوین استقامت سنت و جماعت پر

وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۚ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝

اور اللہ چکاتا ہے انصاف اور جنکو پکارتے ہین اوسکے سوا نہین چکاتے ہین کچھ بیشک اللہ جو ہے وہی ہے سنتا دیکھتا ہوا

اور خدا حکم کرتا ہے ساتھ حق کے اور جنکو کافر پوجتے ہین سو آخدا کے نہین حکم کرتے ساتھ کسی چیز کے تحقیق خدا وہ ہے سننے والا دیکھنے والا ✦ تفسیر ✦ اور خدا حکم کرتا ہے یعنی وہ ذات پاک کہ جسکی یہ صفتین ہین نہین حکم کرتا مگر ساتھ عدل کے اور معبود اونکے نہین حکم کرتے کچھ وہ ہے سننے والا الخ یہ تقریر اللہ تعالی کے اس قول کی یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ اور وعید ہے کافرون کے لیے کہ وہ سنتا ہے اوس چیز کو کہ وہ کہتے ہین اور دیکھتا ہے اوس چیز کو کہ کرتے ہین لوگ اور وہ سزا دیگا اونکو اوپر اور تعریض ہے اونکے لیے کہ جنکو پوجتے ہین سو آخدا کے کہ وہ نہین سنتے اور نہین دیکھتے ✦ مدث

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ

کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھتے آخر کیسا ہوا اونکا جو تھے انسے پہلے وہ تھے انسے

مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝

سخت زور مین اور جو نشان چھوڑ گئے زمین مین پھر اونکو پکڑا اللہ نے اونکے گناہون پر اور نہ ہوا اونکو اللہ سے کوئی بچانے والا ✦ مو

کیا نہین سیر کی ہے انھون نے زمین مین تو دیکھین کہ کیونکر ہوا آخر کار اون لوگون کا کہ تھے پہلے انسے وہ زیادہ تر انسے قوت مین اور نشانیون مین بیچ زمین کے یعنی محل اور قلعے بہت سے بنا کر چھوڑ گئے پس گرفتار کیا یعنی سزا اونکو دی خدا نے بسبب گناہون اونکے اور نتھا واسطے اونکے خدا سے یعنی اوسکے عذاب سے کوئی پناہ دینے والا ✦ تفسیر ✦ آخر کار اون لوگون کا کہ تھے پہلے انسے یعنی اسوقت کے کفار سے پہلے جنھون نے رسولون کو جھٹلایا اونکا انجام کار کیا اونھون نے نہین دیکھا ✦ مدث

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ

یہ اسلیے کہ اون پاس آتے تھے اونکے رسول کھلے نشان لے کر پھر منکر ہوئے پھر اونکو پکڑا اللہ نے بیشک وہ زور آور ہے سخت

الْعِقَابِ ۝

مارنے والا ✦ مو

یہ عذاب بسبب اسکے تھا کہ آتے تھے اونکے پاس پیغمبر اونکے ساتھ دلیلون ظاہر کے پس کفر کیا اونھون نے پس گرفتار کیا اونکو خدا نے متحقق خدا زور آور ہے یعنی قادر ہے ہر چیز پر سخت عذاب کرنے والا یعنی جب عذاب کرے ✦

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا

اور بھیجا ہے بھیجا موسیٰ کو اپنی نشانیان دیکر اور کھلی سند فرعون اور ہامان اور قارون پاس پھر کہنے لگے

سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝

یہ جادوگر آخر جھوٹا ✦ مو

اور تحقیق بھیجا ہمنے موسیٰ کو ساتھ نشانیون اپنی کے اور ساتھ حجت ظاہر کے طرف فرعون اور ہامان اور قارون کے پس کہا اونھون نے وہ جادوگر ہے جھوٹا ✦ تفسیر ✦ نشانیون سے مراد ہین نو معجزے اونکے جیسے کہ اور جگہ فرمایا وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ اور وہ یہ ہین عصا اور طوفان اور ٹڈی اور جوئین اور مینڈک اور خون اور کثرت میوہ کون کی اور خون کہ تمام پانی خون ہی خون ہو گیا تھا اور قحط اور نقصان پھلون کا اور فرعون بادشاہ مصر کا اور مدعی ربوبیت کا تھا اور ہامان وزیر اوسکا

اور قارون مقرب اور ندیم فرعون کا تھا موسیٰ علیہ السلام ساتھ نو معجزون کے اور دعوت باحجت کے وہ بھیجے ہوئے اور اونھون نے تکذیب و انکار اونکا کیا اور دلیلون ظاہر کو سحر و کذب بتایا + مد + بحث + قارون تھا قوم بنی اسرائیل مین لیکن مرضی مین موافق فرعون و الون کے اور اونھین کی دولت سے کما تا تھا مال + مو +

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ

پھر جب پونچا اون پاس لیکر سچی بات ہمارے پاس سے بولے مارو بیٹے اونکے جو یقین لائے ہین اوسکے ساتھ اور جیتی رکھو اونکی عورتین

وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ

اور جو داؤ ہے سنکرون کا سو غلطی مین + مو +

پس جب آیا موسیٰ اونکے پاس ساتھ پیغام سچ کے یعنی نبوت کے ہمارے پاس سے کہا اونھون نے مارڈالو بیٹے اون لوگون کے کہ ایمان لائے اوسکے ساتھ اور جیتا رکھو بیٹیون اونکی کو اور نہین ہے مکر کافرون کا مگر تباہی مین ۔ ف فرعون پہلے پیدائش موسیٰ ع کے بنی اسرائیل کی اولاد کو مارڈالتے تھے تو موسیٰ باقی رہے اور جب کہ موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے محفوظ رکھا قتل سے باز رہے اور پھر جب موسیٰ علیہ السلام نے نبوت اپنی ظاہر کی فرعون کے امیرون نے کہا کہ بنی اسرائیل کے بیٹون کو قتل کرنا چاہیے تا مد موسیٰ کی نکرین پھر قتل اختیار کیا اور بیٹیون کو واسطے خدمت قبطیون کی عورتون کے جیتا چھوڑتے تھے + بحث + معا + مد +

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ

اور بولا فرعون مجکو چھوڑو کہ مارڈالون موسیٰ کو اور پڑا پکارے اپنے رب کو مین ڈرتا ہون کہ بگاڑے تمہاری راہ یا

اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ

نکالے ملک مین خرابی + مو +

اور کہا فرعون نے اے یارون چھوڑو مجکو تو مارون مین موسیٰ کو اور چاہیے کہ دعا کرے اپنے پروردگار کی جناب مین یعنی تو اوسکو میرے قتل سے بچاوے تحقیق مین ڈرتا ہون اس سے کہ بدل ڈالے دین تمہارے کو یا یہ کہ ظاہر کرے بیچ زمین کے فساد کو + تفسیر + جب فرعون ارادہ حضرت موسیٰ کے قتل کا کرتا تھا تو تابعین کہتے تھے کہ ست مار اسکو کہ یہ وہ نہین ہے کہ جس سے تو ڈرتا ہے یا اوسکے درجے کو نہین پہونچتا ہے نہین ہے یہ مگر ساحر اور جب کہ تو اسکو مارڈالیگا تو لوگ شبہے مین پڑینگے جانینگے کہ تو عاجز آیا اوسکے مقابلہ کرنے سے ساتھ دلیل کے اور ظاہر یہ ہے کہ فرعون یقینا جانتا تھا کہ یہ نبی ہین اور جو کچھ یہ لائے ہین معجزے ہین سحر نہین ہین لیکن تھا وہ مفسد و خونی کہ ذرہ ذرہ سی بات مین آدمی کو مارڈالتا تھا پس کیونکر نہ قتل کرتا اوسکو کہ جانتا تھا کہ میری سلطنت کو یہ تباہ کریگا ولیکن وہ ڈرتا تھا کہ ایسا نہو اگر مین ارادہ اونکے قتل کا کرون تو ہلاک ہو جاؤن چنانچہ جملہ وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ شاہد صدق اس پر نہایت ڈرنے اوسکے کے موسیٰ سے اور اونکی دعا کرنے سے اپنے رب سے اور یہ کہنا اوسکا کہ چھوڑو مجکو تو مارڈالون موسیٰ کو واسطے فریب دینے قوم اپنی کے تھا کہ تمہین روکتے ہوئے الا مین تو مارنے کو مستعد ہون اور واقع مین مارے ڈر کے نہین مار سکتا تھا تحقیق مین ڈرتا ہون یعنی اگر نہ قتل کرون اوسکو یہ کہ تغیر کرے تمہارے دین کو کہ تم جسپر ہو اور تھے وہ پوجتے فرعون کو اور بتون کو اور فساد سے مراد ہے نشست و عون آپسمین کہ جس سے اس زمین کا جاتا رہے اور معطل رہین کھیتیان اور کسب و عایش گویا اوسنے کہا کہ مین ڈرتا ہون اس سے کہ خراب کرے وہ دین تمہارا بسبب بُلانے تمہارے کے اپنے دین کی طرف یا خراب کرے دنیا تمہاری بسبب اوسکے کہ

ظاہر ہون فتنے بسبب اوسکے + مد + ل +

وَقَالَ مُوسٰٓى اِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّىْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝

اور کہا موسیٰ نے میں پناہ لیچکا ہوں اپنے اور تمہارے رب کی ہر غرور والے سے جو یقین نہ کرے حساب کے دن پر ۝

اور کہا موسیٰ نے تحقیق میںنے پناہ پکڑی ساتھ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمہارے کے شر ہر متکبر سے کہ باور نہیں رکھتا ہی روز حساب کو ۔ تفسیر ۔ جب سُنا حضرت موسیٰ نے کہ فرعون میرے قتل کا ارادہ رکھتا ہی تو اپنی قوم سے کلام مذکور کہا اور یہ جو کہا وَرَبِّكُمْ اس کہنے مین رغبت دلائی اونکو اسپر کہ اقتدا کرین اونکا پس پناہ انگین ساتھ اللہ کے جیسے اونھون نے مانگی اور توکل کرین اللہ پر جیسے اونھون نے کیا اور من کل متکبر کہا تھا کہ شامل ہو پناہ مانگنے کو فرعون سے اور اور زبردستون سے اور تکبر سے مراد ہی تکبر کرنا حق کے قبول کرنے سے اور یہ سب متکبرون مین بدترین تکبر ہی اور لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ اسی لیے کہا کہ جب آدمی مین جمع ہوتے ہین تکبر اور تکذیب جزا کی اور بے پروائی عاقبت کی تو اسباب سنگدلی اور جرأت کرنے کے اللہ پر اور اوسکے بندون کے کامل بہم پہونچتے ہین ۔ بڑے سے بڑا گناہ ۔ تنبیہ ۔ روز حساب سے مراد ہی دن قیامت کا کہ اوسمین ہر چھوٹا جاویگا بندہ ہر چیز سے حتی کہ اوسکی سماعت اور بصارت سے سوال کیا جاویگا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا یعنی کان اور آنکھ اور دل ان سبکی اوس سے بوچھ ہی پس اب ہی اوسپر ہی کہ حساب لے اپنے نفس سے پہلے اسکے کہ مناقشہ کیا جاوے حساب مین اسلیے کہ یہ بندہ تاجر ہی راہ آخرت مین اور یونہی اسکی عمر اسکی ہی اور نفع اسکا صرف کرنا عمر اپنی کا ہی طاعتون اور عبادتون مین اور ٹوٹا اسکا صرف کرنا عمر کا ہی معاصی و برائیون مین اور نفس اسکا شریک ہی اس تجارت مین اور وہ اگرچہ صلاحیت خیر و شر کی رکھتا ہی لیکن گناہون کی طرف بہت متوجہ ہوتا ہی اور شہوات کی طرف نہایت مائل ہوتا ہی پس ضرور ہی اسکو مراقبہ اور محاسبہ کرنا اوس سے اسلیے کہ اگر مہمل چھوڑیگا نفس کو ایک لحظہ تو خیانت کرنے لگیگا اور اگر بہت مہمل چھوڑیگا تو بہت خیانت کریگا یہان تک کہ جاتا رہیگا اصل مال سارا اور جسنے مہمل نہ چھوڑا اوسکو بلکہ نگہبانی کی اوسکی اور حساب لیتا رہا اوس سے ظاہر ہوگا اوسکے لیے نفع اور ٹوٹا اور زیادتی اور نقصان اور دلیل واجب ہونے محاسبۂ نفس کی یہ قول اللہ تعالی کا ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۔ پس اس آیت مین اشارہ ہی طرف لازم ہونے محاسبۂ نفس کے اور عملون گذشتہ کے پس گویا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ چاہیے کہ دیکھے ایک تمہارا اون اعمال کو کہ آگے بہیجتے ہین روز قیامت کے لیے کہ آیا وہ عمل اچھے ہین کہ جو نجات دینگے اسکو یا بُرے ہین کہ جو ہلاک کرینگے اسکو پس بلاشبہ حساب روز قیامت کے ہلکا ہوگا اوسپر کہ حساب لیتا رہے اپنے نفس سے دنیا مین اور دشوار ہوگا حساب اوسپر کہ مہمل چھوڑے نفس کو اور نہ حساب لے اوس سے پس بلاشبہ جو کوئی محاسبہ لے اپنے نفس سے حالت نرمی مین پہلے حساب شدید کے عود کریگا امر اوسکا طرف رضا اور غبطہ کے یعنی اللہ تعالی اوس سے راضی ہوگا اور حال اوسکا اون رشک لیجانیکے ہوگا اور جو کوئی مہمل چھوڑے اوسکو اور حساب نہ لے اوس سے عود کریگا امر اوسکا طرف ندامت و حسرت کے پس ہر انسان جب مریگا تو کھلجاویگا اوسکے لیے مرنے ہی جو کچھ کہ نہین تھا کھلا اوسکی زندگانی مین جیسے کہ کھلتا ہی بیدار ہونے والے کے لیے جو کچھ کہ نہین تھا اوسکے لیے کھلا اوسکے سوتے مین اور لوگ اب سوتے ہین پھر جب مرینگے تو جاگ اوٹھینگے پس کھلیگا اوسکے لیے اول جو کچھ کہ نفع دیگا اوسکو قسم نیکیون اوسکی سے اور جو کچھ کہ ضرر پہنچاویگا اوسکو قسم بُرائیون اوسکی سے پس نہین دیکھے گا اپنی بُرائیون کی طرف مگر کہ حسرت کریگا اوپر ایسی حسرت کہ اختیار کریگا بیٹھنا شدت آگ مین واسطے خلاصی پانے کے حسرت سے پس آدمی جبتک کہ دنیا مین ہی باز رکھتے ہین اوسکو مشغلے دنیا کے مطلع ہونے سے اعمال بد پر پس بسبب موت کے منقطع ہوجائینگے اوس سے مشغلے اور معلوم ہونگے لگین گے اوسکے لیے تمام اعمال اوسکے نزدیک انقطاع نفس کے پہلے دفن ہونے کے اور روشن ہوگی اوس حال مین آگ فرقت کی لذائذ دنیا فانیہ سے اور یہ ایک طرح کا عذاب ہی کہ ہجوم کریگا اوسپر پہلے دفن اور بعد دفن

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول شہید ہر قرض ادا ہوجاتا ہی قبل اس کے کہ قیامت کے دن حساب ہو پہلے نفس سے قبل اسکے کہ حساب لیا جاوے اوسکا اللہ کی طرف سے اور مومن کو اللہ تعالی کی طرف سے ہر قسم کی راحت کا وعدہ ہی اور کافر کو ہر قسم کی تکلیف کا اور یہ دونون باتین اوسکے اعمال پر مرتب ہونگی اور اعمال کا مدار نیت پر ہی پس ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی نیت کو درست کرے اور اخلاص پیدا کرے اور ریا سے بچے اور اگر کوئی عمل اون کے اعمال مین پایا جاوے جو اللہ کے لیے نہ ہو تو اوسکا ثواب ضائع ہوجاتا ہی اور اوسکو عذاب ہوتا ہی اور عمل صالح کی قبولیت کے لیے دو شرطین ہین ایک اخلاص دوسری متابعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر عمل صالح کی قبولیت کے لیے ان دونون شرطون کا پایا جانا ضروری ہی اور ان دونون شرطون کا ثبوت قرآن و حدیث سے ہوتا ہی

پھیری جاوینگی روح اوسکی طرف بدن اوسکے کے ایک اور طرح کے عذاب کے لیے اور ہوگا حال اوسکا مانند حال اوس شخص کے کہ ہین کرے
ایک مدت تلک بیچ گھر ایک بادشاہ کے بادشاہون مین سے نائبانہ اوسکے باعتماد اوسکے کہ بادشاہ تنگ گیری نہین کرنے کا اوسکے امر مین
یا نہین جانیگا افعال بد اوسکے پس پکڑلیا اوسکو بادشاہ نے ایک دن ناگہان اور پیش کیا اوسپر ایک کاغذ کہ جمع کیے گئے تھے
اوسمین تمام فواحش و قصور اوسکے ذرہ ذرہ اور بادشاہ قاہر غیرتناک ہی اور برحرام اپنے کے بدلا لینے والا ہی اوسنے کہ قصور کرتے ہین
اوسکے ملک مین التفات نہین کرتا ہی اوسکی طرف کہ سفارش کرے اوس سے کسی گنہگار کی پس سوچنا چاہیے اوس شخص کے امر مین
کہ کیا حال ہوگا اوسکا پہلے واقع ہونے عذاب بادشاہ کے اوسپر قسم خوف اور خجالت اور الم اور ندامت سے پس ایسا ہی ہوگا حال میت کا
کہ فریفتہ ہی دنیا کی لذتون مین پہلے اوترنے عذاب قبر کے بلکہ نزدیک موت اوسکی کے اور جو کہ احتراز کرتا ہی دنیا کی خواہش کی چیزون سے
اور مشغول ہوتا ہی طاعتون مین اور نہین ہوتا ہی اوسکو انس غیر ذکر خدا سے تو ہوتا ہی حال اوسکا مانند حال اوس شخص کے کہ ہو قیدی بیچ مکان تنگ
تاریک کے پھر کھولا جاوے اوسکے لیے دروازہ پس نکلے اوس سے طرف باغ وسیع بے انتہا کے اور اوس مین طرح طرح کے درخت اور
شگوفے اور جاڑ اور میوے اور حوض اور نہرین ہون پس بنا برا سکے لائق ہی عاقل کو یہ کہ متوجہ ہو اپنے نفس پر اور دیکھے اوسکو اپنی نفس
کیا نہین جانتا تو کہ آگے تیرے جنت اور دوزخ ہی اور تو جانے والا ہی طرف ایک کے اونمین سے عنقریب پس کیا ہی تجکو کہ نہین مستعد ہوتا
تو موت کے لیے حال انکہ وہ بہت ہی نزدیک ہی طرف تیرے ہر قریب چیز سے پس تو اگرچہ جانتا ہی اوسکو دور لیکن اللہ تعالی جانتا ہی اوسکو قریب
جیسا کہ فرمایا ہی اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ اور شاید کہ وہ آچک لیجاوے تجکو آج یا کل پس پشیمان
جبکہ آوینگی تو آجاویگی اچانک غیر آگے بھیجے رسول یعنی قاصد کے اس لیے کہ نہین ہی اوسکے آنے کے لیے سن معین اور نہ وقت
معلوم نہ گرمی مین ہی اور نہ جاڑے مین اور نہ رات مین اور نہ دن مین اور نہ لڑکپنے مین اور نہ جوانی مین اور نہ بڑھاپے مین بلکہ ہر دم تیرے دمون سے
لائق ہی اسکے کہ آجاوے موت اوسمین ناگہان اور اگر نہ آوے موت اوسمین ناگہان تو مرض آجاوے ناگہان اور وہ پونہچاوے طرف
موت کے پس کیا عجیب غفلت ہی تیری اوس سے کیا نہین تامل کرتا تو اللہ تعالی کے قول مین اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ
فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ اور کیا عجیب ہی حال تیرا کہ تو دعوی کرتا ہی ایمان کا اپنی زبان سے اور اثر نفاق کا ظاہر ہوتا ہی تجہ مین کیونکہ بلاشبہ مالک
تیرا اور مولی تیرا متکفل ہوا ہی تیرے لیے بیچ امر دنیا کے کہ فرمایا ہی وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا اور تو
جھگڑتا ہی اوسکو ساتھ افعال اپنے کے اور جنگ کرتا ہی تو اوس سے مانند جنگ کرنے مدہوش شیفتہ شراب کے اور سپرد کیا ہی امر آخرت کا طرف
سعی تیری کے کہ فرمایا ہی وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اور تو موتہہ موڑتا ہی اوس سے مانند موتہہ موڑنے مغرور حقیر جاننے والے کے
حال انکہ نہین ہی یہ ایمان کی علامتون مین سے پس اگر کفایت کرتا ایمان زبانی تو کیون ہوتے منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے مین پس کیا
جرأت ہی تیری اللہ تعالی کی معصیت پر اگر ہی وہ ساتھ اعتقاد تیرے کے اس بات پر کہ اللہ تعالی نہین دیکھتا ہی تجکو تو کیا بڑا ہی کفر تیرا اور اگر ہی
وہ ساتھ جاننے تیرے کے اس بات کو کہ اللہ تعالی دیکھتا ہی تجکو تو کیا بدترین برائی تیری ہی اور کیا اشد حماقت تیری ہی پس کس دلیری سے
مستحق ہوتا ہی تو اوسکے قہر و غضب کا اور عذاب شدید کا کیا تجکو یہ گمان ہی کہ تو تحمل اوسکے عذاب و عقاب کا ہوگا افسوس صد افسوس
گویا کہ تو ایمان نہین رکھتا ہی روز حساب پر کیونکہ اگر ڈاکٹر خبر دے تجکو ایک نہایت کھانے لذیذ کھانے کے حق مین کہ یہ کھانا ضرر کریگا
تجکو تیری بیماری مین تو صبر کریگا تو اوس سے اور پھیر دیگا اوسکو پس کیا ہی قول اللہ تعالی کا کہ جو اوسکی اوتاری ہوئی کتابون مین ہی
اور قول انبیا کا کہ جنکی تایید کی گئی ہی معجزون سے کمتر نزدیک تیرے تاثیر مین اوس ڈاکٹر کے قول سے کہ خبر دیتا ہی ظن و تخمین سے
باوجود نقصان عقل و دین کے بلکہ اگر خبر دے تجکو ایک لڑکا لڑکون مین سے کہ تیرے کپڑے مین بچھو ہی تو پھینک دیگا تو اوسکو فی الحال بلا توقف

وبن پوچھے پس کیا ہی قول انبیا اور علما کا کہ تزدیک تیرے ایک لڑکے کے قول سے باہم آگ جہنم اور طوق اور سانپ اور بچھو
اوسکے حقیر تر نزدیک تیرے اوس سے کہ نہین پاتا ہی دکھہ اوسکا مگر ایک دن بلکہ کمتر اوس سے پس اگر جانتا ہی تو ان سبکو اور ایمان نہ رکھتا ہی
تو انپر تو کیا حال ہی تیرا کہ مشغول ہوتا ہی ساتھہ شہوات کے اور تاخیر کرتا ہی عمل نیک مین حال انکہ موت گھات مین لگ رہی ہی تیری پس شاید کہ
اُچک لیجاوے تجکو بدون مہلت دینے کے پس کس سبب سے امن مین ہی تو اوسکے جلد آجانے سے پس کتنون ہین نے صبح کی ہی اور دن
پورا نہین ہونے پایا ہی کہ مر گئے ہین اور کتنون ہین نے آرزو کی ہی کہ یہ کلام کل کرین گے اور کل تک نہین پہونچے ہین کہ مر گئے ہین اور یہ تقدیر
وعدہ دیا گیا ہی تو مہلت دینے کا سو برس تک اور تاخیر کی تو نے عمل کرنے مین اوسکے آخر تک پس کیا گمان ہی تجکو کہ جو نہ چھوڑا اسکے
جانور مگر بیچ بستی گھاٹی کے کیا وہ قادر ہوگا اوپر قطع کرنے گھاٹی کے ساتھہ اوسکے اور جو کہ سبقت نہین کرتا طاعات پر اور تاخیر کرتا ہی
عمل مین اوسکو کوئی سبب نہین ہی سوا حاجز ہونے کے مخالفت ہوا سے اسلیے کہ اوسمین تعب و مشقت ہی پس کیا وہ گا کوئی دن کہ آوے
اس حال مین کہ دشوار ہو اوسمین مخالفت ہوا یعنی خواہش نفسانی کی ایسا دن پیدا ہی نہین کیا اللہ نے اور نہ پیدا کریگا اوسکو مگر جنت مین
اور جنت ڈھکی ہوئی ہی ساتھہ مکارہ یعنی مشقت کی چیزون کے اور مکارہ نہین ہوتے ہین خفیف نفسون پر کبھی اسکا وجود محال ہی پس
اگر نہین سمجھتا ہی تو یہ امور ظاہر اور میل کرتا ہی تو طرف تاخیر عمل کے تو کونسی حماقت زیادہ کریگا تو اس حماقت پر یعنی بڑا ہی احمق ہی تو کہ
تجسے زیادہ کوئی احمق نہین اور اگر بھروسا کرتا ہی تو اللہ کے کرم و فضل پر تو کیا حال ہی تیرا کہ نہین بھروسا کرتا ہی تو اوسکے کرم و فضل پر
بیچ امور دنیا اپنی کے کیا نہین سامان درست کرتا ہی تو جاڑے کے لیے بقدر درازگی مدت اوسکی کے پس جمع کرتا ہی تو اوسکے لیے
لکڑیان اور لباس سردائی وغیرہ ملوازمات اوسکے سے اور بھروسا نہین کرتا اللہ تعالی کے کرم و فضل پر تو کہ دفع کرے تجسے سردی جہنم کی
بغیر جبہ اور مانند اوسکے کے کیونکہ بلاشبہ وہ قادر ہی اوسپر کیا پس گمان کرتا ہی تو کہ سردی طبقۂ زمہریر جہنم کی خفیف تر ہی سردی مین تو کمتر ہی
مدت مین سردی شدت جاڑے کی سے کیا گمان کرتا ہی تو کہ تو نجات پاویگا اوس سے بغیر سعی کے یہ نہایت ہی بعید ہی پس تحقیق سردی جاڑے
کی جیسے کہ نہین دفع ہوتی ہی تجسے مگر بسبب جبہ اور لکڑیون اور تمام لوازمات جاڑے کے ایسے ہی نہین دفع ہوگی تجسے گرمی آگ جہنم کی اور سردی
طبقۂ زمہریر اوسکے کی مگر بسبب بچاؤ کرنے کے ساتھہ قطع طاعتون اور عبادات کے اور ساتھہ ترک کرنے منکرات کے اور نہین ہی کرم و فضل اللہ تعالی کا
مگر اس بات مین کہ معلوم کروا دے تجکو راہ بچاؤ کی خاص بات مین کہ دفع کرے تجسے عذاب بدون بچاؤ کے پس تحقیق کرم اللہ تعالی کا اور فضل
اوسکا بیچ دفع کرنے سردی جاڑے کے تجسے ہی کہ پیدا کردی تیرے لیے آگ اور بتادی تجکو راہ اوسکے نکالنے کی پتھر اور لوہے مین سے تو کہ دفع
کرے تیرے نفس سے سردی جاڑے کی پس جیسے کہ خریدنا جبے کا اور لکڑیون کا اور تمام لوازمات دفع سرما کا تیری سردی کو دفع کرتا ہی
اور یاری تیرا ہی اور خریدتا ہی تو اوسکو اپنے نفس کے لیے کیونکہ کیا ہی اوسکو اللہ نے سبب تیری استراحت کا اسی طرح طاعت تیری اور مجاہدہ
بیڑا تیرا پار کریگا بحکم پروردگار تعالی کے اور نہین ہین یہ چیزین مگر راہین تیری نجات کی عذاب الیم سے اور سبب تیرے پہونچنے کے طرف جنت ہمیشہ کے
پس جب بھلائی کی اپنے لیے کی اور جسنے برائی کی وبال اوسپر ہی اور اللہ بے پرواہ ہی سارے جہان سے اور شاید کہ تو کہے کہ نہین بازرکھتی مجکو ہتقاضا
سے مگر حرص میری اوپر لذت شہوات کے اور کم طاقتی میری تحمل رنجون اور مشقتون پر پس اگر سچا ہی تو اوسمین بتا کیا سخت حماقت ہی تیری اور کیا
قبیح ہی عذر تیرا اسلیے کہ شہوات دنیا کے فانی ہین سریع الزوال نہین خالی ہین بکدرات سے کسی حال مین پس کیا حال ہی تیرا کہ نہین طلب کرتا ہی تو
داخل ہونے کو بہشت مین واسطے جمع کرنے کے اوسمین ساتھہ شہوات باقیہ دائمہ کے کہ صاف ہین بکدرات سے تمام احوال مین کیونکہ آخرت خیر
و باقی تر ہی پس مستعد رہ آخرت کے لیے بقدر باقی رہنے اپنے کے اوسمین پس بلاشبہ تمام کو پہنچے ایام عمر تیری کے اور تو ضائع کر چکا ہی
اکثر اوسکے کو اور نہین باقی رہے ہین اوسمے مگر ایام چند پس اگر تجارت کریگا تو مابقی مین فائدہ اوٹھائیگا تو اور اگر ضائع کریگا تو باقی کو اور رہیگے

قدیمہ پر تو ٹوٹا پاویگا تو ٹوٹا ظاہر پس جاگ نیند غفلت سے اس لیے کہ موت وعدہ گاہ تیری ہی اور قبر گھر تیرا اور مٹی بچھونا تیرا
اور ہول قیامت آگے تیرے اور لشکر موتی کا باہر شہر کے منتظر ہی اور یہ سب کھا رہے ہین قسمین مغلظ اسکی کہ نہین ٹلنے کے اپنی
جگہہ سے یہان تک کہ لیوینگے تجکو اور ملاوینگے تجکو ساتھہ اپنے کیا نہین جانتا ہی تو کہ اموات آرزو رکھتے ہین پھر آنے کی طرف دنیا کے
ایک دن کو تاکہ مشغول ہون اوسمین ساتھہ تدارک اوس چیز کے کہ رہ گئی ہی اوسسے اور تو ضائع کرتا ہی اپنے دنون کو اور گمان کرتا ہی کہ وہ بہتا
ہین طرف آخرت کے اور تو ہمیشہ رہنے والا ہی یعنی دنیا مین افسوس صد افسوس تو اپنی عمر کے ڈھانے مین لگا رہا ہی جیسے کہ نکلا ہی اپنی
مان کے پیٹ سے بناتا ہی تو پشت زمین پر محل اپنا اور عنقریب ہوگا پیٹ زمین کا قبر تیری خوش ہوتا ہی تو ہر روز ساتھہ زیادتی مال اپنے کے
اور نہین بگلمین ہوتا ساتھہ نقصان عمر اپنی کے موٹھہ موڑتا ہی تو آخرت سے اور وہ متوجہ ہی تجہ اور متوجہ ہوتا ہی تو دنیا پر اور وہ موٹھہ موڑنے
والی ہی تجسے پس کیا عجب ہی حال تیرا کہ تو باوجود گرفتار ہونے کے طرح طرح کے گمناہونمین نہین کوشش کرتا ہی اپنی آخرت کے بنانے کی
بلکہ مشغول ہی تو دنیا کے بنانے مین گویا کہ تو کو بیچ ہی نہین کرنے کا اوس سے پیشتر ہی مسکین اوس سے کہ حاضر ہوگا تو اوسمین اوسکی بڑگا
مین اور وہ نہین چھوڑیگا کسی بندے کو کہ حکم کیا تھا اوسکو دنیا مین اور منع کیا تھا اوسکو اوسمین یہان تک کہ پوچھے گا اوس سے اوسکے
عمل سے خواہ قلیل ہو یا کثیر چھوٹا ہو یا بڑا ہو پوشیدہ ہو یا ظاہر پس سچ ہی غافل کہ کس دل سے کھڑا ہوئیگا تو سامنے اوسکے اور کس
زبان سے جواب دیگا تو اوسکے سوال کا اور طیار کرو اسطے سوال کے جواب اور واسطے جواب کے صواب اور صرف کرو باقی عمر اپنی عمل صالح مین بیچ
چھوٹے دنون کے واسطے ایام دراز کے بیچ دار فنا کے واسطے دار بقا کے پس اگر کہے تو کہ نفس میرا متابعت میری نہین کرتا ہمارے
اعتراضون کی مواظبت پر پس کیا ہی علاج اسکا تو جان لے کہ نافع ترین اسباب علاج اوسکے کا وہ ہی کہ جو ذکر کیا ہی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
نے احیا مین کہ اختیار کرو صحبت اوس بندے کی کہ کوشش کرتا ہی طاعت خدا مین اور ملاحظہ کرو احوال اوسکا اور پیروی کرو اوسکی لیکن یہ علاج
متعذر ہی اس زمانے مین واسطے مفقود ہونے اوس شخص کے کہ کوشش کرے عبادت مین اگلون کی سی پس نہین ہی کوئی علاج نافع تر تجھے لیے
اس زمانے مین سنتے احوال اونکے سے اور مطالعہ کرنے خبرون اور احوال اونکے سے کہ کیا کیا کوششین اور ریاضتین اور زہد کیے ہین
اونھون نے اور رنج اونکا موقوف ہوا اور ثواب باقی رہا اور چین اونکا ابد الآباد کو نہین منقطع ہوگا اور کیا اشد حسرت ہی اوسپر کہ نہ پیروی
کرے اونکی پس بہرہ مند کرے اپنے نفس کو ایام قلیل مین بشہوات گذرہ کے پھر آجاوے اوسکو موت اور حائل ہو درمیان اوسکے
اور درمیان اوس چیز کے کہ نفس چاہتا ہی اوسکو پس لازم ہی تجکو یہ کہ مطالعہ کرے تو احوال صحابہ اور تابعین کا اور اون مجاہدہ کرنیوالونکا
کہ بعد اونکے گذرے ہین اور بسبب واقف ہونے کے اوپر احوال اونکے کے ظاہر ہوئیگا تجکو بُعد تیرا اور بُعد اہل عصر تیرے کا اہل دین سے پھر اگر کہے
نفس تیرا تجسے کہ خیر آسان ہوتی تھی اوس زمانے مین بسبب کثرت مددگاروں کے اور اس زمانے مین اگر مخالفت کریگا تو اہل زمانہ اپنے زمانے والونکی
تو تمسخر کرینگے تجسے اور کہینگے کہ دیوانہ ہی پس موافقت کر تو اونکی بیچ حالوں حال کے کہ وہ اوسمین ہین پس نہین جاری ہوگی تجپر مگر وہ چیز کہ
جاری ہوگی اونپر اور بلا جب کہ عام ہوتی ہی گوارا ہوتی ہی تو بچا تو اپنے تئین حیل فریب نفس اپنے کے سے اور کہہ اوسسے کہ بھلا بتا تو اگر آوے
رونے کی ڈوب جاویگا جو کہ سامنے آویگا اوسکے اور ٹھہرے رہے شہر والے اپنی جگہہ اور نہ بچایا اونھون نے اپنے تئین اور تو قادر ہی اسپر کہ الگ ہووے
اونسے اور سوار ہووے کشتی پر اور نجات پاوے تو بسبب اوسکے غرق ہونے پس آیا طمان ہوگا تیرے دل مین یہ کہ مصیبت جب عام ہوتی ہی گوارا
ہوتی ہی یا چھوڑدیگا تو موافقت اونکی اور نسبت جہل کی کریگا تو اونکی طرف اونکے اسکام کرنے مین اور بچا دیگا تو اپنے تئین اوس چیز سے
کہ پیش آویگی تجکو پس جب کہ نہین موافقت کرتا ہی تو اونکی نجوف غرق کے حال انکے عذاب غرق کا دراز نہین ہوتا سوا ایک ساعت کے رات یا دن سے
تو کیونکر نہین بھاگتا ہی تو عذاب ہمیشہ سے اور تو پیش ہی اوسکے لیے ہر حال مین اور کہان گوارا ہوتی ہی مصیبت جب کہ عام ہوتی ہی پس بلا شبہہ

نہ ہمین ہلاک ہوتے مگر بسبب واقفیت اہل زمانہ پہلے سے اس خبیث سے کہ کہا اونھون نے اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا
عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ○ یعنی پایا اپنے باپ دادا کو ایک طریق پر اور ہم اونکے قدم بقدم چلنے والے ہین پس بچانو اپنے تئین پہنچکا
اپنے تئین اس سے کہ دیکھے تو طرف اہل عصر اپنے کے اور طرف اونکے کہ گذرے ہین پہلے تیرے یعنی بدوین اسلیے کہ تو اگر اطاعت کریگا اکثر زمین والونکی
تو گمراہ کردیگی تجکو اللہ کی راہ سے یا اللہ بچا ہمکو گمراہی سے اور آسان کر حساب یوم الحساب کا ۞ مجالس الابرار

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ
اور بولا ایک مرد ایمان دار فرعون کے لوگون مین جو چھپاتا تھا اپنا ایمان کیا مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو اسپر کہ کہتا ہی میرا رب اللہ ہی اور
جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ
لایا ہی تم پاس کھلی نشانیان تمہارے رب کی اور اگر وہ جھوٹا ہوگا تو اوسپر پڑیگا اوسکا جھوٹھ اور اگر وہ سچا ہوگا تو تم پر پڑیگا کوئی
الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ○
وعدہ جو دیتا ہی بیشک نہین راہ دیتا اوسکو جو ہو بے لحاظ جھوٹھا ۞ مو

اور کہا ایک مرد مسلمان نے فرعون کے ناتے داروں مین سے کہ پوشیدہ رکھتا تھا ایمان اپنے کو کیا مار ڈالوگے تم ایک مرد کو بسبب اسکے کہ کہتا ہی
پروردگار میرا خدا ہی اور تحقیق لایا ہی آگے تمہارے دلیلین ظاہر تمہارے پروردگار کی طرف سے اور اگر بالفرض ہی یہ جھوٹا تو اوسپر ہی
وبال اوسکے جھوٹ کا اور اگر ہی یہ سچا تو البتہ پونہچیگا تمکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو تحقیق خدا راہ نہین دیکھاتا ہی اوسکو کہ ہو حد سے
گذرنے والا جھوٹا ۞ تفسیر یعنی اگر جھوٹا ہی تو جسپر جھوٹ بولتا ہی وہی سزا دے رہیگا اور شاید سچا ہو تو اپنا فکر کرو ۞ مو
مراد اس مرد سے ایک قبطی ہی فرعون کے چچا کا بیٹا کہ وہ موسی علیہ السلام پر ایمان لایا تھا مخفیہ اور بعضون نے کہا کہ وہ بنی اسرائیل مین سے تھا
اور نام اوسکا سمعان ہی یا حبیب یا حزبیل یا خزیل اور ظاہر اول ہی ہی یعنی وہ قبطی تھا فرعون کا چچازاد بھائی کر جسکا ذکر اللہ تعالی
نے سورۂ یٰسین مین فرمایا ہی اس آیت مین وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى کیا مار ڈالوگے تم الزام یہ اظہار نہایت بُرا
جاننے کا ہی اوسکی جانب سے گویا کہا اوسنے کہ کیا کروگے تم ایسا فعل شنیع کہ وہ قتل کرنا نفس محترمہ کا ہی اور نہین ہی تمہارے لیے کوئی سبب اونکے
قتل کرنے کا مگر کہنا اوسکا کلمۂ حق کو کہ وہ ربی اللہ ہی حال انکہ وہ رب تمہارا بھی ہی نہ رب نرا اوسیکا ہی اور تحقیق لایا ہی آگے تمہارے الزامی نہین
لایا ہی وے واسطے صحیح کرنے قول اپنے کے ایک دلیل بلکہ لایا ہی کتنی ہی دلیلین تمہارے پروردگار کی طرف سے تو کہ تم راہ سمجھو اور حق پاؤ اور اگر
بالفرض ہی یہ جھوٹا الزد لیل لایا وہ شخص اوپر طریق تقسیم کے کہ موسی علیہ السلام خالی نہین ہی اس سے کہ ہو جھوٹا پس اوسپر ہو وبال اوسکے
جھوٹ کا نہ اور پر اور اگر ہو یہ سچا اور جھٹلایا تمنے اوسکو تو پونہچیگا تمکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو یعنی عذاب اگر کوئی کہے کہ کیون کہا
بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو حال انکہ وہ نبی صادق تھے ضرور تھا کہ جو وعدہ دیتے تھے سب ہی ظہور مین آتا بتہ بس جواب یہ ہی کہ یہ اوسنے
کہا از راہ مدارات اونکی کے اونکی تسلی کے لیے کہ پریشان خاطر نہون اور اسمین نفی کل وعدے کے ظہور کی نہین ۱۲
اونھون نے کہا اونکو کہ اقل اوس چیز کا کہ ہو سچ صدق ہوئی کے یہ کہ پونہچے تمکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو او
دنیا کا ہی اور اسمین ہلاک تھا ہی اور تھے موسی وعدہ دیتے اونکو عذاب دنیا اور آخرت کا جھوٹا یعنی اپنے دعوے مین
وہ مسرف کذاب ہی تو تباہ وہلاک کریگا اوسکو اللہ اور خلاصی پاؤگے تم اوس سے یا یہ معنی ہین کہ اگر ہو تا وہ مسرف جھوٹا تو کاہیکو
نبوت کی اور کاہیکو اوسکی تایید کے لیے معجزے عطا فرماتا اور بعضون نے کہا کہ وہم دلایا لوگون کو کہ وہ شخص مومن مراد ہے
اور واقع مین وہ مراد رکھتے تھے اوس سے فرعون اور کہا بعضون نے کہ جو کچھ خدمت گذاری اور خیر خواہی رسول خدا صلعم

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی وہ زیادہ تھی اس سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز طواف کیا خانۂ کعبہ کا پس ملے کفار حضرت سے جب کہ فارغ ہوئے آپ طواف سے اور پکڑی ہاتھوں نے چادر آپکی جمع ہوئے کی جگہ سے یعنی گلے کے ہاتھ سے اور کہا اونھوں نے آپسے کہ تو وہ شخص ہی کہ منع کرتا ہی ہمکو بتوں کے پوجنے سے کہ جنکو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں وہی ہوں پس اوٹھے ابوبکرؓ اور آنحضرت سے پیچھے چمٹ گئے پشت کی طرف سے اور کہا کفار سے اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ بلند آواز سے اسکو کہتے تھے اور آنکھوں سے اونکی آنسو جاری تھے یہانتک کہ چھوڑا اونھوں نے آنحضرت کو اور کہا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے کہ مومن آل فرعون کے نے کہا خفیہ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا بظاہر اور عروہ بن مسعود سے منقول ہی کہ کہا کہا میںنے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ خبر دے مجکو اشد اوس چیز کی کہ کیا اونھوں نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عبداللہ نے اوسوقت کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے صحن کعبہ میں ناگہاں متوجہ ہوا عقبہ بن ابی معیط پس پکڑا موندھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور لپیٹا کپڑا اونکا پھیر گردن اونکی کے اور گھونٹا اوسکو گھونٹنا سخت پس متوجہ ہوئے ابوبکرؓ اور پکڑے موندھے اوسکے اور دفع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر کہا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ اور اور روایت میں آیا ہی انس بن مالک سے کہ کہا ما اشرکون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہانتک کہ بیہوش ہوگئے حضرت پس کھڑے ہوئے ابوبکرؓ اور شروع کیا پکارنا وَيْلَكُمْ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ کہا بعضوں نے اونمیں سے کون ہی یہ کہا بعضوں نے یہ بیٹا ابوقحافہ کا ہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اونھوں نے کہا ای لوگو خبر دو مجکو کہ آدمیوں میں بڑا شجاع کون ہی کہا لوگوں نے کہ نہیں جانتے ہم کہ کون ہی کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ ابوبکر ہی البتہ تحقیق دیکھا میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں کہ پکڑا اونکو قریش نے پس کوئی چڑھا آتا تھا آنحضرت پر اور کوئی ہلاتا تھا آپکو اور وہ کہتے تھے تو وہی ہی کہ کر دیا تو نے سب معبودوں کو ایک معبود کہا علی رضی اللہ عنہ نے پس قسم خدا کی نہیں نزدیک ہوا ہم میں سے کوئی یعنی حضرت کے سوائے ابوبکرؓ کے مارتے تھے وہ کسیکو اور گردن گھونٹتے تھے کسیکی اور ہلاتے تھے کسیکو اور کہتے تھے وَيْلَكُمْ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ پھر اوسکا یعنی ابوبکرؓ کا رونا یعنی موندھ پر رکھنے کے لیے علی رضی اللہ عنہ نے چادر کہ اوڑھے ہوئے تھے اور روئے یہانتک کہ تر ہوگئی داڑھی اونکی پھر کہا قسم ہی تمہارے دین میں تکلو آیا مومن آل فرعون کا بہتر ہی یا ابوبکرؓ پس سکوت کیا لوگوں نے پس کہا علی رضی اللہ عنہ نے جواب نہیں دیتے تم مجکو پس قسم خدا کی البتہ ایک ساعت ابی بکرؓ کی بہتر ہی قصۂ مومن آل فرعون کے سے وہ ایک شخص تھا کہ چھپاتا تھا ایمان اپنا اور یہ یعنی ابوبکرؓ ایک شخص ہی کہ ظاہر کیا ایمان اپنا ۔ مد کشاف ۔ درمنثور ۔ تنبیہ ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے خاص بندے دین کے مقدمے میں کسی سے نہیں ڈرتے نہیں اور اس باب میں تکلیفیں اوٹھاتے ہیں اور صبر کرتے ہیں چنانچہ پاک پروردگار نے اپنے بندوں کی تعریف فرمائی ہی کہ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ یعنی ڈرتے نہیں ہیں وہ اللہ کے دین کے مقدمے میں ملامت کرنے والے کی سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس صفت حاصل کرنے کا حکم فرمایا جیسے کہ ابوذر غفاری روایت کرتے ہیں کہ میںنے عرض کیا کہ یارسول اللہ کچھ نصیحت کیجیے مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہوں میں تجکو خدا سے ڈرنے کی اسلیے کہ اس سے نہایت زینت تیرے سارے امور کی ہی عرض کیا میںنے کچھ اور نصیحت کیجیے فرمایا لازم کر اپنے پر تلاوت قرآن کی اور ذکر اللہ تعالیٰ کا پس تحقیق وہ باعث ذکر کا ہی تیرے لیے آسمان میں اور نور ہی تیرے لیے زمین میں یعنی نور معرفت و یقین تجھے زیادہ ہوگا کہا میںنے اور نصیحت کیجیے فرمایا لازم کر اپنے پر بہت چپ رہنا کہ یہ باعث ہانکنے شیطان کا ہی اور مدد ہی تیرے لیے اوپر امر دین تیرے کے عرض کیا میںنے کچھ اور نصیحت کیجیے فرمایا بچا تو اپنے تئیں بہت ہنسنے سے اسلیے کہ یہ مارڈالتا ہی دل کو اور لیجاتا ہی نور چہرہ کا عرض کیا میںنے کچھ اور زیادہ کیجیے فرمایا کہہ حق اگرچہ تلخ ہو عرض کیا میںنے کچھ اور زیادہ کیجیے فرمایا نہ ڈر اللہ کے دین کے مقدمے میں ملامت کرنے والے کی سے

عرض کیا ہے کچھ اور زیادہ کیجیے فرمایا چاہیے کہ بازار کے تجکو لوگون کی عیب گیری سے وعیب کہا ہے نفس اپنے مین انتہی + اور اکثر اہل حق کا یہی قول ہے اور ہمارے [illegible] سے فضیلت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی معلوم ہوتی تامل کرنا چاہیے کہ آنحضرت کے خیرخواہ اور مددگار [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ کیسی بزرگی انکی بیان کی پھر جو شیعا انکو بُرا کہتے ہین کیا نادان ہین اللہ بچادے اس عقیدہ بد سے +

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۭ قَالَ

اے قوم میری تمھارا راج ہے آج چڑھے ہو ملک مین پھر کون مدد کریگا ہماری اللہ کی آفت سے اگر آگئی ہمپر بولا

فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ○

فرعون مین وہی سمجھاتا ہون کہ جو سوجھا مجکو اور وہی راہ بتاتا ہون تمھین جسمین بھلائی ہے + ع

اور قوم میری واسطے تمھارے ہی بادشاہی آج غالب ہو زمین مین پس کون مدد دیگا ہمکو عذاب خدا کے سے اگر آجاوے ہمپر کہا فرعون نے مصلحت نہین دیتا ہون مین تمکو مگر جو کچھ کہ ادراک کرتا ہون مین اور نہین بتاتا مین تمکو مگر راہ بھلائی کی + **تفسیر** زمین مین یعنی زمین مصر مین پس کون مدد دیگا الٰہی یعنی تمھارے لیے ملک مصر ہی اور تم غالب آئے ہو لوگون پر اور جبکہ ہی تمنے اونپر پس نہ بگاڑو اپنے امور کہ ضرر پاؤگے اور نہ مستحق ہو عذاب خدا کے اسلیے کہ نہین طاقت ہمکو اوسکی اگر آن پڑے تمپر اور نہین بچا سکیگا تمکو اوس سے کوئی شے اور مصلحت نہین دیتا ہون مین الٰہی یعنی مشورہ نہین دیتا ہون مین تمکو مگر جو کہ مناسب جانتا ہون کہ وہ قتل کرنا موسیٰ علیہ السلام کا یعنی نہین مناسب جانتا مین مگر قتل کرنا اوسکا اور یہ جو تم کہتے ہو اچھا نہین اور نہین بتاتا مین تمکو الٰہی یعنی یہ بات مگر راہ صواب و صلاح کی یا نہین تعلیم کرتا مین تمکو مگر جو کچھ کہ مین ثواب جانتا ہون اور نہین باقی رکھتا مین اوس سے کچھ اور نہین پوشیدہ رکھتا مین تمسے خلاف اوس چیز کے کہ ظاہر کرتا ہون یعنی زبان و دل سیر موافق ہین اوس چیز پر کہ کہتا ہون اور یہ جھوٹ کہا اوسنے اسلیے کہ وہ تدبیر پوچھا کرتا تھا اپنے لوگون سے موسیٰ علیہ السلام کے ٹرکے مارے ولیکن ظاہر جو انمزدی جھوٹ بولتا تھا اگر ایسا نہوتا تو کاہیکو کسی سے مشورہ کرتا اور نہ لوگون کہتا یہ مشورے + ع

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝ مِّثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّ

اور کہا اوس ایماندار نے اے قوم میری مین ڈرتا ہون کہ آوے تمپر دن اون فرقون کا سا جیسے رسم پڑی قوم نوح اور عاد اور

ثَمُوْدَ ۭ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ○

ثمود کی اور جو اونکے پیچھے ہوئے اور اللہ بے انصافی نہین چاہتا بندون پر + ع

اور کہا اوس شخص نے کہ ایمان لایا اے قوم میری تحقیق مین ڈرتا ہون تمپر مانند روز جماعتون اگلے کے سے مانند صورت حال قوم نوح اور عاد اور ثمود کے اور اونکے کہ بعد اونسے تھے اور خدا ارادہ ستم کا نہین کرتا بندون پر + **تفسیر** مانند روز الٰہی یعنی مانند دنون اونکے کے مانند صورت حال الٰہی یعنی جیسے اونکی عادت تھی کفر اور تکذیب اور تمام گناہ کرنے کی کہ ہمیشہ اسی طور پر رہے یہان تک کہ آیا اونپر عذاب ایسی ہی تمھاری عادت ہے ڈرتا ہون مین کہ مبادا اونھین کا سا حال تمھارا بھی ہو اور خدا ارادہ ستم کا نہین کرتا الٰہی یعنی نہین چاہتا اللہ یہ کہ ظلم کرے اپنے بندون پر پس عذاب کرے اونپہ بغیر گناہ کے یا زیادہ عذاب کرے اوس قدر عذاب پر کہ مستحق ہین اوسکے یعنی ہلاک کرنا اوسکا عدل تھا اسلیے کہ وہ مستحق تھے اوسکے بسبب اعمال اپنے کے اور ڈرایا تھا اسنے عذاب دنیا کے پھر ڈرایا اونکو عذاب آخرت سے ساتھ قول اپنے کے + ع

وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ

اور اے قوم میری مین ڈرتا ہون کہ آوے تمپر دن پکارنے کا جسدن بھاگوگے پیٹھ دے کر کوئی نہین تمکو اللہ سے بچانے والا

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ○

اور جسکو غلطی میں ڈالے اللہ تو کوئی نہیں اوسکو سمجھانے والا + ع

اور اے قوم میری ڈرتا ہوں میں تمپر دن پکارنے کے سے بایکدیگر کو اوسدن کہ موند پھیروگے تم پیٹھ دے کر نہیں ہوگا تمھارے لیے خدا سے کوئی نگاہ رکھنے والا اور جسکو گمراہ کرے خدا پس نہیں ہی اوسکے لیے کوئی راہ دکھانے والا + **تفسیر** دن پکارنے کے سے مراد دن قیامت کا ہی کہ پکارا جاویگا ہر شخص ساتھ پیشوا اپنے کے اور پکارینگے بعضے بعضوں کو پس پکارینگے جنتی دوزخیوں کو اور دوزخی جنتیوں کو اور بعضوں نے کہا کہ پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ اَلَآ اِنَّ فُلَانًا سَعِدَ سَعَادَةً لَّا يَشْقٰى بَعْدَهَا اَبَدًا اَلَآ اِنَّ فُلَانًا شَقِيَ شَقَاوَةً لَّا يَسْعَدُ بَعْدَهَا اَبَدًا + یعنی آگاہ ہو کہ بلاشبہ فلان نیکبخت ہوا نیکبخت ہونے کر کہ نہیں بدبخت ہونے کا بعد اسکے کبھی آگاہ ہو تحقیق فلان بدبخت ہوا بدبخت ہونے کر کہ نہیں نیکبخت ہونے کا بعد اسکے کبھی اور پکارا جاویگا جسوقت کہ ذبح کی جاویگی موت[۱] ای اہل جنت ہمیشگی ہی یعنی نکو پس نہیں ہی موت اور ای اہل دوزخ ہمیشگی ہی یعنی نکو پس نہیں ہی موت قتادہ سے منقول ہی بیچ تفسیر وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ کے کہ کہا اوسدن پکارینگے جنتی دوزخیوں کو قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا یعنی تحقیق سچ پایا ہمنے جو کچھ وعدہ کیا تھا ہمسے ہمارے رب نے پس آیا یا پایا سچ تمنے جو کچھ کہ وعدہ کیا تھا یعنی تمسے تمھارے رب نے کہا قتادہ نے اور پکارینگے دوزخی جنتیوں کو اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ یعنی پونچھا ہمکو پانی یا جو کچھ کہ دیا ہی تمکو اللہ نے اور پڑھا ہی ابن عباسؓ نے یوم التناد[۲] ساتھ تشدید دال کے بمعنی بھاگنے کے یہ نام اسلیے رکھا گیا ضحاک سے منقول ہی کہ جب ہوگا دن قیامت کا تو حکم کریگا اللہ تعالی آسمان دنیا کو پھٹنے کا پس پھٹیگا ساتھ اہل اپنے کے پس ہوجائینگے فرشتے اوپر کنارے اوسکے کے یہان تک کہ حکم کریگا اونکو رب اوترنے کا پس اوترینگے اور گھیرینگے زمین کو اور زمین والون کو پھر حکم فرماویگا پھٹنے کا دوسرے آسمان کو پھر تیسرے کو پھر چوتھے کو پھر پانچوین کو پھر چھٹے کو پھر ساتوین کو پھر صفیں باندھکر کھڑے ہونگے آگے پیچھے پھر اوتریگا ملک اعلی یعنی اللہ جل شانہ اس حال مین کہ بائین طرف اوسکے جہنم ہوگی پس جب دیکھینگے اوسکو زمین والے تو بھاگینگے پس نہین جائینگے کسی کنارے پر زمین کے کنارون مین سے مگر کہ پاوینگے سات صفین فرشتون کی پس پھر جاوینگے طرف اوس کان کے کہ تھا اوسمین پس یہ ہی تفسیر قول اللہ تعالی کی وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ یعنی ساتھ تشدید دال کے یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ اور یہی مراد ہی اس قول اللہ تعالی کی وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا وَّجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ اور یہی طلب ہی اس قول اللہ تعالی کا يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ○ یعنی ای گروہ جن و انس کے اگر قدرت رکھتے ہو تم یہ کہ نکلو کنارون آسمانون اور زمین کے سے بھاگ کر میری قضا سے پس نکلو تم نہین نکل سکتے کے تم مگر ساتھ قوت کے اور وہ قوت کہان ہوگی نکو اور یہی مراد ہی اس قول اللہ تعالی کی وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ○ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا یعنی اور پھٹیگا آسمان پس وہ اوسدن ضعیف ہوگا اور فرشتے اوسدن اوپر کنارون آسمان کے ہونگے یعنی آسمان جو پھٹیگا فرشتے اوسوقت آسمان کے کنارون پر ہوجائینگے بسبب اسکے کہ وہ نہین پھٹنے کے پس اوسوقت مین کہ لوگ اس حالت مین ہونگے ناگہان سنینگے ایک آواز یعنی فرشتے کی پس آوینگے لوگ طرف حساب کے انہی + اوسدن کہ موند پھیروگے الخ یعنی پھروگے موقف حساب سے طرف دوزخ کے نہین ہوگا تمھارے لیے عذاب سے اللہ کوئی بچانے والا + ع

معارف و مسائل + تنبیہ + اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کے اچھے بندون کو روز قیامت کا بڑا ہی ڈر رہتا ہی کہ دیکھیے اوسدن کیا گذرے پس ہر شخص کو چاہیے کہ اس دار فانی اور دار العمل مین اوسدن کی ضرور فکر رکھے تا اوسدن مین عذاب سے نجات پاوے

اور جنت کے پہنچے آرام کو پہنچے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال مین کہ آپ ایک شخص کو نصیحت کرتے تھے کہ غنیمت جان پانچ چیزون کو پہلے پانچ چیزون کے اپنی جوانی کو پہلے بڑھاپے سے پہلے کے اور اپنی صحت کو پہلے بیماری اپنی کے اور اپنی تونگری کو پہلے محتاجی اپنی کے اور اپنی فراغت کو پہلے شغل اپنے کے اور اپنی حیات کو پہلے موت اپنی کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اسمین کہ انسان جوانی کی حالت مین قادر ہوتا ہی ایسے اعمال پر کہ نہین قادر ہوتا اوپر بڑھاپے مین پس ضرور ہی اسکو کہ غنیمت جانے فرصت کو اور مشغول ہو طاعتون مین جوانی کی حالت مین پہلے بڑھاپے کے اسلیے کہ جوانی کی حالت مین اگر ترک کریگا عمل کو اور پیروی کریگا خواہش نفسانی کی اور عادت ڈالے گا گناہ کی تو نہین ترک کر سکے گا اوسکو بڑھاپے مین پس لائق ہی اسکو یہ کہ چھوڑے گناہ جوانی مین اور عادت ڈالے اپنے نفس کو اعمال خیر کی تمکہ سہل ہون اوسپر بڑھاپے مین اور یہ بھی بیان فرمایا اسمین کہ بندہ حالت صحت مین قادر ہوتا ہی بھلائیون کے کرنے پر ساتھ مال و بدن اپنے کے پس لائق ہی اسکو کہ غنیمت جانے صحت کو اور کوشش کرے بھلائیون کے کرنے مین اپنے مال و بدن سے اسلیے کہ جب بیمار ہوتا ہی تو ضعیف ہو جاتا ہی بدن پس نہین قادر ہوتا ہی طاعتون پر ساتھ بدن اپنے کے اور قاصر ہوتا ہی ہاتھ اسکا مال سے تہائی سے زیادہ مین پس نہین تصرف کر سکتا ہی اپنے مال مین مگر بیچ مقدار تہائی کے اور یہ بھی بیان فرمایا کہ انسان حالت تونگری مین اور حالت فراغت مین قادر ہوتا ہی طاعتون پر بلا مانع پس جب بدل جاتی ہی تونگری ساتھ محتاجگی کے اور فراغت ساتھ شغل کے تو ظاہر ہوتے ہین موانع پر پس نہین قادر ہوتا طاعتون پر بلکہ مشغول ہوتا ہی امر معاش مین پس لائق ہی اسکو کہ غنیمت جانے تونگری و فراغت کو نیک عملون کے حاصل کرنے کے لیے اسلیے کہ تونگری کے پیچھے فقر آجاتا ہی کبھی اور فراغت کے پیچھے شغل اور یہ بھی بیان فرمایا کہ انسان حالت حیات مین قادر ہوتا ہی عمل پر پس جب مر جاتا ہی تو باز رہتا ہی عمل سے پس لائق ہی اسکو کہ غنیمت جانے اپنی حیات کو اور نہ ضائع کرے اپنی عمر کو لایعنی مین اسلیے کہ ہر دم عمر کے دمون مین سے جواہر نفیس ہی کہ جسکی کچھ قیمت نہین اسلیے کہ خرید سکتا ہی ساتھ اوسکے خزانہ اوس جنت کے خزانون مین سے کہ جسکی نعمتون کی کچھ انتہا ہی نہین ابد الآباد کو رہینگے پس ضائع کرنا ان دمون کا اور خریدنا ساتھ انکے اون چیزون کو کہ سبب اسکی ہلاکت کی ہین ساتھ اتباع خواہش نفسانی کے نہایت ہی ٹوٹا ہی پس بالشبہ جو کوئی پیروی کرتا ہی اپنی خواہش کی کرتا ہی وہ کام کہ ضرر کرتے ہین اسکو یا ہلاک کرتے ہین اسکو بالفعل یا آیندہ کو حال انکہ وہ نہین جانتا یا جانتا ہی لیکن بسبب غلبہ شہوت عقل کے ترجیح دیتا ہی لذت موجود بے بقا کو اوپر عذابون آخرت کے کہ جنکی کچھ انتہا ہی نہین اور گمان کرتا ہی بسبب ہیچ کے اندھے ہونے کے اور نہایت حماقت کے کہ مین مطلب یاب ہوا کچھ لذت سے اور یہ نہین جانتا وہ احمق کہ مین دنیا سے نکلون گا اس حال مین کہ جانتا ہوون گا کہ ساتھ کسی لذت کے مطلب یاب نہین ہوا اصلا نہ تو دنیا کی لذتون سے اسلیے کہ وہ اوس سے جاتی رہینگی اور نہ آخرت کی لذتون سے اسلیے کہ اون تک پہونچنے کا نہین پس باقی رہیگا حسرت و ندامت مین اوسوقت کہ نہین نفع دیگی اوسکو ندامت روایت کی گئی ہی آنحضرت علیہ السلام سے کہ فرمایا نہین کوئی مریگا مگر کہ نادم ہوگا صحابہ نے عرض کیا کہ کیا ہوگی ندامت اوسکی یا رسول اللہ فرمایا اگر نیک کار ہوگا تو نادم ہوگا یہ کہ نیکی مہینے زیادہ کیون نہ کی اور اگر بدکار ہوگا تو نادم ہوگا کہ بدی کیون نہ باز آیا مین بدی سے پس ای غافل نہ ضائع کر عمر اپنی غفلت مین اور کوشش کر بیچ حاصل کرنے اسباب آخرت کے پہلے اسکے کہ آوے دن قیامت کا نہین حاصل کر سکیگا اوسکو اوسدن پس تو عنقریب دیکھ لیگا اوسدن کو پس نادم ہوئیگا تو اوس عمر اپنی پر کہ فوت ہوئی بیچ غیر طاعت رب جلیل کے اور نہین نفع دیگی تجکو ندامت پس بندہ جبکہ ہو بیچ کسی شغل کے اشغال دنیا سے اور شغل اوسکا مانع ہو عمل سے اور موقوف رکھے اوس عمل کو فراغت پر کہ کہے جب فارغ ہوونگا تو کرونگا پس یہ اوسکی حماقت سے ہی دو وجہ کر ایک تو یہ کہ ترجیح دی اوسنے دنیا کو آخرت پر اور نہین ہی یہ شان عاقل کی فرمایا اللہ تعالی نے بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ یعنی بلکہ ترجیح دیتے ہو تم زندگانی دنیا کو اور آخرت بہتر و پایندہ تر ہی اور دوسرے عمل کی تاخیر کرنے مین وقت فراغت اپنے تک یہ ضرر ہی کہ کبھی

نہین پاتا ہی بہت بنکہ اُچک لیجاتی ہی اوسکو موت پہلے فارغ ہونے اوسکے کے یا زیادہ ہوجاتا ہی شغل اوسکا اسلیے کہ اشغال دنیا کے مستلزم ہین بعض اونکے بعض کو پس باقی رہیگا بدون توشہ روز آخرت کے پس واجب ہی بندے پر یہ کہ سبقت کرے طرف اعمال نیک کے جس حال پر کہ ہو پہلے پہونچنے موت کے بموجب قول اللہ تعالی کے وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ یعنی اور جلدی کرو طرف مغفرت پروردگار اپنے کے اور طرف جنت کے کہ چوڑاؤ اوسکا بقدر آسمانون اور زمین کے ہی طیار کی گئی ہی وہ پرہیزگارون کے لیئے پس جسکا دل متعلق ہوا دنیا مین اور لیا اوسنے زائد اپنی حاجت سے قسم کھانے اور پہننے اور لباس سے ضرر کریگا اوسکو مگر یہ کہ مدد کرے طاعت خدا تعالی پر اسلیے کہ جس چیز کو دوست رکھتا ہی انسان اور وہ ہاتھ لگتی ہی اوسکو ضرور ہی کہ مفارقت کریگا اوس سے پس اگر دوست رکھتا تھا اوسکو واسطے غیر خدا کے معذب ہوگا بسبب فوت ہونے اوسکے کے یعنی حاصل ہوگا رنج بقدر لو سکے کہ متعلق ہوگا ساتھ اوسکے دل اوسکا اور اسی لیے کہا ہی بعضے اگلے بزرگون نے کہ جو کوئی دوست رکھے دنیا کو پس چاہیے کہ دل مین ٹھہرائے تحمل کرنا مصیبتون پر اسلیے کہ محب دنیا کا نہین خالی سر تا ہی تین مصیبتون سے فکر لازم اور رنج دائم اور حسرت بے انتہا پس اگر نہو دنیا کی محبت کے لیے عذاب عاجل یعنی دنیا کا مگر یہ تو کافی ہی اوسکے لیے مصیبت ہونے مین پس کیا حال ہوگا جو موقوف کیجھٹین گی اوس سے محبوب و لذت کی چیزین بسبب موت کے اور ہوگا معذب ساتھ نفس اوس چیز کے کہ لذت اوٹھاتا تھا ساتھ اوسکے بقدر لذت اپنی کے کہ باز رکھا تھا اوسنے اوسکو می کرنے سے بیچ طلب کرنے توشہ روز معاد کے اسلیے کہ اگر ہونگی کسیکے لیے ہزار چیزین محبوب تو اوترینگی بسبب اونکے نزدیک موت کے ایک وقت مین ہزار مصیبتین اسلیے کہ وہ دوست رکھتا تھا اون سبکو اور سلب کیجاتی ہین اوس سے ایک لحظے مین وہ سب اور باقی رہتا ہی حسرت و ندامت مین بعد مرنے کے اور یہ اول رنج ہی کہ پہونچتا ہی اوسکو بعد مرنے اوسکے سوا اوس عذاب آخرت کے کہ طیار رکھا ہی اللہ تعالی نے واسطے اون لوگون کے کہ دوست رکھتے ہین زندگانی دنیا کو اور راضی ہین ساتھ اوسکے حاصل یہ جسنے دوست رکھا کسی چیز کو سوا اللہ تعالی کے اور نہین تھی محبت اوسکی اوس سے واسطے اللہ تعالی کے اور نہ واسطے ہونے اوسکے کے مددگار طاعت خدا پر حاصل ہوگا اوسکو بسبب اوسکے ضرر برابر ہوکر ملی وہ چیز اوسکو یا نہ ملی اسلیے کہ اگر نہ ملی اوسکو تو زندگانی نہسر کریگا بیچ غصے مین اور نہین راحت پاتے کا بیچ اور اگر ملی تھی وہ اوسکو تو ہوگا رنج جو حاصل ہوا تھا اوسکو پہلے حصول اوسکے کے اور حسرت جو ہوگی اوسکو بعد فوت ہونے اوسکے کے کئی حصے زائد اوس لذت سے کہ حاصل ہوئی تھی اوسکو اور اگر پونہچے بندہ ہر حظ کو حظوظ دنیا سے اور ہر لذت کو لذتون دنیا کے سے اور گذر گئی عمر اوسکی اوسی حالت پر اور نہ سعی کی بیچ حاصل کرنے سعادت اُخروی کے ہوگا نزدیک موت کے اس حالت پر کہ گویا نہین پایا کچھ حظ و لذت حظوظ لذتون دنیا سے اور ہوجائینگے یہ حظوظ و لذتین عذاب اوسکے لیے اور ہوگا معذب ساتھ نفس اوس چیز کے کہ تھا چین مین بسبب اوسکے دو وجہ سے ایک تو بسبب فوت ہونے اوسکے کے باوجود شدت تعلق قلب اوسکے کے ساتھ اوسکے اور دوسرے بسبب نہ حاصل ہونے اوس چیز کے کہ وہ بہت نافع اور ہمیشہ کو رہیگی یعنی ثواب آخرت پس محبوب حاصل فوت ہوجائیگا اوس سے اور محبوب اعظم حاصل نہین ہونے کا اوسکو اور یہ اول عذاب ہی جو لاحق ہوگا اوسکو پہلے عذاب دوزخ کے اسلیے کہ علما نے کہا ہی کہ نہین ہی موت عدم محض اور نہ فنا صرف بلکہ وہ انقطاع تعلق روح کا ہی ساتھ بدن کے اور مفارقت اوسکی اوس سے اور تبدیل ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور انتقال ایک دار سے طرف دوسرے دار کے اور وہ بڑی ہی مصیبت ہی کہ اللہ تعالی نے اوسکا نام رکھا ہی مصیبت کہ فرمایا فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ یعنی پس پونہچی تمکو مصیبت موت کی پس موت بڑی ہی مصیبت ہی اور اوس سے بڑھکر مصیبت غفلت کرنی ہی اوس سے اور نہ ذکر کرنا اوسکا اور کم فکر کرنا اوسمین اور ترک کرنا عمل کا اوسکے لیئے اور اتباع ہوی اسلیے کہ اتباع ہوی زہر ہی دین کے زہروان مین سے کہ باعث ہوتی ہی ہلاکت کی روز جزا کے اسلیے کہ مومن نے ساتھ نفس امارہ کے عہد کیا ہی اللہ تعالی سے یہ کہ

۱۲ تعلق جو کہ بہت بڑی چیز ہی اسکی بابت سلیمان علیہ السلام کی دعا

نہین نافرمانی کرنے کا مین اوسکی اور یہ اسلیے کہ ایمان کے معنی ہین قبول کرنا اور لازم کرنا یعنی جو کوئی کہتا ہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سو آہی گویا کہ وہ کہتا ہی کہ بلاشبہ مینے جانا اور اعتقاد کیا کہ اللہ تعالی ایک ہی اپنی ذات اور صفات اور افعال مین اور نہین ظاہر ہوتی عالم مین کوئی چیز مگر ساتھہ علم اور ارادے اور خلق اوسکے کے اور نہین ہی کوئی مستحق عبادت کا مگر وہی اور مینے لازم کی عبادت اوسکی اور نہین عبادت کرنے کا مین مگر اوسی کو پس بعد اس عہد کرنے کے حرام ہی اوسپر نافرمانی کرنی اوسکی کسی چیز مین قسم اوامر و نواہی اوسکے سے یہان تک کہ جب بلاوے اوسکو نفس اوسکا طرف توڑنے عہد مولی اوسکے کے تو لازم ہی اوسکو یہ کہ کہے اوسکو جیسے کہ کہا یوسف نبی علیہ السلام نے عزیز کی بیوی سے جسوقت کہ بلایا اوسنے اوسکو طرف نفس اپنے کے مَعَاذَ اللّٰہِ اِنَّہٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ یعنی پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ اللہ کے اس فعل بد سے بلاشبہ جسنے خریدا ہی مجکو یعنی عزیز مالک میرا ہی اچھی طرح رکھا اوسنے مجکو یعنی پس نہین خیانت کرتا میرا مین اوسکے اہل مین بلاشبہ نہین مطلب یاب ہوتے ظالم یعنی زنا کار ۔ پس جس کا نفس بہت راغب ہوا اوس چیز کی طرف کہ خواہش کرتا ہی اوسکی مثلا زنا وغیر ذلک اور پھر ترک کیا اوسکو باوجود قدرت رکھنے کی اوپر اوس جگہہ مین کہ نہین مطلع ہی اوپر کوئی مگر اللہ تعالی ہوگا یہ فعل دلیل اوپر صحت عہد کرنے اوسکے کے ساتھہ رب اپنے کے بیچ ایمان اپنے کے اسلیے کہ موہن ہے جب جانا کہ رضا میرے مولی کی ہوی ہی ۔ کہ ترک مین ہوتو مقدم رکھے رضا اپنے مولی کی اپنی ہوی پر اور ہووے لذت و محبت اوسکی بیچ اوس چیز کے کہ پسند رکھے مولی اوسکا اگرچہ مخالف ہوا اپنی ہوی کی اور ہووے رنج و جفا اوسکا بیچ اوس چیز کے کہ ناپسند رکھے اوسکو مولی اوسکا اگرچہ موافق ہوی اوسکی کے بلکہ ہووے لذت اوسکی بیچ ترک کرنے شہوات اپنی واسطے اللہ تعالی کے بہت زیادہ اوسکی لذت سے بیچ کرنے اوسکے کے بلکہ ہووے نزدیک اوسکے کراہت اوسکے کرنے کی خلوت مین سخت تر مکروہ جاننے اوسکے سے جھوٹ و حبس کے دکھہ کو کیا نہین جانتا تو کہ جسوقت کہا عزیز کی بیوی نے یوسف علیہ السلام کے حق مین وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَآ اٰمُرُہٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَکُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ○ یعنی اور اگر نہ کریگا یوسف جو کچھہ کہتی ہون مین اوسکو تو البتہ قید کیا جاویگا وہ اور البتہ ہووے گا وہ ذلیلون سے ۔ پس کہا عورتون نے اطاعت کر اپنے مالک کی ۔ کیونکر کہا یوسف علیہ السلام نے رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ ۔ یعنی اے رب میرے قید خانہ محبوب تر ہی طرف میرے اوس چیز سے کہ بلاتی ہین عورتین مجکو طرف اوسکے پس عزیز کی بیوی کا دل جو کہ خالی تھا ایمان سے مائل ہوی طرف برائی اور بیحیائی کے باوجود ہونے اوسکے کے خاوند والی اور یوسف علیہ السلام کے دل مین چونکہ ایمان غالب تھا اعراض کیا اونھون نے اوس چیز سے کہ ارادہ کیا اوسنے اونسے باوجود ہونے اونکے جوان بن بیوی والے پس حق کوئی عمل کرنا ہی بمقتضائے ایمان کے آتی ہی لذت اوسکو بیچ باز رہنے کے اوس چیز سے کہ مائل ہوتا ہی طرف اوسکے نفس اوسکا جب کہ ہوا و سمین غضب اللہ تعالی کا اور مقید ہوتا ہی ساتھہ محاسبہ نفس اپنے کے تو کہ ہو حساب اوسپر آسان کل کو اور طریق محاسبے کا یہ ہی کہ دیکھے اپنے احوال مین کہ آیا مجبر اللہ تعالی کے حقوق مین سے اور لوگون کے حقوق مین سے کچھہ ہی یا نہین پس تدارک کرے اللہ تعالی کے فرائض کا کہ جو فوت ہوئے ہون اوس سے یعنی قضا بجا لاوے اونکی اور پہنچاوے حقوق لوگون کے ایک ایک دانہ اور جنکو ہاتھہ و زبان سے ستایا ہوا اونسے بخشوا لاوے اور خوش کرے دل اونکے ساتھہ احسان کرنے کے اوپر یہان تک کہ جب کچھہ تو نہ باقی رہے اوسپر کوئی فرض خدا تعالی کا اور نہ حق کسیکا اور داخل ہو جنت مین بلا حساب اسلیے کہ اگر مریگا پہلے ادا کرے حقوق کے تو گھیر سکے اوسکو مدعی اوسکے اور گریبان گیر ہونگے پس کوئی کہیگا مارا تھا تو نے مجکو اور کوئی کہیگا کہ برا کہا تھا تو نے مجکو اور کوئی کہیگا کہ جھگڑتا تھا تو مجسے اور کوئی کہیگا کہ لیا تھا تو نے مال میرا اور کوئی کہیگا کہ پایا تھا تو نے مجکو مظلوم اور تو قادر تھا ظلم کے دفع کرنے پر اور پھر نہ دفع کیا تو نے مجسے ظلم کو اور کوئی کہیگا کہ بیٹھا تھا تو نے مجکو خلاف شرع بات پر پس نہ منع کیا تو نے مجکو اوس سے پس آوسوقت کہ وہ اسیطرح مبہوت و متحیر ہوگا بسبب کثرت مدعیون کے اور عاجز ہوگا اونکی جواب دہی سے اور سمیدر کھتا ہوگا مولی غفار سے کہ شاید وہ چھڑاوے اونکے ہاتھون سے ناگہان سنیگا آواز جبار کی کہ فرماویگا اَلْیَوْمَ تُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ

ببدالفون الفضای دیگرون ۱۲ ۵۱

لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ یعنی آج کے دن بدلا دیا جاویگا ہر نفس ساتھ اوس چیز کے کہ کی ہے نہین ہی ظلم آج کے دن پس اوسوقت بیقرار ہوگا
دل اوسکا اور یقین کریگا اپنے نفس کے ہلاک ہونے کا پس سو جو اسی غافل اوس مضمون کو کہ ساتھ اوسکے ڈرایا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین کہ فرمایا
وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ○ یعنی اور نہ گمان کر تو اللہ کو غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہین ظالم ۱۲ اور نہ پیروی
کر تو شیطان کے وسوسے کی اسلیے کہ وہ دشمن ہی بنی آدم کا چاہتا ہی گمراہ کرنا اونکا تو کہ کھینچ لیجاوے اونکو اپنے ساتھ طرف دوزخ کے
پس واجب ہی مؤمن پر یہ کہ دفع کرے اوسکے وسوسے کو اور ٹھہراوے اوسکو دشمن جیسے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ
عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا یعنی بلاشبہ شیطان تمھارے لیے دشمن ہی پس ٹھہراؤ اوسکو دشمن اور ذکر کیا ہی فقیہ ابواللیث نے کتاب تنبیہ
مین کہ بلاشبہ ہر آدمی کے لیے چار دشمن ہین کہ محتاج ہی تو یہ کہ جہاد کرے تو ساتھ ہر ایک کے اونمین سے ایک تو اونمین سے دنیا ہی اور وہ ندارہ کنارہ ہی
پس اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا یعنی پس نہ فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی اور دوسرا دشمن نفس
تیرا ہی اور وہ بدترین دشمنون کا ہی دشمن اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اَعْدٰى عَدُوِّكَ
نَفْسُكَ الَّتِيْ بَيْنَ جَنْۢبَيْكَ یعنی بڑے دشمنون کا دشمن تیرا نفس تیرا ہی جو درمیان دونون پہلوؤن تیرے کے ہی اور اللہ تعالی نے
خبر دی ہی کہ وہ نفس بذاتہ حکم کرنے والا برائی کا ہی کہ فرمایا اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اور حکم کرنا ساتھ برائی کے دلیل عادت
اوسکی ہی اس لیے کہ پیدا کیا گیا وہ ظالم وجاہل اور علم وعمل طاری ہوئے ہین اوسپر اور اگر نباتی اوسکو رحمت اللہ تعالی کی اور فضل اوسکا
تو باقی رہتا وہ اپنے ظلم وجہل پر اور ہوتا جماعت شیطان کے سے اور کھینچتا ہی وہ اوس شخص کو کہ اطاعت کرے اوسکی طرف عصیان
اور مخالفت رحمن کے اسلیے کہ وہ دوڑتا ہی بالطبع بیچ میدان مخالفت کے اور بندہ ساتھ شقاوت کے روکتا ہی اوسکو برائی سے پس جنے چھوٹی
باگ اوسکی پس وہ شریک اوسکا ہی بیچ فساد اوسکے اور تیسرا دشمن شیطان جن ہی پس پناہ مانگ ساتھ اللہ تعالی کے اوس سے
اور جو تھا دشمن شیطان الانس ہی پس حذر کر اوس سے اسلیے کہ وہ شدید ہی تجرید شیطان الجن سے اسلیے کہ شیطان الجن کا بہکانا ساتھ وسوسے
کے ہوتا ہی اور شیطان الانس رفیق بدہی تیرا اوسکا بہکانا ہوتا ہی روبرو سامنے آنکھون کے ہمیشہ چاہتا ہی کہ بہکاوے تجکو راہ حق سے
جیسے کہ کہا ہی بعضے اگلے بزرگون نے کہ تو پناہ مانگتا ہی ساتھ اللہ تعالی کے شیطان جن سے پس بھاگ جاتا ہی وہ اور رہا شیطان انس
پس نہین ٹلتا ہی یہان تک کہ ڈالے تجکو گناہ مین اور اسی لیے فرمایا نبی علیہ السلام نے لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَّلَا يَاْكُلْ
طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ یعنی نہ صحبت رکھ مگر مؤمن سے اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار پس آنحضرت علیہ السلام نے حکم بچنے کا کیا مصاحبت
ومخالطت غیر متقی کے سے اسلیے کہ صحبت ومخالطت پیدا کرتی ہی محبت والفت دل مین پس لازم ہی یہ کہ ہووے جیسا کہ فرمایا ہی نبی علیہ السلام نے
اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَّنْ يُّخَالِلُ یعنی اوٹھایا جاویگا قیامت سے آدمی اوپر دین دوست اپنے کے
پس چاہیے کہ دیکھے ایک تمھارا اوس شخص کو کہ دوستی کرتا ہی اوس سے اور فرمایا اللہ تعالی نے اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ○ یعنی دوست اوسدن یعنی روز قیامت کے بعضے بعضون کے دشمن ہونگے سوائے پرہیزگارون کے پس ہر ایک
دوستون مین سے سوائے پرہیزگارون کے کہینگے روز قیامت کے یٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ○ یعنی ای خرابی میری تو بلاتا ہوتا
میںنے فلانے کو دوست اور کہیگا یٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ یعنی کسی طرح مجھمین اور تجھمین فرق ہو مشرق مغرب کا سا
پس دوست انسان کا اور محب اوسکا وہ ہی کہ سعی کرے بیچ سنوارنے آخرت اوسکی کے اگرچہ اوسمین ضرر ہو اوسکی دنیا کا اور دشمن اوسکا وہ ہی
کہ سعی کرے بیچ بگاڑنے آخرت اوسکی کے اگرچہ اوسمین نفع ہو اوسکی دنیا کا پس بنا بر اسکے لائق ہی مومن کو یہ کہ نہ ٹھہراوے دوست مگر
اوس شخص کو کہ اعتماد ہو اوسکے دین وامانت پر اور جانے صلاح وتقوی اوسکا اسلیے کہ آدمی ہوگا روز قیامت کے ساتھ اوس شخص کے

ل یعنی ہر چیز کو قیاس کر اوس کی اور طعام جانتا ہی بھوکے کو کہ کون دنیا اور آخرت مین اوسکی کا قال شراح المصابیح ۱۲ منہ غفرلہ

کہ دوست رکھتا تھا اوسکو سبب اس حدیث کے کہ روایت کی گئی ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنے
اوس شخص کے ساتھ ہوگا کہ دوست رکھتا تھا اوسکو کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نہ فریب مین ڈالے تجکو ظاہر قول علیہ السلام کا
اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اسلیے کہ تم نہین ملاحق ہوئے کے ساتھ نیکون کے مگر بسبب اعمال اپنے کے اسلیے کہ یہود و نصاریٰ دوست
رکھتے ہین اپنے انبیاکو اور نہین ہوئے ساتھ اونکے روز قیامت کے اور یہ قول حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ نری محبت
بغیر موافقت کرنیکے عمل مین نہین نفع دیگی اسلیے کہ تعظیم انبیا اور علما اور صلحا کی اور محبت اونکی نہین ہوتی ہی مگر ساتھ اتباع اونکی
کے بیچ اوس چیز کے کہ بلاتے ہین وہ طرف اوسکے قسم علم نافع اور عمل صالح اور پیروی کرنے اور چلنے سے اونکی راہ پر اسلیے کہ جسنے اتباع کیا
اونکا اور قدم بقدم چلا اونکے ہوگا سبب ملنے ثواب اونکے کا بموجب فرمانے علیہ السلام کے مَنْ دَعَا اِلَى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ
مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا یعنی جسنے بلایا طرف ہدایت کے ہوگا اوسکے لیے ثواب مانند
ثوابون اون لوگون کے کہ پیروی کی اوسکی نہین ناقص کرنیگا یہ ثواب کا ملنا اسکو پیروی کرنے والون کے ثواب مین سے کچھ اور جسنے نہ پیروی
اونکی اور نہ چلا قدم بقدم اونکے بلکہ مخالفت کی اونکی عمل مین اور مشغول ہوا ساتھ چوسنے ہاتھون اونکے اور چھاڑ کرکھنے ہوتون اونکے کے
اور چاپلوسی کرنے کے آگے اونکے اور اوٹھ کھڑے ہونے کے وقت دیکھنے اونکے کے پس نہین ہی یہ کچھ بھی تعظیم و محبت اونکی اسلیے کہ اسنے
کیا اونکو اپنے ساتھ محروم ثواب سے پس کون سی تعظیم و محبت ہی اسمین ✦ مجالس الابرار ✦ الغرض جسکے عمل کم اور حقیر ہون
اور مع ذلک محبت رکھے نیکون سے تو اوسکے حق مین یہ حدیث صادق ہی کہ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ نہ میرے پاس بہت نماز ہی
نہ روزہ ہی مگر مین دوست رکھتا ہون خدا اور رسول کو آپنے فرمایا تو اونھین کے ساتھ ہی جنکو دوست رکھتا ہی اور عرض کی ہم نے
ہم آپکو جنت مین کہان دیکھینگے آپ بلند منازل مین ہونگے تو نازل ہوئی یہ آیت وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝
پس نیکون کے ساتھ ہونے کا مدار اطاعت خدا اور رسول کی ٹھہرائی اور جو مخالفت کرے اونکی اور پھر دعوی کرے محبت کا تو وہ رد ہے
کی طرح محب ملی ہی اور وعید لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ مین داخل ہی مصرع قول تو چون بصطفی فعلت بمثل بولہب ✦

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ
اور تم پاس آچکا ہی یوسف اس سے پہلے کھلی تمین لے کر پھر تم رہے دھوکے ہی مین اون چیزون سے جو وہ لایا یہان تک کہ جب مر گیا
قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ۝ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ
کہنے لگے ہرگز نہ بھیجیگا اللہ اوسکے بعد کوئی رسول اسی طرح بہکاتا ہی اللہ اوسکو جو ہو زیادتی والا شک کرتا وہ جو جھگڑتے ہین
فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي
اللہ کی باتون مین بغیر کسی سند کے جو انہی ہو اونکو بڑی بیزاری ہی اللہ کے ہان اور ایمان داروں کے ہان اسی طرح مہر کرتا ہی اللہ ہر

كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝
دل پر غرور والے سرکش کے ✦ موٴ

اور تحقیق آیا تھا پہلے اس سے تمھارے پاس یوسف ساتھ نشانیون کے پس ہمیشہ شک مین تھے تم اوس چیز سے کہ لایا تھا تمھارے پاس اوسکو
تو اوسوقت تک کہ مر گیا تنے نہین بھیجیگا خدا بعد اوسکے کوئی پیغمبر اسی طرح گمراہ کرتا ہی خدا اوسکو کہ وہ ہی حد سے گذرنے والا شک لانے والا
گمراہ کرتا ہی اونکو کہ مکابرہ کرتے ہین خدا کی آیتون مین بغیر حجت کے کہ آئی ہو آگے اونکے سخت ناپسند ہوا یہ مکابرہ اونکا نزدیک خدا کے اور نزدیک اونکے

ایمان لائے ہین اسی طرح مُہر رکھتا ہے خدا اوپر ہر دل متکبر سرکش کے + **تفسیر** + حضرت یوسفؑ کی زندگی مین قابل نہونے بعد اونکی موسےٰ کے جب سلطنت مصر کا بندوبست بگڑ گیا تو کہنے لگے یوسفؑ کا قدم اس شہر پر کیا مبارک تھا ایسا نبی کوئی نہوگا یا وہ انکار یا یہ اقرار بیحد زیادہ کوئی ہے + **صو** + یوسف سے مراد یوسف بن یعقوب علیہما السلام ہین اور بعضون نے کہا یوسف بن ابراہیم بن یوسف بن یعقوب کہ رہے وہ نبی ہوکر اونمین بیس ۲۰ برس اور کہا گیا ہے کہ فرعون موسےٰ بھی فرعون یوسف تھا کہ جیتا رہا موسےٰ علیہ السلام کے زمانے تک اور بعضون نے کہا کہ یہ فرعون اور تھا بہر تقدیر تو بیخ کی اونکو یہ کہ یوسف علیہ السلام آئے تمھارے پاس پہلے موسےٰ کے ساتھ معجزات کے تو اوسوقت تک کہ مرا الم یعنی قائم رہے تم اپنے کفر پر اور گمان کیا تمنے کہ اُنکے بعد کوئی رسول ساتھ معجزون کے نہین آنے کا اسی طرح یعنی مانند اس گمراہ کرنے کے گمراہ کرتا ہے اللہ ہر حد سے بڑھ جانے والے کو بیحد نافرمانی اوسکی کے اور شک کرنے والے کو اوسکے دین مین خدا کی آیتون مین یعنی اونکے باطل کرنے مین + **صل** + مراد یوسف بن یعقوب علیہما السلام ہین اور بینات سے قول اوکا أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ یعنی کیا رب متفرق بہتر ہین یا اللہ واحد قہار یا بینات سے مراد زندہ کرنا ایک گھوڑیکا اور گواہی شیرخوارہ کی اوپر برات اونکی سے کہ سورۂ یوسف مین مذکور ہے اور کہا ہے علی نے کہ فرعون زمانۂ موسےٰ علیہ السلام کا وہی فرعون زمانۂ یوسف علیہ السلام کا ہے یوسف کا ایک گھوڑا قیمتی تھا وہ مرگیا اور اپنی دعا سے اوسکو زندہ کیا فرعون حضرت یوسف پر ایمان لایا اور بعد وفات یوسفؑ کے پھر مرتد ہوگیا اور حضرت موسےٰ کے زمانے تک زندہ رہا مؤمن آل فرعون نے اون چیزون سے تنبیہ فرعونیون کی کی اور بحسب ایک قول کے فرعون موسےٰ اول اور فرعون یوسف سے ہے اور مراد یوسف سے آیت مین یوسف بن ابراہیم بن یوسف بن یعقوب ہین کہ حق تعالےٰ نے اونکو فرعون موسےٰ پر بھیجا بیس ۲۰ برس تک قبطیون مین رہے معجزے دکھاتے تھے وہ ایمان نہ لائے قصہ آخر مؤمن نے فرعونیون کو یاد دلایا + **بح** +

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْ أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ ۝ أَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَأَطَّلِعَ إِلٰى
اور بولا فرعون کہ اے ہامان بنا میرے واسطے ایک محل شاید مین پہنچون رستون پر مین رستون مین آسمانون کے پھر جھانکون کے طرف
إِلٰهِ مُوْسٰى وَإِنِّيْ لَأَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۚ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۚ وَمَا
موسےٰ کے معبود کو اور میری اس محل مین تو وہ جھوٹا ہے اور اسی طرح بھلے دکھائے تھے فرعون کو اوسکے برے کام اور روکا گیا راہ سے اور جو
كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝

داؤ تھا فرعون کا سو کھپنے کے واسطے + **صو**

اور کہا فرعون نے اے ہامان بنا میرے لیے ایک محل تو کہ جا پہنچون مین بسبب اوسکے رستون کو آسمانون کے رستون کو تو کہ جھانکون مین طرف پروردگار موسےٰ کے اور تحقیق مین جھوٹا گمان کرتا ہون اوسکو اور اسی طرح آراستہ ہوئے فرعون کی نظر مین عمل بد اوسکے اور باز رکھا گیا راہ صواب سے اور نہین تھی حیلہ سازی فرعون کی مگر تباہی و ہلاکت مین + **تفسیر** + اور کہا فرعون نے یعنی از راہ فریب دینے قوم اپنی کے یا از راہ جہل و حماقت کے اپنے وزیر سے کہ نام اوسکا ہامان تھا کہ بنا میرے لیے ایک صرح یعنی محل اور بعضون نے کہا کہ صرح کہتے ہین ایک عمارت ظاہر کو کہ دیکھنے والے پر پوشیدہ نہو اگرچہ دور سے دیکھے یعنی نہایت اونچی عمارت مانند منارہ وغیرہ کے اور آیا ہے کہ جب حکم کیا فرعون نے ہامان کو محل بنانے کا تو اوسنے پچاس ہزار بنانے والے سو امزدوروں کے جمع کیے اور بڑی اونچی عمارت بنائی کہ اوسکے برابر کوئی عمارت نتھی پس جب بنا چکے تو فرعون چڑھا اوپر اور تیر پھینکا آسمان کی طرف وہان سے وہ تیر لہو کا بھرا ہوا پھرا اوسکی زیادتی گمراہی کے لیے پس کہا اوسنے کہ قتل کیا مینے الٰہ موسےٰ کو یعنی اوسنے جھوٹ کہا ہے اور آیا ہے کہ جب وہ محل بنا تو موسیٰ علیہ السلام نے مناجات کی وحی آئی کہ غم مت کھا دیکھ کہ زین اوسکے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہون چنانچہ جب وہ پلید چڑھا تو جبرئیل کو حکم ہوا اونھون نے آنکر ایک پر مار اپس تین ٹکڑے ہوئے اوسکے

ایک ٹکڑا اوسمین سے فرعون کے لشکر پر گرا پس مرے اونمین سے دس لاکھ آدمی اور ایک ٹکڑا دریا مین پڑا اور ایک ٹکڑا مغرب مین اور نہ باقی رہا بنانے والون مین سے کوئی چنانچہ مفصل قصہ اسکا سورۂ قصص مین مذکور ہی ✤ جھوٹا گمان کرتا ہون یعنی اس قول اوسکے مین کہ انا غیری یعنی اوسکے لیے کوئی معبود سوا میرے ہی اور اسی طرح یعنی مثل اس تزین کے اور اس صد یعنی رکھنے کی زینت دیا گیا واسطے فرعون کے عمل بد اوسکا اور روکا گیا راہ ستقیم سے اور زینت دینے والا شیطان ہی ساتھ وسوسے کے مانند قول اللہ تعالی کے وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ یا زینت دینے والا اللہ تعالی ہی جیسے کہ فرمایا وَزَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ یعنی اور زینت دی ہمنے اونکے لیے اعمال اونکے پس وہ سرگردان ہین ✤ **مطلب معا بحر تنبیہ** ✤ یہ قصہ اللہ جل شانہ نے سنایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کہ جیسے فرعون کفر و شرک اور اعمال بد سے اور نافرمانی سے تباہ و ہلاک ہوا ایسے ہی اے امت محمدی تم اگر شرک و کفر کروگے اور اعمال بد و نافرمانی رسول کی کروگے تو خراب و ذلیل اور ہلاک ہوؤگے پس آدمی کو چاہیے کہ ہر چیز مین اتباع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کرے تو روز قیامت کے حساب آسان ہو اور مناقشہ حساب مین نہو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ جَسَدِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيْمَا اَنْفَقَهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ مَا عَمِلَ فِيْهِ ✤ یعنی نہین ٹلنے کے قدم بندے کے روز قیامت کے یہان تک کہ سوال کیا جاویگا چار چیزون سے اوسکی عمر سے کہ کاہے مین فنا کیا اوسکو اور اوسکے بدن سے کہ کاہے مین پرانا کیا اوسکو اور اوسکے مال سے کہ کہان سے کمایا اوسکو اور کاہے مین خرچ کیا اوسکو اور اوسکے علم سے کہ کیا عمل کیا اوسمین روایت کی یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پس ضرور ہی ہر اوس شخص کو کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ کہ جانے کہ وہ سوال کیا جاویگا روز قیامت کے اور مناقشہ کیا جاویگا حساب مین اور مطالبہ کیا جاویگا ذرّہ ذرّہ برابر برائیون کا اور متحقق ہی یہ بات کہ نہین نجات دیگا اوسکو اون برائیون کی جزا سے مگر لازم کرنا محاسبہ نفس کا ہیچ تجارت کرنے اوسکی کے آخرت کے لیے اور لازم کرنا مطالبہ اوسکے کا ہیچ دمون اور ساعتون اور حرکات و سکنات اوسکی کے پس بلاشبہہ جسنے حساب لیا اپنے نفس سے پہلے اسکے کہ حساب لیا جاویگا اوس سے ہلکا ہوگا اوسپر روز قیامت کے حساب اوسکا اور حاضر ہوگا وقت سوال کے جواب اوسکو اور اچھا ہوگا ٹھکانا اور انجام کار اوسکا اور جو کہ نہ حساب لیگا نفس سے ہمیشہ رہیگی حسرت اوسکو اور میدان قیامت مین بہت ٹھہرا رہنا پڑیگا اوسکو اور برائیان اوسکی باعث خرابی اور غضب الٰہی کی ہونگی پس اس صورت مین ضرور ہی مومن کو یہ کہ نہ غافل ہو اپنی آخرت کی تجارت مین مراقبہ نفس اپنے کے سے حرکات و سکنات و خطرات اوسکی مین اسلیے کہ اس تجارت کا نفع فردوس اعلی اور پہونچنا سدرۃ المنتہی کو ہی ساتھ نبیون اور صدیقون اور شہدا کے پس خوب حساب کرنا اس تجارت مین پر ضرور ہی خوب حساب کرنے سے ہیچ تجارت دنیا کے اسلیے کہ نفع تجارت دنیا کے بہ نسبت منفعتون عقبی کے کہ ہمیشہ رہیگی قلیل ہین اور سریع الزوال اور نہین بہتری ہی اوس خیر مین کہ ہمیشہ نہ رہے بلکہ جو شر کہ ہمیشہ نہ رہے بہتر ہی اوس خیر سے کہ ہمیشہ نہ رہے اسلیے کہ جو شر کہ ہمیشہ نہ رہے جب جاتی رہیگی باقی رہیگی خوشی ہمیشہ کو اور جو خیر کہ ہمیشہ نہ رہے جب جاتی رہے گی باقی رہیگا تاسف ہمیشہ کو پس بنا بر اسکے لائق ہی مومن کو کہ جب صبح ہو اور فارغ ہو صبح کے فرض سے یہ کہ فارغ کرے اپنے دل کو ایک ساعت اور گھلے اپنے نفس سے کہ اسی نفس نہین ہی میرے لیے بضاعت یعنی اسباب تجارت مگر عمر میری پس جب کہ فنا ہوگی اصل مال اور واقع ہوگی ناامیدی تجارت سے اور طلب نفع سے اور یہ دن نیا دن ہی کہ مہلت دی ہی اللہ تعالی نے مجکو اوس مین اور تاخیر دی ہی میری اجل مین اور اگر مار ڈالتا مجکو تو البتہ آزردہ کرتا مجکو یہ کہ پھیرے مجکو طرف دنیا کے ایک دن کو تو کہ عمل کرونمین اوسمین اچھے پس گمان کرتا ہون مین اپنے نفس کہ تو مر گیا تھا پھر پھیر گیا تو طرف دنیا کے پس بچا اپنے کو پھر بچا اپنے کو اوس سے کہ ضایع کرے تو اوس دن کو پس بلاشبہہ ہر ساعت عمر کی ساعتون مین سے بلکہ ہر دم اوسکے دمون مین سے

جلد نفیس ہی بے بدل کہ خرید سکتا ہی اس سے خزانہ جنت کے خزانون مین سے کہ بے انتہا ہین نعمتین اوسکی اور ابد الآباد رہین گی پس ہو چکنا ان دمون کا اس حال مین کہ بیکار تھے یا گناہون مین مصروف تھے نہایت ہی تو ما اور بے نصیبی ہی اسلیے کہ عمر انسان کی ایک وقت ہی واسطے اعمال نیک اوسکے کے کہ جو نزدیک کر دیتے ہین اوسکو طرف اللہ تعالی کے اور لازم کرنے والے ہین اوسکے لیے ثواب بہت کو روز حساب کے اور یہی سعادت ہی کہ لائق ہی انسان کو یہ کہ سعی کرے اوسکے حاصل کرنے مین تو روز قیامت کے پھل اوسکا پاوے کہ پاک پروردگار فرماتا ہی وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى یعنی نہین مفید ہی انسان کے لیے مگر جو کچھ کہ سعی کرے سعادت کے حاصل کرنے مین پس جو جزو کہ فوت ہو عمر سے اس حال مین کہ خالی ہو عمل صالح سے فوت ہوگا سعادت آخرت سے بقدر اوسکے اور اسی لیے بہت رعایت کرتے تھے اگلے بزرگ اپنے دمون کی اور لحظون کی اور ساعتون کی اور تھے طرف غنیمت جاننے ساعتون اور وقتون اپنے کے اور نہین ضائع کرتے تھے اپنی عمرون کو بیچ چیزون باطل و تقصیرات کے کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ پایا مینے ایک قوم کو کہ تھی وہ اپنی ساعتون پر شفیق تر تمسے اپنے دینارون پر اور درہمون پر پس بالکل شبہ ایک تم مین کا جیسے کہ نہین دوست رکھتا ہی یہ کہ خرچ ہو اوسکے پاس سے ایک درم مگر اوس چیز مین کہ عوض کرے طرف اوسکے نفع اوسکا اسیطرح وہ نہین دوست رکھتے تھے یہ کہ خرچ ہو اونکی عمرون مین سے ایک ساعت مگر بیچ اوس چیز کے کہ عوض کرے طرف اونکے نفع اونکا پس رات دن کی چوبیس ۲۴ ساعتین ہین اور وارد ہوا ہی خبر مین عیسے کہ ذکر کیا ہی اوسکو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیا مین کہ بہشت پیش کیے جاوینگے روز قیامت کے واسطے ہر دن اور رات کے چوبیس خزانے نصف نصف پس کھولا جاویگا واسطے اوسکے اونمین سے ایک خزانہ پس دیکھیگا اوسکو بھرا ہوا نور سے بسبب نیکیون اپنی کے کہ کیں تھین اوس ساعت مین پس پونچیگا اوسکو فرح اور سرور اسقدر کہ اگر تقسیم کیا جاوے دوزخیون پر تو مدہوش کر دے اونکو وہ فرح و سرور معلوم کیے دیکھا گے سے اور کھولا جاویگا واسطے اوسکے ایک دوسرا خزانہ پس دیکھے گا اوسکو سیاہ تاریک کہ پھیلے گی ہوا اونکی اور ڈھانک لیگی اوسکو تاریکی اوسکی اور وہ اوس ساعت کا ہوگا کہ نافرمانی کی تھی اللہ تعالی کی اوسمین پس پونچیگا اوسکو حزن و غم اسقدر کہ اگر تقسیم کیا جاوے جنتیونپر تو منغص کر دے اونپر عیش جنت کا اور کھولا جاویگا اوسکے لیے ایک اور خزانہ پس دیکھیگا اوسکو خالی نہین ہوگی اوسمین چیز کہ خوش کرے اوسکو اور نہ وہ چیز کہ غمگین کرے اوسکو اور وہ اوس ساعت کا ہوگا کہ سو رہا تھا اوسمین مشغول ہوا تھا ساتھ کسی چیز کے مباحات دنیا سے پس حسرت کریگا اوسکے خالی ہونے پر اور پونچیگا اوسکو الم اسقدر کہ ہو نچتا ہی اوس شخص کو کہ قادر ہوا تھا بہت سے فائدہ پر اور باد شاہت بڑی پر اور مہل چھوڑ دیا اوسکو اور تساہل کیا اوسمین یہان تک کہ جاتی رہی وہ اوسسے اور اسی طرح پیش کیے جاوینگے اوسپر خزانے اوقات اوسکی کے دراز کی عمر اوسکی مین پس لائق ہی اوسکو یہ کہ کوشش کرے اوقتے معمور کرنے مین اور نہ چھوڑے اونکو خالی اموال سے کہ وہ اسباب سعادت اور باد شاہت اوسکی کے ہین و سعی کرے بیچ محافظت سات اعضا اپنے کے کہ وہ آنکھ ہی اور کان اور زبان اور پیٹ اور شرم اور ہاتھ اور پانون اسلیے کہ اسنے اگر کیا ساتھ ایک کے انمین سے گناہ تو ہوگا ناشکری کرنے والا واسطے نعمت اللہ تعالی کے بیچ تمام اسباب کے کہ ضرور ہین اوسکو عمل کرنے مین اسلیے کہ مقصود دنیا کے پیدا کرنے سے اور اوس چیز کے پیدا کرنے سے کہ دنیا مین ہی یہ ہی کہ مدد چاہے انسان اوپر پہونچنے کے طرف طاعت اللہ تعالی کے اور نہین ممکن ہی پہونچنا طرف طاعت اللہ تعالی کے مگر بسبب ہمیشہ رہنے بدن کے اور نہین باقی ہی بدن مگر بسبب غذا کے اور نہین حاصل ہوتی غذا مگر بسبب پانی اور ہولے کے اور نہین تمام ہوتا یہ مگر بسبب پیدا ہونے زمین و آسمان کے پس جسنے استعمال کیا کسی عضو کو اپنے اعضا مین سے بیچ غیر طاعت اللہ تعالی کے ہوگا ناشکر واسطے نعمت اللہ تعالی کے ان سب مین پس ضرور ہی محافظت اعضا کی اسلیے کہ محافظت اونکی وہی اصل مال ہی اور نفع بعد اسکے ہی پس جسکے لیے نہو اصل مال کیونکر حاصل ہوگا اوسکے لیے نفع اور یہ سا تون اعضا آلہ ہین واسطے ہلاک و نجات کے پس جو شخص ہلاک ہوگا ہلاک ہوگا بسبب مہل چھوڑنے اونکے کے اور نہ محافظت کرنے اونکے کے اور جو کوئی نجات پاویگا نجات پاویگا بسبب محافظت اونکی کے اور نہ مہل چھوڑنے اونکے کے پس محافظت اونکی بنیاد ہر خیر کی ہی اور مہل چھوڑنا اونکا بنیاد ہر شر کی

اور جہنم کے سات دروازے ہین اور نہین متعین ہوئے ہین یہ دروازے مگر اوسکے لیے کہ نافرمانی کی اللہ تعالی کی ساتھ ان اعضاسات کے پس لازم ہی محافظت انکی گناہون سے کہ آنکھ کو محفوظ رکھے دیکھنے سے طرف اوس چیز کے کہ حرام ہی دیکھنا اوسکا بلکہ ہر فضول سے کہ نہین ہی حاجت اوسکی اوس لیے کہ اللہ تعالی سوال کریگا بندے سے فضول نظر سے جیسے کہ سوال کریگا اوس سے فضول کلام سے اور جسوقت کہ محفوظ رکھے اوسکو فضول نظر سے نہ اکتفا کرے اوسپر بلکہ صرف کرے اوسکو طرف اوس چیز کے کہ پیدا کی گئی ہی اوسکے لیے کہ وہ نظر کرنی ہی طرف عجائب صنعت اللہ تعالی کے تو کہ دلیل پکڑے ساتھ اوسکے اوپر وجود اوسکے کی اور قدم اوسکے کی اور وحدت و قدرت اوسکے کی اور ارادہ اور علم اوسکے کی اور حیات اوسکی کے اور نظر کرنی ہی بیچ کتاب اوسکی کے اور سنت رسول اوسکے کے اور تمام کتابون دین کے تو کہ سیکھے امور دین اپنے کے اور نصیحت پکڑے اور اسی طرح کرے ہر عضو مین خصوصا اوس عضو مین کہ وہ رأس الاعضا ہی یعنی دل کہ لازم ہی پاک کرنا اوسکا اخلاق بد سے اور مزین کرنا اوسکا ساتھ اخلاق حمیدہ کے اور کامل کرنا اوسکا ساتھ علم نافع کے اسلیے کہ جو کوئی سیکھے ایک مسئلہ مسائل دین سے لائق ہی اوسکو یہ ہو عمل کرے والا اوسپر والا پوچھا جاویگا روز قیامت کے اوس سے دلالت کرتا ہی اسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وعن علمہ ما عمل فیہ پس اس سے ڈرہی سوال کا اسلیے کہ آنحضرت نے نہین فرمایا وعن علمہ ما قال یعنی پوچھا جاویگا علم سے کہ کیا عمل کیا اوسپر اور یہ نہین فرمایا کہ پوچھا جاویگا علم سے کہ کیا کہا اوسمین پس چاہیے کہ دیکھے علم مین کہ آیا عمل کیا اوسپر اور ہر اصناف سے کہ جنکی تعریف کی اللہ تعالی نے ساتھ قول اپنے کے اولئک الذین صدقوا یا خلاف علم کے کام سے اور داخل ہوا بیچ قول علیہ السلام کے اشد الناس عذابا یوم القیمۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ یعنی سخت ترین لوگون کا عذاب مین روز قیامت کے وہ عالم ہی کہ نفع دیا ہو اوسکو اللہ نے ساتھ علم اوسکے کے اور روایت کیا گیا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ اوسنے کہا کہ نہین ہی تم مین سے کوئی مگر کہ تنہائی مین دیکھے گا اللہ تعالی کو جیسے کہ تنہائی مین دیکھتا ہی ایک تمہارا چاند کو جو دھرین رات مین پھر فرماویگا ملعونا ملعونا یا ابن آدم یعنی کس چیز نے مغرور کیا تجکو مجھ پر ای ابن آدم کیا عمل کیا تو نے اوس علم پر کہ جانا تو نے ای ابن آدم کیا جواب دیا تو نے رسولون کو ای ابن آدم آیا نہین تھا مین تجھمان تیری آنکھون پر اس حال مین کہ تو دیکھتا تھا طرف اوس چیز کے کہ نہین درست تھا تجکو دیکھنا آیا نہین تھا مین تجھمان تیرے کانون پر اور اسی طرح تمام اعضا پر پس سوچ ای مسکین بیچ بڑی خیانت اپنی کے جو وقت کہ یاد دلاویگا تجکو اللہ تعالی گناہ تیرے کا مشاہد جسوقت کہ فرماویگا تجکو ای بندے میرے آیا نہ حیا کی تو نے مجھسے پس ظاہر کی تو نے میرے آگے برائی اور حیا کی تو نے میری مخلوق سے اور ظاہر کی تو نے اونکے لیے بھلائی کیا تھا مین خوار تر تجھپر تمام بندون اپنے سے سبک جانا تو نے نظر کرنا میرا طرف تیرے اور نہ پروا کی تو نے اوسکی اور بڑی جانی تو نے نظر غیر میرے کی پس کیا ہوگا حال تیرا اور خجالت تیری جسوقت کہ شمار کریگا اللہ تعالی تجپر نعمتین اپنی اور گناہ تیرے اور انعام اپنے اور برائیان تیری پس اگر انکار کریگا تو کسی چیز کا تو گواہی دینگے تجپر اعضا تیرے پس فضیحت ہوویگا تو خلائق کے سامنے بسبب گواہی دینے اعضا کے مگر یہ کہ اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہی مومن سے یہ کہ ڈھانکے گا اوسکے اوپر گناہ اوسکے اور نہین مطلع کریگا اوسپر غیر اوسکے کو جیسے کہ روایت کیا گیا ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نزدیک کریگا اللہ ایک بندے کو اپنے سے روز قیامت کے اور رکھیگا اوسپر اپنا دست عنایت اور ڈھانکے گا اوسکو تمام خلائق سے اور دیگا اوسکو اعمال نامہ اوسکا اوس پوشیدگی مین اور فرماویگا اوسکو کہ پڑھ اعمال نامہ اپنا پس دیکھیگا نیکیان پس روشن ہو جائیگا بسبب اوسکے چہرہ اوسکا اور دیکھے گا برائیان پس سیاہ ہو جائیگا بسبب اوسکے مونہہ اوسکا پس فرماویگا اللہ تعالی واسطے اوسکے کہ آیا پہچانتا ہی تو اونکو ای بندے میرے پس عرض کریگا وہ ہان ای رب میرے پہچانتا ہون پس فرماویگا کہ بلاشبہہ مین زیادہ جانتا ہون انکو تجسے تحقیق بخشا مینے انکو تیرے لیے پس ہمیشہ رہیگا کہ گذریگا نیکی مقبول پر پس سجدہ کریگا یعنی شکر کریگا اور گذریگا برائی بخشی گئی پس سجدہ کریگا یعنی شکر کریگا پس نہین دیکھینگے خلائق اوس سے مگر یہ یعنی سجدات شکر کے کرنے یہان تک کہ پکارینگے خلائق بعض اونکے بعض کو خوشحالی

۵ فضول نظر سے مجتنب رہے

۵ یعنی کلام اللہ

۵ یعنی حدیث

۵ کہ ہر ایک پر پیش پڑے لکن ان کی تحریر مخفی ہوگئی ہے

منہ عفا عنہ

واسطے اس بندے کے کہ نہین نافرمانی کی اسنے کبھی اور نہین جانیگے وہ اوس چیز کو کہ گذری درمیان اوسکے اور درمیان اللہ تعالی کے بیچ
اوس چیز کے کہ واقف کیا اوسکو اوسپر اور خبر دی اس معنی کی بہت وارد ہوئین ہین اور یہ فضل ہوگا اللہ کی جانب سے کہ وہ خطاب کریگا اوسکو
خطاب مہربانی کا کہ فرماویگا اوسکو کہ آیا جانتا ہی تو ای بندے میرے پس کہیگا جانتا ہون مین ای رب میرے اور فرماویگا اللہ تعالی از راہ ستہ کہنے کے
اوسپر اوظاہر کرنے فضل اپنے کے کہ مینے ڈھانکا اوسکو تجھپر دنیا مین اور نہین فضیحت کیا مینے تجکو بسبب لوگون کے اور مینے بخشا اوسکو تیرے لیے
آج کے دن کہا گیا ہی کہ بیدو گناہ ہونگے کہ توبہ کی ہوگی اونسے جیسے کہ ذکر کیا ابو نعیم نے اوزاعی سے کہ اونسے نقل کیا ہلال بن سعد سے
کہ اللہ تعالی بخشتا ہی گناہون کو لیکن نہین بخشتا اوسکو نامۂ اعمال سے یہان تک کہ واقف کریگا اوسکو اوپر روز قیامت کے اگر یہ توبہ کی ہوگی
اونسے کہا قرطبی نے اپنے تذکرے مین نقل کرنے کرا اپنے شیخ سے کہ نہین معارض ہوتی ہی یہ حدیث اوس مضمون کے کہ کلام اسد اور حدیث مین ہی
کہ برائیان بدل کیے جاتے ہین بسبب توبہ کے حسنات سے پس شاید کہ یہ بعد واقف کرنے اوسکے کے ہوا اون گناہون پر اور دلالت کرتے ہی اوپر
وہ روایت کہ نقل کی گئی ہی ابن مسعود سے کہ اونھون نے کہا کہ نظر کریگا انسان روز قیامت کے اپنے اعمال نامے مین پس دیکھے گا اوسکے اول
مین گناہ اور اوسکے آخر مین نیکیان پس جب کہ پھر کر دیکھیگا اوسکے اول مین دیکھیگا تمام نیکیان ہین اور روایت کیا گیا ہی
ابن عباس سے کہ اونھون نے کہا کہ جب توبہ بندہ کا قبول کرتا ہی اللہ تو بہا اوسکی اور بھلا دیتا ہی فرشتون عمل کے لکھنے والون کو برائیان اوسکی
کہ جانتے تھے اور بھلا دیتا ہی اوسکے اعضا کو جو کچھ کہ جانتے ہین وہ خطائین اوسکی اور بھلا دیتا ہی اوسکے ٹھہرنے کی جگہہ کو زمین سے اور اوسکے
دروازے کو آسمان سے یعنی زمین پر جس جگہہ گناہ کرتا تھا اور آسمان کے دروازے سے جو گناہ چڑھتے تھے اونکو بھلا دیتا ہی گناہ اوسکے تو کہ آوے
روز قیامت کے اس حال مین کہ نہو کوئی چیز مخلوقات مین سے کہ گواہی دے اوسپر کہا گیا ہی کہ یہ حال اون گناہون کا ہی کہ اللہ کے گناہ کیے ہونگے اور
جو کہ بندون کے گناہ ہونگے پس ضرور ہی اونمین بدلا ہونا ساتھہ نیکیون کے جیسے کہ روایت کیا گیا ہی ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا جسپر ہو حق بھائی
مسلمان کا قسم آبرو ریزی سے یا مال سے پس چاہیے کہ بخشوالے اوس سے آج پہلے اسکے کہ موا خذہ ہیگا اوس سے اوس دن کہ نہو دینار ہوگا اوسمین اور
نہ درہم اگر ہونگے اوسکے لیے عمل نیک تو لیے جاوینگے اوس سے بقدر حق اوسکے کے اور اگر نہین ہونگی اوسکی نیکیان تو لیجاوین گی برائیان مظلوم
کی اور رکھی جاوین گی ظالم پر اور روایت کی گئی ہی ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کون ہی مفلس کہا صحابہ نے
مفلس ہم مین وہ شخص ہی کہ نہ درہم ہو اوسکے پاس اور نہ متاع فرمایا کہ بلاشبہ مفلس میری امت مین سے وہ ہی کہ آویگا روز قیامت کے ساتھہ نماز
اور زکوۃ کے اور آویگا اس حال مین کہ برا کہا تھا کسیکو اور بہتان زنا لگایا تھا کسیکو اور مارا تھا کسیکو اور کھا گیا تھا مال کسیکا پس
دی جاوینگی کسیکو کچھ نیکیان اوسکی اور کسیکو کچھ نیکیان اوسکی پس اگر ہو چکین گی نیکیان اوسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاویگا ساتھہ سزا کے
گناہ کے اوسپر یعنی بدلا اون حقوق کا کہ اوسپر ہین تمام نہوا کچھ باقی رہ گیا تو لیے جاوین گے کچھ گناہ مظلوم کے اور ڈالے جاوین گے اوسپر پھر
ڈالا جاویگا وہ دوزخ مین پس جب ثابت ہوا یہ تو واجب ہی بر مسلمان پر جلدی کرنی طرف تدارک حال اپنے کے پس دیکھے کہ آیا اوسپر ہین حقوق
اللہ تعالی کے سے اور حقوق لوگون کے سے کچھ یا نہین پس تدارک کرے اللہ تعالی کے فرائض کا کہ فوت ہوئے ہین اوس سے پس قضا بھرے
اونکی اور پھیرے حقوق لوگون کے ایک ایک دانہ اور بخشوالے اوس شخص سے کہ ستایا ہی اوسکو اپنے ہاتھہ سے اور زبان سے اور تمام اعضا اپنے سے
اور خوش کرے دل اونکے یہان تک کہ مرے اس حال مین کہ نہ باقی ہوا اوسپر کوئی فرض خدا کا اور نہ حق کسیکا اور داخل ہو جنت مین بغیر حساب
کے اسلیے کہ یہ اگر مریگا پہلے ادا کرنے حقوق کے تو گھیر لیے جاوینگے اوسکو مدعی اوسکے اور گریبان گیر ہونگے اوسکے پس کوئی کہیگا کہ مارا تھا تو نے
مجکو اور کوئی کہیگا خیانت کی تھی تو نے میری اور کوئی کہیگا کہ برا کہا تھا تو نے مجکو اور کوئی کہیگا کہ ٹھٹھا کیا تھا تو نے مجسے اور کوئی کہیگا
غیبت کی تھی تو نے میری اور کوئی کہیگا لیلیا تھا تو نے مال میرا اور کوئی کہیگا یہی تھی تو نے میرے ہاتھہ کوئی چیز اور چھپایا تھا مجسے عیب اپنی چیز کا

اور کوئی کہیگا جھوٹ بولا تھا تو مجھسے اپنی چیز کے بھاؤ بتانے مین اور کوئی کہیگا کہ پایا تھا تو نے مجکو مظلوم اور تو قادر تھا ظلم کے دفع
کرنے پر پس دفع کیا تو نے مجھسے ظلم کو اور کوئی کہیگا کہ دیکھا تھا تو نے مجکو خلاف شرع کرتے اور نہ منع کیا تو نے مجکو اوس سے پس آسیوقت کہ
وہ اسی طرح بہوت و متحیر ہوگا بسبب کثرت عیوب کے اسلیئے کہ نہین باقی رہا تھا اسکی عمر مین کوئی شخص اون شخصون مین سے کہ معاملہ کیا تھا
اوس سے ساتھ درہم کے یا بیٹھا تھا اوسکے ساتھ مجلس مین مگر کہا سیر کچھ حق اوسکا آتا ہوگا کہ غیبت کی تھی اوسکی یا ٹھٹھا کیا تھا اوس سے
یا خیانت کی تھی یا نظر حقارت سے دیکھا تھا اوسکو اور عاجز ہوگا اونکی جواب دہی سے اور امیدوار ہوگا مولی غفار سے کہ شاید وہ چھڑادے
اوسکو اونکے ہاتھونسے کہ ناگہان سنیگا آواز جبار کی کہ فرماویگا الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم یعنی آج کے دن
بدلا دیا جاویگا ہر شخص اوسکا کہ کیا تھا نہین ہی ظلم آج کے دن پس اوسوقت نکلنے لگیگا دل اوسکا اور یقین کریگا اپنی ہلاکت کا پس
سوچ اسی غافل اوس مضمون کو کہ ڈرایا تجکو اللہ نے ساتھ اوسکے اپنی کتاب مین کہ فرمایا ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظلمون
یعنی اور نہ گمان کر اللہ کو غافل اون چیزسے کہ کرتے ہین ظالم پس کیا بہت خوش ہوتا ہی تو آج کے دن ساتھ آبروریزی لوگون کے
اور لیتے امہال اونکے کے اور کیا سخت حسرت ہوگی تجکو اوسدن جسوقت کہ کھڑا ہوویگا تو بساط عدل پر اور بالمشافہ کیا جاویگا
تجسے خطاب سیاست کا اس حال مین کہ تو مفلس فقیر عاجز ہوگا نہین قادر ہوگا تو اسپر کہ ادا کرے کسیکا حق یا ظاہر کرے تو عذر پس
اوسوقت لیا جاویگا تیرے حسنات سے کہ جنمین صرف کی تھی تو نے عمر اپنی اور دی جاوینگی تیرے مدعیون کو عوض حقوق اونکے کے جیسے کہ
وارد ہوا ہی حدیثون مین پس دیکھ طرف مصیبت اپنی کہ ایسے دن مین اسلیئے کہ بہت ہی کم پائی جاوینگی تیرے لیئے نیکیان کہ خالص ہون
ریا سے اور شیطان سے ہاون سے اور اگر خالص بھی ہونگی کوئی ایک آدھ نیکی مدت دراز مین تو دوڑینگے اوسکی طرف مدعی تیرے اور لیوینگے
اوسکو اور کہا گیا ہی کہ اگر ہوگا کسی شخص کے لیئے ثواب ستر نبیون کا اور ایک مدعی ہوگا اوسکا بسبب آدھے دانق کے کہ بقدر ایک ٹکے کے
تو نہین داخل ہوگا بہشت مین یہان تک کہ راضی کرے اپنے مدعی کو اور بعضون نے کہا ہی کہ لیجاوینگی بعض ایک دانق کے ساتھ نماز مین مقبول
اور دی جاوینگی مدعی کو ذکر کیا اسکو قشیری نے بحرمین اور کہا امام غزالی نے احیا مین کہ شاید کہ اگر تو محاسبہ لیتا اپنے نفس سے اس حال مین
کہ تو مواظبت کرتا ہوا قیام اللیل اور صیام النہار پر تو البتہ جانتا تو کہ نہین گذرا تجکو کوئی دن مگر اس حال مین کہ جاری ہوئی تیری زبان پر غیبت
مسلمان کی کہ جو لے لیوے کی تمام نیکیون تیری کو پس کیا حال ہوگا باقی سیات کا کہ وہ کھانا حرام کا ہی اور شبہات کا اور تقصیر کرنی عبادتون
مین اور کیونکر خلاصی ہوگی حقوق سے اوسدن کہ بدلا لیا جاویگا اوسمین واسطے بکری مندی کے سینگ والی بکری سے اور کہیگا کافر یا لیتنی کنت
ترابا یعنی اے کاش کہ ہوجاتا مین مٹی پس ڈرا اللہ سے اے مسکین بندون کے حقوق مین اسلیئے کہ جو اللہ کے حقوق ہین خاص کر پس مغفرت نادر ہی سہل
اور جو کہ تعبیر حقوق بندون کے مین پس ضرور ہی بخشوانا اونکا اونسے کہ جنکے حق مین پس جسپر دشوار ہو بخشوانا تو لازم ہی اوسکو یہ کہ بہت کرے اعمال صالحہ اور
بخشش چاہے اکثر اوقات اوسکے لیئے کہ ظلم کیا ہی اوسپر خواہ مومن مرد ہو خواہ مومن عورت پس نہین شبہہ وہ جب کہ کریگا یہ امید ہی اللہ تعالی کے فضل و
کرم سے یہ کہ راضی کردیگا اوسکے مدعی کو روز قیامت کے بموجب اوس روایت کے کہ روایت کی گئی ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت علیہ السلام اوسوقت کہ
بیٹھے ہوئے تھے ناگہان ہنسے یہان تک کہ ظاہر ہوئے سامنے کے دندان مبارک آپکے پس عرض کیا گیا اونسے کہ کیون ہنستے ہین آپ یا رسول اللہ
پس فرمایا کہ دو شخص میری امت مین سے دوزانو بیٹھینگے آگے رب العزت کے پس کہیگا ایک اون دونون مین سے یعنی مظلوم کہ اے رب میرے تو تجھ میرا
اس بھائی سے یعنی ظالم سے پس فرماویگا اللہ تعالی یعنی ظالم کو کہ دے تو اپنے بھائی مسلمان کو یعنی مظلوم کو حق اوسکا پس کہیگا ظالم اے رب میرے
نہین باقی رہا میرے حسنات مین سے کچھ پس فرماویگا اللہ تعالی یعنی مظلوم کو کہ کیا کریگا تو ساتھ بھائی اپنے کے اس حال مین کہ نہین باقی رہا اسکے حسنات
سے کچھ پس کہیگا مظلوم اے رب میرے پس چاہیے کہ لاد دیجاوین اوسپر گناہ میرے کے اسپر پس جاری ہوئی مین دونون آنکھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

یعنی آپ دیوے پھر فرمایا کہ بلاشبہ وہ دن ایسا دن ہوگا کہ محتاج ہونگے لوگ اوسمین یہ کہ اوٹھائے جاوین اونسے بوجھ گناہون اونکے پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ پس فرماویگا اللہ تعالیٰ واسطے طالب حق اپنے کے کہ اوٹھا نظر اپنی طرف جنتیون کے پس اوٹھاویگا نظر اپنی پس دیکھیگا ایسی خیر و نعمتین کہ خوش کردینگی اوسکو پس کہیگا کہ کسکے لیے ہی یہ ای رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ یہ واسطے اوسکے ہی کہ دیوے مجھکو مول اسکا پس کہیگا کہ کون قدرت رکھتا ہی اسکے مول کی ای رب میرے پس فرماویگا کہ تو رکھتا ہی پس کہیگا کہ ساتھ کس چیز کے قدرت رکھتا ہون ای رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ ساتھ عفو کرنے کے اپنے بھائی سے پس کہیگا وہ کہ تحقیق عفو کیا مینے اوسے ای رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ پکڑ ہاتھ اپنے بھائی کا اور داخل ہو بہشت مین پھر فرمایا رسول خدا علیہ السلام نے کہ پس فرماوے اللہ سے اور صلح کراوے آپسمین اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ صلح کراویگا درمیان مومنون کے روز قیامت کے کہا قرطبی نے اپنے تذکرے مین نقل کرکے اپنے شیخ سے کہ یہ بعضے لوگون کے لیے ہوگا کہ جسکو چاہیگا اللہ یہ کہ عذاب کرے اوسکو بلکہ چاہیگا یہ کہ عفو کرے اوس سے اور بخشے اوسکے گناہ اور راضی کرے اوسکے مدعی کو اور اسی طرح اور روایت نقل کی گئی ہی آنحضرت علیہ السلام سے کہ ایک منادی پکاریگا عرش کے نیچے سے روز قیامت کے کہ ای امت محمد جو کچھ کہ میرا حق تھا تمھاری طرف پس تحقیق بخشا مینے اوسکو تمھارے لیے لیکن باقی رہے حقوق لوگون کے پس بخشوا لو آپسمین اور داخل ہو جنت مین میری رحمت سے پس بلاشبہ یہ بھی بعضے ہی لوگون کے لیے ہوگا نہ ہر ایک کے لیے اسلیے کہ اگر ہو یہ ہر ایک کے لیے تو نہ داخل ہو کوئی دوزخ مین حالانکہ صحیح حدیثون مین آیا ہی اور ضرور ہی ایمان لانا اوپر اسکے کہ مومن نہین باقی رہیگا دوزخ مین بسبب کرنے گناہون کے بلکہ نکلیگا دوزخ سے اور نکلنا اوس سے نہین ہوئے کا مگر بعد داخل ہونے کے اوسمین کہا قرطبی نے اپنے تذکرے مین کہ گمان کیا ہی بعضے علما نے کہ روزے کو خصوصیت ہی روزہ دار کے ساتھ کہ بہت ہوگا اوسکے لیے ثواب اوسکا اور نہین لیا جاویگا اوس سے کچھ واسطے حق کسیکے دلیل پکڑی ہی اونھون نے ساتھ اوس مضمون کے کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی مین کہ روزہ خاص میرے لیے ہی اور مین ہی بدلا دونگا اوسکا یعنی دینا ثواب کا کسی اور پر نہین موقوف رکھونگا بلکہ بذات خود اوسکو دونگا لیکن حدیثین قصاص کی یعنی بدلا لینے کی رد کرتی ہین اس گمان کو پس بلاشبہ حقوق کے بدلے مین تمام اعمال لیے جاوینگے روزہ ہو یا اور کچھ۔ **مجالس الابرار**

وَقَالَ الَّذِيٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝

اور کہا اوس ایماندار نے ای قوم میری راہ پر چلو پونہچادون تمکو نیکی کی راہ پر ۔ **صؔ**

اور کہا اوس شخص نے کہ ایمان لایا تھا ای قوم میری پیروی میری کرو تو کہ دکھلاؤن مین تمکو راہ بھلائی کی ۔ **تفسیر** آسمین تعریض مانند تصریح کے ہی اس بات پر کہ جس راہ پر فرعون اور قوم اوسکی ہی وہ راہ گمراہی کی ہی مجملاً بیان کیا اسکو پہلے پھر کھول کر بیان کیا پس شروع کی مذمت و حقارت دنیا کی ساتھ قول اپنے کے یا قوم انما ۔ **مںؔ**

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝

ای قوم یہ جو زندگی ہی دنیا کی سو برتلینا ہی اور وہ گھر جو پچھلا ہی وہی ہی ٹھہراؤ کا گھر ۔ **صؔ**

ای قوم میری سوا اسکے نہین کہ یہ زندگانی دنیا تھوڑا سا خائدہ ہی اور تحقیق آخرت وہی ہی گھر ہمیشہ رہنے کا ۔ **تفسیر** تھوڑا سا فائدہ ہی کہ متمتع ہوتے ہین ساتھ اوسکے ایک مدت تک پھر منقطع ہوگا پس اوسکی طرف رغبت کرنی جڑ ہی سب برائیون کی اور منبع ہی سب فتنون کا پھر تعریف و بڑائی بیان کی آخرت کی اور بیان کیا کہ وطن اور ٹھہرنے کی جگہ آخرت ہی ہی ساتھ قول اپنے کے وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ الخ پھر ذکر کیے اعمال برے اور اچھے اور انجام ہر ایک کا اون دونون مین سے ساتھ قول اپنے کے مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً الخ تو کہا متنفر ہون برے اعمال سے اور رغبت کرین اچھے اعمال کی طرف ۔ **مںؔ** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زندگانی دنیا متاع یعنی بہرہ مندی ہی

قولہ الرشاد ہو یوفق الخ ۱۲

مد

اور نہین ہی اوسکی متاع مین سے کوئی چیز فضل اوس عورت صالحہ سے کہ جب دیکھے تو طرف اوسکے خوش کرے تجھکو اور جب غائب ہو تو
اوس سے حفظ آبرو تیری کرے اپنے نفس و مال مین اور کما قتادہ فی تفسیر وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ کے کہ جنتی جنت مین
ہمیشہ رہینگے اور دوزخی دوزخ مین ہمیشہ رہینگے ۔ درمنثور ۔ تنبیہ ۔ اس دنیا کی مذمت جابجا اللہ تعالی نے بھی
بیان فرمائی ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو کہ لوگ اسمین رغبت نکرین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی نہین
محتاجگی کا ڈر رکھتا ہون مین تمپر ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر یہ کہ فراخ کیجاوے تمپر دنیا جیسے کہ فراخ کی گئی اونپر کہ تھے پہلے تمھارے پس
رغبت کرو تم اوسمین جیسے کہ رغبت کی اونھون نے اوسکی اور ہلاک کرے وہ تمکو جیسے کہ ہلاک کیا اونکو اور فرمایا آگاہ ہو و بتحقیق دنیا لعنت
کی گئی ہی اور لعنت کی گئی وہ چیز کہ اوسمین ہی مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک کرے ذکر اللہ کے اور عالم یا طالب علم اور فرمایا اگر ہوتی دنیا
نزدیک اللہ تعالی کے برابر پشہ کے تو نہ پلاتا کافر کو اوس سے ایک گھونٹ اور فرمایا جسنے دوست رکھا اپنی دنیا کو ضرر پونہچایا اپنی آخرت کو
اور جسنے دوست رکھا اپنی آخرت کو ضرر پونہچایا اپنی دنیا کو پس اختیار کرو اوسچیز کو کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اور فرمایا لعنت کیا گیا ہی بندہ دینار کا اور لعنت کیا گیا ہی بندہ درہم کا آیا ایک شخص پس عرض کیا یا رسول اللہ بتاؤ مجکو ایسا کام کہ جب
کرون مین اوسکو دوست رکھے مجکو اللہ اور دوست رکھین مجکو لوگ فرمایا بے رغبتی کر دنیا مین دوست رکھیگا تجکو اللہ اور بے رغبتی کر اوسچیز مین
کہ نزدیک لوگون کے ہی یعنی مال دوست رکھینگے تجکو لوگ سو آئے آنحضرت صلعم بوریے پر پس اوٹھے اس حال مین کہ تحقیق نشان پڑگئے تھے آپکے بدن
مبارک مین پس کہا ابن مسعود نے یا رسول اللہ کاشکے آپ حکم کرتے ہمکو یہ کہ بچھاتے ہم آپکے لیے یعنی بچھونا اور کرتے پس فرمایا کیا ہی مجکو ساتھ دنیا کے
اور نہین مین ساتھ دنیا کے مگر مانند سوار کے کہ سایہ کیا نیچے درخت کے پھر چلا گیا اور چھوڑ گیا اوسکو اور فرمایا آنحضرت صلعم نے لاتی رشک کے دوستون
میرے سے نزدیک میرے البتہ مومن ہی سبکبار صاحب بڑے حصے کا نماز سے اچھی کی عبادت رب اپنے کی اور فرمان برداری کی اوسکی
پوشیدگی مین اور تھا غیر مشہور لوگونمین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اوسکے ساتھ انگلیون کے اور تھا رزق اوسکا بقدر احتیاج کے پس صبر کیا
اوسپر پھر بعد کیا آنحضرت صلعم نے ساتھ ہاتھ اپنے کے پس فرمایا جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہوئین رونے والیان اوسکی کم رہی میراث اوسکی
اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ ظاہر کیا مجرر بسیار نے کہ سونا کر دے میرے لیے نالہ کا کہ اوسمین سنگریزے بھرے ہین پس عرض کیا مینے نہ کر
اوسے سیر ولیکن سیر ہونمین ایک دن اور بھوکا رہون مین ایکدن پس جب بھوکا ہوون مین گڑگڑاؤن طرف تیرے اور یاد کرون تجکو اور
جب سیر ہوونمین حمد کرون تیری اور شکر کرون تیرا اور فرمایا آنحضرت صلعم نے نہین بے رغبتی کرتا بندہ دنیا مین مگر کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالی دانائی اوسکے
دل مین اور بولتا ہی ساتھ دانائی کے اوسکی زبان کو اور دکھاتا ہی اوسکو عیب دنیا کے اور بیمارئ اوسکی اور دوا اوسکی اور نکالتا ہی اوسکو
اوس سے سالم طرف دار السلام کے یعنی بہشت کے کہا ام درداء نے کہ کہا مینے ابی درداء سے کیا ہی تجکو کہ نہین مانگتا تو حضرت سے یعنی مال جیسے کہ
مانگتا ہی فلانا پس کہا اوسنے کہ اسلیے نہین مانگتا مین کہ سنتا ہی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق آگے تمھارے گھاٹی
سخت ہی نہین گذرینگے اوسسے بوجھل لوگ پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہوون مین اوس گھاٹی کے لیے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کیا ہی
کوئی کہ چلے پانی پر بغیر تر ہونے قدمون اپنے کے عرض کیا صحابہ نے نہین یا رسول اللہ فرمایا ایسے ہی دنیا دار نہین سالم رہتا گناہ سے آگے فرمایا
جسنے طلب کی دنیا حلال وجہ سے بچنے کے لیے سوال سے اور خبر گیری کرنے کے لیے اپنے اہل کی اور مہربانی کرنے کے لیے ہمسائے اپنے
ملیگا اللہ تعالی سے روز قیامت کے اس حال مین کہ مونہہ اوسکا مانند چاند چودھوین رات کے ہوگا اور جسنے طلب کی دنیا حلال وجہ سے
حال یہ کہ جمع کرنے والا ہو مال فخر کرنے والا ہو ریاکار ہو تو ملیگا اللہ تعالی سے اس حال مین کہ وہ اوسپر غصے ہوگا اور فرمایا دنیا گھر
اوسکا ہی کہ نہین گھر اوسکے لیے آخرت مین اور مال اوسکا ہی کہ نہین مال اوسکے لیے آخرت مین اور اوسکے لیے جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین عقل اوسکو

ف ۱ یعنی کہ تجھکو دنیا کی محبت کرنیکا
دوبارہ پھیر گا اور اسکے عمل کرنے
کی فکر مین پس یہ تین فرعون
پیدا ہونگا آنحضرت کی فکر کی ۱۲
ف ۲ یعنی وہ چیز کہ
باعث راحت و فرحت کی
ہو دنیا مین انبیاء کیلیے کی
چیزین ۱۲
ف ۳ یعنی
ف ۴ یعنی کہ مال و عیال
ما لقطہ تقسیم اور قتال کے
بیچ حسب موقع ۱۲
ف ۵ یعنی حساب کے

اور فرمایا شراب سے جمع سب گناہون کی ہی اور عورتین جال شیطان کی ہین اور محبت دنیا کی سر تمام گناہون کا ہی کہا راوی نے اور سنا میںنے
حضرت کو کہ فرماتے تھے پیچھے ڈالو عورتون کو اسلیے کہ پیچھے ڈالا اونکو اللہ تعالی نے اور فرمایا تحقیق بہت خوفناک اوس چیز کی کہ ڈرتا ہون مین
امت اپنی پر خواہش نفسانی اور درازگی آرزو کی ہی یعنی حیات مین پس اپر خواہش نفسانی پس روکتی ہی حق سے اور اپر درازگی آرزو کی پس
بھلا دیتی ہی آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنے والی جانے والی ہی اور یہ آخرت کوچ کرنے والی آنے والی ہی اور واسطے ہر ایک کے ان دونون مین
سے تابعدار ہین پس اگر سکو تم یہ کہ نہو تم تابعدارون دنیا کے سے پس ہوؤ اسلیے کہ تحقیق تم آج بیچ گھر عمل کے ہو اور نہین حساب اور تم کل کو
بیچ گھر آخرت کے ہوؤگے اور نہین عمل اور فرمایا آگاہ ہوؤ تحقیق دنیا اسباب موجودہی کھاتے ہین اوس سے نیک و بد آگاہ ہوؤ اور تحقیق آخرت
وقت سچا ہی اور حکم کریگا اوسمین بادشاہ قادر آگاہ ہوؤ اور تحقیق تمام بھلائیان اکھٹی بہشت مین ہین اور تحقیق تمام برائیان اکھٹی دوزخ مین
ہین آگاہ ہوؤ پس عمل کرو اور تم اللہ تعالی کی طرف سے اوپر خوف کے ہوؤ اور جانو کہ تحقیق تم پیش کیے جاوینگے عمل تمھارے پس جو کوئی کرے برابر
ذرے کے بھلائی دیکھیگا اونکو اور جو کوئی کرے برابر ذرے کے برائی دیکھیگا اوسکو اور فرمایا نہین نکلتا آفتاب مگر اوسکے دونون طرف
فرشتے ہوتے ہین پکارتے ہین سنتے ہین خلائق کو سوا جن و انس کے ای لوگو آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کہ کم ہو اور کفایت کرے بہتر ہی اوس مال
سے کہ بہت ہو اور غافل کرے اللہ کی یاد سے آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا نصیحت کر مجکو اور مختصر کر پس فرمایا جب کھڑا
ہوے تو اپنی نماز مین پس پڑھ نماز رخصت کرنے والے کی سی اور نہ بول وہ بات کہ عذر کرے تو اوس سے کل کو اور فرمایا جب کہ دیکھو تم بندے کو
کہ دیا گیا ہی بے رغبتی دنیا مین اور کم گویائی پس نزدیک ہوؤ اوس سے اسلیے کہ تحقیق وہ سکھایا جاتا ہی حکمت **مشکوۃ** فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہین ہوتا ہی بندہ آسمان مین اور نہ زمین مین مومن یہان تک کہ یقین رکھنے والا ہو اور نہین ہوتا ہی یقین رکھنے والا یہان تک
کہ ہو وہ اہل سچ اور نہین ہوتا ہی وہ اہل سچ یہان تک کہ ہو مسلمان اور نہین ہوتا ہی مسلمان یہان تک کہ سالم رہین لوگ اوسکے ہاتھ اور زبان سے
اور نہین ہوتا ہی سالم رکھنے والا ہاتھ اور زبان سے یہان تک کہ ہو عالم اور نہین ہوتا ہی عالم یہان تک کہ ہو عالم عمل کرنے والا اور نہین ہوتا ہی
عالم عمل کرنے والا یہان تک کہ ہو زاہد یعنی بے رغبت دنیا سے اور نہین ہوتا ہی زاہد یہان تک کہ ہو ورع یعنی بڑا پرہیزگار اور
نہین ہوتا ہی ورع یہان تک کہ ہو متواضع اور نہین ہوتا ہی متواضع یہان تک کہ نہو پہچاننے والا اپنے نفس کا کہ کاہے سے پیدا کیا گیا ہی
اور نہین ہوتا ہی پہچاننے والا نفس کا یہان تک کہ ہو ضابطہ ساتھ کتاب و سنت کے اور نہین ہوتا ہی ضابطہ یہان تک کہ ہو عاقل **منبہات**

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

جسنے کی ہو برائی تو وہی بدلا پاویگا اوسکے برابر اور جسنے کی ہو بھلائی مرد ہو یا عورت اور وہ یقین رکھتا ہو

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

سو وہ لوگ جاوینگے بہشت مین روزی پاوینگے وہان بیشمار **موقا**

جسنے کی برائی پس جز انہین دیا جاویگا مگر مانند اوسکے اور جسنے کیا اچھا کام مرد ہو یا عورت اور وہ مؤمن ہو پس وہ جماعت داخل ہوینگے
بہشت مین رزق دیا جاویگا اونکو وہان بیشمار **تفسیر** کہا قتادہ نے کہ نہین ہی وہان میںانہ اور نہ میزان یعنی بن ماپے تول کے وہان گنتی
ملینگی بیشمار بخشش اور رزق دیا اوسنے درمیان دو عوتین کے یعنی ایک تو اپنے بلانے کی طرف دین اللہ کے کہ جسکا ثمرہ نجات ہی اور دوسرے اونکے
بلانے کی طرف مقرر کرنے شریک کے کہ جسکا انجام دوزخ ہی ساتھ قول اپنے کے **وَيٰقَوْمِ** الخ **مدن**

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ○ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ

اور اے قوم مجکو کیا ہوا ہی بلاتا ہون مین تمکو بچاؤ کی طرف اور تم بلاتے ہو مجکو آگ کی طرف ، تم بلاتے ہو مجکو کہ منکر ہون اللہ سے اور شریک ٹھہراؤن

مَا لَيْسَ لِي بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ○

جسکی مجکو خبر نہیں اور مین بُلاتا ہون تمکو اوس زبردست گناہ بخشنے والے کی طرف ✦ موﺿ

اور اے قوم میری کیا ہی مجکو کہ بُلاتا ہون مین تمکو طرف نجات کی یعنی جب کے اور تم بلاتے ہو مجکو طرف دوزخ کے بلاتے ہو مجکو طرف اسکے کہ کافر ہوؤن مین ساتھ خدا کے اور شریک اوسکا مقرر کرون اوس چیز کو کہ نہین ہی مجکو اوسکی حقیقت کا علم اور مین بُلاتا ہون تمکو طرف خدا غالب بخشنے والے کے ✦ تفسیر ✦ مالیس لی بہ علم یعنی مجکو اوسکی ربوبیت کا علم نہین ہی اور مراد نفی علم سے نفی معلوم کی ہی گویا کہ اوسنے کہا بُلاتے ہو مجکو کہ کافر ہوؤن ساتھ خدا کے اور شریک مقرر کرون اوس چیز کو کہ نہین ہی معبود اور جو چیز کہ نہین ہی معبود کیونکر صحیح ہو یہ کہ جانا جاوے اوسکو معبود اور ایکبار کہا ادعوکم الی النجاۃ اور پھر مکرر کہا وانا ادعوکم الی العزیز الغفار واسطے زیادتی تنبیہ کے اور ہوشیار کرنے کے نوم غفلت سے اور پہلے جملے مین اشارہ تھا اسکی طرف بھی کہ جسکو پکارتا ہی وہ قوم اوسکی ہی اور یہ جملہ آل فرعون سے ہی ✦ مدﺿ

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ

آپ ہی ہوا کہ جسکی طرف مجکو بُلاتے ہو اوسکا بُلانا کہین نہین دنیا مین نہ آخرت مین اور یہ کہ ہمکو پھر جانا ہی اوسکے پاس

وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ○

اور یہ کہ زیادتی کرنے والے وہی ہین دوزخ کے لوگ ✦ موﺿ

بے شبہہ جو چیز کہ تم بلاتے ہو مجکو طرف اوسکے نہین ہی اوس چیز کو قبول کرنا دعا کا نہ دنیا مین اور نہ آخرت مین اور بے شبہہ بازگشت ہماری طرف خدا کے ہی اور بے شبہہ حد سے نکلنے والے وہی ہین رہنے والے آگ کے ✦ تفسیر ✦ معنی اسکے یہ ہین کہ جس چیز کی طرف تم مجکو بلاتے ہو یعنی بتون کی طرف نہین ہی واسطے اوسکے بُلانا طرف نفس اپنے کے کبھی یعنی حق معبود برحق سے یہ ہی کہ بلاتا ہی بندون کو طرف طاعت اپنی کے اور جس چیز کی طرف تم بلاتے ہو اور اوسکی عبادت کی طرف نہین بلاتے وہ طرف اسکے اور نہین دعوی کرتے ربوبیت کا یا معنی اسکے یہ ہین کہ نہین ہی اوسکے لیے قبول کرنا دعا کا دنیا اور آخرت مین یا نہین ہی دعا مستجاب اور سرفین کے معنی قتادہ سے مسقول ہین مشرکین اور مجاہد سے ناحق خونریزی کرنے والے اور بعضون نے کہا جنکی شرغالب ہو خیر پر وہ مسرف ہین ✦ مدﺿ

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ○

سوآگے یاد کروگے تم جو مین کہتا ہون تمکو اور سونپتا ہون مین معاملہ اپنا خدا کو بیشک خدا بینا ہی ساتھ احوال بندون کے ✦ تفسیر ✦ یعنی مین جو تمکو نصیحت کرتا ہون اور تم نہین مانتے جب عذاب اوترے گا تب یاد کروگے میری نصیحت کو اور اوسوقت کا یاد کرنا کچھ فائدہ دینے کا نہین اور وہ جو ڈراتے تھے حزقیل کو بسبب مخالفت دین کے اوسپر اوسنون نے کہا کہ مین اپنا امر سپرد بخدا کرتا ہون وہ تمھاری شر سے مجکو بچا دیگا ✦ مدﺿ

مسئلہ ✦ جانا چاہیے کہ مقام تفویض اصلی مقامات سے ہی اور تشویش دل اور نفس کی قسم اندیشہ انجام امور سے سوا سپرد کرنے امور کے طرف اللہ کے اور سکون دل کے ساتھ اوسکے زائل نہین ہوتے ہین چنانچہ اسی لیے تفویض جائز واجبات سے ہی اور چونکہ بھلائی اور برائی امور آیندہ کی بسبب پردہ پوشیدہ ہی اکثر ہوتا ہی کہ ایک چیز کو اچھا جان کر پرے اوسکے ہوتا ہی اور آخرکار مین وہ چیز مہلکات دین سے نکلتی ہی اور جب بندے نے تمام امور خدا کو سپرد کیے خاطر جمعی ہوئی اور تشویش سے چھوٹا اور خدا تعالی کہ حکیم مطلق اور جاننے والا انجام امور کا ہی جو کچھ کہ بندے کے لیے مناسب ہوگا ظہور مین لاویگا لیکن یہ بات ضرور سمجھنی چاہیے کہ جگہ تفویض کی اوس امر مین ہی کہ قطعا صلاح و فساد اوسکا معلوم نہو اور متیقن الفساد دین مانند کفر اور معاصی کے اور متیقن الصلاح مین مانند ایمان و طاعت کے تفویض نکرنی چاہیے یعنی کفر و گناہ کرے اور پھر سپرد بخدا کرے کہ

سو کو گیا یا ایمان لاوے اور طاعت بجا نہ لاوے اور سپرد بخدا کرے کہ جو وہ چاہیگا سو کریگا یہ نکرے بلکہ اول مین یعنی کفر و معاصی مین کہ ممنوع ہین کوشش کرنی بیچ بچنے کے اوسنے واجب ہی اور ثانی مین یعنی ایمان و طاعت مین کہ مامور بہ ہین کوشش کرنی اونکے بجالانے مین واجب ہی اور علاج حاصل کرنے مقام تفویض کا یہ ہی کہ یاد کرے اندیشہ انجام امور کا اور امکان ہلاک و فساد اونکے کا اور یاد کرے عاجز ہونا اپنا نہ پہونچنے سے اندیشون مین اور یاد کرے پہونچنا اور نہ پہونچنا اون تک اور نہ یقین کرے بیچ فساد و صلاح اونکی کے جب یہ اندیشے بندے پر غالب آوین تو ناچار تفویض یعنی سپرد بخدا کریگا اور سب چیزون کی طلب سے باز رہیگا مگر بشرطیکہ خیر و صلاح کے یعنی جسمین خیر و صلاح ہوگا البتہ اوسکا طالب رہیگا اور حق کے کیے پر راضی و صابر رہیگا اور اوسکو عین حکمت و مصلحت جانیگا اگرچہ موافق طبیعت کے نہو اور ضد تفویض کی طمع ہی اور وہ دو قسم پر ہی ایک تمنا دوسرا وہ یعنی رجا کے ہی اور وہ طلب کرنا ایک چیز کا ہی کہ اوسمین اندیشہ نہو اور یا طلب ساتھ استثنا کے کرے چنانچہ قول اللہ تعالی کے مین اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ کہ متعلق ابراہیم علیہ السلام کا ہی یہی مراد ہی یعنی اسمین طمع بمعنی رجا کے ہی یعنی اسید وار ہون یہ کہ بخشے اللہ میرے لیے خطا میری اور دوسری مذموم ہی کہ وہ ہیگون دل کا ایک سنفعت یا شک پر کہ شک ہو بیچ خیریت اور حصول اوسکے کے اوطلب کرنا ایک چیز کا بطریق قطع کے ہی چنانچہ رسول علیہ السلام کے قول مین کہ پرہیز کرو طمع سے کہ وہ فقر حاضر ہی یہی مراد ہی ✤ بحر ✤

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝

پھر بچالیا اوسکو اللہ نے بُرے داؤون سے جو کرتے تھے اور اولٹ پڑا فرعون والون پر بُری طرح کا عذاب ✤ موضح

پس بچالیا اوسکو خدا نے سختیون بذخواہی اونکی سے اور گھیر لیا فرعون کے لوگون کو عذاب سخت نے ✤ تفسیر سختیون الخ یعنی فرعونیون نے جو ارادہ کیا تھا کہ طرح بطرح کی تکلیفین اور عذاب اوس ایماندار کو پونہچاوین اونکے اس ارادۂ بد اور شدائد مکر سے اللہ نے اوسکو بچایا اور اونکو خراب کیا کہ غرق ہوئے دنیا مین اور دوزخی ہوئے آخرت مین جیسے کہ آگے فرمایا اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا الخ اور کہا بعضون نے کہ وہ پسر نکلا اونکے پاس سے بھاگ کر طرف ایک پہاڑ کے پس بھیجے فرعون نے قریب ہزار آدمیون کے اوسکی طلب مین پس بعضون کو نور بند کھا گئے اور جو کہ پھر کر آئے اونمین سے اونکو فرعون نے سولی دی ✤ مثل تنبیہ ✤ اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنے امور خدا تعالی کے سپرد کرتا ہی تو وہ اوسکو دین و دنیا کی تکلیفات سے بچاتا ہی اور اوسکے دشمنون کو تباہ و خراب کرتا ہی شعر سپرد م بتو مایۂ خویش را ✤ تو دانی حساب کم و بیش را ✤ شعر کار خود را بخدا باز گذار ✤ کہ کرت نمی بینم ازین سہ کار ✤ بیت فکر ما در کار ما آزار ما ✤ کار ساز ما بسازد کار ما ✤ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اچھی بات نصیحت کی نہ ماننی بہت بُری بات ہی اور انجام اوسکا نہایت بد ہی حضرت عثمان رضی اللہ تعالی نے کہا کہ ضائع ترین چیزون کی دس چیزین ہین علم کہ نہ سوال کیا جاوے اوسسے اور علم کہ نہ عمل کیا جاوے اوسپر اور رائے صواب کہ نہ قبول کیجاوے اور ہتیار کہ نہ استعمال کیجاوے اور مسجد کہ نہ نماز پڑھی جاوے اوسمین اور مصحف کہ نہ پڑھا جاوے اوسمین اور مال کہ نہ خرچ کیا جاوے اوسسے اور گھوڑا کہ نہ سوار ہو کوئی اوسپر اور علم زہد اوس شخص کے پیٹ مین کہ ارادہ کرے دنیا کا اور عمر طویل کہ نہ توشہ طیار کیا جاوے اوسمین سفر آخرت کے لیے ✤ هَلْ فِی السَّفَاهَةِ اور فقیہ ابو اللیث نے بستان مین نقل کیا ہی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ اونھون نے کہا تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ جو مبتلا ہو چار مصیبتون مین وہ کیونکر غافل ہوتا ہی چار چیزون سے تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ مبتلا ہو غم مین پس کیون نہین کہتا ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ یعنی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو بلاشبہ مین ظالمون سے ہون ✤ اس لیے کہ اللہ تعالی اپنی کتاب پاک مین فرماتا ہی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی یونس علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی پس قبول کی ہمنے دعا اوسکی اور نجات دی ہمنے اوسکو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہین ہم مومنون کو یعنی جب فریاد و دعا کرتے ہین غم سے نجات دیتے ہم اور تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ ڈرتا ہو کسی چیز سے کیون نہین کہتا حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

اقوال فی تفسیر قولہ تعالی الخ کلام مجید

یعنی بس ہے مجکو اللہ اور اچھا کارساز ہی + کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ + یعنی کہا صحابہ نے کافی ہی ہمکو اللہ اور اچھا ہی کارساز پس پھرے بدر سے ساتھ نعمت کے خدا کی طرف سے اور ساتھ فضل کے یعنی ساتھ سلامتی اور فائدۂ تجارت کے اور نہ پہنچی اونکو برائی یعنی زخم وغیرہ اور تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ ڈرتا ہو کر واپذیر رسانی لوگون کے سے کیون ہین کہتا وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ○ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا + یعنی قصہ کے چچا کا بیٹا بھائی سمعان یا حزقیل نام ایمان پوشیدہ رکھتا تھا جب اوسکی قوم نے تنبیہ کی تو اوسنے کہا واُفوض امری الخ تک یعنی سونپتا ہون مین امر اپنا طرف اللہ تعالیٰ کے تحقیق اللہ بینا ہی ساتھ حال بندون کے پس بچایا اوسکو اللہ تعالیٰ نے سختیون مکر لوگون سے اور تعجب کرتا ہون اوس سے کہ رغبت کرتا ہی جنت مین کیون نہین کہتا مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ○ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ یعنی ایک مومن نے کافر سے کہا اور کیون نہ جب آیا تو باغ اپنے مین کہا ہوتا جو اللہ نے چاہا سو ہوتا ہے والا ہی نہین قوت مجکو اپنے مال کے محافظت کی مگر ساتھ مدد خدا کے اگر دیکھتا ہی تو مجکو کہ مین کم ہون تجسے مال اور اولاد مین تو امید ہی کہ رب میرا دیوے مجکو بہتر باغ تیرے سے یہ قصہ سورۂ کہف مین مفصل مذکور ہی اوسکی تفسیر مین جو چاہے دیکھ لے +

النَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ○

آگ ہی کہ دکھلاتے ہین اونکو صبح اور شام اور جسدن اوٹھے گی قیامت داخل کرو فرعون والون کو سخت سے سخت عذاب مین +

گھیر لیا اونکو آگ نے حاضر کیے جاتے ہین آگ پر صبح اور شام اور جسدن قائم ہوگی قیامت کہینگے ہم داخل کرو فرعون کے لوگون کو سخت ترین عذاب مین + تفسیر + یہ عالم قبر کا حال ہی کافر کو اوسکا ٹھکانا دکھایا جاتا ہی اور قیامت کو اوسمین بیٹھے گا اور مومن کو بہشت حاضر کیے جاتے ہین الخ یعنی جلائے جاتے ہین ساتھ آگ کے صبح و شام یعنی اونکو دونون وقتون مین عذاب کیے جاتے ہین ساتھ آگ کے اور باقی ان وقتون کے یا تو اور طرح سے عذاب کیے جاتے ہین یا دور کیا جاتا ہی عذاب اونسے اور جائز ہی یہ کہ ہو صبح و شام عبارت دوام سے پس عذاب قبر تو دنیا مین ہی اور روز قیامت کے کہا جاویگا دوزخ کے نگہبانون کو کہ داخل کرو فرعون کے لوگون کو اشد عذاب مین کہ وہ عذاب جہنم ہی اور یہ آیت دلیل ہی عذاب قبر کی + حدیث + کہا ابن مسعود نے کہ ارواح فرعون کے لوگون کی سیاہ جانورون کے بدنون مین ہین اور ہر صبح و شام دوزخ پر حاضر کی جاتی ہین اور ملائکہ کہتے ہین کہ اے آل فرعون یہ مقام تمھارے ہین یہان تک کہ قائم ہو قیامت اور کہا قتادہ اور مقاتل اور کلبی اور سدی نے کہ حاضر کیجاتی ہی روح کافر کی دوزخ پر صبح و شام جب تک کہ دنیا ہی اور عبداللہ بن عمر سے منقول ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک تم مین کا جب مرتا ہی تو دکھائی جاتی ہی جگہہ اوسکی صبح و شام اگر ہی جنتی تو جنت مین جگہہ دکھائی جاتی ہی اور اگر دوزخی ہی تو دوزخ مین جگہہ دکھائی جاتی ہی کہا جاتا ہی اوسکو کہ یہ جگہہ تیری ہی کہ قیامت کو ملے گی + معانقہ + سے پوچھا گیا حال شہدا کی ارواح کا کہا اونھون نے کہ رکھی جاتی ہین ارواح اونکی سبز جانورون کے بدنون مین میوہ خوری کرتی پھرتی ہین جنت مین اور جگہہ پکڑتی ہین رات کو سونے کی قندیلون مین لٹکی رہی ہین عرش مین پھر پوچھا کہ کفار کی ارواح کا کیا حال ہی کہا رکھی جاتی ہین ارواحین اونکی سیاہ جانورون کے بدنون مین صبح و شام کو حاضر کی جاتی ہین آگ پر پھر پڑھی یہ آیت اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ اور ایک روایت مین ابن مسعود سے آیا ہی کہ مومنون کے ارکون کی ارواحین چڑیون کے بدنون مین ہوتی ہین چرتی پھرتی ہین جنت مین جہان چاہتی ہین + ابوہریرہ سے منقول ہی کہ وہ ہر روز صبح و شام مین دو آواز ین کرتے تھے یعنی نعرہ مارتے ساتھ آہ و کے کہتے اول روز مین ذَهَبَ اللَّيْلُ وَجَآءَ النَّهَارُ

وَعُرِضَ اٰلُ فِرْعَوْنَ عَلَى النَّارِ یعنی گئی رات اور آیا دن اور حاضر کیے گئے فرعون کے لوگ دوزخ پر پس نہیں سنتا کوئی انکی آواز کو مگر کہ پناہ مانگتا ساتھ اللہ کے آگ سے + اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں نیکی کرنا کوئی نیکی کرنے والا مسلمان بھی یا کافر مگر کہ ثواب یعنی بدلا دیتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا ہے ثواب دینا کافر کو فرمایا مال اور اولاد اور آسودگی اور مانند انکے کے عرض کیا ہمنے اور کیا ہے ثواب دینا آخرت میں فرمایا عذاب کے عذاب ہے یعنی اور کفار کی نسبت تخفیف ہوتی ہے اوسکے لیے عذاب میں + درمنثور +

وَاِذْ یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ

اور جب آپس میں جھگڑیں گے آگ میں پھر کہیں گے کمزور غرور کرنے والوں کو ہم تھے تمہارے پیچھے پھر کچھ تم ہمپر سے اوٹھا

عَنَّا نَصِیْبًا مِّنَ النَّارِ ○

لوگے حصہ آگ کا + مو +

اور یاد کر جسوقت کہ آپسمیں جھگڑیں گے دوزخی بیچ دوزخ کے پس کہیں گے ناتوان سرکشوں کو یعنی سرداروں سے تحقیق ہم تابع تھے تمہارے پس کیا ہو تم دفع کرنے والے ہمسے ایک حصہ عذاب دوزخ سے + ف +

قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِیْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَیْنَ الْعِبَادِ ○

کہیں گے جو غرور کرتے تھے ہم سب پڑے ہیں یہیں اللہ فیصلہ کر چکا بندوں میں + مو +

کہیں گے سرکش تحقیق ہم سب آگ میں ہیں تحقیق خدا نے مقدمہ فیصل کیا ہے درمیان بندوں کے + تفسیر + یعنی اب جگہ نہیں رہی کوئی کسیکے کام آوے + مو + ہم سب الم یعنی ہم سب دوزخ میں ہیں نہیں دفع کر سکتا کوئی کسی سے عذاب مقدمہ فیصل کیا اس طرح کہ داخل کیا اہل جنت کو جنت میں اور اہل نار کو دوزخ میں + مد +

وَقَالَ الَّذِیْنَ فِی النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ یُخَفِّفْ عَنَّا یَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ○

اور کہیں گے جو لوگ پڑے ہیں آگ میں دوزخ کے داروغوں کو مانگو اپنے رب سے کہ ہمپر ہلکا کرے ایک دن تھوڑا عذاب + مو +

اور کہیں گے وہ لوگ کہ دوزخ میں ہیں گے دوزخ کے نگہبانوں سے کہ دعا کرو جناب پروردگار اپنے سے تو سبک کرے ہمسے ایک دن عذاب سے + تفسیر + کہیں گے یعنی جسوقت کہ سخت ہوگا اوپر عذاب اور نہ کہا تخزنہ جہنم اسلیے کہ بیچ ذکر کرنے جہنم کے ہول دلانا اور ڈرانا منظور ہے اور احتمال ہے کہ جہنم منسبت اور دوزخیوں کے بہت گہری ہے اور جہنم میں بڑے سرکش و بدذات کافر ہونگے پس داخل ہونگے شاید کہ جو ملائکہ متعین ہونگے انکے عذاب پر انکی دعا بہت قبول ہوتی ہو کسی سبب بیادی قرب انکے کے اللہ تعالیٰ سے پس اسلیے دوزخی طلب دعا کی کرینگے اونسے ایکدن یعنی بقدر ایکدن دنیا کے + مد +

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِیْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ○

وہ بولے کیا نہ آتے تھے تم پاس تمہارے رسول کھلے نشان لے کر کہیں گے کیوں نہیں ہوئے پھر پکارو اور کچھ نہیں پکار انکافروں کا مگر بھٹکنا + مو +

کہیں گے نگہبان کیا نہیں آتے تھے تمہارے پاس پیغمبر تمہارے ساتھ معجزوں کے کہیں گے دوزخی ہاں آتے تھے نگہبان کہیں گے پس دعا کرو اور نہیں ہے دعا کافروں کی مگر تباہی میں + تفسیر + دوزخ کے فرشتے امین کے سفارش کرنی ہمارا کام نہیں ہم تو عذاب پر مقرر ہیں نہ ہمارا کام ہے رسولوں کا سو رسولوں سے تو یہ خلاف ہی تھے + مو + کہیں گے یعنی ازراہ توبیخ کے بعد مدت دراز کے کیا نہیں آتے تھے الم اوپر کہیں گے نگہبان کے پس تو تمہیں اپنے رب سے دعا کرو ہم نہیں دعا کرتے تمہارے لیے اسلیے کہ وہ جانتے ہونگے کہ نہیں سبک کیا جاویگا اونسے عذاب ۱۲ منہ ضلال کے معنی ہیں بطلان یعنی دعا انکی باطل ہوگی اور نہیں نفع دیگی اونکو اور جملہ وما دعاء الکافرین الخ عزوجل کے قول سے ہے اور احتمال ہے

یہ کہ ہو گمبانون کے کلام سے + مل + معا + اول قصہ فرعون کا سنایا کفار قریش کو تو عبرت پکڑین پھر سب کفار کا حال سنایا کہ دنیا مین بعضے کافر بعضون کے دوست ہین اور وہان ایک دوسرے سے بیزار ہونگے پھر دوزخیون کے اور وہان کے گمبانون کے کلام ذکر فرمائے پھر انکے سنانے کو رسولون کی مددگاری کا حال بیان فرمایا ۱۲

إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝ يَوْمَ لَا يَنفَعُ الظَّالِمِينَ

ہم مدد کرتے ہین اپنے رسولون کی اور ایمان والون کی دنیا کے جیتے اور جب کھڑے ہونگے گواہ جسدن کام نہ آوین ستمگرون کو

مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝

انکے بہانے اور انکو پھٹکار ہے اور انکو برا گھر + مو +

تحقیق ہم مدد دیتے ہین اپنے پیغمبرون کو اور اون لوگون کو کہ ایمان لائے سچ زندگانی دنیا کے اور اوس روز بھی کہ قائم ہونگے گواہ یعنی فرشتے گواہی دینگے اوسدن کہ فائدہ نہ دیگا ظالمون کو عذر کرنا اونکا اور انکے لیے ہی لعنت اور انکے لیے ہی عذاب اوس گھر کا + تفسیر + سچ زندگانی دنیا کے اور اوس روز بھی کہ قائم ہونگے گواہ یعنی انبیا اور آخرت مین یعنی اللہ تعالی غالب کرتا ہی اونکو دنیا اور آخرت مین ساتھ حجت کے اور ستیابی کے اونکے مخالفون پر اگرچہ مغلوب ہون دنیا مین بعض اوقات مین ازراہ امتحان ہونے کے اللہ کی طرف سے اور عاقبت بخیر اونھین کے لیے ہی اور بدلا لیتا ہی اللہ تعالی اونکے دشمنون سے اگرچہ بعد ایک مدت کے ہو اور اشہاد جمع شاہد کی ہی جیسے صاحب اور اصحاب مراد ہین اس سے انبیا اور فرشتے عمل لکھنے والے پس انبیا گواہی دینگے نزدیک رب العزت کے کافرون پر کہ وہ جھٹلاتے تھے اور فرشتے مذکور گواہی دینگے بنی آدم پر اونکے عملون کی اوسدن کہ نہ فائدہ دیگا یعنی نہین مقبول ہوگا عذر اونکا اور لعنت کے معنی ہین دوری اللہ کی رحمت سے اوس گھر کا یعنی دار آخرت کا + مل + کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر انا لننصر کے کہ ہم مدد دیتے ہین ساتھ غلبے اور قہر کے + اور کہا ضحاک نے ساتھ حجت کے آخرت مین + اور بعضون نے کہا ساتھ بدلا لینے کے دشمنون سے دنیا اور آخرت مین اور تمام یہ ہی انبیا اور مومنون کے لیے پس وہ مدد دیے گئے ہین ساتھ حجت کے اوپر مخالفون اپنے کے اور مدد کی ہی اللہ نے اونکے ساتھ غالب کرنے کے اونپر کہ دشمنی کی اونکی اوپر مخالفون اپنے کے اور مدد کی ہی اللہ نے اونکی ساتھ غالب کرنے کے اونپر کہ دشمنی کی اونکی اور ساتھ ہلاک کرنے دشمنون اونکے کے اور مدد کرنے انکے بعد مر جانے انکے کے ساتھ بدلا لینے کے اونکے دشمنون سے جیسے کہ مدد کی یحیی بیٹے زکریا کی جب کہ قتل کیے عوض اونکے ستر ہزار آدمی پس وہ مدد دیے گئے ہین ساتھ ایک وجہ کے ان وجوہ سے اور یوم یقوم الاشہاد سے مراد دن قیامت کا ہی کہ گواہی دینگے فرشتے عمل لکھنے والے اور آسطے رسولون کے ساتھ پہنچا دینے رسالت کے اور کفار پر ساتھ جھٹلانے کے اوسدن کہ فائدہ نہ دیگا ظالمون کو عذر کرنا اونکا یعنی اگر عذر کرینگے اپنے کفر کرنے سے تو نہین قبول کیا جاویگا اونسے اور اگر توبہ کرینگے تو نہین نفع دیگی اونکو توبہ + معا + ابو درداء سے روایت ہی کہ کہا جس شخص نے رد کیا بھائی مسلمان کی آبرو ریزی سے یعنی کوئی یعنی کوئی اوسکی آبرو ریزی کرتا تھا اسنے مدد کی اوسکی اور بچایا اوسکو رد کریگا اللہ اوسکے منہ سے آگ جہنم کی روز قیامت کے پھر پڑھی آنحضرت نے یہ آیت إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا آخر آیت تک اور روایت ہی زید بن اسلم سے کہ کہا اشہاد یعنی گواہ چار ہین + ایک تو فرشتے ہین کہ جو لکھتے ہین اچھے اعمال ہمارے اور برے اعمال ہمارے اور پڑھی یہ آیت وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ + یعنی اور آویگا ہر شخص یعنی طرف محشر کے ہمراہ اوسکے ہانکنے والا ہوگا یعنی فرشتہ کہ ہانکے لاویگا اوسکو طرف محشر کے اور گواہ ہوگا یعنی فرشتہ عمل لکھنے والا کہ گواہی دیگا اوسکے اعمال کی + اور دوسرے گواہ نبی ہین کہ گواہی دینگے اپنی امتون پر اور پڑھی زید نے یہ آیت فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ + یعنی پس کیا حال ہوگا جب لاوینگے ہم ہر امت سے گواہ یعنی نبی + اور تیسرے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہ ہین کہ گواہی دینگے امتون پر اور پڑھی زید نے یہ آیت لِتَكُونُوا

شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۔ یعنی ہمنے امت وسط کیا ہی تمکو تو کہ ہو گواہ لوگون پر ۔ اور جو تھے بدن اور چمڑے گواہ ہین اوپر پڑھی آیت وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۔ یعنی اور کہینگے مجرم واسطے جلدون اپنی کے کیون گواہی دی تمنے ہمارے ضرر پر کہینگے گویا کیا ہمکو اوس خدا نے کہ گویا کیا ہر چیز کو یعنی ہم اوسکے دست قدرت مین ہین جیسا حکم ہوا ویسا بجالائے ۔ **در مضمون ۔ تنبیہ** ۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہ مددگار ہی اپنے رسولون کا اور مومنون کا بھلا بھائیون سوچو تو سہی کہ جب اللہ جل شانہ خود تمھارا مددگار ہی تو بھلا تمکو اور کسی کی مدد مانگنی کی کیا حاجت ہی ایسے قادر کی مدد جیسا ہین نہلاؤ اور عاجز بندون سے مدد مانگتے پھرو حیف ہی تمھاری سمجھ پر پس تمھاری مثال ایسی ہی کہ جیسے ایک بادشاہ زبردست کسید کا مشغول ہوا اور اوس سے کہدے کہ تو مجھی سے علاقہ رکھنا جو تجکو مطلب درپیش ہو مجھسے عرض کرنا مین تیری حاجت روائی کرتا رہونگا سو ایسے سوا اسکے عرض کرنا اور کسی کے آگے ذلیل ہو اور اوسکے ارکان دولت کے آگے ذلیل ہو اور اونسے اپنی حاجت روائی چاہے اوسکو نادان کہینگے یا نہین پھر سورۂ فاتحہ مین دیکھو کہ جو کلام اللہ کے کی صورت ہی اور ہر نماز مین بار بار پڑھتے ہو اوسمین تمکو حکم فرمایا کہ یون کہو وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ تمام مفسر صاحب بیضاوی وغیرہ نے اسکے یہ معنی لکھے ہین کہ ہم خاص تجھی سے مدد مانگتے ہین اور کسی سے ہرگز نہین مانگتے بھلا مالک تمھارا تو تمسے یون کہوا کے اور پھر مردون سے مدد مانگتے پھرو کہین یا علی مدد کہین یا حسین مدد کہین یا سالار مدد کہین اور کسی سے مدد مانگو یہ تمکو ہرگز مناسب نہین خیال کرو ان آیتون کے مضمون سے مین اور اوسکو مددگار جانو اور اوسی سے مدد مانگو اور کسیکو ہرگز مددگار نہ سمجھو اور نہ کسی سے مدد مانگو یہ کلام بطریق اختصار کے بخوف دراز گی کتاب کے لکھا گیا ہی جسکو تفصیل دیکھنی منظور ہو اور تفسیرون مین دیکھے ۔ اور اس آیت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جب تمھارا مالک مددگار ہوا رسولون اور مومنون کا تو تمکو بھی بموجب تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ کے اللہ تعالی کے سے خلق حاصل کرو اور اوسکے رسول مقبول کی شریعت کا مددگار رہنا چاہیے اور آپسمین ایک دوسرے کا مددگار رہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پاؤ تو مومنونکو آپسمین رحم کرنے مین اور محبت کرنے مین اور مہربانی کرنے مین مانند مثال بدن کے کہ جب دکھے ایک عضو شریک ہو اوسکے لیے تمام بدن ساتھ بیداری اور تپ کے انتہی حاصل حدیث کا یہ ہی کہ مومن کو مومن کی راحت و مشقت مین شریک و مددگار ہونا چاہیے مثل اعضاے بدن کے کہ ایک کا دکھ باعث سب دکھ کا ہوتا ہی یہی مضمون شیخ سعدی نے لکھا ہی نظم بنی آدم اعضاے یکدیگر اند ۔ کہ در آفرینش زیک گوہر اند ۔ چو عضوی بدرد آورد روزگار ۔ دگر عضوہا را نماند قرار ۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کو مومن کے لیے مانند مکان کے ہی کہ تقویت دیتا ہی بعض اوسکا بعض کو پھر والین اینگلیان اینگلیون مین یعنی تشبیک کے لیے کہ یون ظاہر ہنا اور مددگار رہنا چاہیے اور آیا ہی کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آتا اونکے پاس مانگنے والا یا حاجت مند تو فرماتے صحابہ کو کہ سفارش کرو مجھسے اوسکی پس ثواب دیے جاؤگے اور جاری کریگا اللہ اپنے رسول اللہ کی زبان پر جو چاہیگا اور فرمایا مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم پس عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ مدد کرونگا مین اوسکی حالت مظلومی مین پس کیونکر مدد کرون اوسکی اوس حال مین کہ ظالم ہو فرمایا منع کرے تو اوسکو ظلم سے پس یہ ہی مدد کرنی تیری اوسکو اور فرمایا مسلمان بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ ہلاکت مین ڈالے اوسکو اور جو کوئی ہو اپنے بھائی مسلمان کی حاجت روائی مین ہوتا ہی اللہ تعالی اوسکی حاجت روائی مین اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے سختی دور کریگا اللہ اوس سے سختی کو روز قیامت کی سختیون مین سے اور جو کوئی پردہ پوشی کرے مسلمان کی یا ستر ڈھانکے اوسکا پردہ پوشی کریگا اللہ اوسکی روز قیامت مین اور فرمایا اچھا گھر جمیع مسلمان کے وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ احسان کیا جاوے طرف اوسکے اور برا گھر مسلمانون مین وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ ایذا پہنچائی جاوے طرف اوسکے ۔ اور فرمایا جو کوئی ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر نہ پھیرے اوسپر مگر اللہ کی خوشی کے لیے تو ہوتی ہین اوسکے لیے نیکیان بدلے ہر بال کے کہ پھرا ہی اوسپر ہاتھ اوسکا اور جو کوئی احسان کرے طرف یتیم لڑکے کے یا یتیم لڑکی کے کہ نزدیک اوسکے ہی تو ہونگا مین اور وہ جنت مین

۱۰

اوپر ون تمکو کہ ہی ہماری مخلوق حضرت قول کہ ہین یا کہ ہین مانتا ہون ہیں ہے ۔ اور جاری کریگا اللہ اور ۱۲ سید

مانند ان کے اور بلائیں دوا نگیاں اپنی اور فرمایا جو کوئی بٹھاوے یتیم کو طرف کھانے اپنے کے اور پانی اپنے کے واجب کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جنت مقرر مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہ بخشا جاوے یعنی شرک اور جو کوئی پرورش کرے تین بیٹیاں یا تین بہنیں پس ادب سکھاوے اونکو اور رحم کرے اونپر یہان تک کہ بے پروا کرے اونکو اللہ تو واجب کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جنت پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ یا دو کو پرورش کرے فرمایا یا دو کو یہان تک کہ اگر کہتے وہ یا ایک کو تو البتہ فرماتے یا ایک کو اور جسکی کہو دین اللہ نے دو عزیز چیزین تو واجب ہوگی اوسکے لیے بہشت کہا لوگون نے یا رسول اللہ اور کیا ہین دو عزیز چیزین اوسکی فرمایا دونون آنکھین اوسکی اور فرمایا البتہ ادب دینا آدمی کا اپنے بیٹے کو بہتر ہی اوسکے لیے تصدق کرنے ایک صاع کے سے کہ جسمین قریب ساڑھے تین سیر کے غلہ آتا ہی اور فرمایا نہ بخشتا باپ اپنے بیٹے کو کوئی بخشتا افضل ادب نیک سے اور فرمایا جسکے پاس غیبت کیا جاوے مسلمان بھائی اوسکا اور وہ قادر ہی اوسکی مدد کرنے پر یعنی اوسکی غیبت سے اوسکو منع کرسکتا ہی پس منع کی اوسکی تو مدد کرتا ہی اوسکی اللہ دنیا اور آخرت مین پس اگر نہ مدد کی اوسکی اس حال مین کہ وہ قادر ہی اوسکے مدد کرنے پر تو مواخذہ کریگا اللہ بسبب اوسکے دنیا اور آخرت مین اور فرمایا جو کوئی دفع کرے اپنے بھائی مسلمان کے گوشت سے پس ثابت ہے اوسکے ف ۱ تو ہوتا ہے حق اللہ پر یہ کہ دور کرے اوسے آگ دوزخ کی دن قیامت کے پھر پڑہی حضرت نے یہ آیت وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنی اور ہی حق ہمپر مدد کرنی مومنون کی اور فرمایا نہین کوئی آدمی مسلمان کہ چھوڑے مدد کرنی آدمی مسلمان کی بیچ اوس جگہ کے کہ اوسکی ہتک حرمت کیجاتی ہی اوسمین اور ناقص کیجاتی ہی اوسمین آبرو اوسکی ف ۲ مگر کہ چھوڑیگا مدد کرنی اوسکی اللہ تعالی اوس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہی اوسمین مدد کرنی اوسکی یعنی آخرت مین اور نہین کوئی آدمی مسلمان کہ مدد کرے مسلمان کی اوس جگہ مین کہ ناقص کیجاتی ہی آبرو اوسکی اور اوسکی ہتک حرمت کیجاتی ہی اوسمین مگر کہ مدد کریگا اوسکی اللہ اوس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہی مدد کرنی اوسکی اور فرمایا جسنے دیکھا عیب کسیکا پھر ڈھانپ دیا اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند اوسکے کہ زندہ کیا مؤودہ کو ف ۳ اور فرمایا بلاشبہہ ایک تم مین کا آئینہ ہی مسلمان بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اوسمین برائی پس چاہیے کہ دور کردے اوسے ف ۴ اور فرمایا جو کوئی بچاوے مومن کو منافق کے شر سے بھیجیگا اللہ فرشتے کو کہ بچاوے گا گوشت اوسکا دن قیامت کے دوزخ کی آگ سے اور جو کوئی تہمت کرے مسلمان کو ساتھ ایک چیز کے کہ چاہتا ہی ساتھ اوسکے عیب اوپر اسکا تورویگا اللہ تعالی اوسکو جہنم کے پل پر یہان تک کہ نکلے عہدے اوس چیز کے سے کہ کہا ف ۵ اور فرمایا جسنے حاجت روائی کی کسیکے لیے میری امت مین سے چاہتا ہو یہ کہ خوش کرے اوسکو بسبب اوسکے پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجکو اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی جنت مین اور فرمایا جسنے فریاد رسی کی غمگین کی لکھتا ہی اللہ اوسکے لیے ستر بخششین ایک مین درستی سب کاموں اوسکے کی ہوتی ہی یعنی دنیا اور آخرت مین اور ستر اوسکے لیے باعث درجات کی ہوتی ہین روز قیامت کے اور فرمایا خلق عیال اللہ کی ہی پس محبوب ترین خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہی کہ سلوک کرے طرف عیال اوسکی کے ف ۶ تحقیق ایک شخص نے شکوہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سنگدلی کا فرمایا نبی نے کہ پھیر قسم کے سر پر اور کھانا کھلا مسکین کو اور فرمایا آنحضرت نے کیا نہ خبر دون مین افضل صدقے کی وہ صدقہ تیری بیٹی پر ہی کہ طلاق دی ہوا اوسکے خاوند نے اور آبڑی ہو وہ تیرے گھر نہو اوسکے لیے کمانے والا کوئی سوا تیرے ✦ مشکوۃ ✦ اوپر رسولون اور موسنون کی مدد گاری کا ذکر فرمایا تھا اور رسولون مین سے حضرت موسی علیہ السلام بھی بڑے مرتبے کے رسول ہین کہ یہود اوس زمانے کے اونکو مانتے تھے اور اونکے تابع بنی اسرائیل تھے اونکی مدد گاری کا ذکر فرمایا کہ اونکو بعضے ہدایت یعنی معجزات وغیرہ دیے اور طرح طرح سے ہم مدد گار رہے اونکے اور یہ بھی اسمین اشارہ ہی کہ موسی اور بنی اسرائیل کہ تمہارے نزدیک یہی بڑی وقار ہین وہ بھی اس نبی آخر الزمان کی خبر دے گئے ہین حیف ہے کہ یہ بات اونکی بھی تم نہین مانتے باوجودیکہ وہ ایسے تھے ✦ ✦ ✦

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ۝ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

اور بیشک دی ہمنے موسی کو ہدایت کی اور وارث کیا بنی اسرائیل کو کتاب کا ہدایت اور سمجھانی عقلمندوں کو ۔ مو ۔

تفسیر مراد ہدایت سے تمام وہ چیزیں ہیں کہ جو موسیٰ لیکر آئے دربارہ دین کے قسم معجزات اور توریت اور شرائع سے اور کتاب سے مراد توریت اور انجیل اور زبور ہیں ۔ مل ۔ پھر خطاب آنحضرت کو فرمایا کہ ان انکاروں کی ایذا پر صبر کرو ہم تمہاری مدد کریں گے ہمارا وعدہ سچا ہے اور استغفار میں اور تسبیح اور تحمید میں صبح و شام مشغول رہو ۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝

سو تو صبر کر بیشک وعدہ اللہ کا سچا ہے اور بخشوا اپنا گناہ اور پاکی بول اپنے رب کی خوبیاں شام کو اور صبح کو ۔ مو ۔

پس صبر کر بلاشبہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور بخشش طلب کر اپنے گناہ کے لیے اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے شام و صبح ۔

تفسیر حضرت رسول ﷺ دن میں سو بار استغفار کرتے گناہ سے ہر چند کہ قصور ہی اوسکے موافق ہر کسیکو ضرور ہی استغفار ۔ مو ۔ پس صبر کر یعنی اپنی قوم کی ایذا پر وعدہ اللہ کا یعنی تیرے مدد کرنے کا اور تیرے بول بالا کا اور تیرے دشمنوں کے ہلاک کرنے کا سچا ہی کما کا بی نے کہ نسخ کیا آیت قتال کی نے اس آیت صبر کو بخشش مانگ یہ حکم فرمایا بخشش مانگنے کا تو کہ زیادہ ہو بسبب اوسکے درجہ اور قرب حضرت کا درست ہو اسکے لیے اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہی کہ بخشش مانگ اپنی امت کے گناہوں کے لیے اور آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میرے دل پر ایک پردہ سا آجاتا ہی پس بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے ہر دن سو بار پس اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ استغفار حضرت کے واسطے زیادتی قرب کی تھی والا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر اگے کی حق میں ہی اور پاکی بیان کر الزام یعنی مداومت کر اپنے رب کی عبادت و ثنا بیان کرنے پر اور بعضوں نے کہا کہ مراد صبح و شام کی پاکی و تعریف کے بیان کرنے سے نماز فجر اور عصر کی ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا پانچوں نمازیں مراد ہیں اور بعضوں نے کہا یہ مراد ہی کہ سبحان اللہ وبحمدہ ۔ مل ۔ بحث معا ۔ تنبیہ ۔ جاننا چاہیے کہ استغفار کے معنی ہیں طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبھی تو مع توبہ کے ہوتا ہی اور کبھی نہیں اسی لیے کہا جاتا ہی کہ استغفار و توبہ کرو یا استغفار زبان سے ہوتی ہی اور توبہ دل سے اور توبہ کے معنی ہیں پھرنا گناہوں سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیب سے طرف حضور کے اور بخشش اللہ کی بندے کے لیے یہ ہی کہ ڈھانکے گناہ اوسکے اور دنیا میں کہ نہ مطلع کرے کسیکو اوسپر اور ڈھانکے آخرت میں کہ نہ عذاب کرے اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ توبہ کیا ہی فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنے کے ایسی حلاوت گناہ کی دل سے نکل جاوے کہ گویا گناہ کو پہچانتا ہی نہیں اور سہیل تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنی بسبب تحمل و عذاب کے انتہی ۔ اور توبہ و استغفار کرنی ہر شخص پر بموجب امر وتوبوا الی اللہ جمیعا کے بسبب اس لیے کہ ہر ایک بحسب حال و مرتبہ اپنے کے گناہ یا چوک سے خالی نہیں پس ہر ایک کو لازم ہی کہ تمام گناہوں گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش چاہے اور آیندہ کو تمام گناہ ترک کرے اور صبح و شام توبہ و استغفار کو ورد کرے تو کہ کفارہ ہوتا ہے تمام گناہوں کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصداً کیے ہوں یا خطاً یا سہواً اور بسبب شومی گناہوں کی توفیق طاعت سے محروم رہتا ہے اور ظلمت اصرار کی گناہوں کی دل کو بالکل گھیر لے اور کفر و دوزخ کو نہ پونہچاوے اور شرائط توبہ کی چار ہیں ایک تو یہ کہ محض خوف عذاب الٰہی سے تو بسبب تعظیم امر اللہ کے کے توبہ کرے اور کوئی غرض درمیان میں نہ ہو مانند تعریف کرنے لوگوں کے اور ضعف اور قصر اور مانند اسکے کے دوسری یہ کہ گذشتہ گناہوں سے شرمندہ ہو تیسری یہ کہ آیندہ ترک کرنا گناہوں ظاہر و باطن کا کرے چوتھی یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ کوئی گناہ ہرگز نہیں کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہ ہی کہ ابتدا سے بلوغ اپنے سے وقت توبہ تک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ ہوئے ہیں

تو متارک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ اور فرائض ترک ہوئے ہوں تو اونکی قضا کرے اور سستی نکرے اونکے ادا کرنے میں ساتھ صرف کرنے وقت کے نوافل میں اور فرض کفایہ میں کہ نہ متعین یعنی نہ موقوف ہو اور جو خلاف شرع منع چیزیں کی ہیں مانند بیچنے شراب و پہننے لباس حریر وغیرہ کے اونسے درگاہ حضرت احدیت تعالیٰ میں توبہ و استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور ندامت کرے تو توبا اوسکی قبول ہو اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے هُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ + یعنی وہ ایسا ہی کہ قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں سے اور معاف کرتا ہے برائیاں اور یہ توبہ اللہ تعالیٰ سے کرنی اون گناہوں سے ہے کہ محض خدا کے ہیں اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونے حقوق بندوں کے ہوں تو اللہ تعالیٰ سے بھی بخشش چاہیے اسلیے کہ نافرمانی اوسکی کی ہے اور اونسے بھی متارک اوسکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشوالے اگر مقدور ادا کا نہیں رکھتا ہے اور اگر حق سوا مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کے تو اوس سے بخشوا دے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لے اوس قصور کا اور نہیں تو بغیر لینے نام کے مطلق گناہ معاف کروا دے اور اگر اُسمیں بھی خوف فتنے کا ہو تو رجوع حق تعالیٰ کی طرف کرے اور تضرع و زاری اور اعمال خیر کرے اور ندامت کرے تو اللہ تعالیٰ اوس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اوسکے دشمنوں کو ساتھ دینے اوجہ کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مردہ ہو تو وارث اوسکے قائم مقام اوسکے ہیں پس اگر قرض ہے یا اور حقوق مالیہ تو ادا کرے اوسکے وارثوں کو اگر سند و رکھتا ہے والا اونسے بخشوا دے اور سلوک کرے اونسے اوسکے لیے بھی کچھ ندامت کرے اور توبہ و استغفار میں دیر نکرے اور بسبب وسوسہ ڈالنے نفس و شیطان کے یہ نہ کہے کہ میں توبہ پر ثابت نہیں رہنے کا تو بکیونکر کروں اسلیے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو گناہ لگے اوسکے بخشے جاتے ہیں اگر آیندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن میں کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کے اوسکے دل میں یہ ہو کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ کرلونگا بلکہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنے کے مرجاؤں تو جب توبہ کرے تو نہا کر پاک کپڑے پہن کر دو رکعت پڑھے حضور دل سے اور سجدے میں جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو کرے اور گناہوں گذشتہ کو یاد کر کر عذاب الٰہی سے ڈر کرنا دم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعدہ ہاتھ اوٹھا کر کہے یا الٰہی غلام بھاگا ہوا گنہگار تیرے دروازے پر حاضر ہوا ہے اور عذر کرتا ہے گناہ تیرے بخشنے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور ساتھ نظر رحمت کے میری طرف دیکھ اور میرے گناہ مگذشتہ بخش اور میرے قدم تک مجکو اپنے گناہوں سے نگاہ رکھ کہ خیر تیرے ہی دست قدرت میں ہے اور تو ہی بخشنے والا ہے بعدہ درود پڑھے اور مسلمانوں کے لیے بھی بخشش چاہے یہ توبہ عوام کی ہے کہ صاحب اوسکا مستحق بشارت اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ کا ہوتا ہے یعنی بلاشبہ اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے طہارت کرنے والوں کو اور توبہ خواص کی یہ ہے کہ برے اخلاق سے کہ واجب ہے پاک کرنا دل کا اونسے توبہ کریں اور توبہ محبوں کی غفلت سے اور مشغول ہونے ماسوی اللہ سے ہوتی ہے اور جانا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہیں کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہے اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان مفصلہ حق میں بیچ باب الکبائر و علامات النفاق کے تفصیل سے کیا گیا ہے جو چاہے وہاں سے دیکھ لے اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہیں اور پرہیز کرنا بھی اونسے دشوار ہے اوز بحسب بے بہت مختار کے تقویٰ میں بھی خلل نہیں لاتے ہیں بشرطیکہ اصرار نہ ہو اونپر اسلیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہے پس مومن کو واجب ہے کہ کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمان سے خارج نہیں کرتے لیکن خوف اسکا ہے کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر دوزخ کو نہ پہنچا دیں اور سہل تر علاج گناہوں سے بچنے کا یہ ہے کہ ہر چیز میں حد ضرورت پر ٹھیرے اور وہ یہ ہے لقمہ دفع کرنے والا بھوک کو اور کپڑا ڈھانکنے والا ستر کا اور مکان بچانے والا گرمی سردی سے اور باہن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرورت ہو اور جانا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنے کے حد ضرورت سے اور وسعت کرنے کے مباح میں ہے شبہات اور مکروہات میں اور بسبب بڑھنے کے مکروہات میں مرتکب حرام چیزوں کا ہوتا ہے اور یہاں سر حد اسلام کی تمام ہوتی ہے اور من بعد اسکے

گھر کفر و آگ کا ہی نعوذ باللہ منہ ۔ ع ۔ حبذا بحر ۔ اور جانا چاہیے کہ فائدے استغفار کے حدیث شریف مین بہت آئے ہین ازانجملہ
بڑا فائدہ جامعہ یہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا
وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۔ یعنی جو کوئی لازم کرے استغفار کو گرداناہی اللہ واسطے اوسکے ہر تنگی
سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال وطیب اوس جاگہ سے کہ گمان نہین کرتا ۔ ف ۔ لازم کرے یعنی
وقت صادر ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑھا کرے یا معنی یہ ہین کہ مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ ہر دم مین محتاج ہی اوسکا اور اسی لیے
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا ۔ یعنی خوشحالی ہی اوسکے لیے کہ پاوے
اپنے اعمال نامے مین استغفار بہت اور فضیلت مذکور اسلیے ہی کہ جو کوئی لازم کرتا ہی استغفار کو توتعلق دل کا اور اعتماد اللہ تعالی پر ہوتا ہی
اور بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے پس یہ حکم متقی اور متوکل کے ہوتا ہی اور اونکی شان مین یہ آیت وارد ہوئی ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ
لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۔ یعنی اور جو کوئی ڈرتا ہی اللہ سے
گرداتا ہی اوسکے لیے راہ نکلنے کی اور رزق دیتا ہی اوسکو اوس جاگہ سے کہ نہین گمان کرتا اور جو کوئی اعتماد کرتا ہی اللہ پر پس وہ کافی ہی
اوسکو پس یہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہی اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہی فَقُلْتُ
اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ
لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۔ یعنی کہا حضرت نوح علیہ السلام نے کہ پس کہا مینے بخشش مانگو اپنے رب سے تحقیق وہ ہی
بہت بخشنے والا بھیجیگا مینہہ تمپر بکثرت اور دیگا تمکو مال و اولاد اور بناویگا تمھارے لیے باغ اور جاری کریگا تمھارے لیے نہرین ۔
منقول ہی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اوسنے قحط سالی کا پس کہا استغفار کر اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نے
محتاجگی کا پھر ایک اور نے تنگی اولاد کا پھر ایک اور نے کمی پیداواری کا زمین اپنی مین پس سبھونکو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اوسنے
کہ شکوہ کیا لوگون نے کئی چیزون کا اور حکم کیا تمنے اون سبھونکو استغفار ہی کرنے کا پس پڑھی اونھون نے یہی آیت فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا الخ
یعنی جتنے جواب مینے دیے ہین سب اس آیت سے ثابت ہین ۔ ع ۔ سوچنا چاہیے کہ استغفار اور توکل کے کیا کیا فائدے ہین پس
افسوس ہی کہ اور اعمال لوگ ڈھونڈتے پھرتے ہین اور ان اعمال معجربہ کی طرف کچھ بھی خیال نہین کرتے اور اس استغفار کے ترک کرنے سے
بندہ بڑی خرابی مین گرفتار ہوتا ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ مؤمن جب گناہ کرتا ہی تو ہوجاتا ہی ایک نکتہ سیاہ اوسکے
دل مین پھر اگر توبہ کرتا ہی اور طلب بخشش کی کرتا ہی تو صاف کیا جاتا ہی دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوجاتا ہی وہ نکتہ یہان تک کہ پھیلتا ہی
اوسکے دل پر پس یہ ہی ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نے اس آیت مین كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔
یعنی ہرگز نہین بلکہ زنگ لگایا ہی اونکے دلون پر اوس چیز نے کہ تھے کرتے یعنی گناہ یہان تک کہ نہین باقی رہی اونمین جہ ہرگز ف
چھا جاتا ہی یعنی ڈھانپ لیتا ہی نور دل کو پس اندھا ہوتا ہی دل کی بینائی سے پس نہین دیکھتا کوئی چیز علمون نفع دینے والون سے اور
حکمتون فائدہ مند سے اور جاتی رہتی ہی شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہی نہ اور ونپر اور ثابت ہوتے ہین اوسکے دل مین آثار ظلمت و فتنون کے
اور جرأت کرتا ہی گناہ پر ۔ ع ۔ اور بڑا فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ شیطان کی برعکس ہوتی ہی اور وہ نہایت رنجیدہ ہوتا ہی بندے کے استغفار سے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ شیطان نے عرض کیا پروردگار سے کہ قسم ہی تیری عزت کی اے میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا
مین تیرے بندون کو جب تک کہ ارواح اونکی اونکے بدنون مین ہونگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نے قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی کی
اور بلندی مرتبہ اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جب تک کہ بخشش مانگتے رہینگے وہ مجھسے ۔ اور اور بڑا فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ آنحضرت

کی سنت ادا ہوتی ہی کہ آنحضرت مجلس مین استغفار کثیر کرتے تھے چنانچہ ابن عمرؓ روایت کرتے ہین کہ تحقیق تھے ہم البتہ گنتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس مین کہ کہتے تھے سو بار رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ + یعنی اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے گناہ اور قبول کر توبہ میری بالشبہہ تو ہی ہی توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ + بخشش کیجاتی ہی واسطے اوسکے اگرچہ بھاگا ہو کفار کی لڑائی سے کہ کبیرہ گناہ ہی ف مگر چاہیے کہ وقت استغفار کے حضور دل بھی ہو حضرت رابعہ کا قول ہی کہ استغفار ہمارا محتاج ہی ہمت سے استغفار کا مصرع معیت را خندہ می آید ز استغفار ما + خدا سے ڈرے اور استغفار کرو تھا تمسخر ٹھہرائے اور منافقون مین داخل نہو ظاہر کچھ اور باطن کچھ پس جب استغفار پڑھے تو صدق دل سے پڑھے چنانچہ آیا ہی کہ استغفار کرنے والا گناہ سے اوس حال مین کہ مقیم ہو گناہ پر مانند ٹھٹھا کرنے والے کے ہی ساتھ رب اپنے کے عیاذا باللہ منہ + ع + اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بالشبہہ اللہ عزوجل البتہ بلند کرتا ہی درجہ واسطے بندے نیکبخت کے بہشت مین پس کہتا ہی بندہ اے پروردگار میرے کہان سے حاصل ہوا مجکو یہ درجہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ حاصل ہوا یہ درجہ بسبب استغفار فرزند تیرے کے تیرے لیے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا ہی مردہ قبر مین مگر مانند ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کے کہ کوئی ہاتھ اوسکا پکڑے منتظر رہتا ہی دعا کا کہ پہونچے اوسکو باپ کی طرف سے یا مان کی طرف سے یا بھائی کی طرف سے یا دوست کی طرف سے پس جسوقت کہ پہونچتی ہی دعا اوسکو ہوتا ہی پہونچنا دعا کا بہت پیارا طرف اوسکے دنیا سے اور دنیا کی چیزون سے اور تحقیق اللہ تعالی البتہ پہونچاتا ہی قبر والون کو بسبب دعا زمین والون کے مانند پہاڑون کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت و بخشش اور بالشبہہ تحفہ زندون کا طرف مردون کے استغفار کرنا ہی اونکے لیے اور روایت کی ہزار نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ نہین دونون فرشتے اعمال لکھنے والے اوٹھا لیجاتے ہین اعمال نامہ بندے کا ہر دن پھر دیکھتا ہی اللہ تعالی اول اعمال نامے مین اور اخیر مین استغفار مگر کہ فرماتا ہی اللہ تبارک و تعالی بخشے مینے واسطے بندے اپنے کے وہ گناہ کہ درمیان دونون طرفون اعمال نامے کے ہین حاصل یہ کہ صبح و شام کے استغفار سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی اور روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی کر مجکو اون لوگون مین سے کہ جب نیکی کرین خوش ہون اور جب برائی کرین استغفار کرین اور روایت ہی حارث بن سوید سے کہا بیان کین مجسے عبد اللہ بن مسعودؓ نے دو حدیثین ایک تو اونمین سے نقل کی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری نقل کی اپنی طرف سے کہ وہ یہ کہا کہ تحقیق مومن دیکھتا ہی اپنے گناہون کو گویا کہ بیٹھا ہوا ہی نیچے پہاڑ کے ڈرتا ہی اوس سے کہ گر پڑے پہاڑ اوسپر اور تحقیق فاجر دیکھتا ہی اپنے گناہونکو مانند مکھی کے کہ اوڑی اوسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتھ اوس مکھی کے اس طرح سے یعنی اپنے ہاتھ سے پس اوڑایا اوسکو اپنی ناک سے یعنی مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہی اور خوف کرتا ہی اوسکا کہ پکڑا نجاؤن اور فاجر کو اپنے گناہ کرنے کی پروا نہین ہوتی پھر کہا عبد اللہ نے یعنی حدیث جو حضرت سے سنی تھی وہ بیان کی کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے اپنے بندے مومن کے بہ نسبت اوس شخص کے کہ آوترا ایک میدان مین کہ خالی ہی درخت اور گھاس سے جگہ ہی ہلاکت کی ساتھ اوسکے تمی سواری اوسکی اوسپر تھا کھانا اوسکا اور پانی اوسکا پس رکھا سر اپنا یعنی استراحت کے لیے زمین پر اور سو رہا کچھ سونا پھر جاگا اوس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی تھی سواری اوسکی پھر تلاش کیا اوسکو یہان تک کہ جسوقت سخت ہوئی اوسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالی نے یعنی رنج و بلا سے گرمی اور پیاس کہا پھر جاؤن مین طرف مکان اپنے کے کہ تھا مین اوسمین پس سو رہون یہان تک کہ مر جاؤن پس رکھا اوسنے سر اپنا اپنے بازو پر تو کہ مر رہے پھر جاگا پس ناگہان سواری اوسکی اوسکے پاس حاضر ہوا اوسپر ہی توشہ راہ اوسکا اور پانی اوسکا پس اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے بندے مومن کے اوس شخص سے ساتھ سواری اپنی کے اور توشہ راہ اپنے کے یعنی جیسے یہ شخص اپنی سواری اور توشہ راہ کے ملنے سے خوش ہوتا ہی اوس سے زیادہ اللہ تعالی خوش ہوتا ہی بندے کی توبہ کرنے سے اور اور فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ جو کوئی بد زبان ہو اور لازم کرے اپنے تئین استغفار کو تو یہ

خصلت بداوس سے دفع ہوجاتی ہی چنانچہ حدیث صحابی نقل کرتے ہین کہ شکوہ کیا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تیز زبانی یعنی بدزبانی اپنی کا پس فرمایا آپنے کہان ہی تو استغفار سے یعنی استغفار کیون نہین پڑھتا کہ اوس سے بلیات ظاہر و باطن کی دفع ہوتی ہین تحقیق مین استغفار کرتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار نقل کی یہ حدیث حصن حصین مین نسائی و ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی سے اور اور فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ جب مجلس مین لغو و گناہ کی باتین صادر ہون اور پھر استغفار پڑھے تو معاف ہوجاتی ہین و چنانچہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مجلس مین بیٹھا اور لغو کلام اوس سے بہت صادر ہوئے پھر اوٹھنے کے پہلے یہ دعا پڑھی تو بخشے جاتے ہین وہ کلام بد کہ اوس مجلس مین اوس سے واقع ہوئے تھے اور وہ دعا یہ ہی سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یا کسی مجلس مین بیٹھتے تو پڑھا کرتے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فائدہ اسکا پوچھا فرمایا کہ اگر کوئی اچھا کلام کرتا ہی تو ہوتا ہی پڑھنا اسکا مُہر اوسپر یعنی اسکے پڑھنے سے ثواب اچھے کلام کا ثابت رہتا ہی ضائع نہین ہوتا کسی گناہ سے اور اگر بُرے کلام کے بعد پڑھتا ہی تو اوس کلام کا گناہ بخشا جاتا ہی تمام ہوا علاقہ استغفار کا مشکوۃ وغیرہ سے اب کچھ فضائل صبح و شام کی تسبیح و تحمید وغیرہ کے سنا چاہیے حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنے صبح و شام کو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سو سو بار پڑھا تو نہین لائے کا کوئی قیامت کو عمل بہتر اوس عمل سے کہ لاویگا یہ اوسکو لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑھے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اوس سے پڑھے یعنی وہ افضل اس سے ہوگا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح و شام کو سو سو بار سبحان اللہ پڑھے ہوگا اوسے ثواب مانند سو حج کرنے والے کے اور جو صبح شام کو سو سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھے ہوگا مانند ثواب اوس شخص کے کہ سو گھوڑے جہاد کے لیے دیے یا فرمایا اس مضمون کی مگہہ یہ کہ سو جہاد کیے اور جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صبح و شام کو سو سو بار پڑھے ہوگا ثواب مانند سو غلام آزاد کرنے والے کے کہ وہ غلام حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہون اور جو اَللّٰهُ اَكْبَرُ سو سو بار صبح و شام کو پڑھے نہین ہوگا کوئی بہتر عمل مین اوسدن اس شخص سے لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑھے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اس سے پڑھے یعنی وہ افضل اس سے ہوگا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنے یہ دعا صبح کو پڑھی شام تک محفوظ رہا اور جسنے شام کو پڑھی صبح تک محفوظ رہا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا یعنی پاک ہی اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھہ تعریف اوسکی کے نہین ہی قوت بندے کو حرکت و سکون کی مگر ساتھہ قوت دینے اللہ کے جو چاہا اللہ نے ہوا اور جو نہین چاہا نہوا جانتا ہون مین کہ بلاشبہہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور بلاشبہہ اللہ ہر چیز کو جانتا ہی حصن حصین مین ہین + پھر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم صبر وغیرہ کا فرماکر معاندین کی بُرائی بیان فرماتے ہین +

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ

جو لوگ جھگڑتے ہین اوسکی باتون مین بغیر کچھہ سند کے جو پہنچی ہو انکو اور کچھہ نہین اونکے جی مین غرور ہی کہ کبھی نہ پہنچینگے اوس تک

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

سو تو پناہ مانگ اللہ کی بیشک وہی سنتا دیکھتا + مو +

ع ۵ قولہ ثم الوصف غیر ان بالقرآن فی قصیدہ ورد (۱۲ منہ) + مل +

بلاشبہہ وہ لوگ کہ جھگڑا کرتے ہین خدا کی آیتون مین بغیر دلیل کے کہ آئی ہو انکے پاس نہین ہی اونکے سینون مین مگر ارادہ غلبہ کا کہ نہین ہین وہ پہونچنے والے اسکے پس پناہ طلب کر خدا سے تحقیق خدا وہی ہی سُننے والا دیکھنے والا + تفسیر + کبر کے معنی مین بڑائی ڈھونڈھنی اور اور یہ چاہنا ہی تقدم اور ریاست کا اور یہ کہ نہو کوئی بالاتر اونسے ہیں اسلیے عداوت سکھتے ہین وہ تجھسے اور دفع کرتے ہین تیری

آیتون کو بخوف اسکے کہ بڑھ جاوے تو اونسے اور ہوویں تو زیر دست تیرے اور تابع تیرے امر و نہی کے لیئے کہ نبوت کے زیر حکم تمام ملک و ریاست ہوتی ہی پاچاہتا اسکا ہی کہ ہوا خواہ لیئے نبوت نہ نجاوے از راہ حسد و سرکشی کے اور دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا لو کان خیرا ما سبقونا الیہ یا مراد دفع کرنا آیات کا ہی ساتھ جدال کے نہین ہین وہ پہونچنے والے اوسکو یعنی موجب کبر اور مقتضی اوسکے کو پس پناہ مانگ یعنی اونکے مکر سے کہ حسد کرین تجھپر اور سرکشی کرین تجھسے سننے والا ہی یعنی اون باتون کو کہ تو کہتا ہی اور وہ کہتے ہین دیکھنے والا ہی یعنی اون اعمال کو کہ کرتا ہی تو اور کرتے ہین وہ پس وہ مدد کریگا تیری اونپر اور بچاویگا تجکو اونکے شر سے ۔ مل ۔ نہین ہی اونکے سینون مین یعنی اونکے دلون مین اور مراد کبر سے عظمت اور سرداری یا غلبہ محمد پر ہی کہا ابن عباس نے نہین باعث ہوتی ہی اونکو تیری تکذیب پر مگر وہ چیز کہ اونکے سینون مین ہی قسم کبر و عظمت سے نہین ہین وہ پہونچنے والے اوسکو یعنی مقتضی اس تکبر کے کو اس لیئے کہ اللہ تعالی نے ذلیل کیا ہی اونکو اور کہا اہل تفسیر نے کہ نزول اس آیت کا یہودی شان مین ہی کہ رسول علیہ السلام سے اونھون نے کہا کہ صاحب ہمارا مسیح یعنی دجال اخیر زمانے مین خروج کریگا اور سلطنت اوسکی بر و بحر مین پونہچیگی اور بادشاہی ہماری ہماری طرف رجوع کریگی خدا ے تعالی نے ساتھ اوتارنے اس آیت کے خبر دی کہ یہ اپنی مراد کو نہین پونہچین گے پس پناہ مانگ تو ساتھ اللہ کے فتنے دجال کے سے اور بعضون نے کہا کہ کفار کہتے تھے کہ قرآن کلام خدا کا نہین ہی اور بعث محال ہی اوسپر یہ آیت آئی ۔ دعا بحر ۔

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

البتہ پیدا کرنا آسمانون کا اور زمین کا بڑا ہی لوگون کے بنانے سے لیکن بہت لوگ نہین سمجھتے ۔ مو ۔

البتہ پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا بہت بڑا ہی پیدا کرنے آدمیون کے سے یعنی اعادہ اونکے سے واللہ اعلم ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے ہین ۔

تفسیر یعنی دوسری بار پیدا ہونا محال جانتے ہین ۔ مو ۔ ہرگاہ کہ تھا جھگڑنا اونکا اللہ کی آیتون مین مشتمل اوپر انکار رجعت کے بلکہ اصل جھگڑا یہی تھا دلیل لائے گئے ساتھ پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے اسلیئے کہ وہ اسکے مقر تھے کہ اللہ پیدا کرنے والا آسمان و زمین کا ہی پس فرمایا کہ جو قادر آسمان و زمین کے پیدا کرنے پر ہی باوجود اس بڑے پن اونکے کے وہ انسان کے پیدا کرنے پر کہ نہایت کم ہی اونسے قادر تر ہی ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے اسلیئے کہ نہین تامل کرتے ہین بسبب غفلت کے ۔ مل ۔ مراد خلق الناس سے اعادہ بعد موت کے یعنی جلانا اوٹھانا روز حشر کے ہی مراد یہ کہ جو اوپر پیدا کرنے آسمان و زمین کے باوجود اس عظمت انکی کے قادر ہی باوجود یکہ اول کچھ نتھا وہ اوپر پیدا کرنے اور جلانا اوٹھانے مردون کے پہچاسن و سہل تر قادر ہوگا اکثر لوگ اسکو نہین جانتے ہین اور بعضون کے نزدیک مراد الناس اول سے دجال ہی اور الناس دوسرے سے یہود کہ در پا دجال کے جھگڑتے تھے اور اوسکو آیت اللہ اور عظیم الجثہ کہتے تھے یہ آیت آئی کہ وہ ایک ادنی معلومات خدا ے تعالی کے سے ہی جو کہ خالق آسمانون اور زمین کا ہی اور جانا چاہیئے کہ دجال ایک بشر ہی بلند قد عظیم الجثہ دائین آنکھ سے کانا اور ظہور اوسکا ایک علامات قیامت سے ہی و حدیث مین آیا ہی کہ دجال کے نکلنے سے تین برس پہلے لوگ قحط مین مبتلا ہونگے پہلے سال تہائی حصہ مینہہ اور رویدگی کم ہوگی اور دوسرے سال دو تہائی کم ہوگی اور تیسرے سال کچھ بھی مینہہ نہین برسنے کا اور کچھ بھی رویدگی نہین اوگے گی اور تمام حیوانات و چارپائے ہلاک ہوجائینگے اوسوقت مین دجال ظاہر ہوگا اور سحر و تمویہ یعنی دھوکے کی چیزین اوسکے ساتھ ہونگی اور شیاطین اوسکے حکم مین ہونگے حتی کہ جب ایک شخص کو کہیگا کہ اگر تو چاہے تو تیرے ماں باپ کو مین زندہ کردون اوسوقت مجکو رب جانیگا تو اور اوسی وقت شیاطین اوسکے ماں باپ کی صورت مین جاوینگے اور اوسکو کہینگے اے فرزند میرے متابعت اسکی کر کہ یہ پیدا کرنے والا تیرا ہی اس سبب سے بہت خلق متابعت اوسکی کر کر کافر ہونگے مگر جنکو کہ اللہ بچاوے اور کہتے ہین بعضے علما کہ رہنے والے مسجدون کے اوسکے شر سے امن مین ہونگے اور تمام شہرون مین پھیریگا مگر مکہ اور مدینہ کے کہ ملائکہ نگہبانی اونکی کرینگے

اور دجال کو وہان دخل نہین دینے دینگے اور اوسکے ساتھ ایک بہشت اور ایک دوزخ یا ایک پانی اور ایک آگ ہوگی جسکو وہ بہشت یا پانی لوگونکو دکھاویگا وہ حقیقت مین دوزخ یا آگ ہوگی اور جسکو وہ دوزخ یا آگ دکھاویگا وہ بہشت یا پانی شیرین ہوگا اگر کوئی مومن گرفتار اوسکا ہوگا تو جانیگا کہ وہ کافر ہے خدا نہین ہے اسلیے کہ خدا بشر کا سا جسم نہین رکھتا اور کانا نہین اور چاہیے کہ مومن آگ اوسکی اختیار کرے کہ وہ پانی شیرین ہوگا اور یہ بھی حدیث مین آیا ہے کہ دجال مشرق کی طرف سے نکلکر خروج کریگا مدینے کی طرف متوجہ ہوگا اور کوہ اُحُد کے پیچھے اوتریگا ملائکہ اوسکو شام کی طرف متوجہ کردینگے اور شام مین ہلاک ہوگا اور جب مومن تنگ ہونگے تو عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزدیک منارۂ بیضا کے جانب شرقی دمشق کے اوترینگے اور وہ کپڑے رنگین پہنے ہونگے اور دونون ہاتھ اپنے دو فرشتون کے اوپر رکھین ہونگے دم اوکا جس کافر کو پہنچیگا وہ مرجاوگا اور جسطرف کہ نظر اوکی پڑیگی جسکو دیکھینگے وہ ڈرجاویگا پھر دجال کی طلب مین روانہ ہونگے بیچ اب لد کے کہ ایک موضع ہے ولایت شام مین دجال کے پاس پہنچینگے اور اوسکو مارینگے اور لشکر دجال کا کہ اوسمین اکثر یہودی ہونگے تباہ ہوگا حدیث مین آیا ہے کہ دجال کے ساتھ ہوسگے ہزار امت مین سے ستر ہزار کہ اونپر تاج ہونگے اور ایک روایت مین ہے کہ دجال کے ساتھ اوس روز ستر ہزار یہودی ہونگے سب صاحب تاج اور تلوار مُحلّٰی کے اور بعد قتل دجال کے یاجوج وماجوج باہر نکلینگے اور عیسیٰ علیہ السلام مومنون کو کوہ طور پر لیجاوینگے اور وہان بچاؤ کرینگے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ٹھہرے دجال کی زمین مین چالیس برس ہوگا کہ برس مانند مہینے کے ہوگا اور مہینہ مانند جمعے یعنی ہفتے کے اور جمعہ مانند دن کے اور دن مانند پھرکنے سُنی کھجور کے آگ مین اور آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اور فرمایا کہ جب تشہد یعنی التحیات پڑھے ایک تمھارا تو چاہیے کہ پناہ مانگے شر فتنے مسیح دجال کے سے + معا دمنثور +

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے دس آیتین آخر سورۂ کہف سے یعنی وہ مراد ہے جہنم سے آخر تک پس نکلے دجال تو نہ مسلط کیا جاویگا اوسپر اور فرمایا کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین اول سورۂ کہف سے یعنی مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا تک بچایا جاویگا دجال کے فتنے سے اور فرمایا جو کوئی پڑھے تین آیتین اول کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کے سے اور فرمایا کہ جو کوئی پاوے دجال کو پس چاہیے کہ پڑھے اوسپر اول آیتین سورۂ کہف کی یعنی تین یا اوس اسلیے کہ وہ آیتین نگہبان ہین تمھارے دجال کے فتنے سے + مشکوٰۃ +

وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ۙ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِیْٓءُ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَکَّرُوْنَ ۝

اور برابر نہین اندھا اور دیکھتا اور نہ ایماندار جو بھلے کام کرتے ہین اور نہ بدکار تم تھوڑا سوچ کرتے ہو

اور برابر نہین ہین نابینا اور آنکھون والے اور برابر نہین ہین وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور کام کیے ہین اچھے اور بدکار تھوڑی نصیحت پکڑتے ہو + تفسیر + نابینا اور بینا کو مثل لائے واسطے بدکار اور نیک کار کے + کشاف +

اِنَّ السَّاعَۃَ لَاٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

تحقیق وہ گھڑی آنی ہے اوسمین دھوکا نہین لیکن بہت لوگ نہین مانتے + معا +

بلاشبہ قیامت آنی ہے نہین شک اوسمین ولیکن اکثر لوگ باور نہین رکھتے + تفسیر + یعنی ضرور ہے آنا قیامت کا کچھ شک نہین اوسمین اسلیے کہ ضرور ہے بدلہ ملنا اعمال کا تاکہ نہو پیدا کرنا خلق کا واسطے فنا کے خاص کر + ملا + اور ذکر تھا قیامت کے آنے کا اب آگے ایسی چیز بیان فرماتے ہین کہ جو قیامت مین مفید ہووے توحید و عبادت رب کی ہے +

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ۝

اور کہتا ہے تمھارا رب مجکو پکارو کہ جواب دونگا تمھاری پکار کو بیشک جو لوگ بڑائی کرتے ہین میری بندگی سے اب بیٹھینگے دوزخ مین ذلیل ہوکر + معا +

اور تمھارا پروردگا تمھارے نے دعا کرو میری جناب مین تو قبول کرون مین دعا تمھاری بلاشبہ جو لوگ کہ تکبر کرتے ہین میری عبادت سے

داخل ہونگے دوزخ مین خوار ہوکر۔ **تفسیر** بندگی کی شرط ہی اپنے رب سے مانگنا نہ مانگنا غرور ہی اگر دنیا نہ مانگے مغفرت ہی مانگے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پکار کو پہونچتا ہی یہ برحق بات ہی مگر یہ نہین کہ ہر بندے کی ہر دعا قبول کرے لوسکی مرضی موافق مالک ہی اپنی خوشی کرتا ہی۔ **صف** اُدْعُوْنِیْ کے معنی ہین اعبدونی یعنی عبادت کرو میری اور اَسْتَجِبْ لَکُمْ کے معنی ہین اُثِبْکم یعنی بدلا دونگا تمکو اور دعا بمعنی عبادت کے بہت آئی ہی قرآن مین اور دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ اور حسن بصری سے منقول ہی اس حال مین کہ پوچھے گئے اوسنے معنی اس آیت کے کہ عمل کرو اور خوشوقت ہو اوسلیے کہ حق ہی اللہ پر یہ کہ قبول کرے واسطے اون لوگون کے کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے اور زیادہ دیگا اونکو فضل اپنے سے اور ثوری سے منقول ہی کہ اوسنے کہا دعا کرا اللہ سے پس کہا اوسنے کہ ترک کرنا گناہون کا ہی دعا ہی اور حدیث مین آیا ہی اِذَا شَغَلَ عَبْدِیْ طَاعَتِیْ عَنِ الدُّعَاءِ اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ۔ یعنی جب باز رکھے میرے بندے کو طاعت میری دعا سے دیتا ہونمین اوسکو افضل اوس چیز سے کہ دیتا ہونمین مانگنے والونکو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ یعنی دعا وہی عبادت ہی اور پڑھی یہی آیت یعنی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اور جائز ہی یہ کہ ہو دعا اور استجابت اپنے ظاہر معنی پر یعنی مانگو مجھسے قبول کرونگا مین دعا تمھاری اور ہو بمعنی عبادتی کے یعنی اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ یعنی جو لوگ کہ تکبر کرتے ہین میری دعا سے داخل ہونگے دوزخ مین ذلیل ہوکر اسلیے کہ دعا ایک قسم ہی عبادت کی بلکہ افضل اقسام اوسکے سے ہی تصدیق کرتا ہی اسکو قول ابن عباسؓ کا اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ الدُّعَاءُ یعنی افضل اقسام عبادت کی دعا ہی اور کتب سے منقول ہی کہ وحی اللہ نے اس امت کو تین چیزین کہ نہین دین پیغمبرون مگر نبی مرسل کو فرمایا تھا اللہ تعالی ہر نبی کو اَنْتَ شَاھِدِیْ عَلٰی خَلْقِیْ یعنی تو گواہ میرا ہی میری مخلوق پر اور فرمایا اس امت کے لیے لِتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ یعنی تو کہ ہو تم گواہ لوگون پر۔ اور فرماتا تھا تی کو مَا عَلَیْکَ مِنْ حَرَجٍ یعنی نہین ہی تمپر تنگی اور فرمایا ہمارے لیے مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ یعنی نہین چاہتا اللہ تو کہ کرے تمپر کچھ بھی تنگی اور فرماتا تھا نبی کو اُدْعُنِیْ اَسْتَجِبْ لَکَ یعنی دعا کر مجھسے قبول کرونگا تیرے لیے اور فرمایا ہمارے لیے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی دعا کرو مجھسے تو کہ قبول کرون مین تمھارے لیے اور ابن عباسؓ سے منقول ہین معنی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کے وَحِّدُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ یعنی قائل ہو میری توحید کے تو کہ بخشون مین تمکو۔ **کشاف** **مدارک** نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ کہا وعظ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے مین پس فرمایا کہ قَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی عبادت اللہ کی کہا جانے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا ھُوَ اِخْلَاصُ اللّٰہِ مِمَّا سِوَاہُ یعنی وہ خالص کرا اللہ کا ہی اوس چیز سے کہ سوا اوسکے ہی یعنی اوسکی عبادت مین کسیکو شریک نکرے اور جیسا اوسکو چاہیے ویسا کسیکو نہ جانے اور فرمایا آنحضرت نے کہ بلا شبہ العبد وست رکھتا ہی الحاح کرنے والون کو یعنی گڑگڑانے والونکو دعا مین اور انس بن مالکؓ سے ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی اے بیٹے آدم کے تحقیق تو جب تک کہ مانگے گا مجھسے یعنی بخشش گناہون کی اور امید رکھیگا تو مجھسے بخشونگا مین تجکو کسی عمل پر ہو تو اور نہین پروا رکھتا مین یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہین میرے نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو اے بیٹے آدم کے اگر پہونچین گناہ تیرے بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگے تو مجھسے بخشون مین تجکو اور نہین پروا رکھتا مین اے بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر آئے مجھسے ساتھ بھری زمین کے خطاؤن سے بھر ملے مجھسے کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو البتہ آؤن مین تیرے پاس ساتھ بھری ہوئی زمین کے ازروے بخشش کے اور پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسی عبادت افضل ہی فرمایا دعا کرنی آدمی کی واسطے نفس اپنے کے اور روایت کی حکیم ترمذی نوادر الاصول مین کعبؓ سے کہ کہا فرمایا اللہ تعالی نے واسطے موسیٰ کے کہ کہہ موسیٰ سے کہ جلدی کرین مجھسے یعنی مطلب طلب مین جبکہ

دعا کرین مجھسے اور بخیل نہ جانین مجکو یعنی مطلب دینے مین کیا نہین جانتے ہین یہ کہ مین دشمن رکھتا ہون بخیل کو پس کینونکر ہونگا مین بخیل
ای موسیٰ نہ ڈر رکھ مجھسے بخل کا اسمین کہ مانگے تو مجھسے بڑی چیز اور نہ حیا کر تو اسمین کہ مانگے تو مجھسے چھوٹی چیز مانگ مجھسے چاندی اور مانگ تو مجھسے
گھاس اپنی بکری کے لیے ای موسیٰ کیا نہین جانتا ہی تو کہ مینے پیدا کی ہر رائی اور جو کچھ کہ زیادہ ہی اوس سے اور مینے نہین پیدا کی ہی کوئی
چیز مگر حال انکا جانتا ہون مین کہ خلق محتاج ہین بار اوسکے پس جسنے مانگی مجھسے کوئی دعا حال انکا کہ وہ جانتا ہی کہ مین قادر ہون دیتا ہون مین
اوسکو اور نہین بھی دیتا ہون اوسکو کیونکہ نہین اوسکو حال اوسکا ساتھ مغفرت کے پس اگر حمد کی میری جسوقت کہ دیتا ہون مین اوسوقت کہ نہین دیتا ہون
اوسکو رکھونگا مین اوسکو تعریف کرنے والون کے گھر مین یعنی جنت مین جو اونکے لیے طیار رکھا ہی اور جس بندے نے کہ نہ مانگی مجھسے ایک چیز
پھر دی مینے اوسکو ہوگی دشواری اوسپر نزدیک حساب کے پھر جسوقت کہ دی مینے اوسکو اور نہ شکر کیا میرا عذاب کرونگا اوسکو وقت
حساب کے اور عروہ بیٹے زبیر کے کہتے ہین کہ بلاشبہہ مین البتہ مانگتا ہون اللہ سے حاجتین اپنی نماز اپنی مین یہان تک کہ مانگتا ہون مین
اوس سے نمک اپنے اہل کے لیے محمد بن منکدر دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ قَوِّذِکْرِیْ فَاِنَّ فِیْہِ مَنْفَعَۃً لِاَھْلِیْ یعنی یا اللہ قوی کر ذکر میرا
کہ خوب قوت سے تجکو یاد کرتا رہون اسلیے کہ اسمین منفعت ہی میرے اہل کے لیے کہ وہ بھی میری دیکھا دیکھی تجکو یاد کرین گے ثابت بنانی سے
منقول ہی کہ کہا عبادت کی ایک شخص نے ستر برس پس کہتا تھا اپنی دعا مین رَبِّ اجْعَلْنِیْ یَعْمَلِیْ یعنی ای رب میرے جزا دے مجکو بے عمل
میرے کے پس مراد و پھر داخل کیا گیا بہشت مین پس ٹھہرا اوسمین ستر برس پس جب پہنچے ستر برس کہا گیا اوسکو کہ کل تو پس تحقیق
بھر پہنچی تو نے جزا اپنے عمل کی پس سوچا کہ کس چیز پر بہت اعتماد کرتا تھا مین بیچ دنیا کے اپنے دل مین پس نہ پائی کوئی چیز مضبوط تر اپنے
دل مین اللہ کی دعا سے اور رغبت کرنے سے اوسکی طرف پس متوجہ ہوا کہنے لگا اپنی دعا مین کہ ای رب میرے سنا تھا میں تجکو اس حال مین کہ
مین دنیا مین تھا کہ تو درگذر کرتا ہی تقصیرون سے پس درگذر فرما آج کے دن میری تقصیر سے پس چھوڑا گیا جنت مین ✦ **درمنثور** ✦
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ کھولا جاوے واسطے اوسکے دروازہ پیچ دعا کے تم مین سے کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے
قبولیت کے یعنی توفیق دعا کی علامت قبولیت کی ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے بہشت کے ✦
ف اس روایت مین بدلے دروازے قبولیت کے دروازے بہشت کے آئے ہین اور ذکر کرنے روایتون مختلف مین اشارہ لطیف اسپر ہی کہ
دعا بہرحال خالی فائدے سے نہین یا سبب قبولیت کی ہوتی ہی مراد برآتی ہی یا اگر بمصلحت وقت حصول مقصود مین توقف ہوتا ہی تو جزا اوسکے
ہاتھ سے نہین جاتی بلکہ سبب کھلنے دروازون جنت کی ہوتی ہی کہ آخرت مین ذخیرہ رہتی ہی اور آخرت بہتر ہی دنیا سے کہ آیا ہی وَالْاٰخِرَۃُ
خَیْرٌ وَّاَبْقٰی اسی لیے آیا ہی کہ بعضے آدمی کہ جنکی دعا تاخیر کرتی ہی دنیا مین جب دیکھینگے اوس نعمت کو کہ ذخیرہ کی گئی ہی کہینگے کاش کسیکے
کوئی دعا ہماری دنیا مین نہ قبول ہوتی تو آخرت مین پورا ذخیرہ ثواب کا پاتے ✦ ۶ ✦ اور اور روایت مین ہی کہ کھولے جاتے ہین اوسکے
لیے دروازے رحمت کے اور نہین مانگی جاتی اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز کہ بہت پیاری ہو نزدیک اوسکے اس سے کہ مانگی جاوے عافیت ✦
ف مراد عافیت سے یہ ہی کہ سلامتی ہو سب آفتون اور بیماریون اور بلاؤن ظاہری اور باطنی کے سچے دین و دنیا مین ✦ **فخر** ✦
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پھیرتی تقدیر معلق کو کوئی چیز مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین کوئی چیز مگر نیکی ✦
ف مراد تقدیر سے یہان مبرمی چیز ہی کہ جسکے اوپر نکلوا آدمی برا جانتا ہی پس جب توفیق دیا گیا دعا کی تو اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہی
اوسکو یا آسان کر دیتا ہی پس بمنزلہ دور ہونے کے ہوتی ہی اور یہ سے مراد طاعت ہی کہ سب عبادتون کو شامل ہی اور یہ معنی حدیث کے دوسری ایک
تو یہ کہ جب نیکی کی عمر اوسکی ضائع نہوئی پس گویا کہ زیادہ ہوئی اور دوسرے یہ کہ زیادتی عمر مین حقیقۃً ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے
یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ یعنی مٹاتا ہی اور ثابت کرتا ہی اللہ قسم رزق اجل سے جو کچھ چاہتا ہی اور صورت کی زیادتی کی

کشاف مین یہ لکھی ہی کہ لوح محفوظ مین لکھا جاتا ہی کہ فلانا شخص اگر حج کریگا تو عمر اوسکی پچاس برس کی ہوگی اور اگر جہاد بھی کریگا تو ساٹھ برس کی پس اگر دونون کیے عمر ساٹھ برس کی ہوئی یہ زیادتی عمر کی ہوئی اور اگر ایک کیا چالیس برس کی ہوئی یہ کمی ہوئی ✤۶✤ اور فرمایا آنحضرت ؐ نے نہین فائدہ کرتا ڈرنا تقدیر سے یعنی ڈرنا اور ترنے بلا کو کہ مقدر ہی دفع نہین کرتا اور دعا نفع کرتی ہی اوس بلا سے کہ اوتری یعنی دفع ہوجاتی ہی یا صبر آجاتا ہی اور اوس بلا سے کہ نہین اوتری یعنی ارادہ اوترنے کا رکھتی ہی اوسکو بھی دعا رد کرتی ہی یا آسان کردیتی ہی اور تحقیق بلا البتہ ارادہ اوترنے کا کرتی ہی ملتی ہی اوس سے دعا پس لڑتی ہین دونون ون قیامت تلک یعنی کشتی کرتی ہین یعنی دعا بلا کو نہین اوترنے دیتی پس دعا سبب رد بلا کی ہوتی ہی اور بچاتی ہی جیسے سپر تیر کو روکتی ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ تعالی کے دعا سے یعنی عبادتون قولی مین پس نماز و روزہ افضل ہی اسپر ؐ اور فرمایا جو کوئی نہ مانگے اللہ تعالی سے یعنی ساتھ زبان حال کے یا قال کے ازراہ بے پروائی کے تو غصے ہوتا ہی اللہ اوسپر یعنی غصے اسلیے ہوتا ہی کہ دعا محبوب چیز ہی اللہ تعالی کی پس جسنے دعا کی ازراہ تکبر کے تکبرون مین گنا گیا ؐ اور اور روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی نہ دعا کرے اللہ تعالی سے غصے ہوتا ہی وہ اوسپر ؐ اور فرمایا نہ تھکو یعنی کاہلی اور قصور نکرو دعا مین اسلیے کہ تحقیق ہرگز نہین ہلاک ہوتا ساتھ دعا کے کوئی ؐ اور فرمایا جسکا خوش لگے یہ کہ قبول کرے اللہ تعالی دعا اوسکی وقت سختیون اور غمون کے پس چاہیے کہ بہت کرے دعا فراخی وچین کی حالت مین ف اسلیے کہ مؤمن کی شان ہے یہ ہی کہ اللہ تعالی سے التجا کرے پہلے اضطرار کے بخلاف کفار فجار کے کہ جب اونکو سختی اور غم پہونچتا ہی تو دعا کرتے ہین اور فراخی مین اعراض کرتے ہین اور دعا چھوڑ دیتے ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ○ یعنی جب انعام کرتے ہین ہم آدمی پر تو منہ پھیر لیتا ہی اور دور کرلیتا ہی گردن اپنی اور جب پہونچتی ہی اوسکو برائی پس صاحب دعا چوڑی کا ہوتا ہی یعنی بہت دعا کرتا ہی ✤۶✤ اور فرمایا دعا ہتھیار مؤمن کا ہی یعنی دور کرتا ہی اوس سے بلا اپنے سے اور غیر سے اور ستون دین کا ہی اور روشنی آسمانون کی اور زمین کی یعنی اوس سے تاریکیان ظاہر و باطن آسمان و زمین و الون کی جاتی ہین ؐ اور گذرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر کہ گرفتار تھی کسی بلا مین پس فرمایا کیا تھے یہ یعنی حالت چین مین کہ مانگتے خدا سے عافیت دائم ✤ف✤ آمین اشارہ ہی اسپر کہ جسنے لازم کیا دعا کو چین مین محفوظ رہا بلا سے اور جسنے ترک کی دعا اور غافل ہوا تضرع رب العالمین کے سے ہوتی ہی بلا سزا اوسکی ✤۶✤ فرد ہر کہ فریاد سے روز مصیبت خواہد ؛ گو در ایام سلامت بجوان مردی کوشد ؛ ؐ اور فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ قائم کرے مونہہ اپنا واسطے خدا تعالی کے دعا مین مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ سوال اوسکا یا یہ کہ جلدی دیتا ہی سوال اوسکو یعنی دنیا مین اور یا یہ کہ ذخیرہ کرتا ہی اوسکو اوسکے لیے ✤ف✤ یعنی آخرت مین بہت ساثواب اوسکا دیگا یا بخشے گا کچھ گناہ اوسکے غرض کہ اللہ تعالی ضائع نہین کرتا اجر نیک کار کا پس تاخیر کچھ ورت مین طالب کو دعا کا چھوڑنا نچاہیے اسلیے کہ کلام اللہ مین آیا ہی عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ یعنی بعضی چیز تم مکروہ رکھتے ہو اور واقع مین وہ تمھارے لیے بہتر ہوتی ہی اور بعضی چیز تم دوست رکھتے ہو اور وہ بری ہوتی ہی تمھارے لیے اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے پس آدمی بھلائی برائی اپنی نہین جانتا سوا اللہ تعالی کے پس لازم ہی بندے کو کہ قائم ہووے حق بندگی مین اور سونپے اوسکو امر بہبودی کا یہ حدیث دلیل ہی اسپر دعا بندے کی قبول ہی ہوتی ہی چنانچہ حاکم نے روایت کی ہی ایک حدیث کہ بلاویگا اللہ تعالی ایک مؤمن کو قیامت مین اور سامنے کھڑا کریگا اوسے بندے میرے حکم کیا تھا مینے تجکو کہ دعا کرے تو مجھسے اور مینے وعدہ کیا تھا کہ قبول کرونگا پس آیا تو نے دعا کی تھی مجھکو میں دیگا تجھکو فلان فلان چیز پس کہیگا ہان اے پروردگار میرے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق نہین کی تھی تو نے کوئی دعا مگر کہ قبول کی مینے تیرے لیے کیا فلانے دن نہین دعا کی تھی تو نے کہ دور کردو غم تیرا کہ اوتر جاوے

پس دور کردیا مینے تجھسے پس عرض کریگا سچ ہے رب میرے پس فرماویگا وہ تو جلدی قبول کی مینے دعا تیری دنیا مین اسی طرح فلانے روز پھر دعا کی تھی تو نے غم کے اونہ نے پر کہ دور کردن اوسکو پس ندیکھا تو نے دور ہونا اوس غم کا عرض کریگا ہان ای رب میرے پس فرمائیگا ذخیرہ رکھین ہن مینے تیرے لیے جنت مین بدلے اوسکے ایسی ایسی چیزین ہی طرح اور حاجت کو پوچھہ کر فرماویگا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس مؤمن سے نہین کی ہوگی کوئی دعا مگر کہ اللہ تعالی بیان فرماویگا قبول اوسکی یا ذخیرہ کرنا اوسکا پس کہیگا مومن ای سوقت کاشکے کوئی دعا میری دنیا مین قبول نکرتی یہ اختصار ہی حدیث بڑی کا ذکر کی یہ ملا علی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح حصن حصین مین اور شیخ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ دعا بندے مسلمان کی البتہ مقبول ہی دنیا مین نزدیک پروردگار کے لیکن بنابر مصلحت کے کبھی قبول ہی دنیا مین اور کبھی ذخیرہ کرنا ہی آخرت کے لیے حاصل ہی کہ دعا بندگی ہی کہ وقت اوترنے بالے نزدیک خوف اوترنے اوسکے کے بندہ ساتھ اوسکے حکم کیا گیا ہی جیسے کہ ساتھ نماز اور روزے کے حکم کیا گیا ہی جب آوے وقت ✦ نظم ✦ راز دعا نبود مراد عاشقان ✦ جز سخن گفتن بآن شیرین دہان ✦ ای اخی دست از دعا کردن مباز ✦ باقبول و بار داویت چہ کار ✦ گر اجابت کردشان فہو المراد ✦ ور نبا دیدار نقد آیند شاد ✦ ور کند در دلذت آن بیشتر ✦ بہر تقریب سخن بار دگر ✦ تمام ہوئے فضائل دعا کے اب کچھ آداب دعا کے سننے پا ہیں ✦ بعضے آداب کن ہین اور بعضے شرط اور بعضے سوے ان دونون قسمونکے ہین قسم ماموراتیعنی مستحبات اور چیزون سنع کی گئین ہے یعنی مکروہات اور سوے انکے یعنی اوس قسم سے کہ کرنا اوسکا بہتر ہو ترک اوسکے سے پس آداب دعا کے یہ ہین بچنا حرام سے کھانے پینے مین اور لباس مین اور کسب کرنے مین یہ آداب شرائط دعا کے ہین کہ بغیر انکے دعا نہین قبول ہوتی چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ پرہیز کرو حرام سے پس حسن بیٹھ مین کہ لقمہ حرام کا ہوگا قبول نہین ہوگی دعا اوسکی چالیس دن تلک اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہی ضمن حدیث طویل کے کہ پھر ذکر کیا آنحضرت صلعم نے ایک شخص کا یعنی ایک حاجی کا کہ طویل کرتا ہی سفر اس حال مین کہ پراگندہ بال غبار آلودہ ہی پھیلاتا ہی دونون ہاتھ اپنے طرف آسمان کے کہتا ہوا یا رب یا رب حال انکہ کھانا اوسکا کسب حرام سے ہی اور پینا اوسکا کسب حرام سے اور پہننا اوسکا کسب حرام سے اور اوتل سے پرورش پائی ہی ساتھ حرام کے کیسا ہے قبول کیجاوے دعا واسطے ایسے شخص کے اور اور ادب دعا کا ہی خالص کرکے دعا کرنی واسطے اللہ تعالی کے یعنی اور کسیکو دعا کرے مین اسکا شریک نکرے اور ریا نکرے یہ رکن دعا کا ہی فرمایا اللہ تعالی نے فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ یعنی جب سوار ہوتے ہین کشتی مین دعا کرتے ہین اللہ تعالی سے درحالیکہ خالص کرنے والے ہوتے ہین اللہ کے لیے دین کو یعنی دعا کو اور اور آداب قسم مستحبات وغیرہ سے یہ ہین پہلے کرنا عمل اچھے کا یعنی دعا کے پہلے کچھ نیک کام کرے مثل نماز و صدقہ وغیرہ کے اور یاد کرنا عمل اچھے کا نزدیک سختی کے یعنی کچھ نیکی اپنی یاد کرکر دعا کرے جیسے کہ قصہ غار والونکا مشہور ہی اور وضو کرنا اور منہ کرنا قبلے کی طرف اور نماز پڑھنی یعنی عابد نماز کے کرے کہ نماز پہلے پڑھنی قبیل تقدیم عمل صالح کے سے ہی اور دوزانو بیٹھنا اور تعریف کرنی خدا تعالی کی اول اور آخر دعا کے اور درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اول اور آخر دعا کے اور کھولنا دونون ہاتھون کا یعنی دعا کرنے مین ہاتھ بندنہ رکھے اور اونچا اٹھانا دونون ہاتھون کا طرف آسمان کے اور یہ کہ ہووے اونچا اٹھانا ہاتھون کا برابر مونڈھون کے اور اونچا اٹھانا ہاتھون کا برابر سینے کے بھی حضرت سے ثابت ہوا ہی اور مستحب ہی کہ مبالغہ کرے ہاتھ اونچا اٹھانے مین جہانتک کہ بغل کی نمایش کرے اور مطلق ہاتھ اونچا اٹھانا مستحب نہی اسلیے کہ نہین مستحب اگر بیچ اوس چیز کے کہ وارد ہوئی ہی ساتھ اوسکے سنت بیچ اوسکی پس نہین مستحب ہی اونچا اٹھانا ہاتھون کا بیچ مثل حالت طواف کے اور کھولنا دونون ہاتھون کا یعنی آستین وغیرہ سے اور آداب پکڑنا یعنی اچھے اخلاق پیدا کرے مانند بیچ بولنے کے اور امانت رکھنے کے اور سوے انکے کے ظاہر و باطن فعلا اور قولا ادب کرے اگرچہ تکلف ہو اور خشوع یعنی فروتنی کرنی دل سے مراد خشوع سے سکون باطن کا ہی کہ وہ لازم کرنا ہی سکون ظاہر کو اور ظاہر کرنا سکینی اور ذلت کا ساتھ فروتنی تمام اعضا کے اور نہ اونچا رکھے دعا کرنے والا آنکھ اپنی آسمان کی طرف اور یہ کہ دعا کرے اللہ تعالی سے ساتھ وسیلے نامون اوسکے کے اور صفتون اوسکی ✦ اور یہ کہ پرہیز کرے قافیہ بندی سے اور تکلف کرنے اوسکے سے یعنی تکلف کرکے قافیہ بندی کرنی منع ہی کہ حضور قلب سے

فصل آداب دعا کے

باز رکھتی ہو اور اگر از خود بمقتضائے طبیعت سجعہ کے قافیہ جمع ظاہر ہو تو مضایقہ نہیں بلکہ خوب ہی جیسے دعائے سرور عالم میں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ اور یہ کہ نہ تکلف کرے گانے کا ساتھ خوش آوازی کے یعنی بعادر موسیقی کے اور یہ کہ وسیلہ پکڑے طرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ نبیوں[۱] اور سکے کے اور وسیلہ پکڑے ساتھ نیکوں کے یعنی سوائے انبیاء کے صدیقوں کا اور علماء کا اور شہداء کا اور پست کرنا آواز کا یہ کمال ادب ہی کہ مولیٰ کے آگے آہستہ کلام کرے وہ جانتا ہی جیسی پکار کی بات کو آیت اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً اس مضمون پر دلالت کرتی ہی یعنی دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چھپے اور بعضے سلف سے منقول ہو کہ چپکے دعا کرنی ستر درجہ فضیلت رکھتی ہی پکار کر دعا کرنے پر اور اقرار کرنا ساتھ گناہ کے اور اختیار کرنا دعاؤں صحیحہ کا جو نقل کی گئی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لیے کہ نہیں چھوڑی ہو انھوں نے حاجت اپنی غیر کی طرف یعنی اولیٰ یہ ہو کہ وہ دعائیں پڑھے جو سرور عالم سے ثابت ہوئی ہیں ہر حال میں اور اختیار کرنا جامع دعاؤں کا یعنی وہ دعائیں اختیار کرے کہ جامع ہوں یعنی لفظ تھوڑے ہوں اور معنی بہت شامل ہوں مطالب دین و دنیا کو مثل رہنا اتنا آخر آیت تک کے اور یہ کہ شروع کرے ساتھ نفس اپنے کے یعنی اول اپنے لیے دعا کرے پھر جسکے لیے چاہے کرے اور یہ کہ دعا کرے واسطے ماں باپ اپنے کے اور اپنے مومن بھائیوں کے لیے اور یہ کہ نہ خاص کرے نفس اپنے کو ساتھ دعا کے اگر ہووے امام یا ادب[۲] نہیات کی قسم سے ہو اور معنی یہ ہیں کہ اگر امام ہو لوگوں کا دعا میں مثل قنوت وغیرہا کے کہ امام دعا کرے اور مقتدی آمین کہتے رہیں جیسے کہ مذہب شافعی میں ہی تو اس صورت میں اگر خاص اپنے ہی لیے دعا کرے تو خیانت ہی لیکن جب سجدے میں یا تشہد وغیرہ میں امام اپنے لیے دعا کرے تو خیانت نہیں ہی اسلیے کہ ثابت ہوئی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اگر امام نے اپنے لیے بھی دعا کی اور مقتدیوں کو بھی شریک کر لیا تو خاص کرنا اپنے نفس کا نہو گا لیکن اگر نری اپنے ہی لیے دعا کرتا رہے اتنی دعا میں تو البتہ تخصیص ہوئی یہ منع ہی اور ادب[۳] یہ ہی کہ سوال کرے ساتھ قصد کے یعنی مثلاً کہے اِغْفِرْلِیْ وَاَعْطِنِیْ لَذَا اور یہ نہ کہے کہ اگر چاہے تو دے اور چاہے نہ دے اور یہ کہ دعا کرے ساتھ رغبت کے یعنی نہایت خواہش سے کرے نہ بے پروائی سے اور یہ کہ نکالے دعا اپنے دل سے ساتھ کوشش اور کوشش کے اور یہ کہ حاضر کرے اپنے دل کو اور اچھی رکھے امید اپنی[۴] ف لفظ حدیث کے جس سے یہ مطلب نکالا ہی یہ ہیں اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُّوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَّاهٍ یعنی دعا کرو اللہ سے یقین کر کے ساتھ قبولیت کے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا دعا کو دل غافل کھیلنے والے سے اور قبولیت دعا میں نظر اپنے گناہوں پر نہ کرے بلکہ نظر کرے اوپر کرم و رحمت پروردگار اپنے کے شیطان نے زندگی اپنی قیامت تلک مانگی قبول فرمائی تمکو کیونکر محروم کریگا[۵] اور یہ کہ مکرر کرے دعا کو یعنی ایک مجلس میں یا کئی مجلسوں میں اور ادنیٰ تکرار کا تین بار کرنا ہی چنانچہ ابن مسعود سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ اقل دعا کا تین بار ہو اور اوسط پانچ بار اور اکمل سات بار اور یہ کہ مبالغہ کرے دعا میں یعنی ہمداومت کرے اوپر اور ایک دو بار پر اکتفا نہ کرے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُلِحِّیْنَ فِی الدُّعَاءِ یعنی اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی مبالغہ کرنے والوں کو دعا میں اور یہ کہ نہ دعا کرے ساتھ گناہ کے یعنی ساتھ ایسی چیز کے کہ اوسکے سبب سے گناہ میں پڑے جیسے کہ دعا کرے یا اللہ جو مجھ سے روپیہ دے کہ ناچ رنگ میں خرچ کروں اور مانند اسکے ایسی دعا نہ کرے کہ کمال بے ادبی ہی اور یہ کہ نہ دعا کرے ساتھ کاٹنے ناتے کے کہ فلانے ناتے دار سے مجھے جدائی ہو جاوے اور میں سلوک نہ کروں اوس سے[۶] اور یہ کہ نہ دعا کرے ساتھ اوس کام کے کہ فراغت کی گئی اوس سے یعنی مثلاً لمبے قد والا دعا کرے کہ ٹھگنا ہو جاؤں اور سوائے اسکے بہت چیزیں ہیں اور یہ کہ نہ تجاوز کرے حد سے دعا میں ساتھ اسطرح کے کہ دعا کرے ساتھ محال کے یعنی مانند طلب نبوت کے یا ساتھ اوس چیز کے کہ ہیچ معنی محال کے ہو یعنی مثلاً نہ دعا کرے آسمان کے اوتر بلانے کی اور زمین کے پھٹ جانے کی اور حیات ابدی مانگنے اور جوانی پھر آنے کی و دعا کرنی بھی قبیل محال اور مانی معنا کے سے ہی

[۱] جس شخص نے توسل کا انکار کیا ہے اسکا رد اس سے ثابت کیا ہے اللھم ارزقنا توسل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وبالصالحین وانواع توسل بکل [illegible]

[۲] ہم یہاں فاتحہ سے فیصلوں اور رصبرت عثمان بن عفان تک کا مضمون کما مر کما سال بن زکی [illegible]

[۳] [illegible]

[۴] [illegible]

[۵] [illegible]

[۶] [illegible]

اسلیے کہ تغیر ہونا ہرام مقدر کا محال ہی اور یہ کہ نہ تنگ کرے رحمت خدا کو یعنی یوں نہ کہے ای اللہ مجکو بخش میرے سوا کسیکو یہ بخش اس کہنے مین اللہ کی رحمت مین تنگی کرنی ہوتی ہی اور یہ کہ مانگے خدا سے سب حاجتین اپنی حدیث شریف مین آیا ہی کہ مانگے ایک تم مین سے اپنے پروردگار سے تمام حاجتین اپنی یہان تک کہ مانگے اوس سے نمسہ جوتی اپنی کا جو ٹوٹ جاوے اور نمک ہانڈی کا جو احتیاج ہووے اوسکی اور آمین کہنی دعا کرنے والے کی اور سننے والے کی یعنی پیچھے فارغ ہونے کے چنانچہ حدیث روایت کی گئی ہی کہ نہین جمع ہوتی ایک جماعت کہ بعضے دعا کرین اور بعضے آمین کہین مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی دعا اونکی اور ملنا مونہہ اپنے کا ساتھہ دونون ہاتھون اپنے کے یعنی نہ ساتھہ ایک ہاتھ کے مانند متکبرون کے پیچھے فراغت پانے کے دعا سے اور یہ کہ نہ جلدی کرے ساتھہ اس طرح کے کہ پھر جاوے قبولیت کو یا نہ کہے کہ دعا کی مینے پس نہ قبول کی گئی میرے لیے یہ تمام مضامین حصن حصین اور شروح اوسکے سے اور شکوۃ سے لکھے گئے اب ایک **فائدہ نافعہ** متعلق دعا کے اور سننا چاہیے روئی غفلت کی کانون سے نکال کر کہ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے لوگون نے پوچھا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اُدْعُونِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اور ہم اوس سے دعا کرتے ہین اور دعا ہماری نہین قبول کیجاتی پس کہا اونھون نے کہ اسلیے نہین قبول ہوتی کہ تمھارے دل مرگئے ہین دس چیزون سے ۱ اول تو یہ کہ پہچانا تمنے اللہ کو پھر نہین ادا کرتے ہو تم حق اوسکا اور پڑھی تمنے کتاب اللہ کی اور نہین عمل کرتے تم اوسپر اور دعوی کرتے ہو تم شیطان کی دشمنی کا اور محبت رکھتے ہو تم اوسسے اور دعوی کرتے ہو تم آگ سے ڈرنے کا اور نہین باز رہتے تم گناہون سے اور دعوی کرتے ہو تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور چھوڑ دیا ہی تمنے اونکی سنت کی پیروی کو اور دعوی کرتے ہو تم بہشت کی محبت کا اور نہین عمل کرتے تم اوسکے لیے اور دعوی کرتے ہو تم یہ کہ موت حق ہی اور نہین سامان تیار کرتے تم اوسکے لیے اور مشغول ہو تم غیرون کی عیب گیری مین اور چھوڑ دیا ہی تمنے عیب کرنا اپنے نفسون کے عیبون کا اور کھاتے ہو تم رزق اللہ کا اور نہین شکر کرتے تم اللہ کا اور دفن کرتے ہو اپنے مُردون کو اور عبرت نہین پکڑتے اوسمین ۲ **منبہات** ۲ اوپر بیان تھا عبادت اور توحید و دعا کا اب آگے اپنی مضمون بیان کرنی شروع کین تو استحقاق عبادت وغیرہ کا خوب واضح ہو ۲

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ

اللہ ہی جسنے بنادی تمکو رات کہ اوسمین چین پکڑو اور دن دیا دکھاتا اللہ تو فضل رکھتا ہی لوگون پر لیکن

اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ۝

بہت لوگ حق نہین مانتے ۱ موا

خدا وہ ہی کہ پیدا کیا تمھارے لیے رات کو تو آرام پکڑو اوسمین اور پیدا کیا روز کو ایسی طرح کہ اوسمین دیکھنا ایک کا دوسرے کو ہو تحقیق خدا ۲ صاحب فضل کا ہی اوپر لوگون کے ولیکن اکثر لوگ نہین شکر کرتے ۲ **تفسیر** ۲ روایت کی ابن مردویہ نے عبداللہ بن مغفل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بالشبہہ عیسی بیٹے مریم علیہما الصلوۃ والسلام کے نے کہا ای جماعت حواریین کی الصلوۃ جماعۃ یعنی نماز جمع کرنے والی ہی یعنی نماز کے لیے چلو پس نکلے وہ بیچ ہیئت عبادت کے دبکے تھے پیٹ اونکے اور دھنس رہے تھے آنکھین اور زرد ہو رہے تھے رنگ پس پہلے ساتھہ اونکے عیسی علیہ السلام نکل کے پس کھڑے ہوئے ایک ٹیلے پر پھر حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی پھر پڑھنی شروع کین اوپر آیتین اللہ کی اور حکمت اوسکی پھر کہا ای جماعت حواریین کی سنو جو کچھ کہ کہتا ہون مین تمھارے بسم بالشبہہ مین پاتا ہون اللہ تعالی کی اوتاری کتابون مین کہ جسکو اوتارا ہی اللہ نے انجیل مین کتنی چیزین یاد ہو سو پس عمل کرو تم اوپر کہا حواریون نے کہ ای روح اللہ وہ چیزین کیا ہین کہا عیسی علیہ السلام نے وہ یہ ہین کہ پیدا کی گئی رات واسطے تین چیزون کے اور پیدا کیا گیا دن واسطے سات چیزون کے پس جم گذرے رات دن اس حال مین کہ وہ بیچ غیر اون چیزون کے بند ہو گیے اوسسے رات دن اور تباہ ہو گئے پھر جو گذرے وہ ماہ اوسسے پیدا کی گئی رات اسلیے کہ آرام دیوے تو اوسمین تھکا ہوا کو

کہ جنکو شقاوت میں ڈالا ہی تو نے دن کو اور بخشش مانگے تو واسطے گناہ اپنے کے کہ جو کیا ہی دن کو پھر نہ عود کرے تو اوسمین اور عبادت کرے تو اوسمین صابرون کی سی پس تہائی رات سوئے تو اور تہائی رات کھڑا ہوے تو یعنی اللہ کی بزرگی کے لیے اور تہائی رات تضرع وزاری کرے تو طرف اپنے کے پس یہ بیان ہی اون چیزون کا کہ پیدا کی گئی اونکے لیے رات اور پیدا کیا گیا ہی دن اسلیے کہ ادا کرے تو اوسمین نماز فرض کہ جس سے پوچھا جاویگا تو اور جسکا حساب لیا جاویگا تجسے اور سلوک و احسان کرے تو اپنے ماں باپ سے اور چلے تو زمین مین ملاطفت کے لیے کہ کماوے تو معاش اپنے دن کی اور یہ کہ عبادت کرو تم اوسمین ولی خدا کی تو کہ ڈھانکے تجکو اللہ اپنی رحمت مین اور یہ کہ چلو تم اوسمین ساتھ جناب کے تو کہ پھر وے تم اسحال مین کہ بخشش کیجاوے تمھارے لیے اور یہ کہ حکم کرو تم اچھی باتون کا اور منع کرو تم بری باتون سے پس یہ چوتھی ایمان کی ہی اور سبب تمامی دین کا اور یہ کہ جہاد کرو تم اللہ کی راہ مین تو کہ ساتھ رہو تم ابراہیم خلیل الرحمن کے اونکے قبضے مین یعنی جنت مین اور جسپر گذرے رات و دن اسحال مین کہ وہ بیچ خیران چیزون کے ہی جگر مین گے اوس سے رات و دن روز قیامت کے یعنی جگر مین گے اوس سے نزدیک بادشاہ قدرت والے کے کہ ہمارا حق اسنے ذادا کیا ہی منثور ۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا

وہ اللہ ہی رب تمھارا ہر چیز بنانے والا کسیکی بندگی نہین اوسکے سوے پھر کہان سے پھرے جاتے ہو اسی طرح پھیرے جاتے ہین لوگ

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝

اللہ کی باتون سے منکر ہوتے ۔ صو

یہ ہی خداوند پروردگار تمھارا پیدا کرنے والا ہر چیز کا نہین ہی کوئی معبود سوا اوسکے پس کہان سے پھرے جاتے ہو اسی طرح پھیرے جاتے تھے لوگ کہ ساتھ نشانیون خدا کے انکار کرتے تھے ۔ تفسیر ۔ یہ ہی یعنی جسنے پیدا کیے تمھارے لیے رات دن خدا المزیہ خبرین ہین متراد ومعنی ایک بعد دوسرے کے یعنی وہ جامع ہی واسطے ان وصاف کے کہ الٰہیت بھی رکھتا ہو اور ربوبیت بھی اور پیدا کرنا ہر چیز کا بھی اور وحدانیت بھی کوئی اوسکا ثانی نہین پس کہان سے یعنی کیونکر اور کسوجہ سے پھیرے جاتے ہو اوسکی عبادت سے طرف عبادت بتون کے پھر ذکر فرمایا کہ جسونے انکار کیا ہی اللہ کی آیتون کا اونہین تامل کیا اونمین اور نہین ہوئی اونکو ہمت تلاش حق کی اور خوف عاقبت کا وہ اسی طرح پھیرے گئے ہین اللہ تعالی کی عبادت سے جیسے یہ پھیرے گئے ۔ کشاف ۔ ملل

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ

اللہ ہی جسنے بنادی تمکو زمین ٹھہراؤ اور آسمان عمارت اور تمکو صورت بنائی پھر اچھی بنائین صورتین تمھاری اور روزی دی تمکو پاکیزہ چیزون سے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

وہ اللہ ہی رب تمھارا سو بڑی برکت ہی اللہ کی جو رب ہی سارے جہان کا ۔ صو

خداوند ہی کہ بنایا واسطے تمھارے زمین کو جگہ ٹھہرنے کی اور آسمان کو چھت اور صورت بنائی تمھاری پس اچھی بنائین صورتین تمھاری اور روزی دی تمکو پاکیزہ چیزون سے یہ ہی خداوند پروردگار تمھارا پس بہت برکت والا ہی خدا پروردگار عالمون کا ۔ تفسیر ۔ اچھی بنائین الخ یعنی سب جانورون سے افسان کی صورت اچھی بنائی نہ مانند کبر ابر اچھا کسی حیوان کو نہین بنایا اور بعضون نے کہا کہ یہ اچھا یون ہوا کہ اوندھا نہین پیدا ہوا مانند چارپایون کے اور کہا ابن عباس رض نے کہ پیدا کیا ابن آدم کو سیدھا ستا سب الاعضا کھاتا ہی اور لیتا ہی ہر چیز کو ساتھ ہاتھ اپنے کے اور سوا ابن آدم کے اور جانور منہ سے کھاتے ہین اور پاکیزہ یعنی لذت کی چیزین کہ ایسی چیزین جانا ہوا ہی نصیب نہین ہوتین ۔ معا ۔ مد ۔

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

وہی زندہ ہے نہیں کوئی معبود مگر وہ پس عبادت کرو اوسکی ایک جہت کر کر واسطے اوسکے عبادت کو سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جو پروردگار ہی سارے جہان کا + **تفسیر** دین سے مراد طاعت ہی یعنی پس عبادت کرو اوسکو خالص کر کر اوسکے لیے طاعت کو شرک وریا سے کہتے ہوئے الحمد للہ رب العالمین اور ابن عباسؓ سے ہی کہ کہا جو کوئی کہے لا الٰہ الا اللہ پس چاہیے کہ کہے پیچھے اوسکے الحمد للہ رب العلمین پس یہ ہی تفسیر اللہ کے اس قول کی فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور سعید بن جبیر سے بھی ہی کہ وہ دوست رکھتے تھے اسکو کہ جب کہے لا الٰہ الا اللہ پیچھے کہے اسکے الحمد للہ رب العلمین پھر پڑھتے سعید یہ آیت هُوَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اور جب کہا کافروں نے آنحضرتؐ سے پوجنا بتوں کا تو اگلی آیت نازل ہوئی + **مسئلہ** + **تنبیہ** + جاننا چاہیے کہ بغیر اخلاص کے کوئی طاعت قبول نہیں ہوتی آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر غفاری کو کہ بنا کشتی اسلیے کہ دریا گہرا ہی یعنی ایمان کو تازہ اور کامل کر کہ دریا آخرت کا گہرا ہی بغیر اچھی کشتی ایمان کے بیڑا پار نہیں ہوگا اور لے توشہ کامل یعنی اعمال نیک خوب کر اسلیے کہ سفر دور دراز ہی اور ہلکا کر بوجھ یعنی گناہوں کا اسلیے کہ گھاٹی سخت شوار اور خالص کر عمل صالح کو اسلیے کہ پرکھنے والا ہی اللہ تعالیٰ بینا ہی + **منہیات** + ایک بزرگ کا قول ہی اَلدُّنْيَا بَحْرٌ وَّنَحْنُ مُسَافِرُوْنَ وَالْاٰخِرَةُ سَاحِلٌ وَّالسَّفِيْنَةُ التَّقْوٰى دنیا دریا ہی اور ہم مسافر اور آخرت کنارہ ہی اور کشتی تقوی **شعر**

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین حائل + کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا +

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ

تو کہہ مجکو منع ہوا کہ پوجوں جنکو تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے جب پہونچے مجکو کھلی نشانیاں میرے رب سے اور حکم ہوا

اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

کہ تابع رہوں جہان کے صاحب کا + **صوفی**

کہہ بلاشبہہ منع کیا گیا مجکو اس سے کہ عبادت کروں میں اونکو کہ تم پوجتے ہو سوائے اللہ کے جبسوقت کہ آئیں میرے پاس دلیلیں ظاہر میرے پروردگار کی طرف سے اور فرمایا گیا مجکو کہ تابع رہوں پروردگار جہان کا + **تفسیر** + دلیلوں ظاہر سے مراد قرآن ہی اور بعضوں نے کہا عقل اور وحی + **حال** + ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ کہا ولید بن مغیرہ اور شیبہ بن ربیعہ نے کہ اے محمدؐ رجوع کر اوس چیز سے کہ کہتا ہی تو اور لازم کر اپنے پر دین باپ دادا اپنے کا پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے آیت قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ + **دمنثور**

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ

وہی ہی جسنے بنایا تمکو خاک سے پھر پانی کی بوند سے پھر لہو کی پھٹکی سے پھر نکالتا ہی تمکو بچا کے پھر جب تک پہونچو اپنے زور کو

ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

پھر جب تک ہو جاؤ بوڑھے اور کوئی ہی تم میں کہ پہلے اس سے اور جب تک کہ پہونچو لکھے وعدے کو اور شاید تم سمجھو + **صوفی**

وہ ایسا ہی جسنے کہ پیدا کیا تمکو یعنی تمہاری اصل کو کہ وہ آدم ہی مٹی سے پھر نطفہ منی سے پھر خون بستہ سے پھر نکالتا ہی تمکو بچہ کے پھر باقی رکھتا ہی تمکو تو کہ پہونچو نہایت قوت اپنی کو یعنی جوانی کو پھر باقی رکھتا ہی تو کہ ہو جاؤ بوڑھے اور کوئی تم میں سے مرتا ہی پہلے اس سے اور باقی رکھتا ہی تو کہ پہونچو + **تفسیر** + پہلے اس سے یعنی پہلے پہونچنے کے جوانی کو یا پہلے بڑھاپے کے اور تو کہ پہونچو

وقت مقرر کو معنی اسکے یہ ہین اور کرتا ہی یہ تو کہ پونہچو وقت مقرر کو کہ وہ وقت موت کا ہی اور تو کہ سمجھو تم توحید رب اپنے کی اور قدرت
اوسکی اور یہ کہ بعد مرنے کے جلاوے گا تم کو ✦ موضح ✦ مرسل ✦ منقول ✦

هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝

وہ ہی جو جلاتا ہی اور مارتا ہی پھر جب حکم کرے کسی کام کو تو یہی کہے اوسکو کہ ہو وہ ہو جاتا ہی ✦ مو ✦

وہ ہی جو جلاتا ہی اور مارتا ہی اور جب مقرر کرتا ہی کچھ کام پس سوا اسکے نہین کہ کہتا ہی اوسکو ہو پس ہو جاتا ہی یعنی جلدی ہو جاتا ہی بلا کلفت ✦
تنبیہ ✦ اللہ تعالی کو غرض ان اپنی صفتون کے بیان کرنے سے یہ ہی کہ جب مین ایسا ہوا تو تم مجھی کو عبادت کرو اور میری عبادت مین
کسیکو شریک نکرو اور میرے اور میرے رسول کی محبت رکھو لیکن پوری حاتم رحمہم اللہ علیہ سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا کہ جو کوئی دعوی
کرے چار چیزون کا بغیر چار چیزون کے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی جو کوئی دعوی کرے محبت حق تعالی کا اور نہ باز رہے خدا کی حرام کی ہوئی چیزون
سے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی اور جو کوئی دعوی کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور کراہت رکھے فقرا اور مساکین سے پس دعوی اوسکا
جھوٹا ہی اور جو کوئی دعوی کرے جنت کی محبت کا اور تصدق نکرے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی اور جو کوئی دعوی کرے خوف دوزخ کا اور
نہ باز رہے گناہون سے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی ✦ **منبہات** ✦

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ ۖ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ۝ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا
تو نے نہین دیکھے جو جھگڑتے ہین اسکی باتون مین کہان سے پھیرے جاتے ہین جنھون نے جھٹلائی یہ کتاب اور جو بھیجا ہم نے
بِهِ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ۝ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ
اپنے رسولون کے ساتھ سو آخر جان لینگے جب طوق پڑے ہین اونکی گردنون مین اور زنجیرین گھسیٹے جاتے ہین جلتے پانی مین پھر
فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ۝
آگ مین اونکو جھونکتے ہین ✦ مو ✦

کیا نہ دیکھا تو نے طرف اون لوگون کے کہ جھگڑتے ہین ضد کی آیتون مین کہان سے پھیرے جاتے ہین وہ لوگ کہ جھٹلاتے ہین کتاب کو اور اوس چیز کو
کہ بھیجا ہم نے ساتھ اوسکے اپنے پیغمبرون کو پس جانینگے حقیقت حال جس وقت کہ طوق ہونگے بیچ گردنون اونکی کے اور زنجیرین بھی گھسیٹے
جاوینگے بیچ پانی گرم کے پھر آگ مین جھونکے جاوینگے ✦ **تفسیر** ✦ جھگڑتے ہین ضد کی آیتون مین یعنی قرآن مین کہتے ہین کہ نہین آیا ہی
اللہ کے پاس سے کہان سے پھیر گئے یعنی کیونکر پھیرے گئے دین حق سے مشرک اور ذکر جھگڑنے کا اس سورت مین تین جگہ ہی پس جائز ہی
یہ کہ ہو جھگڑنا تین قسمون مین یا تین قسمون پر یا تاکید کے لیے مکرر فرمایا اور کتاب سے مراد قرآن ہی اور مراد اوس چیز سے کہ بھیجا ساتھ اوسکے
رسولون کو اور کتابین ہین جھونکے جاوینگے معنی اسکے یہ ہین کہ وہ آگ مین ہونگے پس آگ گھیرے ہوئے ہوگی اونکو اور وہ جھونکے ہوئے ہونگے
آگ مین بھرتی ہونگے ساتھ آگ کے پیٹ اونکے اور اسی قسم سے ہی قول اللہ تعالی کا نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ
یعنی آگ اللہ کی بھڑکتی وہ جو چڑھیا ویگی دلون پر اَللّٰهُمَّ اجِرْنَا مِنَ النَّارِ اِنَّا عَائِذُونَ بِجَارِكَ ✦ مل ✦ معالم کشاف
کہا عبداللہ بن عمر نے کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ تک پھر
فرمایا اگر نگہ کرے آشیشے کا مانند اسکے یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اوسکے راوی نے ساتھ قول اپنے کے
اور اشارہ کیا آنحضرت نے واسطے بیان کرنے اشارہ ہذہ کے کہ حدیث مین ہی طرف مانند کھوپری کے ف ح یعنی اگر شیشہ کو امثال ار
کھوپری کے کہ وزنی اور گران ہی اور گول اور یہ دونون صفتین بسبب سرعت حرکت اور نہایت جلدی گرنے کی ہین ت ج ہ ز اجاوے

اوپر ڈالا جاوے آسمان کی طرف مین کے حال انکہ مسافت درمیان آسمان و زمین کے مسافت سیر پانسو برس کی ہی البتہ پونہچیگا وہ شیشہ زمین کو پہلے رات کے یعنی تھوڑی سی دیر مین اور اگر وہ شیشہ چھوڑا جاوے سر زنجیر سے تو البتہ چلیس برس رات دن پہلے اسکے کہ پونہچے زنجیر کی جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا اوسکی تھا کو ف یہ شک راوی ہی کہ حدیث مین لفظ اصل فرمایا یا قصر یا اور مراد زنجیر سے زنجیر دوزخیون کے باندھنے کی ہی کہ جو مذکور ہی اس آیت مین اور بیچ آیت ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ کے اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ یہ زنجیر کافر کی معدہ مین ڈالی جاویگی اور نتھنے مین سے نکالی جاویگی اور اس حدیث پر یہ اشکال لازم آتا ہی کہ جب ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت زمین کہان سے ہوئی جواب اسکا یہ ہی کہ مراد ستر گز سے عدد مخصوص نہین ہی بلکہ کثرت و مبالغہ مراد ہی یا یہ کہ کہا جاوے کہ اوس جہان کے گز کو اس جہان کے گز پر قیاس نکرنا چاہیے جیسے کہ آیا ہی کہ قبر آدم مثل اُحد کے ہی چنانچہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولہ شیشے کا آسمان پر سے چھوڑا جاوے تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کے تھوڑی سی دیر مین زمین پر پہونچ جاوے بسبب اسکے کہ گولہ بھاری چیز اوپر سے نیچے کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشے کا باوجود اس صفت سرعت کے زنجیر کے اس سرے سے چھوڑا جاوے تو دوسرے سرے تک چالیس برس مین بھی نہ پونہچے اللہ اکبر دیکھا چاہیے کہ کیا کچھ اوسکی درازگی ہوگی عیاذا باللہ منہ انتہی ۱۲ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کریگا اللہ تعالی ایک بردہ دوزخیون کے لیے سیاہ اندھیری کرنے والا اور کہا جاویگا دوزخیون کو کہ کیا چیز طلب کرتے ہو تم پس یاد کرینگے وہ اوسکو دیکھکر ابر دنیا کا پس کہینگے اے رب ہمارے مانگتے ہین ہم پانی پس برسا دیگا وہ ابر اوپر اغلال یعنی طوق کہ زیادتی ہوگی بیچ طوقون اونکے کے اور برسا دیگا زنجیرین کہ زیادتی ہوگی بیچ زنجیرون اونکی کے اور بہا دیگا انگارے کہ شعلہ مارینگے اوپر اور سعید بن جبیر طائی سے ہی کہ کہا اونھون نے مسنا سینے سعید بن جبیر سے اس حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے ماہ رمضان مین کہ بار بار پڑھتے تھے اس آیت کو فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ يُسْحَبُوْنَ فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۝ انتہی ۱۲ اور جانا چاہیے کہ دوزخی گرم پانی مین گھسیٹ کر ڈالے بھی جاوینگے اور کبھی گرم پانی اونکے سرون پر بھی ڈالا جاویگا اور پلایا جاویگا اونکو زرداب دوزخیون کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہا شبہ البتہ گرم پانی ڈالا جاویگا دوزخیون کے سرون پر پس پہنچیگا گرم پانی یہان تک کہ پونہچیگا دوزخی کے پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوس چیز کو کہ اوسکے پیٹ مین ہی یعنی آنتین وغیرہ یہ ہی صَهَرَ ف ساتھ ہر صاد مہملہ اور جزمہ کے بمعنی گلنے کے کہ مذکور ہی قرآن مین يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ یعنی ڈالا جاویگا اونکے سرون پر گرم پانی گلائی جاویگی بسبب اوسکے وہ چیز کہ اونکے پیٹون مین ہی اور گلائے جاوینگے پوست اونکے یعنی تاثیر کریگا گرم پانی کثرت حرارت سے اونکے ظاہر و باطن مین ق پھر اوسی طرح کیا جاویگا جیسا کہ تھا ف یعنی بحال خود آجاویگا پوست اور آنتین اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور رہٹے گا پیٹ مین اور گلایا جاویگا جو کچھ کہ پیٹ مین ہی جیسا کہ فرمایا قرآن مجید مین بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا اور ابو امامہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ یعنی پلایا جاویگا دوزخی پانی سے کہ زرداب دوزخیون کا ہوگا جالیکہ پیویگا اوسکو گھونٹ گھونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکی کے فرمایا آنحضرت نے نزدیک لایا جاویگا زرداب طرف دہانے اوسکے کے پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب لایا جاویگا اوسکے دہانے سے بھون ڈالیگا اوسکے مونہہ کو اور گر پڑیگا پوست اوسکے سر کا پس جبوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا اوسکی آنتون کو یہان تک کہ نکل جاویگا اوسکی دبر سے فرماتا ہی اللہ تعالی وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ یعنی اور پلائے جاوینگے دوزخی گرم پانی پس کاٹ ڈالیگا آنتین اونکی اور فرماتا ہی وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ یعنی اور اگر فریاد کرینگے دوزخی پیاس کی تو فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ پانی کے کہ مانند تیل کی

ع ۱۲ ۱۲ ۱۲

ع ۱۲ ۱۲ ۱۲

تو چھٹ کے ہوگا یا مانند پگلے ہوئے تانبے کے یا زرد آب کے بھون ڈالیگا مونہون کو بُری پینے کی چیز ہی وہ پانی ✤ اور سوا اسکے طرح طرح کے عذاب ہونگے چنانچہ آیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ دوزخ مین سانپ ہین مانند کھتی اونٹون کے کہ بہت بڑے ہونگے ایک سانپ اونمین سے ایک بار کاٹیگا پس پاویگا دوزخی شدت درد اور اثر اوسکے زہر کا چالیس برس اور بلاشبہہ دوزخ مین بچھو ہین مانند خچرون بالان بندھون کے کاٹیگا ایک بار کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر اوسکے زہر کا چالیس برس ✤ **درمنثور مشکوۃ** ✤

ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَلْ لَمْ نَكُنْ نَدْعُو مِنْ قَبْلُ

پھر اونکو کہا ہی کہ کہان گئے جنکو شریک بناتے تھے اللہ کے سوائے بولے ہمسے چوک گئے کوئی نہین ہمتو پکارتے تھے پہلے

شَيْئًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ۝

کسی چیز کو اسی طرح بہکاتا ہی اللہ منکرون کو ✤ **موضح**

پھر کہا جاویگا اونکو یعنی گمہبان دوزخ کے کہان ہین جو تھے تم شریک مقرر کرتے سوائے خدا کے یعنی بت کہ جنکو تم پوجتے تھے کہان گم ہوئے ہماری نظر سے بلکہ ہرگز نہ پوجتے تھے ہم پہلے اس سے کسی چیز کو اسیطرح گمراہ کرتا ہی خدا کافرون کو ✤ **تفسیر** اول منکر ہو چکے تھے کہ ہمنے شریک نہین پکارے اب گھبرا کر مونہہ سے نکل جاویگا پھر سنبھل کر انکار کرینگے تو وہ انکار اونکا اللہ نے بجا دیا حکمت سے ✤ **موضح** گم ہوئے ہماری نظر سے پس نہین دیکھتے ہین ہم اونکو اور نہ منتفع ہوتے ہین ہم ساتھ اونکے اگر کہے تو کہ کیا نہین یاد ہی تجکو بیچ تفسیر قول عزوجل کے اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ کہ وہ بندھے ہوئے ہونگے ساتھ معبودون اپنے کے پس کیونکر صادق آویگا کہ ساتھ بھی ہون اونکے اور پھر گم ہون اونسے تو جواب اسکا یہ ہی جائز ہی یہ کہ وہ گم ہون اونسے جب کہ توبیخ کیے جاوین اور کہا جاوے کہ کہان ہین جنکو تم شریک کرتے تھے سوا اللہ کے پس فریاد رسی کرین تمھاری اور شفاعت کرین تمھاری اور یہ کہ ہوون وہ ساتھ اونکے تمام اوقات اونکی مین مگر جب کہ نہ نفع دیا اونھون نے اونکو پس گویا کہ وہ گم ہوئے اونسے اور بلکہ ہرگز نہ پوجتے تھے ہم پہلے اس سے یعنی ظاہر ہوا ہمارے لیے کہ وہ نہین تھے کبھی کچھ اور نہ تھے ہم پوجتے ساتھ پوجنے اونکے کسی چیز کو یعنی محض باطل و پوچ ہی تھا اوسکا پوجنا جیسے کہ کہے تو کہ گمان کرتا تھا مین کہ فلانا کچھ ہی پس دیکھا تو کچھ نہ نکلا جب کہ آزمایا مینے اوسکو نہ دیکھی مینے بھلائی پاس اوسکے اور كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ کے معنی یہ ہین کہ مانند گم ہونے معبودون اونکے کے اونسے گم ہوگیا اللہ کافرون کو اونکے معبودون سے یہان تک کہ اگر طلب کرینگے وہ معبودون کو یا طلب کرینگے اونکو معبود تو نہین ملنے کے وہ پاس تمھارے معنی ہین کیسا گمراہ کیا اللہ نے ان بہکانے والون کو اسی طرح گمراہ کرتا ہی تمام کافرون کو کہ جنسے جانا ہی اللہ نے اختیار کر ناگرہی کا دین سے ✤

ذَٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُونَ ۝

یہ بدلا اوسکا جو تم رہتے تھے زمین مین ناحق اور اوسکا جو تم اتراتے تھے ✤ **موضح**

یہ عذاب بسبب اسکے ہی کہ خوش ہوتے تھے تم زمین مین ناحق اور بسبب اسکے ہی کہ تھے تم اتراتے ✤ **تفسیر** یعنی یہ عذاب جو تمپر اور اترا بسبب خوش ہونے اور اترانے تمھارے کے ہی ناحق اور وہ شرک کرنا اور پوجنا بتون کا ہی پھر کہا جاویگا واسطے اونکے اُدْخُلُوا ✤ **مدثر**

ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝

پیٹھو دروازون مین دوزخ کے سدا رہنے کو اوسمین سو کیا بد ٹھکانا ہی غرور والون کا ✤ **موضح**

داخل ہو دروازون مین دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے پس بُری جگہ متکبرون کی ہی دوزخ ✤ **تفسیر** دروازون مین یعنی سات دروازون مین کہ تقسیم کیے گئے ہین تمھارے لیے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ یعنی دوزخ کے لیے سات دروازے ہین واسطے ہر دروازے کے اونمین سے ایک ٹکڑا تقسیم کیا گیا متکبرون کی یعنی جو اگر کرتے ہین

حق سے ✦ **مل تنبیہ** ✦ بلاشبہ دوزخ بُری ہی جگہ ہی اللہ ہی بچاوے اوس سے دیکھو بھائیو اللہ جل و علا کس کس طرح کھول کھول کر بیان اوسکا فرماتا ہی تو لوگ ایسے کام کرین کہ مستحق دوزخ کے ہون و آخر حال ہمارے کہ کیسے خواب غفلت مین سوتے ہین اور فکر اوس سے بچنے کی کچھ نہین کرتے اقتضائے ایمان یہ ہی کہ شب و روز اوس سے بچنے کی فکر رکھین اور رووین خوف خدا سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے لوگون رو و یعنی خوف خدا سے پس اگر نہ قدرت رکھو تم رونے حقیقی کی یعنی اسلیے کہ نہین ہی امر اختیاری تو تکلیف کرو رونے مین اور تصور اوس احوال کا کرو کہ رونا لاوے اور رقت بخشے پس تحقیق دوزخی یعنی کفار یا فجار بھی رووین گے دوزخ مین یہان تک کہ آنسو اونکے بہینگے اونکے مونہون پر گویا وہ آنسو نا لیان ہونگی یہان تک کہ ہوجاوین گے آنسو پس بہینگے خون پس زخمی ہوجاوین گی آنکھین یا زخمی کر دینگے خون آنکھون کو پس اگر کشتیان جاری کیجاوین اونکے آنسوؤن مین تو البتہ جاری ہون انتہی اور بموجب انھین مضامین کے اللہ تعالی کے نیک بندے نہایت لرزان ترسان رہتے ہین اوس سے حتی کہ کھانے پینے کی لذت اونسے جاتی رہتی ہی چنانچہ داؤد طائی رحمۃ اللہ سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا کہ آٹھ چیزین لیگئین ہین مجھسے حلاوت و لذت طعام کی ایک تو اونمین سے موت ہی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اکثروا ذکر ھاذم اللذات الموت یعنی بہت کرو یاد لذتون کی توڑنے والی کی کہ وہ موت ہی اور وہ لذتون کی توڑنے والی اسلیے ہی کہ کہا بعض عارفین نے کہ موت اشد ہی مکنے سے ہانڈی مین اور چبھنے مرنے سیر کے کھائی دیکھی ہی نہین جانتا مین کہ کہان ہوگا ٹھکانا میرا جنت مین یا دوزخ مین اور دوسرے سوچتا ہون مین بیچ تنہائی قبر کے اسلیے کہ وہ باغ ہی جنت کے باغون مین سے یا ایک گڑھا ہی دوزخ کے گڑھون مین سے اور تیسرے فکر کرتا ہون مین بیچ سوال کرنے منکر و نکیر کے کہ آدمی کے وہ اس حال مین کہ دھوان نکلتا ہوگا اونکی ناکون مین سے، آگ نکلتی ہوگی اونکے مونہون سے پس سوچتا ہون مین کہ کیونکر جواب دونگا مین اونکو اور چوتھے سوچتا ہون بیچ وقت نکلنے کے قبر سے کہ آیا ہوگا مونہ میرا اُجلا یا کالا اور مین دیکھون گا ملائکہ عذاب کو سر قبر پر یا ملائکہ رحمت کو اور پانچوین سوچتا ہون مین کہ دیکھیے دیا جاویگا اعمالنامہ میرا میرے داہنے ہاتھ مین یا بائین ہاتھ مین اور چھٹے سوچتا ہون مین کہ دیکھیے کیونکر ہوگا گذرنا میرا پل صراط پر اور ساتوین سوچتا ہون مین کہ دیکھیے میزان میری بھاری ہوتی ہی ساتھ بھلائیون کے یا ساتھ برائیون کے اور آٹھوین سوچتا ہون مین کہ دیکھیے کس گھر کی طرف ہوا گذشت میری طرف جنت کے یا طرف دوزخ کے انتہی پس سبحان اللہ اللہ کے پیارے بندون کو ایسے سوچ و بچار رہتے ہین نہ یہ کہ جہان ہو دلوی گری یا فقیری کا نام آیا اور گویا معافی کی چٹھی لے لی نہ حلال حرام کا خیال ہی نہ کرنے عبادت کا اور نہ پہنچنے کا بدعات سے اور نہ اتباع سنت کا حتی کہ نماز جماعت تک سے محروم رہتے ہین ہان جہان نانچ رنگ کی محفل ہوا یا ڈھولک کی یا کہین عرس و میلے ہون وہان سب سے پہلے موجود ہوتے ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہان وہ حال اور کہان یہ حال ✦

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝

سو تو صبر کر بیشک وعدہ اللہ کا سچا ہی پھر اگر کبھی ہم دکھاوین تجکو کوئی وعدہ جو اونکو دیتے ہین یا بھر لیں تجکو پھر ہماری طرف پھیرے آوینگے ۝

پس صبر کر ای محمد تحقیق وعدہ اللہ کا یعنی ساتھ ہلاک کرنے کافرون کے سچ ہی یعنی ہونے والا ہی پس اگر دکھلاوین ہم تجکو کوئی وعدہ جو اونکو دیتے ہین فبہا اور اگر قبض روح تیری کرین ہم پس طرف ہمارے پھیرے جاوینگے کافر ✦ **تفسیر** ✦ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ یہ جزء متعلق ہی ساتھ توفینک کے اور جزاء ترینک کی محذوف ہی تقدیر اسکی یہ ہی کہ پس اگر دکھلاوین ہم تجکو تیری زندگی مین بعض وہ چیز کہ وعدہ دیتے ہین ہم اونکو قسم عذاب سے کہ وہ قتل و زوبدر کا ہی تو فبہا یا اگر قبض روح تیری کرین ہم پہلے روز بدر کے تو ہماری طرف پھیرے جاوینگے روز قیامت کے پس مبتلا کرینگے ہم اونسے اشد بدتر العینا اور مانند اسی کے ہی قول اللہ تعالی کا فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ۝ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ۝ یعنی پس اگر لیجاوین ہم تجکو یعنی قبض روح تیری کرین تو بلاشبہ

ہم اوسنسے بدلا لینے والے ہین یا دکھادین ہم تجکو وہ چیز کہ وعدہ کیا ہمنے اونسے پس بلاشبہہ ہم اونپر قدرت پانے والے ہین ۷۸

تنبیہ + اہل کرنا چاہیے آیات قرآنی مین کہ جا بجا پاک پروردگار نے صبر کرنے کو حکم فرمایا ہی کہین اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہین سب مؤمنون کو پس مسلمان کو ضرور اسکا اہتمام کرنا چاہیے اسی لیے بعضے بزرگون نے منقول ہی کہ شعائر اسلام سے چار چیز ہین یعنی تقوی اور جہاد اور شکر اور صبر + **منبہات**

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَ

اور بھیجے ہمنے بھیجے ہین بہت رسول تجسے پہلے کوئی انمین ہین کہ سنایا ہمنے تجکو اونکا احوال اور کوئی ہین کہ نہین سنایا اور

مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝

کسی رسول کو مقدور نتھا کہ لے آتا کوئی نشانی مگر اللہ کے حکم سے پھر جب آیا حکم اللہ کا فیصلہ ہوگیا انصاف سے اور ٹوٹے مین آئے اسی جگہ جھوٹے ۷۹ ع

اور تحقیق بھیجے ہمنے کتنے پیغمبر پہلے تجسے اونمین سے وہ ہین کہ قصہ اونکا بیان کیا ہمنے تجسے یعنی قرآن مین اور بعض اونمین سے وہ ہین کہ قصہ اونکا نہین بیان کیا ہمنے تجسے اور نتھا مقدور کسی پیغمبر کو کہ لے آوے کوئی نشانی مگر ساتھ حکم خدا کے پس جب آیا حکم خدا کا فیصل کیا گیا ساتھ حق کے اور زیان مین پڑے اوسوقت یہودہ گو + **تفسیر** کتنے پیغمبر کہا بعضون نے کہ بھیجے اللہ تعالی نے آٹھ ہزار نبی چار ہزار تو بنی اسرائیل مین سے اور چار ہزار اور تمام لوگون مین سے اور علی رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ اللہ تعالی نے بھیجا ایک نبی کالا پس ان نبیون سے ہی کہ نہین فی کر کیے گئے قرآن مین اور نتھا مقدور الخ یہ جواب ہی اوسکا کہ کفار فرمایش کرتے تھے آنحضرت پر معجزون کی از راہ عناد کے پس فرمایا کہ ہمنے بہت سے رسول بھیجے ہین اس حال مین کہ نہین تھا مقدور کسیکو اونمین سے یہ کہ لاوے کوئی معجزہ مگر اللہ کے حکم سے تمام یہ گویا آنحضرت کو یہ جواب سمجھایا کہ تم یہ جواب دو اونکو کہ جب اور رسولون کا یہ حال رہا ہی تو مجکو کہان مقدور ہی اسکا کہ لاؤن کوئی معجزہ جو تم فرمایش کرتے ہو اوسکی مگر یہ کہ چاہے اللہ اور حکم دے اوسکے لانے کا پس جب آیا حکم یعنی قیامت اور یہ وعید اور روی بھیجے فرمایش کرنے معجزون کے اور طعن کرنے رسولون پر سے مراد ہین معاند جو فرمایش کرتے تھے معجزون کی حاصل یہ کہ جب قیامت آویگی فیصلہ ٹھیک ٹھیک کیا جاویگا اور وہان کفار تو ٹاپا ہوینگے +

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝

اللہ ہی جسنے بنادیے تمکو چوپائے تاسواری کرو کتنون پر اور کتنون کو کھاتے ہو ۸۰ ع

خدا وہ ہی جسنے پیدا کیے تمہارے لیے چارپائے تو کہ سوار ہو اونپر بعض اونکے اور بعض اونکے کو کھاتے ہو ۸۱ + +

وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝

اور اونمین تمکو بہت فائدے ہین اور تا پہونچو اونپر چڑھکر کسی کام تک جو تمہارے جی مین ہو اور اونپر اور کشتی پر لدے پھرتے ہو

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۚ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۝

اور دکھاتا ہی تمکو اپنی نشانیان پھر کون کون نشانیان اپنے رب کی نا مانوگے ۸۲ ع

اور واسطے تمہارے ہیچ چارپایون کے بہت فائدے ہین یعنی اونکے دودہ اور پشم سے فائدے اوٹھاتے ہو اور تو کہ پہونچو تم سوار ہو کر اونپر مقصد کو کہ ہیچ سیون تمہارے کے ٹھہرا ہی یعنی جس کام کی حاجت رکھتے ہو اونپر سوار ہو کر اوسکے لیے جاؤ اور چارپایون پر اور نیز کشتیون پر اوٹھائے جاتے ہو یعنی ترے چارپایون ہی پر نہین سوار کیے جاتے ہو ولیکن اونپر اور کشتیون پر بر و بحر مین سوار ہو کاروباری کے لیے اور خدا وہ کہا ہی تمکو نشانیان اپنی یعنی دلائل اپنی قدرت کے پس کس کس نشانی کا اللہ کی نشانیون مین سے انکار کرتے ہو کہ نہین ہی وہ اللہ کے پاس سے +

فَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ
کیا سیر کی انھوں نے زمین میں تو دیکھیں کیونکر ہوا آخر کار ان لوگوں کا کہ پہلے ان سے تھے وہ زیادہ تر ان سے یعنی گنتی میں اور زیادہ تر قوت میں
قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○
یعنی بدن میں اور نشانیوں میں پس دفع نہ کیا عذاب کو اوان سے اوس چیز نے کہ تھے کماتے ✦ تفسیر ✦ یعنی کرتے تھے جمع کرتے مال
اور بہتایت سپاہ اور قلعہ اور مانند اونکے سے اور مراد نشانیوں سے محل اور قلعے ہیں کہ عاد و ثمود وغیرہ رکھتے تھے کوئی چیز مانع عذاب
کو نہوئی پس اہل مکہ کس چیز پر مغرور ہیں ✦ بحر ✦

فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○
پھر جب پہنچے ان پاس رسول انکے کھلی نشانیاں لے کر سمجھنے لگا وہ جو کچھ انکے پاس تھا خبر اور الٹ پڑی اوپر جس چیز پر ٹھٹھا کرتے تھے ✦

پس جب کہ آئے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھ معجزوں کے خوش ہوئے ساتھ اوس چیز کے کہ نزدیک انکے تھی دانش سے یعنی علم معاش سے اور
گھیر لیا انکو اوس چیز نے کہ تھے ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے ✦ تفسیر ✦ مراد علم سے علم انکا ہے ساتھ امور دنیا کے اور معرفت انکی
ساتھ تدبیر دنیا کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ○
یعنی جانتے ہیں وہ ظاہر کو زندگانی دنیا سے اور وہ آخرت سے غافل ہیں اور فرمایا فَاَعْرِضْ عَمَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ
اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ یعنی پس تو دھیان نکر اوپر جو موڑ لیا منہ اوسنے موڑے ہماری یاد سے اور کچھ نہ چاہے
مگر دنیا کا جینا یہاں ہی تک پہنچی ہاونکی سمجھ پس جب کہ لائے انکے پاس رسول علوم دینی اور وہ نہایت دور تھے انکے علموں سے اسلیئے کہ
علوم دینی تھے واسطے ترک کرنے دنیا کے اور باز رکھنے کے لذتوں اور شہوات سے نہ التفات کیا اونھوں نے معارف اون علوموں کے اور حقیر جانا
اون علوم کو اور ٹھٹھا کیا ساتھ انکے اور اعتقاد کیا اسکا کہ نہیں ہی کوئی علم بہت نافع اور بہت حاصل کرنے والا فوائد کا علم ہمارے سے پس
خوش ہوئے ساتھ علم اپنے کے یا مراد ہی علم فلاسفہ کا اور دہریوں کا نبی یونان سے پس وہ جب سنتے تھے وحی اللہ کی رد کرتے تھے اوسکو اور
حقیر جانتے تھے علم انبیا کو بہ نسبت اپنے علم کے اور سقراط سے کہ نام حکیم کا ہی منقول ہی کہ اوسنے سنا مبعوث ہونا حضرت موسیٰ علیہ السلام
اور لوگوں نے اوس سے کہا کہ اگر بہتر کرے تو طوف انکے تو بہتر ہی کہا اوسنے کہ ہم قوم مہذب ہیں پس نہیں حاجت ہمکو طرف اوس شخص کے
کہ مہذب کرے ہمکو یا مراد یہ ہی کہ خوش ہوئے کافر ساتھ اوس علم کے کہ رسولوں کے پاس تھا از راہ ہنسی اور ٹھٹھا کرنے کے ساتھ اوس
علم کے گویا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ٹھٹھا کیا اونھوں نے ساتھ معجزوں کے اور ساتھ علم وحی کے کہ لائے اوسکو رسول درحالیکہ خوش ہوتے رسوا
تھے اترانے والے تھے اور دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالیٰ کا فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُوْنَ یا خوش ہونا رسولوں کا
مراد ہی یعنی رسولوں نے جب دیکھا جہل اونکا اور استہزا کرنا اونکا ساتھ حق کے اور جانا انجام بد کفار کا اور یہ کہ عذاب لاحق ہوگا اونکو اونکے
جہل اور استہزا پر خوش ہوئے وہ ساتھ علم کے کہ دیئے گئے تھے اور شکر کیا اللہ تعالیٰ کا اوسپر اور گھیر لیا کافروں کو اونکی سزا جہل و استہزا نے
یا مراد علم سے جاننا کفار کا ہی اس بات کو کہ ہم بعد مرنے کے جلائے نہیں جائینگے اور سزا گرچہ جہل ہی لیکن بسبب اونکے زعم کے اوسکو علم فرمایا بیشک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا بعضے علوم میں جہل ہیں ✦ ملخص بحر ✦ تنبیہ ✦ اس سے معلوم ہوا کہ
امور دنیا کے علم پر مغرور رہنا نہیں چاہیے اور اوسکی کچھ حقیقت نہ سمجھے اور علم آخرت کا سمجھے کہ علم یہی ہی اور اوسپر عمل کرے اسلیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اسکو دانشمند فرمایا ہی اور متبع نفس کو کہ عالم امور دنیا کا ہی احمق فرمایا اس حدیث مین اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ یعنی دانشمند وہ ہی کہ تابع اور مسخر کرے اپنے نفس کو اور عمل کرے ما بعد موت کے لیے اور نادان و احمق وہ ہی کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش نفسانی کے اور آرزو رکھے اللہ سے کہ وہ غفور رحیم ہی صدق اللہ و صدق الرسول اور اہل دنیا کے نزدیک اسکا معاملہ برعکس ہی کہ جو عالم آخرت اور عارف باللہ ہین اونکو نادان و حقیر جانتے ہین اور جو مبرد بر دنیا کا اور دغاباز اور بدمعاش اور منافق وضع اور مال مردم خور ہو اوسکو دانشمند جانتے ہین حال انکا اسمین ایک طرح کی تکذیب اللہ و رسول کی لازم آتی ہی عیاذاً باللہ منہ اور اوپر کے مضامین سے برائی علم فلسفہ کی بھی معلوم ہوئی اور واقع مین یہی ہی کہ جہان سے ایسے ہی علوم کا نزول ہوا اور خدا و رسول کو بھول گیا کیسا ہی بددین و مرتکب حرام کا ہو اپنے فعل کی تاویل ہی کریگا اور عالم دیندار کو بنظر حقارت ہی دیکھیگا اکثر تو ایسا ہی دیکھا اور سُنا ہی مگر جسکو اللہ بچاوے اوسکا ذکر نہین اسلیے کتاب دالمختار مین علم فلسفہ کو حرام لکھا ہی اور لکھا ہی کہ منطق بھی فلسفہ ہی مین داخل ہی ظاہر امراد کثرت مزاولت اسکی ہی کہ باعث ہوتی ہی چھٹ جانے علوم دینی کی اور چھٹ جانا اوسکا باعث محرومی خیر دارین کا ہی آور یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا کے امور کا بہت اہتمام کرے جیسا کہ امور آخرت کا اہتمام کرے اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوگا ایک زمانہ میری امت پر کہ دوست رکھینگے پانچ چیزون کو اور بھول جاینگے پانچ چیزون کو دوست رکھینگے دنیا کو اور بھول جاوینگے آخرت کو اور دوست رکھینگے زندگانی کو اور بھول جاوینگے موت کو اور دوست رکھینگے گھرون کو اور بھول جاوینگے قبرون کو اور دوست رکھینگے مال کو اور بھول جاوینگے حساب کو اور دوست رکھینگے خلق کو اور بھول جاوینگے خالق کو وہ مجھسے الگ ہین اور مین اونسے الگ ہون انتہی پس عاقل کو چاہیے کہ بقدر ضرورت کے دنیا مین مشغول ہو اور پھر فکر آخرت کی رکھے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہی کہ زبور مین لکھا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی طرف داؤد نبی علیہ السلام کے کہ عاقل حکیم نہین خالی ہوتا ہی چار ساعتون سے ایک ساعت مین مناجات کرتا ہی اپنے رب سے اور ایک ساعت مین محاسبہ کرتا ہی اپنے نفس سے اور ایک ساعت مین جاتا ہی طرف ایسے بھائیون اپنے کے کہ جو آگاہ کرین اوسکو ساتھ عیبون اوسکے کے اور ایک ساعت مین مشغول ہوتا ہی لذت حلال ہین ✦ **منبہات**

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝

پھر جب دیکھی انھون نے ہماری آفت بولے ہم یقین لائے اللہ اکیلے پر اور چھوڑین جو چیزین شریک بتاتے تھے ✦ **مو**

پس جب کہ دیکھا اونھون نے عذاب شدید ہمارا کہا باور رکھا ہمنے خدا کو تنہا اور منکر ہوئے ہم ساتھ اوسکے چیزون کے کہ اوسکو شریک مقرر کرتے تھے ✦

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۭ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ

پھر نہوا کہ کام آوے اونکو یقین لانا اونکا جسوقت دیکھ چکے ہمارا عذاب رسم پڑی ہوئی اللہ کی جو چلی آئی ہی اوسکے بندون مین اور خراب ہوئے

هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

اوس جگہ منکر ✦ **مو** ✦

پس نہ تھا کہ نفع کرے اونکو ایمان اونکا جب دیکھا اونھون نے عذاب ہمارا آیمین خدا کا کہ گذرا ہی اوسکے بندون مین اور زیان پایا اوس جگہ کافرون نے ✦ **تفسیر** گذرا ہی اوسکے بندون مین یہ کہ ایمان لانا وقت اوترنے عذاب کے نہین ہی نفع دیتا اور یہ کہ عذاب اوترا کرتا ہی رسولون کے جھٹلانے والون پر اور لفظ هُنَالِكَ کہ بمعنی جگہ کے ہی استعارہ کیا گیا ہی زمان کے لیے یعنی بمعنی اوسوقت کے ہی اور کافر ہر وقت زیان کار ہین لیکن جسوقت عذاب دیکھینگے اوسوقت ظاہر ہوگا زیان اونکا ✦ **مل** ✦

سورۃ حٰمٓ السجدۃ مکیۃ وھی اربع وخمسون ایۃ وستۃ رکوعات

اور نام اسکا حم السجدۃ اسلیے رکھا گیا کہ اسکے سرے پر لفظ حم ہی اور آیت سجدہ بھی ہی اسمین آیتین چونتین ہین اور کلمے سات سو چھیانوے اور حروف تین ہزار تین سو پچاس اور رکوع چھ + اور ابن عباس اور جابر بن زید سے ہی کہ نازل ہوئی یہ بعد مومن کے اور یہی مناسبت واضحہ ہی اسکے لکھنے کی بعد اوسکے اور اور بھی بہت وجہین مناسبت کی لکھی ہین + تناسق الدرر فی تناسب السور + وغیر ذلک +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حٰمٓ ۱ تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۲

بھید اوتاراہی بڑے مہربان رحم والے سے + مو +

یہ اوتاری ہوئی ہی بخشنے والے مہربان کی طرف سے + تفسیر + لفظ حٰمٓ حروف مقطعات سے ہی اللہ تعالی ہی جانے کہ مراد اوس سے کیا ہی اور بعضون نے کہا کہ حم نام سورت کا ہی روایت کی ابن ابی شیبہ اور سعید بن حمید اور ابو یعلی اور حاکم نے اور تصحیح کی اسکی اور روایت کی ابن مردویہ اور ابو نعیم اور بیہقی نے اور ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا جمع ہوئے قریش ایک دن اور کہا یعنی بعضونے کہ دیکھو اوسکو کہ بہت جدا کیا ہوا تم مین سے اور کہانت اور شعر پس چاہیے کہ جاوے اس شخص کے پاس یعنی آنحضرت کے پاس کہ جسنے تفریق ڈالدی ہر ہماری جماعت مین اور تتر بتر کردیا ہی کام ہمارا اور عیب لگایا ہی ہمارے دین کو پس چاہیے کہ وہ کلام کرے اس شخص سے اور دیکھے کہ کیا جواب دیتا ہی اوسکو پس کہا بعضے قریش نے کہ نہین جانتے ہین ہم ایسا کسیکو سوائے عتبہ بن ربیعہ کے کہا اونھون نے کہ جاتا ہون یعنی آنحضرت کے پاس ای ابا الولید کہ کنیت ہی عتبہ کی پس آیا وہ حضرت کے پاس اور کہا کہ ای محمد تو بہتر ہی یا عبد اللہ تو بہتر ہی یا عبد المطلب پس پہنچکے رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہا عتبہ نے اگر گمان کرتا ہی تو کہ وہ بہتر تھے تجسے تو بلا شبہ اونھون نے پوجا ہی اون معبودون کو کہ جنکو تو عیب لگاتا ہی اور اگر گمان کرتا ہی تو کہ تو بہتر ہی اونسے تو ویسا ہی کہہ تو کہ سن ہم کلام تیرا آگاہ ہو قسم خدا کی نہین دیکھا ہمنے کوئی مکری کا بچہ منحوس زیادہ تیری قوم پر تجسے کہ تفریق ڈالی تونے ہماری جماعت مین اور تتر بتر کردیا تو دے کام ہمارا اور عیب لگایا تونے ہمارے دین مین اور فضیحت کیا تونے ہمکو عرب مین یہان تک کہ مشہور ہوگیا ہی اونمین کہ قریش مین ایک ساحر کاہن ہی قسم خدا کی منتظر ہین ہم کہ شور و غوغا جبلی اوٹھے یعنی اوٹھے بعض بعض کی طرف تلوار لیکر ای شخص اگر تجکو کچھ حاجت ہی تو جمع کرین ہم تیرے لیے مال یہان تک کہ قریش مین بڑا غنی ہووے تو کہ تیرے برابر کوئی نہو اور اگر تجکو خواہش عورت کی ہو تو پسند کرے جو نسی عورت چاہے تو قریش عین سے پس البتہ نکاح کردینگے ہم تجسے دس عورتون کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہہ چکا تو جو کہنا تھا اوسنے کہا ہان پس پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حٰمٓ ۱ تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۲ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ یہان تک کہ پہنچے اس مقام کو فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۱۳ پس کہا عتبہ نے کہ بس کر نہین ہی تیرے پاس سوائے اسکے کچھ فرمایا حضرت نے نہین پس پھرا عتبہ طرف قریش کے پس کہا اونھون نے کہ کیا حیلہ حوالہ کیا اوسنے تجسے کہا عتبہ نے کہ نہین چھوڑی ہی مجھ کوئی بات کہ جانتا تھا مین کہ کہوگے تم اوس سے مگر کہ کہی ہی مجھ نے کہ پس آیا کچھ جواب دیا اوسنے تجکو کہا عتبہ نے قسم اوس ذات کی کہ قائم کیا گھر اپنا یعنی خانہ کعبہ مین سمجھا مین کچھ اوس کلام مین سے کہ کہا اوسنے سوائے اسکے اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ کہ قریش نے روا رکھی تجکو کہ کلام کرے تجسے ایک شخص عرب مین اور تو نہ سمجھے کہ کیا کہا کہا تونے قسم خدا کی نہین سمجھا مین کچھ اوس کلام مین سے کہ

کہا سو اذکر ساعۃ کے انتہی ہے اور اور روایت مین آیا ہی کہ عتبہ ایک روز قریش کی مجلس مین بیٹھا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تنہا بیٹھے ہوئے تھے کہ عتبہ نے کہا ای جماعت قریش کی کیا نہ اوٹھون مین طرف اسکے اور کلام کرون پاس اسکے پس پیش کرون مین اوسکے کئی امور شاید کہ وہ قبول کرے ہمسے کچھ اور باز رہے ہمسے کہا قریش نے بہت خوب ای ابوالولید پس اوٹھا عتبہ یہان تک کہ آکر بیٹھا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کلام مذکور کہ جو اوپر کی روایت مین گذرا اور حضرت کے بعد اوسکے کہہ چکنے کے سورۃ مذکور پڑھی پس حضرت پڑھتے جاتے تھے اوسکو اور عتبہ نے جب سنی وہ تو چپ ہوکر سننے لگا اور ہاتھ پیٹھ اپنی پیچھے ٹیک کر بیٹھا سنتا رہا اوسکو یہان تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پونہچے سجدہ تک پس سجدہ کیا اوسنے پھر فرمایا کہ سنی تو نے ای ابوالولید کہا اوسنے کہ سنی مینے فرمایا حضرت نے پس تو اور یہ سننے یعنی تو یہ لیاقت رکھتا ہی اسکے سننے کی پس اوٹھا عتبہ اور آیا اپنے یارون کے پاس پس کہا بعضے اوسکے یارون نے بعضون سے قسم خدا کی کہا کہ البتہ تحقیق آیا ہی تمھارے پاس ابوالولید بغیر اوس منہ کے کہ گیا تھا ساتھ اوسکے یعنی بشاشت سے گیا تھا اور اب پھرکا راہوا آتا ہی پس جب بیٹھا عتبہ پاس قریش کے تو کہا اونھون نے کہ کیا حیلہ حوالہ کیا اوسنے تجھے کہا عتبہ نے قسم خدا کی ہلاشبہ مینے سنا ہی ایسا کلام کہ نہین سنا مینے مانند اوسکے کبھی قسم خدا کی نہین ہی وہ شعر اور نہ سحر اور نہ کہانت قسم خدا کی البتہ ہوگا موجب قبول اوسکے کے کہ سنا ہی مینے اوسکے اور اور روایت مین آیا ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا جب پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ربیعہ پر حٰمٓ تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ تو آیا وہ اپنے یارون کی پاس اور کہا ای قوم میری اطاعت کرو تم میری اس دن مین اور نافرمانی کرو مینے بعد اسکے اسلیے کہ قسم خدا کی البتہ تحقیق سنا ہی مینے اس شخص سے ایسا کلام کہ نہین سنا مینے کانون نے کبھی اپنے ایسا کلام مانند اوسکے اور نہین وہ جادو مجکو جواب اوسکا اور اور روایت مین آیا ہی کہ بعد کلام مذکور کے عتبہ نے کہا کہ چھوڑ دو اس شخص کو اور الگ ہو اوس سے پس قسم خدا کی نہین وہ چھوڑنے والا اوس دین کو کہ وہ اوسپر ہی اور سارے عرب کو اور اوسکو لڑنے دو اوسپر اسلیے کہ اگر وہ غالب آویگا اونپر تو ہوگا شرف اوسکا شرف تمھارا اور عزت اوسکی عزت تمھاری اور بادشاہت اوسکی بادشاہت تمھاری اور اگر عرب غالب آوینگے اوسپر تو دفع ہوجاویگا وہ تمسے بسبب غیر تمھارے کے کہا قریش نے کیا رغبت کی تو نے اوسکی طرف ای ابا الولید اور روایت کی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین عبدالرحمن بن ابی بکرؓ سے کہ کہا آیا مین ملنے کو عایشہؓ سے اور آنحضرتؐ پر وحی اوتر رہی تھی پھر افاقت ہوئی حضرتؐ کو اوس حال سے کہ وقت اوترنے وحی کے ہوتی تھی پس کہا ای عایشہؓ ڈھانپ مجکو چادر میری پس ڈھانپ مینے آپکو چادر پھر رونق افروز ہوئے آپ مسجد مین پس ناگہان کوئی شخص وعظ کہہ رہا تھا پس بیٹھ گئے حضرت یہان تک کہ جب وعظ کہہ چکا واعظ تو شروع کی آپنے پر معنی حٰمٓ تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پس سجدہ کیا یعنی جب آیت سجدہ پر پونہچے یہان تک کہ دراز ہوا سجدہ آپکا پھر سنایہ مذکور اون لوگون نے کہ دو کوس پر تھے اور بھر گئی اونپر مسجد یعنی لوگ جمع ہوئے سجدہ کرنے کو آپکے ساتھ پس کہا ابوبکرؓ نے یا رسول اللہ کیا حادثہ ہوا ہی تمھارے گھر والون کو یہ کہ حاضر ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسلیے کہ البتہ تحقیق دیکھا ہی مینے اونسے ایک امر کہ نہین دیکھا مینے اونسے ابتدا اوس دن سے کہ رہی ہین ساتھ اونکے پس اوٹھا ابوبکرؓ سر اپنا اور کہا کہ یہ سجدہ کیا مینے ازراہ شکر رب اپنے کے عوض مین اوس نعمت کے کہ دی مجکو میری امت کے لیے پس عرض کیا اوسنے ابوبکرؓ سے کہ کیا نعمت دی تمکو تمھاری امت کے لیے فرمایا کہ دی مجکو یہ نعمت کہ ستر ہزار میری امت مین سے داخل ہونگے بہشت مین پس کہا ابوبکرؓ نے کہ یا رسول اللہ آپکی امت مین بہت نیک ہین پس زیادہ مانگو فرمایا یعنی جیسے کسی کی تسلی کے لیے اشارہ کرتے ہین کہ تحقیق کیا مینے نیز دیے مجکو ساتھ ہر ایک کے ستر ہزار مین سے ستر ستر ہزار کہا ابوبکرؓ نے یا رسول اللہ اور زیادتی دیجیے اپنی امت کے لیے پس اشارہ کیا ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے یعنی جیسے کسی کی تسلی کے لیے اشارہ کرتے ہین پھر اشارہ کیا ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے سینے پر یعنی یہ اشارہ اسکا ہوا کہ یا دہی مجکو حاصل دونون اشارون کا پس ہوا کہ خاطر جمع رکھو مجھے یا دہی پس کہا عمرؓ نے کیا یاد ہی آپکو یا رسول اللہ یعنی دعا کرنا اور بیہقی نے روایت کی شعب الایمان مین خلیل بن مرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ

۱۷ سجدہ تلاوت کا بیان اور اس کے مسائل اور اس کی فضیلت میں احادیث اور اس کے متعلق روایات

علیہ وسلم نہین سوتے تھے یہان تک کہ پڑھتے تبارک اور حٰمٓ السجدۃ ✦ درمنثور ✦

كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۙ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝

کتاب ہے کہ بھدی بھدی کی ہین اوسکی آیتین قرآن عربی زبان کا ایک سمجھنے والے لوگون کو سناتا ہے بشی اور ڈر پھر درمیان مین سے لائے وہ بہت لوگ پھیر دیتے ہین سنتے ✦ موضح

یہ ایک کتاب ہے کہ واضح بنائی گئین آیتین اوسکی درحالیکہ قرآن ہے عربی واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہین جو خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا پس روگردان ہوئے اکثر لوگ پس وہ نہین سنتے ہین ✦ تفسیر ✦ فصلت کے معنی ہین جدا جدا کی گئین آیتین اوسکی اور گردانی گئین تفصیلین مین بیچ معانی مختلفہ کے قسم احکام اور قصون اور نصیحتون اور وعدہ و وعید وغیر ذلک سے قرآن عربی یعنی مراد رکھتا ہون ساتھ اس کتاب مفصل کے قرآن کہ صفت اوسکی ایسی اور ایسی ہے یا یہ معنی ہین کہ جدا جدا کی گئین آیتین اوسکی بیچ حال ہونے اوسکے کے قرآن عربی واسطے اوس قوم کے کہ الخ یعنی واسطے اولیا اللہ کے اور ڈرانے والا یعنی واسطے دشمنان خدا کے نہین سنتے ہین یعنی نہین قبول کرتے ہین ✦ مد ✦ معا ✦

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ

اور کہتے ہین ہمارے دل غلاف مین ہین اوس بات سے جس طرف تو ہمکو بلاتا ہے اور ہمارے کانون مین بوجھ ہے اور ہمارے تیرے بیچ مین اوٹ ہے

فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝

سو تو اپنا کام کر ہم اپنا کام کرتے ہین ✦ معا ✦

اور کہا کافرون نے یعنی نبی سے کہ دل ہمارے پردون مین ہین اوس چیز سے کہ بلاتا ہے تو ہمکو طرف اوسکے کہ وہ توحید ہے اور ہمارے کانون مین بوجھ ہے اور درمیان ہمارے اور درمیان تیرے ایک پردہ ہے پس عمل کر تحقیق ہم بھی عمل کرنے والے ہین ✦ تفسیر ✦ بوجھ ہے کہ ملفوظ ہوتا ہے تمھاری بات کے سننے سے اور یہ تمثیلین ہین واسطے دور ہونے دلون اونکے کے قبول کرنے حق کے سے اور اعتقاد رکھنے حق کے سے گویا کہ وہ غلافون اور پردون مین ہین کہ مانع ہوتے ہین وہ بیٹھنے حق کے سے دلون مین اور واسطے نہ سمانے حق کے اونکے کانون مین گویا کہ وہ بہرے ہین حق کے سننے سے اور واسطے دور ہونے مذہبون اور دینون کے گویا کہ درمیان اونکے اور اوس چیز کے کہ وہ اوسپر ہین اور درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوس چیز کے کہ وہ اوسپر ہین پردہ ڈھانکنے والا اور اوٹ باندھی قسم پہاڑ یا مانند اوسکے سے پس نہین ملتے آپسمین اور نہ دیکھتے ہین آپسمین ایک دوسرے کو پس عمل کر یعنی اپنے اپنے دین پر ہم عمل کرنے والے ہین اپنے دین پر یا یہ مراد ہے کہ پس عمل کر بیچ باطل کرنے امر ہمارے کے ہم عمل کرنے والے ہین بیچ باطل کرنے امر تمھارے کے ✦ مد ✦ عمر بن الخطاب سے منقول ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ الخ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آئے قریش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کہ کونسی چیز مانع ہی تمکو اسلام سے اگر اسلام لاؤگے تو سردار ہوؤگے عرب کے پس کہا قریش نے کہ اے محمد نہین سمجھتے ہین ہم اوس چیز کو کہ کہتے ہو تم اور سنتے ہین ہم اوسکو اور بلاشبہ ہمارے دلون پر البتہ پردہ ہی اور لیا ابوجہل نے ایک پتھر اور کھینچا اوسکو درمیان اپنے اور درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا اے محمد قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ پس فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ مین بلاتا ہون تمکو طرف دو چیزون کے ایک تو یہ گواہی دیتے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اور دوسری یہ کہ مین رسول اللہ کا ہون پس جب سنی اونھون نے گواہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی پھیر دیا جو اونھون نے پر تک کر اور کہا اونھون نے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ یعنی کیا کر دیا اوسنے کئی معبودون کو ایک معبود بلاشبہ یہ ایک تعجب کی بات ہے اور کہا بعضون نے اِمْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا

لَشَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ۝ مَّنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝ إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ۝ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ۝ لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ۝ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ ۖ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ۝

یعنی چلو اور ستقیم رہو اپنے معبودوں پر بلاشبہ اس بات میں کچھ غرض ہی نہیں سنی جنہیہ اوس پچھلے دین میں اور نہیں کچھ یہ گڑھنا ہی بات کا کیا اسی پر ہو تری سمجھوتی ہم سب میں سے اور اوترے جبرئیل پس کہا ای محمد بلاشبہ اللہ فرماتا ہی تجکو سلام اور فرماتا ہی کہ کیا نہیں کہتے ہیں یہ قریش کہ انکے دلون پر پردے ہین اس سے کہ سمجھین وہ توحید کو اور رانکے کانون مین بوجھ ہی کیا پس نہین سنتے ہین بات تیری تو کیونکر ہی یہ بات کہ جب ذکر کرتا ہی تو اپنے رب کا قرآن مین اکیلا کر بھاگتے ہین وہ اپنی پشتون پر پھر کر اگر ہی جیسا کہ یہ کہتے ہین تو کیون بھاگتے ہین یعنی اگر ہے ہین اور سنتے نہین تو یہ کیونکر سنکر بھاگتے ہین ولیکن وہ سنتے ہین اور نہین نفع پاتے ساتھ اوسکے ازراہ کردہ جاننے کے اور سکو پس جب کہ ہوا کل کا دن تو آئے اونمین سے ستر شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اونھون نے کہ ای محمد ظاہر کر ہمپر اسلام پس جب ظاہر کیا آنحضرت نے اونپر اسلام تو مسلمان ہوئے سب پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا الحمد للہ تم کہتے تھے کہ ہمارے دلون پر غلاف ہین اور ہمارے دل پردون مین ہین اوس چیز سے کہ مین بلاتا ہون تجکو طرف اوسکے اور کہتے تھے تم کہ ہمارے کانون مین بوجھ ہی اور صبح کی تمنے آج کے دن اس حال مین کہ مسلمان ہو پس کہا اونھون نے یا رسول اللہ جھوٹ بولے ہم قسم خدا کی اگر ہوتا ایسا تو نہ ہدایت پاتا ہم کبھی لیکن اللہ سچا ہی اور بندے جھوٹ بناتے ہین اوسپر اور وہ غنی ہی اور ہم محتاج ہین طرف اوسکے ✦ در منثور ✦

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ

تو کہہ مین بھی آدمی ہون جیسے تم حکم آتا ہی مجکو کہ تمپر بندگی ایک حاکم کی ہی سو سیدھے رہو اوسکی طرف اور اوسسے گناہ بخشواؤ

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ۝ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝

اور خرابی ہی شریک والون کو جو نہین دیتے زکوۃ اور وہ آخرت سے منکر ہین ✦ منہ

کہہ سوا اسکے نہین ہی کہ مین آدمی ہون مانند تمہارے وحی کیا جاتا ہی طرف میرے یہ کہ معبود تمہارا معبود اکیلا ہی پس سیدھے ستوبہو طرف اوسکے اور بخشش مانگو اوسسے اور وے اوسطے اون مشرکون کے کہ نہین دیتے زکوۃ اور وہ ساتھ آخرت کے معتقد نہین ✦ **فصل** ✦ مین آدمی ہون مانند تمہارے لیکن خاص کیا ہی مجکو اوسنے ساتھ وحی بھیجنے کے اوسکی طرف اور وجہ اوسکی یہ ہی کہ آنحضرت نے کہا اونکو کہ مین نہین ہون فرشتہ اور مین آدمی ہون مانند تمہارے اور تحقیق وحی بھیجی گئی طرف میرے نہ طرف تمہارے پس صحیح ہوئی نبوت میری ساتھ آنے وحی کے طرف میرے اس حال مین کہ مین مشرکون اور جب صحیح ہوئی نبوت میری تو واجب ہوا تمپر اتباع میرا اور یہ کہ وحی کی گئی طرف میرے یہ کہ معبود تمہارا معبود اکیلا ہی پس سیدھے چلو طرف اوسکے ساتھ توحید کے اور خالص کرنے عبادت کے نہ جاؤ دائین بائین اور نہ التفات کرو طرف فریب دینے شیطان کے کہ وہ بت پوجنے کو اور بتون کے شفیع ٹھہرانے کو کہتا ہی اور بخشش مانگو اوسسے شرک سے اور لا یؤتون الزکوۃ کے یہ معنی ہین کہ نہین ایمان رکھتے ساتھ واجب ہونے زکوۃ کے اور نہین ہوتے زکوۃ یا یہ معنی ہین کہ نہین کرتے وہ چیز کہ ہون بسبب اوسکے ازکیا یعنی پاک اور وہ چیز کیا ہی ایمان لانا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعث اور ثواب و عقاب کے آخر ابن عباس نے یہ معنی کیے ہین کہ نہین کہتے وہ لا الٰہ الا اللہ اور یہ کلمہ زکوۃ یعنی سبب پاکیزگی نفسون کا ہی اور معنی یہ ہین کہ نہین پاک کرتے اپنے نفسون کو شرک سے بسبب توحید کے اور کہا حسن اور قتادہ نے کہ نہین اقرار کرتے زکوۃ کا اور نہین اعتقاد کرتے اوسکے دینے کو واجب اور کہا جاتا تھا کہ زکوۃ پل اسلام کا ہی پس جسنے طی کیا اوسکو نجات پائی اور جسنے تخلف کیا اوسسے یعنی پیچھے رہ گیا اوسسے اور ہلاک کیا اوسکو ہلاک ہوا اور کہا ضحاک و مقاتل نے کہ یعنی ہین نہین خرچ کرتے طاعت مین اور نہین بندتے اور کہا مجاہد نے نہین پاک کرتے اپنے اعمال کو یعنی ریا وغیرہ سے اور وہ ساتھ آخرت کے معتقد نہین نہ دیتے زکوۃ کو بیان کیا نزدیک کفر باآخرت کے اسلیے کہ بہت بیماری چیز انسان کے نزدیک مال اوسکا ہی اور مگر اہی اوسکی جان کا پس جب کہ خرچ کیا اوسکو اسکی راہ مین تو یہ قوی تر دلیل ہوئی اوپر استقامت اور صدق نیت

اور خلوص تہ دل اوسکے کہ اونہین قابو مین آئے مؤلفۃ القلوب مگر بسبب نفع دنیا کے پس قوی ہوئے اعضا انکے اور نرم ہوئی شدت انکی
اور نہین مرتد ہوئے بنو حنیفہ مگر بسبب نہ دینے زکوۃ کے اور اسمین رغبت دلانی ہی مؤمنون کو اوپر ادا کرنے زکوۃ کے اور قدرے شدید ہی نہ دینے
زکوۃ کے سے اس جہت سے کہ گردانا زکوۃ کے نہ دینے کو اوصاف مشرکین سے اور نزدیک کیا اوسکو ساتھ کفر بالآخرۃ کے ۔ **وَاللّٰہُ اَعْلَمُ**

معا تنبیہ

جاننا چاہیے کہ استقامت عجب چیز ہی سفیان بیٹے عبد اللہ ثقفی کے روایت کرتے ہین کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فرمائیے میرے لیے اسلام
مین کوئی بات جس اوس چیز سے کہ کامل کرے اسلام کو اور رعایت کیے جاوین بسبب اوسکے حقوق اسلام کے ایک قول کہ نہ سوال کرون مین اوس سے
کسی سے بعد سوال کرنے آپکے کے یعنی ایک قول جامع فرما دیجیے کہ نہ احتیاج ہو بسبب اوسکے سوال کرنی کی احکام شرع مین آپکے غیر سے
فرمایا آنحضرت نے قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی کہہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے یعنی ساتھ تمام اون چیزون کے کہ واجب ہی اوپر
ایمان لانا پھر مستقیم رہ یعنی اوپر بجالانے اوامر کے اور بچنے کے نواہی سے از روے قلب قالب کے روایت کی یہ مسلم نے اور چاہیے کہ ادا کرنا
زکوۃ کا بنائے اسلام سے ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنا کیا گیا ہی اسلام اوپر پانچ چیزون کے اوپر گواہی دینے اسکے کہ نہین ہی کوئی معبود
سوائے اللہ کے اور بلاشبہ محمد بندہ اللہ کے ہین اور رسول اوسکے اور اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور ادا کرنے حج کے اور روزے رکھنے
رمضان کے روایت کی یہ بخاری مسلم نے اور زکوۃ کے دینے مین بڑی بڑی خرابیان جھگتی جائینگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی
سونا رکھنے والا اور نہ چاندی رکھنے والا کہ نہ ادا کرے اوس سے حق اوسکا کہ زکوۃ ہی مگر جب کہ ہوگا دن قیامت کا بنائے جاوینگے واسطے اوسکے تختے
آگ کے یعنی تختے سونے چاندی کے بنینگے لیکن آگ مین ایسے گرم کیے جاوینگے کہ گویا آگ کے ہونگے جیسا کہ فرمایا پس گرم کیے جاوینگے آگ مین پھر
داغ دیے جائینگے ساتھ اون تختون کے پہلو اوسکے اور پیشانی اوسکی اور پیٹھ اوسکی جب کہ جدا کیے جاوینگے یعنی بدن سے اور ڈالے جاوینگے آگ مین پھر
لائے جاوینگے یعنی جب ٹھنڈے ہو جاوینگے تو آگ مین ڈالے جاوینگے گرم کرنے کے لیے اور نکالکر پھر داغ دینے کے ہمیشہ یونہین کرتے رہینگے
اوس دن مین کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہان تک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے پس دیکھے راہ اپنی طرف بہشت یا طرف
دوزخ کے ساری حدیث بیان فرمائی تمامی اوسکا باقی رہا ہی چنانچہ وہ سب شکوۃ مین مسلم سے روایت کی گئی ہی اور مانند اسی کے وارد ہوا ہی
قول اللہ تعالی کا وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَّوْمَ
یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ
فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ ○ یعنی اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور نہین خرچ کرتے اوسکو راہ اللہ کی راہ مین پس
خبر دے تو اونکو عذاب دردناک کی اوسدن مین کہ گرم کیے جاوینگے اوپر آگ دوزخ کے پھر داغ دی جاوینگی اونسے پیشانیان اونکی
اور پہلو اونکے اور پیٹھین اونکی اور کہا جاویگا کہ یہ وہی چیز ہی جو جمع کیا تھا تمنے اپنے لیے پس چکھو وبال اوسکا کہ جمع کرتے تھے اور مراد نہ ادا کرنے
حق مال کے سے حدیث مین اور نہ خرچ کرنے مال کے سے راہ خدا مین بیچ آیت کے ندینار کو اور اموال کا ہی پس بلاشبہ جو لوگ کہ جمع کرتے ہین
اموال اور ذخیرہ کرتے ہین اونکو اور نہین دیتے زکوۃ اونکی عذاب دیے جاوینگے روز قیامت کے ساتھ طرح طرح کے خدا بچاوے ہمکو ان سب سے ایک تو
یہی ہی جو ذکر کیا گیا اس حدیث مین اور آیت مین اور وجہ تخصیص ان اعضا کی ساتھ عذاب کے یہ ہی کہ صاحب مال جب عبادت نہین ڈالتا ہے
نفس کو زکوۃ کے دینے کی باوجود واجب ہونے اوسکے کے ساتھ آنے وقت اوسکے کے تو وہ جب دیکھتا ہی فقیر طالب زکوۃ کو تو تیوری چڑھا لیتا ہی
اور جب سوال کرتا ہی وہ اوس سے تو منہ موڑ لیتا ہی اوس سے اور پھیر لیتا ہی اوسکی طرف سے پہلو اپنا اور جب سبقت کرتا ہی سوال مین تو اوسکو
رہتا ہی اپنی جگہ سے اور اوسکی طرف سے پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہی اور نہین دیتا اوسکو کچھ اوسکے حق مین سے کہ وہ زکوۃ ہی پس ایذا دیتا ہی فقیر جب
ہر ایک کے ان افعال مین سے پس عذاب کریگا اوسکو اللہ تعالی اس طرح کہ گرد دیگا اوسکے اموال کو کہ وہ دینار ہین اور درہم مین تختے آگ کے

داغ دیگا ساتھ اونکے اون اعضا کو کہ ایذا دی تھی اونسے فقیر ابوذر اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ اونھوں نے کہا نہیں رکھی جاوے گی زیادہ دینار پس اور نہ درہم پر لیکن خراش کیجاویگی جلد اوسکی یہانتک کہ رکھی جاوے ہر دینار و ہر درہم ہم پر ولیکن ہم علیحدہ علیحدہ جگہ میں جب کہ تمام ہو جاوینگے اور پہنچینگے داغ اونکے اول سے آخر تک اعادہ کیے جاوینگے وہ داغ طرف اول داغون اوسکے یہانتک کہ پہنچینگے اونکے آخر تک اسی طرح سے ہمیشہ رہیگا اسی قسم کا عذاب روز قیامت کے یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندوں کے پس دیکھے راہ اپنی یا تو طرف جنت کے اگر نجات ہو اوسکے لیے کوئی گناہ سوا اوسکے یا ہو لیکن اللہ تعالی نے عفو کر دیا ہو اوس سے اور یا طرف دوزخ کے اگر ہو برخلاف اس حال کے اور اور حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ دیا اللہ نے مال پس ادا کی نہ زکوۃ اوسکی بنایا جاویگا اوسکے لیے مال اوسکا روز قیامت کے سانپ گنجا واسطے اوسکے ہونگے دو نقطے سیاہ آنکھون پر بطور طوق کے ڈالا جاویگا وہ سانپ اوسکی گردن میں روز قیامت کے پھر پکڑیگا دونون باچھین اوسکی پھر کہیگا میں ہون مال تیرا میں ہون گنج تیرا پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ یعنی نہ گمان کریں وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ دی اونکو اللہ نے فضل اپنے سے یعنی مال اپنا کہ وہ بہتر ہی اونکے لیے بلکہ برا ہی اونکے لیے قریب ہی کہ طوق ڈالا جاوین گے اوس چیز کا کہ بخل کرتے ہین ساتھ اوسکے دن قیامت کے یعنی وہ مال طوق ہو کر پڑیگا اونکی گردنون میں انتہی پس بیان کیا آنحضرت نے اس حدیث میں کہ جسکو اللہ تعالی نے مال دیا اور ادا کی نہ زکوۃ اوسکی اوسکا مال روز قیامت کے ایسے سانپ کی صورت میں بنایا جاویگا کہ جسکے بال جھڑ پڑے ہون بسبب کثرت زہر اوسکی کے اور دراز گی عمر اوسکی کے اور اوسکی آنکھون پر دو نقطے سیاہ ہونگے کہ سر طرح سانپ بہت ڈراونا اور برا ہوتا ہی اور ڈالا جاویگا وہ اوسکی گردن میں مانند طوق کے پھر پکڑیگا وہ سانپ دونون باچھین اوسکی اور کہیگا اوسکو اور کہیگا اوسکو میں وہی تو مال ہون تیرا جسکو جمع کیا تھا تو نے اور نہیں ادا کی تھی تو نے زکوۃ اوسکی پس جب کہ ہوئی مسیح نے زکوۃ کے ایسی وعید شدید تو لازم ہوا بیان کرنا وجہ حکمت کا بیچ واجب کرنے زکوۃ کے پس وہ امتحان الٰہی ہی اسلیے کہ کلمہ شہادت کے پڑھنے میں لازم کرنا تو حید کا ہی اور گواہی دینی ساتھ اکیلے ہونے معبود کے اور دعوی کرنا کمال محبت الٰہی کا پس جو کوئی کہتا ہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو ہوتا ہی گویا کہ اوسنے کہا کہ بلا شبہ میں نے دیکھا اپنے دل سے اور جانا اپنی عقل سے یہ کہ نہیں ہی کوئی معبود اور نہ محبوب سوائے اللہ کے اور لازم پکڑی ہی میں نے عبادت اوسکی اور محبت اوسکی اور نہیں چوچو گا میں اور نہیں دوست رکھونگا مگر اوسی کو پس لازم آتا ہی پورا کرنا اوس چیز کا کہ دعوی کیا ہی اوسکا قسم دوسرے پر محبت کے یعنی نری اوسی کے محبت رکھے اور کامل و پورا کرنا اوسکا یہ ہی کہ نہ باقی رہے تجھ کے لیے کوئی محبوب سوائے واحد یکتا یعنی وحدہ لاشریک کے اسلیے کہ محبت نہیں قبول کرتی ہی شرکت کو یعنی پوری محبت تو ایک ہی کی ہو سکتی ہی اور توحید ناقص ظاہر ہوتا ہی درجہ محبت کا مگر ساتھ مفارقت پیاری چیزون کے اور اموال پیارے ہین خلق کو اسلیے کہ وہ سبب ہین اونکے چین اور قضاحاجات کے دنیا میں اور ان مالون ہی کے سبب سے انست رکھتے ہین اس عالم کی اور نفرت رکھتے ہین موت سے باوجودیکہ موت میں ملنا محبوب کا ہی پس امتحان کیے گئے لوگ اپنے صدق دعوی محبت میں ساتھ خرچ کرنے مال کے کہ وہ مشوق اکا ہی اور لوگ مال کے خرچ کرنے میں تین قسم پر ہین ایک تو اس قسم کے ہین کہ جنکے ہوئے توحید میں اور محبت کے دعوی کرنے میں اور خرچ کیے اونھون نے تمام اموال اپنے اور نہین دیکھا کیا اونھون نے اپنے نفس کے لیے کچھ جیسا کہ کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ لے آئے سارا مال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو کر خرچ کرین اوسکو اللہ کی راہ میں پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا باقی چھوڑا تو نے اپنے نفس کے لیے پس کہا اونھون نے کہ اللہ اور رسول اوسکا پس اونھون نے پورا کیا کمال صدق پس نہیں باقی رہا اونکے نزدیک سوائے محبوب اونکے کے کہ وہ اللہ تعالی اور رسول اوسکا ہی اور یہ بات جائز ہی اوسکے لیے کہ ہو توکل اوسکو اللہ تعالی پر پورا اور اسی لیے جبکہ پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افضل صدقے سے تو فرمایا جہد المقل یعنی بہت کوشش کرنی کم مال والے کی پس آنحضرت نے

بیان فرمایا اس حدیث مین یہ کہ افضل صدقہ وہ ہی کہ دیوے اوسکو فقیر باوجود احتیاج اپنی کے طرف اوسکے اور جسکو نہو توکل پورا تو ضرور ہی اوسکو یہ کہ چھوڑے قوت اپنے نفس و عیال کا پھر تصدق کرے وہ چیز کہ زائد ہو اوس سے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی ابی ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر بن صدقہ وہ ہی کہ ہو ظہر غنا سے یعنی بے پروائی سے اور نہین مخالف ہی اس حدیث مین اوپہلی حدیث مین اسلیے کہ غنا دو قسم کا ہی غنا مال کا اور غنا نفس کا اور بہتر بن صدقہ وہ ہی کہ ہو باوجود ایک غنے کے دونون مین سے یعنی نفس کا یا مال کا اسلیے کہ مقرر تصدق کرنے والے کو دینے مین یہ کہ بے پروا ہو اوس سے یا تو بسبب سخاوت نفس اپنے کے اور قوت عزیمت اپنی کے ہو باعتماد حق تعالی کے جیسے کہ کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یا بسبب مال اسکے ہو کہ باقی رہے اوسکے ہاتھ بعد خرچ کرنے کے اسلیے کہ نہین جائز ہی کسیکو یہ کہ خرچ کرے قوت اپنے عیال کا طرف فقیرون کے اور چھوڑے اولاد کو اپنی مگر جب کہ راضی ہون وہ ساتھ اوسکے اور اذن دین اوسکے لیے اوسمین بلکہ نہین جائز ہی اوسکے لیے یہ کہ دے کسیکو مگر اوس چیز سے کہ فاضل رہے اوسکے نفس و عیال سے جیسے کہ آیا ہی اور حدیث مین یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا أَبْقَتْ غِنًى بہتر بن صدقہ وہ ہی کہ باقی چھوڑے غنا کو یعنی تصدق کرنے والے کو ضرور نہی ہی اوس چیز کے کہ خرچ کرتا ہی اوسکو ایک بات دو باتون مین سے یا یہ کہ بے پروا ہو اوس سے بسبب مال اپنے کے یا بے پروا ہو اوس سے بسبب حال اپنے کے اور یہ افضل دونون بیسارون یعنی تونگرون کا ہی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی حدیث صحیح مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْمَالِ وَإِنَّمَا الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ یعنی نہین ہی غنی کثرت مال سے اور سوا اسکے نہین کہ غنی غنی النفس کا ہی پس فقیر نے جب کہ تصدق کیا قوت اپنے دن کا کہ میسر آیا تھا اوسکو اور صبر کیا بھوک پر ہوگا صدقہ اوسکا افضل اسلیے کہ نہین شک ہی بیچ افضل ہونے صدقے کے ساتھ ایک چیز کے باوجود حاجت کے طرف اوسکے جب کہ نہ ضرر کرے یہ اوسکے بدن کو کہ ضعیف ہو جائے کھڑے ہونے سے نماز مین یا ستر کھلا ہے اور بلاشبہ تعریف کی ہی اللہ تعالی نے انصار کی اس خصلت پر کہ فرمایا يُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی ترجیح دیتے ہین فقیر کو اپنے نفسون پر اگرچہ ہو اونکو حاجت اور دوسرے اس قسم کے بین کہ نہین قدرت رکھتے اس مرتبے پر بلکہ بہتر ہے دیتے ہین اموال اپنی حاجت کے وقتون کے لیے اور خیرات کے موسمون کے لیے اور تر ہین ہمہ تا قصد اونکا مال کے رکھنے مین تنعم اور تلذذ کا بلکہ قصد اونکا اوسمین یہ ہوتا ہی کہ خرچ کرین بقدر حاجت کے پھر صرف کرین حاجت سے زائد کو امور خیر مین جہان کہ معلوم ہو اونکو ترجیح اوس قسم کے بین اقتصار کرتے ہین اوپر ادا کرنے اوس چیز کے کہ واجب ہی اوپر پیش زیادتی ہین اوس سے اور نہ کمی کرتے ہین اوسمین اور یہ مرتبہ بسبب مرتبون مین نہایت کم ہی اور اس مرتبے پر اقتصار کیا ہی اکثر لوگون نے بسبب بخل اپنے کے ساتھ مال کے اور رغبت کرنے کے طرف مال کے اور ضعف محبت کے واسطے آخرت کے اور نہین ہی بعد اس مرتبے کے کچھ بھی محبت سے بلکہ جو کہ اوتر اس مرتبے سے اور تر اکذب بین ہی دعوی کرنے محبت کے اور ظاہر ہوتا ہی اوسکے نفس سے یہ کہ دعوی کرنا اوسکا نسبت کا ہی تعلق زبان کے سے پس بنا بر اسکے واجب ہی اوپر اوس شخص کے کہ قادر ہو اوپر مرتبے پہلے اور درجے کے یہ کہ نہ اوتر سے مرتبے تیسرے سے بلکہ لازم ہی اوسکو یہ کہ سعی کرے بیچ ادا کرنے اوس چیز کے کہ واجب ہوئی ہی اوسپر فی الفور واسطے ظاہر کرنے رغبت کے بیچ فرمان برداری حکم کے اور واسطے پونہچانے خوشی کے طرف قلوب فقرا کے اور بہ سبب بچنے کے شبہے اختلاف کے سے اسلیے کہ بعضے علما کے نزدیک واجب ہوتا زکوۃ کا فی الفور بعد وجوب کے یہان تک کہ گنہگار ہوتا ہی بسبب تاخیر کے اور رکیمیائی ہی گو ابھی ہاوسکی اور زکوۃ واجب ہوتی ہی جب کہ تمام ہو سال نصاب پر پس جب کہ تمام ہو سال واجب ہی اوسپر کا اس زکوۃ کا جس مینے مین کہ ہو اور اگر جلدی دے زکوۃ پہلے گذرنے سال کے تو جائز ہی نزدیک جمہور علما کے برابر ہی ہو تعجیل بسبب داخل ہونے شہر کے اور قبل اسکے کہ نہین پایا جاتا مثل اوسکے وقت تمام ہونے سال کے مانند مہینے رمضان کے اور رجب اور شعبان کے یا ہو تعجیل بسبب پانے جلدی مصرف افضل کے مصارف مین سے جیسے ہو کوئی متقی مشغول آخرت کی تجارت مین پس اوسکو مال زکوۃ دینے سے مددگاری ہوگی طاعت پر پس ہو گا دینے والا اثر کرنے اوسکا بیچ طاعت اونکی کے بسبب مدد کرنے اوسکی کے طاعت مین یا ہو علما مین سے کہ اوسکا دینا بھی افضل ہی اسلیے کہ دینا علما کو مددگار ہونا اونکی

علم پر اور علم اشرف عبادات ہی یہان تک کہ تھے بعضے سلف کہ نہین خرچ کرتے تھے زکوۃ اپنی مگر طرف اہل علم کے اور کہتے تھے کہ ہم نہین جانتے بعد مقام نبوت کے کوئی مقام افضل مقام علما سے اور مراد اہل علم سے وہ لوگ ہین کہ طلب کرتے ہین علم کو واسطے آخرت کے نہ واسطے دنیا کے پس جو لوگ کہ طلب کرتے ہین علم کو واسطے دنیا کے نہین لائق ہی تصدق کرنے والا کو یہ کہ نہ دیکھے اونکی ساتھ صدقے اپنے کی اوپر گناہ اونکے کے تو کہ نہین شریک فی پکا ہی استحقاق عذاب کے اور افضل مصارف مین سے وہ بھی ہی کہ ہو عیالدار یا بیمار یا قرابتی اسلیے کہ دینا قریب کو صدقہ بھی ہی اور صلہ بھی اور نہین پوشیدہ ہی کسی پر جو کچھ کہ ثواب ہی صلہ رحم مین اور دوستداری برادر دینی مقدم ہین عارف پر یعنی نرمی جاہل جیسے کہ مقدم ہین اقارب اجنبیون پر لیکن لائق ہی جاننا اسکا کہ غرور ہی صدقہ دینے والا کو یہ کہ احتراز کرے باطل کرنے صدقے اپنے کے سے ساتھ احسان رکھنے اور ایذا دینے کے اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى + یعنی نہ باطل کرو تم اپنے صدقون کو ساتھ احسان رکھنے اور ایذا کے اور حقیقت احسان رکھنے کی یہ ہی کہ جانے اپنے نفس کو احسان کرنے والا فقیر پر پس جہان کہ جانا اپنے نفس کو احسان کرنے والا اوسپر کلیگے اوس سے طرف ظاہر اوسکے افعال مٹانے والے ثواب کے مانند بیان کرنے اور ظاہر کرنے اوسکے کے اوپر طلب مکافات کے اوس سے ساتھ دعا اور ثنا اور خدمت اور توقیر اور تعظیم کے اور لازم اسکو یون تھا کہ جانتا فقیر کو احسان کرنے والا اپنے پر اسلیے کہ کیا اوسنے اپنے ہاتھ کو نائب اللہ تعالی کا بیچ قبض کرنے حق اوسکے کے کہ جس سے نجات اوسکی ہی دوزخ سے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے کہ آنحضرت نے فرمایا صدقہ واقع ہوتا ہی اللہ تعالی کے ہاتھ مین پہلے اسکے کہ واقع ہو سائل کے ہاتھ مین پس چاہیے کہ یقین کرے تصدق کرنے والا کہ مین سونپتا ہون طرف اللہ تعالی کے حق اوسکا اور فقیر لینے والا ہی اللہ تعالی سے رزق اپنا اور پیر ایذا پس ظاہر مین تو یہ ہی کہ توبیخ کرے اور عار دلاوے اوسپر سخت کلامی کرے اور منہ بناوے اور پردہ دری کرے اور طرح طرح سے بکی کرے اوسکی اور باطن کی ایذا کہ جو منبع ظاہر کی ایذا کا ہی دو امر ہین ایک دونون مین سے یہ ہی کہ ناگوار ہوتا ہی کالنا مال کا اپنے قبضے سے اور شدت اسکی اوسکے نفس پر ہوتی ہی اور دوسرے جاننا اسکا کہ مین بہتر ہون فقیر سے اور فقیر بسبب حاجت اپنی کے نہایت ذلیل ہی مجھسے رتبے مین اور منشا ہر ایک کا ان دونون مین سے جہل ہی پر کردہ جو رکھتا ہی تسلیم مال کو یہ جہل اسلیے ہی کہ جسنے مکروہ رکھا خرچ کرنا درہم کا بیچ عقلمند اوس چیز کے کہ برابر ہو ہزار کے پس وہ نہایت احمق ہی اسلیے کہ وہ خرچ کرتا ہی مال واسطے طلب رضا اللہ تعالی کے اور طلب ثواب کے دار آخرت مین حالانکہ وہ بہتر ہی دنیا سے اور دنیا کی چیزون سے اور اپنے نفس کو جو بہتر جانتا ہی اوس سے یہ جہل اس لیے ہی کہ اگر پہچانتا فضیلت فقر کی غنا پر اور پہچانتا خطر اغنیا کا آخرت مین تو نہ حقیر جانتا اوسکو بلکہ برکت حاصل کرتا ساتھ اوسکے اور آرزو کرتا اوسکے درجے کی اسلیے کہ صلحا اغنیا کے داخل ہونگے جنت مین پانسو برس پیچھے فقرا کے اور کیونکر حقیر جانتا ہی فقیر کو استحال مین کہ کیا ہی اوسکو اللہ تعالی نے خادم فقیر کا اسلیے کہ کماتا ہی مال کو اپنی سعی سے اور طلب کرتا ہی کثرت مال کی اوسکے سبب سے اور کوشش کرتا ہی اوسکی محافظت مین اور تکلیف دیا گیا ہی یہ کہ پہنچ کرے فقیر کو بقدر حاجت اوسکی کے اور روکے اوسکو زائد حاجت کو کہ جو ضرر کرے اوسکو اگر پہنچ کرے اوسکو پس غنی طلب خدمت کی کیا گیا ہی واسطے سعی کرنے کے بیچ رزق فقیر کے اور محنت کش ہی اوسکے لیے ساتھ لازم کرنے مشقتون سفرون کے بیچ جنگلون اور دریاؤن کے اور نگہبانی کرنے فضلات کے اقسام دراہم و دنانیر سے یہان تک کہ مرے اور رکھاوین اونکو اغنیا ساتھ باقی رہنے بوجھون گناہون کے کہ کیے ہین اونکے حاصل کرنے مین یَسْتَغْنِ اللّٰهُ تَعَالٰى اَغْنَاهُمْ وَافْقَرَنَا اِلٰى اَنْفُسِنَا بِلُطْفِهٖ وَكَرَمِهٖ وَمَنِّهٖ + مجالس +

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

البتہ جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اونکو نیگ ملیگا جو بس نہو + صو +

بلاشبہ جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے واسطے اونکے ثواب ہی غیر منقطع + تفسیر + کہا ابن عباس نے کہ معنی غیر ممنون کے

غیر مقطوع ہین اور مقاتل نے غیر منقوص یعنی غیر ناقص کیا گیا اور مجاہد نے کہا غیر محسوب یعنی بلا حساب اور کہا سدی نے کہ اوتر ہی آیت بیچ حق بیمارون اور اپاہجون اور بڈھون کے جب کہ عاجز ہو جائین وہ طاعت سے لکھا جاتا ہی اونکے لیے ثواب جیسے خوب صحت کی حالت مین کرتے تھے عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ بندہ جب کہ ہوتا ہی راہ نیک پر کہ عبادت کرتا رہتا ہو پھر بیمار ہو تو ہی تو کہا جاتا ہی واسطے اوسکے فرشتے کے کہ متعین ہی اوسپر یعنی عمل لکھنے کے لیے لکھ تو واسطے اوسکے مانند عمل اوسکے کے کہ کرتا تھا تندرستی مین یہان تک کہ تندرست کرون مین اوسکو یا سمیٹون مین اوسکو اپنی طرف یعنی قبض روح کرون اوسکی ✦ معاً ✦

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

تو کہہ کیا تم منکر ہو اوس سے جسنے بنائی زمین دو دن مین اور برابر کرتے ہو اوسکے ساتھ اور دوسرے وہ ہی رب جہان کا ✦ ع ✦

کہ کیا کفر کرتے ہو تم ساتھ اوس ذات پاک کے کہ جسنے پیدا کیا زمین کو دو دن مین اور مقرر کرتے ہو واسطے اوسکے شریک ہی پروردگار عالمون کا ✦

تفسیر ✦ دو دن مین یعنی اتوار اور پیر مین اور دو دن مین زمین پیدا کی لوگون کی تعلیم کے لیے کہ کار سہولت سے کیا کرین الا اگر اللہ تعالی چاہتا پیدا کرنا اوسکا ایک لحظے مین تو کر سکتا تھا یہ ہی جسنے پیدا کی زمین پروردگار عالمون کا یعنی پیدا کرنے والا تمام موجودات کا اور سردار و پرورش کرنے والا اونکا ✦ **حل** ✦

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝

اور رکھے اوسمین بوجھ اوپر سے اور برکت رکھی اوسکے اندر اور ٹھہرائین اوسمین خوراکین اوسکی چار دن مین پوری پوچھنے والون کو ✦ ع ✦

اور پیدا کیے زمین مین پہاڑ اوپر اوسکے اور برکت رکھی زمین مین اور اندازہ کیا اوسمین قوت اوسکے رہنے والونکا پیچ تمہ چار روز پورے کے بیان واضح کیا گیا واسطے سوال کرنے والون کے ✦ **تفسیر** ✦ اوپر اوسکے پہاڑون کو زمین پر رکھا اسلیے کہ تو منافع پہاڑون کے ظاہر ہون واسطے منافع کے طلب کرنے والون کے اور تو کہ دیکھین لوگ کہ زمین اور پہاڑ بوجھ پر بوجھ ہین اور یہ سب محتاج ہین کسی تھامنے والے کے اور وہ اللہ عزوجل ہی اور برکت رکھی الخ یعنی ساتھ پانی اور زراعت اور درختون اور میوون کے اور قدر کے معنی ہین قسم یعنی تقسیم کی اوسمین قوت اہل زمین کی قسم آدمیون اور چارپایون وغیرہ سے اور کہا ضحاک اور عکرمہ نے کہ مقدر کیا قوت کو ہر شہر مین جو کچھ کہ نہین پیدا کیا دوسرے شہر مین تو کر زندگانی بسر کرے بعض اونکا بعض سے بسبب تجارت کے ایک شہر سے طرف دوسرے شہر کے اور فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ سے مراد ہی فی تمہ اربعۃ ایام یعنی پیچ تمہ چار دن کے اور مراد تتمے سے دو دن مین اور یہ تقدیر اسلیے ضرور ہی کہ اگر جاری کیا جاوے یہ ظاہر پر تو آٹھ دن ہوتے ہین اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ پھر فرمایا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ پھر فرمایا فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ پس ہو گا خلاف قول اللہ تعالی کے اور جگہ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ یعنی واقع مین تو یہ چیزین چھ دن مین پیدا ہوئی ہین جیسے کہ آیت فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ دلالت اسپر کرتی ہی اور اگر فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ظاہر معنی پہ معمول ہو تو آٹھ دن ہو جاتے ہین کہ دو دن مین زمین ہوئی اور چار دن مین قوت اور دو دن مین ساتون آسمان اور سب تقدیر مذکور کے چھ دن ہو گئے دو دن مین زمین دو دن مین قوت دو دن مین آسمان پس فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ کے مطابق ہو گیا یہ حساب اور ایسا ہی امر حسن سے معلوم ہوتا ہی کہا ابن عباسؓ روایت کرتے ہین کہ یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا آپسے حال پیدا ہونے آسمانون اور زمین کا پس فرمایا آپنے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے زمین کو اتوار اور پیر کے دن مین اور پیدا کیا پہاڑون کو اور جو کچھ کہ اونمین منافع ہین منگل کے دن اور پیدا کیا بدھ کے دن درختون اور پانی اور شہرون اور آبادی اور ویرانے کو پس یہ چار دن ہوئے پس فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ

مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝ اور پیدا کیا پنجشنبے کے دن اسمیں آسمان کو اور پیدا کیا جمعے کے دن ستارون اور آفتاب اور چاند اور ملائکہ کو تین ساعت دن باقی رہے تک پھر پیدا کیا بیچ اول ساعت کے ان تین مین سے اجلون کو کہ جسوقت مرین گے مرنے والے اور دوسری ساعت مین ڈالی آفت ہر چیز مرادون چیزون مین سے کہ منتفع ہوتے ہین ساتھ اونکے لوگ اور تیسری ساعت مین پیدا کیا آدم کو اور بسایا اونکو جنت مین اور حکم کیا ابلیس کو اونکے سجدہ کرنے کا اور نکالا اونکو جنت سے آخر ساعت مین کہا یہود یون نے پھر کیا ہوا اے محمد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثُمَّ اسْتَوٰٓى عَلَى الْعَرْشِ یعنی پھر متوجہ ہوا عرش پر کہا یہودیون نے تحقیق خوب کہا آپنے اگر پورا احوال بیان کرتے کہا یہودیون نے پھر استراحت کی پس نہایت غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اوتری یہ آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ فَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ یعنی اور البتہ بلاشبہ پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو اور جو کچھ انکے درمیان مین ہے چھ دنون مین اور نہین پونچا ہمکو کچھ تکان پس صبر کر اے محمد اوس چیز پر کہ کہتے ہین یہ انتہی اور لفظ للسائلین متعلق ہے مقدر کی یعنی مقدر کی اوسمین قوت واسطے طالبین قوت کے کہ جو محتاج ہین اونکے اسلیے کہ ہر ایک طلب کرتا ہے قوت اور سوال کرتا ہے اوسکو یا لفظ للسائلین متعلق ہے محذوف کی گویا کہ کہا گیا هٰذَا الْحَصْرُ لِاَجْلِ مَنْ سَاَلَ فِيْ كَمْ خُلِقَتِ الْاَرْضُ وَمَا فِيْهَا یعنی یہ حصر واسطے اوسکے ہے کہ سوال کرے کہ کتنی مدت مین پیدا کی گئی زمین اور جو کچھ زمین مین ہے ۞ مدّ در منثور ۞

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ۝

پھر متوجہ ہوا طرف آسمان کے اور وہ دھوین کے مانند تھا پس کہا اوسکو اور زمین کو بھی آؤ تم بخوشی یا ناخوشی یعنی تابعدار میرے حکم کے ہو وُ دونو نے کہا دونو نے آئے ہم بخوشی ۞ تفسیر ۞ ثم استوی یہ مجاز ہے اللہ تعالی کے پیدا کرنے سے آسمان کو بسبب ارادے اپنے کے عرب کہا کرتے ہین فَعَلَ فُلَانٌ كَذَا ثُمَّ اسْتَوٰى اِلٰى عَمَلِ كَذَا مراد اوس سے یہ رکھتے ہین کہ فلانے نے پورا کیا اول کام اور شروع کیا دوسرا کام اور سمجھا جاتا ہے اوس سے یہ کہ پیدا ہونا آسمان کا بعد زمین کے پیدا ہونے کے ہے اور یہی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ابن عباس سے یہ بھی منقول ہے کہ کہا اول سب سے پیدا کیا اللہ تعالی نے ایک جواہر کو اور ایک روایت مین ہے سبز جواہر کو طول و عرض اوسکا بقدر مسافت ہزار برس کے بیچ مسافت دس ہزار برس کے کہ جسکے لاکھ برس ہوئے پھر نظر ہیبت سے دیکھا اوسکی طرف پس وہ پگل گیا اور تھرتھرانے لگا پھر اوٹھا اوسمین سے دھوان بسبب مسلط کرنے آگ کے اوسپر یعنی آگ اوس پانی پر متعین ہوئی اور اوسنے اوسکو جوش دیا پس دھوان اوٹھا اوس سے اور کف آئے پانی پر کفون کی تو زمین بنی اور دھوین کا آسمان اور آسمان و زمین کو جو حکم آنے کا کیا اور اونھون نے فرمان برداری کی معنی اسکے یہ ہین کہ اللہ تعالی نے ارادہ کیا ان دونون کے پیدا کرنیکا پس نہٹے وہ اوسکے حکم سے اور پیدا کیے گئے جیسا کہ چاہا تھا پیدا کرنا اونکا اور ہوئے وہ اس بات مین مانند مامور مطیع کے کہ جب وارد ہوا اوسپر فعل مطاع کا اور زمین کو جو آسمان کے ساتھ ذکر کیا بیچ حکم کرنے کے ساتھ آنے کے حالانکہ زمین پیدا کی گئی ہے دو دن پہلے آسمان کے اسلیے کہ جرم زمین کا پہلے پیدا کیا گیا بن پھیلا پھر پھیلایا اوسکو بعد پیدا کرنے آسمان کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا یعنی زمین کو بعد درست کرنے آسمان کے پھیلایا پس معنی یہ ہوئے کہ آؤ تم دونون اوس شکل و صفت پر کہ لائق ہے آنا اوسپر آنا وی زمین پھیلی ہوئی بطور بچھونے کے اپنے رہنے والون کے لیے اور آبادی آسمان گنبد نما چھت اونکے لیے اور معنی کاتیان کے کہ اتینا کا مصدر ہے حصول و وقوع کے ہین جیسے کہ تو آتی علیہ مرضیا یعنی واقع ہوا اوسکا پسندیدہ اور قول اللہ تعالی کا طوعا او کرھا واسطے بیان تاثیر قدرت اوسکی کے ہے آسمان و زمین مین

اور واسطے بیان اسکے کہ نہ قبول کرنا اونکا تاثیر قدرت اوسکی کو محال ہی جیسے کہ کہے تو واسطے اوس شخص کے کہ تیرے قبضے مین ہی لَتَفْعَلَنَّ هٰذَا شِئْتَ اَوْ اَبَيْتَ وَلَنَفْعَلَنَّهٗ طَوْعًا اَوْ كَرْهًا یعنی البتہ کریگا تو یہ خواہ چاہے تو یا نہ چاہے اور البتہ کرتو یہ بخوشی یا ناخوشی + مل + اِئْتِيَا کے معنی لاؤ تم جو کچھ کہ حکم کرون مین تم دونون کو یعنی کرو اوسکو جیسے کہ کہا جاتا ہی اِئْتِ بِمَا هُوَ اَحْسَنُ + یعنی کرو اوس چیز کو کہ جو بہت خوب ہی اور ابن عباس رض سے معنی اِئْتِيَا طَآئِعِيْنَ کے یہ ہین اَعْطِيَا یعنی فرمان برداری کی ہمنے اور بعضونے کہا کہ معنی ائتیا کے یہ ہین کہ نکالو تم دونون وہ چیز کہ پیدا کی ہی سینے تم مین قسم منافع بندون کے سے گویا اللہ تعالی نے فرمایا کہ ای آسمان نکال سورج اپنا اور چاند اپنا اور ستارے اپنے اور ای زمین جاری کر نہرین اپنی اور نکال میوے اپنے اور اگتی چیزین اور فرمایا اون دونون کو کہ کرو بخوشی جو کچھ کہ حکم کرونمین تمکو والا مضطر کرونگا مین تمکو طرف اسکے یہان تک کہ کروگے تم اوسکو بناخوشی پس قبول کیا اونھونے حکم خدا کا بخوشی اور کہا اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ یعنی کرینگے ہم بخوشی + معا +

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا

پھر ٹھہرائے وہ سات آسمان دو دون مین اور اوتارا ہر آسمان مین حکم اوسکا اور رونق دی ہمنے ورلے آسمان کو

بِمَصَابِيْحَ وَحِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○

چراغون سے اور نگہبانی یہ ساردھا ہی زبردست خبردار کا + مو +

پس بنا کے سات آسمان دو روز اور مین اور وحی بھیجی ہر آسمان مین اوسکی تدبیر کی اور زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو ساتھ چراغون کے یعنی ستارون کے اور نگاہ رکھنے یعنی شیاطین سے یہ ہی تدبیر خدا غالب دانا کی + تفسیر + فَقَضٰىهُنَّ کے معنی ہین پس حکم کیا خلقت آسمانون کا دو روز اور مین یعنی پنجشنبہ اور جمعے مین اور وحی بھیجی الخ یعنی اوس چیز کی کہ حکم کیا اوسمین اور تدبیر کی قسم پیدا کرنے ملائکہ وغیرہ سے + مل + دو دون مین زمین بنائی اور دو دون مین پہاڑ اور درخت سبز و جو خلق کی خوراک ہی پھر آسمان سارا ایک سا دھوان سا اوسکو بانٹکر سات کیے اور ہر ایک کا کارخانہ جدا ٹھہرایا پھر آسمان سے کہا کہ آؤ یا زور سے یعنی ارادہ کیا کہ ان دونون کے ملاپ سے دنیا بساؤ اپنی طبیعت سے طائعین تو اور زور سے طائعین تو وہ دونون آئے طبیعت سے آسمان کی شعاع سے گرمی پڑی تو باون اوٹھین اونسے گرد اور بھاپ اور چیز ہی پانی ہوکر برسی چار عنصر زمین پر جمع ہوئے مخلوقات پیدا ہوئی اول پہلے زمین مین رکھین تھین خوراکین یعنی اوسمین قابلیت تھی ان چیزون کے نکلنے کی اور ہر آسمان کا حکم جدا یہ رب کو معلوم ہی کہ وہان کون خلق بستے ہین اونکا کیا اسلوب ہی آسمنی زمین مین ہزاران ہزار کارخانے ہین اوس قدر آسمان کب خالی پڑے ہونگے + مو + تنبیہ + ان آیتون مین اللہ عزوجل نے اپنی قدرتین بیان فرمائین تو لوگ اوسکے برابر کسیکو نہ سمجھین اور اوسکے حکم کو اوسکے حکمون پر مقدم رکھین سوچین کہ زمین آسمان کیسے فرمان بردار ہین باوجود لایعقل ہونے کے اور ہم باوجود اس عقل و تمیز کے اوس سے اور اوسکے حکمون اور عظمت اور کبریائی سے کیسے غافل ہین اور حقیقت مین جسنے کچھ مرتبہ پایا ہی اوسیکی طرف رجوع ہونے سے اور اوسی کی فرمان برداری سے پایا ہی آیا ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کسیسنے پوچھا کہ تمکو اللہ کس چیز سے خلیل ٹھہرایا اونھونے کہا کہ بسبب تین چیزون کے ایک تو یہ کہ غالب کھا سینے اللہ تعالی کے حکم کو اوسکے غیر کے حکم پر اور دوسری یہ کہ نہین اہتمام یعنی سمی کی مینے ساتھ اوس چیز کے کہ کفیل ہوا ہی میرے لیے کہ وہ رزق ہی اور تیسری یہ کہ نہین کھایا مینے کھانا صبح کا اور نہ شام کا مگر ساتھ مہمان کے انتہی اور آیا ہی کہ اگلے بزرگوار رحمہم اللہ تین باتین پر مواظبت کرتے تھے اور آپسمین ایک دوسرے کو بطور نصیحت کے انکو لکھا کرتے تھے ایک تو یہ کہ جسنے عمل کیا آخر کے لیے کفایت کریگا اوسکو اللہ امر دنیا اوسکے کو اور دوسری یہ کہ جسنے نیک کیا باطن اپنا اچھا کریگا اللہ ظاہر اوسکا اور تیسری یہ کہ جسنے درست کیے وہ معاملے کہ درمیان اسکے اور درمیان خدا کے تھی درست کریگا اللہ تعالی اون معاملات کو کہ درمیان اسکے اور درمیان لوگون کے ہین یعنی اوسکی طاعت اور

تنبیہ مفید

ف اوسکے بعد آسمان کی طرف متوجہ ہوا جو دھوان سا تھا

فرمان برداری سے سب کام دنیا کے درست ہو جاتے ہین انتہی اور اوسکی طرف رجوع اور فرمان برداری اوسکی اور اوسکا راضی ہونا نہین حاصل ہوتا ہی مگر ساتھ ترک کرنے خواہش نفسانی اور دنیا کے چنانچہ بعض حکما یعنی دانایان دین سے منقول ہی کہ نہین پائی جاتی ہین چار چیزین مگر چار چیزون کے ترک کرنے سے نہین پایا جاتا ہی دار باقی یعنی آخرت مگر ترک کرے فانی یعنی دنیا کے سے اور اوس گھر کا باقی ہونا اور اسکا فانی ہونا مذکور ہی قرآن مجید مین کہ فرمایا مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنی تمھارے پاس جو کچھ ہی ہو چکنے والا ہی اور اللہ کے پاس جو کچھ ہی باقی ہی اور رضا مولی کی نہین پائی جاتی ہی مگر ترک کرنے ہوا یعنی خواہش نفسانی کے سے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ یعنی جو ڈرا اپنے رب کے سامنے کھڑے رہنے سے اور روکا نفس کو خواہش نفسانی سے پس بلاشبہ جنت اوسکا ٹھکانا ہی اور نہین پایا جاتا ہی درجہ عقبی کا مگر ترک کرنے راحت کے سے دنیا مین کہ فرماتا ہی اللہ تعالی تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ یعنی یہ دار آخرت مقرر کرتے ہین ہم اون لوگون کے لیے کہ نہین چاہتے بڑائی زمین مین اور فساد اور بھلائیان عاقبت کی پرہیزگارون کے لیے ہین اور نہین پائی جاتی جنت مگر مشقت سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ یعنی اور جو لوگ کوشش کرتے ہین ہماری طاعت مین البتہ دکھاتے ہین ہم اونکو راہین اپنی اور بلاشبہ اللہ البتہ نیکوکارون کے ساتھ ہی یعنی محافظت اور مدد کرتا ہی اونکی اور جانتا ہی حال اونکا انتہی اور یہ باتین حاصل ہوتی ہین تلاوت قرآن اور اوسپر عمل کرنے سے اور صالحین کی صحبت اور انکی پیروی سے اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ چار چیزین ہین کہ ظاہر اوسکا فضیلت ہی اور باطن اوسکا فرض مخالطت صالحین کی فضیلت یعنی اولی ہی اور پیروی اونکی فرض اور تلاوت قرآن کی فضیلت ہی اور عمل کرنا اوسپر فرض اور زیارت قبور کی فضیلت ہی اور مستعد رہنا اونکے لیے فرض اور عیادت مریض کی فضیلت ہی اور اوسکو دیکھکر نصیحت حاصل کرنی اور راضی کرنا خصما یعنی مدعیون کا فرض ہی انتہی غرضکہ جسکو اپنا بھلا منظور ہو وہ اوسکی طاعت و فرمان برداری مین جلدی کرے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جو مشتاق ہو جنت کا جلدی کرے بھلائیون کی طرف اور جو ڈرے دوزخ سے باز رہے خواہشون نفسانی سے اور جو ڈرا موت سے حرام ہوئین اوسپر لذتین اور جسنے پہچانا دنیا کو کہ فانی ہی سہل ہوئین اوسپر مصیبتین

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ

پھر اگر وہ ٹلا دین تو تو کہہ میںنے خبر سنادی تمکو ایک کڑاکے کی جیسے کڑاکا آیا عاد اور ثمود پر جب آئے اونکے پاس رسول آگے

اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ قَالُوْا لَوْ شَاۗءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ

سے اور پیچھے سے کہ پوجو کسیکو سوا اللہ کے کہنے لگے اگر ہمارا رب چاہتا تو اوتارتا فرشتے سو ہم تمھارے ساتھ بھیجا

بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝

نہین مانتے ف ع

پس اگر منہ موڑین یعنی ایمان سے بعد اس بیان کے پس کہہ ڈرایا مینے تمکو ایک عذاب سے مانند عذاب عاد و ثمود کے جسوقت کہ آئے اونکے پاس پیغمبر اونکے سونہے کے سامنے سے اور اونکی پیٹھ کے پیچھے سے ساتھ اس بات کے کہ عبادت نکرو مگر خدا کو کہا اونھون نے اگر چاہتا پروردگار ہمارا بھیجتا رسولون کا تو بھیجتا فرشتون کو پس تحقیق ہم ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے تم ہمراہ اوسکے نامعتقد ہین ف تفسیر صاعقہ سے مراد ہر وہ عذاب سخت واقع ہونا کو یا کہ وہ صاعقہ تھا اور اصل صاعقے کی رعد یعنی گرجنا ہی کہا اوسکے ساتھ آگی ہوا مانند عذاب عاد و ثمود کے کہ جھکڑ لگی ہوا سے ہلاک ہوئے اور ثمود جبرئیل کی ایک چیخ سے کہ سبون کے کلیجے پھٹ پڑے اوس سے اور خاص انھین دونون قومون کا ذکر کرنیسے کیا کہ مذکور پیش

رسول کا کافر کے ساتھ ہونا اور اوسکے ساتھ ہونا مومن

تجارت کے سفرون مین انکی بستیون پر گذرتے تھے اور آثار اونکے ہلاک کے دیکھتے تھے موتہ کے سامنے سے الخ یعنی آئے اونکے پاس رسول ہر جانب سے اور کوشش کی اونکے سمجھانے مین اور ہر طرح کے حیلے کیے اونکے حق مین پس نہ سمجھی رسولون نے اونسے مگر سرکشی اور موتہ کا ہونا بلاشبہہ یہ محاورہ ایسا ہی جیسا کہ بیان فرمایا اللہ تعالی نے مقولہ شیطان کا لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ یعنی اونکے آگے مین اونکے پاس ہر جہت سے اور کرونگا مین اونکے باب مین ہر طرح کے حیلے اور حسن بصری رحمہ اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ اسکے معنی ہین کہ ڈرایا رسولون نے اونکو اللہ تعالی کے وقائع سے کہ اونسے پہلے کی امتون مین گذرے تھے اور ڈرایا اونکو عذاب آخرت سے اسلیے کہ رسولون نے جب ڈرایا اونکو اس سے تو آئے اونکے پاس ساتھ وعظ کے طرف زمانۂ ماضی سے اور جو کچھ گذرا اوسمین کفار پر اور طرف مستقبل سے اور جو کچھ گذریگا اونپر اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ جب آئے اونکے پاس رسول اونکے پہلے اور اونکے پیچھے پس تحقیق ہم ساتھ اوس چیز کے الخ معنی اسکے یہ ہین کہ پس جب تم نے شبہہ کیا اور ملائکہ نہین تو ہم نہین ایمان لاتے تم پر اور باوجود اس خبر کے کہ آئے تم ساتھ اوسکے یعنی دین توحید و کتاب آسمانی اور قول اونکا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ہدایت نہین ہی قرار ساتھ ارسال یعنی بھیجنے کے بلکہ یہ جب کلام رسولون کے کہا اور اسمین ایک طرح کا تمسخر اور حقارت ہی جیسے کہ کہا فرعون نے اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ○ یعنی بلاشبہہ رسول تمہارا جو کہ بھیجا گیا ہی طرف تمہارے البتہ دیوانہ ہی اور قول اونکا فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ خطاب ہی اونکی جانب سے واسطے ہود اور صالح اور تمام انبیا کے کہ جنھون نے بلایا طرف ایمان لانے کے ساتھ اپنے اور روایت کیا گیا ہی کہ عتبہ بن ربیعہ خوب گویا تھا قریش مین اونھون نے بھیجا اوسکو آنحضرت کے پاس تو کہ کلام کرے اونسے اور دیکھے کہ کیا جواب دیتے ہین پس آیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ آپ حطیم مین تھے پس نہین پوچھا آپ سے کچھ مگر کہ جواب دیا اوسکا پھر رہی آنحضرت نے یہی قول مِثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ تک پس قسم دی عتبہ نے آنحضرت کو رحم کی اور ہاتھ رکھدیا آنحضرت کے مونہہ پر اور رہنے کرا وٹھ کھڑا رہا خوف اسکے کہ پونہچے قریش کو عذاب پھر خبر دی عتبہ نے قریش کو اسکی اور کہا تحقیق مین پہچانتا ہون سحر اور شعر کو پس قسم خدا کی نہین ہی وہ سحر اور نہ شعر پس کہا اونھون نے اپنے دین سے پھر گیا تو کیا نہین سمجھا تو اوس سے کوئی کلمہ پس کہا عتبہ نے نہین اور نہین آیا مجکو جواب اوسکا پس کہا عثمان بن مظعون نے کہ جان لو تم قسم خدا کی یہ رب العلمین ہی کی طرف سے ہی پھر کھول کر بیان کیا اللہ تعالی نے عذاب عاد و ثمود کا پس فرمایا فاما عاد الخ ✤ مدنی کشاف ✤ بحر ✤

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۭ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ

سو وہ جو عاد تھے غرور کرنے لگے ملک مین ناحق کا اور کہنے لگے کون ہی ہمسے زیادہ زور مین کیا نہین دیکھتے نہین کہ اللہ جسنے

خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ○

اونکو بنایا وہ زیادہ ہی اونسے زور مین اور تھے ہماری نشانیون سے منکر ✤ صح ✤

پس اپر قوم عاد نے پس تکبر کیا زمین مین ناحق اور کہا کون ہی زیادہ تر تمسے قوت مین کیا نہ دیکھا اونھون نے یہ کہ اللہ جسنے پیدا کیا اونکو وہ زیادہ تر ہی اونسے قوت مین اور تھے وہ ساتھ آیتون ہماری کے انکار کرتے ✤ نفسین ✤ اونکے جسم بڑے بڑے ہوتے تھے بدن کی قوت پر غرور آیا غرور کا دم مارنا اللہ کے ہان روا لاتا ہی ✤ صح ✤ تکبر کیا یعنی اظہار بڑائی کا کیا زمین مین اہل زمین پر بسبب اوس چیز کے کہ نہین مستحق تھے بڑائی کے اور وہ قوت تھی اور بڑائی اعضا کی یا غالب ہونے زمین پر بغیر مستحق ہونے کے واسطے حکومت کے اور کہا کون زیادہ تر ہی ہمسے قوت مین یعنی پس ہم اپنی قوت سے عذاب کو دفع کرینگے جب حضرت ہود علیہ السلام نے اونکو اللہ تعالی کے عذاب سے ڈرایا تو اونھون نے جواب مین یہ بات کہی اور وہ بڑے جسیم اور طویل تھے اور پتھر کو پہاڑ مین سے ہاتھ مارکر اوکھیڑ لیتے تھے اور کیا نہ دیکھا یعنی کیا جانا ایسا جاننا کہ قائم مقام دیکھنے کے ہو وہ زیادہ تر ہی اونسے قوت مین یعنی وسیع تر ہی اونسے قدرت مین اسلیے کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر اور وہ قادر ہین بعضی ہی چیزون پر جب

قدرتون اپنی کے اور تھے وہ الزامی جانتے تھے وہ کہ یہ آیتین حق ہین ولیکن اونھون نے انکار کیا اون آیتون کا جیسے کہ انکار کرجائے امانت دار امانت سے ✦صلعم✦

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحِسَاتٍ لِنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ

پھر بھیجی ہمنے اونپر باد ٹھہری زور کی کئی دن نحوست کے کہ چکھادین اونکو رسوائی کی مار دنیا کے جیتے

وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ وَهُمْ لَا يُنْصَرُونَ ○

اور آخرت کی مارین توبھی رسوائی ہی اور اونکو کہین مدد نہین پہونچتی ✦صلعم✦

قولہ صلعم ان الصوت ۱۲

پس بھیجی ہمنے اونپر ایک ہوا تند بیچ دنون نحس کے تو کہ چکھادین ہم اونکو عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا کے اور البتہ عذاب آخرت کا بہت رسوا کرنے والا ہی اور وہ نہ مدد دیے جاوینگے ✦تفسیر✦ صرصر کہتے ہین جھکڑ کی ہوا کو کہ جسمین وقت چلنے کے آواز بہت ہو اور بعضون نے کہا ٹھنڈی ہوا کو کہتے ہین کہ جو کھیتی کو جلادیوے بسبب شدت سردی کے کہا گیا ہی کہ وہ ہوا پچھوا تھی اور نحس نقیض سعد کی ہی یعنی وہ دن منحوس اونپر تھے اور وہ ہوا نحس بدھ کی صبح سے دوسرے بدھ کے آخر تک بیچ اخیر دہہ شوال کے اونپر چلی اور سبکو طریر سے اوکھیڑ ڈالا اور نہین عذاب دی گئی ہی کوئی قوم مگر بدھ کے دن اور کہا ضحاک نے کہ روکا اللہ تعالی نے اونسے مینہہ کو تین برس تک اور چلتی رہی ہوا اونپر یعنی مینہہ کے اور نہ مدد دیے جاوینگے یعنی بتون کو جو پوجتے تھے مدد کرنے کی امید سے وہ مدد اونکی نہین کرینگے ✦صلعم✦ اونکا زور توڑنے کو کم زور مخلوق سے اونکو تباہ کروادیا کہتے ہین دو لوے مہینے مین آخر کے آٹھ دن تھے جن مین وہ باد آئی ✦صح تنبیہ✦ آیا ہی کہ ہوا قوم عاد پر ایسی تند چلی تھی کہ مارے ڈر کے زمین مین گڑھے کھود کھود کو چھپتے تھے اور اوسپر وہ اگر مھون مین سے اوکمار نکالتی تھی اور سر اونچا لیجاکر زمین پر سر کے بل پٹختی تھی اور گردنین اونکی ٹوٹ جاتی تھین اور سر بدن سے جدا ہوجاتا تھا جیسا کہ جلالین مین مذکور ہی بیچ تفسیر اس آیت کے

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ○ یعنی بھیجی ہمنے قوم عاد پر ہوا تند بیچ دن نحس سخت کے کہ وہ بدھ کا دن تھا کہ اونپر سخت تھا کھال لاتی تھی لوگون کو یعنی گرتھے مین سے اور پٹختی تھی سر بل کو یا کہ وہ تھے جڑین کھجور کی جڑ سے اوکھڑی پڑی ہوئین زمین پر پس کیسا ہوا عذاب میرا اور ڈرانا میرا یعنی اونکو سخت عذاب کے بیچ اسمین ذکر نحس کا آیا کوئی اس سے کسی دن کا نحس ہونا سمجھے حق یہ ہی سمجھے بلکہ وہ دن خاص اونھین کے حق مین نحس تھے اسلیے کہ وہ آٹھ دن تھے اگر سبکے حق مین نحس ہون تو کوئی دن مبارک ہی نہو پس یہ جو عوام مین مشہور ہی کہ فلانا دن نحس ہی اور فلانا مبارک یہ عقیدہ کچھ نہین اَلْيَوْمُ يَوْمُ اللّٰهِ ✦سب دن اللہ ہی کے ہین ہان نحوست و مبارکی باعتبار افعال بد اور اچھون کے ہین جسمین جو کوئی گناہ کرے وہ اوسکے حق مین نحس ہی اور جسمین طاعت اللہ تعالی کی کرے وہ مبارک ہی اور عوام اس بات کا وجود ہی نہین سمجھتے بلکہ اولٹا سمجھتے ہین کہ جن دنون مین ناچ و رنگ مین ہین اونکو مبارک سمجھتے ہین اور جن دنون مین فقر و فاقے کے ساتھ طاعت مین مصروف ہین اونکو منحوس جانتے ہین حال انکہ حکم شرع یہ دن کہ باعث اکتساب اجر آخروی کے ہین نہایت مبارک ہین اور گناہ کرنے کے دن منحوس ہین یہان بفصل اسکا مجالس سے اور پر گذر چکا ہی اور تفسیر بحر العلوم مین لکھا ہی کہ یہ جو بعضون نے کہا ہی کہ بدھ روز نحس مستمر اور شوم ہی اور روز پنجشنبہ بروز قضا حوائج اور داخل ہونے کا سلاطین کے پاس اور جمعہ روز خطبہ اور نکاح کا اور روز ہفتہ روز سفر و ضدیعت کا اور انوار دن درخت لگانے اور عمارت کا اور یہ روز سفر اور تجارت کا اور منگل روز خون نکلوانے کا یہ سب واہیتین ضعیف ہین حقیقت مین تمام ایام کو خدا کی طرف جاننا چاہیے اور ساتھ کسی چیز کے کہ عوام مین مشہور ہی مقید نہونا چاہیے کچھ ان چیزون مین سے حدیث صحیح سے ثابت نہیں ہوا مگر افضلیت روز جمعے کی مطلقا البتہ حدیث مین مذکور ہی ✦

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا

اور وہ جو ثمود تھے سو ہمنے اونکو راہ بتائی پھر اونکو خوش لگا اندھے رہنا سوجھنے سے پھر پکڑا اونکو کڑاکے نے ذلت کی مار کے بدلا

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

اوسکا جو کماتے تھے اور بچا دیے ہمنے جو یقین لائے تھے اور بچ چلتے تھے + موضح

ع ۲ ۱۶

اور ایسے ثمود پس راہ دکھائی ہمنے اونکو پس اختیار کیا اونھوں نے نابینائی کو راہ یابی پر پس پکڑا اونکو عقوبت سخت عذاب خواری کے نے بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے اور نجات دی ہمنے اون لوگون کو کہ ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے تھے + تفسیر + راہ دکھائی ہمنے یعنی بیان کی اونکے لیے راہ ہدایت کی اور اختیار کیا نابینائی کو الخ یعنی اختیار کیا کفر کو ایمان پر اور کہا شیخ ابو منصور رحمہ اللہ نے یہ جو فرمایا راہ دکھائی ہمنے احتمال ہی کہ مراد اس سے بیان کرنا ہدایت کا ہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ پیدا کی ہدایت یعنی راہ یابی اونمین پس ہوئے وہ راہ پانے والے پھر کافر ہوئے بعد اسکے اور کونچین کا مین اوسنی کی اسلیے کہ ہدایت جو مضاف طرف خالق کے ہوتی ہی تو ہوتی ہی بمعنی بیان اور توفیق اور پیدا کرنے فعل راہ یابی کے اور ہدایت جو مضاف خلق کی طرف ہوتی ہی تو ہوتی ہی بمعنی بیان کرنے راہ ہدایت کے نہ اور کچھ پھر پکڑا اونکو الخ یعنی زلزلہ آیا ساتھ ایک آواز تند کے اوس آواز سے جگر پھٹ گئے بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے یعنی شرک و گناہ ایمان لائے یعنی جنھون نے اونمین سے اختیار کیا راہ یابی کو نابینائی پر اونکو نجات دی ہمنے اوس عذاب سے اور پرہیزگاری کرتے تھے یعنی بچتے تھے نابینائی کے اختیار کرنے سے ہدایت پر یا یتقون کے یہ معنی ہین کہ ڈرتے تھے خدا تعالی سے + من + موضح + جلالین + تنبیہ + یہ قصے بھی اللہ جل و علا نے اسلیے سنائے کہ دیکھو نافرمانی ہماری بہت ہی بری چیز ہی کہ اوسسے مستحق عذاب دارین کا ہوتا ہی اور خوف اور پرہیزگاری سبب نجات کی پس عاقل کو چاہیے کہ ہرگز نہ سمجھے خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے وحی بھیجی حضرت عزیز نبی علیہ السلام کو کہ جب گناہ کرے تو پہلے نظر کر اوسکے چھٹاپے پر اور نظر کر طرف اوس ذات پاک کے کہ گناہ کیا تو نے اوسکا اور جب پونہچے تجکو تھوڑی سی خیر تو نہ نظر کر اوسکے چھٹاپے کی طرف اور نظر کر طرف اوس ذات باصفات کے کہ جسنے دی تجکو وہ خیر اور جب پونہچے تجکو کوئی بلا تو نہ شکوہ کر میرا طرف خلق میرے کی جیسے کہ نہین شکوہ کرتا ہون مین تیرا اپنے فرشتون سے جسوقت کہ چڑھتی ہین طرف میرے برائیان تیری + علیہ

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝

اور جس دن جمع ہونگے دشمن اللہ کے دوزخ پر پھر اونکی شلین بٹین گی + موضح

ع ۲ ۱۷

اور اوس دن کہ اوٹھائے جاوین دشمنان خدا روانہ کیے ہوئے طرف آگ کے پس وہ ساتھ اس صفت کے ہونگے کہ بعضون کو بعضون کے ہونچنے تک کھڑا کیا جاویگا + تفسیر + یعنی روکے جاوین گے اول اونکے آخرون کے لیے یعنی ٹھہرائے جاوین گے اگلے آئے ہوئے یہان تک کہ ملین ساتھ اونکے پچھلے اور یہ عبارت ہی کثرت دوزخیون سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یوزعون کے معنی ہین یحبسون یعنی روکے جاوین گے اور بعضون کو بعضون سے یوزعون کے معنی کہے ہین ہانکے جاوین گے کہ فرشتے ہانک کر لیجاوین گے دوزخ مین + من + معا +

حَتّٰۤى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

یہان تک کہ جب پونہچے اوسپر بتاوین گے اونکو اونکے کان اور اونکی آنکھین اور اونکے چمڑے جو کچھ وہ کرتے تھے + موضح

ع ۲ ۱۸

یہان تک کہ جب آوین نزدیک دوزخ کے گواہی دینگے اونپر کان اونکے اور آنکھین اونکی اور چمڑے اونکے ساتھ اوس چیز کے کہ تھے کرتے + تفسیر + گواہی چمڑون کی ساتھ جھوٹے حرام وجہ کے ہوگی پھر اگر کہے تو کہ کیونکر گواہی دینگے اوسپر اعضا اوسکے اور کیونکر بولینگے تو جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ عزوجل گویا کریگا اونکو اسی طرح کہ پیدا کریگا اونمین کلام کو اور کہا سدی اور ایک جماعت نے کہ مراد جلود سے یعنی چمڑون سے

فرمینگے اونکی ہین اور کہا مقاتل نے کہ بولینگے ہاتھہ پانون اونکے ساتھہ اون اعمال کے کہ چھپاوین گی زبانین اونکی جیسے کہ پاک پروردگار فرماتا ہی اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ یعنی آج کے دن مہر کردینگے ہم اونکے مونہون پر اور بولینگے ہمسے ہاتھہ اونکے اور گواہی دینگے پانون اونکے ساتھہ اور جنچیزکے کہ کرتے تھے ✦ مدٹ معا

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ

اور وہ کہینگے اپنے چمڑون کو تنے کیون بتایا ہمکو وہ بولے ہمکو بلوایا اللہ نے جسنے بلوایا ہی ہر چیزکو اور اوسی نے بنایا تمکو

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

پہلی بار اور اوسی کی طرف پھیرے جاتے ہو ✦ موٹ

اور کہینگے یعنی وہ کفار کہ جمع کیے جاوینگے طرف دوزخ کے اپنے چمڑون کو کیون گواہی دی تنے ہمپر کہینگے کہ گویا کیا ہمکو اوس خدا نے کہ گویا کیا ہی ہر چیز کو اور اوسنے پیدا کیا تمکو اول بار اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے ✦ تفسیر کافر کے اعمال جب فرشتے لاوینگے لکھے ہوئے وہ منکر ہونگے کہ یہ ہمارے دشمن ہین دشمنی سے ہمپر جھوٹ لکھدیا تب آسمان و زمین سے گواہی دلواویگا کہیگا یہ بھی دشمن ہین یارب تیرے ہان ظلم نہین کوئی ہمارا دوست گواہی دے تو سند ہی تب اونکے ہاتھہ پانون بولینگے ✦ موٹ کہینگے یعنی جب کہ گران اور ناگوار گذرے گی گواہی اونکی ہر چیز کو یعنی حیوان ہین سے اور معنی یہ ہین کہ بولنا ہمارا عجب نہین ہی اوس خدا کی قدرت سے کہ جو قادر ہی اور گویا کرنے ہر حیوان کے ✦ مل گویا کیا ہر چیز کو یعنی اوس چیز کو کہ ارادہ کیا اوسکے بولنے کا اور اوسنے پیدا کیا تمکو الخ ✦ بعضون نے کہا کہ یہ بھی کلام چمڑون ہین کا ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ اللہ تعالی کا کلام ہی مانند کلام مابعد اسکے کے کہ وہ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ الخ ہی اور یہ تقریب اپنے ماقبل کی ہی اسطرح کہ جو قادر ہی تمھارے پیدا کرنے پر پہلی بار اور تمھارے پھر پیدا کرنے پر بعد موت کے وہ قادر ہی اوپر گویا کرنے چمڑون تمھارے کے اور بعضا تمھارے کے ✦ جلا ابن عباس سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا ابن ازرق کو کہ روز قیامت کے آویگا لوگون پر اوس سے ایک وقت کہ نہین بولینگے اور نہین عذر کرینگے اور نہین کلام کرینگے یہان تک کہ اذن دیا جاویگا اونکو پس جھگڑینگے آپسمین پھر انکار کرینگا انکار کرنے والا شرک کرنے کا ساتھہ اللہ کے پس قسم کھاوینگے اللہ تعالی سے جیسے کہ قسم کھاتے ہین تمسے پس اوٹھاویگا اللہ تعالی اونپر گواہ جسوقت کہ انکار کرینگے اونکے نفسون سے اونکی بدن کو اور آنکھون کو اور ہاتھون کو اور پانون کو اور مہر کردیگا اونکے مونہون پر پھر کھولے جاوینگے اونکے لیے مونہہ پس جھگڑینگے اعضا سے پس کہینگے اعضا کہ گویا کیا ہمکو اوس اللہ نے کہ گویا کیا ہر چیز کو اور اوسنے پیدا کیا تمکو پہلی بار اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے پس اقرار کرینگی زبانین بعد انکار کرنے کے ✦ درمنثور

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ

اور تم پردہ نکرتے تھے اسسے کہ تمکو بتاوینگے تمھارے کان نہ تمھاری آنکھین نہ تمھارے چمڑے پر تمکو یہ خیال تھا کہ

اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

اللہ نہین جانتا بہت چیزین جو کرتے ہو ✦ موٹ

اور پردے مین نہین چھپتے تھے تم یعنی دنیا مین اسکے ڈر سے کہ گواہی دینگے تمپر کان تمھارے اور آنکھین تمھاری اور چمڑے تمھارے ولیکن گمان کرتے تھے تم کہ خدا نہین جانتا بہت اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم ✦ تفسیر یعنی غیر سے چھپ کر گناہ کرتے تھے یہ خبر نتھی کہ ہاتھہ پانون بتاوینگے ان سے بھی پردہ کرین ✦ موٹ اور پردے مین نہین چھپتے تھے تم الخ یعنی تم چھپتے تھے ساتھہ دیوارون اور پردون کے وقت کرنے فواحش کے اور نہین تمکو پردہ کرنا تمھارا بخوف اسکے کہ گواہی دینگے تمپر اعضا تمھارے اسسے کہ نہین جانتے تھے تم انکی

گواہی دینے کو تم پر بلکہ تم منکر تھے بعث و جزا کے بالکل ولیکن گمان کرتے تھے تم الخ یعنی ولیکن تم نہیں چھپاتے تھے مگر گمان اسکے کہ اللہ نہیں جانتا بہت چیزیں جو کرتے ہو اور وہ اعمال پوشیدہ تمہارے ہیں ۔ ف زاد المسیر میں لکھا ہے کہ کفار کہتے تھے کہ جو کچھ کہ ہم ظاہر میں کرتے ہیں خدا جانتا ہے اور اعمال پوشیدہ ہمارے کو نہیں جانتا یہ آیت آئی اور رد اوسکا کیا اور بعضوں کے نزدیک معنی وما کنتم تستترون کے ہیں اور نہیں ڈرتے تھے تم اور بعضوں کے نزدیک ہیں نہیں گمان کرتے تھے تم ۔ بحر کہا ابن مسعود نے کہ میں چھپا ہوا تھا کعبے کے پردے میں پس آئے تین شخص ایک تو قریشی تھا اور دو ثقفی یا ایک ثقفی اور دو قریشی پیٹ اونکے بڑے بڑے تھے اور دل اونکے کم سمجھ تھے پس کیا اونھوں نے ایسا کلام کہ نہیں سنتا تھا اسمیں پس کہا ایک نے اونمیں سے کہ کیا جانتے ہو تم اللہ کو کہ سنتا ہے ہمارا کلام یہ بھی کہا دوسرے نے کہ ہم جب بلند کرتے ہیں آواز میں اپنی تو سنتا ہے اوسکو اور جب کہ نہیں بلند کرتے ہیں ہم آواز نہیں سنتا اوسکو پھر کہا تیسرے نے کہ اگر سنتا ہے اوسر کلام میں سے کچھ تو سنتا ہے کل کو کہا ابن مسعود نے پس ذکر کیا میں نے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت وما کنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم الخ یعنی اور نہیں تھے تم کہ چھپتے تھے تم اس سے کہ گواہی دیوے تم پر کان تمہارے اور نہ آنکھیں تمہاری اور نہ کھالیں تمہاری ولیکن گمان کیا تم نے کہ نہیں جانتا اللہ بہت سی باتیں جو تم کرتے ہو اور یہ گمان جو کیا تم نے اپنے رب کے ساتھ گمان کیا اوسنے تمہارے ساتھ پھر ہو گئے تم زیان کاروں سے اگر صبر کریں پس آگ ٹھکانا ہے اونکا اور اگر طلب کریں عتبیٰ پس نہیں ہیں وہ طلب کیے ہوؤں سے ۔ تفسیر یعنی دنیا میں بعضی بلا صبر سے آسان ہوتی ہے وہاں صبر کریں یا نکریں دوزخ گھر ہو چکا اور بعضی بلا ٹلتی ہی نہیں صبر کرنے سے وہاں بہتیرا چاہیں کہ منت کریں کوئی قبول نہیں کرتا ۔ موضح پس اگر صبر کریں الخ یعنی پس اگر صبر کریں نہیں نفع دیگا اونکو صبر اور نہیں چھٹیں گے اور وان یستعتبوا الخ کے معنی یہ ہیں کہ اگر طلب کریں رضا حق پس نہیں ہونگے وہ راضی کیے گیوں سے کہ اللہ راضی ہو اور یا یہ معنی ہیں کہ اگر توبہ کریں پس نہیں توبہ قبول کیجاوے گی ۔ وقال

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

اور یہ وہی تمہارا خیال ہے جو رکھتے تھے اپنے رب کے حق میں اسی نے تمکو کھپایا پھر آج رہ گئے ٹوٹے میں ۔ موضح

اور اس گمان تمہارے نے کہ ساتھ غلط اندیشے کے کیا تمنے بیچ حق پروردگار اپنے کے ہلاک کیا تمکو پس زیانکار ہوئے تم ۔ تفسیر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زمرے کوئی تم میں سے مگر اس حال میں کہ اچھا رکھتا ہو گمان ساتھ اللہ تعالیٰ کے اسلیے کہ ایک قوم کو ہلاک کیا گمان بد رکھنے اونکے نے ساتھ اللہ کے پس فرمایا اللہ عزوجل نے وذٰلکم ظنکم الخ انتہی ۔ اور اسمیں تنبیہ ہے اسپر کہ حق ہے مومن پر یہ کہ نہ نکلے اوسکے ذہن سے یہ کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے جاسوس پوشیدہ مستعین ہیں یعنی ہاتھ پانوں وغیرہ بمنزلہ جاسوس کے میں خمیر دیا گیا ہے میں روز قیامت کے مالک حقیقی کے آگے سب حال اسکا کھولینگے اور سوقت کچھ عذر و حیلہ پیش نہ چلے گا پس اس بات کو ذہن میں حاضر رکھے یہاں تک کہ خلوتوں کے وقتوں میں بھی نہایت درجہ رکھے اپنے رب کی جانب کہ وہ تو بہرحال دیکھتا ہی ہے جاسوس بھی لگا رکھے ہیں کہ لکھ لکھا عرض حال کرینگے اس خلوت میں مجھے یوں نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ خلوت ہے کون دیکھتا ہے بلکہ بہت ڈرے اور بہت بچاوے اپنے کو بہ نسبت جلوت کے اور بدگمانی نہ رکھے اپنے دل میں تو کہ مشاہدت اون بدگمانیوں کے ساتھ نہ لازم آوے ۔ دُرِّ منثور کشاف

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ○

پھر اگر وہ صبر کریں تو آگ ٹھکانا ہے انکا اور اگر وہ منایا چاہیں تو اونکو کوئی نہیں مناتا ۔ موضح

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ
اور لگا دیے ہمنے اوپر تنبیہ بھر انہوں نے بھلا دکھایا انکو جو سامنے آگے اور جو سامنے پیچھے اور ٹھیک پڑی اوپر بات ان کر سب فرقوں مین

قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ۝
جو ہو چکے ہین انسے آگے جنون کے اور آدمیون کے وہ تھے ٹوٹنے والے ✦ مؤ

ع ۳ ۱۷

اور مقرر کیے ہین ہمنے واسطے اونکے ہمنشین یعنی شیاطین مین سے واللہ اعلم ✦ پس آراستہ کیا اون ہمنشینون نے واسطے اونکے جو کچھ کہ آگے مونہہ اونکے کے ہی اور جو کچھ کہ اونکی پیٹھ کے پیچھے ہی یعنی وسوسہ ڈالا کہ دنیا قابل رغبت کے ہی اور آخرت قابل رغبت کے نہین واللہ اعلم اور ثابت ہوا واسطے اونکے وعدہ عذاب کا داخل ہوئے ہیچ امتون کے کہ پہلے انسے یعنی اہل مکہ سے گذرے جن و انس سے تحقیق وہ زیانکار تھے ✦

تفسیر ✦ قرناء جمع قرین کی ہی یعنی دوست پوشیدہ شیاطین سے مانند قول اللہ تعالی کے وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۝ یعنی اور جو کوئی موندہ موڑے رحمن کے ذکر سے متعین کرتے ہین ہم اوسکے لیے شیطان کو پس وہ اوسکے لیے ہمنشین ہی اور مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ سے مراد ہین وہ اعمال اونکے کہ جو پہلے کر چکے اور مَا خَلْفَهُمْ وہ اعمال کہ قصد رکھتے ہین اونکا یا مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ امر دنیا اور اتباع شہوات اور مَا خَلْفَهُمْ امر آخرت کہ کہتے ہین کہ لا بعث ولا حساب یعنی نہ اوٹھنا ہے اور نہ حساب و عدہ عذاب کا کہ فرمایا کہ مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ یعنی البتہ بھرنگا مین دوزخ کو جن و انس سے اور لَهُمْ مین ضمیر بھرتی ہی اہل مکہ کی طرف اور اگلی امتون کی طرف ✦ **مل تنبیہ** ✦ اس آیت شریف سے معلوم ہوا کہ کفار و فجار کی نظر مین شیاطین دنیا کو اور دنیا کے امور کو اور گناہ و شہوات کو آراستہ کر کر دکھاتے ہین اور آخرت سے بے رغبت کرتے ہین اور اہل اللہ کا حال خلاف اسکے ہوتا ہی یعنی دنیا اونکی نظر مین ہیچ معلوم ہوتی ہی اور زہد و تقوی اختیار کرتے ہین اور آخرت کا بہت اہتمام ہوتا ہی اونکو حضرت سرور عالم علیہ الف الف صلوات کا حال سنو کہ آپ کیسے بے رغبت تھے دنیا مین اور آخرت ہی کا اہتمام رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہان وہ لیٹے ہوئے تھے چارپائی پر کہ نہین تھا درمیان حضرت کے اور درمیان اوسکے بچھونا تحقیق نشان ڈال دیے تھے چارپائی نے آپکے پہلو مین لگائے ہوئے تھے تکیہ چمڑے کا کہ بھرا ہوا تھا اوسکا پوست خرما تھا عرض کیا مینے ای رسول خدا دعا کیجیے اللہ سے کہ فراخی کرے آپکی امت پر پس تحقیق فارس و روم پر فراخی کی گئی ہی حال انکہ وہ نہین عبادت کرتے اللہ کی پس فرمایا آنحضرت نے کیا اسی فکر مین ہی تو ای ابن خطاب یہ قوم ہین کہ جلدی کی گئی ہین اونکے لیے اذ تمین اونکی زندگانی دنیا مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کیا نہین راضی ہی تو یہ کہ ہو وے اونکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت ✦ اور ایسا ہی حال حضرت کی اور صحابہ کرام کا تھا چنانچہ آیا ہی کہ کسیے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کس سبب سے تو نے زہد اختیار کیا تو نے کہا بسبب تین چیزون کے دیکھا مینے قبر کو متوحش اور میرے ساتھ کوئی مونس ہونیکا نہین اور دیکھی مینے راہ آخرت کی دراز اور توشہ میرے ساتھ ہی نہین اور دیکھا مینے جبار کو قاضی یعنی حاکم اور میرے پاس کچھ حجت ہی نہین اور جانا چاہیے کہ زہد کسکو کہتے ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ زہد مین تین حرف ہین زا اور ہا اور دال پس زا سے تو زاد المعاد مراد ہی اور ہا سے ہدایت دین کی اور دال سے دوام طاعت خدا پر اور ابو بکر وراق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا زا سے ترک دنیا اور ہا سے ترک ہوی اور دال سے ترک دنیا ✦ **مشکوۃ ہو منہا** ✦

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ۝
اور کہنے لگے منکر نہ کان دھرو اس قرآن کے سننے کو اور بک بک کرو اسکے پڑھنے مین شاید تم غالب ہو ✦ مؤ

اور کہا کافرون نے کہ مت تم اس قرآن کو اور کلام بیہودہ کو مت سنو اسکے پڑھنے اوسکے کہ شاید تم غالب ہو وے ✦ **تفسیر** ✦

آنحضرت جب کہ مین قرآن پڑھتے تو بلند آواز سے پڑھتے پس مشرک ہنساتے لوگون کو اونکے پاس سے اور بعضے مشرک بعضون کو کہتے کہ جب محمد قرآن پڑھے تو نہ سنو تم قرآن اور وقت پڑھنے اوسکے کے شور و شغب کیا کرو ساتھ خرافات و ہذیان کے اور سیٹیان اور تالیان بجاؤ تو کہ وہ مشوش ہو اور قرآن مین متشابہ لگین پھر جکا ہو ہائے بسبب ثقل کے اور غالب آو تم اوسکے پڑھنے پر ۔ مدل معا ۔

فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

سو ہمکو ضرور چکھانی منکرون کو سخت مار اور اونکو بدلا دینا بُرے سے بُرے کامون کا جو کرتے تھے ۔ مق

پس البتہ چکھاوینگے ہم کافرون کو عذاب سخت اور سزا دینگے ہم بسبب بدترین اوس چیز کے کہ کرتے تھے ۔ تفسیر ۔ جائز ہے کہ مراد کافرون سے یہان وہی بلبک کرنے والے اور حکم کرنے والے اونکو بلبک کرنے کا ہون بالخصوص اور جائز یہ بھی ہے کہ عام کافر ذکر کیے گئے تاکہ یہ بھی اونکے ذکر کے تحت داخل ہو جائین اور اخیر جملے کا حاصل یہ ہے کہ بہت بڑا عذاب کرینگے ہم اوپر بدترین اعمال اونکے کے اور وہ کفر ہے ۔ مدل ۔

ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ○

یہ سزا ہے اللہ کے دشمنون کی آگ اونکو اوسمین گھر ہمیشہ رہنے کا بدلا دیا جسنے برحسب اوسکے کہ ہماری آیتون سے انکار کرتے تھے ۔ مو

یہ ہے جزا دشمنان خدا کی کہ آگ ہے اونکے لیے دوزخ مین گھر ہمیش رہنے کا بدلا دیا جسنے برحسب اوسکے کہ ہماری آیتون کا یعنی قرآن کا انکار کرتے تھے ۔ تفسیر ۔ دوزخ مین گھر ہمیشہ رہنے کا یعنی دوزخ فی نفسہا گھر ہمیش رہنے کا جیسے کہ تولک فی عقبی الدار الدار الشرور یعنی تیرے لیے اس گھر مین گھر خوشی کا اور تو مراد رکھتا ہے دار کو بعینہا یعنی مراد یہی ہے کہ یہ گھر سرور کا ہے ۔ مدل ۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا

اور کہینگے جو لوگ منکر ہین اے رب ہمارے ہمکو دکھا وہ دونون جنہون نے ہمکو بہکایا جن سے اور جو آدمی کہ ڈالین ہم اونکو اپنے پاؤن کے نیچے

لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ○

کہ وہ رہین سب سے نیچے ۔ مق

اور کہینگے کافر یعنی دوزخ مین اے پروردگار ہمارے دکھا ہمکو وہ دو شخص یعنی دو فریق کہ گمراہ کیا اونھون نے ہمکو جنس جن اور جنس انسان سے تو کہ ڈالین ہم دونون کو نیچے قدمون اپنے کے تو کہ ہوین بہت نیچے رہون مین سے ۔ تفسیر ۔ دو شخص یعنی دو شیطان کہ جنھون نے گمراہ کیا ہمکو جنس جن اور انس سے اسلیے کہ شیطان دو قسم پر ہے جن مین کا اور انسان مین کا فرمایا اللہ تعالی نے وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یعنی ہم اوسی طرح ٹھہرائے ہمنے ہر نبی کے لیے شیاطین انس اور جن کے یعنی اوانمین سے ابلیس وقابیل ہین کہ نکالا اونھون نے کفر و قتل کو نیچے قدمون اپنے کے یعنی آگ مین بہت نیچے رہون مین سے یعنی اشد ہون عذاب مین ہمسے ۔ مدل جلا ۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا

تحقیق جنھون نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر اوسی پر ٹھہرے رہے اونپر اوترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو نہ غم کھاؤ

وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ○

اور خوشی ہو اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا ۔ مق

تحقیق اون لوگون نے کہا پروردگار ہمارا اللہ ہی یعنی بولے توحید پھر قائم رہے اوترتے ہین اونپر فرشتے یعنی نزدیک موت کے کہ مت ڈرو

یعنی دوزخ کے نیچے طبقے مین ہون گے ۱۲ بحر

اور غم نہ کھاؤ اور خوش حال ہو و ساتھ بہشت کے کہ تمکو وعدہ دیا جاتا تھا + تفسیر + پھر قائم رہے یعنی ثابت رہے اقرار پر اور اسکے
مقتضیات یعنی لوازمات پر اور حضرت صدیق سے منقول ہو کہ مستقیم رہے ازراہ فضل کے جیسے کہ مستقیم ہوئے اور دوسرے قول کے یعنی جیسے
اقرار اوسکی سبوبیت کا زمان سے کیا ویسے ہی فعل مین بھی استقامت کی یعنی شرک نکیا اور نماز روزہ وغیرہ فرائض واجبات پر مستقیم رہے
اور یہ بھی حضرت ابوبکر سے منقول ہو کہ اونھون نے یہ آیت پڑھی پھر کہا یعنی لوگون سے کیا کہتے ہو تم اسکے معنی کہا لوگون نے یعنی ہیچ بیان
معنی ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کے کہ پھر گناہ نکیا کہا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ حمل کیا تمنے امر دین کو بڑی دشواری پر کہا لوگون نے پھر تم کیا کہتے ہو
کہا صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ یہ مراد ہو کہ نہ رجوع کی طرف بت پرستی کے یعنی شرک نکیا بعد اقرار توحید کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے معنی استقاموا کے منقول
ہین کہ مستقیم رہے امر و نہی پر اور نہ فریب کیا مانند فریب کرنے لومڑی کے یعنی منافق نہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہو کہ خاص کیا
عمل کو اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہو کہ ادا کیا اونھون نے فرائض اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مستقیم رہے اوامر و فرائض پر اور کہا سفیان
بن عبد اللہ ثقفی نے کہ کہا میںنے یا رسول اللہ بتایئے مجکو ایک امر کہ چنگل مارون اوسپر فرمایا قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی کہہ میرا
اللہ ہی پھر استقامت کر یعنی جن باتون سے منع فرمایا ہی اونسے بچ اور جن باتو ہے کرنے کو کہا ہی اونکو بجا لا کہا سفیان نے پھر کہا میںنے کنایت
ڈر کی چیز ہی کہ ڈرتے ہین آپ مجپر اوس سے پس پکڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان اپنی پھر نرمایا یعنی اسکا بڑا ڈر ہی کہ اسسے کلمات
کفر وغیرہ گمناہ کی باتین سرزد ہوتی ہین اور کہا حسن بصری رح نے کہ مستقیم رہے اللہ کے امر پر کہ کرتا رہے طاعت اوسکی اور بچے نافرمانی
اوسکی سے اور فضیل سے ہو کہ بے رغبتی کی دنیا فانیہ سے اور رغبت کی باقیہ یعنی آخرت کی اور کہا بعضون نے کہ حقیقت استقامت کی الْفِرَارُ
لَا الْفِرَارُ بَعْدَ الْاِقْرَارِ یعنی ٹھہرے رہنا اقرار توحید وغیرہ ضروریات دین پر پھر نہ بھاگنا بعد اقرار کرنے کے اور یہ گے اونپر فرشتے نزدیک
موت کے ساتھ خوش خبری کے اور بعضون نے کہا کہ خوش خبری دینی تین جگہہ ہوگی نزدیک موت کے اور قبر مین اور جبکہ اوٹھینگے اپنی قبرون سے
اور حرف اَلَّا تَخَافُوْا مین یعنی ای کہ ہی بامنحصر ہی تقدیر سے اور اصل اسکی بانہ لا تخافوا ہی اور ابن مسعود کی قرارت مین لا تخافوا ہی
یعنی بغیر ان کے یعنی یَقُوْلُوْنَ لَا تَخَافُوْا یعنی اور ترین گے فرشتے کہتے ہوئے مت ڈرو اور نہ ڈرو اوس چیز سے کہ پیش آنی ہی یعنی موت اور امر آخرت
اور نہ غم کھاؤ اوس چیز پر کہ چھوڑتے ہو امر دنیا اپنے سے یعنی اہل اور اولاد یا دین پس ہم کارساز ہین تمھارے ان سب مین کذا قال المجاھد
فی تفسیر الآیۃ پس خوف اوس غم کو کہتے ہین کہ لاحق ہو بسبب توقع مکروہ یعنی ناگوار چیز کے اور حزن وہ غم ہی کہ لاحق ہو بسبب واقع ہونے
مکروہ کے یعنی فوت ہونے چیز نافع کے یا حاصل ہونے ضرر دینے والی چیز کے اور معنی یہ ہین کہ اللہ نے لکھدیا ہی تمھارے لیے امن ہر غم سے پس
نہین چکھوگے اوسکو کبھی اور وعدہ دیا جاتا تھا یعنی دنیا مین اور کہا محمد بن علی ترمذی نے کہ اور ترین گے اونپر فرشتے نزدیک مفارقت ارواح
کے بدنون سے ساتھ اس بات کے کہ نہ ڈرو سلب ایمان سے اور نہ غم کھاؤ گناہون کا اور خوش حال ہو و ساتھ داخل ہونے اون جنتون کے کہ وعدہ دیے جاتے
تھے تم زمانہ گذشتہ مین + نُزُلٌ مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ + زید بن اسلم سے روایت ہو کہ کہا آتے ہین فرشتے مومن کے پاس نزدیک موت کے
اور کہتے ہین لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَاَبْشِرْ بِالَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ + یعنی مت ڈر اوس چیز سے کہ جانے والا ہی تو اوسپر پس جا تا رہتا ہی خوف اوسکا
اور کہتے ہین فرشتے لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَى الدُّنْيَا وَكُنْ عَلٰى اَهْلِهَا وَاَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ + یعنی نہ غم کھا دنیا پر اور اہل دنیا پر اور خوشی سن
جنت کی پس مرتا ہو اس حال مین کہ ٹھنڈی کی ہو اللہ نے آنکھ اوسکی یعنی شادان فرحان مرتا ہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ کہا حرام ہو
نفس پر یہ کہ نکلے دنیا سے یہاں تک کہ جانے کہ کہان بازگشت ہی اوسکی یعنی دوزخ مین یا بہشت مین اور مجاہد سے ہو کہ کہا بلا شبہ مومن کو
خوش خبری دی جاتی ہی ساتھ صلاحیت فرزند اوسکے بعد اوسکے تو کہ ٹھنڈی ہو آنکھ اوسکی اور انس سے روایت ہو کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دوست رکھتا ہی ملنا اللہ کا دوست رکھتا ہی اللہ ملنا اوسکا کہا ہم نے یا رسول اللہ ہم تو کراہت کرتے ہین موت کو

ف ۱ یعنی ظاہر و باطن یکسان ہو روبہ بازی ہو اور ہیچ دوسرے دوست کی بندگی نہ دیکھے اور ہمیشہ علی الاخلاص کرتا رہے اور ہو کہا کہ اوسکو بہشت مین منزلہ مہمانی کے

ف ۲ یعنی ہمارے دوست ہین دنیا مین اور آخرت مین

فرمایا نہین ہی یہ کراہیت موت کی ولیکن مومن کے پاس وقت موت کے آتا ہی بشارت دینے والا اللہ کی طرف سے ساتھہ اوس چیز کے کہ وہ جانے والا ہی طرف اوسکے پس نہین ہوتی ہی کوئی چیز محبوب تر طرف اوسکے اوس سے کہ ملے اللہ سے پس دوست رکھتا ہی اللہ ملنا اوسکا اور تحقیق فاجر یا کافر جب آتا ہی وقت موت اوسکی کا آتا ہی اوسکے پاس فرشتہ ساتھہ اوس چیز کے کہ وہ جانے والا ہی طرف اوسکے یعنی شر کے پس مکروہ رکھتا ہی وہ ملنا اللہ کا پس مکروہ رکھتا ہی اللہ ملنا اوسکا اور ثابت ہے کہ اونھون نے پڑھی سورۂ سجدہ یعنی یہی سورت یہان تک کہ پونہچے اسمقام کو تتنزل علیھم الملئکۃ پس ٹھہر گئے پھر کہا کہ پونہچا ہی مجکو یہ کہ بندۂ مومن کو جب اوٹھاویگا اللہ اوسکی قبر سے تو ملینگے اوس سے دو فرشتے اوسکے وہ جمعے ساتھہ اوسکے دنیا مین پس کہینگے وہ واسطے اوسکے کہ مت ڈر اور نہ غم کھا اور خوشی سن اوس جنت کی کہ وعدہ دیا جاتا تھا تو پس امن دیتا ہی اللہ اوسکے ڈر سے اور ٹھنڈی کرتا ہی آنکھہ اوسکی پس نہین ہوگی کوئی بڑی چیز کہ ڈریں گے لوگ اوس سے روز قیامت کے مگر کہ وہ مومن کے لیے ٹھنڈک آنکھ کی ہوگی بسبب اوس چیز کے کہ ہدایت کیا اوسکو اللہ نے اور بسبب اوس چیز کے کہ عمل کرتا تھا دنیا مین **درمنثور**

نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا

ہم ہین تمھارے رفیق دنیا مین اور آخرت مین اور تمکو وہان ہی جو چاہے جی تمھارا اور تمکو وہان ہی

مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ۝

جو منگو اوٗ مہمانی ہی اوس بخشنے والے مہربان سے **موضح**

ہم دوست تمھارے تھے زندگانی دنیا مین اور آخرت مین بھی اور تمھارے لیے ہی وہان جو کچھہ چاہین دل تمھارے یعنی نعمتون مین سے اور تمھارے لیے ہی وہان جو کچھہ کہ درخواست کرو تم بطریق مہمانی کے جانب خدا بخشنے والے مہربان کے سے **تفسیر** فرشتے اوترتے ہین حشر کے دن جسمون مین ہر یک پاوے اپنا فکر اور غم ہوگا یا مرنے کے وقت اوترتے ہین یہ کہتے ہین **موضح** ہم دوست تمھارے تھے جیسے کہ شیاطین ہمنشین اور بھائی گمراہون کے ہونگے پس اسی طرح فرشتے دوست متقیون کے ہین دارین مین اور نزل کہتے ہین مہمان کے رزق کو مجاہد سے منقول ہی بیچ تفسیر آیت نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ کے کہ کہا رفیق تمھارے تھے دنیا مین نہین جدا ہونگے ہم تمسے یہان تک کہ داخل ہووین ہم ساتھہ تمھارے جنت مین اور کہا سدی نے کہ کہینگے واسطے اونکے فرشتے ہم نگہبان ہین جو کہ تھے ساتھہ تمھارے دنیا مین اور دوست تمھارے ہین آخرت مین نہین جدا ہووینگے ہم تمسے یہان تک کہ داخل ہو بہشت مین **درمنثور** **معالم** **تنبیہ** جاننا چاہیے کہ معنی استقامت کے بحسب اقوال اکثر حضرات مذکورین کے یہی معلوم ہوتے ہین کہ احکام خدا تعالی کے بجا لاوے اور جن چیزون سے منع کیا ہی اوسسے باز رہے اور یہی معنی استقامت کے سید جمال الدین نے بیچ شرح حدیث قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ کے لکھے ہین کہ کہہ ایمان لایا مین ساتھہ اللہ کے یعنی ساتھہ تمام اون چیزون کے کہ واجب ہی ایمان لانا اوپر ہمہ استقامت کر اوپر بجا لانے اوامر کے اور بچنے کے ممنوعات سے از روے قلب و قالب کے انتہی **موضح** اور ایسہ ہی طیبی نے لکھا ہی بیچ شرح لفظ ثم استقم کے کہ یہ لفظ جامع ہی واسطے بجا لانے تمام اوامر کے اور بچنے کے تمام نواہی سے اسلیے کہ مومن بے اگر ترک کیا ایک امر تو نہین ہوگا مستقیم طریق مستقیم پر بلکہ مدخل کیا اوس سے یہان تک کہ رجوع کرے طرف اوسکے انتہی **موضح** اب سوچنا چاہیے کہ اللہ و رسول کی اطاعت سے کیا کچھہ نعمتین اور درجے حاصل ہونگے پس آیا اطاعت کرکے نعمتین اور درجات عالیات حاصل کرے بہتر یا نافرمانی اونکی کرکر طرح طرح کی خرابیان بھگتنی بہتر کوئی عاقل نہ کہیگا کہ یہان کی لذات فانیہ مین منہمک رہکر یہان کی ایسی نعمتین کہ مذکور ہوئین ہاتھہ سے دیجیے اور حقیقت مین اگر سوچیے تو دین و دنیا کی نعمتین اللہ و رسول ہی کی اطاعت سے حاصل ہوتی ہین اور نافرمانی سے یہان بھی ذلیل ہوتا ہی کہ فاسق اور بے عزت و بدکار کہلاتا ہی اور وہان کا بھی عذاب بھگتتا ہی پس جو لوگ کہ ترک نماز و روزہ وغیرہ فرائضات کرتے ہین اور زناکاری اور قمار بازی

اور شراب خواری اور چوری کرنے اور غیبت کرنے اور جھوٹ بولنے اور چغل خوری کرنے اور بیاز کھانے وغیرذالک گناہون مین مشغول رہتے ہین دنیا مین بھی فاسق اور بدکار اور بدمعاش کہلاتے ہین اور آخرت مین بھی ویسے ہی لوگون کے ساتھ اوٹھینگے اور جو نماز اور روزے اور تلاوت قرآن اور طرح بطرح کی فرمان برداری مین لگے رہتے ہین وہان بھی اچھے کہلاتے ہین اور وہان بھی انبیا اور صدیقون اور شہدا اور صلحا کے زمرے مین آوینگے اور یہ نعمتین پاوینگے کہ پاک پروردگار صریح فرماتا ہی وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا یعنی اور جو لوگ حکم مین چلین ہین اللہ کے اور رسول کے سو انکے ساتھ ہین جنکو اللہ نے نواز انہی اور صدیق اور شہدا اور نیکبخت اور خوب ہی اونکی رفاقت ۞

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

اور اوس سے بہتر کس کی بات جسنے بلایا اللہ کی طرف اور کیا نیک کام اور کہا مین حکم بردار ہون ۞ موضح

اور کون شخص بہتر ہی بات مین اوس شخص سے کہ بلایا لوگون کو طرف خدا کے اور عمل کیے اچھے اور کہا تحقیق مین مسلمانون سے ہون ۞ تفسیر یہ بلانے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ بلایا لوگون کو توحید کی طرف اور عمل کیے اچھے یعنی خالص اللہ ہی کے لیے کیے اور کہا مین مسلمانون سے ہون یعنی باز راہ فخر کرنے کے ساتھ اسلام کے اور اعتقاد کرنے کے واسطے اوسکے اور حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے منقول ہی کہ کہا نہین شک کرتے تھے ہم کہ یہ آیت اوتری ہی مؤذنون کے حق مین اور یہ عام ہی ہر حق ہر اوس شخص کے کہ جمع ہون اوسمین تین باتین مؤحد ہو معتقد دین اسلام کا کرنے والا ہو اچھے کام کا بلانے والا ہو اللہ کی طرف اور نہین ہین یہ مگر عالم باعمل اہل عدل و توحید بلانے والے طرف دین خدا کے اور کہا عکرمہ نے کہ بلانے والا مؤذن ہی اور ابو امامہ باہلی نے کہا کہ مراد اچھے عمل کرنے سے دو رکعت نماز پڑھنی ہی درمیان اذان اور تکبیر کے اور فرمایا آنحضرت نے کہ نہین، دو کیجاتی دعا درمیان اذان اور تکبیر کے اور عاصم سے منقول ہی کہ کہا جب فارغ ہووے تو اپنی اذان سے تو کہہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ پھر پڑھی یہ آیت وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سردار مؤذنون کا ہوگا روز قیامت کے اور نہین اتباع کرتا اوسکا یعنی اذان دینے وغیرذالک مین مگر مومن اور مؤذن دراز ترین لوگون کے ہونگے ازروے گردنون کے روز قیامت کے انتہی ۞ یہ کنایہ ہی حصول شرف اور جاہ و استیاز سے روز قیامت کے اور فرمایا آنحضرت نے کہ مؤذنون کے لیے بخشش کیجاتی ہی بقدر درازی آواز اوسکی کے اور تصدیق کریگا اوسکی ہر رطب و یابس یعنی تر و خشک اور ابن عمر سے ہے کہ اونھون نے کہا واسطے ایک شخص کے کہ کیا ہی عمل تیرا اوسنے کہا اذان کہ ابن عمر نے اچھا عمل ہی تیرا عمل گواہی دینگی تیرے لیے ہر چیز کہ سنی اوسنے اذان تیری اور کہا عمر بن الخطاب نے کہ اگر طاقت پاؤن مین اذان کی ساتھ خلافت کے تو اذان دیا کرون مین اور کہا سعید نے کہ قوت پاتی مین اذان پر محبوب تر ہو طرف میرے اس سے کہ حج کرون مین اور عمرہ کرون مین اور جہاد کرون مین اور کہا کعب نے کہ جسنے اذان دی گویا کہ گین اوسکے لیے ستر نیکیان اور اگر تکبیر کہے پس وہ افضل ہی اور فرمایا آنحضرت نے کہ اگر جانتے لوگ کہ کیا ثواب ہی اذان مین تو البتہ جھگڑتے آپس مین اور کہا یحیی نے کہ کہا جاتا تھا یعنی صحابہ یا تابعین کے زمانے مین کہ دو روز تم اذان پر اور نہ دو روز تم امامت پر اور حسن بصری نے کہا کہ مؤذن بلند اذان دینے والا اول ہوگا اونمین کہ لباس پہنائے جاوینگے روز قیامت کے ۞ مدعا ۞ درمنثور ۞ تنبیہ ۞ سبحان اللہ اس آیت کریمہ سے کیا کچھ بزرگی معلوم ہوئی اللہ کی طرف بلانے اور عمل نیک کرنے کی اور توحید کی اور اللہ کی طرف بلانے کی کیونکر خود فضیلت کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی نیک کام کی طرف بلاتا ہی کسیکو تو اوسکو بھی اوتنا ہی ثواب ہوتا ہی جتنا عمل نیک کرنے والے کو اور ایسے ہی جو برائی

کی طرف بلاتا ہے اوسکو بھی گناہ اوتنا ہی ہوتا ہے جتنا کرنے والوں کو ✦ مشکوۃ ✦

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ

اور برابر نہین نیکی نہ بدی جواب مین تو کہہ اوس سے بہتر پھر جو تو دیکھے تو جسین تجھمین دشمنی تھی

كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ○

جیسے دوستدار ہو جاتے والا ✦ موضح

اور برابر نہین ہو نیکی اور بدی جواب دے ساتھ اوس خصلت کے کہ وہ بہتر ہو پس ناگہان وہ شخص کہ درمیان تیرے اور درمیان اوسکے دشمنی ہو پس گویا وہ ایک کارساز قرابتی ہوا ہے ✦ تفسیر ✦ برابر نہین نیکی برائی کے نہ برائی نیکی کے کوئی سخت کلام کرے یا برا معاملہ کرے تو اوسکے مقابل کرجو اوس سے بہتر ہو اس کرنے سے دشمن ہو جاتے ہین جیسے دوست اگرچہ دل مین ہون ✦ موضح ✦ یعنی سیئہ اور حسنہ یعنی برائی اور بھلائی متعاوتہ مین مبتلا ہو پس لے تو یعنی اختیار کر جو اوس حسنہ یعنی بھلائی کو کہ احسن یعنی بہتر ہو اپنے مثل سے یعنی حسنہ سے جب کہ پیش آوے بدن تجکو دو حسنہ یعنی بھلائیان پس جواب دے ساتھ اوس حسنہ کے احسن یعنی بھلائی بہتر کے اوس برائی کا کہ وارد ہو تجہ پر بعض دشمن کی طرف سے جیسیکہ اگر برائی پونہچاوے کوئی شخص طرف تیرے تو حسنہ یعنی بھلائی یہ ہے کہ عفو کرے تو اوسسے اور حسنہ احسن یعنی بھلائی بہتر یہ ہے کہ احسان کرے تو طرف اوسکے جگہ برائی پونہچانے اوسکی کے طرف تیرے مثلاً اگر وہ مذمت کرے تیری تو تو تعریف کر اوسکی اور اگر قتل کرے وہ تیرے فرزند کو تو بدلا دیکر چھپا دے اوسکے فرزند کو اوسکے دشمن کے ہاتھ سے پس ناگہان از بینی پس تو جب یہ کریگا تو ہو جاویگا دشمن مخالف تیرا مانند دوست قرابتی کے صاف تجسے ✦ ملخص کشاف ✦ ابن عباس سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کہ حکم کیا اللہ تعالی نے مومنون کو ساتھ صبر کرنے کے وقت غضب کے اور ساتھ حلم کے وقت جہل کرنے کیسے اور ساتھ عفو کے نزدیک برائی پونہچانے کیسے پس جب کرین گے یہ تو بچاویگا اونکو اللہ شیطان سے اور جھک جاویگا اونکے لیے دشمن اونکا گویا کہ وہ دوستدار قرابتی ہے اور ابن عباس سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کہا ملاقات کر دشمن سے ساتھ سلام کے فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ○ عکرمہ سے ہی کہا حمیم قرابتی اور ولی دوست ✦ درمنثور ✦ تنبیہ ✦ حاصل مطالب صاحب مدارک اور کشاف کا یہ ہوا کہ مراد احسن سے بیچ آیت مذکورہ کے یہ ہے کہ کوئی برائی کرے تو تو اوسکے جواب کے مقابلے مین سلوک کر اوسسے اور واقع مین الفاظ آیت سے بھی یہی سمجھا جاتا ہے اور یہ بڑی عالی حوصلگی کی بات ہے اور شیخ سعدی رحمہ اللہ نے اسی مضمون کو اس بیت مین لکھا ہے ✦ بیت ✦ بدی را بدی سہل باشد جزا ✦ اگر مردی احسن الی من اساء ✦ اور ابن عباس اور صاحب معالم اور جلالین کے نزدیک معنی ادفع بالتی الخ کے یہ ہین کہ دفع کر سیئہ یعنی برائی کو ساتھ اوس خصلت کے کہ وہ بہتر ہو جیسے کہ غضب کو دفع کر ساتھ صبر کے اور جہل کو ساتھ حلم کے اور برائی پونہچانے کو ساتھ عفو کرنے کے اور صاحب مدارک اور کشاف نے بھی یہ اقوال بعد تحقیق اپنی کے لکھے ہین سبحان اللہ یہ بھی عجب خصلتین ہین اور بڑا فائدہ صبر اور تحمل اور درگذر کرنے کا یہ ہے کہ اللہ تعالی بدولگار اوسکا ہوتا ہے والا شیطان درمیان مین آجاتا ہے چنانچہ آیا ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا کہہ رہا تھا اور آنحضرت بیٹھے ہوئے تعجب کرتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب بہت برا کہا اوسنے تو جواب دیا ابوبکر نے اوسکی بعضی بات کا پس غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھ کھڑے رہے پس پونہچے اوسکے پاس ابوبکر اور کہا ای رسول خدا کے برا کہتا تھا وہ مجکو اور آپ بیٹھے تھے پس جب کہ جواب دیا مینے اوسکو اوسکی بعضی بات کا تو غصے ہوئے آپ اور اوٹھ کھڑے رہے فرمایا آنحضرت نے کہ تھا تیرے ساتھ فرشتہ کہ جواب دیتا تھا اوسکو پس جب جواب دیا تو نے اوسکو تو آپڑا شیطان پھر فرمایا ای ابوبکر تین چیزین ہین کہ وہ سبب حق ہین نہین کوئی بندہ کہ ظلم کرے اوسپر کوئی

۵۱ یعنی بدی کا بدلا مساوی نیکی کا فضل ہے اور معاف کر دینا تو احسان کا درجہ ہے اور اسی کی ترغیب دی ہے

پس عفو کرے وہ اوسمیں واسطے اللہ عزوجل کے مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب علم کے مدد اوسکی اور نہین کھولتا کوئی شخص دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھ اوسکے سلوک کرنا اقربا سے مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کثرت مال کی اور نہین کھولتا کوئی شخص دروازہ سوال کا کہ چاہتا ہو ساتھ اوسکے کثرت مال کی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کمی مال کی انتہی اور حدیث مین آیا ہی کہ عرض کیا موسی بن عمران ملی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ ای رب میرے کون بہت عزیز ہی تیرے بندون مین تیرے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بدلا لینے پر ظلم سے اور درگذرے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی محفوظ رکھے اپنی زبان کو یعنی لوگون کی عیب گیری سے ڈھانپے گا اللہ تعالی عیب اوسکا اور جو کوئی روکے غصہ اپنا روکے گا اللہ تعالی اوس سے عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کرے طرف اللہ کے قبول کرتا ہی اللہ تعالی عذر اوسکا انتہی اور بعض دانایان دین سے منقول ہی کہ ہر بد پانچ چیز سے زائل ہوتی ہی اعتماد کرنا اللہ تعالی پر اور بیزار ہونا خلق سے اور اخلاص عمل مین اور راضی ہونا ظلم کا اور قناعت کرنی اوس چیز پر کہ اوسکا ہاتھ پہنچے ✤ مشکوۃ ✤ تبیان

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝

اور یہ بات ملتی ہی اوسمین کو جو سہار رکھتے ہین اور یہ بات ملتی ہی اوسکو جسکی بڑی قسمت ہی ✤ موضح

اور نہین نزدیک کیے جاتے ہین ساتھ اس خصلت کے مگر وہ لوگ کہ صبر کیا اونھون نے اور نہین نزدیک کیا جاتا ساتھ اس خصلت کے مگر بڑے نصیب والا ✤ تفسیر ✤ یعنی حوصلہ کشادہ چاہیے کہ بری بات سہار کر سامنے سے بھلی کہے یہ اقبال مندون کو ملتا ہی ✤ موضح نہین نزدیک کیے جاتے تو یعنی نہین دیے جاتے یہ خصلت یعنی احسان کرنا مقابلے مین برائی کرنے کے مگر صبر والے اور نہین دیا جاتا یہ خصلت مگر وہ شخص کہ بہت نیک ہو اور توفیق دیا جاوے بڑے حصے کی خیر سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حظ کی ساتھ ثواب کے اور حسن بصری سے ہی کہ کہا قسم خدا کی نہین پاتا ہی کوئی حصہ سوا جنت کے اور بقول مقاتل کے نزول اس آیت کا حق شان ابوسفیان بن حرب کے ہی کہ پہلے اسلام کے دشمن ایذا دہندہ تھا آنحضرت کا پھر جب بیٹی اوسکی یعنی ام حبیبہ آنحضرت کے نکاح مین آئی تو وہ مسلمانون سے نرمی ملنے لگا پھر جب اسلام لایا تو ولی یعنی دوست بسبب اسلام کے اور حمیم یعنی قرابتی بسبب قرابت ہوا ✤ مد ✤ بحر

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور کبھی چوکے لگے تجکو شیطان کے چوکنے سے تو پناہ پکڑ اللہ کی بیشک وہی ہی سنتا جانتا ✤ موضح

اور اگر پہنچے تجکو وسوسہ کچھ دینے والا آیا ہو شیطان کی جانب سے پس پناہ طلب کر ساتھ خدا کے تحقیق خدا وہی ہی سننے والا جاننے والا ✤ تفسیر ✤ یعنی اسکے یہ معنی کہ اور اگر پہنچے تجکو شیطان اوس خیر سے کہ وصیت کی مینے اوسکی کہ وہ دفع کرنا ساتھ خصلت احسن کے ہی تو پناہ مانگ اللہ سے اوسکی شر سے اور جاری ہو اپنے حلم پر اور نہ الحاعت کر شیطان کی وہ سننے والا ہی تیرے پناہ مانگنے کو جاننے والا ہی شیطان سے وسوسے کو سلیمان بن حرب سے منقول ہی کہ کہا بت کہا دو شخصون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس زیادہ ہوا غصہ ایک کا اون دونون مین سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ مین جانتا ہون ایک کلمہ اگر کہے یہ اوسکو تو البتہ جاتا رہے اوس سے غصہ وہ یہ ہی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ پس کہا اوس شخص نے کہ کیا مجنون جانتا ہی تو مجکو پھر بڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچو غضب سے اسلیے کہ وہ ایک انگارا ہی کہ روشن کیا جاتا ہی ابن آدم کے دل مین کیا نہین دیکھتا تو اوسکی رگون کے پھولنے کو اور اوسکی آنکھون کی سرخی کو پس جو کوئی پاوے جنس غصے سے کچھ تو چاہیے کہ چٹ جاوے ساتھ زمین کے اور آیا ہی کہ کہا جاتا تھا یعنی صحابہ کے زمانے مین کہ شیطان کہتا ہی کیونکر غالب آوونگا مجیر ابن آدم جب راضی ہوگا تو آوونگا مین یہانتک

کہ ہوونگا مین اوسکے دل مین اور جب غصہ ہوگا تو اُسکو ہونگا مین یہان تک کہ ہوونگا اوسکے سر پر ۔ مد ۔ درمنثور ۔ اپنے
نبی پیارے کو کچھ طریقہ تحمل و صبر کا تعلیم فرماکر پھر مشرکون کو سمجھانا شروع کیا اپنی قدرت کی نشانیان بیان کرکے

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ

اور اوسکی قدرت کے نمونے ہین رات اور دن اور سورج اور چاند سجدہ نکرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو

الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○

جسنے وہ بنائے اگر تم اوسی کو پوجتے ہو ۔ مق ۔

اور اوسکی نشانیون مین سے ہی شب و روز اور آفتاب و چاند سجدہ نکرو سورج اور چاند کو اور سجدہ کرو اوس خدا کو کہ پیدا کیا ان چیزون کو اگر اوسی کو
فقط عبادت کرتے ہو ۔ تفسیر ۔ اور اوسکی نشانیون مین سے ہے کہ دلالت کرتی ہین اوسکی قدرت و وحدانیت پر رات و دن ہین کہ دیکھو کیسے
ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہین ایک اندازہ معلوم پر اور سورج و چاند بھی نشانیان اوسکی قدرت و وحدانیت کی ہین کہ دیکھو کیسے روشن ہین
اور سیر مقدر ہی لوگون کے لیے سجدہ نکرو سورج و چاند کو اسلیے کہ وہ بھی پیدا کیے ہوئے اللہ کے ہین اگرچہ بہت ہین منافع لوگون کے اور شاید کہ کتنے ایک
لوگ اون مشرکون مین سے سجدہ کرتے تھے سورج و چاند کو جیسے کہ صابی پوجتے تھے ستارون کو اور کہتے تھے وہ کہ ہم قصد کرتے ہین چاند و سورج
کے سجدہ نکرنے سے سجدہ کرنا اللہ کو پس منع کیے گئے اس واسطے کے ٹھہرانے سے اور حکم کیے گئے یہ کہ قصد کرین اپنے سجدہ
کرنے سے رضامندی اللہ تعالی ہی کی فقط اگر ہین اوسکو عبادت کرتے اور ہیز ہے خبر مشرک اسلیے کہ جو پوجے اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہین ہوتا ہے
وہ عبادت کرنے والا اللہ کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ٹھہراؤ تم رات اور دن کو اور نہ سورج اور چاند کو اور نہ ہواؤن کو اس لیے کہ
ہوائین چھوڑی جاتی ہین واسطے رحمت ایک قوم کے اور واسطے عذاب ایک قوم کے ۔ مد ۔ درمنثور ۔

سجدہ ۱۱

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔـمُوْنَ ○

پھر اگر غرور کرین تو جو لوگ تیرے رب کے پاس ہین پاکی بولتے ہین اوسکی رات اور دن اور وہ نہین تھکتے ۔ مق ۔

پھر اگر تکبر کرین تو کیا پروا ہی جو لوگ کہ نزدیک پروردگار تیرے ہین یعنی ملائکہ پاکی کرتے ہین اوسکی شب و روز اور وہ
تھکتے نہین ۔ تفسیر ۔ یعنی اسکے یہ ہین کہ پھر اگر کافر غرور کرین اور نہ مانین اوس چیز کو کہ حکم کیے گئے ہین ساتھ اوسکے اور واسطے ہم
ٹھہراوین تو چھوڑدے اونکو سو حال خود اسلیے کہ اللہ تعالی کے ہان کمی نہین خالص عبادت کرنے والے اور سجدہ کرنے والون کی امت بہتیرے
بندے مقرب ایسے ہین کہ پاکی سے یاد کرتے ہین اوسکو رات و دن کہ وہ پاک ہی شرک سے اور تمام عیوب و نقصانون سے اور نزدیک پروردگار
اپنے کے یہ عبادت ہی قرب اور مرتبہ اور بزرگی سے اور جگہ سجدے کی ہمارے نزدیک لفظ ایسا مون پر ہی اور یہ منقول ہی ابن عباس اور ابن عمر
اور سعید بن مسیب سے اور احتیاط بھی ہمین خوب ہی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہی لفظ تعبدون پر ۔ کشاف ۔ مد ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا

اور ایک اوسکی نشانی ہی کہ تو دیکھتا ہی زمین کو دبی پڑی پھر جب اوتارا اوسپر پانی نمازی ہوئی اور ابھری بیشک جسنے اوسکو جلایا

لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

وہ جلاویگا مردے وہ سب چیز پر کرسکتا ہی ۔ مق ۔

اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے یہ ہی کہ دیکھتا ہی تو زمین کو خشک ریتیلی پھر جب اوتارا اوسپر پانی یعنی مینہہ اسلہانے لگی اور بلند ہوئی
تحقیق جسنے زندہ کیا اوسکو البتہ زندہ کرنے والا مُردون کا ہی تحقیق وہ سب چیز پر قادر ہی ۔ تفسیر ۔ اہتزت کے معنی زمین کے پھٹنے لگی

ساتھ رویدگی کے یعنی لہلہانے لگی اور ربت ہوے یعنے پھولی اور مزین ہوئی ساتھ رویدگی کے گویا کہ وہ بمنزلے اترانے والے کے ہو کہ وہ پھولتا اور اتراتا ہی اپنے لباس مین اور وہ پہلے اسکے مانند ذلیل کسیف پرانے پھٹے کپڑون والے کے تھی ✤ کشاف ✤

اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ؕ اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْٓ اٰمِنًا یَوْمَ

جو لوگ ٹیڑھے دھنستے ہیں ہماری باتون مین ہمسے چھپے نہین بھلا ایک جو پڑتا ہی آگ مین بہتر یا ایک جو آویگا امن سے دن

الْقِیٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝

قیامت کے کرتے جاؤ جو چاہو بیشک جو کرتے ہو وہ دیکھتا ہی ✤ ق

بلاشبہ جو لوگ کہ کجروی کرتے ہین ہماری آیتون مین پوشیدہ نہین ہین ہمسے کیا جو کوئی کہ ڈالا جاوے آگ مین بہتر ہی یا وہ شخص کہ آوے امن سے روز قیامت کے کرلو جو چاہو تم تحقیق خدا ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہی ✤ تفسیر ✤ کجروی کرتے ہین الحاد یعنی مائل ہوتے ہین حق سے ہماری دلیلون مین پوشیدہ نہین یہ وعید ہی اونکے لیے تحریف کرنے پر کیا جو کوئی ڈالا جاوے یہ تمثیل ہی واسطے کافرون کے کہ لوہے الحاد یہ نہایت ہی تہدید ہین اور بالغہ ہی یہ وعید ہی دیکھنے والا ہی پس جزا دیگا تمکو اوسپر ✤ مل ✤ ابن عباس رضہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا کہا وہ یہ ہی کہ رکھا جاوے کلام اوپر غیر موضع اوسکے کہا مجاہد نے یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا کی تفسیر مین کہ سیٹیان بجاتے ہین اور شور و شغب در کلام یہود کرتے ہین ہماری آیتون کے پڑھنے مین قتادہ نے کہا یلحدون سے یہ مراد ہی کہ جھٹلاتے ہین قرظی نے کہا عناد و مخالفت کرتے ہین کیا جو کوئی ڈالا جاوے وہ ابو جہل ہی وہ شخص کہ آوے امن سے بعضون نے کہا وہ اسید حمزہ ہین بعضون نے کہا وہ ابو بکر ہین بعضون نے کہا وہ عثمان ہین بعضون نے کہا وہ عمار بن یاسر ہین اور ابن عباس رضہ سے ہی بیچ تفسیر اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ کے کہ کہا یہ خاص اہل بدر کے لیے ہی ✤ معا ✤ درمنثور ✤

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالذِّکْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ ۝ لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ

جو لوگ منکر ہوئے سمجھوتی سے جب اون پاس آئی اور یہ کتاب ہی نادر اسپر جھوٹھ کا دخل نہین آگے سے

یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ ۝

نہ پیچھے سے اوتاری ہی حکمتون والے سب خوبیون والے کی ✤ ق

بلاشبہ جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ قرآن کے جب آیا اونکے پاس چھپے نہین ہین ہمسے اور تحقیق وہ ایک کتاب ہی گرامی قدر راہ نہین پاتا اوسکے پاس جھوٹ آگے اوسکے سے اور پیچھے اوسکے سے بھیجی گئی ہی خدا دانا تعریف کیے گئے کی طرف سے ✤ تفسیر ✤ مراد ذکر سے قرآن ہی اسلیے کہ اونھون نے بسبب کفر کرنے کے ساتھہ اوسکے طعن کیا اوسمین اور تحریف کی یعنی بدل ڈالی اونھون نے تاویل اوسکی اور باطل سے مراد ہی تبدیل یا ناقص آگے اوسکے سے الخ یعنی باطل نہین راہ پاتا طرف اوسکے کسی جہت سے جہات مین سے تو کہ پوہنچے طرف اوسکے اور متعلق ہو ساتھہ اوسکے پھر اگر کوئی کہے کہ طعن تو کیا ہی اوسمین طعن کرنے والون نے اور تاویل کی ہی اوسمین اہل باطل نے تو جواب اوسکا یہ ہی کہ ہان کیا ہی ولیکن اللہ تعالی نے بچایا ہی اوسکو متعلق باطل کے سے ساتھہ اوسکے اس طرح کہ متعین کیا ایک جماعت کو کہ مقابلہ کیا اونکا ساتھہ باطل کرنے تاویل اونکی کے اوسکے اور بگاڑ ڈالنے قولون اونکے کے حاصل یہ کہ کسیکا طعن رونق پذیر نہین ہوا بلکہ مٹ ہی گیا اور اسکے مانند ہی قول اللہ تعالی کا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ یعنی بلاشبہ ہمنے اوتارا قرآن اور بلاشبہ ہم ہی اوسکے نگہبان ہین ✤ مل ✤ کشاف ✤ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہا پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کی امت فتنے مین پڑیگی بعد آپکے پس پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا پوچھا گیا آپسے کہ کیا چھٹکارا ہوگا اوس فتنے سے

فرمایا کتاب اللہ العزیز الذی لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید
زعقبہ بن عامر کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت ان الذین کفروا بالذکر لما جاءھم لفظ حمید تک
پھر فرمایا کہ ہرگز نہین پھرسکتے تم طرف اللہ کے ساتھ کسی چیز کے افضل اوس چیز سے کہ نکلی اوس سے یعنی قرآن اور فرمایا آنحضرت نے کہ نہین ہوے
بندے کوئی کلام کہ بہت پیارا ہو طرف اللہ کے اوسکے کلام سے اور نہین رجوع کی بندون نے طرف اللہ کے ساتھ کلام کے کہ بہتر ہو رجوع طرف
اوسکے اوسکے کلام سے اور مجاہد سے ہی بیچ تفسیر باطل کے کہ کہا اوس سے شیطان مراد ہی اور یہ بھی مجاہد سے ہی بیچ تفسیر آیت لا یاتیہ
الباطل الخ کے کہ کہا نہین داخل کرسکتا اوسمین شیطان اوس چیز کو کہ نہین ہی اوس سے اور نہ کوئی اور کافر داخل کرسکتا ہی ۔ در منثور
پھر تسلی دی اللہ تعالی نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے جھٹلانے پر پس فرمایا ما یقال لک الخ ۔ معا

مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ○

تجھسے یہی کہتے ہین جو کہدیا ہی سب رسولون سے تجھسے پہلے تیرے رب کے لیے معافی بی ہی اور سزا بی ہی دکھ والی ۔ مو

اوی محمد نہین کہا جاتا ہی تجکو مگر جو کچھ کہ کہا گیا تھا پیغمبرون کو پہلے تجھسے بالشبہہ پروردگار تیرا صاحب بخشش کا ہی اور صاحب عذاب
درد دینے والا کا ۔ تفسیر نہین کہا جاتا ہی الخ یعنی نہین کہتے تجکو کفار تیری قوم کے مگر جیسا کہ کہا اگلے رسولون کو اونکی قوم کے
کافرون نے یعنی کلمات ایذا دینے والے کہتے اور طرح طرح کے طعن کرتے آسمان کی اور جو ہوی کتابون مین پس تو صبر کر جیسا اونھون نے
صبر کیا صاحب مغفرت اور رحمت کا ہی واسطے انبیا اپنے کے اور عذاب دینے والا ہی واسطے اپنے دشمنون کے اور جائز ہی کہ یہ معنی ہون کہ نہین کہتا تجکو
اللہ مگر مثل اوس کلام کے کہ کہا رسولون کو پہلے تجھسے اور وہ کلام یہ قول اللہ تعالی کا ہی ان ربک لذو مغفرۃ وذو عقاب الیم ۔ مو

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ءَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى
وَشِفَاءٌ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ

اور اگر کرتے ہم اوسکو قرآن اوپری زبان کی کہتے کیون نہ کھولی گئین اسکی باتین کیون کھولی گئین اوپری زبان اور عربی کا آدمی تو کہہ ایمان لانون کو اوسپر ہدایت
اور روگ کا نع اور جو یقین نہین لاتے اونکے کانون مین بوجھ ہی اور وہ اونکو اندھاپا اونکو پکار رہی ہی

مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ ○

دور کی جگہ سے ۔ مو

اور اگر کرتے ہم اس کتاب کو قرآن زبان عجم مین البتہ کہتے کافر عرب کے کیون نہ واضح کی گئین آیتین اوسکی کیا قرآن عجمی ہی اور مخاطب
عربی کہہ قرآن مسلمانون کے لیے ہدایت اور شفا ہی اور وہ لوگ کہ ایمان نہین رکھتے اونکے کان مین گرانی ہی اور وہ قرآن اونپر اندھاپا ہی یہ
جماعت مثل مین ایسے ہین کہ آواز دیے جاتے ہین دور جگہ سے ۔ تفسیر مشرک کہتے تھے از راہ سرکشی کے کہ کیون نہ اوتارا گیا
قرآن زبان عجم مین پس کہا گیا کہ اگر یون ہوتا جیسا کہ یہ فرمایش کرتے ہین تو بھی نہ چھوڑتے اعراض و سرکشی اور کہتے کیون نہ واضح
کی گئین آیتین اوسکی ایسی زبان مین کہ سمجھتے ہم اوسکو اور لفظ اعجمی ساتھ دو ہمزون کے پڑھا ہی کوفیون نے اور غیرہ انکار کے لیے ہی یعنی
البتہ انکار کرتے اور کہتے کیا قرآن اعجمی ہی اور رسول عربی یا مرسل الیہ یعنی قوم عربی اور باقیون نے ایک ہمزہ ممدودہ استفہام سے پڑھا ہی اور
اعجمی وہ ہی کہ نہ فصیح بولے اور نہ سمجھا جاوے کلام اوسکا برابر ہی کہ ہو عجم سے یا عرب سے اور عربی منسوب ہی طرف امت یعنی جماعت عرب کے فصیح ہو
یا غیر فصیح اور معنی یہ ہین کہ آیتین قرآن کی جس طریق پر آتین اونکے پاس پڑھی جاتا اونمین سرکشی لانے والے اسلیے کہ وہ طالب حق کے
نہین ہین بلکہ اپنی خواہشون کے پیرو ہین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ اگر اوتارتا اوسکو اللہ زبان عجم مین تو بھی ہوتا قرآن پس ہی

ف ۱۵ فرمایا ہی الذکر ۱۵ ع ۱۳ ۱۹

دلیل ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے بیچ جائز ہونے نماز کے جب کہ پڑھا جاوے قرآن فارسی مین ہدایت ہی یعنی رہنما ہی طرف حق کے اور شفا اوس چیز کے لیے کہ سینے مین ہی یعنی شک اسلیے کہ شک مرض ہی اور امعا یا ہی یعنی تاریکی اور شبہہ ہی کہا قتادہ نے کہ اندھے ہین کافر قرآن سے اور بہرے ہین اوس سے پس نہین نفع پاتی اوس سے یہ جماعت مثل ہین ایسے ہین الم یعنی یہ کافر بسبب قبول کرنے قرآن کے اور نہ منتفع ہونے کے اوس سے گویا کہ پکارے جاتے ہین طرف ایمان کے ساتھ قرآن کے یعنی گویا کہ نہین سنتے بسبب بعد مسافت کے اور بعضون نے کہا کہ پکارے جاوینگے کافر قیامت مین کان دور سے ساتھ بدترین نامون کے کہا مقاتل نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجایا کرتے تھے یسار غلام عامر بن حضرمی کے پاس اور تھا وہ یہودی عجمی اور کنیت اوسکی تھی ابو فکیہ پس کہا مشرکون نے کہ یسار محمد کو تعلیم کرتا ہی عامر نے اپنے غلام کو مارا اور کہا تو تعلیم کرتا ہی محمد کو یسار نے کہا کہ محمد ہی مجکو سکھاتے ہین پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ولو جعلناہ قرآنا اعجمیا الایۃ ✦ حل لغات ✦ تنبیہ ✦ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف سے فائدہ اوٹھانا صفت مومن کی ہی اور اس سے فائدہ نہ اوٹھانا صفت کفار کی پس مسلمان کو چاہیے کہ سوچے اسکے معانی کو اور دل سے متوجہ ہو اسکے پڑھنے مین جانے کہ بڑے شہنشاہ کا کلام پاک ہی پس یہ سمجھے اور عمل کرے اسپر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نہین ہی خیر اوس نماز مین کہ نہین خشوع یعنی حضور قلب اوسمین اور نہین خیر ہی اوس روزے مین کہ نہ باز رہنا ہو لغو سے اوسمین اور نہین خیر ہی اوس قرات قرآن مین کہ نہ تدبر یعنی سوچنا سمجھنا اوسمین اور نہین ہی خیر اوس علم مین کہ نہو پرہیزگاری اوسمین اور نہین خیر ہی اوس مال مین کہ نہو سخاوت اوسمین اور نہین خیر ہی اوس اخوت یعنی بھائی چارے دینی مین کہ نہو حفاظت اوسمین یعنی اوسکے مال اور آبرو وغیرہ کی حفاظت اور رعایت کرنی چاہیے اور نہین خیر ہی اوس نعمت مین کہ نہو بقا اوسکے لیے اور نہین خیر ہی اوس دعا مین کہ نہ اخلاص ہو اوسمین اور نہ تعظیم ہو خدائے تعالی کی ✦ منبہات ✦

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ

اور بیشک دی ہمنے موسی کو کتاب پھر اوسمین پھوٹ پڑی اور اگر نہ ہوتی ایک بات جو پہلے نکل چکی تیرے رب سے تو اوسمین

بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ○

فیصلہ ہو جاتا اور وہ دھوکے مین ہین اوس سے جو بین نہین ہی دینا ✦ صفا

اور تحقیق دی ہمنے موسی کو کتاب پس اختلاف کیا گیا اوسمین اور اگر نہ ہوتی ایک بات کہ پہلے گذری پروردگار تیرے سے البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اونکے اور تحقیق کفار البتہ شک قوی مین ہین قرآن کی طرف سے ✦ تفسیر ✦ اختلاف کیا گیا اوسمین پس کہا بعضون نے کہ یہ حق ہی اور بعضون نے کہا یہ باطل ہی جیسے کہ اختلاف کیا تیری قوم نے اے محمد تیری کتاب مین ایک بات کہ پہلے گذری یعنی ساتھ تاخیر عذاب کے فیصل کیا جاتا یعنی البتہ ہلاک کرتا اونکو کہ جڑ پڑ سے اوکھیڑ ڈالتا اور بعضون نے کہا کلمہ سابقہ وعدہ قیامت کا ہی اور یہ کہ فیصل کیے جاوینگے خصومات اوس دن مین اور اگر یہ نہوتا تو البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اونکے دنیا ہی مین فرمایا اللہ تعالی نے بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھی وامر یعنی بلکہ قیامت وعدہ گاہ اونکی ہی اور لیکن ڈھیل دیتا ہی اونکو ایک وقت مقرر تک ✦ من کشاف ✦

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○

جسنے کی بھلائی سو اپنے واسطے اور جسنے کی برائی تو اوسی پر اور تیرا رب ایسا نہین کہ ظلم کرے بندون پر ✦ صفا

جو کوئی کرے کام نیک پس نفع اوسکے لیے ہی اور جو کوئی برا کام کرے پس وبال اوسپر ہی اور نہین ہی پروردگار تیرا ظلم کرنے والا بندون پر

یعنی تو کہ عذاب کرے غیر بدکار کو ✦ **تنبیہ** ✦ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ کسیکی بُرائی سے اوسکے غیر کو ضرر نہین پہونچتا جیسے عوام مین مشہور ہی عیسی بدین خود دوسی بدین خود سیان کوئی کچھ ہی کرے ہمکو کیا یہ نہ کہنا چاہیے بلکہ حتی الامکان بدکار کو بدی سے روکے والا یہ بھی اوسکے وبال مین گرفتار ہوتا ہی چنانچہ آیا ہی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سُنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی ظالم نہین ضرر کرتا مگر اپنی ہی جان پر پس کہا ابو ہریرہ نے ہان قسم ہی اوسکی یعنی اور کو بھی ضرر کرتا ہی یہان تک کہ جُباری البتہ مرتا ہی گھونسلے اپنے مین دُبلے پن سے بسبب ظلم ظالم کے ✦ **ف** ✦ جُباری ایک جانور ہی تہر پر کہ آب و دانہ کے لیے چند روز کی راہ پر جاتا ہی پس اوسپر بھی ظلم ظالم کا کارگر ہوتا ہی کہ اوسکی شامت اعمال سے سینہ نہین برستا اور وہ ہلاک ہو جاتا ہی بھوک سے پس جب اوسکا یہ حال ہوا تو اورون پر کیون نہ تاثیر کرے ✦ ۳ ✦ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ ہووے ایک قوم مین کہ کرتا ہی اوہ گناہ اور نہین گناہ درحالیکہ وہ قادر ہین اسپر کہ منع کرین اوسکو اور نہین منع کرتے وہ اونکو مگر کہ پہنچیگا اونکو اللہ بسبب اوسکے عذاب پہلے مرنے اونکے کے ✦ اور فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالی نہین عذاب کرتا ہی سب کو بسبب عمل کرنے بعضون کے یہان تک کہ دیکھین وہ باتین خلاف شرع درمیان اپنے یعنی جو کہ بعضے کرتے ہین اور یہ قادر ہون اوسکے بگاڑنے پر اور نہ بگاڑین پس جب کرتے ہین اکثر یعنی سکوت و سستی تو عذاب کرتا ہی اللہ سب کو یعنی خواص کو بسبب کرنے گناہ کے اور عوام کو بسبب نہ منع کرنے کے انتہی ✦ اور علما اور صلحا جو فاسقون کے ہم نوالہ و ہم پیالہ ہوتے ہین یہ نہ سمجھین کہ ہم بچ رہینگے نہ بھی اونکے ساتھ تباہ ہونگے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پڑے بنی اسرائیل گناہ مین تو منع کیا اونکو اونکے علما نے پس باز آئے وہ پھر ہمنشینی کی اونکے عالمون نے اونکی مجلسون مین اور شریک رہے ساتھ اونکے کھانے اور پینے مین یعنی سستی کرنے لگے منع کرنے مین اور اختلاط کیا آپسمین پس سیاہ کیے اللہ تعالی نے دل بعض اونکے کے بسبب بعض کے ✦ **ف** ✦ یعنی جو کہ پاک تھے گناہ سے اونکو بھی سنگدل کر دیا اللہ تعالی نے بسبب شومی گناہ گارون کے اور خلط ہونے کے ساتھ اونکے پس سب سنگدل ہو گئے اور دور ہوئے قبول خیر اور رحمت سے ✦ پس لعنت کی اللہ نے اونکو اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹے مریم کے یہ بسبب اوس چیز کے تھا کہ نافرمانی کی اونھون نے اور تھے حد سے تجاوز کرنے کہا ابن مسعود نے پس اوٹھ بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تھے تکیہ لگائے ہوئے یعنی تکیے کو چھوڑ کر دبیٹھے واسطے اہتمام اور اظہار حد کے پس فرمایا نہین عذاب سے نجات پانے کے تم قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی یہان تک کہ منع کرو تم اونکو گنا ہون سے منع کرنا انتہی ✦ اور علما کو چاہیے کہ خود بھی علم پر عمل کرین یہ نہ کرین کہ خود را فصیحت و دیگرے را فصیحت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مینے شب معراج مین کتنے آدمیون کو کہ کاٹے جاتے ہین ہونٹ اونکے آگ کی قینچیون سے کہا مینے کون ہین یہ اے سر ئیل ہا یہ واعظ ہین آپ کی امت کے کہ حکم کرتے تھے لوگون کو ساتھ نیکی کے اور بھولتے تھے اپنے تئین یعنی آپ عمل نکرتے تھے اور لوگون کو عمل کرنے کو کہتے تھے انتہی ✦ اور بُری باتون سے منع کرتے تھے اور آپ نہین باز آتے دل و جان سے مصروف ہوتے کسیکا ڈر نرکھے والا دل سے تو ڈرا جاتا ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہاشبہہ یہ نہین گی میری امت کو اخیر زمانہ مین اونکے بادشاہ سے بلائین سخت یعنی افعال بد دیکھینگے اور بُری باتین سُنینگے نہین نجات پانے کا کوئی اوس سے مگر وہ شخص کہ پہچانا اللہ دین کو پس جہاد کیا اوسپر ساتھ زبان اپنی کے اور ہاتھ اپنے کے اور دل اپنے کے پس یہ وہ ہی کہ پہلے سے طیار رہین اوسکے لیے عاملین دارین کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اللہ کے دین کو پھر تصدیق کی اوسکی یعنی جہاد کیا دل اور زبان سے نہ ہاتھ سے اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اللہ کے دین کو پس سکوت کیا اوسپر یعنی اور جہاد نکیا مگر ساتھ دل کے پس اگر دیکھتا ہی اوس شخص کو کہ کرتا ہی بھلائی دوست رکھتا ہی اوسکو اوس لیے اور اگر دیکھتا ہی اوسکو کہ کرتا ہی غیر حق دشمن رکھتا ہی اوسکو اوس لیے پس یہ نجات پائیگا اور خفیہ محبت اور بغض اپنے کے سبب انتہی ✦ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ترک کرنے کو باوجود قدرت کے مداہنت کہتے ہین اور اسکا بڑا وبال آیا ہی چنانچہ آیا ہی کہ وحی کی اللہ عزوجل نے طرف جبرئیل علیہ السلام کے یہ کہ اولٹ دے شہر ایسا ایسے کو یعنی فلانے شہر کو کہ صفت اوسکی ایسی ایسی ہی ساتھ بسنے والون اوسکے کے

قولہ شہر ایسا ایسی فلانے شہر کو الخ ۱۲

پس کہا جبرئیل نے ای رب میرے تحقیق اونمین فلانا بندہ تیرا ہی کہ نہین نافرمانی کی تیری ایک پلک مارتے کہا حضرتؐ نے پس فرمایا اللہ تعالی نے کہ اولٹ دے اوسپر اور اوپر اسلیے کہ تحقیق مونہہ اوسکا نہین متغیر ہوا میری راہ مین ایک ساعت کبھی یعنی بُری بات کا دیکھنا اوسکو ناگوار نہین تھا انتہی + اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہی اور جسنے اس واجب کو ادا کیا اور مخالف نے نہ مانا تو واجب اوسکے ذمے سے ساقط ہوا پس اگر بشرط قدرت کے امر و نہی نکریگا گنہگار رہوگا اور فرضیت اسکی بالکفایہ ہی یعنی بعض کے کرنے سے سبکے ذمے سے گناہ جاتا رہتا ہی لیکن اس صورت مین فرض عین ہی کہ ایک جا بُری بات ہوتی ہی اور سوا ایک کے برائی اوسکی کوئی نہین جانتا ہی لیہذا ہی منع کرسکتا ہی اور کو وہان دخل نہین تو اب اوس شخص پر فرض عین ہی غیر اوسکے پر انتہی + اس سے معلوم ہوا کہ جس گھر مین خلاف شرع باتین ہوتی ہون جیسے شادی غمی مین رسمین اور باتین خلاف شرع برتی جاوین یا باریک کپڑے عورتین پہنین یا اور شرک گناہ کی باتین ہوتی ہون اور گھر والا منع نکرے تو نارک فرض کا اور سخت گنہگار رہوگا اور مقصود آیت سے یہ ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ نیک عمل کرنیکا خیال رکھے شور و زاور بے علمون سے بھاگے اور اس حدیث کو کہ مناسب اس مقام کے ہی مدنظر رکھے کہ فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اوس ذات کی کہ جان محمدؐ کی اوسکے ہاتھ مین ہی کہ تحقیق شرعی باتین اور خلاف شرع بصورت آدمی کے پیدا ہونگی قائم کی جاوینگی لوگون کے لیے دن قیامت کے پس ایسے شرعی باتین پس خوش خبری دینگی کرنے والے اپنے کو اور وعدہ کرینگی اونسے بھلائی کا اور ایسے خلاف شرع باتین پس کہین گی دور ہو ہمسے دور ہو ہمسے اور نہین طاقت رکھین گی وہ مگر چپٹنے کی اونسے اور مفارقت نہین کرسکنے کی + مشکوٰۃ +

الجزء الخامس والعشرون ۲۵

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا

نافیہ

اوسی کی طرف حوالہ ہی خبر قیامت کی اور کوئی میوے نہین جو نکلتے ہین اپنے غلاف سے

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ

اور گابھہ نہین رہتا کسی مادہ کو اور نہ وہ جنے جسکی اوسکو خبر نہین اور جس دن اونکو پکارا رہیگا کہان ہین میرے شریک بولینگے ہمنے تجکو کہ سنایا

مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ﴿٤٧﴾

ہم مین کوئی نہین اقرار کرتا + موا +

خدا کی طرف حوالہ کیجاتی ہی معرفت قیامت کی اور باہر نہین نکلتے اجناس میوے کے اپنے غلافون سے اور نہین حاملہ ہوتی کوئی عورت اور نہین جنتی مگر ساتھ علم خدا کے اور جسدن پکاریگا اللہ اونکو کہان ہین وہ کہ تم شریک میرا مقرر کرتے تھے کہینگے جتا دیا ہمنے تجکو کہ نہین ہی ہم مین سے کوئی ثابت کرنے والا شریکون کا + تفسیر + خدا کی طرف حوالہ کیجاتی ہی علم قیامت کے قائم ہونے کا اللہ ہی کی طرف پھیرا جاتا ہی یعنی واجب ہی سوال پر یعنی جس سے پوچھے حال اوسکا یہ کہ کہے اللہ ہی جانتا ہی اوسکو اور نہین حادث ہوتی کوئی چیز قسم نکلنے پھلون کے سے اور نہ حمل حاملہ کا اور نہ جنّا اوسکا مگر کہ اللہ جانتا ہی اونکو یعنی جانتا ہی گنتی ایام حمل کی اور ساعتین اوسکی اور احوال اوسکے کہ ناقص ہی یا پورا نر ہی یا مادہ اچھا ہی یا بُرا وغیر ذالک اور اضافت کیا اللہ نے شرکا کو اپنی طرف بحسب گمان مشرکین کے اور بیان اوسکا اس آیت مین ہی اَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ اور اسمین سرزنش و تنبیہ ہی آذَنَّاكَ کے معنی اعلمناک ہین یعنی معلوم کروایا ہمنے تجکو اور بعضون نے کہا اخبرناک یعنی خبر دی ہمنے اور یظاہر تر ہی اسلیے کہ اللہ تعالی عالم یعنی جانتا تھا اوسکو اور معلوم کروانا عالم کا محال ہی لیکن خبر دینی واسطے جاننے والے ایک چیز کے ملحق ہوتی ہی ساتھ اوس چیز کے کہ جانتا ہی اوسکو مگر یہ کہ ہو وہین معنی یہ کہ تو جانتا ہی ہی ہمارے دلون اور عقائد کا حال کہ ہم ایمان رکھتے ہین یعنی اب پس نہین دے سکتے ہین ہم یہ گواہی۔ اطل اسلیے کہ جب جانا اللہ تعالی نے حال ہمنکے دلون کا

۲۱ ذرا کسی سما او نیچا جبل ان تشتق سے مشتق ہے

پس گویا کہ اونھون نے معلوم کر دیا یا اوسکو اور نہین ہی ہم مین سے کوئی کہ گواہی دے کہ تیرے لیے شریک ہی اور نہین ہی ہم مین سے کوئی مگر کہ توحید بیان کرتا ہی تیری یا یعنی ہین کہ نہین ہی ہم مین سے کوئی کہ شاہدہ کرے اونکو یعنی دیکھے اسلیے کہ وہ غائب ہونگے معبودون سے اور غائب ہو گئے ہون گے اونسے معبود اونکے نہین دیکھتے اونکو وقت توبیخ کے اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام شرکا کا ہی یعنی نہین گواہی دے سکتا کوئی ہم مین سے اور چیز کی کہ نسبت کی مشرکون نے طرف ہمارے کہ وہ شریکت ہی ✤ مل ✤

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيصٍ ○

اور چوک گیا اونسے جو پکارتے تھے پہلے اور سمجھے کہ اونکو نہین کہین خلاصی ✤ موٖ

اور گم ہوئے اونکی نظرون سے جو کچھ پوجتے تھے پہلے اس سے یعنی دنیا مین اور جانا اونھون نے کہ نہین واسطے اونکے کوئی جگہ بھاگنے کی ✤

لَا يَسْـَٔمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ○

نہین تھکتا آدمی مانگنے سے بھلائی اور اگر لگ جاوے اوسکو برائی تو آس توڑے ناامید ہو کر ✤ موٖ

تھکتا نہین آدمی یعنی کافر خیر کے مانگنے سے اور اگر پہونچے اوسکو سختی پس ناامید ہی بسیع کاٹنے والا ✤ تفسیر مراد انسان سے یہان کافر ہی بدلیل قول اللہ تعالی کے وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً کے خیر کے مانگنے سے یعنی طلب کرنے فراخی کے سے مال مین اور صحت مین یعنی ہمیشہ مانگتا رہتا ہی اپنے رہنے مال اور صحت وغیرہا سختی اور فقر سے ناامیدی یا یعنی خیر سے طمع کاٹنے والا یعنی رحمت سے اور قنوط یہ کہ ظاہر ہو اوسپر اثر یاس کا پس پژمردہ اور شکستہ خاطر ہو یعنی امید قطع کرے فضل خدا اور رحمت اوسکی سے اور یہ صفت کافر کی ہی بدلیل قول اللہ تعالی کے اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ○ یعنی ناامید نہین ہوتے اللہ کی رحمت سے مگر قوم کافر ✤ مل ✤ جلالٖ

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ

اور اگر ہم چکھاوین اوسکو کچھ اپنی مہر پیچھے ایک تکلیف کے جو اوسکو لگی تھی تو کہنے لگے گا یہ میرے لائق اور مین نہین سمجھتا کہ قیامت اوٹھنی ہی اور اگر

رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ

مین پھر گیا اپنے رب کی طرف بیشک مجکو ہوا اسکے پاس خوبی سو ہم جتا دینگے منکرون کو جو اونھون نے کیا ہی اور چکھا دینگے اونکو ایک

عَذَابٍ غَلِيْظٍ ○

گاڑھی مار ✤ موٖ

اور اگر چکھاوین ہم اوسکو رحمت اپنی طرف سے بعد سختی کے کہ پونہچی ہو اوسکو کہے کہ یہ میرے لیے ہی یعنی خاطر جمع کرے اور خوف اوسکے دل سے جاتا رہے واللہ اعلم اور نہین گمان کرتا مین کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر بالفرض پھر جاؤن مین طرف پروردگار اپنے کے تحقیق میرے لیے نزدیک اوسکے حالت خوش ہوگی پس البتہ خبردار کرینگے ہم کافرون کو ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے تھے اور البتہ چکھاوینگے ہم اونکو عذاب گاڑھے سے ✤ تفسیر چکھاوین ہم الوالعزمی دیوین ہم اوسکو صحت بعد مرض کے یا فراخی بعد تنگی کے کہے یہ میرے لیے ہی یعنی یہ حق میرا ہی کہ یہ پونہچا طرف میرے اس لیے کہ مین مستحق ہوا اوسکا بسبب اوس چیز کے کہ نزدیک میرے ہی یعنی خیر اور فضل اور اعمال اچھے یا ہذا الی کے معنی یہ ہین کہ نہین زائل ہوگی رحمت مجھ سے تو اگر پھر جاؤن مین یعنی جیسے کہ مسلمان کہتے ہین اوسچی سے مراد جنت ہی یا حالت نیک بزرگی اور نعمت ملنے کی یہ کہتا ہی قیاس کر امر آخرت کو از پیدا اور خبردار کرینگے ہم اونکو ساتھ حقیقت اوسکے کہ کیے تھے اعمال واجب کرنے والے عذاب کے تہدید کے معنی مین شدید یہ کہ بیمست ہوگا اونسے ✤ مل ✤

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ○

اور جب ہم نعمت بھیجین انسان پر ٹال جاوے اور موڑ لے اپنی کروٹ اور جب لگے اوسکو برائی تو دعا مین کرے چوڑی ✤ موٖ

اور جب انعام کریں ہم آدمی پر مونہہ پھیرے اور دور ہو بطرف خود رفتہ اور جب پونہچے اوسکو کوئی بلا پس صاحب دعا بت کا ہی + تفسیر یہ سب بیان ہی انسان کے نقصان کا نہ عقبیٰ مین صبر ہی نہ نرمی دنیا مین شکر + موضح یہ دوسری مثال ہی انسان کی سرکشی وبد ذاتی کی کہ جب پونہچاتا ہی اوسکو اللہ نعمت تو فکر مین ڈالدیتی ہی اوسکو نعمت اور ایسا ہو جاتا ہی کہ گویا کبھی محتاج ورنج رسیدہ تھا ہی نہین پس بھول جاتا ہی منعم کو اور مونہہ پھیرتا ہی اوسکے شکر سے اور نَاٰ بِجَانِبِہٖ کے معنی ہین اور دور ہوتا ہی ذکر اللہ سے اور اوسکی دعا سے یا یہ معنی ہین کہ دور کھینچتا ہی اپنے منعم کو اور تکبر کرتا ہی اور پرہیز جانتا ہی اپنے کو اور شر سے مراد ہی ضرر و فقر اور عریض سے مراد ہی کثیر یعنی متوجہ ہوتا ہی اوپر دوام دعا کے اور شروع کرتا ہی بیچ تضرع وزاری اور گڑگڑانے کے اور مناجات نہین ہی درمیان قول اللہ تعالیٰ کے فَیَئُوْسٌ قَنُوْطٌ + اور درمیان قول اوسکے کے فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ + اسلیے کہ اول ایک قوم کے حق مین ہی اور دوسرا اور قوم کے حق مین یا قنوط ہی جنگل مین اور ذو دعا ہی دریا مین یا قنوط ساتھ مل کے ہی اور ذو دعا ساتھ بن کے یا قنوط ہی تو ہے اور ذو دعا ہی اللہ تعالیٰ کے لیے + مدارک +

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۝

تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر یہ ہو اللہ کے پاس سے پھر تمنے اوسکو نمانا اوس سے بہکا کون جو دور چلتا جاوے مخالف ہو کر + موضح

کہہ کیا دیکھتے ہو کہ اگر ہو قرآن خدا کی جانب سے پھر کافر ہوئے تم ساتھ اوسکے کون ہی گمراہ زیادہ اوس شخص سے کہ ہو بیچ اس مخالفت دور کے صواب سے + تفسیر اَرَءَيْتُمْ بمعنی اخبرونی کے ہی یعنی خبر دو مجھکو اگر ہو قرآن خدا کی جانب سے جیسے کہ کہا ہی نے پھر نمانا تمنے اوسکو وہ اللہ کے پاس سے آیا ہی کون گمراہ زیادہ ہوگا تمسے + جلالین + مدارک +

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ

اب ہم دکھاوینگے اونکو نشانیان اپنی بیچ اطراف دنیا مین اور آپ اونکی جان مین جب تک کہ کھل جاوے اونپر کہ یہ ٹھیک ہی کیا تیرا رب تھوڑا ہی

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

ہر چیز پر گواہ + موضح

دکھاوینگے ہم اونکو نشانیان اپنی بیچ اطراف عالم کے اور بیچ نفسون اونکے کہ ہی یہان تک کہ واضح ہو جاویگا اونپر کہ یہ بات بیچ ہی آیا پس نہین کافی ہی پروردگار تیرا کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہی + تفسیر بیچ اطراف عالم کے یعنی فتح ہونا شہرون کا شرقا اور غربا اور بیچ نفسون اونکے کے یعنی فتح ہونا مکے کا اور یا نہ الحق مین جو ضمیر ہی پھرتی ہی قرآن یا اسلام کی طرف پس جس صورت مین قرآن کی طرف پھرے تو معنی یہ ہونگے کہ بلاشبہہ قرآن حق ہی اوتارا گیا اللہ کی طرف سے ساتھ بعث اور حساب اور عقاب کے پس سزا دیے جاوینگے بسبب نمانے اوسکے اور اوسکے لانے والے کے یعنی آنحضرت کے اور اگر اسلام کی طرف پھرے تو اوسکے معنی بھی ظاہر ہین اور معنی اخیر جملے کے یہ ہین کہ یہ چیز جو وعدہ کی گئی قسم ظاہر کرے گی آیات خدا سے اطراف عالم مین اور اونکے نفسون مین تب ہوگا کہ یہ کہینگے اور شاہد کافی ہے پس ظاہر ہوگا اونکو اوسوقت کہ قرآن اوتارا ہوا اوس عالم الغیب کا ہی کہ وہ مطلع ہی + مدارک جلالین + اور بعضون کے نزدیک ضمیر انہ کی رسول علیہ السلام کی طرف پھرتی ہی اور آیات آفاق مین مکان استون گذشتہ کے ہین یا وقائع اونکے اور یا فتح ہونا شہرون کا پیغمبر اور مسلمانون کے ہاتھ سے اور یا سورج اور چاند اور ستارے اور نبات اور اشجار اور نہرین اور مانند اونکے کے ہین اور آیات کفار کے نفسون مین بلا اور امراض اور یا واقعہ بدر کا اور یا فتح ہونے مکے کا اور یا لطائف صنع اور بدائع حکمت کے ہین اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ کے کہ کہا سفر کرتے تھے کافر پس دیکھتے تھے نشان عاد و ثمود کے مکانون کے پس کہتے کہ واللہ سچ کہا محمد نے + اور امام ابو اللیث نے فرمایا کہ ابو جہل نے رسول علیہ السلام سے کہا کہ کوئی نشانی اپنی نبوت کی مجکو دکھا اور آنحضرت نے چاند کو دو ٹکڑے کیا ابو جہل نے کہا

ای جماعت قریش کی تم لوگون کو اطراف مکہ مین بھیجونگا لوگون سے پوچھین کہ دو ٹکڑے ہوا چاند کا دیکھا ہی یا نہین اگر اطراف کے لوگون نے دیکھا ہوگا تو نشانی خدا کی طرف سے ہوگی والا سحر محمد کا ہی قریش نے آدمی سب طرف بھیجے سب جگہ کے لوگون نے اوسکے دیکھنے کی خبر دی ابوجہل نے کہا سحر ستمر ہی کہ سب طرف پہونچا ہی یہ آیت اوتری تو یعنی اور حاصل اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ کا یہ ہی کہ کیا پس نہین ہی تیرا رب کہ وہ سب چیز پر گواہ ہی اور حاضر و مطلع یعنی اگر کفار انکار قرآن اور معجزے تیرے کا کرین تو خدا تعالی کو لہ تیری حقیت کا کافی ہی ۞ بحر ۞ درمنثور

اَلَآ اِنَّہُمْ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّہِمْ اَلَآ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ۝

سنتا ہی وہ دھوکے مین ہین اپنے رب کی ملاقات سے سنتا ہی وہ گھیر رہا ہی ہر چیز کو ۞ موضح

آگاہ ہو تحقیق کافر شک مین ہین اپنے پروردگار کی ملاقات کی طرف سے آگاہ ہو تحقیق خدا ہر چیز کو گھیر رہا ہی ۞ تفسیر ۞ کافر شک مین ہین الخ یعنی انکا بعث و جزا کا رکھنے ہین ہر چیز کو گھیر رہا ہی یعنی جانتا ہی اجمال تمام چیز و فکا اور تفصیلین اونکی اور ظاہر و باطن اونکے پس نہین چھپی ہی اوسپر کوئی چیز پوشیدہ پس سزا دیگا اونکو کفر پر اور شک کرنے پر پروردگار کی ملاقات مین ۞ بحر ۞ مدارک ۞ تنبیہ جاننا چاہیے کہ خلاصہ مضمون ساری سورت کا یہ ہوا کہ جو کوئی ایمان لایا اللہ پر اور اوسکے کلام پاک پر اور اوسکے رسول پر اور قیامت وغیرہ ضروریات دین پر اور عمل اچھے کیے مانند ادا کرنے زکوۃ کے اور نماز اور روزے اور حج کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہ ذلک کے اوسکو ثواب بیحساب ملیگا اور وہان چین مین رہیگا والا طرح بطرح کی خرابیان بھگتے گا پس آدمی کو چاہیے کہ اچھی باتون کی دھن باندھے اور بری باتون سے بچے اور ہر امر مین اتباع سنت مدنظر رکھے اور اللہ تعالی کی پسندیدہ چیزون کو اور حبیب باعلمین کی پیاری چیزون کو اور اونکے صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی پیاری چیزون کو دوست رکھے اور اونکی پیاری چیزون مین سے یہ چیزین ہین کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست کی گئین طرف میرے تمھاری دنیا مین سے تین چیزین خوشبو اور نساء اور ٹھنڈک میری آنکھ کی نماز مین ہی یعنی بڑا ہی چین آتا ہی مجکو اور لذت پاتا ہون اوسمین اور آنحضرت کے ساتھ اونکے اصحاب بھی تھے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ سچ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوست کی گئین مین سے نزدیک اور بھی تین چیزین ہین دیکھنا طرف چہرہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خرچ کرنا مال کا رسول خدا پر اور آوے بیٹی میری رسول خدا کے نکاح مین ۞ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ابوبکر نے اور محبوب مین میرے نزدیک تین چیزین اور بھی امر بمعروف اور نہی عن المنکر اور کثیر ابرانا ۞ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا سچ کہا عمر نے اور میرے نزدیک محبوب مین دنیا مین سے تین چیزین اور بھی سیر کرنا بھوکا اور تلاوت کرنی قرآن کی اور لباس سنانا ننگون کو کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ سچ کہا عثمان رضی اللہ عنہ نے اور میرے نزدیک محبوب ہین دنیا مین سے تین چیزین اور بھی اَلْخِدْمَۃُ لِلضَّیْفِ وَالصَّوْمُ فِی الصَّیْفِ وَالضَّرْبُ بِالسَّیْفِ یعنی خدمتگاری مہمانکی اور روزہ رکھنا گرمی مین اور مارنا ساتھ تلوار کے یعنی جہاد کرنا پس اوس وقت مین کہ صحابہ اسی گفتگو مین تھے کہ ناگہان جبرئیل علیہ السلام اوترے اور کہا کہ بھیجا ہی مجکو رب تعالی نے جب کہ سنی یہ گفتگو تمھاری اور حکم کیا ہی مجکو یہ کہ پوچھو تم مجھسے اوس چیز سے کہ دوست رکھتا مین اگر ہوتا مین اہل دنیا سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا دوست رکھتا تو اگر ہوتا اہل دنیا سے پس کہا جبرئیل نے کہ مین دوست رکھتا تمھارے نبی کو تین چیزین ہمیشہ گمراہون کی اور اُنس کرنا غربا فرمان بردارون سے اور مدد گاری عیال اداروں مغلسون کی پھر کہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ دوست رکھتا ہی رب العزت جل جلالہ اپنے بندون سے تین خصلتین حرص کرنا طاقت کا اللہ تعالی کی طاعت مین اور رونا نزدیک نماز کے یہ گناہون پر نادم ہو کر رونا اور صبر کرنا وقت پیش آنے حادثے کے انتہی ۞ پس خیال کرنا چاہیے کہ کیا کام کی چیزین ہین یہ ہر مسلمان کو دوست رکھنا چاہیے انکو اور انھین پر کیا موقوف ہی بلکہ لازم یون ہی کہ سوتے جاگتے بیٹھتے اوٹھتے بولتے چیتے چلتے پھرتے کھاتے پیتے وغیرہ ذالک حالات مین رضا مولی کی ہو اور اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی رضا پر غالب رکھے جب ہو ادوست کہلاویگا فرمایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے صدق ثبت تین چیزون مین ہی اختیار کرے کلام حبیب اپنے کا اوپر کلام غیر اوسکے کے اور اختیار کرے ہنشینی اپنے حبیب کی اوپر ہنشینی غیر اوسکے کے اور اختیار کرے رضا اپنے حبیب کی اوپر رضا غیر اوسکے کے + منبہات +

سُوْرَةُ الشُّوْرٰی مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۃ شوریٰ ہی یہ نام اسکا اسلیے ہوا کہ شوریٰ کے معنی ہین مشورت کرنا اور اسمین ذکر ہوا اسکا کہ فرمایا وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ یعنی اوپر سے فرماتے آتے ہین کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہی بہتر اور پائندہ تر ہی اون لوگون کے لیے کہ ایمان لائے اور ایسا اور ایسا کیا اور اون لوگون کے لیے ہی کہ کہا مانا اپنے رب کا اور قائم کی نماز اور کام اونکا آپسکے مشورے سے ہوتا ہی اور جو کچھ کہ ہمنے دیا اونکو اوسمین سے خرچ کرتے ہین یہ ساری آیات اور بیان اسکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور نزول اسکا بعد سورۃ حٰمٓ السجدۃ ہی اسی لیے بعد اوسکے لکھی گئی اور یہی وجہ ہین مناسبت کی ان دونون مین بہت سی ہین باعتبار مضامین کے اور یہ سورت یکی ہی سوائے قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا کے چار آیتون تک کہ یکینہ نہین ہین اور آیتین اسکی تریپن ہین اور کلمے اسکے آٹھ سو چیاسٹھ ۸۶۶ اور حروف اسمین ہین ہزار بانوے ۱۰۹۲ اور رکوع اسکے پانچ +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

ای طرح وحی بھیجتا ہی تیری طرف اور تجھسے پہلون کی طرف اللہ زبردست حکمت والا +

اسی طرح وحی بھیجتا ہی طرف تیرے اور طرف اون لوگون کے کہ پہلے تجھسے تھے خدا غالب باحکمت + تفسیر + حٰمٓ عٓسٓقٓ حروف مقطعات ہین اللہ تعالیٰ ہی جانے کہ مراد اسنے کیا ہی اور بعض نے حٰمٓ کو خیر حروف سے نکال کر فعل ٹھہرایا ہی اور کہا کہ معنی اسکے یہ ہین اَقْضِیْ مَا هُوَ كَائِنٌ یعنی حکم کرتا ہون مین جو کچھ ہونے والا ہی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حٰمٓ سے مراد حلم اللہ تعالیٰ کا ہی اور سیم سے مجد اوسکا یعنی بزرگی اور عین سے علم اوسکا اور سین سے سنا یعنی نور اوسکا اور قاف سے قدرت اوسکی قسم کھائی ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی ان صفتون کی اور کہا شہر بن حوشب نے اور عطا بن رباح نے کہ حٰمٓ سے مراد ہی کہ قریش مین حرب ہوگی کہ عزیز کریگا اللہ اوسمین ذلیل کو اور ذلیل کریگا عزیز کو اور سیم سے مراد ہی ملک یعنی جنگ بادشاہت کہ پھر گی ایک قوم سے طرف دوسری قوم کے اور عین سے مراد ہی عدو واسطے قریش کے کہ قصد اونکے تباہ کرنے کا کریگا اور سین سے مراد سنا یعنی نور ہی کہ ہوگا مومنین قریش مین اور قاف سے قدرت اللہ کی کہ نافذ ہی اوسکی خلق مین اسی طرح یعنی مثل اس وحی کے یا مثل اس کتاب کے وحی بھیجتا ہی طرف تیرے اور طرف رسولون کے کہ پہلے تجھسے تھے آلہ یعنی جن مبانی کو کہ متضمن ہی یہ سورت تحقیق وحی بھیجی اللہ نے طرف تیرے مثل انکے اور سورتون مین سوائے اسکے اور وحی بھیجا اونکو طرف اون لوگون کے کہ پہلے تجھسے تھے یعنی طرف رسولون اپنے کے اور معنی یہ ہین کہ اللہ تعالیٰ کر رہا ہی یہ معانی قرآن مین امر تمام آسمان کی کتابون مین اسلیے کہ اسمین تنبیہ بلیغ ہی اور لطف عظیم ہی واسطے بندون اوسکے کے اولین آخرین سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی کہ نہین ہی کوئی نبی صاحب کتاب مگر کہ وحی بھیجی گئی ہی اوسکی طرف حٰمٓ عٓسٓقٓ اور عزیز کے معنی ہین غالب باتمہ قہر اپنے کے اور حکیم یعنی فعل و قول اوسکے خالی حکمت سے نہین + ۱۲ + معا + تاویل مقطعات کی گذری ہی اور جو کچھ کہ مختص ساتھ اس جگہ کے ہی یہ ہی کہ ہر حرف اشارہ ہی ایک ایک فتنے کی طرف جیسے کہ حٰ اشارہ ہی حرف کی طرف اور یٰمٓ مملکت کی طرف اور عٓسٓقٓ عین عذاب کی طرف اور سین مسخ کی طرف اور قاف قدف کی طرف اور بقولے ہر حرف اشارہ ہی ایک اسم کی طرف اسمائے الٰہی سے اور بقولے ہر حرف اشارہ ہی طرف عطا حق کے رسول علیہ السلام پر جیسے کہ حٰ سے حوض کوثر اور یٰمٓ سے ملک ممدود کہ مشرق سے مغرب تک اونکی امت کے تصرف مین آویگا اور عین سے عزت وجود اونکی کہ عزیز ترین اشیا کی ہی نزدیک اللہ تعالیٰ کی

اور سین سے سنائے شنوا اونکا کہ مرتبہ کسیکا اونکے مرتبے کو نہ پونچے گا اور قاف سے مقام محمود کہ سوائے اونکے کسیکو نہین ملیگا اور بعضونے یہ حروف قسم کے ہین ✦ بحر ✦

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

اوسکا ہی جو کچھ ہی آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہی سب سے اوپر بڑا ✦ موﺿ

اوسی کے لیے ہی جو کچھ آسمانون مین ہی اور جو کچھ زمین مین ہی اور وہ بلند مرتبہ ہی بزرگ ✦ تفسیر ✦ یعنی سب کچھ اوسی کے ملک اور تصرف اور بادشاہت مین ہی اور بلند ہی شان اوسکی اور بزرگ ہی برہان یعنی دلیل اوسکی ✦ مدﺿ

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ

قریب ہی کہ آسمان پھٹ پڑین اوپر سے اور فرشتے پاکی بولتے ہین خوبیان اپنے رب کی اور گناہ بخشواتے ہین

لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

زمین والون کے سنتا ہی وہی ہی معاف کرنے والا مہربان ✦ موﺿ

نزدیک ہی کہ آسمان پھٹ جاوین اپنے اوپر کی جانب سے یعنی ہیبت الٰہی سے واللہ اعلم اور فرشتے تسبیح کہتے ہین ہمراہ حمد پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگتے ہین اون لوگون کے لیے کہ زمین مین ہین آگاہ ہو تحقیق خدا وہ ہی بخشنے والا مہربان ✦ تفسیر ✦ آسمان پھٹ پڑین رب کی عظمت کے سبب سے یا فرشتون کی کثرت ذکر کی تاثیر ہوا اور پھٹ پڑے حضرت نے فرمایا آسمان مین بجز انگشت جاگہ نہین جہان کوئی فرشتہ سر نہین کہ رہا سجدے مین ✦ موﺿ یعنی نزدیک ہی کہ آسمان پھٹ جاوین الجسبب بلندی شان اللہ تعالیٰ کے اور عظمت اوسکی کے دلالت کرتا ہی اوپر پھٹنے اونکے کے سبب بلندی شان اور عظمت اوسکی کے آتا ہی اسکا بعد قول اوسکے العلی العظیم اور بعضون نے کہا کہ پھٹ جاوین بسبب پکارنے اونکے کے اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـــًٔا اِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ یعنی اور لوگ کہتے رحمن نے کہ لیا ہی اولاد تم آگئے ہو بھاری چیز پر یعنی بھاری لگتا ہی آسمان پھٹ پڑین اسباب سے اور ٹکڑے ہو زمین اور گر پڑین پہاڑ ڈھے کر اسپر کہ پکارتے ہین رحمن کے نام پر اولاد ✦ موﺿ اور معنی من فوقھن کے یہ ہین کہ شروع ہو پہلے پھٹنا اونکے اوپر کی جانب سے اور قیاس یہ چاہتا ہی کہ کہا جاوے کہ پھٹ جاوین اپنے نیچے سے اوس جانب سے کہ جدھر سے آوے کلکہ کا اسلیے کہ وہ کلا آیا ہی اون لوگون کے کہ نیچے آسمان کے ہین ولیکن مبالغہ کیا گیا اسمین بس گردانا گیا کلمہ مذکورہ تاثیر کرنے والا اوپر کی جانب اوپر کے گویا کہ کہا گیا قریب ہین وہ آسمان کہ پھٹ جاوین اوس جہت سے کہ اوپر اونکے ہی چھوڑا اوس جہت کو کہ نیچے اونکے ہی اور بعضون نے کہا کہ معنی من فوقھن کے یہ ہین کہ پھٹ جاوین آسمان زمینون کے اوپر سے اور بعضونے کہا کہ پھٹ جاوین آسمان بسبب کثرت ملائکہ کے کہ آسمان پر ہین فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے چرچر بولتا ہی آسمان چرچر بولنا اور لائق ہی اوسکو یہ کہ چرچر بولے نہین ہی آسمان مین جگہ ایک قدم کی مگر کہ اوسپر فرشتہ سر رکھے ہوا یا رکوع کرتا یا سجدہ کرتا اور فرشتے تسبیح کرتے ہین الخ یعنی ازراہ عاجزی اور فروتنی کے بسبب اسکے کہ دیکھتے ہین عظمت اوسکی اور بخشش مانگتے ہین الخ یعنی مومن زمین والون کے لیے جیسے کہ فرمایا سورۂ مومن مین وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور یہ بخشش مانگنی اونکے لیے اسلیے ہی کہ ڈرتے ہین کہ ایسا نہو اونپر شان قہاری کا ظہور ہو یا معنی یہ ہین کہ توحید بیان کرتے ہین ملائکہ اللہ تعالیٰ کی اور پاکی بیان کرتے ہین اوسکی اون صفتون سے کہ نہین روا ہین اوسکے لیے اور جاہل نسبت کرتے ہین اونکو طرف اوسکے درحالیکہ حمد کرنے والے ہین اوسکے۔ لیے اوپر الطاف اوسکے کے کہ چاہے ہین اونپر اور تعجب کرتے ہین اوس سے کہ دیکھتے ہین

لوگوں کو کہ مستحق عظمت الٰہی کے ہوتے ہیں اور نخشش چاہتے ہیں واسطے مومنین اہل زمین کے جو بیزار ہوئے کلمہ کفر سے کورہ سے یا طلب کرتے ہیں اپنے رب سے یہ کہ حکم کرے زمین والوں سے اور نہ جلدی عذاب کرے اوپر + **تنبیہ** + افسوس ہے کہ آسمان کا مارے عظمت الٰہی کے ٹیل ہو اور ملائکہ ایسے لرزاں ترساں ہوں کہ پائی سے ہو کر تسبیح و تحمید میں پروردگار کی اور ہمسے تباہ کار ہوں کے استغفار ذنوب کے لیے مشغول ہوں اور ہم ایسے غافل کہ نہ اوسکی طاعت کا دھیان ہے اور نہ معصیت سے بچنے کا خیال یہ مقام بڑے ہی غور و سوچ کا ہے کہ آسمان لایعقل کا وہ حال اور فرشتوں بے نفس کا وہ حال اور ہم ذی عقل و ذی شعور و ذی تکلیف کا یہ حال بڑا ہی مقام حسرت و ندامت کا ہے لیکن کچھ دھیان نہیں ہاں البتہ جنکو اللہ تعالیٰ علم و سمجھ و توفیق دیتا ہے اونکو ودھر کی دھن لگاتا ہے اور اونکو ہر چیز کے سوچنے میں فائدہ ہوتا ہے چنانچہ جمہور علماء سے منقول ہے کہ فکر ہا پنج وجہ پر ہے ایک تو فکر اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں یعنی اوسکی قدرت کی نشانیوں میں مانند آسمان اور زمین اور شجر و حجر و حیوان کے یا آیات قرآنی میں پس اول فکر سے پیدا ہوتی ہے توحید و یقین اور دوسری فکر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں اوس سے پیدا ہوتی ہے حب اور شکر اور تیسری فکر کرنی اللہ تعالیٰ کے وعدے میں کہ پیدا ہوتی ہے اوس سے رغبت یعنی طاعات کی اور چوتھی فکر کرنی اللہ تعالیٰ کے وعید میں کہ پیدا ہوتا ہے اوس سے خوف الٰہی اور پانچویں فکر کرنی بیچ قصور کرنے نفس کے اللہ تعالیٰ کی طاعت سے باوجود پانے جملے احسان اللہ تعالیٰ کے پیدا ہوتی ہے اوس سے حیا انتہی + تیسرا عاقل کو چاہیے کہ ان نامین میں غور کر کے عظمت الٰہی دل میں جماوے اور علامتیں تقین کی اپنے میں پیدا کرے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ پانچ چیزیں علامت یقین سے ہیں اول توبہ کہ بیٹھے مگر اوسکے پاس سنوارے ساتھ اوسکے دین کے اور غالب ہو فرج زبان پر اور جب پوچھے اوسکو کوئی چیز بری دنیا سے جانے اوسکو ملال اور جب پوچھے اوسکو کوئی چیز قلیل دنیا سے تو غنیمت جانے اوسکو اور نہ بھرے پیٹ اپنا حلال سے بچوں پیٹ کے حرام میں اور دیکھے لوگوں کو کہ نجات پائی اور دیکھے اپنے نفس کو کہ ہلاک ہوا انتہی + **منبہات**

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ○

اور جنھوں نے پکڑے ہیں اوسکے سوائے رفیق اللہ کو وہ یاد ہیں اور تجھ نہیں اونکا ذمہ + **معا**

اور اون لوگوں نے کہ دوست پکڑے سوائے اوسکے یعنی اوسکے لیے شریک مقرر کیے اللہ نگہبان ہے اونپر یعنی نگہبان ہے اونکے احوال و اعمال کا اوس سے کوئی چیز بھاگ نہیں سکتی پس جزا دیگا اونکو اوپر اور نہیں ہے تو ای محمد اونپر داروغہ یعنی داروغہ نہیں اور نہ پیغمبر ہے طرف تیرے ہم اونکا نہیں ہے تو کوڑ از یولا ضط

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ

اور اسی طرح اوتارا ہمنے طرف تیرے قرآن عربی زبان کا کہ تو ڈر سناوے بڑے گانوں کو اور اوسکے آس پاس والوں کو اور ڈر سناوے جمع ہونے کے دن کی

لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ○

اوسمیں دھوکا نہیں ایک فرقہ بہشت میں اور ایک فرقہ آگ میں + **معا**

اور اسی طرح وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن عربی تو کہ ڈر سناوے تو اہل مکہ کو اور اونکو کہ گرداگرد اوسکے ہیں اور ڈر سناوے تو روز قیامت سے کچھ شک نہیں اوسمیں ایک جماعت بہشت میں ہوگی اور ایک جماعت دوزخ میں + **تفسیر** + اور اسی طرح الزمہ اشارہ ہے طرف معنی آیت کے کہ جو پہلے اسکے گذری کہ اللہ نگہبان ہے اونپر نہ تو بلکہ توڑ دینے والا ہے اسلیے کہ یہ معنی کر رلایا ہے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں اور لام القریٰ مکہ کو کہتے ہیں اسلیے کہ زمین بھیلائی گئی ہے اوسکے نیچے سے اور اسلیے کہ وہ اشرف ہے سب جگہوں میں اور مراد اہل ام القریٰ ہیں اور اونکے گرداگرد کے ہیں یعنی اور عرب اور یوم الجمع روز قیامت کو اسلیے فرمایا کہ تمام خلائق جمع کیجاویگی اوسمیں ایک جماعت بہشت میں اور الفریق بہشتیوں میں سے ایک فریق ہوگا اور دوزخیوں میں سے ایک فریق کما عبد اللہ بن عمرو نے کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ اونکے دست مبارک میں

دو کتابین ہمین پس فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ یہ دونون کتابین کہا ہمنے نہین ای رسول خدا کے لیکن یہ کہ خبر دو ہمکو پس فرمایا واسطے اوس کتاب کے کہ اونکے داہنے ہاتھ مین تھی یہ ہمکتاب پروردگار عالمون کی طرف سے اسمین ہین نام بہشتیون اور نام باپون اونکے کے اور قوم اونکی کے پھر جمع کر دیا گیا ہی آخر اونکے کو یعنی بطور جمع ہندی کے پس نہ زیادہ کیے جاوینگے بیچ اونکے اور نہ کم کیے جاوینگے اونسے کبھی پھر فرمایا واسطے اوس کتاب کے کہ اونکے بائین ہاتھ مین تھی یہ ہی کتاب پروردگار عالمون کی طرف سے اسمین ہین نام دوزخیون کے اور نام باپون اونکے کے اور قومون اونکی کے پھر جمع کیا گیا اونکے آخر پر پس نہ زیادہ کیے جاوینگے اونمین اور نہ کم کیے جاوینگے اون مین سے کبھی پس کہا اونکے صحابیون نے پس کس واسطے ہی عمل کرنا ای رسول خدا کے اگر ہی امر کہ تحقیق فراغت کی گئی اوس سے پس فرمایا غوب مضبوط کرو یعنی عمل اپنے ساتھ طریق حق کے اور نزدیکی ڈھونڈھو یعنی خدا سے پس تحقیق بہشتی ختم کیا جاتا ہی واسطے اوسکے ساتھ کام بہشتیون کے اگرچہ کام کرے کسی طرح کے یعنی نیک ہون یا بد مدت عمر مین اور تحقیق دوزخی ختم کیا جاتا ہی واسطے اوسکے ساتھ کام دوزخیون کے اگرچہ کام کرے کسی طرح کے پھر اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے پس رکھدیا اون کتابون کو پھر فرمایا فارغ ہوا پروردگار تمہارا بندون سے یہی حکم کر چکا فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ یعنی ایک جماعت بہشت مین اور ایک جماعت دوزخ مین ۱۲ منثور

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُم

اور اگر چاہتا اللہ تو سب لوگون کو کرتا ایک ہی فرقہ پر وہ داخل کرتا ہی جسکو چاہے اپنی مہر مین اور گنہگار جو ہین اونکا

مِّن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ○

کوئی نہین رفیق نہ مددگار ۱۲ منہ

اور اگر چاہتا خدا کرتا اونکو ایک جماعت یعنی ہر مومن سب کو ولیکن داخل کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اپنی رحمت مین یعنی بزرگی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی ساتھ اسلام کے اور ظالم یعنی کافر نہین بھی اونکے لیے کوئی کارساز یعنی شفاعت کرنے والا اور نہ مدد کرنے والا یعنی عذاب دفع کرنیوالا ۱۲ منہ

تنبیہ اس آیت سے اور اوپر کی آیت سے معلوم ہوا کہ جنتی اور دوزخی اور کافر اور مسلمان ہونا سب اللہ ہی کی تقدیر و مشیت سے ہی اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا چنانچہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فقہ اکبر مین لکھتے ہین يَهْدِي مَن يَشَاءُ فَضْلًا مِّنْهُ وَيُضِلُّ مَن يَشَاءُ عَدْلًا مِّنْهُ وَإِضْلَالُهُ خِذْلَانُهُ وَتَفْسِيرُ الْخِذْلَانِ أَنْ لَا يُوَفِّقَ الْعَبْدَ عَلَى مَا يَرْضَاهُ عَنْهُ وَهُوَ مِثْلُ قَوْلِهِ وَكَذَٰلِكَ أَعْقَوْبَتُهُ الْخِذْلَانُ عَلَى الْمَعْصِيَةِ یعنی اور اللہ تعالیٰ راہ بتاتا ہی جسکو چاہتا ہی اپنے فضل سے اور گمراہ کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اپنے انصاف سے اور گمراہ کرنا اللہ کا کیا ہی خذلان اوسکا اور معنی خذلان کے توفیق نہ دینا اللہ کا بندے کو اوس چیز پر کہ جس سے راضی ہی اور یہ انصاف ہی اوسکا اور ایسے ہی عذاب کرنا توفیق نہ دیے ہوئے کا گناہ پر ف اضافت بہ ظلم نہین ظلم کہتے ہین غیر کے ملک مین تصرف کرنا اور اللہ اپنے ملک مین تصرف کرتا ہی نہ غیر کے اور ایسا ہی امام صاحب نے اپنی وصیتون مین لکھا ہی وَنُقِرُّ بِأَنَّ الْأَعْمَالَ ثَلَاثَةٌ فَرِيضَةٌ وَفَضِيلَةٌ وَمَعْصِيَةٌ الخ ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ اقرار کرتے ہین ہم اس بات کا کہ بندون کے کام تین طرح کے ہوتے ہین ایک فرض جسکا کرنا ضرور ہی دوسرے فضیلت یعنی محض ثواب کا کام کہ جسکے نکرنے مین عذاب یعنی نہین تیسرے برے کام یعنی جسکے کرنے مین یقینا عذاب ہی سو فرض تو ہوتا ہی خدا کے امر سے اور مشیت اور محبت اور رضامندی اور قضا اور تقدیر اور ارادہ اور توفیق اور پیدا کرنے اور حکم کرنے اور علم سے اور اوسکے لکھنے سے لوح محفوظ مین اور فضیلت کے کام خدا کے امر سے نہین پر اوسکی مشیت اور محبت اور رضامندی اور قضا اور تقدیر اور توفیق دینی اور پیدا کرنے اور ارادہ اور حکم اور علم اور لکھنے سے لوح محفوظ مین ہین اور گناہ کے کام خدا کے امر سے نہین پر اوسکی مشیت سے ہین محبت سے نہین رضا سے ہین قضا سے ہین تقدیر سے ہین توفیق سے نہین خذلان سے ہین یعنی ترک توفیق سے اور اوسیسے ہوا نہ دینا [illegible]

خدا جانتا ہی اور اوسکی لوح محفوظ مین لکھا ہی انتہی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی مالابد مین لکھتے ہین کہ تمام ممکنات کیا جواہر اور کیا اعراض اور کیا افعال اختیاریہ بندون کے تمام پیدا کیے ہوئے اللہ تعالی کے ہین اسباب شخصی واسطون کو روپوش فعل اپنے کا کیا ہی کہ اونسے فعل اسکا چھپا ہوا ہی بلکہ دلیل اپنے فعل کے ثابت ہونے پر کیا ہی جیسے کہ عقلا حرکت حمادات شیشے ہلانے والے کی طرف سراغ لیجاتے ہین اور جانتے ہین کہ یہ حرکت لائق حال اس جماد کے نہین بلکہ اسکے لیے کوئی اور فاعل ہی سو اسکے اسی طرح وہ عقلا کہ بصیرت اونکی ساتھ سرمۂ شریعت کے سرگین ہوئی ہی جانتے ہین کہ ممکن اپنے مثل کو خواہ کوئی فعل ہو افعال سے یا عرض ہو اعراض سے پیدا نہین کر سکتا ہان اسقدر فرق ہی افعال اختیاریہ بندون کے اور حرکت جمادات کی متحقق ہی اور ایمان لانا اوسپر واجب ہی کہ حق تعالی نے بندون کو صورت قدرت اور ارادے کی دی ہی اور عادت اللہ تعالی کی یہی ہی کہ جب بندہ قصد ایک کام کا کرتا ہی تو حق تعالی اوس فعل کو پیدا کر دیتا ہی یعنی بعد ارادے اوسکے کے اور وجود مین لاتا ہی اوسی سبب اسی ارادے اور قدرت کے بندے کو کاسب یعنی کام کرنے والا کہتے ہین اور مدح اور ذم اور ثواب و عذاب اوسپر مترتب ہی اور انکار فرق کا درمیان حرکت جماد اور حرکت حیوان کے کفر اور بڑا اسلیے کہ انکار قدرت الٰہی کا ہی کہ حیوان مین یہ کمی ہی خلاف شرع اور خلاف بداہت عقل کے اور غیر خدا کو خالق کسی چیز کا پیرون مین سے جاننا بھی کفر ہی یہ کذا کہ خلق عبارت ہی یہ کذا کہ ایجاد ماہیتون اور حقائق اشیاء کے سے اور کسب عبارت ہی اونکے لانے سے وجود مین ساتھ اختیار اور قدرت فی الجملہ کے کہ حق تعالی نے بندون کو دی ہی اور اسی لیے پیدا کرنا قبیح کا قبیح نہین ہی بلکہ حسن ہی اسلیے کہ خوبی اور بھلائی ایک چیز حسن کی اوسکی ضد سے کہ قبیح ہی معلوم ہوتی ہی پس اگر بدی نہ ہوتی تو خوبی نیکی کی معلوم نہ ہوتی ہان کسب قبیح کا قبیح ہوگا کما لا یخفی اسی لیے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے قدریہ کو مجوسی اپنی امت کا کہا ہی انتہی اور شرح فقہ اکبر مین ملا علی قاری نے اور شرح سلم الثبوت مین مولانا عبد العلی نے جو کچھ لکھا ہی اوسکا خلاصہ یہ ہی کہ تمام افعال بندون کے قسم حرکت و سکون سے یعنی جس وجہ پر کہ ہون قسم کفر اور ایمان اور اطاعت اور عصیان سے کسب بندون کے نہین حقیقۃً یعنی بطریق مجاز کے نسبت کرتے ہین اور نہ بطریق اکراہ اور غلبے کے ہین بلکہ اختیار اونکا اونکے فعل مین بحسب اختلاف ہوا اونکی کے اور سیل نفسون اونکے کے ہی پس نفسون کے لیے ہلے کام کرنے مین فائدہ ہی اور برے کام کرنے مین ضرر ہی جیسا کہ کہتے ہین معتزلہ کہ بندہ پیدا کرنے والا افعال اختیاریہ کا ہی قسم مارنے اور پڑا کہنے وغیرہ کے اور نہ جیسا کہ کہتے ہین جبریہ کہ جو فاعل ہین نفی کسب اور اختیار کے بالکل پس ہوا قول اللہ تعالی کے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ردی اور لغو جماعتون کا اس قضیے مین اور حاصل یہ کہ فرق درمیان کسب اور خلق کے یہ ہی کہ کسب ایک امر ہی کہ نہین مستقل ہی ساتھ اوسکے کا سب اور خلق ایک امر ہی کہ مستقل ہی ساتھ اوسکے خالق اور بعضون نے کہا کہ جو کچھ کہ واقع ہو ساتھ آلے کے پس وہ کسب ہی اور جو کچھ کہ واقع ہو بدون آلے کے پس وہ خلق ہی پھر جو کچھ کہ پیدا کرے اللہ سبحانہ تعالی بغیر اثر اسکے کہ قدرت اللہ تعالی کی ساتھ قدرت بندے کے اور ارادے اوسکے کے ہوگی وہ صفت اوسکی اور نہین ہوگا فعل اوسکا مانند حرکت رعشے والے کے اور جس چیز کو کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے نزدیک پیدا کرنے قدرت اور اختیار بندے کے پس وصف کیا جاویگا بندہ ساتھ اوسکے اور ہوگی صفت اور فعل اور کسب بندے کا مانند حرکتون اختیاریہ کے پھر پیدا ہوئی چیزین مانند الم کے مضروب مین اور ٹوٹنے کے شیشے مین ساتھ پیدا کرنے اللہ تعالی کے ہی اور نزدیک معتزلہ کے ساتھ پیدا کرنے بندے کے اور اللہ تعالی خالق اونکا ہی یعنی پیدا کرنے والا افعال بندون کا موافق ارادے اونکے کے بموجب قول اللہ تعالی کے اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ یعنی اللہ پیدا کرنے والا ہر چیز کا ہی یعنی ممکن کا اور فعل بندے کا بھی ایک چیز ہی پھر جانا چاہیے کہ طاعت بحسب طاقت کے ہی فرمایا اللہ تعالی نے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا یعنی تکلیف نہین دیتا اللہ کسی نفس کو مگر بقدر قدرت اوسکی کے اور قدرت بندے کی کہ جس سے ہوتا ہی اہل واسطے تکلیف طاعت کے وہ سلامتی آلات کی ہی قسم حواس اور اعضا سے کہ جنسے ادا کرتا ہی اور سچ کہنے کو واجب ہی بندے پر قسم معرفت اور عبادت سے پس اسی لیے نہین تکلیف ہی واسطے اڑکے اور مجنون کے ساتھ ایمان کے اور نہین تکلیف ہی واسطے گونگے کے ساتھ اقرار کرنے کے زبان سے اور نہ واسطے مریض عاجز کے

گھڑے ہونے سے مقام خیر مین یعنی نماز وغیرہ مین جیسے کہ ثابت ہوئی ہی یہ بات دلیل اور برہان سے پس تھا ابوجہل غیر مسلوب العقل پس نہین پہونچتا تھا اوسکو یہ کہنے نہین قدرت رکھتا مین تصدیق اور اقرار کرنے کی اور ایسے ہی مومن صحیح سالم تارک صلوۃ و زکوۃ کو مثلاً نہین لائق ہی کہ کہے نہین قدرت رکھتا مین نماز پڑھنے کی پس حاصل یہ کہ استطاعت ایک صفت ہی کہ پیدا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی نزدیک کرنے فعل کے بعد سلامتی اسباب و آلات کے پس اگر قصد کیا بندے نے کرنے خیر کا پیدا کر دیتا ہی اللہ تعالی قدرت فعل خیر کی اور اگر قصد کیا شر کے کرنے کا پیدا کر دیتا ہی اللہ قدرت کرنے شر کی پس ہوتا ہی بندہ آپ ہی ضائع کرنے والا قدرت فعل خیر کی پس مستحق ہوتا ہی ذم و عقاب کا اور اسی لیے مذمت کی اللہ تعالی نے کافرون کی ساتھ اس طرح کے کہ ھُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ السَّمْعَ یعنی وہ نہین طاقت رکھتے ہین سمع کی یعنی نہین قصد کرتے ہین سننے کلام رسول کے بطریق تامل کے واسطے طلب کرنے حق کے تو کہ جانین حق کو بلکہ سنتے ہین بطریق انکار کے اور تحقیق مذمت کی اونکی اللہ تعالی نے بسبب تامل کرنے اونکے کے باوجود سلامتی اسباب کے اس آیت مین وَلَھُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ بِھَا آخر آیت تک یعنی کفار کے لیے دل ہین کہ نہین سمجھتے ساتھ افہم کے پس کافر ہوا جو کوئی کافر ہوا ساتھ فعل اپنے کے یعنی ساتھ اختیار اور انکار اور جحود اپنے کے بسبب خذلان اللہ تعالی کے یعنی بسبب ترک کرنے مدد اوسکی کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا وَّلٰکِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ ○ یعنی بلاشبہ اللہ نہین ظلم کرتا لوگون پر کچھ ولیکن وہ اپنے نفسون پر ظلم کرتے ہین اور ایمان لایا جو کوئی کہ ایمان لایا ساتھ فعل اپنے کے یعنی ساتھ اختیار اور اذعان اور اقرار اور تصدیق اپنے کے بسبب توفیق دینے اللہ تعالی کے اوسکو بمقتضاے فضل اپنے کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ○ یعنی بلاشبہ اللہ البتہ صاحب فضل کا ہی لوگون پر ولیکن اکثر آدمی نہین شکر کرتے اور کچھ شک نہین اسمین اسلیے کہ انسان کے لیے اراے اور قوتین ہین کہ بسبب اونکے تمام ہوتا ہی اوسکے لیے حاصل ہونا مناسب چیزون کا اور اجتناب منہیات کا مگر یہ کہ اراے اور قوتین منسوب ہوتی ہین طرف اللہ تعالی کے پس گویا کہ نہین اختیار ہی بندے کو اور فرق نہ کیا گیا درمیان دو لونون کے یہ ہی کہ رعشے مین ناقص ہوا واسطہ کہ وہ خواہش ہی اور بیچ حرکت اختیاریہ کے زیادہ ہو گیا واسطہ پس سمجھ ان حقائق اور اشارون کو اور مدد چاہ ساتھ انکے بیچ تمام اون چیزون کے کہ کان مین پڑین تجھ سے اسلیے کہ واجب ہونا فعل بندے کا بہ اختیار اوسکے نہین واجب کرتا ہی اضطراب کو واسطے ضرورت فرق کے درمیان حرکت اختیار اور حرکت رعشے کے اسلیے کہ ہلانے والا یعنی ہاتھ وغیرہ کا کہ ہلاتا ہی ساتھ اختیار اور ارادے کے بسبب سلامتی حواس اور اعضاے کے اور جسکے ملتے ہین اعضا بسبب مرض رعشے کے نہین شک ہی اسمین کہ حرکت پہلی غیر ہی حرکت دوسری کی اور فرق درمیان ان دو قسمون کے بدیہی ہی اور خلاصہ کلام جو اشارہ کیا ہی طرف اوسکے حجۃ الاسلام وغیرہ علماے نامدار نے وہ یہ ہی کہ جب باطل ہوا جبر محض بسبب ضرورت تکلیف کے اور ہونا بندے کا خالق اپنے افعال کا ساتھ دلیل کے واجب ہوئی میانہ روی اعتقاد مین اور وہ یہ ہی کہ افعال اندازہ کیے گئے ہین ساتھ قدرت اللہ تعالی کے ازلی و اختراع کے اور ساتھ قدرت بندے کے اور وجہ پر تعلق سے کہ تعبیر کیا جاتا ہی اوس سے ساتھ اکتساب کے اونہین ہی ضرورت تعلق قدرت کے سے ساتھ مقدور کے یہ کہ ہو بطور اختراع کے اسواسطے کہ قدرت اللہ تعالی کی ازل مین متعلق ہی ساتھ عالم کے بغیر اختراع کے پھر متعلق ہوتی ہی ساتھ اوسکے نزدیک اختراع کے اور وجہ کر تعلق سے پس حرکت بندے کی باعتبار نسبت کرنے اوسکے کے طرف قدرت اوسکے کے کسب کہلاتی ہی اور باعتبار نسبت کرنے اوسکے کے طرف قدرت اللہ تعالی کے خلق کہلاتی ہی پس وہ خلق یعنی پیدا ہوئی ہر رب کی اور وصف ہی بندے کی اور کسب ہی بندے کی اور قدرت خلق رب کی اور وصف بندے کی کسب ہی بندے کے لیے اور اس مذہب پر بہت دلیلین عقلیہ اور نقلیہ اور سمعیہ ہین کہ نہین گنجایش رکھتا لکھنا اونکا اس مقام مین اسلیے کہ وہ مقتضی ہی طوالت کو انتہی ۔ اور مجالس الابرار مین لکھا ہی کہ ایمان لانا تقدیر پر واجب ہی اور مراد تقدیر پر ایمان لانے سے یہ ہی کہ جانے جو کچھ عالم مین ہوتا ہی خیر اور شر اور نفع اور ضرر اور اسلام اور کفر

۴۱ اسکا اور اوپر کے جملے کا عطف تفسیری ہی

۴۲ اور یہان سے پہلے تک اللہ تعالی کی تعریف تھی

۴۳ یعنی اوسکے سوا کوئی نہین

۴۴ اور اوسکی طرف رجوع کرتے ہین

۴۵ یعنی اوسکی طرف رجوع کرتے ہین

۴۶ اسکا اور اوپر کے جملے کا عطف تفسیری ہی

۴۷ یعنی پیدا کرنے والا

۴۸ اسکا اور اوپر کے جملے کا عطف تفسیری ہی

۴۹ یعنی پیدا کرتا ہی

۵۰ اسکا اور اوپر کے جملے کا عطف تفسیری ہی

۵۱ یعنی پیدا کرتا ہی

۵۲ اسکا اور اوپر کے جملے کا عطف تفسیری ہی

۵۳ یعنی پیدا کرتا ہی

اور طاعت و عصیان اور نفع اور ٹوٹا اور مارا دے اور خطرے اور حرکات و سکنات سب کچھ اللہ ہی کی قضا و قدر سے ہوتا ہی
کہا امام فخر الدین رازی نے سورۂ یوسف کی تفسیر مین کہ جانا چاہیے کہ انسان حکم کیا گیا ہی ساتھ اسکے کہ رعایت کرے اسباب کی اس عالم
مین پس وہ حکم کیا گیا ہی غالباً ساتھ اسکے کہ پرہیز کرے اشیاے مہلکہ اور غذاؤن مضرہ سے باین منہج کہ سعی کرے بہ حاصل کرنے منافع اور
دفع کرنے مضرتون کے بقدر امکان کے پھر باوجود اسکے لائق ہی انسان کو یہ کہ یقین کرنے والا اسکا کہ نہین پہونچتا طرف اوسکے مگر جو کچھ
کہ مقدر کیا ہی اللہ نے اوسکے لیے اور نہین حاصل ہوتا اوسکے لیے مگر جو کچھ کہ ارادہ کیا اللہ تعالی نے اوسکے لیے پس قول یعقوب نبی علیہ السلام
کا اپنے بیٹون کے لیے لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۵۱ اشارہ ہی طرف رعایت اسباب
کے کہ معتبر ہی اس عالم مین اور قول اوسکا وَمَآ اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ ۵۲ اشارہ ہی طرف توحید محض کے اور نہ التفات کرنے کے
طرف اسباب کے اور ذکر کیا امام غزالی نے ایک سوال اور وہ یہ ہو کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہی کہ عمل کرین ہم اوسکے لیے والا ہم مزد دیے جاوین
اور عذاب کیے جاوین کے عصیان پر باوجود یکہ سب کچھ اللہ تعالی ہی کی طرف سے ہی اور نہین ہی طرف ہمارے کچھ پس کیونکر مذمت کیے جاوین
ہم اور کیونکر عذاب کیے جاوین پھر جواب دیا ہی اس طرح کہ یہ وعید اللہ تعالی کی طرف سے سبب ہی واسطے حاصل ہونے اعتقاد کے ہم مین اور
حصول اعتقاد سبب ہی واسطے پیدا ہونے خوف کے اور پیدا ہونا خوف کا سبب ہی ترک شہوات کا اور ترک شہوات سبب ہی واسطے
پہونچنے کے اللہ تعالی کی پناہ مین اور اللہ سبحانہ تعالی مسبب الاسباب ہی اور مرتب الاسباب پس جسکے لیے سبقت لے گئی ہی عادت
ازلی مین میسر ہوتے ہین اوسکے لیے یہ اسباب یہان تک کہ کھینچ لیجاتا ہی اوسکو سلسلہ اسباب کا طرف خیر کے اور جسکے لیے نہین سبقت
کی ہوتی ہی سعادت کے ہوتا ہی وہ دور سننے کلام خدا اور کلام رسول اور کلام علما کے سے اور جب کہ نہین سنتا ہی نہین جانتا اور جب کہ نہین جانتا
نہین ڈرتا اور جب کہ نہین ڈرتا نہین چھوڑتا رغبت کرنی طرف دنیا کے اور شہوات اوسکی کے اور جب کہ نہین چھوڑتا رغبت دنیا کی
اور شہوات اوسکے ہوتا ہی شیطان کی جماعت مین سے وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۵۳ تمام ہوا کلام صاحب المجالس کا اور یہی
اور سید اور شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ ایمان تقدیر پر لانا فرض و لازم ہی یعنی اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی پیدا کرنے والا بندون کے
اعمال کا ہی خواہ نیک ہون خواہ بد لکھے ہین لوح محفوظ مین پہلے انکے پیدا کرنے سے سب کچھ اوسی کے حکم و ارادے سے ہوتا ہی لیکن ایمان و طاعت سے
راضی ہی اور کفر و گناہ سے ناخوش اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تقدیر ایک بھید ہی اللہ کے بھید مین سے نہین طلع کیا اوسپر ملک
مقرب کو اور نہ نبی مرسل کو اور نہین جائز ہی خوض و بحث کرنا اوسمین بطریق عقل کے انتہی ۔ بلکہ واجب ہی یہ کہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی نے
پیدا کی مخلوق اوسکے دو فریق پیدا کیے ایک فریق جنت و چین کے لیے از راہ فضل کے اور ایک فریق دوزخ کے لیے از راہ عدل کے ایک شخص نے
حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ خبر دو مجکو قدر سے اونھون نے فرمایا بڑی دور دراز راہ ہی نہ بیٹھ اوسمین پھر اوسنے یہی سوال کیا فرمایا
گہرا دریا ہی مت داخل ہو اوسمین پھر یہی پوچھا فرمایا یہ بھید ہی اللہ کا پوشیدہ ہر تجسس تفتیش کر اوسکی انتہی ۔ روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا حدیث
بیان کی ہمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے ہین سچے کیے گئے تحقیق پیدائش ایک تمہارے کی یہ ہی کہ جمع کیا جاتا ہی اپنی ماں کے
پیٹ مین چالیس دن نطفہ یعنی بصورت نطفے کے ہوتا ہی لیکن کچھ تغیر ہوتا جاتا ہی حرارت سے پھر ہوتا ہی خون جما ہوا مانند اسی کے یعنی
چالیس دن تلک پھر ہوتا ہی ٹکڑا گوشت کا مانند اسی کے یعنی چالیس دن تلک پھر بھیجتا ہی اللہ تعالی طرف اوسکے فرشتہ کو ساتھ چار باتون کے
یعنی لکھ دے ہڈی گوشت پوست درست ہونے کے پس لکھتا ہی وہ فرشتہ عمل اوسکا اور موت اوسکی اور روزی اوسکی اور بدبخت ہونا یا نیکبخت
ہونا اوسکا پھر پھونکی جاتی ہی اوسمین روح پس قسم ہی اوس ذات کی کہ نہین کوئی معبود سوا اوسکے تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہی کام اہل
بہشت کے یہان تک کہ نہین ہوتا درمیان اوس شخص کے اور رسیان بہشت کے مگر ہاتھ بھر یعنی نزدیک ہوتی ہی پس غلبہ کرتی ہی اوسپر نوشت اوسکی

پس کرتا ہی کام دوزخیون کے سے پس داخل ہوتا ہی دوزخ مین اور تحقیق ایک تمارا البتہ کرتا ہی کام دوزخیون کے سے یہان تاک کہ نہین ہوتا درمیان اوسکے اور درمیان دوزخ کے مگر ہاتھ بھر پس غلبہ کرتی ہی اوسپر سرنوشت اوسکی پس کرتا ہی کام بہشتیون کے سے پس داخل ہوتا ہی بہشت مین انتہی ۔ اسکی شرح مین حضرت شیخ لکھتے ہین کہ مراد یہ ہی کہ یہ بات کبھی نادر ہوجاتی ہی ولیکن غلبہ رحمت اوسکی کا مقتضی اسکا ہوا ہی کہ اکثر لوگ برائی سے بھلائی کی طرف پھرتے ہین اور عکس اسکا نہایت کم ہوتا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ اور یہ حدیث دلالت اسپر کرتی ہی کہ مدار خاتمے پر ہی اور اسمین رغبت دلائی ہی ہمیشگی طاعات پر اور اسپر کہ ہر وقت گناہ سے بچتا رہے اس ڈر سے کہ مبادا یہی دم آخر ہو اور خاتمہ بخیر ہو کیا خوب ہی یہ بات بخلاف بعضے لوگون کے کہ خبر قضا و قدر کی سنکر انکار عمل کا کرتے ہین کہتے ہین کہ نیکبختی بدبختی اور داخل ہونا آگ کا جب سب قضا و قدر پر موقوف ہوا تو عمل کیا ضرور چنانچہ بعضے صحابہ نے بھی جو مقصد اسکا نہ سمجھا یہی کہا حضرت نے جواب دیا کہ عمل کیے جاؤ اور ہر کوئی توفیق دیا گیا ہی واسطے اوس چیز کے کہ پیدا کیا گیا ہی یعنی توقف کرنا تمارا عمل مین اور انکار کرنا عمل کا بعد سننے مقتضیے قضا و قدر کے کچھ معنی نہین رکھتا کیونکہ امر و نہی شارع سے وارد ہوئی اور مکلف قوت سمجھنے اور خطاب کی دی اور تم مین قصد اور اختیار کہ ساتھ ادسکے عمل کر سکو پیدا کیا پس ضرور یہان کچھ بات ہوگی کہ بندون کو اوسکے لیے حکم کیا اور اونسے طلب فعل کی کی اور ایک کام سے منع کیا والا امر و نہی کا اور پہونچنے پیغمبرونکا کچھ فائدہ ہی نہوا اگرچہ کہ اوس سر کی پوشیدہ ہی کہ نہین معلوم ہوتی اور بہت اسرار مین کہ بندگونکی اطلاع نہین اور حقیقت مین کوئی عمل اور حقیقت موقوف معلوم کرنے پر نہین وہ مالک الملک ہی اور جو کوئی اپنے ملک مین تصرف کرتا ہی ظلم نہین یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ ۔ یعنی جسکو چاہے عذاب کرے اللہ اور جسپر چاہے رحم کرے انتہی ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نکلے اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کر رہے تھے بیچ قدر کے پس غصے ہوئے حضرت یہان تاک کہ سرخ ہوا چہرہ مبارک یہان تاک کہ گویا نچوڑے گئے ہین بیچ رخسارہ آنحضرت کے دانے انار کے پس فرمایا کیا ساتھ اسکے حکم کیے گئے ہو تم یا ساتھ اسکے بھیجے گیا ہون مین طرف تمھارے سوا اسکے نہین کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تمسے اوسوقت کہ بحث کرنے لگے اس امر مین تنبیہ دیتا ہون مین تمکو پھر قسم دیتا ہون مین تمکو اس بات مین کہ نہ بحث کیا کرو تم اسمین انتہی ۔ حضرت شیخ وغیرہ نے اسکی شرح یون لکھی ہی یہ جو کہا کہ بحث کرتے تھے ہم بیچ قدر کے مراد یہ ہی کہ بعضے کہتے تھے کہ اگر سب اللہ کی تقدیر سے ہی تو ثواب عذاب کیون ہی جیسے کہ معتزلہ کہتے ہین اور بعضے کہتے تھے کہ کیا تمکو خبر ہی اسمین کہ بعضے جنتی ہین بعضے ناری اور بعضے کہتے تھے یہ اسلیے ہی کہ اوسکو کچھ اختیار دیا ہی کہ اوسنے نکرنے کا اور بعضے کہتے تھے کسنے یہ بتایا دیا اسی طرح کے کلام کر رہے تھے اور یہ جو فرمایا کیا ساتھ اسکے بھیجا گیا ہون مین الم مراد یہ ہی کہ تمکو حکم طاعت و عبادت کا کیا اور مجکو اوسکے پونہچانے کو بھیجا بحث کرنی اومین کہان آئی ہی وہ تو ایک بھید ہی اوسکا علم اوسی کو سونپو اور عمل مین مشغول ہو اور راضی ہو کہ اوسکی تقدیر پر انتہی ۔ حاصل یہ کہ ان روایتون سے معلوم ہوا کہ درباب قضا و قدر کے چون و چرا نکرے اور تقریرین اپنی کج فہمی کے سبب سے نہ جھاڑے اور پھر نفع اسپر ایمان لاوے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مومن ہوتا کوئی بندہ یہان تاک کہ ایمان لاوے ساتھ چار چیزون کے گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین بھیجا ہوا اللہ کا ہون بھیجا ہی مجکو ساتھ حق کے اور ایمان لاوے ساتھ مرنے کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو فرقے ہین میری امت سے کہ نہین ہی واسطے اونکے اسلام مین کچھ حصہ ایک تو مرجیہ ہی اور ایک قدریہ ۔ ف ۔ مراد مرجیہ سے فرقہ جبریہ ہی کہ قائل نہین اسباب کے کہتے ہین کہ نسبت کرنا فعل کا طرف بندے کے ایسا ہی جیسا نسبت کرنا فعل کا طرف جمادات کے یعنی پتھر اور لکڑی اور روئی وغیرہا یعنی جسوقت پھینکے اور لونڈھائے تو لونڈھتا چلا جاوے اوسکو اپنے پھینکنے اور لونڈھنے مین دخل نہین اسی طرح بندے کو اپنے کام مین کچھ دخل نہین محض بے اختیار ہی اور مراد قدریہ سے وہ ہین کہ منکر تقدیر کے ہین یعنی فعل بندون کے پیدا کیے ہوئے اونکی قدرت سے ہین اللہ کی قدرت سے نہین اس طرح کی تقدیر کے انکار کرنے والے کو

ف
مراد مرجیہ سے فرقہ جبریہ ہی اور ایک قدریہ سے مراد وہ ہی کہ فاعل افعال کا بندے کو جانتے ہین اور اللہ کو فاعل نہین جانتے ہین

قدریہ کہتے ہین اوسمین معتزلہ بھی داخل ہین اور رافضی بھی اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ دونون فرقے کافر ہین لیکن قول مختار علماء کا یہ ہی کہ یہ کافر نہین بلکہ فاسق ہین کیونکہ یہ بھی تمسک کرتے ہین کتاب و سنت سے اور تاویل کرکر کفر سے اپنے کو بچاتے ہین پس یہ حدیث زجر و شدت کے لیے ہی اور بعضون نے اس حدیث کی صحت مین بھی کلام کیا ہی یہ مضمون حضرت شیخ عبد الحق رح کے ترجمے مین ہی لیکن میرے اوستاد مولانا اسحٰق رحمہ اللہ نے فرمایا کہ محققین کے نزدیک حکم کفر کا ہی ان فرقون کے لیے بعد اسکے اختلاف کیا ہی کہ کفر انکا تاویلی ہی یا کفر ارتدادی واللہ اعلم بالصواب انتہی ۞ اور ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ کہا سنا میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہونگا میری امت مین مین مین دھنسجانا اور صورت بدل جانا اور یہ ہونگا اون لوگون مین کہ جھٹلاتے ہین تقدیر کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ قدریہ مجوس ہین ہی امت کے اگر مریض ہون تو نہ عیادت کرو اونکی اور اگر مرین تو نہ حاضر ہو اونکے جنازے پر ۞ ف ۞ یعنی رعایت حقوق اسلام کی اونکے حق مین نکرو نہ جیتے نہ مرے پس جو علما انکو کافر کہتے ہین وہ تو منع ہی کرتے ہین اور جو فاسق کہتے ہین وہ جائز رکھتے ہین اور حدیث کو حمل کرتے ہین زجر و تغلیظ پر اور برائی بیان کرنی اعتقاد اونکے پر یہ مضمون ملا علی قاری وغیرہ نے لکھا ہی لیکن محققین کے نزدیک یہی بات حق ہی کہ اونکی عیادت وغیرہ نکرے جتنا ہو سکے بچے اونکے خلطہ رہنے سے کہ اقوال اوستادی مولانا محمد اسحٰق رحمہ اللہ اور مجوس ایک فرقہ ہی آتش پرست ثابت کرتے ہین دو الٰہ یعنی ایک الٰہ خیر کا اور ایک الٰہ شر کا خیر کے الٰہ کو کہتے ہین یزدان اور شر کے الٰہ کو کہتے ہین اہرمن یعنی شیطان پس جیسے مجوس قائل ہین دو الٰہ کے ایسے ہی قدریہ قائل ہین بہت سے خالقون کے یعنی جتنے فعل بد کے کرتے ہین خالق ان فعلون کے ہین ۞ ۳ ۞ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہمنشینی کرو فرقہ قدریہ سے اور نہ فیصلے کو لیجاؤ قضیہ اپنا طرف اونکے یا ابتدا ساتھ سلام و کلام کے اونسے نکرو ۞ ف ۞ نہ ہمنشینی کرو یعنی محبت نرکھو اونسے کیونکہ بیٹھنا ہمراہ چلنا علامت محبت کی ہی پس معنی یہ ہین کہ اُنس اور تعظیم سے ہمنشینی اونکی نکرو اسلیے کہ اعتقاد بد اونکے سیکھوگے اور برائی اونکے عملون کی تاثیر کریگی تمھارے دلون مین اور تمھارے عملون مین ۞ ۴ ۞ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ طرح کے شخص ہین کہ لعنت کرتا ہون مین اونکو لعنت کی اونکو اللہ نے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہی ایک تو وہ کہ زیادہ کرے بیچ کتاب اللہ کے اور دوسرا فرقہ وہ کہ جھٹلاوے تقدیر الٰہی کو اور تیسرا وہ ہی کہ غالب ہو جاوے ساتھ زبردستی کے کہ عزت دے جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزیز کیا اللہ نے اور چوتھا وہ ہی کہ حلال کرے بیچ حرم اللہ کے اور پانچوان وہ ہی کہ حلال جانے میری اولاد سے اوس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے اور چھٹا وہ شخص ہی کہ چھوڑ دیا سنت میری کو ۞ ف ۞ لعنت کی اونکو اللہ نے گویا کسیںنے پوچھا کہ آپ کیون لعنت کرتے ہین فرمایا اسلیے کہ لعنت کی اللہ نے اور زیادہ کرنا اللہ کی کتاب مین یہ کہ لفظ بڑھا دیا اس طرح سے بیان کرے کہ معنی مخالف ہون اللہ کے حکم کے اور تیسرا وہ ہی کہ غالب ہو جاوے الخ مراد اس سے بادشاہ اور حاکم ظالم ہین کہ ساتھ خواہش نفسانی اور غلبہ حکومت اپنی کے کافرون اور فاسقون اور جاہلون کو عزیز رکھتے ہین اور مسلمانون اور صالحون اور عالمون کو ذلیل کرتے ہین اور حلال کرے بیچ حرم اللہ کے یعنی مکے مین جن کاموں کو منع فرمایا ہی مانند شکار کرنے کے اور کاٹنے درخت کے اور داخل ہونے کے بغیر احرام کے یہ کام اوس جگہ کرنے لگے اور حلال جانے اولاد میری سے الخ یعنی ایذا دینی پیغمبر خدا کی اولاد کو اور اونکی تعظیم نکرنے کو حلال جانے اوسپر بھی لعنت ہی مراد یہ ہی کہ میری اولاد ہو کر جس چیز کو اللہ نے حرام فرمایا ہی اوسکو کرنے لگے حلال جان کر اسمین تنبیہ ہی سیدون کے لیے کہ حضرت کی اولاد ہو کر خدا کے گناہ نکرین یعنی اونکو اللہ کے گناہ کرنے مین زیادہ تر ڈر ہی اور چھوڑ دیا سنت میری کو جواز راہ کسالت کے سنت کو چھوڑے تو وہ گنہگار ہی اور جو کوئی ہلکا جانکر سنت کو چھوڑ دے تو وہ کافر ہی اور لعنت مین دونون گنے جاتے ہین لیکن اول زجراً اور شدۃً اور دوسرا حقیقۃً اور اگر احیانا سنت ترک ہو گنہگار نہین ہوتا مگر برا یہ بھی ہی کذا ذکر القاری و الشیخ رحمۃ اللہ علیہ اور سنا میںنے مولانا محمد اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے کہ یہ وعید بیچ ترک کرنے سنن ہدی یعنی سنن مؤکدہ کے ہی انتہی ۞ یہ حدیثین مشکوٰۃ مین

ف ۞ اور فرمایا ہی کہ ہر قول کی قبول فاضی شاید کا کہ اوپر گزرا ہو گا ف ۞ یہ بات اخیر زمانہ مین ہوگی اور بعضون سے کہا کہ اوپر گزرا ہو گا کہ یہ ہی اگر صحیح واقع ہو رہی اسمین تو اس فرقہ مین ہونگے ۞ ۳ ۞ یہ حدیث معنی ہمنشینی کلام سابق کی ہی ۞ ۷ ۞ بعضی سنت ہی کہ ترک کرنے سے گنہگار ہوتا ہی اور بعضی سنت ہی کہ ترک کرنے سے گنہگار نہین ہوتا ہی ۞ ۸ ۞ بعضی سنت ہی کہ ترک کرنے سے گنہگار ہوتا ہی اور بعضی سنت ہی کہ ترک کرنے سے گنہگار نہین ہوتا ہی ۞ ف ۞ یعنی ہمنشینی کرو

موجود ہین پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ غور کرے انکے مضمونون مین اور قائل اور راضی تقدیر پر رہے اور امر و نہی سے غافل نہ ہے کیون کہ اور معلوم ہی ہو چکا کہ یہ علامتین سعادت و شقاوت کی ہین اور کچھ چون و چرا نکرے اور پاک پروردگار سے یہ دعا کرتا رہے یا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ یعنی اے پھیرنے والے دلون کے ثابت رکھ میرے دل کو اپنے دین پر چنانچہ آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے

ع ۹ ۲

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِیُّ وَهُوَ یُحْیِ الْمَوْتٰى ۪ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

کیا اونھون نے پکڑے ہین اوسکے سوے حمایتی کام بنانے والے سو اللہ جو ہی وہی ہی کام بنانے والا اور وہی جلاتا ہی مردے اور وہ ہر چیز پر کر سکتا ہی ✣ مؤ

کیا دوست پکڑے کافرون نے سوے خدا کے پس خدا وہی ہی کارساز اور وہی زندہ کرتا ہی مُردون کو اور وہ ہر چیز پر توانا ہی ✣ تفسیر خدا وہی ہی کارساز کہا ابن عباس نے کارساز تیرا ای محمد اور کارساز اونکا کہ پیروی کی تیری اور وہ ہر چیز پر توانا ہی پس وہی لائق ہی اسکے کہ پکڑا جاوے کارساز نہ وہ کہ قادر نہو کسی چیز پر ✣ مدن معاً

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ مِنْ شَیْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّیْ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ ۝

اور جس تین چیٹے ہوتم لوگ کوئی چیز ہو اوسکی چکوتی ہی اللہ پر حوالہ وہ اللہ ہی رب میرا اوسی پر مجکو بھروسا اور اوسی کی طرف میری رجوع ✣ مؤ

اور جو کچھ کہ اختلاف کیا تمنے اوسمین اور جو کچھ ہو پس فیصل کرنا اوسکا حوالے خدا کے ہی وہی خدا پروردگار میرا اوسپر توکل کیا مینے اور اوسی کی طرف رجوع کرتا ہون مین ✣ تفسیر جو کچھ کہ اختلاف کیا تمنے الخ یہ آیت ہی قول رسول خدا کی واسطے مومنون کے یعنی آنحضرت کا قول اللہ تعالی نقل فرماتا ہی یعنی جو کچھ کہ خلاف کیا تمھارا اوسمین کفار نے یعنی اہل کتاب اور مشرکین نے پس اختلاف کیا تمنے اور اونھون نے اوسمین کسی امر مین امور دین سے پس حکم اوس مختلف فیہ کا سپرد کیا گیا ہی طرف اللہ کے اور وہ ثواب دیتا حق گوئون کا اوسمین یعنی مومنون کا ہی اور عذاب کرتا دروغ گوئون کا یہ ہی یعنی یہ حاکم درمیان تمھارے خدا ہی پروردگار میرا اوسپر بھروسا کیا مینے بیچ دور کرنے فکر دشمنان دین کے اور رجوع کرتا ہون مین یعنی بیچ کفایت کرنے شر اونکی کے اور بعضون نے کہا کہ معنی ومَا اختلفتم فیہ الخ کے یہ ہین کہ جو کچھ کہ واقع ہو درمیان تمھارے اختلاف اوسمین یعنی اون علوم مین کہ نہو تمکو علم اونکا پس اللہ ہی خوب جانتا ہی مانند معرفت روح وغیرہ کے ✣ مدن

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ یَذْرَؤُكُمْ

بنا نکالنے والا آسمانون کا اور زمین کا بنا دیے تمکو تم ہی مین سے جوڑے اور چوپایون مین سے جوڑے بکھیرتا ہی تمکو

فِیْهِ ؕ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝

اسطرح نہین اوسکی طرح کا کوئی اور وہی ہی سنتا دیکھتا ✣ مؤ

پیدا کرنے والا آسمانون اور زمین کا پیدا کیا تمھارے لیے تمھاری جنس سے عورتون کو اور پیدا کین جنس چارپایون سے کتنی قسمین پھیلاتا ہی تمکو ساتھ اس تدبیر کے نہین ہی مانند اوسکے کوئی چیز اور وہ ہی سننے والا دیکھنے والا ✣ تفسیر اور ایک معنی وَمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا کے یہ ہین اور پیدا کین چارپایون کے لیے بھی اونکی جنس سے ماده ایذرؤکم کے معنی ہین یکثر کم یعنی بڑھاتا ہی تمکو ساتھ اس تدبیر کے اور وہ یہ ہی کہ پیدا کیے لوگون کے لیے اور چارپایون کے لیے جوڑے تو کہ ہو درمیان نر اور ماده اونکی کے توالد اور تناسل اور کلمہ تشبیہ کا یعنی کلمہ کر رایا گیا یعنی کاف بھی لائے کہ بمعنی مثل کے ہی اور پھر لفظ مثل لائے واسطے تاکید نفی تماثل کے اور تقدیر اسکی یہ ہی پس مثلہ شئی اور بعضون نے کہا کہ لفظ المثل زیادہ ہی اور تقدیر اسکی یہ ہی پس کہو شئی یعنی نہین ہی مانند اوسکے کوئی چیز جیسے کہ زیادہ ہی اللہ تعالی کے اس قول مین فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ یعنی پس اگر ایمان لاوین ساتھ اوس چیز کے کہ ایمان لائے تم ساتھ اوسکے اور یہ اسلیے کہا کہ مراد نفی مشابہت کی ہی اور جب کہ نہ کہ جاوے کاف یا لفظ مثل زیادہ تو ہوگا اثبات مثل کا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ

نہین ہی مانند ذات اوسکی کے کوئی چیز اسلیے کہ عرب کہتے ہین مِثْلُكَ لَا يَبْخَلُ یعنی تجھ جیسا بخیل نہین کرتا ہی اور مراد کہتے ہین اس سے نفی بخیل کی ذات اوسکی سے اور قصد کرتے ہین مبالغہ اسمین اور وہ سننے والا ہی تمام سننے کی چیزین مینہ کان کے اور دیکھنے والا ہی یعنی تمام دیکھنے کی چیزین بدون تیلی آنکھ کے اور سمیع اور بصیر کو یہان اسلیے ذکر کیا کہ تو وہم نہ جاوے اس بات کا کہ اوسکے لیے کوئی صفت بھی نہین ہی جیسے کہ نہین ہی مثل اوسکے لیے ۞ ع ۞

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

اوسی پاس ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی پھیلا دیتا ہی روزی جسکو چاہے اور ناپ دیتا ہی وہ ہر چیز کی خبر رکھتا ہی ۞ مقا

اوسکے لیے ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی کشادہ کرتا ہی روزی جسکے لیے چاہے اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہے ہر تحقیق وہ ساتھ ہر چیز کے دانا ہی ۞ تفسیر کنجیان رزق کی آسمانون اور زمین مین کہا کلبی نے مینہ ہی اور نبات کشادہ کرتا ہی الخ اسلیے کہ کنجیان رزق کی اوسکے ہاتھ مین ہین ۞ معا ۞ روایت کی عبد بن حمید اور ابن المنذر اور طبرانی نے اور ابو الشیخ نے کتاب عظمت مین اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم نے حلیہ مین عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا بلا شبہہ تمھارے رب کے پاس نہین ہی رات اور نہ دن کی وحشی آسمانون کی اوسکے مونہہ کے نور سے ہی اور بلا شبہہ بقدار ہر دو کے تمھارے دنون مین سے نزدیک اوسکے باران ساعتین ہین پس عرض کیے جاتے ہین عمل تمھارے کل کے آج کے اول روز مین پس نظر کرتا ہی اوسمین تین ساعت تک پس مطلع ہوتا ہی اوسمین سے اوس چیز پر کہ ناگوار معلوم ہوتی ہی اوسکو پس غصہ لاتی ہی اوسکو وہ اور اول جو جانتے ہین اوسکے غصے کو وہ فرشتے ہین کہ اوٹھائے ہوئے ہین عرش کو یا اوٹھانے والے ہوئے ہین عرش کو بھاری اپنے پر پس تسبیح کرتے ہین اوسکی اوٹھانے والے عرش کے کہ جو اوٹھائے ہوئے ہین عرش کو اور سرادقات یعنی متعلقات عرش کو اور فرشتے مقرب اور تمام فرشتے اور پھونکتے ہین جبرئیل یعنی تسبیح یا یہ خبر سینگ مین پس نہین باقی رہتی کوئی چیز مگر کہ سنتی ہی اوسکو سوائے ثقلین یعنی جن و انس کے پس تسبیح کرتے ہین اوسکی تین ساعت تک یہان تک کہ بھر جاتا ہی رحمن رحمت مین یعنی نہایت مہربان ہوتا ہی پس چھ ساعتین ہوئین پھر لایا جاتا ہی جو کچھ کہ رحمون مین ہوتا ہی پس نظر کرتا ہی اونمین تین ساعت تک يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۭ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ یعنی صورتین بناتا ہی تمھاری رحمون مین جسطرح چاہتا ہی نہین کوئی معبود مگر وہ غالب دانا پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی بیٹیان اور بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی بیٹے یہان تک کہ پونچے ابن مسعود لفظ سلیم تک پس یہ تو ساعتین ہوئین پھر نظر کرتا ہی تمام خلق کے رزقون مین تین ساعت يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ یعنی فراخ کرتا ہی رزق جسکے لیے چاہتا ہی اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی بلا شبہہ وہ ہر چیز کو جاننے والا ہی پس یہ باران ساعتین ہوئین پھر پڑھا ابن مسعود نے كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝ یعنی ہر وقت وہ پیدا کرتا ہی امور اور سنے کرتا ہی احوال پس یہ شان یعنی کام ہی تمھارے رب کا ہر روز روایت کی ابو یعلی نے اور قاضی ابو بکر نے اپنے سنن مین اور ابو الحسن قطان نے مطولات مین اور ابن سنی نے کتاب عمل الیوم واللیلۃ مین اور ابن منذر نے اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عثمان بن عفان سے کہ کہا اونھون نے پوچھی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد اللہ تعالیٰ کے اس قول کی لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی اوسی کے لیے کنجیان آسمانون اور زمین کی ہین پس فرمایا مجھکو اے عثمان البتہ پوچھا تو نے مجھسے کچھ پوچھنا کہ نہین پوچھا مجھسے اوسکو کسینے پہلے تجھ سے مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہ ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ یعنی جیسے کہی تم

ع خیال کر کہا ہے اور پورا کہا کہ یہ دال ہی کہ اوسکے سوا کوئی نہین ہی اور اوسکی مثل کوئی نہین ہی اور اوسکی صفت کوئی نہین ہی منہ مذکر

ع یعنی زمین کے بھی

خزانہ کھلتا ہی اور تصرف مین آتا ہی ویسے ہی اسکے کہنے سے برکتین آسمان و زمین کی اوسکے پڑھنے والے کو حاصل ہوتی ہین اور معنی اسکے یہ ہین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کے لیے اور بخشش مانگتا ہون مین اللہ سے وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسکے ہاتھ مین بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ای عثمان جو کوئی پڑھے اسکو ہر دن مین سو بار تو دیا جاتا ہی بسبب اسکے دس چیزین اول تو یہ کہ بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے جو پہلے کیے ہین اور دوسری لکھی جاتی ہی اوسکے لیے نجات آگ سے اور تیسری متعین ہوتے ہین ساتھ اوسکے دو فرشتے کہ محافظت کرتے ہین اوسکی رات دن مین آفتون اور بلاؤن سے اور چوتھی دیا جاتا ہی قنطار یعنی بہت ثواب اور پانچوین اوسکے لیے ہوتا ہی ثواب اوس شخص کا کہ آزاد کرے دس گردنین اولاد حضرت اسمعیل کی سے اور ساتوین بنایا جاتا ہی اوسکے لیے گھر بہشت مین اور آٹھوین عورتین سے بیاہ کیا جاویگا اور نوین رکھ لیا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور دسوین شفاعت قبول کیجاویگی اوسکی سچ حق سترآدمیون کے اہل بیت اوسکے سے ای عثمان اگر کرسکے تو پس ناغہ ہو یہ کوئی دن نماز نے سے مراد پائیگا تو بسبب اسکے ساتھ مراد پانے والون کے اور سبقت لیجائیگا تو بسبب اسکے اولین و آخرین پر اور ابو ہریرہ نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مالید السموات والارض سے مجھے خبر دیجیے پس فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ جو کوئی پڑھے اسکو صبح کو دس بار اور شام کو دس بار ای عثمان دیتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ چھ چیزین اول یہ کہ محفوظ رہتا ہی ابلیس سے اور لشکر اوسکے سے اور دوسری دیا جاتا ہی قنطار یعنی تو وہ ثواب بہشت مین اور تیسری نکاح کیا جاویگا حور بڑی آنکھون والی سے اور چوتھی بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور پانچوین ہوگا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ بیچ مجلس اونکے کے اور بیٹھتے ہوتے ہین یاران فرشتے وقت مرنے اوسکے کے خوشخبری دیتے ہین اوسکو ساتھ حق کے اور بناؤ کر لیجائینگے اوسکو قبر اوسکی سے طرف موقف کے پس اگر پوچھیگی اوسکو کوئی چیز ہوکون قیامت کے سے تو کہینگے فرشتے کہ نہ ڈر تو امن والون مین سے ہی پھر حساب کریگا اللہ تعالیٰ اوس سے حساب آسان پھر حکم کیا جائیگا اوسکو طرف جسکے کہ بناؤ کر لیجائینگے اوسکو طرف بہشت کے موقف اوسکے سے جیسے کہ لیجاتے ہین ولمن کو یہان تک کہ داخل کرینگے اوسکو بہشت مین ساتھ حکم اللہ کے اوس حال مین کہ لوگ شدت حساب مین ہونگے ✦ درمنثور

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى

راہ ڈالی ہی تمکو دین مین وہی جو کہدیا تھا نوح کو اور جو حکم بھیجا ہمنے تیری طرف اور وہ جو کہدیا ہمنے ابراہیم کو اور موسی کو

وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ اللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ

اور عیسی کو یہ کہ قائم رکھو دین اور پھوٹ نہ ڈالو اوسمین بھاری ہی مشرکون کو جس طرف تو بلاتا ہی اونکو اللہ چن لیتا ہی

اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ○

اپنی طرف جسکو چاہے اور راہ دیتا ہی اپنی طرف اوسکو جو رجوع لاوے ✦ موضح

مقرر کیا تمھارے لیے آئین سے جو کچھ کہ حکم کیا تھا ساتھ قائم کرنے اوسکے کے نوح کو اور جو کچھ کہ وحی بھیجی ہمنے طرف تیرے اور جو کچھ کہ حکم کیا ہمنے ساتھ قائم کرنے اوسکے کے ابراہیم اور موسی اور عیسی کو ساتھ اس مضمون کے کہ قائم کرو تم دین کو اور متفرق نہو تم اوسمین دشوار آیا مشرکون پر جو کچھ کہ بلاتا ہی تو اونکو طرف اوسکے اللہ کھینچ لیتا ہی طرف اپنے جسکو چاہے اور راہ دکھاتا ہی اپنی طرف جسکو رجوع کرے یعنی طرف توحید کے حاصل یہ ہی کہ انبیا علیہم السلام اصول دین مین متفق ہین اور اختلاف شرائع کا فروع مین ہی اور بس واللہ اعلم ✦

تفسیر مقرر کیا تمھارے لیے الزام یعنی مقرر کیا تمھارے لیے دین سے دین نوح کا اور محمد کا اور اون انبیا علیہم السلام کا کہ درمیان مین ان دونوں کے ہین پھر تفسیر کیا دین مقرر کیے گئے کو کہ جسمین شریک مین یہ رسول نامدار ساتھ قول اپنے کے اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ یعنی یہ کہ قائم کرو دین کو اور مراد قائم کرنا دین اسلام کا ہی کہ وہ توحید اسکی ہی اور طاعت اوسکی اور ایمان لانا اوسکے رسولون پر اور کتابون پر اور روز جزا پر اور تمام وہ چیزین کہ ہوتا ہی آدمی اوسکے قائم کرنے سے مسلمان اور نہین مراد ہین شرائع اسلیے کہ وہ مختلف ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا یعنی ہر ایک کے لیے مقرر کر دی ہمنے تم مین سے ایک شریعت و راہ اور متفرق نہو تم یعنی مختلف نہو دین مین کما علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی لَا تَتَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْجَمَاعَةَ رَحْمَةٌ وَالْفُرْقَةَ عَذَابٌ یعنی متفرق نہو تم پس جماعت سبب رحمت کی ہی اور فرقت سبب عذاب کی بلاتا ہی تو اونکو طرف اوسکے کہ وہ قائم کرنا اللہ کے دین کا ہی اور توحید کھینچ لیتا ہی ہر طرف اپنے یعنی طرف دین کے ساتھ توفیق اور راہ حق دکھلانے کے **ما** مقرر کیا الزام یعنی حکم کیا ہمنے تجکو ای محمد اور تمام انبیا کو دین واحد کا اور جو کچھ کہ وحی بھیجی ہمنے طرف تیرے یعنی قرآن اور شرائع اسلام کے اور اختلاف کیا ہی علمانے بیچ وجہ آپس کے پس کہا قتادہ نے وہ حلال کرنا حلال کا ہی اور حرام کرنا حرام کا اور کہا حکم نے حرام کرنا ماؤن کا اور بیٹیون کا اور بہنون کا اور کہا مجاہد نے کہ نہین بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر کہ حکم کیا اوسکو ساتھ قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور اقرار کرنے کے ساتھ اللہ کے اور ساتھ کرنے طاعت کے پس یہ دین اوسکا ہی کہ مقرر کیا تمھارے لیے اور بعضون نے کہا وہ توحید ہی اور بیزاری شرک سے اور بعضون نے کہا کہ وہ مضمون ہی کہ ذکر کیا گیا بعد اسکے یعنی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ الخ اور نہ متفرق ہو او مین کہ بھیجا اللہ نے تمام انبیا کو ساتھ قائم کرنے دین کے اور الفت کے اور جماعت کے اور ترک کرنے فرقت و مخالفت کے کھینچ لیتا ہی یعنی برگزیدہ کرتا ہی اپنے دین کے لیے اپنے بندون مین سے جسکو چاہے **معا**

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ

اور پھوٹ چلی اوالی سو بجھ چکے پیچھے آپسکی ضد سے اور اگر نہوتی ایک بات جو نکل گئی ہی تیرے رب سے ایک ٹھہرے

مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ○

وعدے تک تو فیصل ہو جاتا اونمین اور جنکو ہاتھ لگی ہی کتاب اونکے پیچھے وہ دھوکے مین ہین اوسکے جو بین ہین تہلہ **معا**

اور پراگندہ نہوئین تمین مگر بعد اسکے کہ آیا اونکے پاس علم پراگندہ ہوئے آپس کے حسد کے درمیان اپنے اور اگر نہوتی بات کہ پہلے صادر ہوئی تیرے پروردگار سے کہ مہلت دیے جاوین ایک زمانہ معین تک البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اونکے اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی اونکو کتاب بعد انبیا کے بیچ شبہ قوی کے ہین اس دین سے **تفسیر** یعنی پہلے لوگ تو ضد سے اپنی بات ثابت کرنے کو کتاب کے معنی بدل گئے اور پیچھے والے مختلف باتین دیکھتے ہین حیران ہوتے ہین کہ معنی اوس طرح یہ اختلاف پڑے جن معنون مین خلاف نکلتا ہو اور اگر کوئی طرح معنی کے جن مین خلاف نہین نکلتا اوسکا منع نہین **معا** اور پراگندہ نہوئے اہل کتاب بعد انبیا اپنے کے مگر بعد اسکے کہ جانا اونھون نے کہ فرقت کرنا ہی اور ایسا امر ہی کہ وعید کیا گیا ہی اوسپر انبیا کی زبان پر بسبب حسد کے کہ حاصل ہوا درمیان اونکے اور اگر نہوتی بات الزام اور وہ یہ ہی بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ یعنی بلکہ قیامت وعدہ گاہ اونکی ہی البتہ فیصل کیا جاتا یعنی البتہ ہلاک کیے جاتے جسوقت کہ متفرق ہوئے تھے بسبب جرم عظیم متفرق ہونے کے حامل یہ کہ اگر پہلے سے حکم تاخیر عذاب کا اوسنے روز قیامت تک نہوا ہوتا تو فیصل کیا جاتا درمیان مومنون اور کافرون کے یعنی جھٹلانے والون پر دنیا ہی مین عذاب اوترتا اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی اونکو کتاب الزام وہ اہل کتاب ہین کہ جو رسول اسکے زمانہ مین تھے البتہ بیچ شک کے ہین اپنی کتاب سے نہین ایمان رکھتے اوسپر حق ایمان رکھنے کا مرتاب داخل نہو اللہ اور جو ہر ہین کہ شک مین ڈالے اور بعضون نے کہا معنی یہ ہین کہ نہین پراگندہ ہوئے اہل کتاب بعد اسکے کہ آیا اونکو علم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

مبعوث ہونے کا جیسے کہ اور جا فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما تفرق الذین اوتوا الکتب الا من بعد ما جاءتھم البینۃ ○ یعنی اور نہین متفرق ہوئے وہ لوگ کہ دیے گئے کتاب مگر بعد اسکے کہ آئی اونکے پاس کھلی بات اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی اونکو کتاب بعد اونکے وہ شک مین کہ دیے گئے قرآن بعد اسکے کہ دیے گئے اہل کتاب توریت و انجیل + ما + من بعدھم یعنی بعد انبیا اپنے کے اونھون نے کہا بعد امتون گذشتہ کے البتہ بیچ شک کے ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے + معا +

فلذلک فادع واستقم کما امرت ولا تتبع اھواءھم وقل امنت بما انزل اللہ من کتب وا

سو تو اوسی طرف بلا اور قائم رہ جیسا فرمادیا اور نہ چل اونکی چاہون پر اور کہہ مین یقین لایا ہر کتاب پر جو اوتاری اللہ نے اور

امرت لاعدل بینکم اللہ ربنا وربکم لنا اعمالنا ولکم اعمالکم لا حجۃ بیننا وبینکم اللہ

مجکو حکم ہو کہ انصاف کرون تمھارے بیچ اللہ رب ہے ہمارا اور تمھارا ہمکو ملینگے مین ہمارے اور تمکو تمھارے کام کچھ جھگڑا نہین ہم مین اور تم مین اللہ

یجمع بیننا والیہ المصیر ○

اکھٹا کریگا ہم سب کو اور اوسی کی طرف پھر جانا ہے + ق +

پس واسطے اس دین کے بلا اور قائم رہ بحسب اوسکے کہ فرمایا گیا تجکو اور پیروی مت کر ان کافرون کی خواہشون کی اور کہدے ایمان لایا مین ساتھ اوس چیز کے کہ اوتاری اللہ تعالیٰ نے جو کتاب کہ ہے اور حکم کیا گیا مجکو کہ انصاف کرون مین درمیان تمھارے خدا پروردگار ہمارا ہے اور پروردگار تمھارا ہمارے لیے عمل ہمارے ہین اور تمھارے لیے عمل تمھارے کوئی حجت نہین ہمارے درمیان تمھارے اللہ جمع کریگا درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے اللہ جمع کریگا درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے یعنی روز قیامت کے فیصلہ کرنے کے لیے اور اوسی کی طرف ہے پھر جانا + تفسیر + پہلے کتاب والون سے اسی طرح کلام کرنے چاہیے + مو + فلذلک کے معنی یہ ہین پس واسطے توحید کے بلا اے محمد لوگون کو اور یا معنی اسکے یہ ہین پس بسبب اس تفرق کے اور بسبب اسکے کہ حادث ہوا اسکے سبب سے طرح طرح کا کفر بلا لوگون کو طرف اتفاق کرنے کے ملت حنیفہ قدیم پر اور مستقیم رہ اوپر اور اوپر دعوت کرنے کے طرف اوسکے بحسب اوسکے کہ فرمایا گیا تجکو یعنی جیسے کہ حکم کیا تجکو اللہ نے اور نہ پیروی کر اونکی خواہشون مختلفہ باطلہ کی اور کہہ کہ ایمان لایا مین ساتھ اوسکے یعنی ساتھ جس کتاب کے کہ صحیح ہو کہ اللہ نے اوتاری ہے اوسکو مراد ہے ایمان لانا ساتھ تمام کتابون اوتاری گئی کے ایسے کہ تفرق نہ کرے ایمان لائے ساتھ بعض کے اور کافر ہوئے ساتھ بعض کے مانند قول اللہ تعالیٰ کے ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض تا قول اوسکے اولئک ھم الکفرون حقا ایضاً فی کرون مین درمیان تمھارے یعنی حکم مین جسوقت کہ آپسمین جھگڑو تم پھر فیصلے کے لیے آؤ میرے پاس خدا پروردگار ہمارا ہے الخ یعنی ہم سب بندے اوسکے ہین ہمارے لیے عمل ہمارے ہین الخ یہ مانند اس قول اللہ تعالیٰ کے ہو لکم دینکم ولی دین ○ یعنی تمھارے لیے دین تمھارا ہے اور میرے لیے دین میرا اور جائز ہے کہ ہون معنی اسکے ہم نہین پکڑے جاوین بسبب اعمال تمھارے کے اور تم نہین پکڑے جانے کے بسبب اعمال ہمارے کے پس ہر ایک جزا دیا جاویگا ساتھ عمل اپنے کے تمکو نہین الخ یعنی کچھ جھگڑا نہین ہم مین اور تم مین اسلیے کہ حق ظاہر ہو چکا ہے اور تم مغلوب ہو چکے ہو پس نہین حاجت ہے دلیل لانے کی اور آپس کے جھگڑنے کی اور اوسی کی طرف ہے پھر جانا یعنی واسطے فیصلے کے پس فیصلہ کریگا درمیان ہمارے اور بدلہ لیگا ہمارے لیے تشے + فا + واستقم کے معنی ہین ثابت رہ اوس دین پر کہ حکم کیا گیا ہے تجکو اوسکا وقل امنت الخ یعنی کہہ کہ ایمان لایا مین اللہ کی ساری کتابون پر اور امرت لاعدل بینکم کی تفسیر مین ابن عباسؓ نے کہا کہ حکم کیا گیا ہے مجکو یہ کہ نہ ظلم کرون مین تمہیں اس طرح کہ جو حکم اللہ نے فرض کیے ہین اوسسے زیادہ کرنے کو کہون مین اور بعضون نے کہا کہ حکم کیا گیا ہے مجکو کہ عدل کرون مین درمیان تمھارے یعنی تمام احوال و شیا کے خدا پروردگار ہمارا ہے الخ یعنی معبود ہمارا ایک ہی ہے اگرچہ مختلف ہوئے اعمال ہمارے پس ہر ایک کو جزا دیگا بحسب عمل

اوسکے کہ گفتگو نہین ہی اوسنے کردیا اسکو آیت قتال نے اور جب کہ نہین حکم کیے گئے تھے ساتھ قتال کے اور حکم کیے گئے تھے ساتھ بلانے کے اسلام کی طرف نہین خصوصت تھی درمیان حضرت کے اور درمیان لوسکے کہ نہ اطاعت کرے ✦ معا ✦ روایت کی عبد بن حمید نے اور ابن جریر نے قتادہ سے بیچ تفسیر وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ کے کہ کہا قتادہ نے حکم کیا گیا نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عدل کرنے کا پس عمل کیا یہان تک کہ وفات ہوئی آپ کی پس عدل میزان اللہ کی ہی زمین مین ساتھ اوسکے لیتا ہی حق مظلوم کا ظالم سے اور حق ضعیف کا زبردست سے اور ساتھ عدل کے سچا کرتا ہی اللہ سچے کو اور جھوٹا کرتا ہی جھوٹے کو اور ساتھ عدل کے رد کرتا ہی زیادتی کرنے والے کو اور سرزنش کرتا ہی اوسکو ✦ درمنثور ✦

تنبیہ ✦ تامل ان آیات کریمہ کا یہ ہی کہ اللہ تعالی کی توحید و دین اسلام پر قائم رہے اور شرک و کفر سے اپنے تئین بچاوے اور کافرون کی پیروی نکرے اور جتنی چیزین ضروریات دین کی ہین اونپر ایمان لاوے اور انصاف کو پیشہ کرے اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتین ایسی ہین کہ کوئی چیز اونسے افضل نہین اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَالنَّفْعُ لِلْمُسْلِمِیْنَ یعنی ایمان لانا اللہ تعالی پر اور نفع پہنچانا مسلمانون کے لیے اور دو خصلتین ایسی ہین کہ کوئی چیز بدتر اونسے نہین اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَالْاَضْرَارُ لِلْمُسْلِمِیْنَ یعنی شریک کرنا اللہ تعالی کا کسی چیز کو اور ضرر پہنچانا مسلمانون کو اور ایک اور حدیث جامع انکی تفسیر ہونے مین کافی ہی وہ یہ ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب کو اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ ✦ یعنی حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنے کا عرض کیا صحابہ نے کہ بلاشبہ ہم حیا کرتے ہین اللہ سے اے نبی اللہ کے شکر ہی خدا کا فرمایا نہین ہی یہ یعنی حق حیا یہ نہین ہی کہ تم کہتے ہو ہم حیا کرتے ہین ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ سے حق حیا کرنے کا فَلْیَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰی ✦ یعنی پس چاہیے کہ محفوظ رکھے سر کو اور اوس چیز کو جو جمع کیا ہی سر نے ✦ وَلْیَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی یعنی اور چاہیے کہ محفوظ رکھے پیٹ کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی پیٹ نے ✦ اور چاہیے کہ یاد کرے موت کو اور کہنگی کو قبر مین اور جو کوئی چاہے آخرت ترک کرے زینت دنیا کی پس جسنے کیا یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کرنے کا ✦ **منہیات و مشکوٰۃ** ✦

وَالَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ فِی اللّٰہِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَہٗ حُجَّتُھُمْ دَاحِضَۃٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَعَلَیْھِمْ غَضَبٌ

اور جو لوگ جھگڑا ڈالتے ہین اللہ کی بات مین جب خلق اوسکو مان چکی اونکا جھگڑا ڈگ رہا ہی اونکے رب کے ہان اور اونپر غضب

وَّلَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ○

اور اونکو سخت مار ہی ✦ معا ✦

اور جو لوگ کہ گفتگو کرتے ہین دین خدا مین بعد اسکے کہ قبول کیا گیا فرمان اوسکا یعنی ایک جماعت اسلام مین داخل ہوئی اور بڑے بڑے اونکے بلاتے نزدیک پروردگار اونکے کے اور اونپر ہی غضب اور اونکے لیے ہی عذاب سخت ✦ **تفسیر** ✦ یہ اون کتابیون کو کہا جو سمجھے لوگون کو بہکاتے ہین شبہ ڈال کر ✦ **معا** ✦ یعنی جو لوگ جھگڑتے ہین اللہ کے دین مین بعد اسکے کہ قبول کیا لوگون نے حکم اوسکا اور داخل ہوئے اسلام مین تو کہ پھیر دین اونکو طرف دین جاہلیت یعنی کفر کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَدَّ کَثِیْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَکُمْ مِّنْ بَعْدِ اِیْمَانِکُمْ کُفَّارًا ✦ یعنی چاہتے ہین بہت اہل کتاب مین سے کہ اگر پھیر دین تمکو بعد ایمان لانے تمھارے کے کافر کر اور جھگڑنے والے یہود و نصاری تھے کہ وہ کہتے تھے مومنون کو کتاب ہماری پہلے کتاب تمھاری کے ہی اور نبی ہمارا پہلے نبی تمھارے کے ہی پس ہم بہتر ہین تم سے اور اولے ہین ساتھ حق کے اور بعضون نے کہا ہی تفسیر مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَہٗ کے کہ بعد اسکے کہ قبول کی گئی بددعا محمد علیہ السلام کی مشرکون کے حق مین روز بدر کے پس فرمایا کہ جو لوگ جھگڑتے ہین اللہ کے دین مین بعد حالت مذکورہ کے حجت اونکی باطل ہی اور اسکو حجت کہا اگرچہ تھا شبہ بحسب گمان اونکے کہ وہ حجت جانتے تھے آ[illegible] غضب اونپر ہی

یعنی بسبب کفر انکے کے اور انکے لیے عذاب سخت ہے یعنی آخرت مین ۞ حل

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۝

اللہ وہ ہی جسنے اوتاری کتاب سچے دین پر اور ترازو اور تجکو کیا خبر ہی شاید وہ گھڑی پاس ہو ۞ مؤ

خدا وہ ہی کہ اوتارا لکتاب کو ساتھ حق کے اور ترازو کو بھی اور کس چیز نے مطلع کیا تجکو حقیقت امر پر شاید کہ آنا قیامت کا نزدیک ہو ۞

تفسیر ۞ ترازو فرمایا دین حق کو جسمین بات پوری ہی نہ کم نہ زیادہ ۞ **حل** مراد کتاب سے جنس کتاب ہی یعنی سب کتابین کہ انبیاء بھیجین گئین ساتھ حق کے یعنی ساتھ صدق کے اور ترازو سے مراد عدل ہی اور معنی اوتارنے عدل کے یہ کہ اوسنے اوتارا عدل کو اپنی کتابون اوتاری گئی مین اور بعضون نے کہا وہ عین ترازو ہی کہ اوتاری گئی حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے مین آنا قیامت کا نزدیک ہو یعنی تجسے اور تو نجانتا ہو اور وجہ مناسبت قریب ہونے قیامت کی ساتھ اوتارنے کتابون اور میزان کے یہ ہی کہ قیامت دن حساب کا اور رکھنے ترازو دن عدل کا ہوگا پس گویا کہا گیا کہ حکم کیا تمکو اللہ نے عدل کرنے کا اور عمل کرنے کا ساتھ شرائع کے پس عمل روم ساتھ کتاب اور عدل کے پہلے اسکے کہ یکایک آجاوے تمپر دن حساب تمھارے کا اور وزن اعمال تمھارے کا ۞ **حل** عدل کو میزان فرمایا اسلیے کہ میزان آلہ انصاف اور تسویہ کی ہی کما ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ حکم کہ اللہ نے ساتھ پورا تولنے کے اور منع فرمایا کم تولنے سے ۞ **معا** ۞ مراد میزان سے یہی ترازو ہی کہ اوتاری تا بسبب تولنے چیز کے ستم بیچ خریدو فروخت لوگون کے جاری نہو اور بعضون کے نزدیک میزان ذات محمد کی ہی کہ قانون عدل بسبب اونکے مضبوط و راست ہوا ۞ **بحر** ۞ روایت کی حاکم نے اور تصحیح کی ابو سکی ابن عمر سے کہ وہ کھڑے تھے عرفات مین پس نظر کی طرف آفتاب کے جسوقت کہ قریب غروب کے ہوا اور ہوا مانند سپر کے پھر بڑے شدت سے اور پڑھا قول اللہ تعالی کا اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ط لفظ قریب تک پس لوگون نے اسکا سبب پوچھا اونسے پس کہا اونھون نے کہ یاد آئے مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ وہ کھڑے ہوئے تھے جگہ میری ہی کہ یہ پس فرمایا ای لوگون نہین باقی رہا اس دنیا تھا ری سے نسبت زمانہ گذشتہ کے مگر جیسا کہ باقی رہا اس دن تمھارے سے نسبت اوسوقت کے کہ گذر چکا اوس سے اور روایت کی ابن مردویہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق ہم مین سے ایک شخص داخل ہوتا تھا یا نخلے مین پس طیار رکھتا تھا چھاگل پانی کی پھر جبکہ نکلتا تھا وضو کر لیتا تھا بخوف اسکے کہ قائم ہو قیامت اور ہوگا نزدیک اوسکے بقیہ طعام سے پس کہیگا البتہ کھانونگا اوسکو یہان تک کہ برپا ہوئیگی قیامت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا گیا مین اور قیامت مانند ان دونون کے یعنی سمجھانے کے لیے اونگلی شہادت کی اور بیچ کی کھڑی کر کر کلام مذکور فرمایا کہ جیسے ایک اونگلی دوسری اونگلی سے تھوڑی سی بڑھی ہوئی ہی ایسے ہی مین قیامت سے کچھ پہلے آیا ہون اور وہ قریب آنے والی ہی ۞ **درمنثور** ۞

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۭ

شتابی کرتے ہین اوسکی جو یقین نہین رکھتے اوسپر اور جو یقین رکھتے ہین اوسکو اور اوسکا ڈر ہی اور جانتے ہین کہ وہ ٹھیک ہی

اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝

سنتا ہی جھگڑتے ہین اوس گھڑی کے آنے مین وہ بہکے ہین صریح ۞ مؤ

جلدی طلب کرتے ہین قیامت کو وہ لوگ کہ ایمان نہین رکھتے ساتھ اوسکے اور جنھون نے باور رکھا ہی ڈر ہین اوس سے اور جانتے ہین کہ وہ سچ ہی آگاہ ہو تحقیق وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین قیامت کے آنے مین البتہ گمراہی دور مین ہین ۞ **تفسیر** ۞ جلدی طلب کرتے ہین یعنی ازراہ استہزا کے کہتے ہین اور دل اونکے کانپتے ہین بوجہ سے بسبب جہل اونکے کے یہ ہونیوالی ہی بالضرور گمراہی دور مین ہین

لہ یعنی جب قریب ہوا آفتاب کے غروب کے اور ہوگیا آفتاب کی مانند سپر کے معلوم ہوا کہ باقی رہا اس دن سے بہت کم

یعنی حق سے اسلیے کہ قائم ہونا قیامت کا بعید نہین ہر اللہ تعالی کی قدرت سے اور دلالت کرتی ہی کتاب و سنت اور پر واقع ہونے اوسکے کے اور عقلین گواہی دیتی ہین اسپر کہ ضرور ہی دار الجزا کہا مقاتل نے کہ ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کا اس حال مین کہ آپکے پاس ایک جماعت مشرکون کی بیٹھی تھی پس کہا اونھون نے کہ جھوٹ بولتا ہی تو کب ہوگی قیامت پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ۞ مدنی ۞ معلہ

مسئلہ جاننا چاہیے کہ اہل ضلال دو قسم ہین ایک قسم تو وہ ہین کہ ساتھ عقائد باطلہ اور کفر کے مبتلا ہین اور وہ بہتر فرقے ہین کہ جو مذکور ہین اس حدیث مین سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثَۃٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھَا فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً الخ ۞ یعنی میری امت متفرق ہوگی تہتر فرقون پر وہ سب دوزخ مین ہونگے سوا ایک کے صحابہ نے عرض کیا کہ وہ ایک کون ہین فرمایا جو کہ ہوا اوس راہ پر کہ جسپر مین ہون اور اصحاب میرے اور بعد اوان فرقون کے نامون کی بحسب کہنے حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے غنیۃ الطالبین مین یہ ہین خوارج کہ جنھون نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ پر خروج کیا پندران فرقے ہین نجدات تیم ازارقہ فرقنکیہ عطویہ عجاردہ حازمیہ مجہولیہ صلتیہ اثنتینیہ ظفریہ ایاضیہ بہسیہ شمراخیہ بدعیہ اور شیعہ اور رفضہ کہ جنھون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سب صحابہ پر فضیلت دی تین قسم ہین ایک قسم تو غالیہ کہ باران فرقے ہین بنانیہ طیاریہ حریریہ مغیریہ خطابیہ معمریہ بزیغیہ منصوریہ سریعیہ سبائیہ مفوضہ قسم دوسری زیدیہ کہ چھ فرقے ہین جارودیہ سلیمانیہ تبریہ نعیمیہ یعقوبیہ اور ایک اور ہی تیسری قسم رفضہ کہ جو دان فرقے ہین قطعیہ کیسانیہ کربیہ ہشامیہ غیلانیہ وسیانیہ ناوسیہ اسماعیلیہ قرامطیہ مبارکیہ شمطیہ عمّاریہ طوریہ موسویہ امامیہ اور مرجیہ کہ رجا کو غالب رکھتے ہین اور کلمہ گو کے لیے داخل ہونا آگ کا نہین تجویز کرتے ہین باران فرقے ہین ہندیہ صالحیہ ثمریہ یونسیہ یونانیہ نجاریہ غیلانیہ شبیبیہ میمونیہ مرئیسیہ کرامیہ حنفیہ یعنی جو اپنے تئین نسبت حنفیہ کی طرف کرتے ہین اور اونکے اصل عقائد پر نہین ہین چنانچہ ذکر اونکا شرح مواقف وغیرہ مین لکھا ہی اور معتزلہ قدریہ چھ فرقے ہین ہذیلیہ نظامیہ معمریہ جبائیہ کعبیہ بہشمیہ اور یہ نفی حق تعالی کی صفتون کی کرتے ہین اور مشبہ تین فرقے ہین ہشامیہ مقاتلیہ داؤدیہ اور یہ خدا کے لیے جسم ثابت کرتے ہین اور ایک فرقہ جہمیہ ہی اور ایک ضراریہ اور ایک نجاریہ اور ایک کلابیہ اور عقائد باطلہ تمام ان فرقون کے مع رد اونکے کے غنیہ مین مذکور ہین جو چاہے اوسمین سے دیکھ لے اور بطلان اور کفر اونکا اونکے عقائد سے ظاہر ہی اور فرقہ ناجیہ کہ حدیث مین ذکر ہوا اہل حق کے نزدیک فرقہ اہل سنت و جماعت کا ہی کہ مذہب حنفی اور شافعی اور حنبلی اور مالکی رکھتے ہین اور یہ سلسلہ زیادہ اس سے سورۂ مومنون مین بھی گذرا ہی قسم دوسری اہل ضلال سے ہین منکر حساب و عذاب و رد ثواب کے اور تحیر انکے واقع ہونے مین اور مقدم رکھنے خدا دنیا کو آخرت پر اور مغرور ہونے سبب نعیم دنیاوی اپنی کے اور مغرور رحمت الٰہی پر ہین سب مسلمانون کو ان تمام عقائد باطلہ سے بچنا واجب ہی تو بیچ بُعد اور حجاب اور غضب خدا کے نہ پڑین اور ایمان و اعمال نابود ہون نعوذ باللہ منہ ۞ بحر

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ع ۱۰

اللہ نرمی رکھتا ہی اپنے بندون پر روزی دیتا ہی جسکو چاہے اور وہ ہی زور آور زبردست ۞ موضح

خدا مہربان ہی اپنے بندون پر روزی دیتا ہی جسکو چاہے اور وہ ہی توانا غالب ۞ تفسیر مہربان ہی بیچ پونہچانے نفعون کے اور بھیر نے بلاؤن کے ایسی وجہ کر کہ دشوار ہی معلوم کرنا اوسکا یا بڑا ہی احسان کرنے والا ہی اپنے بندون پر کہ اوسکا احسان سبکو پونہچتا ہی اور بعضون نے کہا لطیف وہ ہی کہ غوامض امور کو ساتھ علم کے جانے اور جرائم جمہور کے ساتھ حلم کے معاف کرے اور بعضون نے کہا لطیف یعنی پوشیدہ کار کے ہی کہ کوئی اوسکے سر قضا و قدر کی طرف راہ نپاوے اور اوسکے کارمین چون و چرا دخل نہ رکھے اور سدی نے کہا لطیف یعنی رفیق کے ہی یعنی نرمی کرنے والا ہی اپنے بندون پر اور بعضون نے کہا لطیف وہ ہی کہ پھیلاوے مناقب لوگون کے اور چھپاوے عیوب اونکے یا لطیف وہ ہی کہ عفو کرے گنہگار سے یا لطیف وہ ہی کہ دیوے بندے کو زیادہ قدر کفایت سے اور تکلیف دے

اوسکو طاعت کی کم طاقت سے اور جنید سے ہی کہ لَطَفَ بِاَوْلِیَآءِہٖ فَعَرَفُوْہُ وَلَوْ لَطَفَ بِاَعْدَآئِہٖ مَا جَحَدُوْہُ یعنی مہربانی کی اوسنے اپنے دوستون پر پس پہچانا اونھون نے اوسکو اور اگر مہربانی کرتا اپنے دشمنون پر نہ انکار کرتے اوسکا کہا مقاتل نے لطیف ہی یعنی مہربان نیک کار و بکار پر اس جہت سے کہ نہین ہلاک کیا اونکو بھوک سے بسبب گناہون اونکے روزی دیتا ہی اور یعنی فراخ کرتا ہی رزق اوسکا کہ چاہتا ہی جب جانتا ہی مصلحت اوسکی اوسمین حدیث شریف مین ہی کہ بلاشبہ بعضے میرے بندے مومنون سے وہ ہین کہ نہین سنوارتا ہی اونکے ایمان کو مگر غنی یعنی تونگری اگر محتاج کردون مین اونکو تو تباہ کردے اونکے ایمان کو محتاجگی اور بلاشبہ بعضے میرے بندے مومنون سے وہ ہین کہ نہین سنوارتا ہی اونکے ایمان کو مگر فقر یعنی محتاجگی اگر غنی کردون مین اونکو تو البتہ تباہ کردے اونکے ایمان کو غنی یعنی تونگری اور قوی کے یعنی ہین کہ وہ بڑی ہی قدرت رکھتا ہی اور غالب ہی ہر چیز پر اور عزیز وہ غالب ہی کہ کبھی مغلوب نہو یا قوی العزیز کے معنی یہ ہین کہ قوی ہی اپنی مراد پر اور غالب ہی اپنے امر پر ۞ مد ۞ معا ۞ جلا ۞

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا

جو کوئی چاہتا ہو آخرت کی کھیتی بڑھاوین ہم اوسکو اوسکی کھیتی اور جو کوئی ہو چاہتا دنیا کی کھیتی اوسکو دین ہم کچھ اوسمین سے

وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ○

اور اوسکو نہین آخرت مین کچھ حصہ ۱۲ منہ

جو کوئی چاہتا ہو کھیتی آخرت کی بڑھاوین ہم اوسکے لیے بیچ کھیتی اوسکی کے اور جو کوئی چاہتا ہو کھیتی دنیا کی دین ہم اوسکو کچھ دنیا اور نہین ہی اوسکے لیے آخرت مین کچھ حصہ ۞ تفسیر ۞ دنیا کے واسطے جو محنت کرے موافق قسمت کے ملے پھر اوسکو محنت کا فائدہ آخرت مین نہین ۞ مد ۞ حرث لغت مین کہتے ہین کسب یعنی کمائی کو یعنی جو کوئی چاہے ساتھ عمل اپنے کے کمائی آخرت کی کہ وہ ثواب ہی بڑھاوین ہم اوسکی کھیتی مین یعنی ساتھ توفیق دینے کے عمل اوسکے مین یا تضعیف کے اوسکے حسنات مین کہ ایک نیکی کا دہ چند اور زیادہ ثواب دین جتنا چاہین یا بڑھانا یہ ہی کہ دنیا اور آخرت دونون ملین اور جو کوئی چاہتا ہو کھیتی دنیا کی یعنی جو شخص کہ ہو عمل اوسکا دنیا کے لیے اور نہ ایمان لایا ساتھ آخرت کے دین ہم اوسکو کچھ دنیا سے اور وہ رزق اوسکا ہی کہ جو مقدر ہی اوسکے لیے نہ جو کچھ کہ چاہتا ہی اور ڈھونڈتا ہی اور نہین ہی اوسکے لیے آخرت مین کچھ حصہ یعنی نہین ہی اوسکے لیے حصہ ہرگز آخرت مین اور نہ ذکر کیا عامل آخرت کے حق مین وَلَهٗ فِي الدُّنْيَا نَصِيْبٌ باوجودیکہ رزق مقسوم اوسکا پہونچتا ہی طرف اوسکے واسطے حقیر جاننے اوسکے کے مقابلے مین اوس چیز کے کہ وہ در پی اوسکے ہی کہ وہ پاک کرنا عمل اپنے کا ہی اور طلب یا بہ ہونا دار آخرت مین ابن عباس سے روایت ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ کہ جو کوئی چاہے عیش آخرت کا زیادہ کرین ہم بیچ کھیتی اوسکی کے اور کہا بیچ تفسیر وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا کے کہ جو کوئی ترجیح دے اپنی دنیا کو آخرت پر نہین مقرر کیا ہی اللہ نے اوسکے لیے حصہ آخرت مین مگر آگ اور نہین زیادہ کرتا ہی بسبب اوسکے دنیا سے کچھ مگر رزق کہ فراغت کی گئی اوس سے اور قسمت مین کیا گیا اوسکے لیے اور اسی کے مانند روایت ہی قتادہ سے اور انس سے کہ کہا وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ نازل ہوئی یہود کے حق مین اور روایت کی احمد اور حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی حاکم نے اور روایت کی ابن مردویہ اور ابن حبان نے ابی بن کعب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بشارت دو اس امت کو ساتھ نور اور رفعت درجات اور مدد کے اور قدرت پانے کے زمین مین جب تک کہ نہ طلب کرین دنیا ساتھ عمل آخرت کے پس جو کوئی کرے اونمین سے عمل آخرت کا واسطے دنیا کے نہین ہوگا اوسکے لیے آخرت مین کچھ حصہ اور روایت کی حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ہریرہ سے کہا پڑھی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ الخ پھر فرمایا کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ابن آدم تفرغ لعبادتی املأ صدرک غنی واسد فقرک وان لا تفعل ملأت یدیک شغلا ولم اسد فقرک یعنی اے بیٹے آدم کے فارغ ہو میری عبادت کے لیے بھر دونگا میں سینہ تیرا بے پروائی سے اور بند کرونگا محتاجگی تیری اور اگر نہ کریگا تو یعنی نہ فارغ ہوئیگا بھر دونگا ہاتھ تیرا شغل سے اور نہ بند کرونگا محتاجگی تیری کہا ابن مسعود نے اگر تحقیق عالم محفوظ رکھتے علم کو اور رکھتے اوسکو نزدیک اہل اوسکے کے یعنی دینداروں کے جو قدر علم کی جانتے ہیں البتہ سوار ہوتے بسبب اوسکے اپنے وقت کے لوگوں پر ولیکن خرچ کیا اونھوں نے اوسکو دنیا داروں کے لیے تو کہ پاوین بسبب اوسکے کچھ دنیا اونکی سے پس ذلیل ہوئے اونکے نزدیک سنا ہی میں نے تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے من جعل الهموم هما واحدا هم آخرته كفاه الله هم دنياه ومن تشعبت به الهموم احوال الدنيا لم يبال الله في اي اوديتها هلك یعنی جو کوئی کرے سب قصدوں کو ایک قصد قصد آخرت اپنی کا کہ سوا آخرت کے کچھ مقصود نہ رکھے کافی ہوگا اوسکو اللہ مقصود دنیائی اوسکو اور جسکو پریشان کریں قصد کہ پریشانیان دنیا کی ہیں تو نہیں پروا کرتا ہے اللہ کہ بیچ کس حالات دنیا کے ہلاک ہو اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ کہا کھیتی دو کھیتیان ہیں پس کھیتی دنیا کی مال ہے اور اولاد اور کھیتی آخرت کی باقیات صالحات ہیں یعنی نیکیاں باقی رہنے والی جیسے تسبیحات وغیرہ کہ ثواب انکا ہمیشہ کو رہیگا کہا ہے ذکر کی گئی نزدیک عبداللہ بن مسعود کے ایک قوم کہ قتل کی گئی جہاد میں پس کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ نہیں ہے جیسے کہ تمھارے گمان میں ہے کہا وہ ہے کہ ملین وجماعتین بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اور ترتے ہیں فرشتے پس لکھے جاتے ہیں لوگ اپنے اپنے مراتب پر کہ فلانا اڑتا ہے دنیا کے لیے اور فلانا اڑتا ہے ملک کے لیے اور فلانا اڑتا ہے نام ونمود کے لیے اور مانند انکے کے اور فلانا اڑتا ہے اس حال میں کہ چاہتا ہے رضامندی اللہ تعالیٰ کی پس یہ جنت میں ہے کہا زر بن حبیش نے کہ پڑھا میں نے قرآن اول سے آخر تک علی بن ابی طالب پر پس جب پونہچا میں یاسیمون پر کہا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے لیے کہ تحقیق پونہچا تو عرائس قرآن پر یعنی یہ منزلہ دولھنوں کے ہیں قرآن میں بسبب خوش مضمونی وفصاحت وبلاغت کے پس جب پونہچا میں بالیسویں آیت پر حم عسق میں سے پوچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر دعا کی اللهم اني اسئلك احبات المخبتين وإخلاص الموقنين ومرافقة الابرار واستحقاق حقائق الايمان والغنيمة من كل بر والسلامة من كل اثم وحسن ثواب رحمتك والفوز بالجنة والنجاة من النار ۔ پھر کہا ای زر جب ختم کرے تو یعنی قرآن پس دعا کر ساتھ ان الفاظ کے اسلیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہمکو یہ کہ دعا کرون میں ساتھ ان الفاظ کے وقت ختم کرنے قرآن کے ۔ ملا در منثور ۔

أَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ

کیا انھیے اور شریک ہیں جو راہ ڈالی ہو انھوں نے انکے واسطے دین کی جسکا حکم نہیں دیا اللہ نے اور اگر نہ ہوتی بات فیصلہ کی تو فیصلہ ہو چکتا اونکے

وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

اور بیشک جو گنہگار ہیں اونکو دکھ کی مار ہے ۔ ق

کیا کافروں کے لیے وہ شریک ہیں کہ مقرر کیا ہے اونھوں نے انکے لیے دین سے جو کچھ کہ نہیں فرمایا ہے اوسکو خدا نے اور اگر نہ ہوتا وعدہ فیصل کرنیکا تو البتہ فیصل کیا جاتا درمیان انکے اور تحقیق ظالم اونکے لیے ہے عذاب درد دینے والا ۔ تفسیر ۔ ہم نے اونھوں کے ام منقطعہ ہے اور تقدیر اوسکی یہ ہے بل لهم شركاء یعنی بلکہ کیا کفار مکہ کے لیے شرکا ہیں وہ شیاطین انکے کہ مقرر کیا اونھوں نے واسطے اونکے دین فاسد سے جو کچھ کہ نہیں فرمایا ہے اوسکو خدا نے مانند شرک کے اور انکار بعث کے ولولا كلمة الفصل یعنی اگر نہ ہوتا سابق ساتھ تاخیر عذاب کے یا اور اگر نہ ہوتا وعدہ اسکا کہ ہوگا فیصلہ روز قیامت کے تو البتہ فیصلہ کیا جاتا درمیان کافروں اور موحدوں کے بایں طور کہ جلدی کیا جاتا عذاب کافروں کے لیے

دنیا مین اور تحقیق ظالم یعنی مشرک انکے لیے عذاب دردناک ہوگا آخرت مین اگرچہ تاخیر دیا گیا ہی اونسے دار دنیا مین ۔ ۱۰ جلالی

مسئلہ ۔ جو کوئی منکر شریعت کا اور تارک عمل کا اوسپر ہوگا کافر ہی اگرچہ ظاہر مین دعوی اسلام کا بھی رکھے جیسے کہ محمد ہوتے ہین عذاب کرنا اونکو دنیا اور آخرت مین لازم ہی اس زمانے ہمارے مین ایسے لوگ بہت ہین کہ ظاہر مین صورت درویشی کی رکھتے ہین اور تارک شرع کے بلکہ منکر اوسکے ہین اب عوام کالانعام کو کیا کہنا چاہیے پس وہ کہتے ہین کہ ہم ساتھ اعمال قلبی اور مشاہدے کے مستغرق ہین احتیاج اعمال ظاہری کی نہین رکھتے یہ تمام فریب نفسانی اور بہکاوہ شیطانی ہی یہ بدبخت قطع نظر فہم اور سننے دلائل عقلی اور نقلی اور احوال باطنی کے اسقدر بھی نہین سمجھتے ہین کہ اتنے انبیا اور اولیا اور موحدین گذرے ہین باوجود اس قرب خدا اور کشف و کرامات کے کوئی قید تکلیف شرعی سے باہر نہین ہوا ہی اور مرتے دم تک اوسپر ثابت رہے ہین خصوصا پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کہ سب پیدا ہونے مخلوقات کے ہین اور مامون العاقبۃ ہین بموجب خبر دینے خدا تعالی کے وقت انتقال تک عبادات سے باز نرہے اور عبادت ہی کا حکم رہا آپ کو کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ یعنی عبادت کرتا رہ اپنے رب کو یہان تک کہ آوے تجکو موت پس جبکہ یہ مقرب بالتحقیق ایسے رہے ہون تو اورون کو کیا مجال دم زدن ہی پس کسی سے جب تک کہ دنیا مین ہی تکلیفین شرعی ساقط نہین ہوتین اور نہ ہووین جو کوئی معتقد سقوط تکالیف شرعی کا ہوگا کافر ہی اور ترک کرنا عمل کا بسبب سبک و سہل جاننے شرع کے بھی کافر ہی مگر جو کہ مجذوب و مسلوب العقل ہین البتہ وہ معذور شرعی ہین پس سبون کو خصوصا سالک کو چاہیے کہ کسی وقت اتباع شریعت کو ہاتھ سے نہ دے کہ اصل و بنیاد تمام چیزون کی اور راہ مستقیم اللہ کے پاس پہونچنے کی یہی شریعت ہی اور طریقت اور معرفت اور حقیقت تمام نتائج اور ثمرات شریعت کے ہین کسی طرح انمین جدائی نہین اگرچہ کج بینون کی سمجھ مین نہ آوے اسلیے کہ شریعت اقوال اور احکام الہی اور نبوی ہین اور معانی حقائق الہی ہین اور اسی لیے اتفاق سب محققین اولیا کا اسپر ہی کہ جو حقیقت کہ خلاف شرع ہو مردود ہی اور حقانی نہین ہی بلکہ تخیلات نفسانی اور وساوس شیطانی ہین اگرچہ اونکے اہل سے خوارق بھی ظاہر ہون قاعدہ کلیہ سب بزرگوارون رحمہم اللہ نے یہی بیان کیا ہی كُلُّ حَقِيْقَةٍ لَا يَشْهَدُ لَهَا الشَّرِيْعَةُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ یعنی جو حقیقت کہ نگواہی دے اوسکی شریعت پس وہ زندقہ یعنی محض کفر ہی اور اجماع ہی اسپر کہ وصول بخدا ہونا اور پہونچنا تمام کمالات ظاہری و باطنی کو سوا راہ شریعت کے میسر نہین آتا اور شریعت صورت حقیقت کی اور حقیقت باطن شریعت کا ہی جب تک کہ بندہ عالم صورت مین ہی اوسکو تلبس سے ساتھ صورت حقیقت کے چارہ نہین ۔ بیت خلاف ہیچ کسی رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ۔ فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ کہ یہ راہ میری ہی اور تفسیر کیا اوسکو ساتھ قول اپنے کے کہ بلاتا ہون مین طرف دین اللہ کے اوپر حجت واضحہ کے مین اور جو کہ ایمان لائے ساتھ میرے اور فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اور کہہ اگر ہو تم دوست رکھتے اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکھے گا تمکو اللہ ۔ اور حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح الغیب مین فرمایا فَتَكُوْنُ كُلِّيَّاتُ قُدْرَةٍ تَسْمَعُ بِاللّٰهِ وَتُبْصِرُ بِاللّٰهِ وَتَنْطِقُ بِاللّٰهِ وَتَبْطِشُ بِاللّٰهِ وَتَعْقِلُ بِاللّٰهِ وَتَطْمَئِنُّ وَتَسْكُنُ بِاللّٰهِ فَتَمْحُو عَنْهُ سِوَاهُ وَتَصُمُّ عَنْهُ فَلَا تَرٰى لِغَيْرٍ وُجُوْدًا مَعَ حِفْظِ الْحُدُوْدِ وَلُزُوْمِ الْاَمْرِ وَالنَّوَاهِيْ فَاِنِ انْخَرَمَ فِيْكَ شَيْءٌ مِنَ الْحُدُوْدِ فَاعْلَمْ اَنَّكَ مَفْتُوْنٌ مُتَلَاعِبَةٌ بِكَ الشَّيَاطِيْنُ فَارْجِعْ اِلٰى حُكْمِ الشَّرْعِ وَالْزَمْهُ وَدَعْ عَنْكَ الْهَوَسَ كُلُّ حَقِيْقَةٍ لَا يَشْهَدُ لَهَا الشَّرْعُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ یعنی پس ہوگا سارا وجود تیرا قدرت خدائی سے گا تو خدا ہی کی قدرت سے اور دیکھے گا تو خدا ہی کی قدرت سے اور بولیگا تو خدا ہی کی قدرت سے اور پکڑیگا تو کسی چیز کو خدا ہی کی قدرت سے اور سمجھیگا تو خدا ہی کی قدرت سے اور مین تمکین پاویگا تو ساتھ اللہ کے پس اندھا ہو جائیگا تو اون چیزون سے کہ سوا اوسکے ہین

اور بہرا ہوجائیگا غیر اللہ سے پس نہیں دیکھنے کا تو اوسکے غیر کے لیے وجود ساتھ محافظت حدود کے اور لازم کرے اوامر و نواہی کے پس اگر نقصان آجاوے تحمین کچھ در باب حدود کے پس جانے کہ تو فتنے مین ڈالا گیا کھیلتے مین یعنی مسخرہ بناتے ہین تجکو شیاطین پس رجوع کر طرف حکم شرع کے اور لازم کر اوسکو اور چھوڑ اپنے سے ہوس کو جو حقیقت کہ نہ گواہی دے اوسکے لیے شرع پس وہ زندقہ ہی اور احکام شرعی سب ظاہر ہین اور حدیث و فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور ضرور ہی اس کتاب مین بھی ہین پس اول اونپر عمل کرنا چاہیے اور مضبوط و مستقیم ہونا چاہیے کہ یہ اصل ہین جب اصل مضبوط ہوگی تو خواہ مخواہ بہل اوسکا ظہور کریگا اور وہ ایک نور اور ذوق ہی ساتھ محب کے کہ بندے کے دل مین پیدا ہوتا ہی اور ارادۂ شاہدۂ محبوب کو حرکت دیتا ہی اور بے اختیار بیچ چلنے راہ وصول کے کہ ریاضت اور مجاہدہ اور تزکیۂ نفس کا ہی چست و سرگرم کرتا ہی اور ہمیشہ جو محب کی احب شیأا الذکر فوکی کے ہمیشہ ذکر و فکر مین مستغرق ہوگا اور اسکو اوصاف حمیدہ کے حاصل کرنے کو اور اخلاق ذمیمہ کے دفع کرنے کو طریقت کہتے ہین جیسا کہ بجالانے اوامر کو اور بچنے نواہی سے شریعت کہتے ہین اور جب طریقت مین مضبوط ہوگا تو بالضرور نور معرفت کا ظہور کریگا کہ وہ پہچاننا اپنا اور خدا کا اور حقائق اشیا کا ہی پس دیکھیگا کہ نہ ہے سوائے ایک وجود واجب الوجود کے فاعل مؤثر نہیں ہی اور جو کچھ کہ ہی نشانیان اوسکی قدرت کی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی جنھون نے مشقت کی ہماری راہ مین البتہ دکھاوینگے ہم اونکو راہین اپنی اور حضور مع اللہ بدون مجاہدے کے محال ہی اور جب سالک نے اس مرتبے مین استقرار پایا اور یہ حالت غالب آئی تو فنا فی اللہ اور بقا باللہ حاصل ہوتا ہی اور اسی کو حقیقت کہتے ہین شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ بیچ رسالۂ مرج البحرین کے فرماتے ہین تصوف ساتھ فقہ کے محتاج ہی اور فقہ تصوف سے مستغنی ہی اگرچہ تصوف اعلیٰ اور ارفع ہی فقہ سے مرتبے مین ولیکن فقہ اعم اور اہم ہی مصلحت مین پس اول تمسک ساتھ عروۂ وثقیٰ شریعت اور فقاہت کے کرے بعد اوسکے بالاخانا حقیقت اور تصوف پر چڑھے فقاہت مرتبۂ اسلام ہی اور کلام یعنی علم عقائد درجۂ ایمان اور تصوف مقام احسان ہی چنانچہ یہ تینون چیزین حدیث جبرئیل مین بیان کی گئی ہین امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ يَتَفَقَّهْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ وَمَنْ تَفَقَّهَ وَلَمْ يَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ یعنی جو صوفی بنا اور فقیہ نہوا پس تحقیق زندیق ہوا اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہوا پس تحقیق بیحکا پھاکا ہوا اور جسنے دونون چیزین حاصل کین پس تحقیق محقق ہوا اور اسی لیے کہا ہی علما نے کہ اگرچہ تصوف اعلیٰ درجہ اور عبادت غائی وضع شریعت کی ہی لیکن اگر کوئی اوس سے عاری ہو اور محض ظاہر شرع پر مستقیم رہے دائرۂ دین اور حصول مغفرت اور دخول جنت سے باہر نہین نکلنے کا بخلاف اوسکے کہ تارک شرع کا ہو کہ اوسکو تصوف وغیرہ کچھ کلام نہین آتے کے منفوذ بالمنہ ۔ بحر ۔

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ

تو دیکھے گا تو ظالمون کو ڈرتے ہوے سزا اوس چیز کی سے کہ عمل مین لائے ہین اور وہ البتہ پہونچنے والی ہی اونکو اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین

الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۚ

اور کام کیے اچھے بیچ سبزار بہشتون کے ہونگے اونکے لیے ہوگا جو کچھ چاہینگے نزدیک پروردگار اپنے کے یہی ہی فضل بڑا ۔ تفسیر

ظالمون کو یعنی مشرکون کو روز قیامت کے سزا اوس چیز کی سے الخ یعنی دنیا مین جو برا ایمان اور کفر کرتے تھے اوسکی سزا کا دیکھنے والا ہوگا اور وہ یعنی سزا البتہ پہنچیگی اونکو خواہ مخواہ ڈرین یا نہ ڈرین فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ کے معنی ہین ہونگے بیچ پاکیزہ ترین بہشتون کے بنسبت اونکے کہ سوائے اونکے ہین فضل بڑا عمل قلیل پر اور ابن جریر نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی تفسیر لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ کے کہ کھانا پینا ہی جنت کا

ی کبھی یہ ہوگا کہ سایہ کریگا اونپر ابر پس کہیگا کیا برساؤن تپر کہا ابوطیب نے پس نہین چاہیگا کوئی چاہنے والا قوم سے کچھ مگر کوئی
رساویگا اونپر یہان تک کہ ایک کہنے والا اونمین سے کہیگا کہ برساہمپر عورتین نوجوان چھاتیان اوٹھی ہوئی پس وہی برساویگا + مد
رمنثور + جلالین + تنبیہ + اس آیت کریمہ سے بُرائی کفر و شرک کی اور خوبی اسلام و طاعات کی معلوم ہوئی اور
یا بجا کلام مجید مین بُرائی کفر و شرک کی اور خوبی ایمان و طاعات کی مذکور ہی منجملہ اوسکے یہ آیت ہی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ
ہٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا یعنی بیشبہہ اللہ نہین
خشتا ہو یہ کہ اوسکا شریک پکڑے اور بخشتا ہی اس سے پیچھے اور جسنے شریک ٹھہرایا اللہ کا اوسنے بڑا طوفان باندھا اور اور
رمایا اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ یعنی بیشبہہ شرک بڑا ہی ظلم ہی اور فرمایا وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ یعنی قسم ہی عصر کی بیشبہہ
انسان البتہ ٹوٹے مین ہی مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے اور آپسمین تقید کی سچے دین کی اور آپسمین تقید کی صبر کی اور حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ بیشبہہ دنیا کی نعمتون مین سے کفایت کرتا ہی تجکو اسلام نعمت ہونے مین اور بیشبہہ شغلون مین سے کفایت
کرتی ہی تجکو طاعت شغل ہونے مین اور بیشبہہ عبرتون مین سے کفایت کرتی ہی تجکو اموات عبرت ہونے مین اور فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہ جو کوئی ہو بسبب طاعت کے نزدیک اللہ کے قریب ہوگا درمیان لوگون کے عزیز اور فرمایا حَرَكَةُ الطَّاعَةِ دَلِيْلُ الْمَعْرِفَةِ
كَمَا اَنَّ حَرَكَةَ الْجِسْمِ دَلِيْلُ الْحَيٰوةِ یعنی حرکت طاعت کی دلیل معرفت کی ہی جیسے کہ حرکت جسم کی دلیل ہی زندگانی کی
اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا غِنَى الدُّنْيَا بِالْمَالِ وَغِنَى الْاٰخِرَةِ بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ یعنی تونگری دنیا کی ساتھ
مال کے ہی اور تونگری آخرت کی ساتھ اعمال صالحہ کے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین هَمُّ الدُّنْيَا ظُلْمَةٌ فِي الْقَلْبِ
وَهَمُّ الْاٰخِرَةِ نُوْرٌ فِي الْقَلْبِ یعنی فکر دنیا کی سبب تاریکی کی ہی دل مین اور فکر آخرت کی سبب نور کی ہی دل مین + منبہات +
ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ
خوشخبری دیتا ہی اللہ اپنے ایمان دار بندون کو جو کرتے ہین بھلے کام تو کہہ مین مانگتا نہین تمسے اسپر کچھ نیگ مگر دوستی چاہیے
فِي الْقُرْبٰى ۭ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ
قرابتی مین اور جو کوئی کماویگا نیکی ہم اوسکو بڑھاوینگے اوسکی خوبی بیشک اللہ بخشنے والا قدرشناس ہی + تفسیر + جائز ہی یہ کہ ہو استثنا متصل
یعنی نہین مانگتا مین تمسے مزدوری مگر یہ کہ دوست رکھو تم میرے قرابتیون کو اور جائز یہ بھی ہی کہ ہو یہ استثنا منقطع یعنی نہین مانگتا مین
تمسے مزدوری ہرگز و لیکن مانگتا ہون مین تمسے یہ کہ دوست رکھو تم میرے اون قرابتیون کو کہ وہ قرابتی تمھارے بھی ہین اور نہ ایذا دو تم اونکو
اور روایت کیا گیا ہی کہ یہ آیت جب اوتری تو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون ہین یہ قرابتی آپکے کہ جنکی واجب ہوئی ہمپر محبت فرمایا
آنحضرت نے وہ علی ہین اور فاطمہ اور دونون بیٹے اونکے یعنی حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین مانگتا مین
تمسے اوسپر مزدوری مگر یہ کہ دوست رکھو مجکو سبب قرابت میری کے کہ تم مین ہی اور نہ ایذا دو مجکو اور نہ ورغلاؤ اور کافرون کو میری ایذا پر
اسلیے کہ نہین تعالیٰ کوئی قبیلہ قریش کے قبیلون مین سے مگر کہ درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درمیان اونکے قرابت تھی اور بعضون نے

کہا کہ قربی بمعنی تقرب الی اللہ کے ہی یعنی اگر یہ کہ دوست رکھو اللہ کو اور اوسکے رسول کو بیچ نزدیکی ڈھونڈنے اپنی کے طرف اوسکے ساتھ طاعت
اور عمل صالح کے اور جو کوئی کرے بھلائی سُدّی سے منقول ہی کہ مراد بھلائی سے محبت رکھنی ہی آل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نازل
ہوئی یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق میں کہ وہ محبت رکھتے تھے آل رسول سے اونکے لیے یہ ثواب فرمایا اور ظاہر یہ ہی کہ عام ہی ہر نیکی کے حق میں
جو سنے نیکی کے ہو مگر یہ کہ وہ نیکی شامل ہی اونکی محبت کو بھی واسطے ذکر ہونے اس نیکی کے پیچھے ذکر ہونے اونکی محبت کے بڑھانے میں ہم از ینی وجہ چند
وغیرہ کریں ہم اوسکو جیسے کہ اور جاے فرمایا مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً ۔ یعنی
کون ہی وہ جو قرض دے اللہ کو قرض حسن یعنی عمل نیک کرے پس بڑھاوے اللہ اوسکو اوسکے لیے کئی حصہ بہت بخشنے والا ہی یعنی اوسکے لیے
کہ گناہ کرے قدر شناس ہی اوسکے لیے کہ اطاعت کرے ساتھ تفضل اپنے کے اور بعضوں نے کہا شکور کے معنی ہین قبول کرنے والے کے
اور باعث ہونے کے تو بہ پر اور بعضوں نے کہا شکور بیچ صفت اللہ تعالیٰ کے عبارت ہی اوس سے کہ معتبر رکھا ہی طاعت کو اور بہت دیتا ہی ثواب
اوسکا اور تفضل کرتا ہی اوپر کرنے ثواب دیتا ہی اوسکو بعد یعنی قریش کو چاہیے کہ مجکو دوست رکھین بسبب اسکے کہ افتخار اونکا اور پر عمل صلہ رحم
کے بہت ہی اور کوئی بطن قریش سے نہین ہی کہ مجکو اوسکے ساتھ قرابت نہو پس لازم ہی کہ حق صلہ رحم کا ساتھ میرے بجا لاوین اور میرے ساتھ
دشمنی نکرین اور میری ایذا کرین دشمنوں کے مقابلے مین امام ثعلبی نے نقل کیا کہ مشرکون جمع ہوکر آپسمین کہا کہ کچھ دریافت کیا تمنے کہ عرض محمد کی
دعوے اس رسالت سے؟ وجب کہا ان اپنے کے یہ ہی کہ کچھ مزدوری چاہتا ہی پس یہ آیت نازل ہوئی اور تبیان ابن عباس رض سے منقول ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینے مین آئے تو انکار انصار نے کہا کہ آپ ہماری بہن کے بیٹے ہین اور راہ دین مین ہمارے رہبر ہین مداخل آپ کا قلیل ہی اور
مخارج بہت اگر فرماؤ تو کچھ مال اپنے اسوال مزرعے سے جمع کرکر آپکے سامنے لاوین ہم تو آپ کی خاطر مبارک کو فراغت معیشت کی طرف سے حاصل ہو یہ آیت قدری
اور تفسیر ثعلبی مین ہی کہ قرابتی آنحضرت کے بنو ہاشم اور بنو مطلب ہین کہ جنپر زکوٰۃ تقسیم کرنی نہین چاہیے اور بقولے آل علی اور آل عقیل اور آل جعفر
اور آل عباس مراد ہین قربی سے اور بعضوں کے نزدیک مراد قربی سے تقرب ہی ساتھ خدا تعالیٰ کے یعنی دوست رکھو یہ تقرب حاصل کرو ساتھ
خدا کے بسبب اعمال صالحے کے اور بقولے معنی آیت کے یہ ہین کہ دوست رکھو میری قرابت و عترت کو اور نگاہ رکھو میری حرمت کو بیچ حرمت و محبت
اونکی کے اور وہ علی اور حسن اور حسین ہین اور اور حدیث مین آیا ہی کہ اِنِّیْ تَارِكٌ فِیْكُمُ الثَّقَلَیْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَهْلَ بَیْتِیْ اَلَا وَهُمَا
اللّٰهَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ یعنی مین چھوڑنے والا ہون تم مین دو بھاری و بزرگ چیزین کتاب اللہ اور اہل بیت اپنے ڈرتا ہون مین تمکو اللہ سے
بیچ حق اہل بیت اپنے کے اور حضرت حسنین رض کے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ
مَنْ اَحَبَّهُمَا یعنی یا اللہ مین ان دونون کو دوست رکھتا ہون پس تو بھی دوست رکھ انکو اور دوست رکھ اونکو کہ دوست رکھا
اونھون نے انکو اور یہ بھی فرمایا کہ حسن و حسین سردار ہین نوجوانان بہشت کے اور باپ ان دونون کا بہتر ہی انسے اور حضرت عایشہ رض نے فرمایا کہ
محبوب ترین لوگون کی یعنی عورتون مین سے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فاطمہ رضی اللہ عنہا ہین اور مردون مین سے خاوند اونکا اور بہت
حدیثین انکی محبت و فضائل مین آئی ہین اَللّٰهُمَّ اَحْیِنَا عَلٰی مَحَبَّةِ نَبِیِّكَ وَاٰلِ نَبِیِّكَ وَاَمِتْنَا عَلَیْهَا وَاحْشُرْنَا
عَلَیْهَا آمِیْنَ اور لازم ہونا انکی محبت کا مومنون پر کتنے ہی نصوص سے ظاہر ہی اور محبت اونکی ساتھ دعا پیغمبر خدا کے مستجاب الدعوات
ہین خدا کے محبوبون اور نجات پانے والون سے ہین جیسا کہ اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا لیکن مراد ان اہل بیت سے محبوب سے وہ ہین کہ کسیکے ساتھ
آنحضرت کے صحابہ سے بغض نرکھتے ہون اور بے ادبی نکرتے ہون خصوصاً اصحاب کبار سے کہ قول رسول علیہ السلام کا حُبُّ اَبِیْ بَكْرٍ
وَعُمَرَ مِنَ الْاِیْمَانِ ۔ یعنی محبت ابی بکر کی اور عمر کی ایمان سے ہی اور مانند اسکے انکی شان مین وارد ہین وانا کچھ مفید نہین اسلیے کہ
اہل بیت بھی بغضان صحابہ سے بیزار ہین چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا ہی کہ ساقی حوض کوثر کا میرے ہوگا جسکے دل مین حب صحابہ کی

نہوگی ایک قطرہ اوسکو نہیں دینے کا مین آور یہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول علیہ السلام سے روایت کی کہ اَنَا وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ یعنی مین اور ابو بکر اور عمر اور عثمان جنت مین ہونگے آور اور دلیلین ان مطالب کی بہت ہین بخوف درازگی کے اسی پر اکتفا کیا وَاللّٰہُ الْھَادِیْ اِلَی الصَّوَابِ ✤ غرض کہ محبت اہل بیت کی طلب بے دود ہی اگر کوئی خار بغض کسیکا مقرر ہان خدا اور رسول مقبول سے اوسین نہ کاوے ✤ **بحر مختصر + درمنثور** ✤ اول مومن اور نیک کار بندون کو بشارت دے کر اپنے نبی کو خطاب فرمایا کہ تم ان کفار سے کہدو کہ ہم تمہارے ہی بھلے کو کہتے ہین ہمکو کچھ طمع نہین ہے تمہارے سمجھانے مین مگر قصد یہ چاہتا ہون کہ تم رعایت قرابت کی کرکر مجکو ایسے قرابتیون کو ایذا ندو بلکہ محبت رکھو اور اوسین بھی تمہارا ہی بھلا ہی کیا ایک نیکی کروگے دو چند یا زیادہ ثواب پاؤگے پس نیکی کی مدمن باندھو اور بری باتون سے باز آؤ کہ بلاشبہ اللہ بخشنے والا قدر شناس ہی پھر از راہ توبیخ و سرزنش کفار کے حق مین فرماتے ہین کہ کیا نادانی کی باتین کہتے ہین ✤

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ۚ فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِکَ ؕ وَیَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

کہ کہتے ہین کافر کہ افترا کیا ہی پیغامبر نے خدا پر جھوٹ پس اگر چاہے خدا مہر کرے تیرے دل پر اور نابود کرتا ہی خدا بیہودہ کو اور ثابت کرتا ہی دین درست کو ساتھ باتون اپنی کے تحقیق خدا دانا ہی ساتھ اوسن چیز کے کہ سینون مین ہی ✤ **تفسیر** ✤ یعنی اللہ اپنے اوپر کیون جھوٹ بولنے دے دل کو بند کردے مضمون نہ آوے جسکو باندھے اور یونہی چاہیے تو کہکر کہ شاید بن پیغام بھیجے مگر وہ اپنی باتون سے دین ثابت کرتا ہی اسواسطے نبی پر کلام بھیجتا ہی ✤ **صف** ✤ کیا کہتے ہین ایکو کیا کیا گیا کیا ایسی جرأت کرتے ہین کفار مکے کے کہ نسبت کرین ایسے رسول کی طرف افترا کی پھر افترا بھی ایسا بڑا کہ اللہ پر افترا کرین جھوٹ کہ دعوی رسالت کا اور قرآن کے اوتارنے کا جھوٹ موٹ بنالین یہ کبھی نہین ہوسکتا اوس جیسے شخص سے پس اگر چاہے اللہ مہر رکھدے تیرے دل پر یعنی مضبوط کردے دل کو ساتھ صبر کے اونکے ایذا دینے پر ساتھ اثبات وغیرہ کے تو کرنہ داخل ہوا وسین رنج بسبب جھٹلانے اونکے کے اور کیا اللہ نے ایسا ہی اور مٹاتا ہی اللہ بیہودہ کو یعنی شرک کو اور ثابت کرتا ہی دین درست کو یعنی ظاہر کرتا ہی اسلام کو اور ثابت کرتا ہی اوسکو ساتھ باتون اپنی کے یعنی ساتھ حکم کتاب اپنی کے کہ اوتاری اپنے نبی کی زبان پر اور بموجب صاحب ارک کے ترجمہ یَمْحُ اللّٰہُ کو یُحِقُّ الْحَقَّ کا یون چاہیے اور مٹاویگا اللہ باطل کو اور ظاہر و ثابت کریگا اسلام کو اسلیے کہ ایک تو جملہ بل ہووے مطلق سے کہ حاشیے مین لکھا ہی یہ بات سمجھی جاتی ہی اور دوسرے بعد تفسیر یحق الحق کے لکھا ہی وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَمَحَا بَاطِلَھُمْ وَاَظْھَرَ الْاِسْلَامَ یعنی اور تحقیق کیا اللہ نے یہ پس مٹایا اونکے باطل کو اور ظاہر کیا اسلام کو حاصل یہ کہ انھون نے معنی استقبال کے لیے ہین اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور مولوی رفیع الدین صاحب وغیرہما نے معنی حال کے لیے ہین جیسا کہ اونکے ترجمون سے سمجھا گیا اور خدا دانا ہی ساتھ اوسچیز کے کہ سینون مین ہی یعنی جانتا ہی جو کچھ تیرے سینے مین ہی اور لفظ سینون مین ہی پس موافق اوسکے جزا سزا دیگا ✤ **صف** ✤ اور تفسیر کشاف سے معلوم ہوتا ہی کہ یَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ الخ سے دونون معنی صحیح ہین یعنی حال کے بھی اور استقبال کے بھی کہ لکھا ہی پھر فرمایا اور اللہ کی عادت سے یہ ہی کہ مٹاتا ہی باطل کو اور ثابت کرتا ہی حق کو ساتھ کلمات اپنے کے یعنی ساتھ وحی اپنی کے اور ساتھ حکم اپنے کے مانند قول اللہ تعالی کے بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُہٗ یعنی بلکہ ڈالینگے ہم حق کو یعنی ایمان کو اوپر باطل کے یعنی کفر پس سر کچلے گا

حق باطل کا یعنی دفع کریگا اوسکو پس حاصل معنی آیت یمحُ اللہ الخ کے یہ ہین کہ اگر ہوگا محمد مفتری جیسا کہ یہ گمان کرتے ہین تو البتہ کھولدیگا اللہ اوسکے افترا کو اور نابود کریگا اوسکو اور غالب کریگا حق کو اوسکے باطل پر پس دفع کریگا حق باطل کو اور جائز ہی یہ کہ ہو وعدہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مٹادیگا اللہ اوس باطل کو کہ کفار اوسپر ہین یعنی بہتان اور تکذیب کو اور ثابت کریگا اوس حق کو کہ تو اوسپر ہی ساتھ قرآن کے اور حکم اپنے کے کہ نہین مل سکتا یعنی مدد کریگا میری اوپر آوے قتادہ سے بخیتم علی قلبک کے معنی یہ منقول ہین کہ بھلا دیگا اللہ قرآن کو اور منقطع کریگا تجھسے وحی یعنی اگر افترا کریگا اللہ پر جھوٹ تو کیا جاویگا ساتھ اوسکے یہ اور مراد کلمات سے وحی ہی یا حکم قضا یا کلمہ اسلام کہ اوسکو بلند کیا اور بہودہ مطلبون کو نابود کیا اور معالم وغیرہ مین ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ جب آیت قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى نازل ہوئی تو ایک جماعت کے دلون مین خطرہ آیا کہ پیغمبر ہمکو اپنے اقربا کی دوستی کی رغبت دلاتے ہین تب بعد اوسکے محکوم علی وغیرہ کے ہون جبرئیل نے اوسکے اتہام سے آنحضرت کو خبر دی ساتھ اوتارنے آیت اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ کے اور آنحضرت سنا اوس جماعت کو خبر دی اونھون نے کہا یا رسول اللہ گواہی دیتے ہین ہم کہ تم راست گو ہو ہمنے اس اندیشے سے توبہ کی آیت

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ اوتری ۞ ۲۵ ع

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝

اور وہی ہی جو قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندون سے اور معاف کرتا ہی برائیان اور جانتا ہی جو کرتے ہو ۞ موضح

اور وہ ہی وہ جو قبول کرتا ہی توبہ کو اپنے بندون سے اور درگذر کرتا ہی برائیون سے اور جانتا ہی جو کچھ کرتے ہو تم ۞ تفسیر یعنی نبی پہنچاتا ہی اور بندون کو سب معاملت اپنے رب سے ہی ۞ موضح توبہ یہ ہی کہ رجوع کرے گناہ سے اور ترک واجب سے زمانہ حال مین اور نادم ہو اوپر منسبت زمانہ ماضی کے اور قصد کرے کہ آیندہ کو پھر کبھی نہین کرنے کا اور اگر بندے کا حق ہو تو بغیر اوسکی رضا کے چھٹکارا نہین اور روایت کی جاوے کہ ایک اعرابی داخل ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین اور کہا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اور تکبیر کہی یعنی نماز کی پس جب فارغ ہوا وہ اپنی نماز سے تو کہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اے شخص جلدی چلانی زبان ساتھ استغفار کے تو بکذابین کی ہی اور توبہ تیری محتاج ہی اور توبہ کی پس کہا اوسنے اے امیر المومنین پھر توبہ کیا ہی کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اسم ہی کہ واقع ہوتا ہی چھ معانی پر یعنی چھ باتین ہون جب توبہ کہلائیگی زمانہ گذشتہ مین جو گناہ کیے ہین اوپر ندامت ہو اور فرائض جو ضائع ہوئے ہون اونکی قضا کرے اور حقوق لوگون کے واپس کرے اور گھلادے نفس کو طاعت مین جیسا کہ پرورش کیا ہی اور فربہ کیا ہی تو نے اوسکو معصیت مین اور چکھلادے نفس کو تلخی طاعت کی جیسے کہ چکھایا ہی اوسکو مزہ گناہ کا اور روئے بدلے ہر ہنسنے کے اور سری سقطی سے ہی کہ توبہ کہتے ہین صدق عزیمت کو ترک گناہون پر اور رجوع کرنے کو طرف علام الغیوب کے اور غیر سری سے منقول ہی کہ توبہ یہ ہی کہ نہ بھولے حلاوت گناہ کی دل مین وقت یاد کرنے اوسکے اور سہیل سے ہی کہ توبہ انتقال کرنا ہی احوال بد سے طرف احوال نیک کے اور جنید بغدادی رحمہ اللہ سے ہی کہ توبہ یہ ہی کہ بھولے ماسوی اللہ سے اور کہا بعضے اولیاء اللہ نے کہ لائق ہی عاقل کو کہ جب توبہ کرے تو دس چیزین بجالاوے استغفار کرے زبان سے اور ندامت ہو دل مین اور دور کرے گناہ کو بدن سے اور قصد کرے اسپر کہ نہین کریگا مین گناہ کبھی اور حب آخرت ہو اور بغض دنیا اور قلت کلام اور قلت کمانے کی اور قلت پینے کی تو کہ فارغ ہو علم حاصل کرنے کے لیے اور قلت سونے کی کہ متقیون کی صفت مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ یعنی تھے وہ ساتھ اس صفت کے کہ سوتے تھے تھوڑی سی دیر رات سے اور نماز پڑھتے تھے اکثر رات اور وقت سحر کے وہ استغفار کرتے تھے یعنی کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا یعنی یا اللہ بخشدے ہمارے لیے گناہ اور زہری سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَهُوَ الَّذِيْ

یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ عبادہ سے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہی ساتھ توبہ بندے اپنے کے ایک تمہارے سے کہ پاوے سواری گم ہوئی اپنی اوس جگہ مین کہ ڈرتا ہی اوس سے کہ ہلاک کرے اوسکو اوسمین پیاس انتہی اور درگذر کرتا ہی برائیون سے یعنی سوا سے مشرک کے معاف کرتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی بدون توبہ کے بھی اور جانتا ہی جو کچھ کہ کرتے ہو یعنی قسم توبہ اور معصیت سے اور لفظ مَا تَفْعَلُوْنَ پر وقف نہین ہی یعنی آیت لاہی واسطے عطف کے اور اتصال معنی کے مدارک کشاف درمنثور

منبہات

وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ

اور دعا سنتا ہی ایمان والون کی جو بھلے کام کرتے ہین اور بڑھتی دیتا ہی اونکو اپنے فضل سے اور جو منکر ہین اونکو سخت مار ہی موضح

اور قبول کرتا ہی دعا اون لوگون کی کہ ایمان لاتے ہین اور کام کیے ہین اچھے اور زیادہ دیتا ہی اونکو اپنے فضل سے اور کافرونکے لیے ہی عذاب سخت تفسیر یعنی جب دعا کرتے ہین وہ اوس سے قبول کرتا ہی دعا اونکی اور دیتا ہی اونکو جو کچھ کہ طلب کرتے ہین اور زیادہ دیتا ہی اونکے مطلوب سے ازراہ تفضل کے اور بعضون نے کہا معنی اسکے یہ ہین وَيَسْتَجِيْبُ لِلَّذِيْنَ پس حذف کیا گیا لام احسان پر کہا اللہ نے اونپر قبول کرتا ہی توبہ اونکی جب توبہ کرتے ہین اور معاف کرتا ہی گناہ اونکے اور قبول کرتا ہی دعا اونکے لیے جب دعا کرتے ہین اوس سے اور زیادہ دیتا ہی اونکو اوس چیز سے کہ مانگتے ہین اور ابراہیم بن ادہم سے منقول ہی کہا لوگون نے اوسسے کہ کیا حال ہی ہمارا کہ دعا کرتے ہین ہم اللہ سے پس نہین قبول کیجاتی کہا ابراہیم نے اسلیے کہ اوسنے پکارا تمکو پس نہ جواب دیا تمنے اوسکو یعنی اوسنے اچھے کامون کے کرنے کو اور بری باتون سے باز آنے کو کہا پس نہ کہا مانا تمنے اوسکا پھر پڑھی یہ آیت وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنی اور اللہ بلاتا ہی تمکو طرف دار السلام کے یعنی بہشت کے کامون کے اور قبول کرتا ہی اللہ دعا اون لوگون کی کہ ایمان لائے یعنی پہلی آیت سے اللہ کا پکارنا ثابت ہوا اور دوسری آیت سے قبول کرنا اللہ کا دعا اونکی کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے حاصل دونون آیتون سے یہ ہوا کہ اللہ بہشت کے کامون کی طرف بلاتا ہی جو اوسکا کہا مانتا ہی اوسکی دعا قبول کرتا ہی اور جو اوسکا کہا نہ مانے کیا توقع رکھے قبولیت دعا کی سلمہ بن سبرہ سے روایت ہی کہ کہا وعظ کہا ہمارے آگے معاذ نے پس کہا تم مومن ہو اور تم اہل جنت کے واللہ بلاشبہ مین امید رکھتا ہون کہ ہووین گے بہشت مین تمام وہ لوگ کہ اچھے کام کرتے ہین فارس و روم مین اسلیے کہ ایک اونکا کرتا ہی عمل خیر پس کہتا ہی دوسرا اَحْسَنْتَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ اَحْسَنْتَ رَحِمَكَ اللّٰهُ یعنی اچھا کام کیا تو نے برکت دے اللہ تجھمین اچھا کام کیا تو نے رحم کرے تجھپر اللہ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اور ابراہیم نخعی سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ کہا شفاعت قبول کیجاویگی اونکی اونکے بھائیون کے بھائیون کے حق مین یعنی اونکے بھائیون کے جو بھائی رشتے کے یا دودھ شریک ہون اونکے حق مین بھی شفاعت اونکی قبول کیجاویگی پس یہ مراد ہی وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ سے عذاب سخت ہی یعنی آخرت مین مدارک کشاف درمنثور کافر اور مومنون کی بھلائی برائی وغیرہ بیان کرکے اب ایکسا اور مطلب بیان کرتے ہین مومنون کی تسلی کے لیے کہ یہ کفار کی فراغت دیکھکر مع نکرین اللہ کا فضل خالی حکمت سے نہین

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِى الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ

اور اگر کشادہ کرتا روزی اللہ روزی اپنے بندون کو تو دھوم اوٹھاوین ملک مین پر اوتارتا ہی ناپ کر جتنی چاہتا ہی بیشک وہ اپنے بندون کی خبر رکھتا ہی دیکھتا ہی موضح

اور اگر فراخ کرتا روزی اپنے بندون پر تو البتہ فساد کرتے زمین مین ولیکن اوتارتا ہی موافق اندازے کے جو کچھ چاہے تحقیق وہ اپنے بندون کے حال کا دانا بینا ہی تفسیر اگر فراخ کرتا الخ یعنی اگر غنی کرتا سب بندون کو اور لَبَغَوْا بغی سے ہی بمعنی ظلم کے یعنی

ظلم کرنے آپسمین ایک دوسرے پر اسلیے کہ غنا سبب سرکشی یا ورظلم کا ہی اور کفایت کرتا ہی مال فرعون یا قارون کا عبرت ہونے مین اور اسی لیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ زَهْرَةُ الدُّنْیَا وَلَذَّتُهَا یعنی بڑے ڈر کی چیز کہ جس سے ڈرتا ہون مین اپنی امت کے حق مین زینت و تازگی دنیا کی ہی اور کثرت اوسکی یا بعضے اسکی سے ہی بعضی تکبر کے یعنی البتہ تکبر کرے زمین مین اور کرے وہ کام کہ تکبر سے پیدا ہوتے ہین یعنی فساد کرتے اور نام و نمود و عالی قدری کے طالب ہوتے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ یعنی لوگونکی طلب کرنا مکان کا ہی بعد مکان کے اور طلب کرنا سواری کا بعد سواری کے اور لباس کا بعد لباس کے اور کہا بعضونے کہ اوتری یہ آیت اہل صفہ کے حق مین آرزو کی تھی اونھون نے وسعت رزق اور تونگری کی کہا خباب بن ارت نے کہ ہمارے حق مین نازل ہوئی یہ آیت اور سبب اسکا یہ ہوا کہ ہمنے نظر کی طرف اموال بنی قریظہ اور بنی نضیر اور بنی قینقاع کے پس آرزو کی ہمنے اونکی پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَاللّٰهُ بِمَا یعنی جانتا ہی احوال اونکا پس رفق اندازے کے دیتا ہی اونکو جسقدر مقتضی ہوتی ہی حکمت اوسکی پس محتاج بھی کرتا ہی اور غنی بھی کرتا ہی اور بازر کھتا ہی روزی اور دیتا بھی ہی اور تنگی رزق کی کرتا ہی اور فراخی بھی کرتا ہی غرض کہ جو مناسب اونکے حال کے اوسکی حکمت ربانیہ کے نزدیک ہوتا ہی اوسقدر دیتا ہی اور اگر سب کو غنی کرتا تو ظلم اور فساد اور گناہ کرتے اور اگر محتاج کرتا تو ہلاک ہو جاتے تم مین کوئی کہے کہ ہم دیکھتے ہین بعضے لوگون کو کہ فراخ رزق ہوتے ہین باوجود یکہ لے اور بعضون کو دیکھتے ہین کہ کبھی رکھتے ہین بدون فراخی کے پس شرط مذکور کیون لگائی تو جواب اسکا یہ ہی کہ یہ بات کم ہوتی ہی اور اسمین کچھ شک نہین کہ یعنی ساتھ فقر کے بہت ہی کم ہوتی ہی اور ساتھ فراخی کے اکثر و اغلب ہوتی ہی غرضکہ یہ فرمایا بنا بر اکثر و اغلب کے اور قلیل کا کچھ اعتبار نہین ۞ ما کشاف ۞ معا ۞ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس قسم ہی اللہ کی نہین محتاجگی کا ڈر رکھتا ہون مین تمپر ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر یہ کہ فراخ کیجاوے تمپر دنیا جیسے کہ فراخ کی گئی اوپر کہ تھے پہلے تمھارے پس رغبت کرو تم اوسمین جیسے کہ رغبت کی اونھون نے اوسکی اور ہلاک کرے وہ تمکو جیسے کہ ہلاک کیا اونکو ۞ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جملہ اون چیزون سے کہ ڈرتا ہون مین تمپر ای صحابہ یا ای امت پیچھے وفات اپنی کے وہ چیز یہ کہ کھولی جاویگی تمپر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اوسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا لاویگی بھلائی برائی کو یعنی حاصل ہوتا نعمت کا اور اموال کا بھلائی ہی پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور نزدیک طاعت کا ہو پس چپ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بانتظار وحی کے دیر تک یہان تک کہ گمان کیا ہمنے کہ تحقیق اوتاری جاتی ہی وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نے پس پونچھا آنحضرت نے اپنے چہرۂ مبارک سے پسینا کہ وقت اوترنے وحی کے آتا تھا اور فرمایا کہان ہی وہ شخص پوچھنے والا اور گویا کہ آنحضرت نے تعریف کی اوسکی یعنی اور اچھا جانا اوسکو اوس سوال مین اسلیے کہ لوگون کو اوس سے فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ ہی کہ نہین لاتی بھلائی برائی کو یعنی رزق اگرچہ بہت ہو بالکل بھلائی سے ہی اور اوس سے برائی پیدا نہین آتی مگر بعارض تخیل و ہر اہے کے اور تجاوز کرنے کے حد اعتدال سے مانند بہار کے کہ نہین اگاتی مگر جو کچھ کہ خیر ہی نفع اور ہلاک اور ضرر بسبب زیادہ کھانے کے ہوتا ہی جیسے کہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جنس وسن چنے سے کہ اگاتی ہی بہار قسم گھانس سے وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی جانور کو پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاک کے ہو جاتا ہی یعنی اگر مرا نہین قریب مرنے کے ہو تو ہی مگر کھانے والا جانور گھانس سبز کا اس طرح کہ کھائے گھانس یہان تک کہ تن گئین کوکین اوسکی پیٹھ اسانے تکیہ آفتاب کے یعنی عادت ہی جانور کی کہ جب ہضم ہو پیٹ اوسکا پھول جاتا ہی تو آفتاب کے سامنے بیٹھتا ہی جب گرم ہوتا ہی پیٹ نرم ہوتا ہی اور جو کچھ اوسکے پیٹ مین ہوتا ہی نکلتا ہی جیسے کہ فرمایا پس پتلا گوبر کیا اور پیشاب کیا یعنی پس اچھا پیٹ کا جاتا رہا پھر پھر اطراف چراگاہ کے پس کھایا اور تحقیق یہ مال دنیا کا سرسبز اور تر و تازہ اور نرم و رنگین ہی کہ آنکھ مین اچھا معلوم ہوتا ہی اور لذیذ اور خوش مزہ ہی کہ لینا اوسکا دل مین لذت زیادہ کرتا ہی پس جو کوئی کہ کہ یوے مال کو ساتھ حق اوسکے کے یعنی بقدر احتیاج کے وجہ حلال سے اور رکھے اوسکو بیچ حق یعنی مصرف اوسکے کہ واجب ہی یا تحسب پس اچھا

مدد کرنے والا ہی وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوے اوسکو بغیر حق اوسکے ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ کھاتا ہی اور سیر نہیں ہوتا اور ہوگا وہ مال گواہ اور دلیل اوسپر یعنی اوسکے اسراف اور حرص پر دن قیامت کے نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بخاری مسلم نے ف تازگی اور خوبی اور زینت دینا کی جو کبھی اشارہ ہی اسپر کہ ابتدا اوسکی شیریں اور سبز ہی اور پھر جلدی فنا ہو جاتی ہی اور معنی یہ ہیں کہ میں دیتا ہوں تمہیں اوس سے کہ کثرت تمہارے اموال کی وقت فتح ہونے شہروں کے باز رکھیگی تمکو اچھے اعمال سے اور علوم نافعہ سے اور پیدا ہونگے تم میں اخلاق بد مانند تکبر اور عجب اور غرور اور محبت مال و جاہ کے اور ان چیزوں کے متعلق ہیں ساتھ ان دونوں کے لوازم امور دنیویہ سے اور مانند روگردانی کے سامان طیار کرنے موت کے سے اور پھر بھرا الخ یعنی کھاتا ہی اور بدہضمی ہوتی ہی اور پیٹ سے نکالڈالتا ہی اور پھر کھاتا ہی یہ تمثیل ہی حال اوس شخص کی کہ بعض اوقات میں افراط اور حد سے تجاوز کرتا ہی اور قریب ہلاکت پہونچتا ہی بسبب غلبہ شہوت اور حرص کے کہ مرکوز ہی آدمی زاد کی طبیعت میں لیکن جلدی اوس سے رجوع کرتا ہی اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہیں رہتا اور بسبب روشنی آفتاب ہدایت کے توبہ اور ندامت کرتا ہی اور واسطے پاک کرنے نفس کے گناہوں سے علاج اپنے نفس کا کرتا ہی اور قسم پہلی کہ کہی وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی الخ اشارہ ہی صرف حال اوس شخص کے کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اوسسے ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع اور استغفار کی نپائی اور ساتھ قیاس اون دونوں قسموں ذکر کی گئیں کے ایک اور قسم بھی معلوم ہوتی ہی کہ ایک وہ ہی کہ اصلا ہاتھ گناہ پر نہ مارا اور گرفتار شہوت نفس کا نہوا اور دنیا سے بے رغبتی کی اول اظالم لنفسہ اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنی سبقت پونہچانے والا بھلائیوں کے کرنے میں ایک نے یعنی سابق نے اصلا ہاتھ دنیا میں نہ آلودہ کیا اور دوسرے نے یعنی مقتصد نے آلودہ کیا ولیکن دھوڈالا اور تیسرا یعنی ظالم ہاتھ آلودہ ہی دنیا سے گیا نعوذ باللہ من ذلک پھر اشارہ کیا طرف تفاوت احوال آدمیوں کے بیچ محبت مال اور صرف کرنے اوسکے پس فرمایا تحقیق یہ مال سبز الخ اور غیر عرق اوسکے کہ یعنی بغیر اعتناء کے طرف اوسکے اور جمع کیا اوسکو حرام سے اور نہ خرچ کیا اپنے رب کی رضامندی میں اور مانند اوس شخص کے کہ کھاتا ہی اور سیر نہیں ہوتا یعنی بسبب غلبہ حرص کے مانند اوس شخص کے ہی کہ اوسکو جوع البقر ہوئی اور مانند اوس بیمار کے ہی کہ اوسکو استسقا ہو کہ سیراب نہیں ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بھڑک ہوتی ہی پیاس کی اور پیٹ بہت پھول جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ دنیا مانند سانپ کے ہی پس جو شخص کہ جلنے منتر اوسکا جانتا ہی اوسکو لینا اوسکا والا نہیں جائز پس لوگوں نے کہا کہ منتر اوسکا کیا ہی کہا اونھوں نے وہ یہ ہی کہ معلوم کرے کہ کہاں سے لیتا ہی اوسکو اور کہاں خرچ کرتا ہی اوسکو ف روایت ہی انس سے کہ انھوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اونھوں نے جبرئیل سے اونھوں نے اللہ تعالیٰ سے کہا جبرئیل نے کہ فرماتا ہی اللہ عزوجل کہ جسنے اہانت کی میرے ولی کی پس تحقیق نکالا وہ مجھسے لڑنے کو اور بلاشبہ میں غصے ہوتا ہوں اپنے اولیا کے لیے جیسے کہ غصے ہوتا ہی شیر کتے کے بچے پر اور نہیں تقرب ڈھونڈھتا ہی طرف میرے میرے بندے مومن نے مانند ادا کرنے اوس چیز کے کہ فرض کیا میں نے اوسپر اور ہمیشہ میرا بندہ مومن تقرب ڈھونڈھتا ہی طرف میرے ساتھ نوافل کے یہانتک کہ دوست رکھتا ہوں میں اوسکو پس جب کہ دوست رکھتا ہوں میں اوسکو ہوتا ہوں میں اوسکے لیے سماعت اور بصارت اور ہاتھ اور تائید کرنے والا اگر دعا کرتا ہی مجھسے قبول کرتا ہوں میں دعا اوسکی اور اگر سوال کرتا ہی مجھسے کچھ دیتا ہوں میں اوسکو اور نہیں تردد کرتا میں اپنے بندے کے لیکسی چیز میں کہ میں کرنے والا ہوں اوسکو مانند تردد کرنے اپنے کے بیچ قبض کرنے اپنے بندے مومن کی روح کے مکروہ رکھتا ہی وہ موت کو اور مجھکو ناگوار ہوتا ہی آزردہ ہونا اوسکا اور مرنے سے چارہ ہی نہیں اوسکو اور بلاشبہ بعضے میرے مومن بندے ہیں سے البتہ وہ ہی کہ مانگتا ہی مجھسے ایک قسم عبادت سے پس باز رکھتا ہوں میں اوسکو اوس سے اس سبب سے کہ نہ داخل ہو اوسکے دل میں عجب پس خراب کردے اوسکو اور بعضے میرے مومن بندوں میں سے البتہ وہ ہی کہ نہیں سنوارتا اوسکے ایمان کو مگر غنا اور اگر محتاج کردوں میں اوسکو تو البتہ بگاڑ ڈالے اوسکے ایمان کو یہ اور تحقیق بعضے میرے مومن بندوں میں سے وہ ہی کہ نہیں سنوارتا اوسکے ایمان کو مگر فقر اور اگر غنی کردوں میں اوسکو

تو البتہ بگاڑ ڈالے اوسکے ایمان کو یہ اور بلاشبہ بعضے سیر مومن بندون مین سے وہ ہی کہ نہین سنوارتی اوسکے ایمان کو مگر صحت اور اگر بیمار کردے مومن اوسکو تو خراب کردے اوسکے ایمان کو یہ اور بلاشبہ بعضے سیر مومن بندون مین سے وہ ہی کہ نہین سنوارتی اوسکے ایمان کو مگر بیماری اور اگر تندرست کردون مین اوسکو تو البتہ خراب کردے اوسکے ایمان کو یہ بلاشبہ مین ہی تدبیر کرتا ہون اپنے بندون کی امر کی بسبب جاننے اپنے کے اونکے دلون کے حال کو بلاشبہ مین علیم وخبیر ہون ۔ **در منثور** ۔ **تنبیہ** ۔ صدق اللہ وصدق الرسول فراخی رزق مین ثابت قدم رہنا بڑے مردون کا کام ہی اکثر تو یہی ہوتا ہی کہ خدا اور رسول کو بھی بھول جاتے ہین پس بقدر حاجت ہی کے ملے تو تو رجوع رہتا ہی خدا کی طرف والا کی اٹھ کاتا ہی اسی لیے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین نکلتا آفتاب مگر کہ اوسکے دونون طرف فرشتے ہوتے ہین پکارتے ہین سنتے ہین خلائق کو سوا جن وانس کے یَا اَیُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّكُمْ مَا قَلَّ وَكَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰی یعنی ای لوگون آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کہ کم ہو اور کفایت کرے بہتر ہی اوس مال سے کہ بہت ہو اور غافل کردے یاد الٰہی سے ۔ اور فرمایا گیا ہی کوئی کہ چلے پانی پر بغیر ہونے قدمون اپنے کے عرض کیا صحابہ نے نہین یارسول اللہ فرمایا ایسے ہی انبیاء در زمین ہم رہتا گمان ہون مین اور فرمایا جب دوست رکھتا ہی اللہ ایک بندے کو تو روکتا ہی اوسکو دنیا سے جیسے کہ روکتا ہی ایک تم مین کا مریض کو روکتا ہی پانی اپنے کو یعنی استسقاء والے کو پانی سے ۔ اور فرمایا دو چیزین ہین کہ برا جانتا ہی اونکو ابن آدم برا جانتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیے فتنے سے اور برا جانتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی باعث کمی حساب کی ہی ۔ اور فرمایا جو کوئی راضی ہوا اللہ سے ساتھ تھوڑے سے رزق کے راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اوس سے ساتھ تھوڑے عمل کے ۔ **مشکوٰۃ** ۔ مومنون کو تسلی دے کر اب کو یا فرماتے ہین کہ موافق اندازے کے دینا یہ تمھارے ہی بھلے کے لیے ہی والا ہمارے کارخانۂ قدرت مین کچھ کمی نہین ہماری رحمت عامہ اور قدرت کاملہ کا بیان سنو ۔

وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ۝

اور وہی ہی جو اتارتا ہی مینہہ برسنے سے کہ آس توڑ چکے اور پھیلاتا ہی اپنی مہر اور وہی ہی کارساز تعریف کیا ہوا ۔ صفی

اور وہ ایسا ہی کہ اوتارتا ہی مینہہ بعد اسکے کہ ناامید ہوئے اور پھیلاتا ہی رحمت اپنی اور وہ ہی کارساز ستودہ کار ۔ **تفسیر** ۔ بعد اسکے کہ ناامید ہوئے لوگ اوس سے اور یہ بہت باعث ہی اونکے لیے کہا مقاتل نے کہ روکا اللہ تعالی نے مینہہ اہل مکہ سے سات برس یہان تک کہ ناامید ہوئے پھر اوتارا اللہ تعالی نے مینہہ پس یاد دلائی اونکو نعمت اپنی اور پھیلاتا ہی رحمت اپنی یعنی برکتین مینہہ کی اور منافع اوسکے اور وہ چیز کہ حاصل ہوتی ہی بسبب اوسکے قسم ارزانی وغیرہ سے اور کہا لوگون نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ سخت ہوا قحط اور ناامید ہوئے لوگ پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ برسائے گئے اب یعنی عنقریب ہی کہ برستا ہی بموجب اسی آیت کے یہ فرمایا آور اور روایت مین آیا ہی کہ ایک شخص نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یا امیر المومنین روکا گیا مینہہ اور ناامید ہوئے لوگ پس کہا حضرت عمر نے برسائے گئے تم اب پھر پڑھی یہی آیت وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا ۔ جائز ہی یہ کہ مراد ہو رحمت اوسکی سے رحمت اوسکی ہر چیز مین گویا کہ فرمایا کہ اوتارتا ہی اللہ رحمت کہ وہ مینہہ ہی اور پھیلاتا ہی ہوا اوسکے اور رحمت واسعہ اپنی حمید یعنی تعریف کیا گیا ہی اوسکو ہر تعریف کرنے والے اوسکی اہل طاعت اوسکے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو دعائین نہین رد کیجاتی مین ایک تو دعا نزدیک اذان کے اور دوسری دعا نیچے مینہہ کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے اور قبول کیجاتی ہی دعا چار جگہہ نزدیک ملنے صفون کے اللہ کی راہ مین اور وقت اوترنے مینہہ کے اور نزدیک اقامت صلوٰۃ کے اور نزدیک دیکھنے کعبہ کے ۔ **عمل** ۔ **در منثور** ۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ ۝

اور ایک اوسکی نشانی ہی بنانا آسمانون کا اور زمین کا اور جتنے پھیلے ہین اونمین جانور اور وہ جب چاہے اونکے اکٹھا کرسکنے پر قادر ہی

ربع ۳ ۴ ۱۰ ۴

ور نشانیون قدرت اوسکی سے پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا ہی اور پیدا کرنا اوس چیز کا کہ پھیلائی ہی درمیان ان دونون کے قسم جانورون کے
در دہ اور پر جمع کرنے اونکے کے جسوقت کہ چاہیگا یعنی روز قیامت کے تواناہی ✤ تفسیر ✤ دابۃ کہتے ہین اوس چیز کو کہ چلے زمین پر
سم انسان وغیرہ سے اور مجاہد سے ہی بیچ تفسیر وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَابَّةٍ کے کہ کہا دابہ سے مراد آدمی اور فرشتے ہین ✤ جلد ۲ در منثور ✤

فَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ۝

اور جو پڑے تیر کوئی سختی سو بدلا اوسکا جو کمایا تمھارے ہاتھون نے اور معاف کرتا ہی بہت ✤ صوٓ ✤

ور جو کچھ کہ پونہچے تمکو قسم مصیبتون سے پس بسبب اوس گناہ کے ہی کہ عمل مین لائے ہاتھ تمھارے اور درگذر کرتا ہی اللہ بہت سے ✤ تفسیر ✤
یخطاب عاقل بالغ لوگون کو ہی گنہگار ہون یا نیک مگر نہی داخل نہین اور لڑکے اونکو اور کچھ واسطہ ہوگا اور سختی دنیا بھی آگئی اور تبر کی
اور آخرت کی ✤ صوٓ ✤ مصیبت سے مراد غم اور الم اور ناگوار چیزین ہین اور خطاب وَمَا أَصَابَكُم مین مومنون کو ہی بسبب اوس گناہ کے ہی
یعنی بسبب تقصیر وگناہون کے ہی کہ کیے تمنے اور نسبت کیا انکو ہاتھون کی طرف اسلیے کہ اکثر افعال ہاتھون ہی سے ہوتے ہین اور پڑھے ہین
اس آیت کے پیچھے جو کہ قائل ہین تناسخ یعنی آواگون کے پس وہ کہتے ہین کہ اگر نہوتی اطفال کے لیے ایک حالت کہ تھے اوسپر پہلے اس حالت کے
تو ثواب و رنج نہ اوٹھاتے اور ہم کہتے ہین کہ یہ آیت مخصوص ہی ساتھ مکلفین کے ساتھ سیاق وسباق کے اور وہ یہ ہی وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ✤
اور درگذر کرتا ہی بہت سے یعنی بہت سے گناہ ہی پس نہین عذاب کرتا اونپر یا بہت سے لوگون سے پس نہین سزا دیتا اونکو جلدی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے منقول ہی کہ نہین ہی بھڑکنا رگ کا اور نہ کھٹکنا لکڑی کی اور نہ زخم پتھر کا مگر بسبب گناہ کے اور البتہ وہ گناہ کہ درگذر کرتا ہی اللہ اونسے بہت ہین
اور کہا ابن عطاء نے کہ جسنے نہ جانا یہ کہ جو کچھ پونہچے اوسکو فتنے اور مصیبتین بسبب کرتوت اوسکے کے ہین اور جو کچھ کہ عفو کردیا اوس سے اوسکے مولا نے
بہت ہی ہوا وہ کم نظر کرنے والا بیچ احسان رب اپنے کے طرف اپنے اور کہا محمد بن حامد نے کہ بندہ ملازم ہی واسطے تقصیرات کے ہر وقت یعنی
بہرحال وہر وقت قصور مین ہی اور تقصیرات اوسکی طاعات اوسکی مین بہت ہین بنسبت تقصیرات اوسکی کے وقت گناہون اوسکے مین اسلیے
کہ تقصیر معصیت مین ایک دم کرتا ہی اور تقصیر طاعت مین کئی وجہون کر ہی مانند ریا اور عجب اور بکر وفریب وغیرہ کے اور اللہ تعالیٰ پاک کرتا ہی اپنے
بندے کو اوسکی تقصیرات سے ساتھ طرح طرح کی مصیبتون کے تو کہ ہلکا کرے اوسسے بوجھ گناہون اوسکے کا قیامت مین اور اگر ہوتا عفو
ورحمت اوسکی البتہ تو ہلاک ہوجاتا اول قدم مین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی کہ اونھون نے نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جس سے
عفو کیا گیا گناہ دنیا مین عفو کیا گیا اوس سے آخرت مین اور جو کوئی عذاب کیا گیا دنیا مین نہین دوبارہ کیا جاویگا اوسپر عذاب آخرت مین
اور یہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ یہ آیت قرآن مین بڑی ہی امید کی ہی مومنون کے لیے اسلیے کہ کریم نے جب سزا دی ایکبار نہین سزا
دیگا دوبارہ اور جب عفو کیا نہین پھر بانیکا وہ گناہ ✤ مل ✤ معاً ✤ جلاً ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی
کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی نہین کھٹکتا لکڑی کی اور نہ پھسلتا قدم کا اور نہ بھڑکنا رگ کا مگر بسبب گناہ کے اور جو کچھ درگذر کرتا ہی
اللہ اوس سے بہت ہی کہا علی بن ابی طالب نے کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو افضل آیت کی کہ اللہ عزوجل کی کتاب سے کہ بیان کیا ہے اوسکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ یہ ہی وَمَا أَصَابَكُم الخ ✤ فرمایا آنحضرت نے اور تفسیر کرتا ہون مین اوسکی تیرے لیے اے علی جو کچھ کہ پہونچتا ہی تمکو من
یا عذاب یا بلا دنیا مین پس بسبب گناہون کے ہی کہ کیے ہاتھون تمھارے نے اور اللہ عزوجل اکرم ہی اوس سے کہ دوبارہ کرے اونپر عذاب آخرت مین
اور جو کچھ کہ عفو کیا اللہ نے اوس سے دنیا مین پس اللہ بڑا بردبار ہی اوس سے کہ عذاب کرے بعد عفو اوسکے کے اور ابی موسیٰ سے ہی کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین پہونچتی کسی بندے کو سختی زیادہ مگر بسبب گناہ کے اور جو کچھ کہ عفو کرتا ہی اللہ اوس سے بہت ہی اور پڑھی یہ آیت وَمَا
أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ۝ اور عمران بن حصین سے روایت ہی کہ داخل ہوئے اونکے پاس

کوئی یا رانکے اس حال مین کہ مبتلا کیے گئے تھے دوہرنی بیماری تین پس کہا ہم غمگین مین تمہارے لیے بسبب دیکھنے بیماری کے کیا پس غمگین ہون اسلیے کہ دیکھتے ہین ہم گناہ او جو بخشے کہ عفو کرتا ہی اللہ اوس سے بہت ہی پھر پڑھی آیت وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ اور ضحاک سے ہی کہ کہا نہ سیکھا کسینے قرآن پھر بھول گیا اوسکو مگر بسبب کرنے گناہ کے پھر پڑھی آیت وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ + اور کہا اور کونسی مصیبت بہت بڑی ہو قرآن کے بھولنے سے اور حضرت ابوبکر کی بیٹی اسما نام سے منقول ہی کہ اونکے سر مین درد تھا پس کہتین تھین ہاتھ اپنا اپنے سر پر اور کہتی تھین یہ درد بسبب گناہ کے ہی اور جو کچھ کہ بخشتا ہی زیادہ بہت ہی + **درمنثور** اوپر بیان ہوا تھا کہ بہت سے گناہون سے اللہ درگذر کرتا ہی اب بیان فرماتے ہین کہ یہ درگذر کرنا کچھ از راہ عاجزی کے نہین ہی بلکہ محض عنایت و پرورش ہی ہماری اگر ہم گرفت ہر بات پر کرین تو کون تمہاری کارسازی اور مددگاری کرسکتا ہی + +

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○

اور تم تھکانے والے نہین بھاگ کر زمین مین اور کوئی نہین تمکو اللہ کے سوا کام بنانے والا نہ مددگار + **مؤ**

اور نہین ہو تم عاجز کرنے والے زمین مین اور نہین ہی تمہارے لیے سوائے خدا کے کوئی کارساز اور نہ مددگار + **تفسیر** عاجز کرنے والے یعنی جو کچھ ہمنے مصیبتین مقدر کین ہین چاہیے تم اونسے بھاگ سکو اور ہکو تھکا دو سو ممکن نہین اور نہ مددگار کہ دفع کرے تمسے عذاب جب کہ اوترے وہ تمپر + **مؤ** بیچ مین ایک جملہ معترضہ بیان فرماکر پھر اپنی قدرتمین بیان فرمانی شروع کین +

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰي ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ

اور ایک سے نشانی ہی چلتے جہاز دریا مین جیسے پہاڑ اگر چاہے تھام دے باد پھر رہ جاوین سارے دن ٹھہرے اوسکی پیٹھ پر ٹھہرے

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ○

اسمین ہے تین ہر ٹھہرنے والے کو جو حق مانے + **مؤ**

اور نشانیون قدرت اوسکی سے جہاز ہین چلنے والے دریا مین مانند پہاڑون کے اگر چاہے تھمبا رکھے باد کو پس رہجاوین جہاز پیٹھ پر دریا کی پیٹھ پر تحقیق اس قصے مین البتہ نشانیان ہین واسطے ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے + **تفسیر** ہر صبر کرنے والے کے اوسکی بلا پر اور شکر کرنے والے کے نعمتون پر مراد اس سے مومن مخلص ہی کہ صبر کرتا ہی سختی پر اور شکر کرتا ہی نرمی مین پس ایمان کے دو ٹکڑے ہین ایک ٹکڑا شکر ہی اور ایک ٹکڑا صبر کہا شعبی نے کہ شکر آدھا ٹکڑا ہی ایمان کا اور صبر آدھا ٹکڑا ہی ایمان کا اور یقین سارا ایمان ہی اور پڑھا شعبی نے یہ جملہ آیت کا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ + اور یہ جملہ اور آیت کا وَاٰيٰتٍ لِّلْمُوْقِنِيْنَ یعنی اور نشانیان ہین یقین کرنے والون کے لیے یا صبر اور اوسکی طاعت پر اور شکر اوسکی نعمت کے + **جلالین** + **درمنثور**

اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ○

یا تباہ کردے اونکو لوگون کی کمائی سے اور معاف بھی کرے بہتون کو + **مؤ**

یا اگر چاہے ہلاک کردے اہل جہازون کو بسبب اوس چیز کے کہ کیا اور درگذر کرتا ہی تقصیرات بہت سے + **تفسیر** اَوْ يُوْبِقْهُنَّ کا عطف ہی یُسْكِنِ پر اور معنی یہ ہین کہ اگر چاہے تھانب رکھے ہوا کو پس ٹھہر جاوین جہاز یا چلاوے ہوا تیز پس غرق ہو جاوین جہاز بسبب جھکڑ ہونے کے بسبب اوس چیز کے کہ کیا یعنی گناہون سے اور درگذر کرتا ہی بہت سے گناہون سے پس نہ ڈبوے اونپر + **مدارک** +

وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ○

اور جان لیوین جو جھگڑتے ہین ہماری قدرتون مین کہ نہین اونکو جاے گریز کی جگہ + **مؤ**

تو بدلے اوسنے اور تو جہان لین وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین ہماری آیتون مین کہ نہین ہی انکے لیے کوئی جگہ خلاصی کی ✦ **تفسیر** جو لوگ ہر چیز اپنی تدبیر سے سمجھتے ہین اوسوقت عاجز ہوجاتے ہین ✦ **صو** ہماری آیتون مین یعنی اوسکے باطل کرنے مین مجھیس یعنی گویا جگہ نہین اوسکی اوسکے عذاب سے ✦ **عل** یعنی تو کہ جہان لین وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین قرآن کو جسوقت کہ جاوین طرف اوسکے بعد ثابت ہونے کے یہ کہ نہین ہی جگہ بھاگنے کی اونکے لیے اوسکے عذاب سے ✦ **معا** ✦ جب اللہ تعالیٰ اپنی صفتین بیان فرما چکا تو مقصود اصلی کی طرف رجوع فرمائی کہ ہماری صفتین جب معلوم کرچکے تو اب دنیا خوار و مکارہ فانیہ کی طرف نہ رجوع رکھو بلکہ ہماری طرف رجوع کرکر طالب ثواب کے ہو کہ وہ بہتر اور ہمیشہ رہنے والا ہے ✦

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى

سو جو ملا ہی تمکو کچھ چیز ہو سو برتنا ہی دنیا کے جیتے اور جو اللہ کے ہان ہی بہتر ہی اور رہنے والا واسطے ایمان والون کے جو

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝

اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہین ✦ **مو**

پس کچھ نہ دیا تمکو چیز ہے کہ ہو تھوڑا سا ایک حصہ زندگانی دنیا سے اور جو کچھ کہ نزدیک خدا کے ہی بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہو واسطے اونکے کہ ایمان لائے ہین اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہین ✦ **تفسیر** شَیْءٍ سے مراد ہی مال و متاع دنیا کی ایک حصہ ہی زندگانی دنیا ہے نہ توشہ آخرت کا ہی اور جو کچھ اخیر یعنی ثواب اسمین بیان ہی اسکا کہ مومن اور کافر دونون برابر ہین اس بات مین کہ دنیا فائدہ اوٹھانے کی چیز ہو دونون کے لیے کہ فائدہ اوٹھاتے ہین اوسمین پس جب پھیر دیگے طرف آخرت کے تو جو کچھ کہ اللہ کے پاس بھلائی ہی مومنون ہی کے لیے ہی اور کفار اوس سے بالکل محروم ہونگے ✦ **معا** ✦ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ نے سارا مال اپنا صدقے دیا اور سپر ملامت کی لوگون نے اونکو پس نازل ہوئی اونکے حق مین یہ آیت ✦ **مد** ✦

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝

اور جو بچتے ہین بڑے گناہون سے اور بیحیائی سے اور جب غصہ آوے ہے معاف کرتے ہین ✦ **مو**

اور واسطے اونکے کہ پرہیز کرتے ہین گناہون کبیرہ سے اور بیحیائیون سے اور جب کہ غصے مین آتے ہین وہ بخشدیتے ہین ✦ **تفسیر** ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ شرک ہی اور جس چیز مین برائی بہت ہو پس وہ فاحشہ ہی مانند زنا کے اور کہا مقاتل نے وہ گناہ کہ لازم کرے حد لو اوسپر غصے مین آتے ہین یعنی بسبب امور دنیا کے وہ بخشدیتے ہین یعنی وہ خاص ہین ساتھ بخشدینے کے حالت غضب مین ✦ **مد** **معا** ✦

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

اور جنھون نے حکم مانا اپنے رب کا اور کھڑی کی نماز اور اونکا کام ہی مشورے سے آپس کے اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہین ✦ **مو**

اور واسطے اونکے کہ قبول کیا فرمان پروردگار اپنے کا اور برپا رکھا نماز کو اور کام اونکا آپسکی مشورے سے ہوتا ہی اور اوس چیز سے کہ دی ہمنے اونکو خرچ کرتے ہین ✦ **تفسیر** نازل ہوئی یہ آیت انصار کے حق مین کہ بلایا اونکو اللہ عزوجل نے واسطے ایمان لانے کے اپنے پر اور رسولؐ کے واسطے اطاعت اپنی کے پس مانا اونھون نے حکم اوسکا یعنی سمجھ کہ ایمان لائے اوسپر اور اطاعت کی اوسکی اور برپا رکھا نماز کو یعنی ہمیشہ پڑھتے رہے پانچون نمازین بہت اچھی طرح اور کام اونکا یعنی جس کام کا اونکے دل مین ارادہ ہوتا ہی اوسمین نری اپنی ہی عقل کو دخل نہین دیتے اور جلدی نہین کرتے بیٹھتے اوسمین بلکہ جمع ہوکر مشورہ کرتے ہین جو کچھ شورے مین مناسب ہوتا ہی وہ کرتے ہین حسن بصریؒ سے منقول ہی کہ نہین مشورہ کیا کسی نے کبھی مگر کہ راہ دکھائی گئی وہ واسطے اچھے اور مناسب امر اپنے کے ✦ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہی کہ کہا مرض نے یا رسول اللہ امور نازل ہونگے یعنی بہت دشوار پیش آتے رہینگے ہم پر یعنی ایسے کہ نہین نازل ہوا اوسمین قرآن اور نہین سنا گیا آپسے اوسمین کچھ فرمایا جمع کرنا اونکے لیے عابدون کی سپر اور اتفاق سے اور کہا ناتم اونکو آپس کی شورت سے اور نافرمانی نکرنا تم اوسمین بموجب اوامر کے اور ابوہریرہؓ سے ہی بطریق مرفوع کے

اِسۡتَدِلُّوا الۡعَاقِلَ تُرۡشَدُوۡا وَلَا تَعۡصُوۡهُ فَتَنۡدَمُوۡا یعنی مشورہ پوچھو عاقل سے راہ دکھائے جاؤگے اور نافرمانی کروگے تو پشیمان اٹھاؤگے اور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جس نے اوہ کیا ایک امر کا پیش مشورہ کیا اوسمین اور جاری کیا وہ کام راہ دکھایا جاویگا واسطے اوسکے اسور کے + کہا سلیمان بن داؤد نے اپنے بیٹے سے کہ ای بیٹے میرے لازم کر اپنے پر خوف خدا کو اسلیے کہ اوسپر مدار ہی ہر خیر کا ای بیٹے میرے نہ کر بیٹھیو کوئی کام یہان تک کہ مشورہ کیجیو تو داناسے پس جب تو کریگا یہ تو غمگین نہین ہوئے گا اور سپرای بیٹے میرے لازم کر اپنے پر جمیع اول کو اسلیے کہ جمیع اخیر نہین رہیگا اوسکے لیے قدیمی دوست سے جو کام نکلتا ہی وہ نئے سے نہین نکلتا + خرچ کرتے ہین یعنی اللہ کی طاعت مین + ملا در منثور +

وَالَّذِيۡنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الۡبَغۡىُ هُمۡ يَنۡتَصِرُوۡنَ ۝ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثۡلُهَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ

اور وہ لوگ کہ جب اونپر ہووے چڑھائی تو وہ بدلا لیتے ہین اور برائی کا بدلا برائی ویسی ہی پھر جو کوئی معاف کرے اور سنوارے

فَاَجۡرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيۡنَ ۝

سو اوسکا ثواب ہی اللہ کے ذمے بیشک اوسکو خوش نہین آتے گنہگار + مو +

اور واسطے اون لوگون کے کہ جب پوہچے اونکو تعدی بدلا لیتے ہین یعنی اگر ایک ضعیف پر ظلم تعدی کرے تو بزرگ قبیلے کے متنفس ہون اور بدلا لین واللہ اعلم اور سزا بدی کی بدی ہی مانند اوسکے پس جو کوئی معاف کرے اور قضیے کو روجہ اچھا لاوے پس مزدوری اوسکی خدا پر ہی تحقیق خدا دوست نہین رکھتا ہی ظالمون کو + تفسیر + بدلا لینے کے معنی ہین ظلم پر بدلا لیتے ہین یعنی اوسنے کہ ظلم کیا اونپر یعنی اقتصاص کرتے ہین بدلا لینے مین اوس چیز پر کہ ٹھہرادی ہی اللہ نے اونکے لیے اور زیادتی نہین کرتے اور رکھتے صحابہ کہ مکروہ جانتے تھے اوسکو کہ ذلیل کرین اپنے نفسونکو اور جرأت کرین اونپر فاسق اور تعریف کی گئی بدلا لینے پر اسلیے کہ جسنے بدلا لیا اور اپنا حق لیا اور نہ تجاوز کیا امین اللہ کی حد سے پس نہ زیادتی کی قتل مین اگر تھا ولی دم یعنی وارث مقتول کا کہ جسکو حق خون لینے کا پہونچتا ہی پس وہ مطیع ہی اللہ کا اور جو مطیع ہی وہ تعریف کیا گیا ہی پھر بیان کی حد بدلا لینے کی پیر فرمایا وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ الخ پس پہلی سیئہ تو حقیقت مین سیئہ ہی اور دوسری سیئہ نہین اور اوسکو سیئہ فرمایا اسلیے کہ بدلا ہی برائی کی یا اسلیے کہ مشابہ ہی پہلی کے صورت مین یا اسلیے کہ بدل کرتی ہی اوسکو کہ جسکو پہونچتی ہی + یا اسلیے کہ اگر نہوتی پہلی تو دوسری سیئہ ہوتی اسلیے کہ ایسا ضرر پہونچانا ہوتا ہی اور دوسری سیئہ کہنے مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ معاف کرنا مستحب ہی اور معنی جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ الخ کے یہ ہین کہ واجب ہی کہ جب برائی کا بدلا پوہنچایا جاوے تو مثل اوسکے ہو زیادہ نہو اور اَصۡلَحَ کے معنی یہ ہین کہ سنوارے حال کو کہ جو درمیان اوسکے اور درمیان دشمن اوسکے کے ہی ساتھ عفو کرنے کے اور چشم پوشی کرنے کے پس اجر اوسکا اللہ پر ہی یہ وعدہ مبہم ہی کہ بڑائی اوسکی قیاس ہی مین نہین آسکتی اور ظالمون کو یعنی وہ لوگ کہ ابتدا کرتے ہین یا وہ لوگ کہ تجاوز کرتے ہین حد بدلا لینے کی سے حدیث مین آیا ہی کہ پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ روز قیامت کے کہ جسکے لیے اجر ہو اللہ پر پس چاہیے کہ اوٹھے پس نہین اوٹھیگا مگر وہ شخص کہ عفو کیا یعنی ظالم سے + ملا + اور ایک روایت مین ہی کہ عفو کیا دنیا مین اور یہ ہی قول ابن عباس تعالی کا فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُهٗ عَلَى اللّٰهِ + در منثور + کہا ابن زید نے کہ گردانا اللہ تعالی نے مومنون کو دو قسم ایک قسم تو وہ ہین کہ عفو کرتے ہین اپنے ظلم کرنے والے سے پس اول اونکو ذکر کیا کہ فرمایا وَاِذَا مَا غَضِبُوۡا هُمۡ يَغۡفِرُوۡنَ اور دوسری قسم وہ ہین کہ بدلا لیتے ہین اپنے ظلم کرنے والون سے اور وہ وہ ہین کہ ذکر کیے گئے اس آیت مین کہا ابراہیم نے کہ صحابہ مکروہ رکھتے تھے اوسکو کہ ذلیل ہون یعنی کفار کے ہاتھ سے اور جب قادر ہوتے تھے یعنی ظالم کے بدلا لینے پر تو معاف کر دیتے کہا عطاء نے کہ وہ مومن ہین کہ جنکو کالیا تھا کافرون نے مکے سے اور ظلم کیا تھا اونپر پھر قدرت دی اونکو اللہ نے زمین مدینہ مین یہان تک کہ بدلا لیا اونھون نے اور لوگون سے کہ ظلم کیا اونپر پھر ذکر کیا اللہ نے بدلا لینے کو پس فرمایا وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثۡلُهَا نام رکھا جزا کا سیئہ اگرچہ نہو سیئہ واسطے مشابہ اونکے کے صورت مین کہا مقاتل نے مراد ہی

اس سے قصاص یعنی بدلا لینا جراحات میں اور خون کرنے میں ✻ کہا مجاہد اور سدی نے کہ وہ جواب دینا قبیح کا ہی جب کہے کوئی اخزاک اللہ کہے اوسکے جواب میں اخزاک اللہ اور جب کہ شتم یعنی بد کہے تجکو پس شتم کہہ یعنی بد کہہ تو اوسکو مانند اوسکے بیشک اسکے کہ تعدی کرے تو کہا سفیان بن عیینہ نے کہا ہمنے واسطے سفیان ثوری کے کہ کیا مراد ہی اللہ تعالیٰ کے اس قول سے وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فرمایا اگر برا کہے تجکو ایک شخص پس برا کہہ تو اوسکو یا اگر کرے ساتھ تیرے کچھ پس کر تو بھی وہی پس نہ پایا ہمنے نزدیک اوسکے کچھ یعنی علم سنی اسکا پس پوچھے ہمنے ہشام بن حجیرہ سے یعنی اس آیت کے پس کہا وہ زخمی کرنے والا ہی جب زخمی بدلا لیا جاوے اوس سے اور نہیں ہی وہ یہ کہ اگر برا کہے تجکو پس برا کہے تو اوسکو پھر ذکر کیا عفو کا پس فرمایا فَمَنْ عَفَا ✻ معا ✻ کہا حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ سرے ہاں زینب آئین اور سرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے پس متوجہ ہوئین زینب مجھ پر پس برا کہا مجکو پس ڈانٹا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہ باز آئین وہ پھر فرمایا مجکو کہ برا کہہ تو اوسکو یعنی جیسا کہ اسنے برا کہا ہی پس برا کہا ہمنے زینب کو یہان تک کہ خشک ہوگیا تھوک اوسکا اوسکے مونہہ مین اور چہرۂ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پھرتا تھا ہمارے خوشی کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص برا کہنے والے جو کچھ کہتے ہین پس گناہ شروع کرنے والے پر ہی جب تک نہ تعدی کرے مظلوم یعنی جب مظلوم حد سے بڑھجاتا ہی گناہ دونون پر ہوتا ہی پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کھڑے ہونگے بندے حساب کے لیے تو پکارے گا پکارنے والا جاہیے کہ اوٹھے وہ شخص کہ ہو اجر اوسکا اللہ پر پس جاہیے کہ داخل ہو بہشت مین پھر پکاریگا دوسری بار جاہیے کہ اوٹھے وہ شخص کہ ہو اجر اوسکا اللہ پر کہین گے بندے کہ کون ہی ایسا کہ اجر اوسکا ہو اللہ پر کہیگا وہی فرشتہ پکارنے والا کہ وہ عفو کرنے والے ہین لوگون سے پس اوٹھین گے ایسے اور ایسے ہزار آدمی پس داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے ✻ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا موسیٰ بن عمران نے اے رب میرے کون بہت عزیز ہی تیرے بندون مین سے نزدیک تیرے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ شخص کہ جب قدرت رکھے یعنی بدلا لینے پر بخشدے یہ تحقیق ایک شخص برا کہتا تھا ابوبکرؓ کو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تعجب کرتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب بہت برا کہا اوسنے جواب دیا ابوبکر رضی بعضی بات اوسکی کا پس غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھ کھڑے ہوے پس پوہنچے اونکے پاس ابوبکر اور عرض کیا ہای رسول خدا برا کہتا تھا وہ مجکو اور آپ بیٹھے تھے پس جب جواب دیا ہمنے اوسکو بعضی بات اوسکی کا غصے ہوئے آپ اور اوٹھ کھڑے ہوے فرمایا آنحضرت نے کہ تھا تیرے ساتھ فرشتہ کہ جواب دیتا تھا اوسکو پس جب جواب دیا تو نے اوسکو آپڑا شیطان پھر فرمایا ای ابوبکر تین چیزین ہین کہ وہ سب حق ہین نہین کوئی بندہ کہ ظلم کرے اوسپر کوئی پس عفو کرے وہ اوس سے واسطے اللہ عزوجل کے مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب ظلم کے مدد اوسکی اور نہین کھولتا ہی کوئی شخص دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھ اوسکے سلوک کرنا اقربا سے مگر زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کثرت مالی کی اور نہین کھولتا کوئی شخص دروازہ سوال کا کہ چاہتا ہو ساتھ اوسکے کثرت مال کی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کمی مالی کی ✻ درمنثور ✻

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ○

اور جو کوئی بدلا لے اپنے ظلم پر سو اونپر کچھ نہین اولا ہنا ✻ موضح ✻

اور البتہ وہ شخص کہ بدلا لے بعد مظلوم ہونے اپنے کے پس وہ جماعت نہین ہی اونپر کچھ راہ ملامت کی ✻ تفسیر ✻ بدلا لے یعنی لیوین حق اپنا بعد ظلم کیے جانے کے کچھ راہ ملامت کی یعنی عذاب کرنے والے کے لیے اور نہ عتاب کرنے والے کے لیے اور عیب کرنے والے کے لیے قتادہ سے منقول ہی بیچ تفسیر وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ کے کہ کیا یہ بیچ زمون کے ہی کہ آپسمین ایک دوسرے کو زخمی کرے تو وہ بدلا لے اوس سے پس اسپر اگر ظلم کرے تجپر کوئی شخص پس نہ ظلم کرتو اوسپر اور اگر ٹھوکر مارے تجھے تو ٹھوکر مار تو ساتھ اوسکے اور اگر خیانت کرے تیری تو نہ خیانت کر تو اوسکی اسلیے کہ مومن جہد پورا کرنے والا ادا کرنے والا امانت کا ہی

۴ نفع تجارت کی نسبت کہ ہے اور اوسکے اور اگر خیانت کرے تیری تو نہ خیانت کر تو اوسکی اسلیے کہ مومن جہد پورا کرنے والا ادا کرنے والا امانت کا ہی

اور فاجر خیانت کرے تو عہد شکن ہوتا ہی + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے بد دعا کی اوسپر کہ ظلم کیا اوسنے اوسپر بیشک تحقیق اوسنے
حضرت عایشہ سے ہی کہ اوسکا کچھ بدلہ لیا چاہیے نے پس یہ دعا کی اوسکو پس فرمایا آنحضرت نے لا تشتفی عنہ و عافاک علی یا
یعنی اوس سے گناہ سبک کر بسبب بد دعا کرنے کے اوسپر + مثنوی + تنبیہ + کہ ایک شخص کو کسینے بخبث یا مانند
اسکے کے پس جائز ہی اوسکو روبرو ہر گالی کے کہ نہ واجب کرے حد کو مگر ترک کرنا اوسکا افضل ہی اور حد واجب آتی ہی بزنا کی یا مانند
اسکے کے کہتے ہین یہ مسئلہ در المختار کی کتاب الکراہیۃ مین ہی بیچ آخر فصل بیع وغیرہ کے +

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اولا ہی سنا تو اوپر جو ظلم کرتے ہین لوگون پر اور دھوم اوسکی ہی ناحق اون لوگون کو ہی ایک دکھ کی + مو

سو اسکے نہین ہی کہ راہ ملامت کی اوس جماعت پر ہی کہ ظلم کرتے ہین لوگون پر اور فساد طلب کرتے ہین زمین مین ناحق وہ جماعت اوسکے
لیے ہی عذاب درد دینے والا + تفسیر + ظلم کرتے ہین الزمنی ابتدا کرتے ہین اوپر ساتھ ظلم کے اور یبغون کے معنی ہین تکبر
کرتے ہین اور بلندی ڈھونڈھتے ہین اور فساد کرتے ہین آور تفسیر کی گئی ہی سبیل ساتھ قتل کرنے کے اور ضمان لینے اور حبس کے یعنی
جو کوئی قتل کرے کسیکو اوسکو قتل کرنا پہونچتا ہی اور اگر کچھ نقصان کرے ضمان یعنی تاوان لینا پہونچتا ہی اوس سے اور اگر جھگڑے وہ
تو یہ بھی دلیل اپنی حقیت کی قائم کرے + ص +

وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ

اور البتہ جسنے صبر کیا اور معاف کیا بیشک یہ کام ہمت کے ہین + مو

اور جو کوئی صبر کرے اوپر بخشنے کے تحقیق یہ صفت کارہا کے مقصودہ سے ہی + تفسیر + صبر کرے ایذا اور ظلم پر اور نہ بدلا نہ لے تحقیق
یہ صبر اور بخشدینا اوس سے اون کاموں مین ہی ہے کہ رغبت دلائی گئی ہی طرف اونکے یا اون کاموں مین سے ہی کہ لائق ہی یہ کہ واجب کرے اونکو
عاقل اپنے نفس پر اور سہولت نکرے اونکے ترک کرنے مین + آور کہا ابو سعید قرشی نے کہ صبر نا سکارہ پر یعنی ناگوار چیزون پر انبیا کی علیہم السلام
مین سے ہی پس جسنے صبر کیا ناگوار چیز پر اور جزع فزع نکیا نصیب کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی حال رضا کا یعنی راضی برضا کے مولی ہوتا ہی اوسکا اور وہ بزرگ
احوال سے ہی اور جسنے جزع فزع کیا مصیبتون سے اور شکوہ کیا سو نپاتا ہی اوسکو اللہ تعالی طرف نفس اوسکے کے پھر نہین نفع دیتا اوسکو
شکوہ کرنا اوسکا + ص + اور صاحب بحر نے ترجمہ اسکا ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ کا یہ کیا ہی کہ یہ کام بہترین کاموں مین سے ہی +
مسئلہ سالک کو لازم ہی کہ بیچ تمام احوال ظاہری اور باطنی اپنے کے عزیمت کو اختیار کرے اور رخصت کو ترک کرے حضرت سید عبد القادر
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ستین المجالس مین فرماتے ہین کہ عزیمت مردون کے لیے ہی اور رخصت عورتون کے لیے اور عزیمت اوسکو کہتے ہین کہ ہر امر اور
فعل مین وہ کام اختیار کرے کہ کسیکو علم کے ظاہر اور باطن اور شریعت اور طریقت کے سے اوپر انکار اور اعتراض نہ پہنچے اور بیچ دل فاعل کے
بیچ اولویت اور حقیت اوس فعل کے کچھ شبہہ نہ ہو اور اوسکے ظاہر کرنے مین خوف اور حیا اوسکو لاحق نہو اور رخصت اوسکو کہتے ہین
کہ جواز کرنے اوسکا شرع سے معلوم ہوا اور فاعل اوسکا معاتب اور مواخذ نہو لیکن ہند اوسکی اولی اور راجح اور اکثر ثواب مین ہو جیسے جمعہ کا
بلی کا کہ کھانا اوسکا رخصت ہی اور نکھانا اوسکا عزیمت اور لینا ایک چیز کا اوس شخص سے کہ حلت اور حرمت اوسکے مال کی معلوم نہو رخصت ہی
اور ترک کرنا اوسکا جب تک کہ حلت مال اوسکے کی تحقیق نہو عزیمت ہی اور یہی معنی ہین اسکے کہ مشہور ہی لا صوفی الا مذہب لہ
یعنی صوفی صادق مقید ایک حکم کا نہین ہر کام مین اصح اور احوط اور اورع کو اختیار کرتا ہی نہ یہ کہ جو بعضے کم فہم سمجھتے ہین کہ صوفی قید
شرع اور مذاہب سے کی نہین رکھتا ہی نعوذ باللہ منہ جو کوئی ایسا ہو صوفی کیا بلکہ مسلمان بھی نہین ہوتا ہی حاصل یہ کہ عزیمت کا مرتبہ اونچا

اولیا کا ہی طالب جب تک کہ اختیار عزیمت کو نکرے واصل بخدا نہین ہوتا اور رخصت کو اختیار کرنا خطرہ رکھتا ہی ایکہ تو یہ کہ اگر توفیق الٰہی اوس سے گم ہو تو حرام اور شبہے مین پڑجاویگا اور قید شرع سے نکل جاویگا بخلاف عزیمت کے کہ اگر اوس سے الگ ہو تو رخصت مین ہیگا اور خارج شرع سے نہین ہوگا پس عزیمت مانند ایک قلعے کے ہی کہ کوئی چور اور رہزن اوس تک نہین پہونچتا ✤ **بحث تنبیہ** ✤ جانا چاہیے کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ حق تعالیٰ دوست رکھتا ہی یہ کہ عمل کیا جاوے رخصتون اوسکی پر جیسا کہ دوست رکھتا ہی یہ کہ عمل کیا جاوے عزیمتون اوسکی پر

اور بموجب اسی حدیث کے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ نہ مقرر کرے ایک تمہارا اوسطے شیطان کے حصہ نماز اپنی مین سے اعتقاد کرکے یہ کہ لازم ہی اوسپر یہ کہ نہ پھرے مگر دائین اپنے سے یعنی بعد نماز کے تحقیق دیکھا مینے بیشمار خلق کو اصلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بار کہ پھرتے تھے بائین طرف اپنی سے ✤ **تحقیق** ✤ حاصل یہ کہ حضرت بعد سلام پھیرنے کے کبھی تو پھرتے تھے دائین طرف سے اور بیٹھتے بائین طرف اور اکثر اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سلام پھیرتے اور دہلمگتے اور جانب حجرۂ شریف کے کہ بائین طرف ہی تشریف لیجاتے اور کبھی برعکس اسکے کرتے کہ بائین طرف سے پھرتے اور دائین طرف بیٹھتے اول کو عزیمت یعنی اولویت پر حمل کیا ہی کہ اوسمین دائین طرف سے شروع کرنا ہوتا ہی اور فعل آنحضرت کا اکثر اسی طرح تھا لیکن ابن مسعود کہتے ہین کہ دوسری صورت یعنی بائین طرف سے پھرنا اگرچہ رخصت یعنی جائز ہی اور کم تھی لیکن بہت مین اعتقاد واجب ہونے کا نکرے یعنی پہلی صورت کو واجب نجانے اور رخصت شارع کی سے کہ دوسری صورت ہی اعراض نکرے اور حصہ شیطان کا اسمین لیسلیے کہا کہ جب ایک چیز غیر لازم کو اپنے پر لازم اعتقاد کیا تو تابع شیطان کا ہوا پس جاتا رہا کمال نماز اوسکی کا ✤ کہا طیبی نے کہ ہمین دلیل ملی اسپر کہ جسنے مصر کیا ایک امر مستحب پر اور کیا اوسکو لازم اور نہ عمل کیا رخصت پر تو بلاشبہ اوسپر پونہچا شیطان گمراہ کرنے کو پس کیا حال ہی اوسکا کہ اصرار کرے بدعت اور خلاف شرع پر جیسے حضرات شیخ اور ملا علی قاری اور سید رحمہم اللہ نے لکھا ہی ✤ غرض اس تقریر طویل سے یہ ہی کہ ظاہر ہوا مسئلہ صاحب بحر کا کہ حضرت سید عبدالقادر سے نقل کیا خلاف اس حدیث غیرہ کے معلوم ہوتا ہی اور حقیقت مین خلاف نہین اسلیے کہ مراد اوس حدیث سے یہ ہی کہ اکثر عزیمت پر عمل کیا کرے بغیر اعتقاد وجوب و لزوم کے اور حدیث غیرہ مین یہ مراد ہی کہ اگر اعتقاد وجوب کا کرے اور اوسکو لازم کرے اور رخصت کو بالکل ترک کردے تو برا ہی واللہ اعلم بالصواب ✤ مسنون کے انعام اور احسان اور خوبیون کو بیان فرما کر اب اوسکے مقابل مین کفار فجار کا بیان ہوتا ہی ✤

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ

اور جسکو راہ نہ دے اللہ تو کوئی نہین اوسکا کام بنانے والا اوسکے سوا اور تو دیکھے گنہگارون کو جسوقت دیکھینگے عذاب کہینگے

هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ○

کسی طرح پھر جانے کی ہوگی کوئی راہ ✤ **موضح**

اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین ہی اوسکے لیے کوئی کارساز بعد اوسکے اور دیکھیگا تو ظالمون کو جسوقت دیکھینگے عذاب کو کہینگے کیا ہی طرف پھر جانے کے کوئی راہ ✤ **تفسیر** ✤ کوئی کارساز یعنی کوئی اوسکو ہدایت نہین کرسکتا بعد گمراہ کرنے اللہ کے اوسکو اور کوئی اوسکو اللہ کے عذاب سے بچا نہین سکتا اور دیکھے گا تو یعنی روز قیامت کے کہینگے از راہ یعنی سوال کرینگے اپنے رب سے پھر آنا طرف دنیا کے تو کہ ایمان لاوین اوسپر ✤ **مد** ✤

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اور تو دیکھے لوگون کو سامنے لائے گئے ہین آگ کے نیچی آنکھین ذلت سے دیکھتے ہین چھپی نگاہ سے اور کہتے ہین جو ایمان لاتے

اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ

مقرر ٹوٹے والے وہی ہین جنھون نے گوائی اپنی جان اور اپنا گھر قیامت کے دن سنتا ہی گنہگار پڑے ہین سدا کی مار مین ✤ **موضح**

اور دیکھیگا تو اونکو کہ پیش لایا جاویگا نزدیک دوزخ کے عاجزی کرتے ہوئے ذلت سے دیکھتے ہونگے یعنی دوزخ کی طرف گوشۂ چشم نیم کشادہ سے اور کہا اہل ایمان نے تحقیق زیان پانے والے وہ لوگ ہین کہ ٹوٹے مین ڈالا اپنے تئین اور اپنے قرابتیون کو روز قیامت کے آگاہ ہو تحقیق ظالم بیچ عذاب ہمیشگی کے ہونگے ✦ تفسیر ✦ خٰشِعِیْنَ الخ ڈرتے ہوئے تواضع کرتے ہوئے نظرین جھکائے ہوئے بسبب ذلت و خواری لاحق ہونے کے مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ ضعیف اور چوری کی نظر سے جیسا کہ دیکھتا ہی قیدی واجب القتل طرف تلوار کے اور اسی طرح دیکھتا ہی دیکھنے والا طرف ناگوار چیزون کے نہین کھول سکتا پلکین اپنی اونپر اور کہا بعضون نے کہ اوٹھائے جاوینگے کافر اندھے پس نہین دیکھینگے مگر اپنے دلون سے اور یہ نظر کرنی ہی طرف خفی سے اور لفظ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یا تو متعلق ہی خٰسِرُوْا کے اور اس صورت مین ہوگا قول مومنون کا واقع دنیا مین اور یا متعلق ہی قَالَ کے یعنی کہینگے مومن روز قیامت کے جب کہ دیکھینگے کفار کو ٹوٹے مین اور ٹوٹا اونکا یہ ہی کہ وہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہینگے اور یہ ہونیکے طرف جنت کے اور جنت کی حورون وغیرہ کے کہ طیار تھین انکے لیے جنت مین اگر ایمان لاتے اور ظالم یعنی کافر اور اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ الخ مقولہ اللہ تعالیٰ کا ہی ✦ مد ✦ معا ✦ جلا ✦ تنبیہ ✦ یہ جو فرمایا کہ کہا اہل ایمان نے کلام مذکور یعنی دنیا مین جو اونکو دیکھا کہ نافرمان اللہ تعالیٰ کے ہین آپ بھی اور اونکے اہل بھی ہونگے کہ نہ آپ بچے ہونگے اور نہ اپنے اہل کو باوجود یکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا ✦ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○ یعنی اے ایمان والون بچاؤ اپنے نفسون کو اور اپنے گھر والون کو اوس آگ سے کہ ایندھن اوسکا آدمی ہاوینگے اور پتھر ہونگے متعین ہین اوسپر فرشتے سخت خود رشت کو نہین نافرمانی کرتے اللہ کا کہا اور کرتے ہین جو کچھ حکم کیے جاتے ہین پس اونکی اور اونکے اہل کی نافرمانیان طرح طرح کی دیکھکر یا تو دنیا مین کلام مذکور کہا یا روز قیامت کے کہینگے جب طرح طرح کی دارو گیر مین دیکھینگے اونکو بھی اور اونکے اہل کو بھی بسبب نافرمانی یہان کی کے پس بڑی تنبیہ ہی اس آیت مین ہر شخص کو سوچنا چاہیے سوچے اور آپ بھی بچے برائیون سے اور اپنے اہل کو بھی بچاوے برائیون سے اور تعلیم کرے طریقہ سنت کا تو یہ مستحق اس گنہ کا نہوے ✦

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِیَآءَ یَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِیْلٍ ○

اور کوئی نہوے اونکے حمایتی جو مدد کرتے اونکی اللہ کے سوائے اور جسکو بھٹکاوے اللہ اوسکو کہین نہین راہ ✦ ق

اور نہین ہونگے اونکے لیے کارساز کہ مدد کرین اونکی سوائے اللہ کے اور جسکو گمراہ کرے خدا نہین ہی اوسکے لیے کوئی راہ ✦ تفسیر ✦ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنی غیر خدا کے کہ دفع کرے اوسکے عذاب کو اونسے کوئی راہ یعنی طرف حق کے دنیا مین اور طرف نجات کے یا بہشت کے آخرت مین ✦ جلا ✦

اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ یَّوْمَىِٕذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِیْرٍ ○

مانو اپنے رب کا حکم اوسسے پہلے کہ آوے ایک دن جو پھرنا نہین اللہ کے ہان سے نہ ملیگا تمکو بچاؤ اوس دن اور نہ ملے گا الوپ بچانا ✦ ق

حکم قبول کرو اپنے پروردگار کا پہلے اسکے کہ آوے وہ روز کہ پھرنا نہین ہی اوسکو خدا کی طرف سے نہین ہی تمھارے لیے کوئی پناہ اوس روز اور نہین ہی تمھارے لیے کچھ انکار ✦ تفسیر ✦ حکم مانو یعنی توحید و عبادت وغیرہ کا وہ روز یعنی دن قیامت کا اور لفظ مِنَ اللّٰهِ مین متصل ہی ساتھ لَا مَرَدَّ کے یعنی نہین پھیریگا اوسکو اللہ بعد اسکے کہ حکم کر چکا اوسکے آنے کا یا مِنَ متصل ہی ساتھ یَاْتِیَ کے یعنی فرمان برداری کرو اللہ تعالیٰ کی پہلے اسکے کہ آوے اللہ کی جانب سے ایسا دن کہ نہ پھیر سکے کوئی اوسکو اور نَكِیْرٍ یعنی انکار کے ہی یعنی نہین ہوگی تمھارے لیے خلاصی یا جگہ خلاصی کی عذاب سے اور نہین انکار کر سکنے کے تم کسی چیز کا اون اعمال مین سے کہ کر چکے ہو اس لیے کہ تمھارے نامۂ اعمال مین جمع ہین اور نامۂ اعمال تمھارے اور اعضا تمھارے تمھارے فعل پر گواہ ہون گے انکار کیونکر کر سکو

✦ مد ✦ جلا ✦

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ

پھر اگر وہ ملاوین تو تجکو نہین بھیجا ہمنے اوپر نگہبان تیرا ذمہ یہی ہے پونہچا دینا اور ہم جب چکھاتے ہین آدمی کو

مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ كَفُورٌ

اپنی طرف سے مہر اوسپر رکھتا ہی اور اگر پہنچتی ہی اونکو کچھ برائی بدلا اپنی کمائی کا تو انسان بڑا ناشکرا ہی

پس اگر مونہہ پھیرلیوین پس نہین بھیجا ہمنے تجکو اوپر نگہبان نہین ہی تجپر مگر پہنچانا پیغام اور تحقیق ہم جسوقت چکھاوین آدمی کو اپنی جانب سے رحمت خوش ہووے ساتھہ اوسکے اور اگر پہنچے آدمیون کو مصیبت بسبب اوسکے کہ آگے بھیجا ہی ہاتھون اونکے نے پس آدمی ناشکر گذار ہی ✣ تفسیر ✣ مونہہ پھیرین یعنی فرمان برداری سے نگہبان کر نگہبانی کرے تو اونکے اعمال کی کہ موافق مطلب ہی کے کرین مگر پیغام پونہچانا سو تو پونہچا ہی چکا ہی اور یہ پہلے حکم ہوے جہاد کے تھا اور انسان سے مراد جمع ہی رحمت یعنی نعمت مانند وسعت اور امن اور صحت کے خوش ہووے یعنی اترانے لگے بسبب ملنے نعمت کے مصیبت یعنی بلا مانند مرض اور قحط اور فقر اور مانند انکے کے آگے بھیجا ہی ہاتھون اونکے نے یعنی بسبب گناہون اونکے کے اور کفور کے معنی ہین بڑے ناشکرے کے اور معنی اسکے یہ ہین کہ وہ یاد کرتا ہی بلا کو اور بھول جاتا ہی نعمتون کو اور حقیر جانتا ہی اونکو کہا بعضون نے کہ مراد اوس سے کفران نعمت اور بعضون نے کہا کہ مراد اوس سے کفر باللہ تعالیٰ ✣ جلد ✣ مد

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ

اللہ کا راج ہی آسمانون مین اور زمین مین پیدا کرتا ہی جو چاہے بخشتا ہی جسکو چاہے بیٹیان اور بخشتا ہی جسکو چاہے بیٹے

أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ○

یا اونکو دیتا ہی جوڑے بیٹے اور بیٹیان اور کرتا ہی جسکو چاہے بانجھہ وہ ہی سب جانتا کر سکتا ✣ مو ✣

خدا کے لیے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی پیدا کرے جو کچھہ چاہے دیتا ہی بیٹیان جسکو چاہے اور دیتا ہی بیٹے جسکو چاہے یا ملا دیتا ہی اولاد کو بیٹے اور بیٹیان اور کر دیتا ہی جسکو چاہے بانجھہ تحقیق وہ ہی جاننے والا قادر ✣ تفسیر ✣ بادشاہی یعنی اوسی کا تصرف ہی آسمان وزمین مین جو چاہتا ہی سو کرتا ہی دیتا ہی بیٹیان الخ پس نہین ہوتا اوسکے ہان بیٹا کہا بعضون نے کہ عورت کی برکت سے ہی بیٹے سے پہلے جنتا ہی مکا اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی پہلے بیٹی کو ذکر کیا اور جب کہ ذکر کیا جھگڑنا انسان کے تئین رحمت کو اور پونہچانا اوسکے تئین مصیبت کو اوسکے بعد ذکر فرمایا کہ اللہ کے لیے بادشاہی ہی اور وہ تقسیم کرتا ہی نعمت اور بلا کو جس طرح چاہتا ہی اور بخشتا ہی اپنے بندون کو اولاد سے جو کچھہ کہ مقتضی ہوتی ہی اوسکو مشیت اوسکی پس بعضون کو بیٹیان ہی دیتا ہی اور بعضون کو بیٹے ہی اور بعضون کو بیٹے بھی اور بیٹیان بھی رلوان جلوان اور بعضون کو بانجھہ ہی کرتا ہی کہ نہین دیتا اونکو اولاد کچھہ بھی اور عقیم اوس عورت کو بھی کہتے ہین کہ جو نہین جنتی اور اوس مرد کو بھی عقیم کہتے ہین کہ جسکے ہان اولاد نہین ہوتی پھر اگر کوئی کہے کہ کیون پہلے ذکر کیا بیٹیون کو پھر بیٹون کو باوجودیکہ مرد مقدم ہین عورتون پر تو جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا تھا بلا کا پہلی آیت کے آخر مین اور انسان کی ناشکری کا ساتھہ بھول جانے رحمت سابقہ کے پھر اوسکے بعد ذکر کیا اپنی بادشاہت اور مشیت کا اور تقسیم کرنے اولاد کا پس پہلے ذکر کیا بیٹیون کو اسلیے کہ سیاق کلام یہ تھا کہ دوسرے کو اوس چیز کو کہ وہ چاہتا ہی نہ جو کچھہ کہ چاہتا ہی انسان پس ہوا ذکر کرنا بیٹیون کا کہ جو جلا اوس چیز سے ہین کہ نہین چاہتا ہی اوسکو انسان اہم اور اہم واجب التقدیم ہی اور بعضون نے کہا کہ پہلے ذکر کیا بیٹیون کو اونکے باپون کے دل خوش کرنے کے لیے اور بعضون نے کہا کہ نازل ہوئی یہ آیت بنیا صلوات اللہ علیہم کے حق مین اس جہت سے کہ دین حضرت شعیب اور لوط علیہما السلام کو بیٹیان اور ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹے اور بیٹیان اور کیا یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو بانجھ اور یہ بنا بر تمثیل کے ہی اور آیت عام ہی

تمام لوگوں کے حق مین ✦ کشاف ✦ مدارک ✦ معالم ✦ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ بلاشبہ برکت عورت کی ہی پہلے جننا اوسکا بیٹی کو کیا نہین سنا تونے اللہ تعالیٰ سے فرماتے یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ پس پہلے ذکر کیا عورت کا نقل کی یہ ابن مردویہ اور ابن عساکر نے واثلہ بن اسقع سے ✦ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اولاد تمھاری ہبہ اللہ کی ہی تمھارے لیے بخشتا ہی عورت جسکے لیے چاہتا ہی اور بخشتا ہی مرد جسکے لیے چاہتا ہی ✦ درمنثور ✦

مسئلہ ✦ ذکر ہبہ کا لفظ ہبہ سے مناسبت رکھتا ہی جانا چاہیے کہ ہبہ صحیح ہوتا ہی ساتھ ایجاب و قبول کے اور پورا ہوتا ہی ساتھ قبض کامل کے یعنی جب اسنے کہے کہ یہ چیز تجکو ہبہ کی سینے اور موہوب لہ کہے قبول کی سینے اور اپنے قبضے مین لاوے ہبہ صحیح و تمام ہوا اور بغیر قبض کے پوری اور معتبر نہین اور بغیر اذن واہب کے بھی قبضہ موہوب لہ کا صحیح ہوتا ہی اور ہبہ مشاع اوس چیز کا کہ بٹ سکے جیسے زمین وغیرہ جائز نہین ہی اور جو بٹ نہ سکے مانند غلام اور جواہر اور کپڑون وغیرہ کے جائز ہی اور ہبہ مشاع اسکو کہتے ہین کہ ایک چیز کئی کو دے بن بانٹے اور باپ کو مستحب ہی کہ اپنی اولاد مین ہبہ کرنے مین برابری کرے کہ بیٹی کو بھی بیٹے کے برابر دے اور خاص ایک ہی کو دینا یا زیادہ دینا بعض کو بہ نسبت بعض کے مکروہ ہی چاروں اماموں کے نزدیک اور باقی مسائل اسکے فقہ کی کتابون مین مذکور ہین ✦ **بحث** ✦

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ

اور کسی آدمی کی نہین کہ اوس سے باتین کرے اللہ مگر اشارے سے یا پردے کے پیچھے سے یا بھیجے کوئی پیغام لانے والا پھر پہنچاوے اوسکے حکم سے

مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝

جو چاہے وہ سب سے اوپر ہی حکمتون والا ✦ موضح

اور ممکن نہین ہی کسی آدمی کو کہ بات کرے اوس سے خدا مگر ساتھ اشارے کے یا پردے کے پیچھے سے یا بھیجے فرشتے کو پس نازل کرے ساتھ حکم خدا کے جو کچھ کہ خدا نے چاہا ہی تحقیق خدا بلند مرتبہ باحکمت ہی مترجم کہتا ہی اشارت عبارت ہی خواب کے دیکھنے سے اور علم کے ڈالنے سے بیچ خاطر کے بطریق الہام کے اور پردے کے پیچھے سے عبارت ہی اوس سے کہ آواز سنے اور کسیکو نہ دیکھے اور تیسری قسم یہ ہی کہ فرشتہ بصورت آدمی کے بن کر آوے اور بات کرے واللہ اعلم ✦ **تفسیر** ✦ اِلَّا وَحْيًا سے الہام مراد ہی جیسے کہ روایت کیا گیا ہی نفث فی روعی یعنی پھونکا اور ڈالا میرے جی مین یا خواب مراد ہی بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رُؤْيَا الْاَنْبِيَاءِ وَحْيٌ یعنی خواب انبیا کا وحی ہی جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا ذبح کرتے پردے کے پیچھے سے یعنی سننے کلام اللہ تعالیٰ سے بغیر اسکے کہ دیکھے سننے والا اوسکو کہ کلام کرے اوس سے جیسے کہ سنا موسیٰ علیہ السلام نے اور مراد اس سے پردے مین ہونا اللہ تعالیٰ کا نہین ہی اسلیے کہ اللہ تعالیٰ کے حق مین نہین جائز ہی جو کچھ کہ جائز ہی اجسام کے حق مین کہ پردے مین ہوتا ہی ولیکن مراد اس سے یہ ہی کہ سننے والا پردے مین ہی دیکھنے سے اور یا تین فرشتے کو جیسے جبرئیل آتے تھے وحی لیکر ✦ آیا ہی کہ یہود نے آنحضرت سے کہا کہ کس واسطے تیرا خدا تجسے بالمواجہہ کلام نہین کرتا اگر تو پیغمبر ہی تو جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کرتا تھا رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ موسیٰ کے ساتھ بھی بالمواجہہ تھا پیچھے حجاب نور سے تھا اوسکے

تصدیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ آیت اوتری کہ کسی بشر کے ساتھ کلام بالمواجہہ نہین ہوا ✦ مدارک ✦

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ

اور اسی طرح بھیجا ہمنے تیری طرف ایک فرشتہ اپنے حکم سے تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہی کتاب نہ ایمان پر ہمنے کر دی ہی

نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

یہ روشنی اس راہ دیتے ہین جسکو چاہین اپنے بندون مین اور تو البتہ سمجھاتا ہی سیدھی راہ ✦ موضح

اور اسی طرح وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن کو کلام اپنے سے نہیں جانتا تھا تو کہ کیا ہی کتاب اور نہیں جانتا تھا تو کہ کیا ہی ایمان ولیکن کیا ہمنے
وحی کو روشنی راہ دکھاتے ہیں ہم ساتھ اوسکے جسکو چاہتے ہیں ہم اپنے بندوں میں سے اور تحقیق تو ہدایت کرتا ہی طرف راہ سیدھی کے

تفسیر اور اسی طرح یعنی جیسے کہ وحی بھیجی ہمنے طرف رسولوں کے کہ پہلے تجھ سے تھے ایسے ہی وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن کو
قرآن کو یہاں روح اسلیے فرمایا کہ اس سے خلق زندہ ہوتے ہیں اپنے دین میں جیسا کہ زندہ ہوتا ہی بدن بسبب روح کے اور کتاب سے
مراد قرآن ہی اور ایمان سے مراد شرائع ایمان کے ہیں یا یہ مراد ہی کہ نہیں جانتا تھا تو ایمان لانا ساتھ کتاب کے اسلیے کہ آنحضرت جب کہ
نہیں جانتے تھے کہ نازل ہوگی کتاب مجھپر نہیں تھے جاننے والے اوس کتاب کو پس نہوئے جاننے والے ایمان کو کتاب پر بالضرور
ہدایت کرتا ہی یعنی بلاتا ہی ساتھ یوحی الیک کے یعنی قرآن کی طرف راہ سیدھی کے یعنی دین اسلام کے

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اَلَآ اِلَی اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ۝

راہ اسکی جسکا ہی جو کچھ ہی آسمانوں میں اور زمین میں سنتا ہی اسی تک پھرتے ہیں کاموں کی

راہ خدا کی جسکے لیے ہی جو کچھ ہی آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہی خبردار ہو طرف خدا کے پھرے جاتے ہیں کام **تفسیر** جسکے لیے ہی
یعنی بسبب اوسی کے ملک اور مخلوق اور لونڈی غلام ہیں اور آخر آیت میں وعید یعنی ڈکا ہی دوزخ کا اور وعدہ ہی ہیں آرام جنت کا چنانچہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ فرمایا جسنے پڑھی آخر عسق ہوا اون لوگوں میں سے کہ شاباشیں کرتے ہیں اونپر فرشتے اور بخشش
مانگتے ہیں اونکے لیے اور رحمت طلب کرتے ہیں اونکے لیے **تنبیہ** خدا تعالیٰ کی اس راہ سیدھی کی
مثال حدیث شریف میں یوں آئی ہی کہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ کھانچا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط
یعنی سیدھا پھر فرمایا یہ راہ اللہ کی ہی پھر کھینچے کئی خط دائیں اوسکے اور بائیں اوسکے یعنی سات خط چھوٹے تیرے دائیں طرف اور اسی طرح بائیں
طرف اور فرمایا یہ راہیں ہیں اوپر ہر راہ کے انمیں سے شیطان ہی پکارتا ہی طرف اوس راہ کے اور پڑھی یہ آیت وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا
فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ یعنی اور تحقیق یہ راہ میری ہی سیدھی پس پیروی کرو اسکی اور
نہ پیروی کرو اور راہوں کی تا نہ پریشان کردیں راہیں تمکو راہ اوسکی سے اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ یہ خط جو صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیان کی اللہ نے ایک مثل راہ سیدھی اور دونوں طرف راہ کے دو دیواریں ہیں اور بیچ دیواروں دروازے کھلے ہوئے اور اوپر دروازوں
کے پردے پڑے ہوئے ہیں اور راستے کے سرے پر پکارنے والا پکارتا ہی کہ سیدھے رہو راہ پر اور ٹیڑھے مت جاؤ اور اوپر اوپر سے پکارنے
والے کے ایک پکارنے والا اور ہی جب کہ قصد کرتا ہی بندہ یہ کہ کھولے کچھ اون دروازوں میں سے کہتا ہی پکارنے والا اوپر کے تجکو مت کھول
اسکو اسلیے کہ تحقیق تو اگر کھولیگا اسکو داخل ہوجاویگا اسمیں یعنی پھر وہاں پڑا رکھے پاویگا پھر تفسیر کی یعنی کھولا حضرت نے اس مثال کو پس یہ مثال
مرد راہ سے اسلام ہی یعنی اوس سے جنت کو پہنچتے ہیں اور مراد دروازوں سے جو ہوئے ہیں حرام کی ہوئیں اللہ کی یعنی اونکے کرنے سے کہ
اسلام سے باہر نکلجاتا ہی اور مراد پردے پڑے ہوئوں سے حدیں اللہ کی اور مراد پکارنے والے سے کہ رستے کے سرے پر ہی قرآن ہی اور
مراد پکارنے والے سے کہ اوپر اوسکے ہی وہ نصیحت دینے والا ہی اللہ کی طرف سے ہر مومن کے دل میں یعنی فرشتہ ملہم خیر اور مثال آنحضرت کے
بلانے کی طرف دین اسلام کے یوں آئی ہی روایت ہی ربیعہ جرشی سے کہ کہا دکھلائے گئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خواب میں فرشتے پس
کہا گیا اونکو چاہیے کہ سووے آنکھیں تمہاری یعنی نہ دیکھے اپنی آنکھوں سے کچھ اور سنیں کان تمہارے یعنی کان نہ دھرے کسی بات پر اور سمجھے دل
تمہارا یعنی دل میں کچھ خیال نہ لاوے حاصل یہ کہ غور اور حضور دل سے اس مثال کو سن تو خوب سمجھے پس حضرت نے جواب دیا کہ سوویں آنکھیں میری
اور سنتا ہوں میرے کانوں نے اور سمجھا دل میرے نے پس فرمایا کہا گیا واسطے میرے یعنی فرشتوں نے بطریق تمثیل کے کہا کہ ایک سردار نے بنایا گھر اور طیار کیا کھانا

اور بھیجا بلانے والے کو پس جسنے کہا مانا بلانے والے کا داخل ہوا گھر مین اور کھایا کھانے مین سے اور راضی ہوا اوس سے سردار اور جسنے نہ کہا مانا بلانے والے کا نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھایا کھانے مین سے اور خفا ہوا اوسپر سردار فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اللہ فرق کرنے والا ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانے والے اور گھر اسلام اور کھانا بہشت ✦ مشکوۃ ✦

سورۃ الزخرف مکیۃ وھی تسع وثمانون اٰیۃ وسبع رکوعات

اس سورت کا نام سورۂ زخرف ہی زخرف کہتے ہین تجمل کو ✦ اور بعضون نے کہا سونے کو چنانچہ تحقیق اسکی آگے آویگی انشاء اللہ تعالی پس ذکر زخرف کا اس سورت مین آیا ہی کہ فرمایا وَلَوْلَآ اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ یَّکْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَیْهَا یَظْهَرُوْنَ وَلِبُیُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَیْهَا یَتَّکِئُوْنَ وَزُخْرُفًا ✦ حاصل اس آیت کا یہ ہی کہ اگر لحاظ اسکا نہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر یعنی کفر پر ہوجائینگے تو ہم کفار کے گھرون کی چھتون اور سیڑھیون کو اور دروازون اور تختون کو کہ اونپر تکیے لگا کر بیٹھتے ہین چاندی سونے کا کر دیتے یعنی یہ دنیا کا مال و منال اللہ تعالی کے نزدیک ایسا بُرا اور ناپسند ہی کہ اگر لحاظ مسلمانون کے بڑجانے کا مارے حسد حسرت کے نہوتا تو ایسا مالدار کر دیتا اپنے دشمنون کو چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا غرض کہ اس سورت مین جو ذکر زخرف کا آیا ہی اور بیان اوسکا مہتم بالشان ہی اوسپر نام اوسکا رکھا گیا ✦ اور نزول اسکا بعد سورۂ شوری کے ہوا اسی لیے بعد اوسکے لکھی گئی اور سورے اسکے بھی بہت وجہین مناسبت کی ہین درمیان ان دونون سورتون کے اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسمین نواسی ۸۹ اور کلمے آٹھ سو تینتیس ۸۳۳ اور حرف تین ہزار چار سو ۳۴۰۰ اور رکوع سات ✦ ✦ ✦

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حٰمٓ ۝ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

قسم ہی اس کتاب واضح کی ہمنے رکھا اسکو قرآن عربی زبان کا شاید تم بوجھو ✦ موضح

قسم کتاب واضح کی کہ تحقیق ہمنے کیا ہی اس کتاب کو کلام عربی تو کہ تم سمجھو ✦ تفسیر ✦ حروف مقطعات کے معنی صحیح قول یہی ہی کہ اللہ ہی جانے کہ مراد اسنے کیا ہی کفار کے عاجز کرنے کے لیے اور ترتے تھے ✦ اور بعضون کے نزدیک ہر حرف اشارہ ہی طرف عطائے حق کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے ح سے حوض کوثر اور میم سے ملک محمود چنانچہ بیان مفصل اسکا اوپر کی سورت مین ہوچکا ہی اور مبین کے معنی ہین یہ کہ واضح کر دیتی ہی اوس مضمون کو کہ اوتارا گیا ہی اوسپر اسلیے کہ اونکی لغت اور اسلوب پر ہی یا یہ معنی ہین کہ واضح ہی مستدلین کے لیے یا یہ معنی ہین کہ یہ ایسی ہی کہ واضح اور صبا کر دین ہین اسنے راہین ہدایت کی گمراہی کی راہون سے اور واضح کر دیا اسنے تمام اون چیزون کو کہ محتاج ہی اونکی امت در باب دین کے اور یہ جو فرمایا اِنَّا جَعَلْنٰهُ معنی اسکے یہ ہین کہ گردانی ہمنے قراءت اس کتاب کی عربی ✦ اور بعضون نے کہا بیان کیا ہمنے اوسکو ✦ اور بعضون نے کہا نام رکھا ہمنے اوسکا ✦ اور بعضون نے کہا وصف کیا ہمنے اوسکا کہا جاتا ہی جَعَلَ فُلَانٌ زَیْدًا اَعْلَمَ النَّاسِ یعنی وصف کیا زید کا ساتھ بہت علم کے اور یہ ایسا ہی جیسے فرمایا اللہ تعالی نے وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِکَةَ الَّذِیْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا وَجَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ اور فرمایا اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ ✦ پس سب کے معنی وصف اور نام رکھنے کے ہین ✦ اور روایت کی ابن مردویہ نے طاؤس سے کہ کہا آیا شخص ابن عباس کے پاس حضرموت سے اور کہا اوسنے اے ابن عباس خبر دے مجکو قرآن کے حال سے کہ آیا کلام ہی اللہ تعالی کے کلامون مین سے یا مخلوق ہی اللہ کی مخلوقون سے اونھون نے کہا بلکہ کلام ہی اللہ کے کلامون مین سے کیا نہین سنا تو نے اللہ تعالی سے فرماتے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ

اَسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ + یعنی اگر کوئی مشرکون مین سے پناہ مانگے تجسے تو پناہ دے اوسکو یہان تک کہ سنے کلام اللہ کا پس کہا ابن عباسؓ سے اوس شخص نے کہ کیا دیکھا ہی تونے قول اللہ تعالی کا اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا یعنی ہمنے گردانا اور پیدا کیا اوسکو قرآن عربی گویا لفظ جَعَلْنَا سے پیدا ہونا قرآن کا نکالنے لگا + کہا ابن عباسؓ نے مراد یہ ہی کہ لکھا اوسکو اللہ تعالی نے لوح محفوظ مین زبان عربی مین کیا نہین سنا تونے اللہ تعالی کو فرماتے بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ + مجید کے بھی معنی تو ہین کہ وہ عزیز ہی نزدیک اللہ کے اور لوح محفوظ مین + کہا مقاتل بن حیان نے کہ کلام آسمان والون کا عربی ہی پھر پڑھی یہ آیت حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا آخر دو آیتون تک تو کہ تم یعنی اہل مکہ سمجھو یعنی معانی اوسکے + مد + درمنثور + معا +

وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝

اور یہ بڑی کتاب مین ہم پاس ہی اونچا محکم + مو +

اور تحقیق یہ کتاب ثبت ہی لوح محفوظ مین نزدیک ہمارے تحقیق یہ کتاب بلند قدر باحکمت ہی مترجم کہتا ہی قسم کھانی ساتھ ایک چیز کے واسطے ثابت کرنے اوسی چیز کے یا لازم اوس چیز کے کنایہ ہی ساتھ اوسکے کہ وہ چیز آپ دلیل اپنی ہی جیسے کہ کہتے ہین قسم ہے سبب گون تو وزلف شبگون تو کہ تو معشوق دلربائی واللہ اعلم + تفسیر + یہ کتاب یعنی قرآن ثابت کیا گیا ہی نزدیک اللہ کے لوح محفوظ مین دلیل اسکی قول اللہ تعالی کا ہی بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ یعنی وہ قرآن عزیز لوح محفوظ مین لکھا گیا ہی + اور ام الکتاب کہا اسلیے کہ وہ اصل ہی کہ اوسمین سب کتابین لکھی ہوئی ہین اوسسے نقل کی جاتی ہین اور لکھی جاتی ہین + کہا ابن عباسؓ نے اول جو پیدا کیا اللہ تعالی نے قلم تھا پس حکم کیا اوسکو یہ لکھے جو کچھ کہ چاہتا تھا پیدا کرنا پس کتاب اوسکے پاس ہی پھر پڑھی یہ آیت وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ بلند قدر ہی یعنی سب کتابون سے مرتبہ اسکا زیادہ ہی باحکمت ہی یعنی صاحب حکمت بالغہ کی ہی خبر دیتا ہی اللہ تعالی اوسکے شرف و مرتبہ کی یعنی تم جھٹلاتے ہو اوسکو اے اہل مکہ اور وہ ہمارے نزدیک بلند قدر اور شریف اور محکم ہی باطل سے + مد + معا +

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝

کیا پھیر دینگے ہم تمھاری طرف سے یہ سمجھوتی سو ذکر اس سے کہ تم ہو لوگ جو حد پر نہین رہتے + مو

کیا باز رکھینگے ہم تمسے پند کو اعراض کرکر واسطے اسکے کہ ہو تم ایک جماعت حد سے نکلنے والے + تفسیر + یعنی اس سبب سے کہ تم نہین ہو کیا بھیجنا موقوف کرینگے حکم کا + مو + یعنی تم قوم مسرف ہو یعنی نہایت جہالت رکھتے ہو اور گمراہی مین حد سے بڑھ گئے ہو کیا اس سبب سے باز رکھینگے ہم تمسے اوتارنا ذکر یعنی قرآن کا اور لازم کرنا حجت کا ساتھ اوسکے واسطے اعراض کرنے کے تمسے یہ کبھی نہین ہوئے گا مثل یہ کہ بسبب کفر و شرک تمھارے کے کیا قرآن کا اوتارنا اور امر و نہی کرنا چھوڑ دینگے ہم یہ استفہام انکاری ہی یعنی یہ کبھی نہین ہوئے گا + کہا قتادہ نے قسم خدا کی اگر اوٹھایا جاتا یہ قرآن جسوقت کہ رد کیا تھا اسکو اس امت کے پہلے لوگون نے تو البتہ ہلاک ہو جاتے لیکن اللہ نے بسبب عادت و رحمت اپنی کے بار بار اوتارتا رہا اوپر قرآن بیس برس تک یا کچھ اوپر بیس برس تک + مد + معا +

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اور بہت بھیجے ہمنے نبی پہلون مین اور نہین آتا تھا اونکے پاس کوئی نبی مگر ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے تھے + مو

اور بہت بھیجے ہمنے پیغمبر بیچ پہلون کے یعنی تمسے پہلے لوگون مین اور نہ آتا تھا اونکے پاس کوئی نبی مگر ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے تھے + تفسیر + یعنی تھے اسی عادت بد پر اور اوسمین بتسلی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تمھاری قوم جو تمسے ٹھٹھا کرتی ہی اور ایذا دیتی ہی کچھ دلگیر نہو کہ قدیم سے گزرون کا یہی معاملہ رہا ہی اگلے انبیا علی نبینا وعلیہم الصلوات والسلام کے ساتھ + مد + تنبیہ + اور ایسے ہی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے اونکی راہ کے اہل حق کے لیے بھی آمین بستی ہے اگر کوئی گمراہ و بدعتی تجھسے ٹھٹھا کرے اور اناپ شناپ بکے تو بددل اور شکستہ نہو بلکہ خوش ہو کہ کہان نصیب ہمارے تجھے طالع کہ انبیا علیہم الصلوات والسلام کی میراث پانے لگے +

فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ○

پھر کھپا دیے ہمنے انسے سخت زور والے اور چلی آئی حقیقت پہلوں کی +مو

پس ہلاک کیا ہمنے سخت تر کو قریش سے یعنی عاد و ثمود کو کہ قریش سے قوی تر تھے باعتبار دست درازی کے اور مذکور ہوئے قصے پہلوں کے + **تفسیر** + یعنی قرآن مین بہت جگہہ مذکور ہوئے تھے اور حال اونکی ہلاکت اور تباہی کے سبب جھٹلانے رسولون کے پس انجام تیری قوم کے کفار کا بھی ایسا ہی ہوتا ہی پس یہ آیہ وعید ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور وعید ہی مشرکون کے لیے + **مل**

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ○ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ

اور اگر تو اونسے پوچھے کسنے بنائے آسمان و زمین تو کہینگے بنائے اونہی زبردست خبردار انے وہی ہی جسنے بنائی تمکو

الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○

زمین بچھونا اور رکھدیں تمکو اسمین راہین شاید تم راہ پاؤ +

اور اگر پوچھے تو مشرکون سے کہ کسنے پیدا کیے ہین آسمان و زمین البتہ کہینگے پیدا کیا انکو خدا غالب دانا نے وہ ایسا ہی کہ کیا تمھارے لیے زمین کو بچھونا یعنی جگہہ قرار کی اور کیں واسطے تمھارے زمین مین راہین تو کہ تم راہ پاؤ + **تفسیر** + یعنی طرف مقاصد اپنے کے اپنے سفرون مین اقرار کیا مشرکون نے اسکا کہ اللہ خالق آسمانون اور زمین کا ہی اور اقرار کیا اوسکی عزت و علم کا پھر عبادت کی اوسکے غیر کی اور انکار کیا اوسکی قدرت کا بعث پر بسبب یا وجہل اپنے کے پس العزیز العلیم تک تمام ہوئی خبر دینی اونکی طرف سے پھر بیان فرمانین شروع کین اللہ تعالی نے نسبت اپنی بذات پاک خود پس فرمایا الذی جعل لکم الارض الخ + **معا**

وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ○

اور جسنے اوتارا آسمان سے پانی ماپ کر پھر اوبھارا اسنے اوس سے ایک دیس مردہ اسی طرح تمکو نکالینگے + **مو**

اور وہ ایسا ہی کہ اوتارا آسمان سے پانی ساتھ اندازے کے پس زندہ کیا ہمنے ساتھ اوسکے شہر مردہ کو اسی طرح نکالے جاؤگے تم یعنی قبرون سے زندہ کر کے + **تفسیر** + ساتھ اندازے کے کہ نہ بہت ہو کہ مضر ہو زمین اور حاجت ہو اوسکی شہرون کو اور لفظ علیم پر وقف نہین ہی اسلیے کہ الذی صفت اوسکی ہی اور ابو حاتم نے وقف کیا ہی بنا بر تقدیر ھو الذی کے اسلیے کہ یہ اوسمان کفار کے مقولے سے نہین اسلیے کہ وہ منکر تھے نکالنے کے قبرون سے کیونکہ کہتے کذالک تخرجون الکہ آیت حجت ہی اونپر کہ انکا یہ شک + **مد**

وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ○

اور جسنے بنائے سب چیز کے جوڑے اور بنائے تمکو کشتی اور چوپائے جنپر سوار ہوتے ہو + **مو**

اور وہ ایسا ہی کہ پیدا کیے طرح طرح کے حیوانات سارے اور کیا واسطے تمھارے کشتیون اور چارپایون سے اوس چیز کو کہ اوپر سوار ہوتے ہو +

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ

تا بیٹھو اوسکی پیٹھ پر پھر یاد کرو اپنے رب کا احسان جب بیٹھ چکو اوسپر اور کہو پاک ذات ہی وہ جسنے

سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۙ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○

بس مین دیا ہمکو یہ اور ہم تھے اوسکے مقابل ہونے والے اور ہمکو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہی + **مو**

تو کہ سیدھے بیٹھو تم اوپر پیٹھ سواری کے پھر یاد کرو تم اپنے پروردگار کی نعمت کو جسوقت کہ سیدھے بیٹھو تم اوسپر اور کہو پاکی خدا کو کہ جسنے مسخر کیا ہمارے لیے اس سواری کو اور ہرگز نتھے ہم اسکی طاقت پانے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے رجوع کرینگے ۔ **تفسیر** اس سفر سے آخرت کا سفر یاد کرو حضرت سوار ہوتے تو یہی تسبیح کہتے ۔ **موضح** علی ظہورہ کے معنی ہین اوپر پیٹھون اوس چیز کے کہ سوار ہوتے ہو اور وہ کشتی اور جہاز ہے ہین ۔ پھر یاد کرو تم یعنی ساتھ دلون اپنے کے اور کہو تم یعنی ساتھ زبانون اپنی کے طرف پروردگار اپنے کے رجوع کرینگے کہا بعضون نے یاد کرتے ہین نیک بندے وقت سوار ہونے اپنے کے دنیا کی سواری پر آخری سواری اپنی کو دنیا سے کہ وہ جنازہ ہے اور منقول ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ جب رکھتے پانون اپنا رکاب مین کہتے بسم اللہ پھر جب بیٹھتے سواری پر کہتے الحمد للہ علی کل حال سبحن الذی سخر لنا ھذا الفظ منقلبون تک اور تکبیر کہتے تین بار اور لا الہ الا اللہ کہتے تین بار اور کہا صحابہ نے جب سوار ہوتے آنحضرت کشتی مین کہتے بسم اللہ مجریھا ومرسھا ان ربی لغفور رحیم یعنی ساتھ نام اللہ کے چلنا کشتی کا ہے اور ٹھہرنا اوسکا بلاشبہہ رب میرا البتہ بخشنے والا مہربان ہے اور منقول ہے کہ کتنے ایک لوگ سوار ہوئے اور کہا اونھون نے سبحن الذی سخر لنا آخر آیت تک اور اونمین ایک شخص سوار تھا ایک اونٹنی پر کہ نہین جنبش کرتی تھی وہ مارے دُبلاپے کے پس کہا اوسنے بلاشبہہ مین طاقت پانے والا ہون اوسپر پس کودنے لگی وہ اونٹنی اور وہ گرپڑا اوس سے اور ٹوٹ گئی گردن اوسکی پس اس سے یہ معلوم ہوا کہ سواری کیسی ہی ضعیف ہو اللہ ہی کی مدد سے اوسپر قادر ہوتا ہے ۔ اور لائق ہے یہ کہ نہو سوار ہونا عاقل کا واسطے اترانے اور لذت اوٹھانے کے بلکہ واسطے عبرت حاصل کرنے کے کہ اوس سے سواری جنانے کی یاد کرے کہ اسی طرح ایک روز اوسپر سوار ہونا ہے ۔ تامل کر اوسوقت کہ مین مرنے والا ہون بالضرور اور جانے والا ہون طرف اللہ تعالی کے نہین بازگشت اوسکی قضا سے ۔ **مدارک** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ حاضر کیا گیا انکے پاس جانور تو کہ سوار ہون اوسپر پس جب کہ رکھا پانو اپنا رکاب مین یعنی ارادہ کیا پانو رکھنے کا کہا بسم اللہ پس جب کہ چڑھے اوسکی پیٹھ پر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہی اوسکے نعمتون سوار ہونے کے اور دلانے اوسکے کے پھر کہا سبحن الذی سخر لنا الفظ منقلبون تک پھر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار سبحنک انی ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت یعنی پاک ہے تو بلاشبہہ ظلم کیا مینے اپنی جان پر پس بخش دے میرے لیے گناہ میرے پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی سوا تیرے پھر ہنسے حضرت علی پس کہا گیا کس واسطے ہنسے تم اے امیر المومنین کہا حضرت علی نے کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کیا مینے پھر ہنسے پس کہا مینے کس چیز سے ہنسے آپ یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہے بندے سے جب کہتا ہے رب اغفر لی ذنوبی یعنی اے رب میرے بخش میرے لیے گناہ میرے فرماتا ہے اللہ تعالی کہ جانتا ہے یہ بندہ کہ نہین بخشتا گناہون کو کوئی سوا میرے ۔ **مشکوۃ ۔ معاف** ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے راضی ہونے سے ہنسے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بسبب پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسے ۔ **ح** ۔ اور جملہ وانا الی ربنا لمنقلبون کو بیل عبارت سے یہ لگاوے کہ سوار ہونے مین انتقال ایک جگہ سے طرف دوسری جگہ کے ہے اور بڑا انتقال مرد کا جل شانہ کی طرف جانا ہے اور سواری جگہ خطر اور ہلاکت کی بھی ہے پس گویا اشارہ ہے اسپر کہ سوار کو چاہیے کہ اوس سے غافل نہو اور مستعد ملنے اللہ تعالی کے ملنے کے لیے ہو کر ہشیار اور باگ کھینچ کر چلے کہ آخر کار سواری چوپی یعنی جہاز ہے پر اس جہان فانی سے جاویگا اوسوقت کو نہ بھولے اور جانے کہ اسی طرح ایک روز اوس سواری پر جانا ہے ۔ پس سلام ہو تم پر اے سوار ہونے والو اس سواری پر کہ ہر حال مین تم کو نہ بھولا کرے یاد کرنا موت کا بڑی ہی نعمت ہے اور بڑا ثواب پاتا ہے یاد کرنے والا اوسکا ۔ **فخ**

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

اور ٹھہرائی ہے انھون نے اوسکو اولاد اوسکے بندون سے تحقیق انسان بڑا ناشکرا ہے مرتبہ ۔ **مو**

اور مقرر کیا انھوں نے واسطے خدا کے اوسکے بندوں میں سے اولاد کو تحقیق آدمی البتہ ناشکرا ہی ✦ **تفسیر** ✦ یہ آیت متصل ہی ساتھ اس قول اللہ تعالیٰ کے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ الخ یعنی اور اگر پوچھے تو اونسے کہ کسنے پیدا کیے ہین آسمان و زمین تو اقرار کرینگے کہ اللہ نے پیدا کیے ہین حال انکہ مقرر کرتے ہین اونھون نے اوسکے لیے باوجود اس اقرار کے اوسکے بندون مین سے اولاد یعنی کہتے ہین فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین پس مقرر کیا اونھون نے فرشتون کو جزء یعنی ٹکڑا اوسکا جیسے کہ ہوتا ہی فرزند جزء اپنے باپ کا آدمی یعنی کہنے والا کلام مذکور کا ناشکر ظاہر ہوا اس لیے کہ نسبت فرزند کی اوسکی طرف کرتی کفر ہی اور کفر اصل و پوری ناشکری ہی ✦ **مسئلہ تنبیہ** ✦ اس سے معلوم ہوا کہ شرک کفر بڑی ہی بلا ہی اسی لیے جابجا کلام اللہ مین برائی اور ممانعت اسکی آئی ہی اور طرح طرح کے عذاب کا ڈر دیا ہی اور حدیث شریف مین بھی بہت منع آیا ہی کہا معاذ نے کہ نصیحت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتون کی فرمایا کہ نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کچھ اگرچہ مارا جاؤ تو اور جلایا جاؤ تو اور نہ نافرمانی کرو ماں باپ کی اگرچہ حکم کرین تجکو یہ کہ نکلے تو اپنے اہل سے اور مال سے اور نہ چھوڑو نماز فرض قصداً جسنے چھوڑی نماز فرض قصداً پس تحقیق بری ہوا اوس سے عہد اللہ کا اور مت پی شراب اسلیے کہ تحقیق وہ سر ہر برائی کا ہی اور بچا اپنے تئین گناہ سے اس لیے تحقیق بسبب گناہ کے اوتر تا ہی غضب اللہ کا اور بچا اپنے تئین کفار کی لڑائی کے بھاگنے سے اور اگر چہ ہلاک ہوویں لوگ اور جب پہنچے لوگون کو موت یعنی وبا قحط اور تو اونمین ہووے پس ثابت رہ اور خرچ کر اپنی اولاد پر لا ادب بچا اونسے اٹھا اونسے لاٹھی اپنی ادب کے لیے یعنی ادب کے لیے کچھ مار اگر اولاد کو اسکی نافرمانی ہو ✦ **مشکوٰۃ**

أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ ○

کیا رکھ لیوے اپنی پیدائش مین سے بیٹیان اور تمکو دیوے چنکر بیٹے ✦ **موضح**

کیا پکڑا اللہ نے اپنی مخلوقات سے بیٹیون کو اور برگزیدہ کیا تمکو ساتھ بیٹون کے ✦ **تفسیر** ✦ اَمْ بمعنی ہمزۂ انکار کے ہی اور قول مقدر ہی یعنی تقدیر اسکی یہ ہی یَقُوْلُوْنَ اتَّخَذَ الخ یعنی کیا کہتے ہین تم کہ پکڑا اللہ نے الخ یعنی کیا یہ ممکن ہوا ہی مین ہو بھی سکتا ہی کہ تمکو افضل اولاد دے اور اپنے لیے ناقص اختیار کرے ہرگز یہ بات متصور ہی نہین ہو سکتی باوجود یکہ خدا خالق تمام چیزون کا ہی اور کسیکے ساتھ جنسیت نہین رکھتا اور اولاد کو باپ کے ساتھ ہم جنس ہونا شرط ہی پس جھوٹ ٹھہرا کہنے اور اقرار کرنے اوسکے سے ساتھ خالقیت کے ظاہر ہی ✦ **جلالین** ✦

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ○

اور جب خبر دیوے کسیکو خوشخبری اوس چیز کی جو رحمن پر نام دھرا ساتھ دن کے اوسکا مونہہ سیاہ اور وہ دل مین گھٹا رہا ✦ **موضح**

اور جب خبر دیا جاوے ایک اونمین سے ساتھ تولد اوس چیز کے کہ مثل کی ہی واسطے خدا کے یعنی اگر کوئی بیٹی کے پیدا ہونے کی خبر دے کہ تیرے ہان بیٹی پیدا ہوئی واللہ اعلم تو ہو جاتا ہی مونہہ اوسکا کالا اور وہ غم سے بھرا ہوتا ہی ✦ **تفسیر** ✦ یعنی جب کسیکو خبر دی جاوے اوس جنس کے پیدا ہونے کی کہ کیا ہی اوسکو واسطے اللہ کے مثل یعنی مشابہ اور مشابہ کرنا اسلیے ہوا کہ جب کہا ملائکہ کو جزء اللہ کا تو کیا اونکو اوسکی جنس سے اور مشابہ اوسکے اسلیے کہ فرزند نہین ہوتا ہی مگر جنس والا سے اور مشابہ اوسکے تو ہو جاتا ہی مونہہ اوسکا سیاہ الخ یعنی ان کفار نے نسبت کیا طرف اللہ کے اس جنس کو یعنی بیٹیون کو اور انکا حال یہ ہی کہ جب کہا جاوے کسیکو انمین سے کہ تیرے ہان بیٹی ہوئی ہی تو غمگین ہوتا ہی اور مونہہ اوسکا کالا ہو جاتا ہی مارے غصے اور تاسف کے اور بھر جاتا ہی رنج سے یعنی نہایت ہی رنجیدہ اور غمگین ہوتا ہی حاصل یہ کہ کیون کر نسبت کیجاوین بیٹیان طرف اللہ تعالیٰ کے ✦ **مسئلہ**

أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ○

اور ایسا شخص کہ پلتا ہی گہنے مین اور جھگڑے مین بات نہ کہہ سکے ✦ **موضح**

کیا اوسکو پالی جاتی ہی بیچ زیور کے اور وہ بیچ صفت جھگڑے کے ظاہر نہین ہوتی واسطے خدا کے ثابت کیا ہی ✦ **تفسیر** ✦ یعنی عورتین ایسی ناقص و بری ہوتی ہین کہ زینت و نعمت مین پرورش پاتی ہین اور جب جھگڑنے لگتی ہین تو بسبب کم عقلی کے خوب طرح جواب نہین دے سکتین اور دلیل معقول

نہیں لاتیں کہا معاند نے کہ نہیں کلام کرتی عورت مگر کہ لاتی ہی دلیل اپنے ضرر پر یعنی اولٹی ہی دلیل لاتی ہی پس فرماتے ہیں کہ جو ایسی بری صفتیں رکھتی ہوں اونکو اللہ تعالی کی طرف منسوب کرتے ہیں ہے ہے احمق ہیں اور جمع کیے اونھوں نے اپنے کفر تین تین کفر ایک تو یہ کہ نسبت کیا طرف اللہ کے فرزند کو حال انکہ وہ پاک و بے پرواہی اولاد سے اور دوسرے یہ کہ نسبت کیا طرف اوسکے خسیس کو دو قسمون میں سے یعنی بیٹا اور بیٹی ہیں ہیں اور خسیس تر بیٹی ہی اوسکو منسوب کیا اللہ تعالی کی طرف کہ کہتے ہیں ملائکہ بیٹیاں ہیں اللہ کی اور تیسرے یہ کہ گردانا اونھوں نے ملائکہ کو ہیں سے پس حقارت کی اونکی اور اس آیت میں اشارہ ہی اسپر کہ اللہ تعالی نے گردانا ہی پرورش پانے کو زینت میں عیبوں سے پس لازم ہی مرد کو کہ پرہیز کرے اس سے اور زینت حاصل کرے ساتھ لباس تقوی کے اور مجاہدے سے ہی کہ کہا اونھوں نے خصومت دی اللہ تعالی نے عورتون کو حریر اور سونا

پہنکی اور پڑھی یہ آیت اَوَمَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ ✦ مل ✦ درمنثور ✦

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ○

اور ٹھہرایا فرشتون کو جو بندے ہین رحمن کے عورت کیا دیکھتے تھے اونکا پیدا ہونا اب لکھ رکھینگے اونکی گواہی اور انسے پوچھ گچھ کرینگے ✦ مو

اور بیٹیاں مقرر کیا ہی شرکون نے فرشتون کو کہ وہ بندے خدا کے ہین کیا حاضر تھے وہ نزدیک پیدا ہونے اونکے لکھی جاویگی یہ گواہی اونکی اور پوچھے جاوینگے

وہ ✦ تفسیر ✦ یہ جو فرمایا کہ بندے رحمن کے ہین یعنی بیٹیان نہیں اور معلوم ہوا کہ فرشتے اگرچہ مرد نہ عورت پر بولی مردانی بولیے ✦ مو ✦ عباد جمع عبد کی ہی بمعنی بندے کے یعنی فرشتے بندے خدا کے ہین اور شرک اونکو خدا کی بیٹیان کہتے ہین اور بندے ہونے میں اولاد ہونے مین منافات کلی ہی پس اہل عناد کے الزام دینے کے لیے بڑی دلیل ہی کہ تم ایسے احمق ہو کہ بندون کو بیٹیان بتاتے ہو اور مکی اور مدنی اور شامیون نے عباد الرحمن کی جگہ عبد الرحمن پڑھا ہی یعنی نزدیک رحمن کے ہین منزلت و مرتبے مین منزل و مکان مین کیا حاضر تھے البتہ زجر و توبیخ ہی اونکے لیے یعنی وہ کہتے ہین یہ بات بغیر علم رکھنے اسکے کہ نہ اونکو خبر پہنچی ہی اسکی کہ موجب علم کی ہو اور نہ حاضر تھے وقت پیدا ہونے اونکے کہ تو کہ خبر دین مشاہدے سے یہ گواہی اونکی کہ کہتے ہین ملائکہ بیٹیان ہین جھوٹی ہی اور پوچھے جاوینگے اس گواہی سے آخرت مین پس

مترتب ہوگا اوسپر عذاب اور یہ وعید ہی اونکے لیے ✦ مل ✦ جلد ✦

وَقَالُوْا لَوْ شَاۗءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ○

اور کہتے ہین اگر چاہتا رحمن ہم نہ پوجتے اونکو کچھ خبر نہین اونکو اسکی یہ سب ہانکین دوڑاتے ہین ✦ مو

اور کہا کافرون نے اگر چاہتا خدا نہ پوجتے ہم ان فرشتون کو نہین ہی اونکو ساتھ اس مقدمے کے علم نہین ہین یہ مگر دروغگوی ✦ تفسیر ✦ خبر نہین یعنی یہ تو سچ کہ ہین چاہے خدا کے کوئی چیز نہین پر اوسکا بہتر ہونا نہین نکلتا اوسسے قوت بھی پیدا کیا اور زہر بھی زہر کو ان کھاتا ہی ✦ مو ✦ اگر چاہتا خدا الخ پچھٹے ہین معتزلہ ساتھ ظاہر اس آیت کے اس بات مین کہ اللہ تعالی نے نہین چاہا کافر سے کفر اور نہین چاہا ہی اوس سے لیکن ایمان اسلیے کہ کفار نے دعوی کیا اسکا کہ اللہ تعالی نے چاہا اونسے کفر اور نہین چاہا اونسے ترک کرنا عبادت بتون کا اس جہت سے کہ کہا اونھون نے لَوْ شَاۗءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ یعنی اگر چاہتا ہمسے یہ کہ ترک کرین ہم عبادت بتون کی تو البتہ باز رکھتا ہمکو اونکی عبادت سے لیکن چاہا ہمسے پوجنا بتون کا اور اللہ تعالی نے رد کیا اونکے قول کو اور اونکے اعتقاد کو ساتھ قول اپنے کے مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ یعنی نہین ہی اونکو ساتھ اس بات کے علم سے نہین ہین وہ مگر جھوٹے پس اس سے معتزلہ نے یہ نکالا کہ کفر اللہ کا چاہا نہین ہی والا اونکے قول کو کالبیکوردکرتا اور معنی آیت کے ہمارے نزدیک یہ ہین کہ اونھون نے ارادہ کیا ساتھ مشیت کے رضی اور کہا مگر نہ راضی ہوتا اللہ ساتھ اسکے تو البتہ جلدی کرتا ہمکو عذاب یا باز رکھتا ہمکو اونکی عبادت سے زبردستی اور خواہ مخواہ اور جب نکیا اونسے یہ تو بالشبہ راضی ہوا ساتھ اسکے پس رد کیا اللہ تعالی نے اونکے قول کو ساتھ قول اپنے کے مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ الخ یا کہا کفار نے یہ قول از راہ استہزا کے نہ قصد و اعتقاد کے

پس جھٹلایا اونکو اللہ تعالی نے اسمین اور نسبت جہل کی کی اونکی طرف اس جہت سے کہ نہین کہا اونھون نے اعتقاد سے جیسے کہ کہا ازراہ
خبث دینے کے اونکی طرف سے اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰہُ اَطْعَمَہٗ + یعنی کیا کھلاوین ہم اوسکو کہ اگر چاہتا خدا کھلاتا اوسکو اور یہ بات
حق ہی اصل مین ولیکن جب کہا اونھون نے ازراہ استہزا کے تو جھٹلایا اونکو اللہ تعالی نے ساتھ قول اپنے کے اور حکم اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ
یعنی نہین تم مگر گمراہی مین اور اسی طرح فرمایا اللہ تعالی نے قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ + یعنی کہا منافقون نے گواہی دیتے ہین
ہم کہ بلاشبہہ تو البتہ رسول اللہ کا ہی پھر فرمایا وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ + یعنی اور اللہ جانتا ہی کہ بلاشبہہ منافق البتہ
جھوٹے ہین اسلیے کہ نہین کہا اونھون نے یہ اعتقاد سے یا کہا اونھون نے مشیت کو حجت اپنے لیے بیچ اوس چیز کے کہ کی اپنے اختیار سے اور
گمان کیا اونھون نے کہ اللہ نہین عذاب کرنے کا اونکو ایسی چیز پر کہ کی اوسکی مشیت سے اور ٹھہرایا اونھون نے اپنے نفس کو معذور اسکے کرنے مین
پس فرمایا اللہ تعالی نے اونکے قول کو + مد اگر چاہتا خدا نہ پوجتے ہم فرشتون کو پس پوجنا ہمارا اونکو اللہ تعالی کی مشیت سے ہی اور اپنی
ساتھ اسکے خبر دیا اللہ تعالی نے نہین ہی اونکو علم ساتھ اس بات کے کہ وہ راضی ہی اونکے پوجنے سے نہین ہین مگر جھوٹے اسمین پس عذاب کیے جاوینگے بسبب اسکے + جلالین

اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ○

کیا ہمنے کوئی کتاب دی ہی اونکو اس سے پہلے سو یہ اوسپر مضبوط ہین + ۰ ق

کیا دی ہی ہمنے اونکو کوئی کتاب پہلے قرآن سے پس اونھون نے ساتھ اوسکے چنگل مارا ہی + تفسیر پہلے قرآن سے یا پہلے اونکے
اس قول سے چنگل مارا ہی یعنی عمل کیا ہی اور بعضون نے کہا اسمین تقدیم و تاخیر ہی تقدیر اوسکی یہ ہی اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ
كِتٰبًا فِیْهِ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا + یعنی کیا حاضر تھے یہ وقت پیدا ہونے فرشتون کے اور یا دی ہی ہمنے انکو کتاب کہ اوسمین
لکھا ہی کہ فرشتے بیٹیان ہین + مد کیا دی ہی ہمنے انکو کتاب پہلے قرآن سے کہ اوسمین ہی یہ کہ عبادت کرین غیر اللہ کی یعنی نہین واقع ہوا یہ + جلالین

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ○

بلکہ کہتے ہین ہمنے پائے اپنے باپ دادے ایک راہ پر اور ہم اونھین کے قدمون پر ہین راہ پائے + ق

بلکہ کہا اونھون نے تحقیق ہمنے پایا اپنے باپون کو ایک دین پر اور تحقیق ہم اونکے قدمون پر راہ پانے والے ہین سبب اونکے + تفسیر
ایک دین پر پس پیروی کی ہمنے اونکی اور لفظ امت مشتق ہی ام سے بمعنی قصد کے فَاِمَّةُ الطَّرِیْقَةِ الَّتِیْ تُؤَمُّ یعنی پس امت
ایک طریقہ ہی کہ قصد کیا جاوے اوسطرف یعنی عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ صلہ ہی واسطے مُهْتَدُوْنَ کے یعنی ہم اونکے قدمون پر راہ پانے والے ہین یا دونون
یعنی عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ اور مُهْتَدُوْنَ خبرین ہین اِنَّا کی اس صورت مین معنی وہی ہونگے جو اوپر ضمن ترجمے مین لکھے گئے + مد
راہ پانے والے ہین بسبب اونکے اور وہ پوجتے تھے غیر اللہ کو پس ٹھہرایا اونھون نے اپنے تئین راہ پانے والا بسبب اتباع باپون اپنے کے کہ شرک تھا + جلالین معاً

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى

اور اسی طرح جو بھیجا ہمنے تجھ سے پہلے ڈر سنانے والا کسی گانون مین سو کہنے لگے دہان کے آسودہ لوگ اونھون نے پائے اپنے باپ دادے ایک

اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ○

راہ پر اور ہم اونھین کے قدمون پر چلتے ہین + ق

اور اسی طرح نہین بھیجا ہمنے پہلے تجھ سے کسی گانون مین ڈرانے والے کو مگر کہا اوس گانون کے چین والون نے یعنی مانند قول قوم تیری کے کہ تحقیق
ہمنے پایا اپنے باپون کو ایک دین پر اور تحقیق ہم اونکے قدمون پر متابعت کرنے والے ہین + تفسیر ڈرانے والے کو یعنی نبی کو چین والون نے
اور وہ وہ لوگ ہین کہ تکبر مین ڈالا اونکو نعمت نے پس نہین دوست رکھتے مگر شہوات کو اور آلات لہو کو یعنی ستار طبلے وغیرہ کہ اونمین مشغول رہتے ہین

دین کی شقتون اور تکلیفون سے اور اسمین تسلی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بیان ہے اسکا کہ تقلید باپ دادون کی قدیم کی ہمارے ہی امت

قُلْ أَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ ۖ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ۝

وہ بولا اور جو میں لادون تمکو دس سے زیادہ سوجھ کی راہ جسپر تمنے پائے اپنے باپ دادے تو بولے کہ تم جو کہتے ہو تمکو ہمنے تمہارے ہاتھ بھیجا نہ مانتے ہم

کہا اوس پیغمبر نے کیا اپنے باپون ہی کی متابعت پر اڑے رہوگے اگرچہ لایا ہون میں تمہارے پاس دین کہ زیادہ تر راہ دکھانے والا اوس سے جسپر تم نے پایا تمنے اپنے باپون کو کہا اونھون نے بلاشبہہ ہم ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجا گیا تمکو ہمراہ اوسکے ناعتقد ہین تفسیر یعنی ہم اپنے باپ دادون ہی کے دین پر ثابت رہینگے اگرچہ لایا ہو تو ہمارے پاس دین زیادہ تر راہ دکھانے والا اور اچھا

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝

پھر ہمنے اونسے بدلا لیا سو دیکھ آخر کیسا ہوا جھٹلانے والون کا

پس بدلا لیا ہمنے اونسے پس دیکھ کیونکر ہوا انجام کار جھٹلانے والون کا تفسیر یہ فرمایا اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے کفار کے ڈرانے کے لیے کہ اے محمد تمھارے پہلے جنھون نے رسولون کو جھٹلایا ہمنے اونسے بدلا لیا پس دیکھو کہ کیا انجام کار اونکا ہوا کہ بعضے زمین مین دھسائے گئے بعضے سوربندر وغیرہ بنائے گئے بعضون پر پتھر برسائے گئے وغیر ذالک پس جو تمکو جھٹلاتے ہین اونکو بھی ڈرنا چاہیے کہ سبادا ایسا ہی حال اونکا بھی نہو مل تنبیہ ان آیتون سے معلوم ہوا کہ جو باپ دادا خلاف اللہ رسول کے ہون اونکی راہ کبھی نہ اختیار کیجیے کہ موجب خرابی دارین کی ہی پس کیا بری بات ہی جو بعضے شادی غمی مین طریقہ مسنون چھوڑکر باپ دادون کی پیروی کرتے ہین کہ کوئی شادی مین کنگنا باندھتا ہی کہ رسوم مجوس و ہنود سے اور اونکے بیاہ کے شعائر سے ہی چنانچہ عند التحقیق بعضے پنڈتون سے معلوم ہوا کہ کنگنا باندھنا بحکم شاستر ہی مانند بیاہ کے اسی لیے حضرت سید آدم بنوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کتاب علم الہدی مین لکھا ہی کہ کنگنا باندھنا کفر ہی انتہی اور کوئی سندھا اور بندھن و ہار باندھتا ہی اور گھر مین چھاپے مینہدی وغیرہ کے دیتا ہی اور ناچ وگانا وغیرہ کرواتا ہی اور اسی طرح کفار کی رسمین شادی مین برتتا ہی یا اتباع باپ دادون کے اور علی ہذا القیاس غمی مین کہین نوحہ ہی اور کہین تیجا اور دسواان وغیرہ یہ اکثر رسوم کفار ہی سے انکے باپ دادون نے اخذ کین ہین اونکی پیروی مین یہ بھی دو بے مومن کو چاہیے کہ تمام واہیات و منکرات سے پرہیز کرے شادی غمی مین اور وہی باتین اختیار کرے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابہ کرام اور اہل بیت عظام سے ثابت ہون والا ستحق انھین خرابیون کا ہوگا جو مذکور ہوئین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منجملہ ابغض الناس الی اللہ سے گنا ہی اوسکو کہ جو اسلام مین ڈھونڈے طریقہ جاہلیت کا نعوذ باللہ من ذالک

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ ۝ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ۝

اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور لوگی قوم کو مین الگ ہون اون چیزون سے جنکو پوجتے ہو مگر جسنے مجکو بنایا سو وہ مجکو راہ دیگا

اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو تحقیق مین بے تعلق و بیزار ہون اون چیزسے کہ تم پوجتے ہو مگر وہ ذات پاک کہ پیدا کیا مجکو پس بلاشبہہ وہ ہدایت کریگا مجکو تفسیر بیان یہ قصہ اسپر کیا کہ تمھارے پیشوا نے باپ کی راہ غلط دیکھکر چھوڑدی تم بھی ہی کرو مو اس آیت کو اوپر کی آیتون سے یہ ربط ہی کہ جو اپنے باپ دادون کی تقلید کرتے ہین اونکو یہ قصہ سناؤ کہ تمھارے جد اعلی تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھو اونھون نے کیسی بیزاری اختیار کی باپ دادا کی تقلید سے اور تمسک کیا ساتھ دلیل کے تمکو بھی ایسا ہی کرنا چاہیے یا اونکو اسلیے یہ قصہ سنایا کہ اگر تمکو تقلید ہی کرنی ہی تو حضرت ابراہیم کی کرو کہ وہ تمھارے سارے باپ دادون مین اشرف ہین دیکھو کیسے بیزار ہوئے اپنے باپ اور قوم مشرکین سے تم بھی ایسے ہی بیزار ہو بدایت کریگا یعنی ثابت کریگا مجکو ہدایت بیضاوی مل

وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○

اور یہی بات پیچھے چھوڑ گیا اپنی اولاد مین تاکہ یہ رجوع کرین ۱۲ منہ

اور کیا خدا تعالی نے کلمۂ توحید کو بات باقی رہی ہوئی پیچ فرزندون اوسکے کے تو ہوسکے کہ کافر رجوع کرین یعنی انبیا اور اولیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین پیدا ہوئے ۱۲ **تفسیر** بیضاوی مین لکھا ہی اور کیا ابراہیمؑ نے یا خدا تعالی نے انتہی ۱۲ اور کیا ابراہیم علیہ السلام نے کلمۂ توحید کو کہ جو اوپر ہوا اِنَّنِي بَرَآءٌ سے لیکر سَيَهْدِينِ تک بات باقی رہی ہوئی اپنی اولاد مین پس ہمیشہ رہتا ہی کوئی نہ کوئی اونمین ایسا کہ توحید بیان کرتا ہی اللہ تعالی کی اور بلاتا ہی لوگون کو اوسکی توحید کی طرف تو کہ جو شرک ہوگئے ہین اونمین سے رجوع کرین بسبب بلانے موحد کے اونمین سے اور یا ضمیر لَعَلَّهُمْ اور يَرْجِعُونَ کی پھرتی ہی اہل مکہ کی طرف کہ وہ پھرین کفر و شرک سے طرف دین باپ اپنے ابراہیم کے اور مراد کلمۂ توحید سے یا تو یہی کلمہ ہی جو اونھون نے کہا یا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہی کہ جو سمجھا جاتا ہی اونکے قول اِنَّنِي بَرَآءٌ الخ سے ۱۲ **مدن**

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ○ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا

کوئی نہین پر بیشتر دیا انکو اور اونکے باپدادون کو یہان تک کہ پونہچا اونکو دین سچا اور رسول کھول سنانے والا اور جب پونہچا اونکو سچا دین کہنے لگے

هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○

یہ جادو ہی اور ہم اوسکو نہ مانین ۱۲ منہ

بلکہ بہرہ مند کیا مینے اونکو اور اونکے باپون کو تا وقتیکہ آیا اونکے پاس دین سچا اور پیغامبر ظاہر اور جب کہ آیا اونکے پاس دین سچا اور پیغامبر ظاہر کہا اونھون نے یہ جادو ہی اور ہم ساتھ اوسکے نا معتقد ہین ۱۲ **تفسیر** بہرہ مند کیا مینے اونکو اور اونکے باپون کو یعنی مکے کے مشرکون کو اور یہی وہ ہین کہ جنکو باقی چھوڑا ابراہیم علیہ السلام نے پس اونکو بہرہ مند کیا ساتھ درازی عمر کے اور نعمت کے اور نہ جلدی گرفتار کیا مینے اونکو عذاب مین پس مغرور ہوئے بسبب مہلت دینے کے اور مشغول ہوئے جہین مین اور اتباع شہوات مین اور طاعت شیطان مین اور باز رہے کلمۂ توحید سے اور حق سے مراد دونون جا قرآن ہی اور پیغامبر یعنی محمد علیہ السلام ظاہر یعنی کھلی رسالت لیکر آئے کہ حق ہونا اوسکا ظاہر ہی ساتھ آیتون واضحہ کے کہ اپنے ساتھ رکھتے ہین ۱۲ **مدن**

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ○

اور کہتے ہین کیون نہ اوترا یہ قرآن کسی بڑے مرد پر ان دو بستیون کے ۱۲ منہ

اور کہا مشرکون نے کیون نہ بھیجا گیا یہ قرآن اوپر ایک مرد بزرگ کے ان دو گانون دو الون مین سے یعنی مکے اور طائف کے رہنے والونمین سے کسی پر اوترتا ۱۲ **تفسیر** اور کہا یعنی از راہ حکومت باطل کے اور هٰذَا الْقُرْاٰنُ کہتے ہین حقارت قرآن کی منظور تھی کفار کو اور عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ کی تقدیر یہ ہی عَلٰى رَجُلٍ عَظِيْمٍ مِّنْ اِحْدَى الْقَرْيَتَيْنِ یعنی ان دونون گانون مین سے ایک گانون کے سردار و رئیس پر کیون نہ اوترا قرآن اور یہ ایسا ہی جیسے فرمایا يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ یعنی ایک دریا جو ہی دونون دریاؤن مین سے اوسمین سے نکلتے ہین موتی اور دونون گانون سے مراد مکہ اور طائف ہین اور مراد عظیم مکہ سے ولید بن مغیرہ اور عظیم طائف سے عروۃ بن مسعود ثقفی اور مراد عظیم سے صاحب مال و جاہ کا ہی یہ فہم ناقص اونکا تھا عظیم حقیقت مین وہ ہی کہ اللہ کے نزدیک عظیم یعنی بڑا ہو ۱۲ **مدن**

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا

کیا وہ بانٹتے ہین تیرے رب کی مہر ہمنے بانٹی ہر ان مین روزی انکی دنیا کے بیچ اور اونچے کیے

بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝

درجے ایک کے ایک سے کہ ٹھہرائے ایک دوسرے کو کمیرا اور تیرے رب کی مہر بہتر ہے ان چیزوں سے جو سمیٹتے ہیں

کہا یہ بانٹتے ہین تیرے پروردگار کی رحمت کو ہمنے بانٹا ہی درمیان انکے گذران انکی کو جیسے زندگانی دنیا کے اور بلند مرتبہ کیا ہے بعض کو بعض پر تو کہ تمسخر پکڑے بعض انکا بعض کو یعنی چشم حقارت سے دیکھے واللہ اعلم اور رحمت پروردگار تیرے کی بہتر ہی اوس چیز سے کہ جمع کرتے ہین

تفسیر اللہ نے روزی دنیا کی تو انکی تجویز پر نہین بانٹی پیغمبری کیونکر دے انکی تجویز پر **مع** اول رحمت سے مراد نبوت ہی کہا مقاتل نے کیا انکے ہاتھ مین کنجیان رسالت کی ہین کہ رکھین اوسکو جہان چاہین اور معیشت کہتے ہین اوس چیز کو کہ جیتے ہین لوگ بسبب اوسکے یعنی رزق اونکے ہمنے بانٹا ہی الخ یعنی نہین سپرد کیا ہی ہمنے انکی ادنی چیز کی قسمت کو کہ وہ رزق ہی پس کیونکر سپرد ہونگے نبوت کہ جسکو چاہین اوسکو دیدیا یعنی ہین کہ جیسے فضیلت دی ہی ہمنے بعض کو بعض پر رزق مین پس ایسے ہی خاص کرتا ہون مین ساتھ نبوت کے جسکو چاہتا ہون اور بلند مرتبہ کیا ہمنے الخ یعنی بعضون کو قوی کیا ہی اور غنی اور آقا اور بعضون کو ضعیف اور فقیر اور خادم اور **لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا** کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ بڑے بعض اونکا یعنی غنی بعض کو یعنی فقیر کو خادم ساتھ دینے اجرت کے کہ اجرت دیکر کام کرواوے اوس سے اور دوسرے معنی یہ ہین کہ بعض بعض کو مسخر و تابعدار کرے غنی اپنے مال سے فقیر کو مسخر کرے کہ اجرت دیکر کام کرواوے اور فقیر اپنے عمل یعنی کام سے اغنیا کو مسخر و تابعدار کرے کہ اغنیا محتاج کام کے ہوتے ہین فقرا سے پس جمع بعض اونکا سبب زندگانی بعض کا اور انتظام دنیا ایک مدت تک باقی رہے اور اگر ایسا نہوتا تو کوئی کارو خدمت کسیکی نکرتا اور مال تمسخر چنتا اور انتظام دنیا نہ رہتا اور رحمت رب تیرے کی یعنی نبوت یا دین اللہ کا اور جو کچھ کہ تابع ہی اوسکے یعنی ملنا جنت وغیرہ کا بہتر اوس چیز سے کہ جمع کرتے ہین یعنی دنیا مین مال و متاع دنیا کے **مال معا جلا مسئلہ** قسمت یعنی اٹکل سے حصہ کا قابل قسمت کے ہو جانا ہی جمہور ائمہ کے نزدیک اسلیئے کہ شرکا کو شرکت مین کبھی ضرر بھی پہونچتا ہی اور قسمت نزدیک حنفیہ کے بمعنی بیع کے ہی اوس چیز مین کہ متفاوت ہو مانند زمین اور کپڑے کے پس بیع مرابحہ حصہ اپنے کی کسیکو جائز نہین اور جو کچھ کہ متفاوت نہو مانند مکیلات و موزونات اور معدودات کے کہ غیر متفاوت ہو مانند جوز کے پس قسمت اوسمین بمعنی اقرار اور تمیز حق کے ہی حتی کہ ہر ایک کو بیع مرابحہ حصے اپنے کی پہونچتی ہی اور اگر کوئی شریکون مین سے طلب قسمت کی کرے اور دوسرا مانع ہو اور اوس قسمت مین کچھ ضرر ہو پس اگر ضرر پانے والا ساتھ قسمت کے وہی طالب ہی تو قسمت نکرین والا مانع پر جبر اور قسمت کے کرین اور اجرت قاسم کی اوپر حنیفہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اوپر عدد رؤس شرکا کے ہی اور امام شافعی وغیرہ کے نزدیک بقدر حصون کے **بحث تنبیہ** آٹھ مسئلے جامع احیاء العلوم مین خوب آئے ہین کہ منجملہ اونکے ایک مسئلہ **نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ** کے متعلق ہی چونکہ وہ بہت مفید ہین بتقریب آیت مذکورہ کے واسطے نفع بھائی مسلمانون کے نقل ہوتے ہین آیا ہی کہ حاتم رحمہ اللہ کہ بڑے اولیا اللہ سے تھے اونکے اوستاد شقیق بلخی نے اونسے پوچھا کہ تو کتنی مدت سے میرے پاس رہتا ہی حاتم نے کہا تینتیس برس سے شقیق نے فرمایا کہ کتنا علم سیکھا تو نے اس مدت مین حاتم نے کہا آٹھ مسئلے سیکھے ہین شقیق نے کہا **اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ** میری عمر تیرے ساتھ صرف ہوئی اور تو نے آٹھ ہی مسئلے سیکھے حاتم نے کہا ای اوستاد جھوٹ بولنا تو مجھے اچھا لگتا نہین سچی بات تو یہی ہی کہ نہین سیکھے مینے سوائے آٹھ مسئلون کے کہا شقیق نے کہ بیان کر اون آٹھ مسئلون کو تا سنون مین کہا حاتم نے کہ ایک تو یہ ہی کہ مینے ہر نگاہ کی اس مخلوق کی طرف تو دیکھا مینے کہ ہر ایک دوست رکھتا ہی اپنے محبوب کو یعنی اپنی پیاری چیز کو مثلا کوئی مکان کو دوست رکھتا ہی کوئی عورت کو کوئی لباس کو کوئی مرغ کو کوئی بچون کو کوئی کسی چیز کو لیکن وہ محبوب اوسکا نام زیست ہی اوسکے پاس ہی بعد مرنے کے قبر مین کچھ ساتھ نہین جاتا

جب قبر مین جاتا ہی تو وہ محبوب جدا ہو جاتا ہی اوس سے پس مینے خیال کیا کہ اس فانی کو کیا محبوب رکھون پس نیکیون کو مینے اپنا محبوب کیا کہ جب مین قبر مین جاؤنگا تو میرا محبوب بھی میرے ساتھ جائیگا پس کہا شقیق نے اچھا خوب کیا تو نے یعنی واقعی یہی نیکیان یعنی نماز روزہ حج زکوۃ صدقہ دینا علم دین پڑھنا پڑھانا وغیرہ ڈنک ساتھ جائین گی اور جو روپیہ مال مثال تمام دم زیست ہی محبوب ہین مرے پر کون کسیکے کام آتا ہی پھر کہا شقیق نے کہ دوسرا مسئلہ کیا ہی کہا حاتم نے کہ نظر کی مینے اللہ تعالی کے اس قول مین وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ یعنی اور جو کوئی ڈرا اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے رہنے سے اور باز رکھا نفس کو خواہش نفسانی سے پس بلاشبہ اوسکا ٹھکانا جنت ہی پس کہا مینے اپنے دل مین کہ قول حق سبحانہ وتعالی کا حق ہی کچھ شبہ نہین اسمین پس کوشش کی مینے اپنے نفس پر بیچ دفع کرنے خواہش نفسانی کے یہان تک کہ خوب مطیع و متعبد مین طاعت الٰہی پر سبحان اللہ کیا اچھی سمجھ حاصل ہوئی کہ خواہش نفسانی کو دفع کرونگا تو اوسکے عوض مین جنت پاؤنگا اور واقع مین بات یہی ہی کہ جو کوئی خاوند حقیقی کے سامنے کھڑے رہنے سے ڈریگا اور خواہش نفسانی کو دفع کریگا خواہ مخواہ اچھی باتون کے کرنے پر مستعد ہوگا اور بری باتون سے بچیگا اور مستحق جنت کا ہوگا حیف ہی کہ ایسی دولت بے زوال کو ہاتھ سے دے اور اوسکے حاصل کرنے کی فکر نکرے پھر کہا حاتم نے کہ تیسرا مسئلہ یہ ہی کہ مینے جو نظر کی خلق کی طرف تو دیکھا کہ جس شخص کے پاس کوئی چیز قیمتی اور ذی قدر ہوتی ہی تو اوسکو بہت عزیز رکھتا ہی اور محافظت کرتا ہی اوسکی پھر نظر کی مینے اللہ تعالی کے اس قول مین مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۝ یعنی جو کچھ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ اللہ تعالی کے پاس ہی باقی ہی پس جب کچھ قیمتی اور ذی قدر چیز میرے ہاتھ لگی اوسکو بیصرف کیا مینے تو کہ باقی رہے میرے لیے اوسکے پاس حاصل یہ کہ لوگ جو کسی چیز کو عزیز رکھتے ہین اور محافظت کرتے ہین اوسکی یہ محض بیجا ہی کہ فانی کو کیا عزیز رکھنا چاہیے جو کچھ ہو اوسکے نام پر دیجیے تو کہ اوسکے خزانۂ غیب مین رہے اور بعد مرنے کے اسکے کام آوے ابد الآباد کو کیا خوب کہا ہی کسینے ۔ شعر ۔ ہر چہ داری صرف کن در راہ او ۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا ۔ چوتھا مسئلہ یہ ہی کہ مینے جو دیکھا اس خلق کی طرف تو دیکھا کہ ہر ایک رجوع کرتا ہی مال کی طرف اور حسب اور شرف نسب کی طرف پس مینے خیال کیا تو جانا کہ یہ سب ہیچ ہی پھر نظر کی مینے اللہ تعالی کے اس قول کی طرف کہ فرمایا ہی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۚ یعنی بیشک بزرگ و عزیز تم مین اللہ کے نزدیک بہت پرہیزگار تم مین کا ہی پس کوشش کی مینے تقوے کے حاصل کرنے مین تو کہ ہوؤن مین اللہ کے نزدیک بزرگ و عزیز تحاصل یہ کہ مال و جاہ وغیرہ کی کچھ حقیقت نہین اس سے اللہ تعالی کے نزدیک عزیز و ذی قدر نہین ہوتا بلکہ متقی زیادہ تر بزرگ اوتنا ہی اللہ کا پیارا ہوگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ ۚ یعنی جسکے عمل نے تاخیر کی اوسکا نسب کچھ کام نہین آتا اسی مضمون کا کسینے ہندی مین شعر کہا ہی ۔ شعر ۔ ذات بھات پوچھے نہین کوئے ۔ ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے ۔ پانچوان مسئلہ یہ ہی کہ دیکھا مینے خلق کو کہ بعضے بعضون پر لعن طعن کرتے ہین اور اصل اس سب کی حسد ہی پھر نظر کی مینے طرف قول اللہ تعالی کے نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ یعنی ہمنے تقسیم کی ہی درمیان انکے معیشت اونکی زندگانی دنیا مین پس چھوڑ دیا مینے حسد اور دوست رکھتا ہون خلق کو اور جانتا ہون کہ بلاشبہ قسمت اللہ تعالی کی جانب سے ہی کہ ہر ایک کے لیے جو کچھ مقدر ہی وہ پہونچتا ہی پھر حسد کر کر کیون کسیکو لعن و طعن کیجیے اور چھٹا مسئلہ یہ ہی کہ مینے دیکھا خلق کو کہ ظلم زیادتی کرتے ہین بعضے اونکے بعض پر اور جنگ و جدال کرتے ہین بعضے بعضون سے پس رجوع کی مینے اللہ تعالی کے اس قول کی طرف اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۚ یعنی بلاشبہ شیطان تمھارے لیے دشمن ہی پس پکڑو اوسکو دشمن پس فقط اوسی سے دشمنی باندھی مینے اور کوشش کرتا ہون مین اوس سے بچنے مین اسلیے کہ اللہ تعالی نے گواہی دی اوسپر کہ وہ دشمن میرا ہی پس ترک کی مینے

عداوت خلق کی ہو اسطے اور رسا تھوان مسئلہ یہ ہی کہ مینے جو خلق کو دیکھا تو دیکھا کہ ہر ایک اونمین سے طالب ہی کثرت مال کا پس دلیل کرتا ہی اپنے نفس کو اور داخل ہوتا ہی اوسچیز مین کہ نہین حلال ہی اوسکے لیے یعنی وجہ حرام سے مال کماتا ہی پھر نظر کی مینے طرف قول اللہ تعالی کے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا یعنی اور نہین ہی کوئی چلنے والا زمین مین مگر کہ اللہ پر ہو رزق اوسکا پس سمجھا مین کہ مین بھی تو ایک ادنھین زمین پر چلنے والون مین سے ہون کہ جنکا رازق ہی اللہ تعالی پر پس مشغول ہوا مین اوسچیز مین کہ اللہ تعالی کے لیے ہی مجبر یعنی اوسکی طاعت مین کہ مجبر لازم ہی مشغول ہوا مین اور ترک کی مینے وہ چیز کہ نہین اوسکے لیے اوسکے پاس ہی یعنی ہر ہے رزق کا کہ وہ متکفل ہی اوسکے لیے کچھ سعی نہین کرتا مین اور آٹھوان مسئلہ یہ ہی کہ مینے جو خلق کی طرف نظر کی تو دیکھا اونکو کہ کوئی بھروسا کرتا ہی اپنی زمین پر اور کوئی اپنی تجارت پر اور کوئی اپنی کاریگری پر اور کوئی اپنے بدن کی صحت پر پس تمام مخلوق بھروسا کیے ہوئی ہین مخلوق پر یعنی زمین وغیرہ سب چیزین اللہ تعالی کی پیدا کی ہوئی ہین اونپر بھروسا کرتے ہین پس مینے رجوع کی اللہ تعالی کے اس قول کی طرف وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ یعنی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہی اللہ تعالی پر پس وہ کافی ہی اوسکو پس بھروسا کیا مینے اوسی پر پس وہ کافی ہی مجکو پس جب حاتم یہ مسائل بیان کر چکے تو شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ای حاتم توفیق نیک دے تجکو اللہ تعالی مینے نظر کی علم توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان عظیم مین یہ مسائل خلاصہ انکے ہین پس جسنے عمل کیا ان مسائل پر عمل کیا چارون کتابون مذکورہ پر تمام ہوئے مسائل احیاء السلوم مین سے۔ اور ہر گاہ کہ قلیل و حقیر فرمایا امر دنیا کو اوسکے بعد ایسا مضمون بیان فرمایا کہ جس سے ثابت ہو قلیل و حقیر ہونا دنیا کا نزدیک اوسکے پس فرمایا ✤ مل ✤

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ

اور اگر یہ نہ ہوتا کہ لوگ ہو جاوین ایک دین پر تو ہم دیتے اونکو جو منکر ہین رحمن سے اونکے گھر انکو چھت روپے کی

وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۙ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۙ وَزُخْرُفًا ؕ

اور سیڑھیان جن پر چڑھین اور اونکے گھرون کو دروازے اور تخت جن پر لگ بیٹھین اور سونے کے ✤ ہو ✤

اور اگر نہوتا خطرہ کہ ہو جاوینگے سب لوگ ایک گروہ یعنی کفر پر جمع ہو جاوینگے نوالبتہ کرتے ہم واسطے اون لوگون کے کہ کفر کرتے ہین ساتھ خدا کے واسطے گھرون اونکے کے چھتین چاندی کی اور سیڑھیان بھی کہ اوپر اونکے چڑھتے ہین اور واسطے گھرون اونکے کے دروازے بھی چاندی کے اور تخت بھی کہ اونکے اوپر تکیہ لگا کر بیٹھتے ہین اور کرتے ہم واسطے اونکے زیور سونے کا ✤ تفسیر ✤ اگر نہوتا اندیشہ یعنی اگر خطرہ اسکا نہوتا کہ سب لوگ کفر پر جمع ہو جاوینگے تو کرتے ہم بسبب حقارت دنیا کے نزدیک اوسکے کافرون کے لیے چھتین اور سیڑھیان اور دروازے اور تخت تمام چاندی سے اور کرتے ہم اونکے لیے زخرف یعنی زینت ہر چیز سے اور زخرف کہتے ہین سونے کو اور زینت کو اور جائز ہی یہ کہ ہو اصل اسکی سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّزُخْرُفٍ یعنی بعضی چھتین چاندی سے اور بعضی سونے سے ✤ مل ✤ یعنی یہ سب چیزین چاندی اور سونے کی کر دیتے اور یا یہ معنی ہین کہ باوجود اوسکے سونا بھی دیتا مین اور یا تجمل ہست دیتا مین یعنی اگر نخوف ہوتا سب لوگون کے جمع ہونیکا کفر پر اور طلب دنیا پر تو مین کافرون کو ایسی آرائش اور مال دیتا اور اسمین تحقیر اور بیان مردود ہونے ان چیزون کا ہی نزدیک حق تعالی کے کہ بسبب نہایت مردود اور برے ہونے کے سوائے کافرون کے لیے نجا ہین چنانچہ اسی لیے فرماتا ہی کہ دنیا اتنی کافرون کے لیے دیتا کہ چھتین اور سیڑھیان اور دروازے اور تخت اونکے تمام سونے اور چاندی کے ہوتے لیکن نہین دیتا ہون تو سبب لغزش اور باز رہنے بعضے اہل ایمان کے عبادت اور اطاعت میری سے نون بسبب میل کرنے کے طرف انکے سبب تعجیل آدمی کے ✤ جبر ✤

وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

اور یہ سب کچھ نہین مگر برتنا دنیا کے جیتے اور بھلا گھر تیرے رب کے ہان اونھین کو ہو ڈر رکھتے ✤ ہو ✤

نصف ع ۱۰ ۲

اور نہیں ہے سب یہ مگر تھوڑی سی بہرہ مندی زندگانی دنیا کی اور آخرت نزدیک پروردگار تیرے کے پرہیزگاروں کے لیے ہے ۞ تفسیر آخرت یعنی ثواب آخرت پرہیزگاروں کے لیے ہی یعنی جو کہ بچتے ہین شرک سے ۞ حل ۞ مراد آخرت سے بہشت ہی اور حین اوسکا کہ پرہیز کرنے والون کو شرک اور گناہون اور طلب دنیا سے پونہچیگا اس لیے کہ اونھون نے سرعت زوال متاع حیات دنیا کی اور بیوفائی دنیا کی اور اوسکو دوست رکھنے والا ہونے آجان کر اور اِلَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا جَيِفَةٌ وَطَالِبُوْهَا كِلَابٌ کو سنکر اوس سے بیزار ہوئے ہین اور صحیح حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر قدر ہوتی دنیا کی نزدیک اللہ کے برابر پر پشے کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اوس سے ایک قطرہ پانی کا اور یہ بھی آیا ہی کہ کہا راوی نے تھا مین اور لوگون مین کہ کھڑے رہے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بکری کے بچے مردار پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا دیکھتے ہو تم اس بکری کے بچے کو کہ ذلیل وخوار ہوا اپنے مالک کے نزدیک جس وقت کہ ڈال دیا اوسنے اسکو پس کہا اونھون نے اسکے ذلیل وخوار ہونے سے کہ ڈال دیا ہی اسکو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دنیا خوار تر ہی اللہ کے نزدیک اس بکری کے بچے سے اپنے مالک کے نزدیک ۞ روایت کیین یہ دونون حدیثین معالم مین مع اسناد کے ۞ اور کچھ احوال دنیا کا اور سلا اوسکا سورۂ نساء مین مذکور ہی اور حاصل یہ کہ اہل دنیا کو سلامتی گناہون سے ممکن نہین مگر جسکو محفوظ رکھے اللہ تعالی اور یہ بہت نادر ہی کیونکہ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قول مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور طالب حق کو خود محال ہی کہ باوجود حب دنیا کے وصل باکرامت خیر پہونچے پس اجتناب اوسے ضرور ہی رسول علیہ السلام ساتھ اوس کمال وقوت کے دعا فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَفَافًا یعنی یا اللہ رزق آل محمد کا اسقدر کہ جس سے جان بچ رہے اور کسیکی کیا حقیقت ہی اور یہ غرور شیطان اور نفس کا ہی کہ لوگ بلکہ اکثر فقراء دنیا کو مذموم نہین جانتے اور اوسکو مخل راہ حق کا نہین سمجھتے اور اسی لیے کمال حقیقی سے بے بہرہ رہتے ہین ۞ نکتہ ۞ ایک محقق فرماتے ہین کہ آیت وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ سے یہان تک اشارہ ہی طرف اسکے کہ طریقہ مقربون کا ترک کرنا شرک ظاہری اور باطنی اور بے غیرتی کا ہی تو راہ خدا کی پاوین اور آیت وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ سے معلوم ہوا کہ عظیم وہ ہی کہ خدا تعالی کے نزدیک عظیم یعنی بزرگ ہو جیسے کہ اور جا یا فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ یعنی بہت بزرگ وعزیز تم مین نزدیک اللہ کے وہ ہی کہ جو بہت پرہیزگار ہو تم مین اگرچہ ظاہر مین گمنام اور ذلیل اور محتاج ہو اور آیہ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ سے معلوم ہوا کہ تقسیم رحمت قرب اور کمال اور وصال کی اور معیشت ظاہری اور باطنی کی قسم توکل اور قناعت اور رضا اور رفع درجات عالیہ اور مانند اسکے سے سب من جانب اللہ اور فضل اوسکے سے ہی جسکو مستحق جس چیز کا جانتا ہی عطا فرماتا ہی اور رحمت اور قرب بہتر تمام فضائل وکمالات سے ہین اور آیت لَوْلَا اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ الخ سے صریح معلوم ہوا کہ پہونچنا تمام کمالات کو مشروط ہی ساتھ ترک کرنے حب دنیا اور اختیار کرنے تقوی کے ماسوی اللہ سے کیا خوب کہا جس کسینے کہا نظم ہر کس کہ رخ از متاع فانی برتافت ۞ واندر طلب دولت باقی بشتافت ۞ آنجا کہ کمال ہمتش رہ دید ۞ وان چیز کہ مقصود دلش بود یافت ۞ بحث ۞ ابن مسعود سے آیت نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الخ کی تفسیر مین منقول ہی کہ کہا سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالی نے تقسیم کیا درمیان تمہارے اخلاق تمہارے کو جیسا کہ تقسیم کیا درمیان تمہارے رزقون تمہارے کو اور بلاشبہ اللہ تعالی دیتا ہی دنیا اوسکو کہ دوست رکھتا ہی اور اوسکو کہ نہین دوست رکھتا ہی اور نہین دیتا ہی دین مگر اوسی کو کہ دوست رکھتا ہی اوسکو پس جسکو دیا اللہ نے دین پس تحقیق دوست رکھا اوسکو ۞ درمنثور ۞ دنیا کا فانی ہونا اور برائی اوسکی اور ثواب آخرت کا ملنا متقیون کے لیے بیان کر کے اب گویا فرماتے ہین کہ اس فانی کو چھوڑو اور ذکر اللہ کو کہ اوسکا ثمرہ ابدالآباد حاصل رہیگا اور آخرت مین اوسکے سبب سے بہت کچھ پاؤگے اختیار کرو

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ○

اور جو کوئی آنکھین پھیرے ۞ رحمن کی یاد سے ہم اوسپر تعین کرین ایک شیطان پھر وہ رہے اوسکا ساتھی ۞ صف

اور جو کوئی غافل ہووے یاد خدا سے متعین کرتے ہین ہم اوسکے لیے ایک شیطان پس وہ شیطان اوسکے لیے ہمنشین ہوتا ہی ۔ تفسیر ۔ معنی مَنْ یَّعْشُ کے یہ ہین کہ دیدہ و دانستہ اندھا بنتا ہی ذکر خدا سے کہ قرآن ہی یعنی جانتا ہی کہ وہ حق ہی اور پھر تجاہل کرتا ہی مانند قول اللہ تعالی کے وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ یعنی انکار کیا اوسکا حال انکہ بالیقین جانا اوسکو نفسون اونکے نے سائل یہ کہ جو کوئی قرآن سے اور اوسکی چیزون سے کہ اوسمین ہی قسم حلال اور حرام اور احکام سے مونہہ موڑتا ہی اور خدا کے عذاب سے نہین ڈرتا اور اوسکی رحمت کا امیدوار نہین ہوتا ایک شیطان ساتھی اوسکا ہمیشہ کو رہتا ہی اور اوسکو بہکاتا رہتا ہی تو کہ مستحق اوسکے عذاب کا کیسے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یعنی ہیچ تفسیر نُقَيِّضْ کے کہ مسلط کرتے ہین ہم اوسپر شیطان کو پس وہ اوسکے ساتھ رہتا ہی دنیا اور آخرت مین باعث ہوتا ہی اوسکو گناہون پر اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو مداومت کرتا ہی قرآن پر نہین پاس آتا اوسکے اونہین مضاف ہوتا اوسکا شیطان اور روایت ہی محمد بن عثمان مخزومی سے کہ قریش نے کہا یعنی آپسمین کہ متعین کرو واسطے ہر شخص کے اصحاب محمد سے ایک شخص کو کہ پکڑے اوسکو پس متعین کیا اونھون نے واسطے ابی بکر کے طلحہ بن عبید اللہ کو پس آیا وہ ابو بکر کے پاس کتنے ایک آدمیون کے ساتھ پس کہا ابو بکر نے طرف کس چیز کے بلاتا ہی تو مجکو کہا طلحہ نے کہ بلاتا ہون مین تجکو طرف عبادت لات و عزی کے کہ نام بتون کا ہی کہا ابو بکر نے کون ہی لات کہا طلحہ نے کہ وہ رب ہمارا ہی کہا ابو بکر نے اور کون ہی عزّٰی کہا سبحان اللہ کی کہا ابو بکر نے پس کون ہی مان اونکی پس چپ ہو رہا طلحہ اور نجواب دیا ابو بکر کو پھر کہا طلحہ نے اپنے یار دوسرے کہ جواب دو اس شخص کو پس سکوت کیا قوم نے پس کہا طلحہ نے اوٹھا اے ابو بکر اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا الخ یعنی مصداق آیت کے اور باقی کافر تھے کہ اونھون نے حق سے دیدہ و دانستہ اعراض کیا اونپر شیطان مسلط تھے کہ وہ راہ حق پر نہین آنے دیتے تھے اونکو ۔ مثنوی ۔ معاصی بحر دریا منتون

وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○

اور وہ اونکو روکتے ہین راہ سے اور سمجھتے ہین کہ ہم راہ پر ہین ۔ مثنوی

اور تحقیق شیاطین باز رکھتے ہین آدمیون کو راہ خدا سے اور آدمی جانتے ہین کہ وہ راہ پانے والے ہین ۔ ۱۲ ۔

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ○

یہان تک کہ جب آوے ہمپاس کہے کسی طرح مجھ مین اور تجھ مین فرق ہو مشرق مغرب کا سا کہ کیا برا ساتھی ہی ۔ مثنوی

اوسوقت تک کہ آدمی آوے یعنی روز قیامت کے آگے ہمارے کہیگا ساتھ شیطان بننے کے اوسکا کاش درمیان میرے اور درمیان تیرے مسافت مشرق اور مغرب کی ہوتی پس برا ہمنشین ہی تو ۔ تفسیر ۔ یعنی دنیا مین شیطان کے مشورے پر چلتا ہی اور وہان اوسکی صحبت سے پچتاویگا اس طرح کا ساتھی شیطان کیسیکو جن ملتا ہی کسیکو آدمی ۔ مثنوی ۔ سعید جبیر سے منقول ہی ہیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا کہ کہا پونہچا ہمکو کافر جب وٹھایا جاویگا اپنی قبر سے ہاتھ مین ہاتھ ہوئیگا اوسکے شیطان کا انہین جدا ہوئیگا اوس سے یہان تک کہ لیجاویگا اون دونون کو اللہ تعالی طرف دوزخ کے پس وہ وقت ہوگا کہ کہیگا يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ۔ کہا راوی نے اور ایسر مومن پس متعین ہوگا اوسپر فرشتہ یہان تک کہ حکم کیا جاوے درمیان لوگون کے اور لیجایا جاوے طرف جنت کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی تم مین سے کوئی مگر اوسکے ساتھ شیطان ہی کہا صحابہ نے اور آپکے ساتھ بھی ہی یا رسول اللہ فرمایا اور میرے ساتھ بھی ہی لیکن اللہ تعالی نے مدد کی ہی میری اوسپر پس سلامت رہتا ہون مین سے مسلمان گیا ہی یہ اور روایت مین آیا ہی پس نہین حکم کرتا مجکو مگر خیر کا ۔ اور وہب بن منبہ سے منقول ہی

کہ کہا نہین تو آدمیون مین سے کونی مگر کہ اوسکے ساتھ شیطان ہی کہ متعین ہی اوسپر یہ کافر پس کہاتا ہی شیطان ساتھ اوسکے طعام اوسکے اور پیتا ہی ساتھ اوسکے پانی اوسکے سے اور سوتا ہی ساتھ اوسکے اوسکے بچھونے پر اور ایسے مومن پس الگ رہتا ہی اوس سے شیطان منتظر رہتا ہی کہ کب غافل ہو یا فریب مین آوے پس ہت گرتا ہی اوسپر اور بہت محبوب آدمیون مین سے طرف شیطان کے بہت کھانے والا برا بخیل ہی + در منثور +

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ○

اور کچھ فائدہ نہین تمکو آج کے دن جب تم ظالم تھہرے اس سے کہ تم عذاب مین شامل ہو + مو +

اور کہین ہم ہرگز نہ نفع کریگا تمکو آج از بسکہ ستم کیا ہی تمنے یہ کہ عذاب مین باہم شریک ہو + تفسیر + یعنی کافر کہینگے خوب ہوا کہ انھون نے ہمکو عذاب مین ڈلوایا یہ بھی نہ بچے لیکن اوسکو کیا فائدہ اگر دوسرا بھی پکڑا گیا + مو + اِذْ ظَّلَمْتُمْ کے معنی یہ ہین کہ جب صحیح ہوا ظلم یعنی کفر تمھارا اور ظاہر ہوگیا اور نہ باقی رہا تمھارے لیے اور نہ کسیکے لیے شبہ اس بات مین کہ تم ظالم تھے اور اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ الخ کے معنی یہ ہین کہ نہین نفع دیگا تمکو شترک کہ تمھارا عذاب مین باہونا تمھارا مشترک عذاب مین جیسا کہ تھا تم دنیا مین تمھارا ہم پلہ ای خوش تا دل کو دنیا مین اور بعضون نے یہ معنی اسکے کہے ہین کہ ہرگز نہین نفع دیگی تمکو یہ آرزو یا عذر وندامت کرنی اسلیے کہ تم عذاب مین مشترک ہو بسبب شریک ہونے تمھارے کے اوسکے سبب ہین کہ وہ کفر ہو + مد +

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

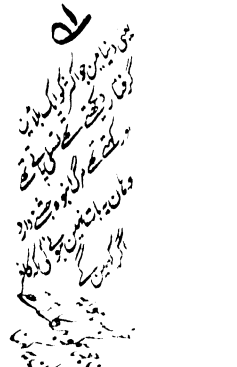
سو کیا تو سُنا دیگا بہرونکو یا سُجھا دیگا اندھونکو اور مریض غلطی مین بھٹکنون کو + مو +

ای محمد کیا تو سُنا سکتا ہی بہرون کو یا راہ دکھا سکتا ہی اندھون کو اور اوسکو کہ ہی گمراہی ظاہر کے ہی + تفسیر + بہرون کو یعنی جو کہ سماع قبول نہین رکھتے اور اندھون کو یعنی جو کہ ایسے کے اندھے ہین اور اونکو کہ ہی گمراہی ظاہر کے ہین یعنی جو کہ اللہ کے علم مین ایسے ہین کہ مرینگے گمراہی پر یعنی پس یہ نہین ایمان لانے کے + مو +

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ○ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ○

پھر اگر کبھی ہم تجکو لے گئے تو ہمکو اسی سے بدلا لینا یا تجکو دکھاوین جو اونکو وعدہ دیا ہی تو یہ ہمارے بس مین ہین + مو +

پس اگر اس عالم سے لیجاوین ہم تمکو پس البتہ ہم اس جماعت سے بدلا لینے والے ہین یا یہ کہ دکھاوین ہم تجکو جو کچھ کہ وعدہ کیا ہمنے ساتھ اونکے پس تحقیق ہم اونپر قادر ہین + تفسیر + یعنی اگر وفات دینگے ہم تمکو پہلے اسکے کہ مدد دین ہم تمھاری اونپر اور ٹھنڈک ڈالین مومنون کے سینون مین اونکی جانب سے تو ہم اونسے سخت بدلا لینگے آخرت مین یا دکھاوین الخ یعنی پہلے وفات دینے تمھارے کے سو ہوا روز بدر کے اور ہیان اونکے شدت کفر اور گمراہی کا کیا ساتھ قول اپنے کے اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ الخ پھر ڈرکا دنیا اور آخرت کے عذاب کا ساتھ قول پاک اپنے کے فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ آخر دس آیتون تک + مد + یعنی اگر وفات دین ہم تمکو پہلے اسکے کہ عذاب کرین ہم اونکو پس ہم اونسے بدلا لینگے ساتھ قتل کرنے کے بعد تمھارے یا دکھاوین ہم تمھارے حیات مین عذاب جو وعدہ کیا ہی ہمنے اونسے پس ہم قادر ہین جب چاہین عذاب کرین اونپر اور مراد ہین اونسے مشرکین مگر بدلا لیا اللہ تعالی نے اونسے روز بدر کے اور یہ قول اکثر مفسرون کا ہی اور حسن اور قتادہ نے کہا کہ مراد اس سے اہل اسلام ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے کہ ہوا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت عتاب الہی اونکی امت مین پس اکرام کیا اللہ نے اپنے نبی کا کہ لے گیا اونکو اس عالم سے اور نہین دکھائی اونکی امت مین مگر وہ چیز کہ ٹھنڈی کرے اونکی آنکھ کو اور بچایا عتاب سے بعد حضرت کے کہا انس نے کہ سدھارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی رہی نقمہ یعنی عتاب الہی یہ ہی پس نہین دکھائی اللہ تعالی نے اپنے نبی کو اونکی



امت مین کوئی پیغمبر ناگوار معلوم ہوا ونکو یہان تک کہ وفات پائی اور نہین تمھاکو کوئی نبی کبھی مگر دیکھا عذاب اپنی امت مین مگر نبی تمھارے صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت کیا گیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دکھائے گئے اور جو چیز کہ پہنچیگی امت اونکی کو بعد اونکے پس نہین دیکھے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے شی کرتے یہان تک کہ وفات ہوئی اونکی معاً درمنثور

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

سو تو مضبوط رہ اوسی پر جو تجکو حکم آیا ہی تو ہی بے شک سیدھی راہ پر ہی موضح

پس محکم پکڑ اوسکو کہ وحی بھیجی گئی طرف تیرے یعنی تمسک کر قرآن پر اور عمل کر اوسپر تحقیق تو راہ راست پر ہی یعنی اسلام دین پر ہی کہ نہین مین کجی

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ○

اور یہ قرآن البتہ نصیحت ہیگا تیرا اور تیری قوم کا اور آگے تمسے پوچھ ہوگی موضح

اور تحقیق قرآن نصیحت ہی تیرے لیے اور تیری قوم کے لیے اور تم پوچھے جاؤگے تفسیر یا یہ معنی ہین اپنے کہ یہ جو شرف کا ہی تیرے لیے اور تیری قوم کے لیے اسلیے کہ اوترا ہوا اونکی لغت مین اور پوچھے جاؤگے اس نعمت کی قیامت کو پوچھا جاویگا کہ تمنے اسکا حق کیسا ادا کیا اور کیسی تعظیم کی تمنے اسکی اور کیسا شکر ادا کیا اس نعمت کا کہا عدی بن حاتم نے کہ تھا مین بیٹھا ہوا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آگاہ ہو بلاشبہہ اللہ نے جانا جو کچھ کہ تیرے دل مین ہی یعنی محبت اپنی قوم کی پس خوش کیا مجکو اونکے حق مین پس فرمایا وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ○ پس کیا ذکر و شرف تیری قوم کے لیے اپنی کتاب مین پھر فرمایا وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ○ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ یعنی اور ڈرا کنبے اپنے کو کہ بہت قریب ہین اور پست کر بازو اپنے کو واسطے اونکے کہ اتباع کرین تیرا مؤمنون مین سے مراد ہی قوم تیری پس شکر ہی اللہ کا کہ کالا صدیق تیری قوم سے اور امام تیری قوم سے بلاشبہہ اللہ نے اولٹ پلٹ کیا ہندون کو پیٹھ کے بل اور پیٹ کے بل یعنی خوب غور سے انکو ملاحظہ فرمایا پس ہوئے بہترین عرب قریش اور درودرخت سبارک ہین جسکا ذکر کیا اللہ نے اپنی کتاب مین وَمَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ یعنی اور مثال کلمہ طیب کی مانند درخت طیب کے ہی مراد اس سے قریش ہین اَصْلُهَا ثَابِتٌ یعنی جڑ اوسکی ثابت ہی یعنی فرماتا ہی کہ جڑ اوسکی کرم ہی کہ وہ ثابت ہی وَفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ یعنی اور شاخین اوسکی آسمان مین ہین یعنی فرماتا ہی وہ شرف ہی کہ مشرف کیا اونکو اللہ نے بسبب اوس اسلام کے کہ ہدایت کیا اونکو واسطے اوسکے اور گردانا اونکو اہل اوسکا پھر اوتاری اونکے حق مین ایک سورت کتاب اللہ سے مکے مین کہ وہ لَاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ہی آخر تک کیا عدی نے حاتم سے کہ نہین دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشی کہ دیکھا مینے اونکو اوسکے سامنے قریش ساتھ خبر کے کبھی مگر کہ خوش کردیا اونکو ذکر نے حضرت کو یہان تک کہ ظاہر ہوتی تھی وہ خوشی سب لوگون کے لیے سامنے حضرت کے اور تھے حضرت بکثرت اوقات پڑھتے یہ آیت وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ○ الدرالمنثور

وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ ۭ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ○

اور پوچھ کہ جو رسول بھیجے ہمنے تجھ سے پہلے کبھی ہمنے رکھے ہین رحمن کے سوا اور حاکم کہ پوجے جاوین موضح

اور پوچھ احوال اونکے کہ بھیجے تھے ہمنے پہلے تجھ سے پیغامبر اپنے کیا مقرر کیے تھے ہمنے سوا خدا کے معبود داد کہ پرستش کیجاوے اونکی تفسیر یعنی کسی دین مین شرک نہین روا رکھا اور پوچھ دیکھ یعنی جسوقت اونکی ارواح سے ملاقات ہوا اونکے احوال کی کتابون سے تحقیق کر موضح نہین ہی مراد رسولون سے سوال کرنے سے حقیقت سوال کرنے کی ولیکن یہ مجاز ہی نظر کرنے سے اونکے ادیان مین اور دریافت کرنے سے اونکے

دین والوہیت کہ آیا عبادت بتون کی کبھی کسی ملت مین ملتون انبیا کے سے ہوئی بھی ہی اور حضرت کو کفایت کیا نظر کرنے اور تفحص کرنے سے نظر کرنا کتاب اللہ مین کہ معجزاور مصدق ہی اگلی کتابون کی اور کافی ہوئی حضرت کو خبر دینی اللہ تعالی کی اس بات مین ساتھ اس آیت کے وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا یعنی کفار عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے اوس چیز کو کہ نہین اوتاری ساتھ اوسکے دلیل اور خود یہ آیت کافی ہی حاجت اس آیت کی نہین اور ابن عباس سے ہی کہ جب آنحضرت کو معراج ہوئی تو بھیجا اللہ تعالی نے آنحضرت کے لیے آدم کو اور رسولون کو کہ اونکی اولاد مین ہین پھر اذان دی جبرئیل نے پھر تکبیر کہی اور کہا اے محمد آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ اونکو پس نماز پڑھائی آنحضرت نے اونکو پھر جب فارغ ہوئے نماز سے تو کہا اونسے جبرئیل نے سَلْ يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا الخ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پوچھتا مین کفایت کرتا ہی مجکو یعنی فرمانا اللہ تعالی کا اور یہی قول زہری اور سعید بن جبیر اور ابن زید کا ہی کہ کہا اونھون نے جمع کیے گئے حضرت کے لیے رسول شب معراج مین اور حکم کیا سوال کرنے کا اونسے پس نہین شک کیا حضرت نے اور نہین پوچھا اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین سَلْ أُمَمَ مَنْ أَرْسَلْنَا یعنی رسولون کی امتون سے کہ وہ یہود و نصاری ہین پوچھو اونسے پوچھنا گویا انبیا سے پوچھنا ہی کہ وہ رسولون کی کتابون سے خبر دینگے اور معنی اس سوال کے ثابت کرنا اس بات کا ہی بہت پیغمبرون کے لیے کہ وہ باطل پر ہین ۞ مد ۞ معا ۞ تنبیہ ۞ مقصود تمام رکوع کا یہ ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ اللہ کے ذکر اور قرآن پر عمل کرنے کو پکڑے رہے یکا موحد اور متبع سنت کا ہووے اور اپنی اوقات ایسی باتون مین مصروف رکھے کہ جنکے کرنے سے خاوند حقیقی راضی رہے اور ہر دم و ہر ساعت لرزان ترسان اور امیدوار اوسکی رحمت کا رہے اور اوسکی یاد مین مشغول اور شیطان سے بیزار اور اوسکو دشمن سمجھتا اور موت کو یاد کرتا رہے والا شیطان مسلط ہوگا ۞ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماویگا اللہ جل ذکرہ کا لودوزخ سے اوسکو کہ یاد کیا مجکو ایک وقت یعنی اخلاص و توحید سے یا ڈرا مجھسے کسی جگہ مین یعنی باز رکھا نفس کو گناہ کرنے سے کہا عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ پوچھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے معنی اس آیت کے وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ الخ یعنی اور وہ لوگ کہ دیتے ہین اور دل اونکے ڈرتے ہین کیا یہ وہ لوگ ہین کہ پیتے ہین شراب اور چراتے ہین فرمایا نہین اے بیٹی صدیق کی ولیکن یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین اور وہ ڈرتے ہین یہ کہ نہ قبول کیا جاوے اونسے یہ وہ لوگ ہین کہ جلدی کرتے ہین بھلائیون مین اور آیا ہی کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتی دو تہائی رات کھڑے ہوتے پس کہتے يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ یعنی اے لوگون یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آیا پھلا نفخہ پیچھے آویگا اوسکے نفخہ دوسرا آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی ۞ اور آیا ہی کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے پس دیکھا لوگون کو کہ وہ ہنس رہے ہین فرمایا آگاہ ہو تحقیق تم اگر بہت کرتے یاد لذتون کی توڑنے والی کی کہ وہ موت ہی تو البتہ باز رکھتی تمکو اوس چیز سے کہ دیکھتا ہون مین یعنی ہنسنا چھوڑ دیتے پس بہت کرو یاد لذتون کی توڑنے والی کی کہ موت ہی پس تحقیق نہین گذرتا قبر پر کوئی دن مگر کہ بولتی ہی پس کہتی ہی مین گھر غریبی کا ہون اور مین گھر تنہائی کا ہون اور مین گھر مٹی کا ہون اور مین گھر کیڑون کا ہون اور جب دفن کیا جاتا ہی بندۂ مومن تو کہتی ہی اوسکے لیے قبر مرحبا و اهلا یعنی فراغت کی جگہ آیا تو اوپنے اہل مین آیا آگاہ ہو بلاشبہہ تو تھا بہت محبوب میرے نزدیک اونمین سے کہ چلتے ہین مجھپر پس جب حاکم ہوئی مین تجھپر آج اور آیا تو طرف میرے پس قریب ہی کہ دیکھیگا تو سلوک میرا ساتھ اپنے فرمایا پس فراخ ہوتی ہی قبر اوسکے لیے بقدر پہونچنے نظر اوسکی کے اور کھولا جاتا ہی اوسکے لیے دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہی بندۂ بدکار یا کافر کہتی ہی اوسکے لیے قبر لا مرحبا و لا اهلا یعنی نہ فراغت کی جگہ تعجب ہے اوسکو اپنے اہل مین آیا تو آگاہ ہو تحقیق تھا تو میرے نزدیک بہت دشمن اونمین سے کہ چلتے ہین مجھپر پس جب حاکم ہوئی مین آج تجھپر اور آیا تو طرف میرے

پس قریب ہی کہ دیکھیگا تو کام میرا ساتھ اپنے فرمایا حضرتؐ نے پس ملتی ہی قبر تو سپر ہیان تک کہ ادھر کی اودھر نکلیاتی ہین پسلیان اوسکی کہا راوی نے اور اشارہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اونگلیون اپنی کے پس داخل کیا بعض اونکی کو اندر بعض کے فرمایا آنحضرت نے اور تعین ہوتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے اگر تحقیق ایک اونمین سے پھنکارا مارے زمین مین تو نہ اگا وے زمین کچھ جب تک کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہین اوسکو اور ڈستے ہین اوسکو یہان تلک کہ لایا جاوے اوسکو طرف حساب کے کہا راوی نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ یعنی سوا اسکے نہین کہ قبر ایک باغ ہی جنت کے باغون مین سے یا ایک گڑھا ہی دوزخ کے گڑھون مین سے ۔ کہا انس نے کہ تحقیق تم البتہ کرتے ہو عمل کہ وہ تمہاری آنکھون مین بال سے زیادہ باریک مین گنتے تھے ہم اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین موبقات سے یعنی ہلاک کرنے والے یعنی صغیرہ گناہون کو تم حقیر اور چھوٹا جانتے ہو اور ہم اونکو مہلکات سے گنتے تھے فرمایا آنحضرت نے اسی عایشہ بچا تو اپنے تئین صغیرہ گناہون سے اسلیے کہ واسطے اوسکے اللہ کی طرف سے مطالبہ کرنے والا ہی یعنی ملا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا مجکو میرے رب نے ساتھ نو باتون کے ساتھ خوف خدا کے پوشیدہ اور ظاہر مین اور ساتھ بات عدل کے غصہ اور خوشی مین اور ساتھ میانہ روی کے فقر اور غنا مین اور ساتھ اس بات کے کہ ملاؤن رحم کرون مین اوس سے کہ کاٹے مجسے اور دونمین اوسکو کہ محروم رکھے مجکو اور عفو کرونمین اوس سے کہ ظلم کرے مجپر اور ساتھ اسکے کہ ہووے خاموشی میری فکر اور گویائی میری ذکر خدا اور نظر میری عبرت اور حکم کرونمین ساتھ اچھی باتون کے ۔ **مشکوۃ ۔ تنبیہ** ۔ اب کچھ حائین نہا مفید تقریر کرنے کر اللہ کے کہ اس کوع مین اوسکے اعراض پر تنبیہ فرمائی لکھی جاتی ہین تو بھائی مسلمانون کو فائدہ دین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت شام اور صبح کے تین تین بار رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا رَسُوْلًا ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ راضی کرے اوسکو یعنی روز قیامت کے ۔ اور روایت کی طبرانی نے ساتھ سند حسن کے منذری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت صبح کے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا پس مین ضامن ہون اوسکا البتہ پکڑونگا مین ہاتھ اوسکا یہان تک کہ داخل کرونگا مین اوسکو جنت مین اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی عطا بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا وقت شام کے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا پس تحقیق پونچا حقیقت ایمان کو ۔ اور روایت کی مستغفری نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کہ صبح کرے تو تین بار اور جسوقت کہ شام کرے تو تین بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پس بلاشبہہ یہ کلمہ شفا ہی نینا نوین بیماریون سے اور ادنی اونکا ہم یعنی فکر ہی ۔ اور روایت کی طبرانی نے اوسط مین اور مستغفری نے ساتھ سند حسن کے سمرۃ بن جندب سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جسنے کہا وقت صبح کے اور شام کے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنْتَ تَقْدِرُ مِنِّيْ وَاَنْتَ تُطْعِمُنِيْ وَاَنْتَ تَسْقِيْنِيْ وَاَنْتَ تُمِيْتُنِيْ وَاَنْتَ تُحْيِيْنِيْ ۔ نہین مانگے اللہ تعالی سے کوئی چیز مگر کہ دیتا ہی وہ اوسکو پس ملا مین عبد اللہ بن سلام سے پس سنا ان کی سے اوسنے یہ حدیث پس کہا اونھون نے کہ یہ کلمے دیے تھے اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو دعا کرتے تھے ساتھ انکے ہر روز سات بار پس نہین مانگے تھے اللہ سے کچھ مگر کہ دیتا تھا اونکو وہ ۔ داعی الفلاح فی اذکار الصباح والمساء للسیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح و شام کو تین بار یہ دعا پڑھتا ہی تو اوسدن رات مین ناگہانی بلا نہین پہونچتی اوسکو بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور روایت ہی معقل بن یسار صحابی سے کہ جسنے یہ اعوذ پڑھی تعین ہوتے ہین اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا مغفرت کی کرتے مین اوسکے لیے

اور اگر مرتا ہی شہید مرتا ہی اور صحیح مسلم مین ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آج کی رات ایک بچھو نے کاٹنے سے کیا ایذا دی آپ نے فرمایا اگر کہتا تو بسوقت کہ شام کرتا اعوذ آخر تک تو ضرر نہ پہنچاتا تجکو اور جو کوئی منزل پر اوترا یہ پڑھے تو ضرر نہین کرتی کوئی چیز جب تک کہ کوچ کرے وہ اعوذ یہ ہی اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اور تین تین بار پڑھے صبح وشام اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پھر پڑھے یہ آیتین هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ آخر سورہ حشر تک تو اسکی فضیلت یہ آئی ہی کہ فرمایا رسول نے اصلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اعوذ مذکور سمیت تین آیتون اخیر سورۂ حشر کے پڑھتا ہی صبح کو تو تعین کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا مغفرت کی کرتے ہین اوسکے لیے شام تک اور اگر اوس دن مین مرتا ہی شہید مرتا ہی اور جو شام کو پڑھے یہی درجہ پاتا ہی اور فرمایا کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کا صبح وشام مین تین تین بار پڑھنا کفایت کرتا ہی ہر چیز سے یعنی دفع کرتا ہی ہر بُرائی کو اور فرمایا کہ جو کوئی یہ دونوں آیتین یعنی آیت الکرسی اور آیت ابتدا سورۂ غافر کی صبح کو پڑھتا ہی محفوظ رہتا ہی یعنی سب بلیات سے اور شیطانون سے بسبب تک انکی کے شام تک اور جو شام کو پڑھتا ہی صبح تلک محفوظ رہتا ہی بسبب تک انکی کے آیت الکرسی تو سورہ بقر کی ہی اور آیت ابتدا غافر کی یہ ہی حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۝ اور فرمایا کہ جو کوئی صبح وشام یہ آیت سات سات بار پڑھے تو کفایت کرتا ہی اللہ تعالی غم دنیا اور آخرت اوسکے کو وہ یہ ہی حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ یہ سب روایتین مشکوۃ اور حصن حصین وغیرہما حدیث کی کتابون مین ہین اور جسکو زیادہ شوق ذکر اللہ کا ہو وہ ظفر جلیل اور وظیفہ مسنونہ مین سے دیکھکر ورد مقرر کرے ردّ مشرکون کا کرکر اب آگے قصہ حضرت موسی علیہ السلام کا بیان ہوتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لیے اور اوسوقت کے یہود وغیرہ کے قائل کرنے کے لیے کہ تم جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین مانتے ہو باوجود جاننے حقیقت اوسکی کے اور دیکھنے معجزات اوسکے کے ایسے ہی حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ معاملہ کرتے تھے اوسوقت کے کفار باوجود دیکھنے معجزات اوسکے کے لیکن اوس زمانے سے تباہ وخراب اور معذب ہوئے ایسے ہی تمھارا حال بھی ہو تو کیا عجب +

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

اور بیشک بھیجا ہمنے موسی اپنی نشانیان طرف فرعون اور اوسکے سردارون کے تو کہا مین بھیجا ہون جہان کے صاحب کا +مو+

اور تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھ نشانیون اپنی کے طرف فرعون کے اور اشراف قوم اوسکی کے پس کہا موسی نے تحقیق مین پیغمبر ہون پروردگار عالمون کا + **تفسیر** + نشانیون سے مراد ید بیضا اور عصا وغیرہ معجزات موسی علیہ السلام کے ہین اور مَلَائِہٖ سے قبط + اور حضرت موسی علیہ السلام نے جب کلام مذکور کہا نہ مانا اونھون نے اونکو یہ محذوف ہی دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا + مد +

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰیٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا یَضْحَكُوْنَ ۝

پھر جب لایا اون پاس ہماری نشانیان وہ تو لگے اونپر ہنسنے +مو+

پس جب کہ آیا موسی اونکے پاس ساتھ نشانیون ہماری کے ناگہان وہ اون نشانیون سے ہنسنے تھے + **تفسیر** + یعنی مسخر کرتے تھے ساتھ اونکے اور کہتے تھے اونکو سحر + مد +

وَمَا نُرِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ز وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝

اور جو دکھلاتے تھے ہم اونکو نشانی سو دوسری سے بڑی اور پکڑا ہمنے اونکو کلیف مین شاید وہ باز آوین +مو+

اور نہین دکھلاتے تھے ہم اونکو کوئی نشانی مگر وہ بزرگتر تھی قرین اپنے سے اور گرفتا کیا ہمنے اونکو ساتھ عذاب کے تو کہ وہ پھرین + **تفسیر**

قرین یعنی ساتھی بننے سے کہ ہوتی تھی پہلے اوسکے اور بزرگتر یعنی بہت بڑی ہوتی تھی مع نقض عادت کے اور ظاہر نظم دلالت کرتا ہی اسپر کہ لاحقہ بزرگتر ہوتی تھی سابقہ سے لیکن یہ مراد نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی اس کلام سے کہ وہ موصوف تھین ساتھ بڑائی کے تعاون نہین تھین بڑائی مین یعنی سب بڑی ہی تھین اور اسپر محمول ہی کلام لوگون کا کہ کہا جاتا ہی هُمَا اَخَوَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَكْرَمُ مِنَ الْاٰخَرِ یعنی وہ دو بھائی ہین کہ ہر ایک اون دونون مین سے بزرگتر ہی دوسرے سے ساتھ عذاب کے وہ طوفان ہی اور ٹڈیان اور چیچڑیان اور مینڈک اور خون ہو جانا پانی کا اور نقصان میوون کا اور قحط پس تھین یہ چیزین نشانیان واسطے موسیٰ کے اور عذاب کفار کے لیے اور تھین یہ ہر ایک بزرگتر دوسری سے اور توبہ کرنا رجوع کرین یعنی کفر سے طرف ایمان کے + مدن + معا +

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ○

اور کہنے لگے اے جادوگر پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہی تجکو ہم مقرر راہ پر آوینگے + مو +

اور کہا اونھون نے اے جادوگر دعا کر ہمارے لیے اپنے پروردگار کی جناب مین ساتھ اون نامون کے کہ وحی کی ہی نزدیک تیرے تحقیق ہم راہ پر آوینگے یعنی مسلمان ہووینگے + تفسیر + اے جادوگر کہتے تھے وہ عالم ماہر کو جادوگر اسلیے کہ وہ بڑا جانتے تھے علم جادو کو اور اونھون نے دعا عَهِدَ عِنْدَكَ کے یہ ہین ساتھ عہد اوسکے کے نزدیک تیرے کہ عہد کیا ہی تجسے کہ دعا تیری مستجاب ہی یا یہ معنی ہین ساتھ عہد اوسکے کے نزدیک تیرے اور وہ نبوت ہی یا یہ معنی ہین ساتھ اوس چیز کے کہ عہد کیا نزدیک تیرے کہ وہ دور کرنا عذاب کا ہی اوس شخص سے کہ ہدایت پاوے + مدن +

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ○

پھر جب اوٹھالی ہمنے اونپر سے تکلیف تبھی وہ وعدہ توڑ ڈالتے + مو +

پھر جب دور کیا ہمنے اونسے عذاب کو یعنی موسیٰ کی دعا سے ناگہان وہ عہد توڑ ڈالتے یعنی ایمان لانے کا جو عہد کرتے وفا کرتے اوسکو +

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ

اور پکارا فرعون اپنی قوم مین بولا اے قوم میری بھلا مجکو نہین حکومت مصر کی اور یہ نہرین چلتی ہین

تَحْتِيْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○

میرے نیچے کیا تم نہین دیکھتے + مو +

اور پکارا فرعون اپنی قوم مین کہا اے قوم میری کیا نہین ہی میرے ہاتھ مین بادشاہی مصر کی اور یہ نہرین چلتین ہین میرے محل کے نیچے کیا نہین دیکھتے تم + تفسیر + اوس گردیشیں کے ملکون مین مصر کا حاکم بڑا ہوتا تھا اور نہرین اوسنے بنائین تھین دریائے نیل کا پانی اپنے باغ مین لایا تھا کاٹ کر + مو + پکارا یعنی فرعون نے آپ پکارا قبطے کے سردارون کو از راہ افتخار کے یا حکم کیا منادی کو اوسنے پکارا اور ہارون رشید سے منقول ہی کہ اوسنے جب پڑھی یہ آیت کہا حاکم کرونگا مین مصر کا خسیس تر کو اپنے غلامون مین سے پس حاکم کیا اوسکا خصیب نام کو کہ وہ وضو کروایا کرتا تھا اوسکو اور عبداللہ بن طاہر سے منقول ہی کہ ہارون رشید ملک ہوا مصر کا پس نکلا باون آدمی پس جب قریب پہونچا اوسکے تو کہا آیا یہ وہی شہر ہی کہ افتخار کیا ساتھ اوسکے فرعون نے یہان تک کہ کہا اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ یعنی قوت میری اور ضعف موسیٰ کا اور غنا میری اور فقر اوسکا + مدن +

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ○

بھلا میں اچھا ہون بہتر اس شخص سے جسکو عزت نہین اور صاف نہین بولی سکتا + مو +

نہ بلکہ بہتر ہوں اس شخص سے کہ خوار ہے یعنی موسیٰ اور نزدیک نہیں ہے کہ بات واضح کہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی سبب انکار اطال لینے کے یا منہ میں انگارا رکھ لینے کے واللہ اعلم ۱۲ منہ

فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ○

پھر کیوں نہ اوترے اوسپر کنگن سونے کے یا آئے اوسکے ساتھ فرشتے پرا باندھ کر ۱۲ منہ

پس کیوں نہ اوتارے گئے اس شخص پر کنگن سونے کے یا کیوں نہ آئے ہمراہ اوسکے فرشتے مجتمع ہوکر ۱۲ تفسیر فرعون آپ کنگن پہنتا تھا جواہر کے مکلف اور جس امیر پر مہربان ہوتا سونے کے کنگن پہناتا اور اوسکے سامنے فوج کھڑی ہوتی پرا باندھ کر ۱۲ حل مراد رکھا فرعون نے ساتھ اترنے کنگنوں کے موسیٰ پر اور ترانا ملک کی کنجیوں کا طرف اونکے اسلیے کہ وہ جب چاہتے تھے سردار کرتا کسی شخص کو تو کنگن اور رہتا اس سونے کے پہناتے تھے اوسکو نوکہ دلالت کرے اوسکی سرداری پر پس کہا فرعون نے کیوں نہ اوتارے رب موسیٰ نے اوسپر کنگن سونے کے اگر تحقیق اوسکو سردار کرتا واجب تھا اور مقترنین کے معنی ہیں چلتے فرشتے ساتھ اوسکے پرا باندھ کر تو کہ مددگار اوسکے ہوتے اور گواہی دیتے اوسکے صدق پر ۱۲ حل معا

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ○

پھر عقل کھودی اپنی قوم کی پھر اوسی کا کہا مانا مقرر وہ تھے لوگ بیحکم ۱۲ مو

پس بے عقل کیا فرعون نے اپنی قوم کو پس قبول کیا اونھوں نے حکم اوسکا تحقیق وہ تھے قوم فاسق ۱۲ تفسیر یا معنی اسکے یہ ہیں کہ جہلا دیا فرعون نے اپنی قوم قبط کو یہ بات کہلا کر اور تاثیر کیا اونمیں اوسکے کلام نے اور حکم اوسکا یعنی جہلانا موسیٰ کا جو چاہتا تھا فرعون یعنی خراج دین نہ سہے ۱۲ حل جلا

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ○

پھر جب ہمکو غصے میں لائے ہمکو بدلا لیا ہمنے اون سے پس ڈبو دیا ہمنے اون سب کو پس کیا ہمنے اونکو پیش رو اور کہانی اوسکے پچھلوں کے ۱۲ تفسیر معنی اسکے یہ ہیں کہ اونھوں نے جب افراط کی گناہوں میں مستحق ہوئے اسکے کہ ہلکدی عادت ہماری اونپر عذاب بھیجنا اور بدلا لینا اپنا اور غرقہ کرنا اونسے اور مثلاً کے معنی ہیں بات عجیب الشان کہ بطور کہاوت و ضرب المثل کے کہا جاتا ہے کہ کہاوت تمہاری ایسی ہے جیسے قوم فرعون کی اور اٰخرین سے مراد ہیں جو کہ آویں گے بعد اونکے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ پس کیا ہمنے اونکو پیشوا پچھلے کافروں کے لیے کہ پیروی کریں اونکی مستحق ہونے عذاب کے مانند اونکے اور اوترے عذاب کے اونپر بسبب کرنے ایسے افعال کے کہ جیسے اونھوں نے کیے اور کیا ہمنے اونکے قصے کو کہاوت ۱۲ حل اور یا فجعلنٰھم سلفاً کے یہ معنی ہیں کہ ہمنے اونکو پیش رو کیا تو کہ نصیحت پکڑیں ساتھ اونکے پچھلے لوگ اور مثلاً الخ کے معنی یہ ہیں عبرت و نصیحت ۱۲ معا عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکھے تو اللہ کو کہ دیتا ہے بندے کو جو کچھ چاہیے اس حال میں کہ وہ مقیم ہے گناہوں پر پس سوا اسکے نہیں کہ استدراج ہے اوسکی طرف سے واسطے اوسکے پھر پڑھی آیت فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۱۲ کہا طارق بن شہاب نے کہ تھا میں نزدیک عبداللہ بن مسعود کے پس ذکر کیا گیا نزدیک اونکے ناگہانی موت کا پس کہا اونھوں نے کہ تخفیف ہے مومن پر اور حسرت ہے کافر پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۱۲ مترجم کہتا ہے یعنی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اس سے پر کہ کوئی سوا اللہ تعالیٰ کے معبود نہیں ہے مشرکوں نے اعتراض کیا کہ ہر عیسیٰ کو پوجتے ہیں اور اگر وہ بھی پوجنے سے راضی ہوئے ہم کہ معبود ہمارے ساتھ عیسیٰ کے ہوں اور گمان کیا کہ ساتھ دلیل طالب آنے کے اللہ تعالیٰ نے کشف شبہ کا فرمایا

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ○

اور جب کہاوت کا مریم کے بیٹے کو تبھی قوم تیری لگتے ہیں اوس سے چلانے ۱۲ مو

ع ۱۱

اور جب کہاوت بیان کی گئی ساتھ بیٹے مریم کے ناگہان قوم تیرے اوس کہاوت سے ساتھ خوشوقتی کے آواز بلند کرتے ہین ۔ تفسیر ۔ یعنی قرآن مین اونکا ذکر آوے تو اعتراض کرتے ہین کہ اونکو بھی خلق پوجتے ہین اونمین کیون خوبی ہے یاد کرتے ہو اور ہمارے پوجون کو بُرا کہتے ہو ۔ مو ۔ اور جب کہاوت بیان کی گئی الخ جب یہ بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے آگے یہ آیت ۔ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۔ یعنی تم اور جنکو تم پوجتے ہو ایندھن جہنم کے ہین غصے ہوئے مشرک پس کہا ابن الزبعری نے کہ ای محمد کیا یہ خاص ہمارے ہی لیے اور ہمارے معبودون کے لیے یا سب امتون کے لیے پس فرمایا علیہ السلام نے کہ یہ تمھارے لیے اور تمھارے معبودون کے لیے اور سب امتون کے لیے پس کہا عبداللہ ابن الزبعری نے کہ کیا نہین کہتے تھے تم کہ عیسی نبی ہین اور تعریف کرتے تھے تم اونکی اور اونکی ماں کی اور تم جانتے ہی ہو کہ نصاری اون دونون کو پوجتے ہین اور عزیر اور فرشتے بھی پوجے جاتے ہین پس اگر یہ دوزخ مین گئے تو راضی ہین ہم کہ یہ رہون ہم اور ہمارے معبود بھی ساتھ اونکے پس خوش ہوئے وہ اور ہنسے کہ ہمنے قائل کر دیا اور سکوت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۔ یعنی بلاشبہ جو لوگ کہ سبقت لے گئے ہیں لیے ہماری جانب سے جنت وہ لوگ دوزخ سے دور کیے گئے ہین اور اوتری یہ آیت وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ الخ اور منی اسکے یہ ہین اور جب بیان کی ابن زبعری نے کہاوت ساتھ عیسی بیٹے مریم کے واسطے معبودون اپنے کے اور جدال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ پوجنے نصاری کے عیسی علیہ السلام کو ناگہان قوم تیری یعنی قریش اس کہاوت سے آواز بلند کرتے ہین از راہ خوشی اور ہنسنے کے بسبب اوس چیز کے کہ سنی اونھون نے ابن زبعری سے کہ چپکر دیا حضرت کو ساتھ جدال باطل لینے کے ۔ ص ۔

وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًۢا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۝

اور کہا مشرکون نے کیا معبود ہمارے بہتر ہین یا وہ ۔ یہ نام جو مرتے ہین تجھ سے جھگڑنے کو ۔ بلکہ یہ لوگ ہین جھگڑالو ۔ مق

اور کہا مشرکون نے کیا معبود ہمارے بہتر ہین یا عیسی نہین بیان کی واسطے تیرے یہ کہاوت مگر جھگڑنے کو بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو ۔ تفسیر ۔ اور کہا الزام اور رکھتے تھے وہ یہ کہ معبود ہمارے تمھارے نزدیک بہتر نہین ہین عیسی سے پس جب ہوئے عیسی اینڈھن دوزخ کے تو ہمارے معبودون کا امر تو سہل ہے مگر جھگڑنے کو یعنی واسطے جھگڑنے اور غالب ہونے کے بات مین نہ واسطے طلب تمیز کے درمیان حق اور باطل کے جھگڑالو یعنی عادت ہی اونکی یہ ہے کہ بہت جھگڑتے ہین اور در پی ہر کسیکے ہوتے ہین اور یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالی نے جو فرمایا اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ تو نہین مراد رکھی اس سے مگر بت ہی اسلیے کہ ما غیر معقلا کے لیے آتا ہے لیکن ابن زبعری نے جو دیکھا کہ لفظ کلام اللہ کا یعنی وَمَا تَعْبُدُوْنَ احتمال رکھتا ہے وجہ عموم کو باوجود جاننے اوسکے کے اس بات کو کہ مراد اس سے بت ہی ہین لفظ نہ اور کچھ پائی حیلے کے لیے گنجایش پس پھیرا لفظ وَمَا تَعْبُدُوْنَ کو طرف تمول اور اصلطے کے واسطے ہر معبود غیر اللہ کے بطریق جھگڑنے اور چاہا اس بات کے کہ غالب آوین ہم پس از راہ وقار کے آنحضرت نے سکوت فرمایا یہان تک کہ جواب پاوے اونکی طرف سے اوتارے رب ۔ ص ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین گمراہ ہوئے کوئی قوم بعد ہدایت کے کہ تھے اوسپر مگر کر دیے گئے جدل یعنی جھگڑنا پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے لوگون پر اس حال ہین کہ وہ جھگڑ رہے تھے قرآن مین پس نہایت غصے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہان تک کہ گویا ڈالا گیا حضرت کے چہرہ مبارک پر سرکہ یعنی نہایت ترش رو ہوئے پھر فرمایا نہ مارو تم کتاب اللہ کو بعض اوسکے کو بعض پر یعنی ایک آیت سے دوسری آیت کی تکذیب نکرو اور آپس مین آیتون کو معارض نجانو اس لیے کہ نہین گمراہ ہوئے کوئی قوم کبھی مگر کہ دیے گئے ہین جھگڑنا پھر پڑھی یہ آیت مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کذب ایک باب ہے قسم ہی جواب یعنی اقسام خطاب سے اور بلاشبہ نشانی نفاق کی یہ ہے کہ ہو آدمی جھگڑالو دشمنی رکھنے والا ۔ در منثور ۔

إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ۝

وہ کہا ہے ایک بندہ ہے کہ ہمنے اوسپر فضل کیا اور کھڑا کیا بنی اسرائیل کے واسطے ۔موﺿ

نہین ہے عیسی مگر بندہ کہ انعام کیا ہمنے اوسپر یعنی ساتھ دینے نبوت کے اور کیا ہمنے اوسکو نمونہ قدرت الٰہی کا واسطے بنی اسرائیل کے ۔تفسیر یعنی بغیر باپ کے جو ہمنے اوسکو پیدا کیا تو مانند کہاوے کے کیا بسبب عجیب و غریب ہونے سعاملہ انکے کے تو دلیل پکڑی جاوے اللہ کی قدرت پر کہ بلاشبہہ وہ قادر ہے اوس چیز پر کہ چاہے ۔حل جلا ۔منقول ہے ابن عباس سے کہ مشرک آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اونھون نے کہ خبر دو کہ جو پوجے جاتے ہین سوا اللہ کے کہان ہونگے وہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ مین کہا اونھون نے اور سورج اور چاند کہان ہونگے فرمایا سورج اور چاند بھی دوزخ مین ہونگے کہا اونھون نے پس عیسی بیٹے مریم کے کہان ہونگے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت اِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ الخ

۔در منثور۔

وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ۝

اور اگر ہم چاہین بنالین تم مین سے فرشتے رہین زمین مین تمہاری جگہ ۔موﺿ

اور اگر چاہتے ہم البتہ کرتے تم کو بدلے تمہارے فرشتے زمین مین خلیفہ ہوان ۔تفسیر یعنی عیسی مین آثار فرشتون کے سے تھے اس سے معبود نہین ہوتا اگر چاہین تمہاری نسل سے ایسے لوگ پیدا کرین ۔مو ۔لَجَعَلْنَا مِنكُم کی تقدیر یون ہے لَجَعَلْنَا بَدَلَكُم مِّنكُم یعنی کرتے ہم بدل تمسے فرشتونکو یا تقدیر یون ہے لَجَعَلْنَا بَدَلَكُمْ اور مِن بمعنی بدل کے ہے یعنی کرتے ہم بدلے تمہارے فرشتون کو اور بعضون نے کہا یعنی ہین کہ اگر چاہتے ہم بسبب قادر ہونے اپنے کے عجائب امور پر پیدا کرتے ہم تمسے ای مردون فرشتون کو کہ جانشین ہوتے تو تمہارے زمین مین جیسے کہ جانشین کرتے ہین ہم تمہاری اولاد کو اور یہ ایسا ہوتا جیسے عیسی کو عورت سے پیدا کیا بغیر مرد کے تو کہ جانتے تم قدرت ظاہرہ ہماری اور جانتے تم کہ ملائکہ اجسام مین کہ نہین پیدا ہوتے مگر اجسام سے اور اللہ تعالی منزہ ہے اس سے ۔حل

وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝

اور وہ نشان ہے اوس گھڑی کا سو آیمین دھوکا نکرو اور میرا کہا مانو یہ ایک سیدھی راہ ہے ۔موﺿ

اور تحقیق عیسی نشانی ہے قیامت کی پس شبہہ نکرو قیامت مین اور کہا مانو محمد کا پیروی میری کرو یہ ہے راہ سیدھی ۔تفسیر عیسی یعنی اوترنا اوکا نشانیون قیامت سے ہے کہ جانا جاویگا بسبب اوسکے قرب قیامت کا اور پیروی میری کرو یعنی پیروی کرو یعنی ہدایت اور شرع کی یا میرے رسول کی اس صورت مین وَاتَّبِعُونِ مقولہ اللہ تعالی کا ہے یا یہ امر ہے رسول اللہ کے لیے کہ کہہ وَاتَّبِعُونِ یعنی جو کچھ کہ حکم کرتا ہون مین تمکو راہ سیدھی ہے ۔حل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس خدا کی کہ بقا جان میری کا ادسکے ہاتھ مین ہے تحقیق اوترینگے آسمان سے تمہارے اہل دین مین عیسی بیٹے مریم علیہما السلام کے درحالیکہ حاکم عادل ہونگے پھر توڑینگے صلیب کو یعنی باطل کردینگے دین نصرانیت کو اور حکم کرینگے ملت حنفیہ پر اور قتل کرینگے سور کو یعنی حرام کرینگے اوسکے کھانے اور پالنے کو اور مباح کرینگے اوسکے قتل کو اور رکھدینگے جزیہ یعنی اہل ذمہ سے اور حکم کرینگے اونکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاویگا اونسے سوا دین حق کے مقصود باطل کرنا نصرانیت کا اور مٹانا اسکا اور آثار اوسکے کا اور حکم کرنا ساتھ شرائع دین اسلام کے ہی اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسیٰ کے زمانے مین یہان تک کہ نہین قبول کریگا اوسکو کوئی یہان تک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سے اور ہر چیز سے کہ دنیا مین ہے پھر کہتے تھے ابوہریرہ پس اگر شک کرو تم تو پڑھو اوس چیز مین کہ تحقیق پڑھا ہے یہ آیت اور یہ آیت وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ الخ یعنی نہین ہے کوئی اہل کتاب سے یعنی یہود و نصارے سے مگر کہ ایمان لائیگا عیسی علیہ السلام پر پہلے مرنے اونکے کے یہ حدیث بخاری مسلم مین ہے ۔مشکوۃ

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

اور نہ روکے تمکو شیطان وہ تمہارا دشمن ہی صریح ✦مو✦

اور نہ روکے تمکو شیطان تحقیق وہ تمہارے حق مین دشمن ظاہر ہی ✦تفسیر✦ نہ روکے یعنی قیامت پر ایمان لانے سے یا اللہ و رسول کی پیروی کرنے سے دشمن ظاہر ہی یعنی اوسکی دشمنی تمسے ظاہر ہی اسلیے کہ نکالا تمہارے باپ آدم کو جنت سے اور اوتروایا اونسے لباس نے سکا ✦مل✦

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ

اور جب آیا عیسی نشانیان لیکر بولا مین لایا ہون تمھارے پاس پکی باتین اور بتانے کو بعضی چیزین جسمین تم جھگڑتے تھے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو بیشک اللہ ہمارا بھی رب میرا اور رب تمہارا اوسکی بندگی کرو یہ ایک سیدھی راہ ہی ✦مو✦

اور جب کہ آئے عیسی علیہ السلام ساتھ معجزون کے کہا لایا ہون مین تمہارے واسطے حکمت کو اور آیا ہون مین تو بیان کردون مین واسطے تمہارے بعض وہ چیزون کے اختلاف کرتے ہو تم بیچ اوسکے پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا تحقیق خدا وہی ہی پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا پس عبادت کرو اوسکو یہی راہ سیدھی ✦تفسیر✦ بینات سے معجزے مراد ہین یا آیتین انجیل کی اور شرائع احکام سے مراد انجیل اور شرائع بعض وہ چیزین ہین جو امر دین کا ہی نہ امر دنیا کا اور اخیر آیت تک کلام حضرت عیسی علیہ السلام کا ہی ✦مل✦

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝

پھر بٹ گئے فرقے اونکے بیچ سے سو خرابی ہی گنہگارون کو آفت سے دکھ والے دن کی ✦مو✦

پس اختلاف کیا جماعتون نے درمیان اپنے پس وائے اونکو کہ ستم کیا عذاب دن دردینے والے کے سے ✦تفسیر✦ یہود اوسکے منکر ہوئے اور نصاری قائل ہوئے پھر نصاری بھی کئی فرقے ہوئے کوئی خدا کا بیٹا بنا وے کوئی خدا کو تین جگہ کہے اور کچھ کہین ✦مو✦ جماعتون نے یعنی فرقون نے بعد عیسی کے اور وہ یعقوبیہ ہین اور نسطوریہ اور ملکائیہ اور شمعونیہ پس ان فرقون نے نصاری مین سے اختلاف کیا عیسی کے حق مین کہ آیا وہ اللہ ہی یا ابن اللہ یا ثالث ثلثۃ یعنی تیسرا تین مین کا ستم کیا یعنی کفر کیا بسبب اوس چیز کے کہ کہی عیسی کے حق مین اور دن دردینے والا دن قیامت کا ہی ✦مل جلا✦

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

اب یہی راہ دیکھتے ہین اوس گھڑی کی کہ آکھڑی ہو اونپر اچانک اور انکو خبر نہو ✦مو✦

انتظار نہین کرتے ہین مگر قیامت کا یہ کہ آوے اونکے پاس ناگہان اور یہ خبردار نہون ✦تفسیر✦ هَلْ يَنْظُرُوْنَ مین ضمیر کفار مکے اور قوم عیسی کے یا کفار ہے اور یہ خبردار نہون یعنی اور یہ غافل ہون بسبب مشغول ہونے اپنے کے امور دنیا اپنی مین جیسے کہ اور جگہہ فرمایا اَتٰىهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ✦ یعنی پکڑے گی اونکو قیامت اس حال مین کہ وہ جھگڑتے ہونگے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم ہوگی قیامت اس حال مین کہ دو شخص دوہتے ہونگے اونٹنی کو اور دو شخص لپیٹتے ہونگے کپڑے کو پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ✦ مل دمنثور✦

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝

بتحقیق دوست ہین اوسدن دشمن ہونگے مگر جو ہین ڈر والے ✦مو✦

دوست اوسدن بعض اونکے واسطے بعض کے دشمن ہونگے مگر پرہیزگار ✦تفسیر✦ اوسدن دوست سے دوست بھاگیگا اوسکے سبب سے

مین نہ پکڑا جاؤن ✦ صوفی الاَخِلَّاءُ جمع خلیل کی ہی بمعنی دوست کے اوسدن یعنی روز قیامت کے مگر پرہیزگار کہ آپسمین بعد محبت رہتے ہین یعنی منقطع ہوجائینگی اوسدن تمام محبتین کہ درمیان دو دوستون کے ہی بجز غیر ذات اللہ کے اور بدل جاویگی وہ محبت عداوت اور غضب کے مگر محبتاون دو شخصون کی کہ بعد محبت رکھتے ہین پس وہ محبت باقی رہیگی ✦ حل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہونگا دن قیامت کا منقطع ہوجائینگے ناتے اور گم ہوجائینگے اسباب اور جاتی رہیگی اُخُوَّت یعنی بھائی چارہ مگر اُخُوَّت اللہ کی راہ کی باقی رہیگی اور یہ بموجب فرمانے اللہ تعالی کے ہی اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ مجاہد سے ہی بیچ تفسیر اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ کے کہ کہا جو کہ دوست اللہ کے گناہ پر تھے دنیا مین وہ آپسمین دشمن ہونگے ✦ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو دوست چار ہین دو مومن اور دو کافر پس مرتا ہی ایک شخص دو مومنون مین سے پس پوچھا جاتا ہی اوس سے اوسکے دوست کا حال پس کہتا ہی بارخدایا دیکھا مینے کسی دوست کو کہ بہت حکم کرنے والا ہو ساتھ اچھی باتون کے اور بہت منع کرنے والا ہو بُری باتون سے اوس سے بارخدایا ہدایت کر اوسکو جیسا کہ ہدایت کیا تو نے مجکو اور مار تو اوسکو اوس راہ پر کہ مارا تو نے مجکو اوسپر اور مرتا ہی ایک شخص دو کافرون مین سے پس پوچھا جاتا ہی اوس سے اوسکے دوست کا حال پس کہتا ہی نہین دیکھا مینے کہ کسی دوست کو بہت منع کرنے والا اچھی باتون سے اوس سے بارخدایا گمراہ کر تو اوسکو جیسا کہ گمراہ کیا تو نے مجکو اور مار تو اوسکو اوس راہ پر کہ مارا تو نے مجکو اوسپر فرمایا حضرت نے پھر اوٹھائے جاوینگے وہ روز قیامت کے پس فرماویگا اللہ تعالی چاہیے کہ تبرا کرے بعض تمہارا بعض پر پس اپر دونون مومن ثنا کرینگے ہر ایک اون دونون مین سے اپنے یار کی بہت اچھی طرح اور اپر دونون کافر پس ثنا کریگا ہر ایک اون دونون مین سے اپنے یار کی نہایت بُری طرح ✦ کعب سے منقول ہی کہ کہا لایا جاویگا یعنی محشر مین رئیس فی النار یعنی مانند علما باعمل اور مرشد برحق کے روز قیامت کے پس کہا جاویگا فرمان برداری کر اپنے رب کی چلنے مین پس لایا جاویگا اوسکو طرف رب اوسکے کے پس نہین پردہ مین ہوگا اللہ تعالی سے پھر حکم کیا جاویگا اوسکو جب کے لیجانے کا پس دیکھیگا مکان اپنا اور مکان اپنے یارون کا کہ جمع ہوتے تھے اوسکے ساتھ خیر پر اور مدد کرتے تھے اوسکی خیر پر پس کہا جاویگا یہ مکان فلانے کا ہی اور یہ مکان فلانے کا پس دیکھیگا جو کچھ کہ طیار رکھا ہی اللہ نے جنت مین قسم بزرگی کی چیزون سے اور دیکھیگا مکان اپنا افضل اونکے مکانون سے اور پہنائے جائینگے اوسکو کپڑے جنت کے اور رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج اور پونہچیگی اوسکو ہوا جنت کی اور چمکنے لگیگا چہرہ اوسکا یہان تک کہ ہوجائیگا جیسے چودھوین رات کا چاند پھر نکلیگا وہ پس نہین دیکھینگے اوسکو کسی جماعت کے لوگ مگر کہینگے وہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ یعنی یا اللہ کر اسکو جنتیون مین سے یہان تک کہ آویگا اپنے اون یارون کے پاس کہ جمع ہوتے تھے ساتھ اوسکے خیر پر اور مدد کرتے تھے اوسکی خیر پر پس کہیگا خوش ہو ای فلانے پس تحقیق اللہ نے طیار رکھا ہی تیرے لیے جنت مین ایسا اور ایسا پس خبردار رہیگا اونکو اوس چیز کی کہ طیار رکھی ہی اللہ تعالی نے اونکے لیے جنت مین قسم بزرگی کی چیزون سے یہان تک کہ چڑھیا دیگی اونکے چہرون پر سفیدی جیسے اوسکے چہرے پر آگئی تھی پس پہچانینگے اونکو لوگ اونکے چہرون کی سفیدی سے پس کہینگے یہ اہل جنت مین اور لایا جاویگا رئیس فی النار کو یعنی مانند گرو اور پیشوا فون اور تمریہ غیر دینے والون کے پس کہا جاویگا قبول کر حکم رب کا پس لایا جاویگا اوسکو طرف رب اوسکے کے پس کہا جاویگا اوس سے اوحکم کیا جاویگا اسکو داخل کرنے کا پس دیکھیگا مکان اپنا اور مکان اپنے یارون کا پھر کہا جاویگا یہ مکان فلانے کا ہی اور یہ مکان فلانے کا پس دیکھیگا جو کچھ طیار رکھا ہی اللہ نے اوسکے لیے قسم خوار سے اور دیکھیگا مکان اپنا بہ الٹے اونکے مکانون سے پس سیاہ ہوجائیگا چہرہ اوسکا اور کرنجی ہوجائینگی آنکھین اوسکی اور کبھی جاویگی اوسکے سر پر پڑی آگ کی پھر نکلیگا پس نہین دیکھیگا اوسکو کسی جماعت کے لوگ مگر کہ پناہ مانگینگے ساتھ اللہ کے اوس سے پھر آویگا اپنے اون یارون کے پاس کہ جمع ہوتے تھے اوسکے ساتھ شر پر اور مدد کرتے تھے اوسکی اوسپر پس کہینگے وہ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ پس کہیگا کس سبب سے پناہ مانگی تمنے ساتھ اللہ کے مجھسے کیا تمہین یاد نہین تھا تو

۵۷ یعنی اور دیکھا مینے کسی دوست کو کہ بہت منع کرنے والا ہو ساتھ اچھی باتون کے اور بہت حکم کرنے والا ہو بُری باتون سے منہ ع فیہ

اسی خدا نے ایسا اور ایسا پس یاد دلاتا رہیگا اونکو وہ شہر جمع ہوتے تھے وہ اوسکے ساتھ اوسپر اور مدد کرتے تھے اوسکی اوسپر پس خبر دیتا رہیگا اونکو اوس چیز کی کہ طیار رکھی ہی اللہ نے اونکے لیے دوزخ مین یہان تک کہ پڑھیا ویگی اونکے مونہون پر سیاہی جیسے اوسکے چہرے پر چڑھی تھی پس پہچانینگے اونکو لوگ اونکے مونہون کی سیاہی سے پس کہینگے یہ دوزخی ہین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی بتفسیر قولہ اللہ تعالی کے اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ کہ دو دوست مومن ہوتے ہین اور دو دوست کافر حال مومنون کا یہ ہی کہ جب مرتا ہی ایک شخص دونون مین سے تو خوش خبری دیجاتی ہی اوسکو جنت کی پھر یاد کرتا ہی اپنے دوست کو پس کہتا ہی بارخدایا تحقیق دوست میرا فلانا حکم کرتا تھا مجکو تیری طاعت کا اور تیرے رسول کی اطاعت کا اور حکم کرتا تھا مجکو بھلائیکا اور منع کرتا تھا مجکو برائی سے اور خبر دیتا تھا مجکو کہ مین نہین ملونگا بارخدایا پس گمراہ کرا اوسکو بعد میرے یہان تک کہ دکھاوے تو اوسکو مانند اوس چیز کے کہ دکھایا تو نے مجکو اور راضی ہووے تو اوس سے جیسے کہ راضی ہوا تو مجسے پس کہا جاویگا اوسکو کہ جا اگر جانتا تو وہ چیز کہ اوسکے لیے ہی نزدیک میرے تو البتہ ہنستا بہت اور رونا تو تھوڑا پھر مرتا ہی دوسرا پس جمع کیجاتی ہین روحین دونون کی پھر کہا جاتا ہی چاہیے کہ ثنا کرے ہر ایک تم مین سے اپنے یار کی پس کہتا ہی ہر ایک دونون مین سے واسطے یار اپنے کے نِعْمَ الْاَخُ وَنِعْمَ الصَّاحِبُ یعنی اچھا بھائی ہی تو اور اچھا دوست ہی اور جب مرتا ہی ایک شخص دونون کافرون مین سے تو خبر دیجاتی ہی اوسکو دوزخ کی پھر یاد کرتا ہی اپنے یار کو پس کہتا ہی بارخدایا بلاشبہ دوست میرا فلانا حکم کرتا تھا مجکو تیری نافرمانی کرنے کا اور تیرے رسول کی نافرمانی کرنیکا اور حکم کرتا تھا مجکو برائی کرنے کا اور منع کرتا تھا مجکو بھلائی سے اور خبر دیتا تھا مجکو کہ مین نہین ملونگا تجسے بارخدایا پس نہ ہدایت کرتا تو اوسکو بعد میرے یہان تک کہ دکھاوے تو اوسکو مانند اوس چیز کے کہ دکھایا تو نے مجکو اور خفا ہووے تو اوس سے جیسا کہ خفا ہوا تو پھر جیسا مرتا ہی دوسرا پس جمع کیجاتی ہین ارواحین دونون کی پس کہا جاتا ہی چاہیے کہ ثنا کرے ہر ایک تم دونون مین سے اپنے یار کی پس کہتا ہی ہر ایک دونون مین سے اپنے یار کو بِئْسَ الْاَخُ وَبِئْسَ الصَّاحِبُ وَبِئْسَ الْخَلِیْلُ یعنی تو برا بھائی ہی اور برا یار ہی اور برا دوست ہی ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ تعالی فرماویگا روز قیامت کے کہان ہین آپسمین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میری کے آج کروونگا مین اونکو اپنے سایے مین کہ آج نہین ہی سایہ مگر سایہ عرش میرا اور فرمایا کہ تحقیق ایک شخص نے ملاقات کا ارادہ کیا اپنے بھائی کی کہ تھا وہ اور گانون مین پس نہین کیا اللہ نے اوسکے لیے اوپر راہ اوسکی کے ایک فرشتہ کہ فرشتے نے کہان کا ارادہ کرتا ہی تو کہا اوسنے ارادہ رکھتا ہون مین اپنے بھائی کی ملاقات کا کہا اوس گانون مین ہی کہا فرشتے نے کیا ہی تیرے لیے اوسپر کوئی نعمت کہ مالک ہوویگا تو اوسکا یعنی کچھ نعمت اوسکو دی ہی کہ اوسکا بدلا لینے کو جاتا ہی کہا اوسنے نہ لیکن ملاشبہ دوست رکھتا ہون مین اوسکو واسطے اللہ کے فرشتے نے پس تحقیق مین بھیجا ہوا اللہ کا ہون طرف تیرے تا خبر دون تجکو یہ کہ تحقیق اللہ نے دوست رکھا تجکو جیسے کہ دوست رکھا تو نے اوسکو اللہ کے لیے تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ کب ہی قیامت فرمایا تو نے تجکو اور کیا طیار کیا تو نے اوسکے لیے کہا اوسنے کچھ نہین طیار کیا مینے اوسکے لیے مگر یہ کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون اللہ اور رسول اوسکے کو فرمایا تو ساتھ اونکے ہووے گا کہ دوست رکھا تو نے اونکو کہا انس نے پس نہین دیکھا مینے مسلمانون کو کہ خوش ہوئے ہون ساتھ کسی چیز کے بعد اسلام کے مانند خوش ہونے اونکے کے ساتھ اس کلمے کے اور فرمایا مثال ہمنشین نیک کی اور برے کی مانند اوٹھانے والے مشک اور پھونکنے والے دھونکنی کے ہی سر اوٹھانے والا مشک کا یا یہ کہ دیگا تجکو مشک یا سفت اور یا یہ کہ مول لیگا تو اوس سے اور یا یہ کہ پاویگا تو اوس سے خوشبو اور پھونکنے والا دھونکنی کا یا یہ کہ جلا دیگا کپڑے تیرے اور یا یہ کہ پاویگا تو اوس سے ہوا بدبودی فرمایا اللہ تعالی نے واجب ہوئی محبت میری واسطے محبت رکھنے والون کے بسبب محبت میری کے اور واسطے بیٹھنے والون کے آپسمین بسبب خوشی میری کے اور واسطے ملاقات کرنیوالون کے آپسمین میری خوشنودی کے لیے اور واسطے خرچ کرنے والون مال کے میرے لیے اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی

اللہ تعالیٰ آپسمین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میری کے واسطے لوگونکے سبز ہونگے نور کے تنا کرسینگے اوپر انبیا اور شہدا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ای ابوذر کون سی مستحکم ایمان کی محکم کیا ابوذر نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا وہ موالات ہے واسطے اللہ کے اور دوستی واسطے اللہ کے اور بغض واسطے اللہ کے اور فرمایا کہ جب عیادت کرتا ہی مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہی اوسکی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ خوب ہوئی زندگانی تیری دنیا اور آخرت مین اور اچھا ہوا بسلنا تیرا اور جگہ بکڑی تو نے جنت کے مکان مین اور فرمایا جب دوست رکھے کوئی بھائی اپنے کو پس چاہیے کہ خبر دے اوسکو اپنی دوستی کی اور فرمایا یا نصاحب اذا مؤمنا او کل طعامک الا تقی یعنی نہ یارانہ کر مگر مومن صالح سے اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار اور فرمایا آدمی اوپر دین یار اپنے کے ہوتا ہی پس چاہیے کہ دیکھے ایک تم مین کا اوسکو کہ دوست رکھتا ہے اور فرمایا جب بھائی بچا کرے کوئی کسی سے پس پوچھے اوسسے نام اوسکا اور نام باپ اوسکے کا اور ہو دوکس قبیلے مین سے اسلیے کہ تحقیق یہ بہت بڑھاتا ہی محبت کو اور فرمایا اگر تحقیق دو بندے محبت رکھین اللہ عزوجل کی راہ مین ایک مشرق مین ہو اور دوسرا مغرب مین تو البتہ جمع کریگا اللہ اون دونون کو روز قیامت کے فرماویگا یہ وہ شخص ہی کہ تھا تو دوست رکھتا اسکو میری راہ مین اور فرمایا کیا نہ بتاؤن تجکو اسی اور زین مدار اس کام کا یعنی دین کا وہ جو پہنچے تو بسبب اوسکے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو لازم کر اپنے پر مجلسین ذکر والون کی یعنی ذاکرے لیے اور جب تنہا ہو تو پس ہلا زبان اپنی کو بسقدر طاقت رکھے تو ساتھ ذکر اللہ کے اور دوستی کر اللہ کی راہ مین اور دشمنی کر اللہ کی راہ مین ای ابوذر زین کیا جاتا تو نے کہ تحقیق مرد جب نکلتا ہی اپنے گھر سے اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات کے لیے تو پیچھے پیچھے چلتے ہین اوسکے ستر ہزار فرشتے و سب دعا بخشش کی کرتے ہین اوسپر اور کہتے ہین ای رب ہمارے تحقیق یہ ملتا ہی تیری راہ مین پس ملا اوسکو اپنی جنت سے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ مشقت مین ڈالے اپنے بدن کو اسمین تو کر اور فرمایا تحقیق بہشت ستون ہین البتہ ستون ہین یاقوت کے اوپر بالاخانے ہین زمرد کے انکے دروازے کھلے ہوئے ہین جیسے چمکتے ہین ستارہ روشن پس عرض کیا صحابے نے یا رسول اللہ کون رہیگا اونمین فرمایا محبت رکھنے والے آپسمین اور ملنے والے آپسمین اور ملنے والے آپسمین ۔ درمنثور + مشکوۃ + کہا ہی علمانے کہ محبت چار قسم پر ہی ایک تو روحانی کہ مستند ساتھ تعارف اور تناسب ارواح کے ہو اور حدیث الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف مخبر اوسسے ہی اور اسیکو محبت ذاتی اور خلقی کہتے ہین اور آدمی کو اس مین اختیار نہین ہوتا مثلاً کسیکے دل مین پانچ چھ برس کی عمر مین دوستی فقر کی اور محبت جمع کی اور تحصیل علم کی راہ پاتی ہی اور خطرہ آتا ہی کہ اگر بڑا ہونگا تو کسکے اوپر نہ جاؤنگا اور علم حاصل کرونگا یا دولت اسکے اوسوقت مین سوا نام علم کے اور مال کے اور کچھ ان چیزون کی حقیقت اور شرف نہین جانتا اور نام انکا بھی محض بسبب سننے کے اور وہ جانتا تھا محبت انبیا اور اولیا کی ساتھ خدا کے اور بعضونسے آپسمین اسی قبیل کی ہی دوسری محبت قلبی ہی کہ استناد اوسکا ساتھ تناسب اخلاق حمیدہ اور صفات کاملہ کے ہوتا ہی یعنی صاحب اچھے وصف کا اپنے مثل کو دوست رکھتا ہی اور محبت مریدونکی ساتھ مشائخ کے اور استون صالحون کی ساتھ انبیا کے اور محبت کاملون کی آپسمین اسی قبیل کی ہی اور یہ دونون قسمین محبت کی دارین مین ہمیشہ اور سعید ہین اور کبھی زائل نہین ہوتین مگر دوسری قسم کہ کبھی بسبب زوال بعضے صفات محب کے یا محبوب کے بعضی جگہ مین زائل بھی ہو جاتی ہی اور تیسری قسم محبت عقلی ہی کہ استناد اوسکا بسبب حاصل کرنے فوائد دنیویہ اور اسباب معیشت کے ہی جیسے محبت حاجت والون کی ساتھ اغنیا کے اور خادمون کی ساتھ مخدومون کے اور چوتھی قسم محبت نفسانی ہی کہ نفس آدمی کا خواہشون کی چیزون کو اور لذتون دنیاوی کو دوست رکھتا ہی اور یہ دونون قسمین سریع الزوال ہین بسبب اسکے کہ جسوقت سبب محبت کا زائل ہوا محبت بھی زائل ہوئی خصوصاً تیسری قسم کہ سوے واسطے نفع کے نہین ہوا اور اکثر ہوتا ہی کہ بسبب تغیر کسی چیز کے بغض آپسمین واقع ہو جاتا ہی اور دوست رکھنا نفس کا خواہش کی چیزون کو کہ جسکو ہوے نفس کہتے ہین جب تک کہ آدمی زندہ ہے زائل نہین ہوتا اگرچہ یہ خواہش کی چیزین بسبب آوین اور بسبب حاصل کرنے انکے رنج اور بلائین آدمی کو پہونچتی ہین لیکن جب کہ آدمی مریگا اور حقیقت کا کھل اوسپر کھلیگی کہ وہی خواہش کی چیزین اوسکی موجب حساب اور عذاب کی ہونگی اونکو دشمن رکھیگا لیکن جسکو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ ان چیزونکی

بسبب خبر دینے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے باسبب جذبہ اور انکشاف الٰہی کے اونکو دشمن بتاتے ہین اور اونسے پرہیز کرتے ہین اور محبت فاسقون اور گنہگارون کی آپسمین جملہ محبت نفسانی سے ہو کہ نفس دونون کے ہم جنس اور متصف ساتھ ایک صفت کے ہین اور بسبب ہم جنسیت کے ایک میل دوسرے کی طرف رکھتا ہی جیسے کہ ضرار اوس صفت اور موصوف کا معاینہ کرینگے یعنی آخرت مین تو آپسمین بغض دونون مین پیدا ہوگا اور ایک دوسرے کو کہیگا کہ کیون مجکو صفت نیک کی رغبت نہ دلائی چنانچہ آیت اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا اور اور بہت آیتین اور حدیثین بیان کرنے والی اس مضمون کی ہین اور ہیچ شان فرقے پہلے کے حدیث اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَآءُ وارد ہی اور بیان مرتبہ خلت کا کہ اعلیٰ مراتب قرب حق کے سے ہی تفصیل و طوالت رکھتا ہی یہان محل اوسکا نہین ہی کیونکہ اختصار منظور ہی لیکن خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ اختلاف ہی علما کو اسمین کہ مرتبہ خلت کا افضل ہی یا مرتبہ محبت وحبیبی کا بعضے تو کہتے ہین کہ حبیبی مختص ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی اور چونکہ وہ اَفْضَلُ الْاَنْبِیَآءِ وَالْبَشَرِ ہین حبیبی بھی اعلیٰ اور افضل سب درجون مین ہوگی اور خلت کہ مختص ساتھ ابراہیم علیہ السلام کے ہی محبت کے مرتبے سے نیچی ہوگی اور بعضے کہتے ہین کہ دونون ایک ہی مرتبے مین ہین اور دونون آنحضرت کے لیے ثابت ہین چنانچہ حدیث لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا ثابت کرتی ہی مرتبہ خلت کو آنحضرت کے لیے اور حبیب تو آپ مشہور ہی ہین بہت حدیثون سے ثابت ہی + بحر

یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝

اے بندو میرے نہ ڈر ہی تمپر آج کے دن اور نہ تم غم کھاؤ + مو

کہا جاویگا اے میرے بندون نہین ہی کچھ ڈر تمپر آج اور نہ تم غمگین ہوؤ + تفسیر یہ حکایت ہی واسطے اوس چیز کے کہ پکارے جاوینگے اوس شخص کی محبت کرنے والے اللہ کی راہ مین + ث

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۝

جو یقین لائے ہماری باتون پر اور رہے حکم بردار + مو

یعنی وہ بندے کہ ایمان لائے ساتھ آیتون ہماری کے اور مسلمان تھے + تفسیر سلیمان تیمی سے منقول ہی کہ کہا سنا میںنے کہ لوگ جسوقت کہ اوٹھائے جاوینگے نہین ہوگا اونمین سے کوئی مگر کہ ڈرتا ہوگا پس پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ پس امید رکھین گے اسکی سب لوگ پھر اسکے پیچھے کہیگا فرشتہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ پس ناامید ہوجائینگے اس سے غیر مسلمانون کے معاً درمنثور

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝

چلے جاؤ بہشت مین تم اور تمہاری عورتین کہ تمہاری عزت کرین + مو

کہا جاویگا داخل ہوؤ بہشت مین تم اور بیویان تمہاری یعنی مومنات دنیا کی خوش حال کیے ہوئے +

یُطَافُ عَلَیْھِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَھَبٍ وَّاَکْوَابٍ وَفِیْھَا مَا تَشْتَھِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ

پھیرے جاوینگے اونپر پیالے بڑے سونے کے اور آبخورے بھی یعنی سونے کے اور بہشت مین ہی جو کچھ چاہے دل اور لذت اوٹھاوین اوسکے دیکھنے سے

وَاَنْتُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۝

اور تمکو اونمین ہمیشہ رہنا + مو

آنکھیں اور تم وہان ہمیشہ رہوگے ۔ تفسیر لذت اور تعاوین الزیہ صرف واسطے انواع نعمتوں کے اسلیے کہ وہ یا تو ایسے ہوتے ہین کہ دلون مین خواہش ہوتی ہے اونکی یا لذت پائی جاتی ہے اونکی آنکھون مین اور روایت کی ابن مبارک نے اور ابن ابی الدنیا نے بیچ صفت جنت کے اور طبرانی نے اوسط مین ساتھ سند کے کہ راوی اوسکے ثقہ ہین انس سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق کمترین تمام اہل جنت کا درجے مین البتہ وہ ہوگا کہ کھڑے ہونگے اوسکے سر پر دس ہزار خادم کہ ہر ایک کے ہاتھ مین وہ دو طباق ہونگے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہر ایک مین ایک ایک رنگ کا کھانا ہوگا کہ نہین ہوگا دوسرے مین مثل اوسکے کھاویگا اونکے آخر مین سے مانند اوس چیز کے کہ کھاوگا اونکے اول مین سے یعنی خوب فراغت سے سب مین سے کھاویگا یہ نہین کہ ایک ہی سے سیر ہو جاوے اور باقی غافل رہ جائین پاویگا اونکے آخر مین خوشبو اور لذت مانند اوس چیز کے کہ پاویگا اونکے اول مین سے پھر ہوگا یہ خوشبو مشک تیز کی یعنی وہ طعام ہضم ہوکر ڈکار کی مانند بو مشک کے نکلیگا نہ پشاب کرینگے جنتی اور نہ پاخانہ پھریگے اور بمنکین کے مانند بھائیون کے تختون پر آمنے سامنے بیٹھے ہونگے روایت کی احمد نے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ ادنی اہل جنت کا مرتبے مین وہ ہوگا کہ اوسکے لیے سات درجے ہونگے اور وہ چھٹے پر ہوگا اور اوپر اوسکے ساتوان ہوگا یعنی چھٹے اور بلاشبہ اوسکے لیے تین سو خادم ہونگے اور صبح و شام لائے جاوینگے اوسکے سامنے تین سو طباق سونے کے ہر طباق مین ایک طرح کا کھانا ہوگا کہ نہین ہوگا ویسا دوسرے مین اور وہ لذت پاویگا اونکے آخر سے جیسے کہ لذت پاویگا اونکے اول سے اور وہ البتہ کہیگا ای رب کیسے اگر اذن دیتا تو مجکو تو البتہ کھلاتا مین اہل جنت کو اور پلاتا مین اونکو نکم ہوتا ملوس چیز سے کہ نزدیک میرے ہی اور بلاشبہ اوسکے لیے حور عین سے بہتر بیویان ہونگی سوائے دنیا کی بیویون کے اور تحقیق ایک اونمین سے البتہ لیویگی جگہ اپنی دس کوس مین سے اور روایت کی عبد بن حمید نے عکرمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سہل ترین دوزخیون کا از روے عذاب کے ایک شخص ہوگا کہ پانون رکھیگا اوپر انگارے کے جوش ماریگا اوسسے دماغ اوسکا کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور کیا ہوگا جرم اوسکا یا رسول اللہ فرمایا تھے اوسکے لیے مواشی کہ چھپاتا تھا اوسسے کھیتی کو اور ایذا دیتا تھا اوسکو یعنی لوگون کی کھیتیان پامال کرواتا تھا اونسے حال انکہ حرام کیا ہے اللہ نے کھیتی کو یعنی اوسکے روندنے کو اور اوسکے گرنیکو بقدر سنگ انداز کے پس نہ کرو یہ کہ زندہ رکھتا ہے اپنے مالون کو یعنی مواشی کو دنیا مین اور ہلاک کرو اپنے نفسون کو آخرت مین یعنی بسبب چرانے اور خراب کرنے کھیتی کسیکے مستحق عذاب کا کرو اپنے نفسون کو اور فرمایا کہ تحقیق ادنی اہل جنت کا مرتبے مین اور اسفل اونکا درجے مین البتہ وہ شخص ہوگا کہ نہین داخل ہوگا بعد اوسکے کوئی فراخی کرنیوالی اوسکے لیے سامنے اوسکے بقدر مسافت ایک سال کے ہوگا وہ سونے کے محلون مین اور موتیون کے خیمون مین نہین ہوگی اونمین جگہ ایک بالشت کی مگر آباد ہوگی صبح اور شام لائے جائینگے اوسکے سامنے ستر ہزار طباق سونے کے نہین ہوگا اونمین سے کوئی طباق مگر کہ ہوگا اوسمین ایک رنگ کا کھانا کہ نہین ہوگا دوسرے مین مانند اوسکے خواہش اوسکی اونکے آخر مین مانند خواہش اوسکی کے ہوگی بیچ اول اونکے کے اگر ادنی ترین اونمین تمام اہل نعمین البتہ کفایت کرے اونکو جو کچھ کہ دیا گیا نہ ناقص کرے یہ کچھ اوس چیز مین سے کہ دیا گیا ابو امامہ سے منقول ہے کہ کہا ایک شخص اہل جنت مین سے خواہش کریگا اوسکے جانور کے کھانے کی پس گر پڑیگا وہ پکا پکایا اوسکے ہاتھ مین پس کھاویگا اوسسے جب تک کہ چاہیگا دل اوسکا پھر اوڑ جاویگا اور دل چاہیگا اوسکا پانی کے پینے کو پس آجاویگی بچھاگل اوسکے ہاتھ مین پس پیویگا اوسسے جسقدر چاہیگا پھر چلی جاویگی وہ طرف اپنی جگہ کے ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی صحابہ سے جنت کے ذکر کی پس فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے البتہ لیویگا ایک تمار القمہ پس رکھیگا اوسکو اپنے مونہہ مین پھر خطرہ آویگا اوسکے دل مین اور کھانا کھانیکا پس زائل جاویگا وہ طعام کہ اوسکے مونہہ مین ہوگا یعنی وہ طعام وہی طعام ہو جاویگا کہ جسکو دل چاہیگا پھر خطرہ آویگا اوسکے دل مین اور طعام کا پس زائل جاویگا وہ طعام کہ اوسکے مونہہ مین ہوگا اوس کھانے کے مزے پر کہ چاہتا تھا پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ع

بہشتیون کی کمال لذت حاصل کرنیکا کھانے کھانے کی حاجت نہین ہوگی بلکہ اگر کھانا چاہینگے تو فوراً دل سے خواہش ہوتے ہی کھانا پاویگا

بہشتیون کی کمال لذت حاصل کرنیکا کھانے کھانے کی حاجت نہین ہوگی بلکہ اگر کھانا چاہینگے تو فوراً دل سے خواہش ہوتے ہی کھانا پاویگا

وَاَنْهٰرٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا انار جنت کے اناروں میں سے ایسا ہوگا کہ جمع ہونگے اوسپر سے لوگ کھاوینگے اوس سے پھر اگر یاد آویگا کسیکو کچھ یعنی اور کھانا تو پاویگا اوسکو اپنے ہاتھ کی جگہ جہاں سے کھاتا ہوگا ابن مسعود سے ہی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ تو البتہ دیکھیگا طرف ایک جانور پرند کے جنت میں پس خواہش کریگا تو اوسکی پس گر پڑیگا وہ آگے تیرے بھنا ہوا ایسا موصوف سے ہی کہ بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی البتہ خواہش کریگا ایک جانور پرند کی جنت میں پس آویگا وہ مانند اونٹ بختی کے یہان تک کہ گر پڑیگا اوسکے خوان پر نہ پہنچا ہوگا اوسکو دھوان اور نہ لگی ہوگی اوسکو آگ یعنی قدرت الٰہی سے پکا ہوگا بغیر آگ کے پس کھاویگا اوس سے یہان تک کہ سیر ہوگا بھر پور جاویگا ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ کہا ہمنے یارسول اللہ تحقیق فرزند جملہ ٹھنڈک آنکھ اور تسلی سرور ہی پس آیا پیدا کیا جاویگا اہل جنت کیلیے فرزند پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مومن جب چاہیگا فرزند جنت میں تو ہوگا حمل اوسکا اور جنا اوسکا اور سن تمیز کو پہونچنا اوسکا ایک ساعت میں جیسا چاہیگا + عرض کیا ایک شخص نے کہ یارسول اللہ کیا جنت میں گھوڑا ہوگا کہ میں دوست رکھتا ہوں گھوڑے کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر داخل کریگا مجکو اللہ جنت میں پس نہیں چاہیگا تو سوار ہونا گھوڑے پر کہ یاقوت سرخ کا ہو اوڑا کر لیجاوے تجکو جس جنت میں چاہے تو جانا مگر کہ کیا جاویگا تیرے لیے پھر کہ ایک اعرابی نے کہ کیا جنت میں اونٹ ہی کہ میں دوست رکھتا ہوں اونٹ کو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی اعرابی سے اگر داخل کریگا تجکو اللہ جنت میں تو پاویگا تو اوسمیں جس چیز کو چاہیگا دل تیرا اور لذت پاویگی آنکھ تیری کثیر بن مرہ حضرمی سے ہی کہ کہا تحقیق ابراہ البتہ گذریگا اہل جنت پر پس کہیگا کیا برساؤں میں تمپر یعنی کھوپانی کھوحور بن وغیرذالک نعمتیں وہان کی ابن عباس سے ہی کہ رسول یعنی فرشتہ بھیجا ہوا تعالی کی طرف سے آویگا طرف ایک درخت کے جنت کے درختوں میں سے پھر کہیگا کہ بلاشبہ رب میرا حکم کرتا ہی مجکو یہ کہ دیوے تو اوسکے لیے جو کچھ چاہے پھر رسول آویگا طرف ایک شخص کے اہل جنت میں سے پس پھیلا دیگا اوسکے آگے جوڑا لباس کا پس کہیگا بتحقیق کہ تحقیق دیکھے ہیں سینے جو ڑے بہت لیکن نہیں دیکھا سینے مانند اوسکے اور آیا ہی کہ جس پیوے کو چاہیگا اوسکی منہی جھک کر موہنہ سے آگے گی + لَهُمْ فِيهَا مَا يَشْتَهُونَ اور وہان کی نعمتیں ایسی ہیں کہ نہ کسی آنکھوں نے دیکھی ہیں اور نہ کسی کانوں نے سنی ہیں اور نہ کسی دل میں خطرہ اوسکا گذرا ہی طیار کر رکھیں ہیں اللہ تعالی نے اون بندوں کے لیے کہ عمل نیک کرتے ہیں جیسا کہ فرماتا ہی پاک پروردگار فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یعنی پس نہیں جانتا کوئی شخص اوس چیز کو کہ چھپائی گئی ہی نعمتوں کے لیے قسم ٹھنڈک آنکھ کی سے بدلے اوس چیز کے کہ کرتے تھے یعنی دنیا میں جو طاعات بجالاتے تھے + اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مَّرْضِيَّاتِكَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

اور یہ وہ بہشت ہی جو میراث پائی تمنے بدلے اون کاموں کے جو کرتے تھے تم

اور یہ وہ بہشت ہی کہ عطا کی گئی ہی تمکو بسبب اوس چیز کے کہ عمل کرتے تھے تم + نفسیر تِلْكَ اشارہ ہی طرف جنت مذکور کے اور شایت دی گئی جنت اپنے باقی رہنے میں اپنے اہل پر ساتھ میراث کے کہ باقی رہتی ہی وارثوں پر اور ابوہریرہ سے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہی کوئی مگر کہ اوسکے لیے ایک مکان ہی جنت میں اور ایک مکان ہی دوزخ میں پس کافر وارث ہوگا مومن کے مکان کا کہ دوزخ میں ہی اور مومن وارث ہوگا کافر کے مکان کا جنت میں اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کے اس قول سے وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ابن مسعود سے ہی کہ کہا گذروگے تم پل صراط پر سے بسبب عفو اللہ تعالی کے اور داخل ہوگے جنت میں بسبب رحمت اللہ تعالی کے اور تقسیم کیے جاوینگے منازل بسبب اعمال اپنے کے + مدثر منثور + تنبیہ + اہل آیت سے

معلوم ہوا کہ عمل نیک کرنا عجب چیز ہے کہ جس سے ایسی نعمت ہاتھ لگتی ہے اور اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر غفاری کو فرمایا جَدِّدِ السَّفِينَةَ فَإِنَّ الْبَحْرَ عَمِيقٌ وَخُذِ الزَّادَ كَامِلًا فَإِنَّ السَّفَرَ بَعِيدٌ وَخَفِّفِ الْحِمْلَ فَإِنَّ الْعَقَبَةَ كَئُودٌ وَأَخْلِصِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ فَإِنَّ النَّاقِدَ بَصِيرٌ + یعنی نیا کر کشتی کو یعنی ایمان صحیح حاصل کر اسلیے کہ دریا آخرت کا گہرا ہے اور لے توشہ راہ آخرت کا پورا یعنی عمل خوب کر اسلیے کہ سفر دور و دراز ہے اور ہلکا کر بوجھ کو یعنی گناہوں کے بوجھ کو یا علائق دنیوی کے بوجھ کو اسلیے کہ گھاٹی یعنی آخرت کی دشوار و سخت ہے اور خالص کر عمل صالح کو اسلیے کہ پرکھنے والا بینا ہے + منبہات +

لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ○

تمکو اون مین میوے ہین بہت اونمین سے کھاتے ہو + ص

تمھارے لیے ہی بہان میوہ بہت کہ اوس سے کھاتے ہو + تفسیر + مِنْهَا مین مِن تبعیض کے لیے ہے یعنی نہین کھاتے ہو مگر بعض اوسکا اور درختون مین جو میوے باقی ہین گے اونسے زینت ہوگی درختون کو اور حدیث مین آیا ہے کہ نہین توڑیگا کوئی شخص جنت کے اوسکے میوون مین سے مگر پیدا ہوگا جگہ اوسکے دو چند اوسکا + عمل درمنثور + مؤمن یا متقی کو جو جنت اور تعمتین اوسکی ملینگی اونکا بیان فرما کر اُنکے مقابلے مین کفار کا حال بیان ہوتا ہے +

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ○ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ○

البتہ جو گنہگار ہین دوزخ کی مار مین ہین ہمیشہ رہینگے نہ ہلکی ہوگی ہمسے اونپر اور اوسی مین پڑے ہین ناامید + ص

تحقیق گنہگار دوزخ مین ہمیشہ رہنے والے ہین سست نہین کیا جاویگا اونسے عذاب اور وہ اوس عذاب مین ناامید ہوکر خاموش ہونگے + تفسیر + سست نہین کیا جاویگا یعنی عذاب ہلکا اور ناقص نہین ہوتا کبھی اور مُبْلِسُونَ کے معنی ہین ناامید ہونگے رفع عذاب سے اور متحیر ہونگے + عمل +

وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ○

اور ہمنے اونپر ظلم نہین کیا لیکن تھے وہی بے انصاف + ص

اور ظلم نہین کیا ہمنے اونپر یعنی سا تھ عذاب کرنے کے لیکن وہ تھے ظالم یعنی بسبب کرنے کفر و شرک کے +

وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ ○ لَقَدْ جِئْنَاكُم بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ

اور پکارینگے اے مالک کہین ہمکو فیصل کر چکے تیرا رب وہ کہیگا تمکو رہنا ہے ہم لائے ہین تمھارے پاس سچا دین پر تم بہت لوگ

لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ○

سچی بات سے بُرا مانتے ہو + ص

اور پکارینگے کہ اے مالک چاہیے کہ مرنے کا حکم کرے ہمپر پروردگار تیرا مالک کہیگا تحقیق تم ہمیشہ رہنے والے ہو تحقیق لائے ہین ہم تمھارے پاس بات سچی ولیکن اکثر تمھارے سچی بات کو ناخوش رکھنے والے ہین + تفسیر + مالک نام ہے فرشتے کا جو دوزخ کا داروغہ ہے کہتے ہین ہزار برس چلاوینگے تب وہ ایک جواب دیگا ناامیدی کا + ص + پکارینگے الحجب ناامید ہونگے تخفیف عذاب سے تو پکارینگے یا مالک اور معنی لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ کے یہ ہین کہ سوال کرے اپنے رب سے کہ مار ڈالے ہمکو تو کہ عذاب سے چھوٹین ہمیشہ رہنے والے ہو یعنی عذاب مین نہین چھٹکارا پانے کے اوس سے بسبب کرنے کے اور نہ تخفیف عذاب کی + اور قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ مین جو قَالَ ہے اسمین ضمیر مالک کی طرف پھرتی ہے اور لَقَدْ جِئْنَاكُم کلام اللہ تعالی کا ہے اور ہوسکتا ہے کہ قَالَ کی ضمیر بھی اللہ کی طرف پھرے کہ جب سوال کرینگے مالک سے یکہ سوال کرے اللہ سے اونکے مرنے کا تو اللہ تعالی اونکو جواب دیگا کہ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ اور بعضوں نے کہا کہ

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ○

البتہ لائے ہم تمکو سچ پر لیکن اکثر تمکو سچ سے کراہت ہے

متصل ہی ساتھ کلام مالک کے اور مراد ساتھ قول مالک کے جِئْنٰكُمْ ملائکہ ہین اسلیئے کہ وہ رسول اللہ کے ہین کہ انبیا کے پاس وحی لاتے ہین اور مالک بھی ملائکہ ہی سے ہین آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ ڈالی جاوینگی دوزخیون پر بھوک یہان تک کہ برابر ہوگی بھوک اونکے عذاب کے کہ وہ اونمین ہونگے پس کہینگے اُدْعُوْا مَالِكًا یعنی پکارو مالک کو پس پکارینگے یٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ وہ کہیگا اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ اور روایت کیا گیا ہی کہ بعد اس جواب مالک کے کافرخدا کی طرف رجوع کرینگے اور کہینگے رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ یعنی اے رب ہمارے غالب آئی ہمپر بدبختی ہماری اور تھے ہم قوم گمراہ اے رب ہمارے نکال ہمکو دوزخ سے پس اگر عود کرین ہم کفر مین تو بالشبہ ہم ظالم ہین اور بقدر دو ہزار مدت دنیا کے کچھ جواب نہین سنینگے بعد اسکے فرمان الہی آویگا اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ یعنی دور ہو اور پڑے رہو دوزخ ہی مین اور نکالم کرو مجسے بعد ازان کچھ کلام نہین کرینگے مگر یہ کہ مانند زفیر وشہیق کے آواز کرینگے یعنی جیسے گدھا پہلے چھوٹی آواز کرتا ہی پھر بڑی تا انتہی ✦ اور سچ بات کو ناخوش رکھنے والے ہین یعنی حق کو نہین قبول کرتے اور نفرت کرتے ہین اوس سے اسلیئے کہ باطل سے اکراہ ہوتی ہی اور حق سے رنج ✦ مدارک

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ○

کیا ٹھہرائی ہی انھون نے ٹھہرانی ہی ایک بات تو ہم بھی کچھ ٹھہرانیوالے ہین ✦ موضح

کیا عزم کیا ہی انھون نے مصمم ایک کام پر پس تحقیق ہم بھی عزم مصمم کرنے والے ہین ✦ تفسیر کافرون نے مکر مشورہ کیا کہ تمھارے تغافل سے اس نبی کی بات بڑھی اب جو اس دین مین آوے اوسکو مار مار کر اولٹا پھیرین اور جو شہر مین اوپری آوے اوسکو سنا دو کہ اس شخص کے پاس نہ بیٹھے سو اللہ نے ٹھہرایا اونکا خراب کرنا ✦ مو اَمْ اَبْرَمُوْا کے معنی ہین کیا محکم کیا مشرکین مکہ نے ایک امر کو کہ وہ کید مکر کرنا اونکا ہی ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ پس ہم محکم کرنے والے ہین کید اپنا سچی ہلاک کرنے انکے کے اور تھے کافر مجلس جاتے پھر سرگوشی کرتے بیچ امر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دار الندوہ مین ✦ مدارک

اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ○

کیا خیال رکھتے ہین کہ ہم نہین سنتے انکا بھید اور مشورہ کیون نہین اور ہمارے بھیجے انکے پاس ہین لکھتے ✦ مو

کیا گمان کرتے ہین یہ کہ ہم نہین سنتے ہین بات پوشیدہ انکی کو اور سرگوشی انکی کو ہان سنتے ہین ہم اور فرشتے ہمارے نزدیک انکے لکھتے ہین ✦ تفسیر ہر آدمی کے ساتھ فرشتے رہتے ہین ہر کام اوسکا لکھتے ہین ✦ مو سِرَّهُمْ کے معنی ہین باتین پوشیدہ انکی اور نَجْوٰىهُمْ کے معنی ہین وہ باتین کہ کرتے ہین آپسمین اور چھپاتے ہین اونکو اپنے غیر ملت سے اور فرشتے ہمارے یعنی نیکی بدی لکھنے والے نزدیک انکے لکھتے ہین اسکو اور یہ بھی بن معاذ سے منقول ہی کہ جسنے چھپایا اپنے گناہون کو لوگون سے اور ظاہر کیا اونکو اوسکے لیے کہ نہین پوشیدہ ہی اوسپر کوئی چیز یعنی اللہ تعالی پس تحقیق ٹھہرایا اوسنے اوسکو حقیر تر دیکھنے والون کے نزدیک اپنے اور نفاق کی علامتون مین سے ہی ✦ مدارک

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ○

کہدو اگر ہو رحمن کو اولاد تو مین سب سے پہلے پوجون ✦ مو

کہدے اگر بالفرض ہو خدا کے لیے کوئی فرزند پس مین پہلا عبادت کرنے والا ہون مین ✦ تفسیر یعنی مین اول اونکا ہون کہ جو تعظیم کرین اوسکے فرزند کی اور تسے پہلے اوسکی طاعت و فرمان برداری کرون جیسا کہ تعظیم کرتا ہی آدمی بادشاہ کے فرزند کی بسبب تعظیم باپ اوسکے کے اور یہ کلام وارد ہوا ہی بطریق بالفرض والتقدیر کے اور مراد نفی فرزند کی ہی اور یہ اس سبب سے ہی کہ اللہ تعالی نے متعلق کیا عبادت کو ساتھ ہونے فرزند کے اور ہونا فرزند کا محال ہی فی نفسہ پس ہوگا متعلق بہا یعنی عبادت بھی محال مانند اوسکے ✦ اور بعضون نے کہا کہ یہ معنی ہین کہ اگر ہی رحمن کے لیے

فرزند تمہارے گمان مین پس مین اول عابدین کا ہون یعنی توحید کرنے والون کا واسطے اللہ کے جھٹلانے والا تمہارے قول کے ساتھ اسنسبت فرزند کے طرف اوسکے ۔ اور بعضون نے کہا کہ اگر ہی رحمٰن کے لیے فرزند تمہارے گمان مین پس مین اول العٰبدین یعنی انکار کرنے والون کا ہون اس سے کہ ہو اوسکے لیے فرزند اور بعضون نے کہا کہ اِن نافیہ ہی یعنی نہین ہی رحمٰن کے لیے فرزند پس مین اول انکا ہون کہ مانے اور عبادت اور توحید کی چھڑانے کی بیان کی اللہ تعالی نے اپنی ذات کی فرزند کے پکڑنے سے فرمایا سبحان اللہ ؁

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○

پاک ذات ہی پروردگار آسمانون کا اور زمین کا صاحب تخت کا ان باتون سے جو بناتے ہین ؁

پاک ہی پروردگار آسمانون کا اور زمین کا صاحب عرش کا اون چیزون سے کہ بیان کرتے ہین ۔ تفسیر ۔ یعنی وہ رب آسمانون اور زمین اور عرش کا ہی پس نہین ہی جسم اسلیے کہ اگر ہوتا جسم تو نہ قادر ہوتا ان چیزون کے پیدا کرنے پر اور جب کہ نہوا جسم نہین ہوگا اوسکے لیے فرزند اسلیے کہ تولد صفت اجسام سے ہی ؁

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ○

اب چھوڑ انکو بک بک کرین اور کھیلین جب تک ملین اپنے اوس دن سے جسکا کہ وعدہ ہی ؁

پس چھوڑ اونکو تو باطل مین بحث کرین اور کھیلین یہان تک کہ ملین اپنے اوس دن سے کہ وعدہ دیا جاتا ہی اونکو ۔ تفسیر ۔ کھیلین یعنی دنیا اپنی مین اوس دن سے کہ وہ دن قیامت کا ہی اور یہ دلیل ہی اسپر کہ جو کچھ کہ کہتے ہین کافر قبیل ہنسی اور خوش طبعی سے ہی ۔ تفسیر زاہدی مین آیا ہی کہ ایک روز نضر بن حارث بہت سے قریش کے سردارون کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا سردار دین نے ایک آیت مین بطریق استہزا کے بحث کرنی شروع کی ولید بن مغیرہ نے کہا اون ایام مین کچھ میل اسلام کی طرف رکھتا تھا کہا ای نضر استہزا قرآن کے ساتھ کرتا ہی تو واللہ کہ محمد سوائے حق کے نہین کہتا ہی نضر نے کہا مین بھی حق کہتا ہون محمد کہتا ہی لا الٰہ الا اللہ مین بھی کہتا ہون لا الٰہ الا اللہ اور زیادہ کرتا ہون کہ ملائکہ بنات اللہ ہین یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پونہچی آپ غمگین ہوئے جبرئیل آیت قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ لائے نضر نے یہ آیت ولید کے آگے پڑھی اور کہا خدا کے تعالی اور محمد نے میری تصدیق کی ولید نے کہا ای احمق تکذیب تیری کی ہی ان کان بمعنی ما کان کے ہی یعنی نہین ہی رحمٰن کے لیے فرزند ؁ جلالین بحر ؁

وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ○

اور وہی ہی جسکی بندگی ہی آسمان مین اور اوسکی بندگی ہی زمین مین اور وہی ہی حکمت والا سب جاننے ؁

اور وہ ہی وہ کہ آسمان مین فرمان روا ہی اور زمین مین فرمان روا ہی اور وہ ہی باحکمت دانا ۔ تفسیر ۔ کہا قتادہ نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ پوجا جاتا ہی آسمان و زمین مین لا الٰہ الا ہو یا حکمت یعنی باحکمت اپنے اقوال و افعال مین اور تدبیر خلق مین دانا یعنی جاننے والا مخلوق کے مصالح کو یا جاننے والا اوس چیز کو کہ ہوئی اور اوس چیز کو کہ ہوگی ۔ جلالین ؁

وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

اور بڑی برکت ہی اوسکی جسکا راج ہی آسمانون مین اور زمین مین اور جو اونکے بیچ ہی اور اوسی پاس ہی خبر قیامت کی اور اوسی تک پھر جاؤگے ؁

اور بہت برکت والا ہی وہ کہ اوسکے لیے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی اور اوس چیز کی کہ درمیان دونون کے ہی اور نزدیک اوسکے ہی علم قیامت کا یعنی قائم ہونے اوسکے کا اور طرف اوسکے پھیرے جاؤگے ۔ ۔ ۔

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○

اور اختیار نہین رکھتے جنکو یہ پکارتے ہین سفارش کا مگر جسنے گواہی دی سچی اور اونکو خبر تھی ؁

اور نہین شفاعت کر سکتے وہ کہ گفار پوجتے ہین اونکو سوا خدا کے ولیکن وہ لوگ کہ گواہی سچ دی ہی اور وہ جانتے ہین توحید کو شفاعت کرینگے ✦ **تفسیر** یعنی آپنی سفارش کر سکتے ہین کہ جسنے کلمۂ اسلام کہا اسکی خبر مین اوسکی گواہی دیتے ہین بغیر کلمۂ اسلام کہنے کے حق مین نہین کہہ سکتے سوا اپنی سفارش بھی نیک کرینگے ✦ **موضح** یعنی مشرکون کے معبود کہ جنکو یہ پوجتے ہین سوا اللہ کے شفاعت نہین کر سکینگے جیسا کہ گمان رکھتے ہین یہ مشرک کہ وہ شفاعت کرینگے ہمارے اللہ کے نزدیک ولیکن جنھون نے گواہی سچی دی یعنی اقرار کیا کلمۂ توحید کا اور وہ جانتے ہین کہ اللہ رب ہمارا ہی بلاشبہہ اور اعتقاد رکھتے ہین اسکا وہ البتہ سفارش کرینگے ✦ **مدارک** یعنی روز قیامت کے معبود کفار کے بت وغیرہ شفاعت کسیکی نہین کر سکینگے مگر وہ معبود کہ جنھون نے گواہی توحید کی دی ہی یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور وہ جانتے ہین اپنے دل سے اور جس چیز کو کہ جسکی گواہی دی زبان سے اور وہ عیسی اور عزیر اور ملائکہ ہین پس وہ شفاعت مومنون کی کرینگے اور اپنے پوجنے والون سے کہ بیزار تھے وہ بھی بیزار ہونگے ✦ **بحر جلالین**

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

اور اگر تو انسے پوچھے کہ اونکو کسنے بنایا تو کہینگے اللہ نے پھر کہان سے اولٹ جاتے ہین ✦ **موضح**

اور اگر پوچھے تو مشرکون سے کہ کسنے پیدا کیا اونکو البتہ کہینگے خدا نے پیدا کیا ہی تو پس کہان سے پھرے جاتے ہین ✦ **تفسیر** خدا نے بتون اور فرشتون نے اور فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ کے معنی ہین پس کیونکر کہان سے پھرے جاتے ہین توحید سے باوجود اس اقرار کے ✦ **مدارک**

وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝

قسم ہی رسول کے کہنے کی اے رب یہ لوگ ہین کہ یقین نہین لاتے ✦ **موضح**

اور بہت ہی دعا پیغامبر کی اے پروردگار میرے تحقیق یہ ایک گروہ ہین کہ ایمان نہین لاتے ✦ **تفسیر** ترجمہ قِيْلِهٖ الخ کا یہ ہی کہ یا یہ قول کہ نزدیک اللہ کے ہی علم قیامت کا اور علم محمد کے کہنے کا یٰرَبِّ الخ ✦ **مدارک**

ع ۲۲ ۱۳

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۭ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝

سو تو مُڑ یا انکی طرف سے اور کہہ سلام ہی اب آخر کو معلوم کرینگے ✦ **موضح**

پس موہ پھیر لے انسے اور کہہ سلام وداع پس عنقریب جان لینگے ✦ **تفسیر** موہ پھیرنے یعنی اعراض کر انکے بلانے سے طرف اسلام کے اور ناامید ہو انکے ایمان لانے سے اور نصیحت کر اور چھوڑ اونکو ✦ **مدارک** اور قُلْ سَلٰمٌ کے یہ معنی ہین کہ سلامتی ڈھونڈھتی ہی تجھسے اور تک ہاتھ کرتے ہین آپسمین مانند قول اللہ تعالی کے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝ اور حکم اس اعراض کرنیکا آیت سیف سے منسوخ ہوا اور جان لینگے یہ وعید ہی اللہ کی طرف سے مشرکون کے لیے اور تسلی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ جسنے پڑھی سورۂ زخرف ہوا وہ اون لوگون مین سے کہ کہا جاویگا اونکو روز قیامت کے يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ✦ **مدارک کشاف** ✦ **تنبیہ** یہ سورت مشتمل ہی اس مضمون پر کہ اس سورت کے سننے چاہیین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ اللہ دوست رکھتا ہی ہر متقی غنی گوشہ نشین کو ✦ تحقیق ایک شخص نے کہا ای رسول خدا کے کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور اچھے ہون عمل اوسکے کہا اوس شخص نے پس کونسا آدمی برا ہی فرمایا وہ دراز ہو عمر اوسکی اور برے ہون عمل اوسکے ✦ اور فرماتے تھے حضرت تین باتین ہین کہ قسم کھاتا ہون مین اونکے حق ہونے پر اور بیان کرتا ہون تجھسے ایک حدیث پس یاد رکھو اوسکو پس وہ باتین کہ قسم کھاتا ہون مین اونکے حق ہونے پر یہ ہین نہین گھٹتا صدقہ سے کچھ مال بندے کا صدقہ دینے سے ✦ **ف** یعنی نہین ناقص ہوتی ہی برکت مال کی بسبب صدقہ دینے کے یا نہین ناقص ہوتا ہی ثواب اوسکا بلکہ مضاعف ہوگا دن قیامت کے سات سو حصے تک بلکہ زیادہ اور احتمال ہی کہ یہ مراد ہو کہ نہین باقی رہتا نقصان بندے کے مال کا بسبب صدقہ دینے سے بلکہ بسبب زیادتی مال کا ہوتا ہی ✦ **حق** اور نہین ظلم کیا بندے پر

بندہ کسی طرح کا ظلم کہ صبر کرتا ہی اوپر مگر کہ زیادہ کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب اوسکے عزت اور نہین کھولتا بندہ دروازہ سوال کا مگر کہ کھولتا ہی اللہ تعالی اوسپر دروازہ محتاجگی کا اور وہ جو حدیث بیان کرتا ہون مین تمسے پس یاد رکھو اوسکو پھر فرمایا کہ نہین ہی دنیا مگر چار آدمیون کے لیے ایک تو اوس بندے کے لیے کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور علم یعنی سمجھ اچھی طرح خرچنے کی پس وہ ڈرتا ہی اوسمین رب اپنے سے اور اپنے ناتے دارون سے سلوک کرتا ہی اور عمل کرتا ہی اللہ تعالی کے لیے اوسمین ساتھ حق اوسکے کے پس یہ افضل مرتبے کا ہی اور دوسرے اوس بندے کے لیے کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نے علم اور نہ دیا اوسکو مال پس وہ بھی نیت کا ہی کہتا ہی اگر تحقیق میرے لیے مال ہوتا تو البتہ کرتا مین کام فلانے کا سا پس ثواب دونون کا برابر ہی اور تیسرے اوس بندے کے لیے کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور نہ دیا اوسکو علم پس وہ تصرف کرتا ہی اپنے مال مین جاہیجا بغیر علم کے یعنی بھلی بری بات کا خیال نہین رکھتا نہین ڈرتا ہی اوسمین اپنے رب سے اور نہ سلوک کرتا ہی اپنے ناتے دارون سے اور نہ عمل کرتا ہی اوسمین موافق حق کے پس یہ برے مرتبے کا ہی اور چوتھے اوس بندے کے لیے کہ نہ دیا اوسکو اللہ تعالی نے مال اور نہ علم پس وہ کہتا ہی اگر تحقیق میرے لیے مال ہوتا تو البتہ کرتا مین اوسمین کام فلانے کا سا یعنی جو کہ بری طرح مال خرچ کرتا ہی اوسکی سی آرزو یہ بھی کرتا ہی پس وہ بدنیت ہی اور گناہ دونو کا برابر ہی ✤ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی جب چاہتا ہی ساتھ بندے کے بھلائی کا کام مین لاتا ہی اوسکو پس کہا گیا کہ کیونکر کام مین لاتا ہی اوسکو یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو اچھے کام کی پہلے موت کے ✤ اور فرمایا دانا وہ ہی کہ حساب لیتا رہا نفس اپنے سے اور عمل کیا واسطے ثواب بعد موت کے اور احمق وہ ہی کہ تابع کیا اپنے نفس کو اوسکی خواہش کا اور آرزو رکھی اللہ پر ✤ ف ✤ یعنی گناہ کرتا رہا اور تمنا جنت کی رکھی کہا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ طلب کرنا جنت کا بغیر عمل کے ایک گناہ ہی کتنا ہون سے اور امید رکھنی شفاعت کی بلا سبب ایک قسم ہی غرور سے اور امید رکھنی رحمت کی اوسکو کہ نہ طاعت کرے جہل و حمق ہی اور لکھا عمر بن منصور نے طرف بعضے بھائیون اپنے کے کہ صبح کی تو نے کہ آرزو رکھتا ہی ساتھ دراز گی عمر اپنی کے اور آرزو رکھتا ہی اللہ سے آرزوئین ساتھ بد فعل اپنی کے سوا اسکے نہین کہ ٹھنڈا لوہا کوٹتا ہی تو ✤ حق ✤ اور فرمایا پکارتا ہی پکارنے والا یعنی فرشتہ روز قیامت کے کہ کہان ہین ساٹھ برس کی عمر والے اور وہ ایسی عمر ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ ۱۱ ثمانیون ✤ کہا نہ عمر دی تھی ہمنے تمکو اوسقدر کہ یضعت قبول کر سکتا اوسمین وہ شخص کہ یضعت کرتا اور آیا تمکو ڈرانا ✤ کہا محمد بن ابی عمیر صحابی نے کہ تحقیق بندہ اگر گرے اپنے مونہہ کے بل جسدن پیدا کیا گیا ہی یہان تک کہ مرے بڑھاپے سے اللہ تعالی کی طاعت مین تو البتہ کم جانے گا بیچ اوسدن کے ✤ اور البتہ دوست رکھیگا کہ تحقیق وہ پھیرا جاوے طرف دنیا کے تو کہ زیادہ حاصل کرے اجر و ثواب ✤ **مشکوۃ** ✤

ف
یعنی فرشتہ اگر وقت ولادت سے
ہی ہاتھ پاؤن اور منہ تک ہوتا
اور نہ ہوتا تو بھی
اور نہ ہوتا تو بھی
نہایت مین اوسکو حرکت ہوتی

سُورَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَخَمْسُونَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ دخان ہی دخان کہتے ہین دھوین کو چونکہ اسمین ذکر اوس دھوین کا ہی کہ آسمان قیامت سے ہوگا چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آتا ہی اسلیے اسکا نام سورۂ دخان کہا گیا اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسمین اُنسٹھ ہین اور کلمے تین سو چھیالیس اور حروف ایک ہزار سو اکیس اور رکوع تین اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ زخرف کے اسلیے بعد اوسکے لکھی گئی یا اور اس سورت کے فضائل حدیث شریف مین یہ آئے ہین ابو ہریرہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی حم الدخان کسی رات مین صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشش مانگتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے ✤ اور یہ بھی ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی حم الدخان شب جمعہ مین صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشے گئے ہوتے ہین گناہ اوسکے ✤ اور ابو امامہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی حم الدخان شب جمعہ مین بناتا ہی اللہ اوسکے لیے ایک مکان بڑا جنت مین ✤ اور حسن سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے پڑھی حم الدخان

کسی رات مین بخشے جاتے ہین الا جو گناہ اوسکے ہو اور ابو رافع سے روایت ہے کہ کہا جسنے پڑھی دخان کسی رات مین صبح کرتا ہی اس حال مین بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور بحکم کیا جاویگا اوسکا حور عین سے اور ابن مسعود سے ہے کہ کہا جانتا ہون مین نظائر کو کہ پڑھتے تھے اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تہجد کی رکعتون مین والذاریات والطور والنجم اقتربت الساعۃ الرحمن واقعۃ الحاقۃ مرتل کما قسم ربیوم القیمۃ ھل اتی علی الانسان اذا الشمس کورت دخان + ابن مسعود سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی مغرب مین حم کہ جسمین ذکر کیا گیا ہے دخان **درمنثور وغیرہ**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ

قسم ہے اس کتاب واضح کی ہمنے اوسکو اوتارا ایک برکت کی رات مین ہم ہین کہ سنانے والے اوسمین جدا ہوتا ہے ہر کام

حَكِيْمٍ ۝ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝

جامحکم ہو کر ہمارے پاس سے ہم ہین بھیجنے والے + **حق**

قسم کتاب واضح کی کہ تحقیق ہمنے اوتارا ہے اس کتاب کو شب برکت والی مین یعنی لیلۃ القدر مین تحقیق ہم تھے ڈرانے والے اوس شب مبارک مین فیصل کیا جاتا ہے ہر کار استوار اوتارا ہمنے اوسکو ساتھ وحی کرنے کے نزدیک اپنے سے تحقیق ہم تھے بھیجنے والے یعنی غیر کو + **تفسیر** کتاب واضح سے مراد قرآن ہے اور واو یہ والکتب کے واو قسم کی ہے اگر ٹھہرایئے تو حٰمٓ کو شمار کرنا واسطے حروف کے یا نام سورت کا اور واو عطف کی ہوگی اگر ہو حٰمٓ مقسم بہا یعنی قسم کھائی گئی ساتھ اوسکے اور جواب قسم کا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ اخیر اور شب برکت والی سے مراد لیلۃ القدر ہے یا پندرھوین شب شعبان کی کہ جسکو شب برات کہتے ہین + اور جمہور کا اول ہی قول ہے یعنی مراد لیلۃ القدر ہے بسبب فرمانے اللہ تعالیٰ کے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ یعنی بالا شبہہ ہمنے اوتارا قرآن کو شب قدر مین اور اور جگہ فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ یعنی مہینہ رمضان کا ایسا ہے کہ اتارا گیا اوسمین قرآن اور شب قدر ہو جب اکثر قولون کے رمضان ہی کے مہینے مین ہے پھر کہا بعضون نے کہ اوتارا اوسکو اللہ تعالیٰ نے اکھٹا لوح محفوظ سے طرف آسمان دنیا کے پھر لاتے رہے جبرئیل اوسمین سے وقت بہ پیش آنے حاجت طرف نبی اوسکے محمد علیہ السلام کے اور بعضون نے کہا کہ شروع ہوا اوترنا اوسکا لیلۃ القدر مین اور مُبٰرَكَةٍ کے معنی ہین كَثِيْرَةُ الْخَيْرِ یعنی بہت بابرکت اسلیے کہ اوترتی ہے اوسمین خیر اور برکت اور قبول کیجاتی ہے دعا اور اگر کچھ اوسمین نہ پایا جاتا سوائے اوترنے قرآن کے فقط تو کافی تھا برکت ہونے مین اور اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ الخ معنے علماء مین کہ تفسیر کی ساتھ اسکے جواب قسم کی گویا کہ کہا گیا کہ ہمنے اوتارا قرآن کو اسلیے کہ ہماری شان ہے ڈرانا ہی مدام سے اور تھا اوتارنا ہمارا اوسکو اس رات مین خاص کر اسلیے کہ اوتارنا قرآن کا امور حکمیہ سے ہے اور یہ رات جگہ فیصل ہونے ہر امر حکیم کی ہے اور معنی فُرِقَ کے یہ ہین کہ فیصل کیا جاتا ہے ہر امر قسم ارزاق بندون سے اور اجلون اونکی سے اور تمام امر اونکے اس رات سے لیکر اوس شب قدر تک کہ آویگی سال آیندہ مین حکیم صاحب حکمت کا یعنی کیا جاتا ہے ہر امر بموجب اوسکے کہ مقتضی ہوتی ہے اوسکو حکمت اور اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا کے معنی یہ ہین کہ مراد رکھتا ہون ساتھ بھیجنے امر کے حاصل ہوا ہمارے پاس سے جیسا کہ مقتضی ہوا اوسکو علم ہمارا اور تدبیر ہماری تحقیق ہم تھے بھیجنے والے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اونبیا کو پہلے اونکے + **حل** کہا قتادہ نے اور ابن زید نے کہ رات بابرکت سے مراد لیلۃ القدر ہے اور اوتارا اللہ نے قرآن لیلۃ القدر مین لوح محفوظ سے طرف آسمان دنیا کے پھر لاتے رہے اوسکو جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوڑا تھوڑا بیس برس مین اور کہا عکرمہ اور دون نے کہ مراد اوس سے پندرھوین رات شعبان کی ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوترتا ہے اللہ جل ثناؤہ یعنی رحمت خاص اوسکی اوترتی ہے رات نصف شعبان کے طرف آسمان دنیا کے پس بخشش کیجاتی ہے واسطے ہر نفس کے مگر مین بخشا جاتا ہے وہ انسان کہ اوسکے دل مین

بغض مع باقی کسی حرکت سے یا شریک کرنے والا ہوتا ہی ساتھ اسکے اور کہا ابن عباس نے کہ لکھا جاتا ہی ام الکتاب سے یعنی لوح محفوظ سے شب قدر
مین جو کچھ کہ ہوگا سال مین یعنی سال آیندہ مین قسم خیر و شر سے اور رزق اور اجلون سے یہان تک کہ حج کرنے والے کا کہا جاتا ہی حج کریگا فلانا اور
حج کریگا فلانا اور کہا حسن اور قتادہ اور مجاہد نے کہ حکم قطعی کیا جاتا ہی لیلۃ القدر مین بیچ مہینے رمضان کے ہر اجل اور عمل اور پیدایش اور رزق کا
اور اوس چیز کا کہ ہوگی اوس سال مین اور کہا عکرمہ نے کہ وہ رات نصف شعبان کی ہی حکم قطعی کیا جاتا ہی اوسمین سال بھر کے امر کا اور لکھے جاتے ہین
زندے مُردون مین پس زیادہ کیا جاتا ہی اوسمین کوئی اور نہ ناقص کیا جاتا ہی اوسمین سے کوئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منقطع
ہوتی ہین اجلین شعبان سے شعبان تک یہان تک کہ ایک شخص نکاح کرتا ہی اور پیدا ہوتا ہی اوسکے ہان بچہ حال انکہ نکالا گیا ہوتا ہی نام اوسکا موتی
مین یعنی زندون مین سے اوسکا نام نکال کر موتی مین لکھا جاتا ہی ابن عباس سے منقول ہی کہ اللہ تعالی حکم فرماتا ہی مقدرات کا بیچ رات نصف کے
شعبان سے اور سونپتا ہی اونکو طرف کرنے والون اونکے کے لیلۃ القدر مین اور روایت کی عبد بن حمید نے ابی العلیہ سے کہ اوترے صحیفے ابراہیم علیہ السلام کے بیچ اول شب
رمضان کے اور اوترے توریت چھٹی شب رمضان کی مین اور اوتری زبور بارھوین شب رمضان کی مین اور اوتری انجیل اٹھارہوین شب رمضان کی مین اور اوترا
فرقان چوبیسوین شب مین ۱۲ ابن عمر سے ہی بیچ تفسیر فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ کے کہا لکھا جاتا ہی کام برس کا برس تک
مگر شقاوت اور سعادت کہ وہ کتاب الہی مین ہین کہ نہ متبدل ہوتے ہین اور نہ متغیر اور روایت کی ابن جریر نے عمر سے کہ غلام آزاد عمرہ کا ہی
کہ کہا کہتے ہین کہ لکھے جاتے ہین ملک الموت کے لیے وہ کہ مرینگے اس لیلۃ القدر سے لیکر دوسری لیلۃ القدر تک اور یہ اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ پڑھی یہ آیت فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ تک پس پاتا ہی تو ایک شخص کو کہ نکاح کرتا ہی
عورت سے اور سوار ہوتا ہی گھوڑے پر اور نام اوسکا موتی مین ہوتا ہی بلال بن یساف سے منقول ہی کہ کہا تھا کہا جاتا ہی یعنی اگلے زمانے مین
اچھے لوگ کہتے تھے کہ انتظار کرو قضا کا رمضان کے مہینے مین ۱۳ معاد مرمنثور ۱۴ رات برکت والی لیلۃ القدر ہی اور بعضون نے
کہا پندرہوین شب شعبان کی اور اوسکے چار نام ہین لیلۃ المبارک لیلۃ البرات لیلۃ الصک لیلۃ الرحمۃ اور بعضون نے کہا کہ وہ مخصص ہی
ساتھ پانچ چیزون کے ایک تو یہ کہ اسمین تفرق ہر امر حکیم کی ہی دوسری یکہ اسمین عبادت کرنی فضیلت رکھتی ہی اور تیسری یہ کہ رحمت
نازل ہوتی ہی اسمین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ رحمت بھیجتا ہی میری امت پر اس رات مین بقدر گنتی بالون بھیڑ و بکریون بنی کلب
کے کہ نام ایک قبیلے کا ہی کہ اونکے ہان بکریان وغیرہ بہت تھین اور چوتھی حاصل ہونا مغفرت کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
اللہ تعالی بخشتا ہی سب مسلمانون کو اس رات مین مگر کاہن کو یا ساحر کو یا دشمنی رکھنے والے کو مسلمانون سے یا دائم الخمر کو یا ماں باپ کا نافرمان
کو یا اصرار کرنے والے کو زنا پر اور پانچوین یہ کہ دیے گئے اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوری شفاعت اور یہ یون ہوا کہ آنحضرت نے سوال کی
شفاعت تیرہوین رات شعبان کی اپنی امت کے حق مین پس دیے گئے تہائی حصہ شفاعت سے پھر سوال کی چودہوین رات پس دیے گئے دو تہائی
پھر سوال کی پندرہوین رات پس دیے گئے پوری شفاعت یعنی سب مومنون کے حق مین قبول ہوگی مگر جو بھاگا اللہ سے مانند بھاگنے اونٹ کے
یعنی کافر اور عادت اللہ سے اس رات مین یہ ہی کہ زیادہ ہو جاتا ہی اسمین پانی زمزم کا حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب کہ ہو رات نصف شعبان کی یعنی پندرہوین رات پس قیام کرو اوسکی رات مین اور روزہ رکھو اوسکے دن مین اسلیے کہ اللہ تعالی
نزول فرماتا ہی اوسمین وقت غروب ہونے آفتاب کے طرف آسمان دنیا کے پس فرماتا ہی کیا نہین ہی کوئی بخشش مانگنے والا پس بخشون مین اوسکو کیا نہین ہی
کوئی رزق مانگنے والا پس رزق دون مین اوسکو کیا نہین ہی کوئی مبتلاے بلا پس عافیت دونمین اوسکو کیا نہین ہی ایسا کیا نہین ہی ایسا فرماتا
رہتا ہی یہ یہان تک کہ طلوع کرے فجر روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور معنی يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ کے یہ ہین کہ فیصل کیے جاتے ہین اور لکھے جاتے ہین
تمام امر محکم قسم رزقون بندون کے سے اور اجلون اونکی سے اور تمام امور اونکے اوس شب قدر سے لیکر سال آیندہ کی شب قدر تک آر بعضون نے کہا کہ

شروع کیجاتا ہی تحکا لکھنا لوح محفوظ سے شب برات مین اور وہ اقع ہوتا ہی فراغ لیلۃ القدر مین پس دیا جاتا ہی نسخہ رزقونکا میکائیل کو اور نسخہ لڑائیونکا جبرئیل کو اور اسی طرح ناسہ زلزلون اور صاعقون یعنی بجلی کے گرنے کا اور زمین مین دھس جانے کا بھی جبرئیل کو دیا جاتا ہی اور نسخہ اعمال کا اسرافیل کو دیا جاتا ہی کہ صاحب آسمان دنیا کے ہین اور وہ بڑا فرشتہ ہی اور نسخہ مصیبتون کا ملک الموت کو دیا جاتا ہی اور بعضے علما سے منقول ہی کہ دی جاتی ہین ہر عامل کو برکتین اوسکے اعمال کی پس ڈالی جاتی ہی خلق کی زبان پر مدح اوسکی اور اونکے دلون پر ہیبت اوسکی **کشاف مشکوۃ**

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

مہربانی تیرے رب کی وہی ہی سنتا جانتا **مو**

اوتارا اونکو اوسکو بسبب بخشایش کے تیرے پروردگار کے نزدیک سے تحقیق وہ ہی سننے والا جاننے والا **تفسیر** رحمۃ الخ کے معنی یہ ہین کہ ہمنے اوتارا قرآن کو اسلیے کہ ہماری شان سے ہی بھیجنا رسولون کو ساتھ کتابون کے طرف بندون اپنے کے بسبب رحمت کے اونپر سننے والا یعنی اونکی باتون کا دانا یعنی جاننے والا اونکے احوال کو **مدا**

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝

رب آسمانون کا اور زمین کا اور جو کچھ دونون کے بیچ ہی اگر تمکو یقین ہی **مو**

پروردگار آسمانون کا اور زمین کا اور جو کچھ درمیان اونکے دونون کے ہی اگر یقین کرنے والے ہوتم **تفسیر** یعنی شرطکے یہ ہین کہ کافر اقرار کرتے تھے اسکا کہ آسمان و زمین کے لیے ایک رب اور خالق ہی پس کہا گیا اونکے لیے کہ پھر نہ بنجا رسولونکا اور اوتارا نا کتابون کا رحمت ہی رب کی طرف سے پھر کہا گیا کہ یہ رب سننے والا جاننے والا ہی جسکا تم اقرار کرتے ہو اور معترف ہو اسکے کہ وہ رب آسمانون اور زمین کا اور اوسچیز کا کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اگر ہی اقرار تمھارا علم و یقین سے یا ایسا ہی جیسے کہے تو کہ یہ انعام اوس زید کا ہی کہ سنا ہی لوگون نے کرم اوسکا اگر پونہچی ہی تجکو بات اوسکی اور بیان کیا گیا ہی تجسے قصہ اوسکا **مدا** اِنْ كُنْتُمْ الخ یعنی اگر ہو تم اہل یقین کرنے والے اسکے کہ اللہ تعالی رب آسمانون اور زمین کا ہی تو پس یقین کرو اسکلام محمد رسول اللہ کا ہی **جلا**

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝

کسیکی بندگی نہین سوا اوسکے جلاتا ہی اور مارتا ہی رب تمھارا اور رب تمھارے اگلے باپ دادون کا کوئی نہین وہی کھیل بنا رہے ہین کھیلتے ہین **مو**

نہین ہی کوئی معبود مگر وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی وہ پروردگار تمھارا ہی اور پروردگار باپون تمھارے پہلون کا بلکہ کافر شک مین ہین کھیلتے ہین **تفسیر** یعنی اقرار نکو رانکا نہین صادر ہوتا علم و یقین سے بلکہ ایک بات ہی ملی ہوئی ساتھ شک و کھیل کے کہ از راہ استہزا کے تجسے یہ کہتے ہین **مدا**

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا

سو تو راہ دیکھ جسدن کہ لاوے آسمان دھوان صریح جو گھیرے لوگون کو یہ ہی دکھ کی مار اے رب کھولدے ہمسے

الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝

یہ آفت ہم یقین لاتے ہین **مو**

پس منتظر رہ اوس روز کا کہ لاوے آسمان ایک دھوان ظاہر ڈھانک لیگا لوگون کو یہ عذاب درد دینے والا ہی کہینگے اے پروردگار ہمارے دور کر ہمسے عذاب تحقیق ہم مسلمان ہونگے **تفسیر** لاوے آسمان ایک دھوان ظاہر یعنی آویگا آسمان کی طرف سے ایک دھوان کہ ظاہر ہوگا حال اوسکا نہین شک کریگا کوئی اوسکے دھوان ہونے مین اور اختلاف کیا گیا ہی اس دھوین مین پس منقول ہی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے اور یہی مانا ہی حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہ یہ دھوان آویگا آسمان کی طرف سے پہلے روز قیامت کے داخل ہوگا کافرون کے کانون مین

یہان تک کہ ہو جاویگا سر ایک شخص کا اونمین سے مانند سری بھنی ہوئی کے اور مومن کا اوس سے ایسا حال ہوگا جیسے زکام مین ہوتا ہی اور ہو جاویگی زمین ساری مانند ایک مکان کے کہ جلائی گئی ہو اوسمین آگ اور نہو اوس مکان مین سے سوراخ کہ جس سے دھوان نکل جاوے یعنی گھٹ رہا ہوگا دھوان اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ اور نشانیان قیامت کی یہ ہونگی دھوان اور اوتر تا عیسی بیٹے مریم کا اور آگ کہ نکلیگی درمیان عدن ابین سے ہانکیگی لوگون کو طرف محشر کے عرض کیا حذیفہ نے کہ یا رسول اللہ کیا ہی دھوان پس پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت یعنی فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ○ فرمایا یہ دھوان پھر جاویگا بامین مشرق اور مغرب کے ٹھہرا رہیگا چالیس دن اور رات اور مومن کا حال ایسا ہوگا جیسے زکام سے ہوتا ہی اور کافر مانند نشا پینے والے کے ہوگا کلبیگا دھوان اوسکے دونون نتھنون سے اور کانون سے اور دُبر سے اور ابن مسعود کے نزدیک اس دھوین سے یہ مراد ہی کہ قحط سالی مین بسبب بھوک کے ہیئت دھوین کے آسمان و زمین کے درمیان مین معلوم ہوگا چنانچہ روایت کیا گیا ہی مسروق سے کہ کہا اوسوقت کہ وعظ کہتے ہا تھا ایک شخص شہر کندہ مین کہا اوسنے کہ یہ وہ دھوان ہی کہ آویگا روز قیامت کے پس بھر جاویگا منافقون کے کانون اور آنکھون مین اور مومنون کی ایسی حالت ہوگی جیسے زکام مین ہوتی ہی پس ڈرے ہم اور آئے ابن مسعود کے پاس اور تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے پس غصے ہوئے اور اوٹھ بیٹھے پھر کہا جو کوئی جانے پس چاہیے کہ کہے جو کوئی نجانے پس چاہیے کہ کہے اللہ ہی خوب جانتا ہی اسلیے کہ بعض علم سے ہی یہ کہ کہے اوس چیز کو کہ نہین جانتا ہی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا اپنے نبی کو قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ○ یعنی نہین مانگتا مین اس سات کے پہونچانے پر اجرت اور نہین مین تکلف کرنے والون مین سے پھر کہا ابن مسعود نے آگاہ ہو بیان کرتا ہون مین تمسے یہ کہ قریش نے جب دیر کی اسلام لانے مین تو بد دعا کی اونپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا یا اللہ مدد کر میری اونپر ساتھ قحط سالی کے مانند قحط سالی زمانے یوسف کی کے پس پونہچی اونکو مشقت یعنی بسبب قحط سالی کے یہان تلک کہ ہلاک ہوئے بعضے اوسمین اور کھایا مردار اور ہڈیان اور دیکھتا تھا آدمی درمیان آسمان اور زمین کے دھوان اور آدمی بات کرتا تھا تو سنی جاتی تھی بات اوسکی اور نہین دیکھتا تھا اوسکو کوئی بسبب دھوین کے پس آیا ابوسفیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور فریاد کی آپ سے اور قسم دی قریش نے آنحضرت کو اللہ کی اور وعدہ کیا بسبھون نے آنحضرت سے کہ اگر دعا کرو گے اللہ سے اور دور کیا جاویگا ہمسے عذاب تو ایمان لاوینگے ہم پس جب دور کیا گیا اونسے عذاب یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے تو رجوع کی اونھون نے طرف شرک اپنے کے آور اور روایت مین مانند قصہ مذکور کے نقل کر کر قول ابن مسعود کا یون نقل کیا ہی کہ کہا ابن مسعود نے بیان کرتا ہون مین تمسے حال دخان کا کہ قریش نے جب نافرمانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دیر کی اسلام لانے مین تو کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بار خدایا مدد کر میری قریش پر ساتھ قحط کے مانند قحط یوسف علیہ السلام کے پس پونہچا اونکو قحط اور مشقت یہان تک کہ کھائین اونھون نے مُردار پس ہوا آدمی کہ دیکھتا تھا طرف آسمان کے پس دیکھتا تھا درمیان اپنے اور درمیان آسمان کے بیہودہ دھوین کے بسبب بھوک کے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ○ يَغْشَى النَّاسَ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ پس آئے بعض قریش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ مینہہ مانگ اللہ سے واسطے قبیلے مضر کے پس دعا مینہہ کی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لیے پس مینہہ برسائے گئے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ○ یعنی بلاشبہہ ہم دور کرنے والے ہین عذاب تھوڑا سا تم عود کرو گے کہا ابن مسعود نے کیا دور کیا جاویگا اونسے عذاب روز قیامت کے پس جب پونہچی اونکو رفاہیت تو عود کیا اونھون نے طرف حال اول اپنے کے یعنی کفر کے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ○ یعنی اوسدن کہ دار و گیر کرینگے ہم دار و گیر بڑی ہم بدلہ لینے والے ہین پس بدلہ لیا اللہ نے اونسے روز بدر کے پس تحقیق گذر چکی بَطْشَةَ یعنی دار و گیر اور دخان اور لزام یعنی قحط عام قریش کے لیے اور یہ بھی منقول ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا دھوان بھوک ہی کہ پونہچی قریش کو یہان تک کہ ہوا ایک اونکا کہ نہین دیکھتا تھا آسمان کو بسبب

بھوک کے اور کہا ابن مسعود نے کہ تمام وہ چیزین کہ وعدہ کین ہمسے اللہنے اور اوسکے رسول نے پس تحقیق یہ کچھ لین ہمنے سوا چار چیزون کے طلوع ہونا آفتاب کا اوسکے مغرب سے اور نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض اور یاجوج وماجوج کا اور ایہ دخان پس تحقیق گذر گیا اور ہوا قحط مانند قحط یوسف علیہ السلام کے لوگون کے اور ایہ چار چیز پس دو تحقیق ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور ایہ دخان اور گیرہ بڑی پس دن بدر کی ہوئی اور یہ بھی ابن مسعود سے منقول ہی کہ جب دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے ادبار یعنی پیٹھ پھیرنا اسلام سے دعا کی کہ یا اللہ قحط ڈال مانند قحط یوسف کے پس پکڑا اونکو قحط نے یہان تک کہ کھائے اونھونے مردار اور چمڑے اور ہڈیان پس آیا آنحضرت کے پاس ابوسفیان اور کتنے ایک لوگ اہل مکہ سے اور کہا اونھون نے کہ ای محمد تم کہتے ہو کہ مین بھیجا گیا ہون رحمت کے لیے اور قوم تمھاری ہلاک ہوئی پس دعا کرو اللہ سے اونکے لیے پس دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس برسائے گئے مینہہ پس گھر رہا اوپر مینہہ سات دن تک پھر شکوہ کیا لوگون نے کثرت مینہہ کا پس دعا کی آنحضرت نے کہ یا اللہ گرد ہمارے برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا پس ہٹ گیا مینہہ حضرت کے سر سے اور برستا رہا مینہہ لوگون کے گرد کہا ابن مسعود نے پس تحقیق گذر گیا مضمون آیت دخان کا اور وہ بھوک تھی کہ پوہنچی اونکو یعنی اسی قحط مین اور یہی مضمون ہی اس قول مین اللہ تعالی کے اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ○ کہ وہ عذاب بھوک کا اونسے دفع ہوگیا چند روزہ دنیا مین اور گذر گیا مضمون آیت روم کا بھی یعنی غلبہ ہونا روم پر اور بطشۃ کبری اور ٹکڑے ہونا چاند کا اور وہ سب یعنی ہوئی بطشۃ کبری روز بدر کے ہم مسلمان ہونگے یعنی قریب ہی کہ ہم ایمان لاوینگے اگر دور کیا جاوے ہمسے عذاب ✤ ف

معا ✤ کشاف ✤ درمنثور ✤ ان دھوین مین اقوال بہت ہین بقولے مراد وہ غبار ہی کہ روز فتح مکہ کے اوٹھا تھا اور بقولے مراد وہ غبار ہی کہ کافرون کی آنکھون کے آگے بسبب بھوک کے قحط مین کہ یہ پیغمبر کی دعا سے واقع ہوا تھا معلوم ہوتا تھا اور بقولے یہ دخان علامات قیامت سے ہی کہ پہلے نکلنے دجال کے ایک دھوان مشرق سے مغرب تک پیدا ہوگا اور چالیس روز رہیگا اور مومنون کو ایک حالت مانند زکام کے اور کافرون کو بیہوشی پیدا کریگا اور بیچ حدیث اشراط قیامت کے ذکر اس دخان کا وارد ہی ✤ **بحر** ✤

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ○ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ○

کہان ہے اونکو سمجھنا اور آچکا اون پاس رسول کھول سنانے والا پھر اوسسے پیٹھ پھیری اور کہنے لگے سکھلایا گیا ہے یا دیوانہ ✤ مق

کیونکر ہوا ونکو نصیحت پکڑنی اور تحقیق آیا تھا اونکے پاس پیغمبر ظاہر پھر پھر گئے اوسسے اور کہنے لگے یہ شخص سکھلایا گیا ہی دیوانہ ✤ تفسیر اس سے معلوم ہوتا ہی کہ قیامت کے دھوین کا مذکور ہی کہ اوسوقت سمجھنا کام نہین آتا قیامت مین یہ دھوان گھیر گا نیک آدمیون کو زکام سا ہوگا اور بدکو سر مین چڑھیگا بیہوش ہوکر گر پڑینگے ✤ مق یعنی کیونکر نصیحت پکڑینگے اور پورا کرینگے وعدہ ایمان لانے کا وقت دور ہونے عذاب کے اس حال مین کہ آچکی انکے پاس عذاب کے دور ہونے سے بڑی چیز کہ جسکو بہت دخل تھا نصیحت ماننے کے واجب ہونے مین بنسبت اسکے اور بڑی چیز کیا تھی آنا رسول کا کہ آیتین واضح لائے اور طرح طرح کے معجزے دکھائے پس ہرگز نہ مانا اونکو اور مونہہ موڑا اونسے اور بہتان رکھا اونپر کہ اس شخص کو کسی شخص کا تعلیم دیا ہی یعنی آکر انکو قرآن سکھا جاتا ہی اور منسوب کیا آنحضرت کو جنون کی طرف حال یہ کہ جب ایسے رسول کے آنے پر پسند یدہ نہوئے اور بہتان مذکور لگایا تو ہم عذاب کے دور ہونے سے کہ بنسبت اونکے آنے کے ادنی چیز ہی کا بسکو پسند یدہ نہ ہوئے اور ایمان لاوین گے ✤ مل

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ○

ہم کھولتے ہین عذاب تھوڑے دنون تم پھر وہی کرتے ہو ✤ مق

تحقیق ہم کھولنے والے ہین عذاب تھوڑا سا تحقیق تم پھر کفر کرنے والے ہو ✤ تفسیر ✤ قَلِيلًا کے معنی ہین زمان قلیل یا دور کرنا قلیل یعنی تھوڑے دنون یا تھوڑا سا اور عَآئِدُوْنَ کے معنی ہین پھرنے والے طرف کفر کے کہ تھے تم اوسمین یا طرف عذاب کے ✤ مل بموجب اوس قول کے کہ دھوان بسبب قحط کے تھا کہتے ہین کہ ابوسفیان ساتھ ایک جماعت کے قریش مین سے مدینے مین آیا اور کہا ای محمد تو صلہ رحم کا حکم کرتا ہی اور

ف ۱۱ ربع اول
ف ۱۲ ربع اول
ف ۱۳ ربع اول

قوم تیری قحط سے ہلاک ہوئی خدا سے تعالی سے چاہ کہ اوس عذاب کو دفع کرے آنحضرت نے دعا کی حق تعالی نے قحط کو دفع کیا کافر و سیطرح کفر پر رہے اس آیت نے اوس سے خبر دی اور موجب اوس قول کے کہ دخان علامت قیامت سے ہی معنی یہ ہین کہ جب لوگ عاوزاری کرینگے تو بعد چالیس روز کے وہ دخان مرتفع ہوگا پھر کفار اپنے کفر پر رہین گے ✦ بحر ✦

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝

جسدن پکڑینگے ہم پکڑنا بڑا تحقیق ہم بدلا لینے والے ہین ✦ موضح

جسدن پکڑینگے ہم پکڑنا بڑا تحقیق ہم بدلا لینے والے ہین ✦ تفسیر ✦ مترجم کہتا ہی یہ وعدہ متحقق ہوا اور خدا تعالی نے قریش مدین محمد صلعم کو یہان تک کہ شدت بھوک سے یا کثرت ایذا جو سے ایک دھوان محسوس ہوتا تھا اور اونھون نے خدا تعالی کی طرف رجوع کی خدا تعالی نے قحط کو دور کیا پھر کفر پر اصرار کیا حق تعالی نے روز بدر کے اونسے بدلا لیا کہ ستر آدمیون کو اونکے سردارون مین سے مارا اور ستر آدمیون کو قید کیا واللہ اعلم ✦ فتح ✦ یہ دن قیامت کا ہی یا دن بدر کا بدلا لینے والے ہین یعنی بدلا لینگے ہم اونسے اوسدن مین ✦ مدثنبیہ ✦ ان آیتون کریمہ سے معلوم ہوا کہ تقوی کرے کفر و شرک وغیرہ سے وا ماہ بڑی خرابی مین دونیا کی مین گرفتار رہوگا ابوذر کہتے ہین کہ عرض کیا مینے ای رسول خدا نصیحت کرو مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تمکو ساتھ تقوی اللہ کے اسلیے کہ تحقیق وہ بہت آرایش دینے والا ہی واسطے سب کامون تیرے کہا مینے زیادہ نصیحت کرو مجکو فرمایا لازم کر اپنے پر تلاوت قرآن کی اور ذکر اللہ عزوجل کا اسلیے کہ تحقیق وہ سبب ذکر کا ہی تیرے لیے آسمان مین اور نور ہی تیرے لیے زمین مین یعنی نور معرفت و یقین تجھے زیادہ ہوگا کہا مینے زیادہ نصیحت کرو مجکو فرمایا لازم کر اپنے پر بہت چپ رہنا اسلیے کہ تحقیق وہ سبب ہٹانے کا ہی واسطے شیطان کے اور مدد ہی تیرے لیے امر دین تیرے پر کہا مینے نصیحت زیادہ کرو مجکو فرمایا بچا اپنے کو بہت ہنسنے سے اسلیے کہ تحقیق وہ مار دیتا ہی دل کو یعنی سنگدل ہوتی ہی اور دل غافل ہوتا ہی یا دمولی سے اور لیجاتا ہی نور منہ کا کہا مینے زیادہ کرو نصیحت مجکو فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو کڑوا کہا مینے نصیحت زیادہ کرو مجکو فرمایا مت ڈر سچ اظہار دین خدا کے ملامت کرنے والے کے سے کہا مینے نصیحت زیادہ کرو مجکو فرمایا کہ بازرکھے تجکو عیبگیری لوگون کی سے وہ چیز کہ جانتا ہی عیب نفس اپنے کا ف یعنی ۱۲ - وف اور نہی عن المنکر کر لیکن لوگون کے عیب مت ڈھونڈھ اور غیبت اونکی نکر اور دل مین اپنے تئین خوار و ناقص جان ✦ حق ✦ مشکوۃ ✦

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ

اور تحقیق ہم نے آزمایا پہلے انسے قوم فرعون کو اور آیا تھا اونکے پاس پیغمبر گرامی قدر کہ حوالے کرو مجکو خدا کے بندے یعنی بنی اسرائیل کو میرے حوالے کرو اور بندگی مت پکڑو ساتھ اس بات کے کہ تحقیق مین تمھارے لیے پیغمبر با امانت ہون اور یہ کہ سرکشی نکرو خدا پر تحقیق مین لاؤنگا تمھارے آگے حجت ظاہر ✦ تفسیر ✦ پیغمبر یعنی حضرت موسی علیہ السلام آزمایا کیا ان مشرکون کے پہلے قوم فرعون کے ساتھ ایسا معاملہ کیا ہم نے جیسا آزمانے والا کرتا ہی تو اظہر ہو اونکے باطن کا حال گرامیقدر یعنی اللہ کے نزدیک اور اوسکے مومن بندون کے نزدیک یا کریم تھے وہ فی نفسہ کہ حسب و نسب خوب رکھتے تھے اسلیے کہ اللہ تعالی نے نہین بھیجا ہی کوئی نبی مگر کہ اوسکی قوم کے سردارون اور بزرگون مین سے ہوتا تھا با امانت یعنی اپنی رسالت مین کہ احکام الہی جون کے تون پونہچاتا ہون اور یہ کہ سرکشی نکرو یعنی تکبر نکرو اللہ پر ساتھ جی جاننے کے اوسکے رسولون اور وحی کو اور ساتھ ترک کرنے اطاعت اوسکی کے یا یعنی مین کہ تکبر نکرو اللہ کے نبی پر بحجت ظاہر یعنی وہ نبی کہ دلالت کرے میرے نبی ہونے پر اور

۱۵ نقل تسمیہ دخان کی اسمان و زمین کا مع منہ فلا

صدق قول میرے پس جب موسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا تو اونھوں نے موسیٰ کو ساتھ قتل کرنے کے پس کہا موسیٰ نے وَاِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ○ مدّ معا

وَاِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ○

اور میں پناہ لے چکا ہوں اپنے اور تمھارے رب کی اس سے کہ مجکو سنگسار کرو مو

اور تحقیق میں نے پناہ پکڑی ساتھ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمھارے کے اس سے کہ سنگسار کرو مجکو + تفسیر + یعنی اپنے رب سے پناہ مانگتا ہوں اور اوسپر بھروسا کرتا ہوں کہ وہ مجکو بچاویگا تمسے اور تمھارے مکر سے غرضکہ اونھوں نے کچھ خیال نکیا اونکے ڈرانے پر اور اپنے رب ہی پر اعتماد کیا اور بعضوں نے تَرْجُمُوْنِ کے معنی یہ کہے ہین کہ مارڈالو اور بدکہاؤ کر کہ ساحر وغیرہ کہتے تھے + مدّ معا +

وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ ○

اور اگر تم نہین یقین کرتے مجپر تو مجسے پرے ہوجاؤ مو

اور اگر یقین نہین لاتے ہو مجپر تو ایک طرف ہو مجسے + تفسیر + یعنی اگر نہین یقین لاتے ہو تم مجپر تو نہین ہو موافقت ہی درمیان میرے اور درمیان اوسکے کہ نہین یقین لاتا پس الگ ہو مجسے یا پس چھوڑ دو مجکو جون کا تون نہ مجکو فائدہ پونہچاؤ نہ ضرر اور پیش آؤ مجسے ساتھ برائی اور ایذا اپنی کے پس جب نہ چھوڑا اونھون نے اونکو اور ایذا پونہچانی شروع کی + مدّ

ثلثۃ ارباع

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ○

پھر پکارا اپنے رب کو یہ لوگ گنہگار ہین مو

پس دعا کی جناب پروردگار اپنے سے کہ یہ قوم گنہگار ہین + تفسیر + دعا کی اس حال مین کہ شکوہ کرنے والے تھے اپنی قوم کا پاس نہ کہ یہ قوم گنہگار ہین + بعضون نے کہا دعا اونکی یہ تھی اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ لَهُمْ مَا يَسْتَحِقُّوْنَهٗ بِاَجْرَامِهِمْ + یعنی یا اللہ جلدی بھیج اونکے لیے وہ چیز یعنی عذاب کہ مستحق ہین اوسکے بسبب گناہون اپنے کے اور بعضون نے کہا یہ تھی دعا اونکی رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ یعنی اے رب ہمارے نہ کر ہمکو فتنہ واسطے قوم ظالمین کے پس فرمایا اللہ تعالی نے فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ الخ + مدّ

فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ○ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ○

پھر لے نکل رات سے میرے بندون کو البتہ تمھارا پیچھا کرینگے اور چھوڑ دریا کو تم رہا البتہ وہ لشکر ڈبونے والے ہین مو

پس کہا تم نے لیجا ہمارے بندون کو وقت شب کے تحقیق تمھارا پیچھا کیا جاویگا اور چھوڑ دریا کو ٹھہرا ہوا تحقیق وہ جماعت ہی کہ غرق کیے جاوینگے + تفسیر + اہمارے بندون کو یعنی بنی اسرائیل کو پیچھا کیا جاویگا یعنی یہی تدبیر کی ہے اللہ تعالی نے کہ تم آگے بڑھوگے اور پیچھا کریگا تمھارا فرعون ولشکر اوسکا پھر نجات دیگا اگلون کو اور ڈبو دیگا پیچھا کرنے والون کو اور رہویگا دریا نہین ٹھہرا ہوا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دریا سے گذر گئے تو چاہا کہ دریا عصا مارین تو کہ ملجا فرعون پس حکم ہوا کہ یونہین ٹھہرا ہوا رہنے دے اپنی حالت پر یعنی پانی دریا کا جو جا بجا ٹھہر کر بیچمین سے خشک ہو کر راہین بن گئین ہین اونپر عصا مار کر تغیر نکر تو کہ داخل ہون اون مین قبطی پس جب وہ دریا مین آجاوینگے تو الہ اونپر دریا کو ملا دیگا اور بعضون نے کہا رَهْوًا کے معنی ہین راہ واسع یعنی چھوڑ دے دریا کو اپنے حال پر کھلا ہوا اور چوڑی چوڑی راہین بنا ہوا غرق کیے جاوینگے یعنی بعد نکلنے تیرے کے دریا سے + مدّ + یعنی جب پار دریا پر تو پونہچے تو اپنے عصا سے دریا کو مار راہین دریا مین ظاہر ہونگی تو بنی اسرائیل کے ساتھ عبور کر اور اوسی طرح دریا کو چھوڑ دے تو فرعون اور لشکر اوسکے اوسمین داخل ہون اور فرمان الہی سے دریا اونکو پکڑے اور غرق کرے اور بعضے عمل نے کہا ہی کہ جب موسیٰ نے ادس طرف دریا کے عبور کیا تو چاہا کہ دوسری بار عصا دریا پر مارین تو راہین بند ہو جاوین یہ حکم ہوا کہ اسی طرح

چھوڑ دے + بحر

ع
دریا مین رکھے ہوئے ہلا رہا ہے ہاتھ
ہو جس کو حق تعالی نے اسرار ظاہر

كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ وَ

کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور گھر خاصے اور آرام جسمیں تھے باتیں بناتے اسی طرح اور

اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝

وہ سب ہاتھ لگایا ہمنے ایک اور قوم کو +موضح

بہت چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور گھر خاصے اور گذران بارفاہیت کہ اوسمین محفوظ تھے اسی طرح ہوا اور عطا کیں ہمنے یہ چیزین اور قوم کو +تفسیر +کَذٰلِكَ یعنی امر اسی طرح ہوا اور قوم کو کہ نہین تھا اونکو اوسمے کچھ علاقہ باعتبار قرابت کے اور نہ دین کے اور نہ محبت کے اور وہ بنی اسرائیل تھے +حل

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝

پھر نہ رویا اوپر آسمان اور زمین اور نہ ملی اونکو ڈھیل +موضح

پس نہ روئے قوم فرعون پر آسمان و زمین اور نہ ہوئے مہلت دیے گئے +تفسیر نہ رونے کا سبب یہ ہے کہ مرے وہ کفر پر اور مومن جب مرتا ہی تو روتے ہین اوسپر آسمان و زمین پس روتی ہی زمین سے مومن پر جگہ اوسکی نماز کی اور آسمان سے جگہ پڑھنے عمل اوسکے کی اور حسن بصری سے اسکی تفسیر یون ہی کہ رہے اوپر اہل آسمان اور اہل زمین اور نہ مہلت دیے گئے یعنی وقت دوسرے تک +حل +فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی بندہ مگر کہ اوسکے لیے آسمان مین دو دروازے ہین ایک دروازہ ہی کہ چڑھتے ہین اوس سے عمل اوسکے اور ایک دروازہ ہی کہ اوترتا ہی اوس سے رزق اوسکا پس جب مرجاتا ہی تو نہین باقی ہین دونون اوسکو اور روتے ہین دونون اوسپر اور پڑھی آنحضرت نے یہ آیت فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ +اور ابن عباس سے ہی کہ اونسے کہا گیا تھا معنی اللہ تعالی کے اس قول کے فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ کہ کیا روتے ہین آسمان و زمین کسی پر کہا ہان نہین ہی کوئی خلائق مین سے مگر کہ اوسکے لیے ایک دروازہ ہی آسمان مین اوس سے اوترتا ہی رزق اوسکا اور اوسمین چڑھتے ہین عمل اوسکے پس جب مرجاتا ہی مومن تو بند کیا جاتا ہی دروازہ اوسکا بسبب نمونے اوسکے کے یعنی دنیا مین پس روتا ہی وہ اوسپر اور جب نہین باقی اوسکو جگہ اوسکی نماز کی زمین سے کہ نماز پڑھتا اوسمین اور یاد کرتا اللہ کو اوسمین روتی ہی وہ اوسپر اور قوم فرعون کے لیے نہین تھے زمین مین آثار صالحہ اور نہ چڑھتی تھی طرف اللہ کے اونسے نیز نہین روئے اوسپر آسمان و زمین +مجاہد سے ہی بیچ تفسیر فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ کے کہ کہا نہین مرا مومن مگر کہ روتے ہین اوسپر آسمان و زمین صبح کو پس کہا کسیسے کہ کیا روتے ہین یہ کہا مجاہد نے کیا تعجب کرتا ہی تو کیا ہی زمین کو کہ نہ روے اوس بندے پر کہ تھا آباد کرتا اوسکو ساتھ رکوع و سجود کے اور کیا ہی آسمان کو کہ نہ روے اوس بندے پر کہ تھی اوسکی تسبیح و تکبیر کے لیے اوسمین آواز مانند آواز شہد کی مکھی کے +اور یہ بھی مجاہد سے منقول ہی کہ جب عالم مرتا ہی تو روتے ہین اوسپر آسمان و زمین چالیس صباح +اور وہب سے ہی کہ کہا زمین البتہ غمگین ہوتی ہی بندے صالح پر چالیس صباح +روایت ہی ابن ابی ہذیل کے سے کہ کہا نہین ہی کوئی بندہ کہ رکھتا ہی پیشانی اپنی کسی جگہ مین زمین سے اس حال مین کہ سجدہ کرنے والا ہوتا ہی واسطے اللہ عزوجل کے مگر گواہی دیگی وہ جگہ اوسکے لیے بسبب اوس سجدے کے روز قیامت کے اور روتی ہی وہ اوسپر اوسدن کہ مرتا ہی +درمنثور +تنبیہ +ہمکو اللہ نماز پڑھنے سے اور اللہ کی بندگی کرنے سے مومن کیا درجہ پاتا ہی حیف ہی اون لوگون کے حال پر کہ اس نماز اور اللہ کی بندگی کی کچھ قدر نہین جانتے ہمارے فی ایمار ہوئے یا کچھ کام درمیش آیا نماز پڑھنی اور اللہ کی بندگی کرنی چھوڑ دی کیا اولی عقل ہی بیماری کہ اسباب سے تمک اوسمین تو زیادہ اہتمام کرنا چاہیے نماز اور اللہ کی بندگی کا نہ یکہ ایسے وقت مین اوسکو بھول جاوے اور کام درمیش آنے کے وقت جو نماز وغیرہ چھوڑیگا مصداق اس آیت کا ہوگا بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى یعنی بلکہ اختیار کرتے ہو زندگانی دنیا کو اور آخرت بہتر اور پایندہ تر ہی اور ایسے ہی جو عورتین خاوندون کے ساتھ سوتی ہین اور مارے شرم کے یا از راہ کسل کے صبح کو نماز نہین پڑھتین وہ بھی مصداق اس آیت مذکورہ کی ہوتین ہین پس ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ غور کرین اس مضامین مین

اور نماز اور بعد کی بندگی کسی حال مین نچھوڑین تو بعد مرنے کے سب لوگ لیے روتے ہون اور یہ شاوان اور فرحان ہون کیا خوب کہا ہی کسیے قطعہ یادداری کہ وقت زادن تو ہمہ خندان بودند و تو گریان ۔ آن چنان زی کہ وقت مردن تو ہمہ گریان بودند و تو خندان ۔

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيٓ إِسْرَآئِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ مِن فِرْعَوْنَ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ۝

اور بیشک بچا لائے ہم بنی اسرائیل کو ذلت کی مار سے جو فرعون سے تھے بیشک وہ تھا بڑھ رہا حد سے بڑھنے والا ۔ موضح

اور تحقیق ہمنے خلاص کیا بنی اسرائیل کو عذاب خوار کرنے والے سے کہ فرعون کی جانب سے تھا تحقیق فرعون تھا سرکش حد سے نکل جانے والون مین سے ۔ تفسیر عذاب خوار کرنے والے سے یعنی طرح طرح کے جو کام لیتا تھا فرعون بنی اسرائیل سے اور بندی مین پکڑ رکھا تھا اونکو اور اونکو اولاد کو یعنی بیٹون کو مار ڈالتا تھا اوس سے اور اور آفتون سے چھٹایا ہمنے اونکو ۔ مدارک

وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝

اور اونکو ہمنے پسند کیا جان بوجھ کر جہان کے لوگون سے ۔ موضح

اور تحقیق پسند کیا ہمنے بنی اسرائیل کو اونکا حال جانکر عالمون پر ۔ تفسیر یعنی پسند و قبول کیا ہمنے مومنین بنی اسرائیل کو اس حال مین کہ جانتے تھے ہم اونکے حال سے کہ وہ لائق ہین قبول کرنے کے ہین عالمون پر یعنی اونکے زمانے کے عالمون اور عقلا پر ۔ مدارک یعنی فضیلت دی ہمنے اونکو اوپر کر اونکے وقت مین تھے ۔ درمنثور

وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ ۝

اور دین اونکو نشانیان جن مین مرد تھی صریح ۔ موضح

اور دی ہمنے اونکو قسم معجزات سے وہ چیز کہ اوسمین امتحان ظاہر تھا ۔ تفسیر معجزات سے جیسے پھٹنا دریا کا اور سایہ کرنا ابر کا اور اوتارنا من و سلوی کا وغیر ذالک اور بلاء مبین کے معنی ہین نعمت ظاہرہ یا امتحان ظاہر تو کہ دیکھین ہم کہ کیسے عمل کرتے ہین ۔ مدارک

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ۝ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ۝

یہ لوگ کہتے ہین اور کچھ نہین ہمارا یہی مرنا ہی پہلا اور ہمکو پھر اوٹھنا نہین ۔ موضح

تحقیق یہ لوگ کہتے ہین کہ نہین ہی عاقبت کار مگر ہماری موت پہلی اور نہین ہم پھر جلائے گئے ۔ تفسیر یہ لوگ یعنی کفار قریش کہتے ہین نہین ہی موت مگر موت ہماری پہلی یہان اشکال یہ وارد ہوتا ہی کہ تھا کلام واقع بیچ حیات دوسری کے نہ بیچ موت کے پس کیون نہ کہا گیا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۔ جیسے کہا گیا ہی اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۔ یعنی نہین ہی حیات مگر حیات ہماری دنیا کی اور نہین ہم اوٹھائے جائینگے اور کیا معنی ہین ذکر کرنے اولی کے کہ اوس سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ گویا وصف کیے گئے ہین وہ موت اخیری یعنی دوسری کے یہان تک کہ انکار کیا اونھون نے اوسکا اور ثابت کی موت پہلی اور جواب اوسکا یہ ہی کہ کہا گیا اونکے لیے کہ تم مرد گے مرے کر پیچھے آوگی اوسکے حیات جیسے کہ پہلے تھا موت ملاحق تھی کہ اوسکے پیچھے حیات آئی یعنی جب نطفہ تھا مردہ تھا پھر جب جان پڑی اور پیدا ہوا حیات آئی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۔ یعنی تھے تم مردہ پس زندہ کیا تمکو پھر ماریگا تمکو پھر زندہ کریگا تمکو پس کہا اونھون نے کہ نہین ہی موت مگر موت ہماری پہلی ہمارا اونکی یہ ہی کہ نہین ہی ایسی حد کہ اوسکی شان ہے یہ کہ پیچھے آوے اوسکے حیات مگر موت پہلی پس اس صورت مین نہین فرق درمیان قول اوسکے کہ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا اور نہین ہم جلائے جائینگے یعنی موت دوسری کے ۔ مدارک کشاف

فَأْتُوا بِآبَائِنَآ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

بھلا لاؤ ہمارے باپ دادے اگر تم سچے ہو ۔ موضح

پس لاؤ ہمارے باپون کو اگر ہو تم راست گو ✦ **تفسیر** ✦ پس لاؤ یہ خطاب کیا مشرکون نے آنحضرت کو اور مومنون کو کہ جو وعدہ کرتے تھے اونسے جینے کا بعد مرنیکے اگر ہو تم راست گو یعنی اگر تم سچے ہو اس بات مین کہ ہم زندہ ہونگے بعد مرنے کے تو بھلا جلدی جلوا دو ہمارے باپ دادون کو کہ مرگئے ہین سوال کر اپنے رب سے تو کہ ہو دلیل اسپر کہ جو کچھ کہ وعدہ کرتے ہو تم قائم ہوئے قیامت کا اور جی اوٹھنے موتی کا حق ہی فرمایا اللہ تعالی نے **اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝**

اب یہ بہتر ہین یا تبع کی قوم اور جو اونسے پہلے تھے ہمنے اونکو کھپا دیا وہ تھے گنہگار ✦ **مق**

کیا یہ لوگ بہتر ہین یا قوم تبع حمیری اور وہ لوگ کہ پہلے انسے تھے ہلاک کیا ہمنے اونکو بلا شبہہ وہ گنہگار تھے ✦ **تفسیر** ✦ یعنی قوم تبع اور عاد و ثمود وغیرہ کہ قوت اور شوکت اور مال اور اتباع مین بہتر قریش سے تھے اونکو بسبب کفر اور انکار رسولون کے ہلاک کیا ہمنے پس انکا کیا دشوار ہی پس چاہیے کہ عبرت پکڑین اور ایمان لاوین کہا قتادہ نے کہ وہ تبع حمیری تھا ملوک مین سے نام رکھا گیا اوسکا تبع بسبب کثرت اتباع اوسکے کے اور تھا وہ پہلے اس سے پوچھتا آگ کو پھر اسلام لایا اور بلایا اپنی قوم کو کہ وہ حمیر تھی طرف اسلام کے پس جھٹلایا اونھون نے اوسکو اور آثار مین ہی کہ تبع ایک بادشاہ تھا قوم حمیر سے کنیت اوسکی ابو کرب اور نام اوسکا سعد بن ملکا کرب تھا اور اتباع بہت رکھتا تھا اور بعضون نے اوسکو پیغمبر کہا ہی لیکن حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین جانتا مین پیغمبر تھا یا نہ تھا اور عایشہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہی کہ برا نکہو تبع کو کہ مسلمان تھا اور اسلیے قرآن مین مذمت اوسکی قوم کی مذکور ہی نہ مذمت اوسکی اور روایت کیا گیا ہی کہ وہ سات سو برس پہلے ہمارے پیغمبر کی بعثت کے اور بقولے ایک ہزار تین سو برس پہلے ہجرت سے ہمارے پیغمبر کی وہ ایمان لایا ہی اور کہتے ہین کہ اوسنے نامہ اپنی طرف سے ہمارے پیغمبر کو لکھکر شاموں نام یہودی کے سپرد کیا تھا اور کہا کہ اگر تو آنحضرت کو پاوے تو پونہچا دینا والا اپنی اولاد کو وصیت کرنا کہ وہ پونہچا وین اور شامون نے ایسا ہی کیا یہان تک کہ ابو ایوب انصاری کو کہ اکیسوان فرزند نسل شامون سے ہی وہ نامہ پونہچا اور اونھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین پونہچایا آنحضرت نے فرمایا مرحبا بالاخ الصالح یعنی شاباش ہی بھائی صالح کو اور کہتے ہین کہ تبع تمام روے زمین پر پھرا اور شہر حیرہ اور سمرقند اوسکے بنائے ہوئے ہین اور معالم التنزیل مین ہی کہ جب تبع مشرق کی طرف سے پھرا اور مدینہ راہ مین پڑا اور پہلے اوس سے اپنے بیٹے کو مدینے مین چھوڑ گیا تھا اوسکے پیچھے اوسکا بیٹا مدینے مین مارا گیا اوسنے وقت پھرنے کے بقصد خراب کرنے مدینے کے لشکر جمع کیا کہا اوسنے کہ بنی قریظہ کے عالمون مین سے تھے یہ سنکر تبع کے پاس گئے اور کہا اس قصد سے باز آ کہ مدینہ نبی آخرالزمان کی ہجرت کی جگہ ہی حرمت اوسکی نگاہ رکھنی چاہیے تبع نے اوصاف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سنکر اسلام لایا اور اہل مدینہ کے لوٹنے سے باز رہا اور ساتھ ایک جماعت کے اہل کتاب سے متوجہ یمن کا ہوا کتنے ایک آدمیون نے قبیلۂ ہذیل سے اوسکے پاس آکر کہا کہ تجکو بتاتے ہین ہم ایک گھر کہ اوسمین خزانے ہین تبع نے پوچھا کہان ہی وہ اونھون نے کہا مکے مین ہی اور غرض اونکی یہ تھی کہ تبع قصد خانہ کعبہ کا کرے اور ہلاک ہو تبع نے وہ قصہ دونون عالمون سے کہا اونھون نے کہا کہ زنہار ایسا قصد نکرنا کہ وہ گھر تمام روے زمین کی جگہون مین اشرف ہی جسنے قصد اوسکا کیا ہی ہلاک ہوا ہی تجکو چاہیے کہ تعظیم اوس گھر کی بجا لاوے تو تبع نے قربانیان کرے تبع نے ایسا ہی کیا کہ چھ ہزار اونٹ قربانی کے وہان ذبح کیے اور خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا اور حرمت بہت کی اور اون ہذیلیون کے ہاتھ پانون کاٹ کر اونکو سولی پر کھینچا اور وہان سے متوجہ یمن کو ہوا اوسکی قوم حمیر نے مخالفت اوسکی شروع کی اور کہا کہ تو ہمارے دین سے نکل گیا تبع نے ہر چند دلیلین توحید کی اونکے آگے بیان کین کچھ نہ ہوا عناد بڑھتا ہی گیا حمیر نے کہا آؤ تو ہم اپنی آگ سے تیرا سچ آزماوین اور وہ ایک آگ تھی ایک پہاڑ کے دامن مین یمن کے پہاڑون مین سے جب درمیان دو آدمیون کے اختلاف ہوتا تو دونون اوس آگ مین بیٹھتے اہل باطل جل جاتا اور اہل حق سلامت باہر نکلیا تا تبع نے دیکھا انصاف کیا تسنے مجکو بھی قبول ہی پس وہ ساتھ بتون اور قربانیون اپنی کے نکلے اور وہ دونون عالم بھی اپنے مصحف گردنون مین ڈال کر نکلے اور دونون اوپر جگہہ نکلنے اوس آگ کے گئے آگ تمام حمیر پر لپکی اور اونکے بتون اور قربانیون کو جلا دیا اور وہ

دونون عالم ساتھ مصحفون اپنے کے سلامت باہر نکلے اوسوقت تمام لوگون حمیر کے نے ہمام اور دین توریت بسبب تعلیم اون دونون عالمون کے اختیار کیا ✤ بحر ✤ معا ✤ تبع بادشاہ تھا یمن کا قوم اوسکی بت پرست اوسکو تعین توریت پر اپنی قوم کے سامنے آزمایا کہ سچا دین کونسا ہے بڑی آگ لگائی دو جگہ بیچ کے اور بھیجے کے اوسمین گھس گئے نہ جلے وہ بت پرست بت کو بغل مین لیکر چلے جلنے لگے اولٹے بھاگے اوسکی قوم اوسکی شمن ہوئی آخر خراب ہوئی ✤ مو ✤

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ○

اور ہمنے جو بنایا آسمان زمین اور جو اونکے بیچ ہی کھیل نہین بنایا ✤ مو ✤

اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو اور اوس چیز کو کہ درمیان دونون کے ہی کھیلتے ہوئے ✤ تفسیر ✤ اور اگر نہو ثابت اور نہ حساب اور نہ ثواب ہوتا پیدا کرنا خلق کا فنا کے لیے خاص کر کے پس ہوتا کھیل ✤ مل ✤

مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

انکو تو بنایا ہمنے ٹھیک کام پر بہت لوگ نہین سمجھتے ✤ مو ✤

نہین پیدا کیا ہمنے ان دونون کو مگر ساتھ تدبیر درست کے ولیکن اکثر کفار مکے کے نہین جانتے ✤ تفسیر ✤ کہا بعضون نے کہ مراد بالحق سے الحق ہی یعنی واسطے حق کے اور وہ ثواب ہی طاعت پر اور عذاب ہی گناہ پر ✤ معا ✤

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ اِلَّا

تحقیق فیصلے کا دن وعدہ ہے اون سب کا جسدن کام نہ آوے کوئی رفیق کسی رفیق کے کچھ اور نہ اونکو مدد پونہچے مگر

مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○

جسپر مہر کرے اللہ بیشک وہی ہی زبردست رحم والا ✤ مو ✤

تحقیق روز قیامت وعدہ ہی اونکا سبکا جسدن کہ دفع نہ کرے کوئی دوست دوستدار سے کسی چیز کو اور نہ اونکو مدد دی جاوے مگر وہ کہ رحم کرے اوسپر خدا تحقیق خدا غالب مہربان ہی ✤ تفسیر ✤ یوم الفصل روز قیامت کو اسلیے کہا کہ فیصلہ کریگا رحمن اوسمین درمیان بندون کے میقاتھم یعنی وقت ہی اونکے وعدے کا واسطے عذاب دائم کے کسی چیز کو یعنی عذاب سے اور نہ اونکو مدد دی جاوے یعنی کوئی اللہ کے عذاب کو اونسے نہین روکیگا مگر وہ کہ رحم کرے الہ اور وہ مومن ہین پس شفاعت کرینگے بعض اونکے بعض کی ساتھ اذن خدا کے غالب ہی اپنے دشمنون پر مہربان ہی یعنی اپنے دوستون کے لیے ✤ مل ✤ معا ✤ جملا ✤ تنبیہ ✤ حضرت عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی کہ اونھون نے ایک دن یاد کیا آگ دوزخ کو اور رونے لگین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس چیز نے رولایا تجکو کہا حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ یاد کیا ہمنے آگ دوزخ کو پس روئی مین پس کیا یاد کروگے تم اپنے اہل کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین جگہ کوئی کسیکو نہین یاد کریگا اک تو نزدیک میزان کے یہان تک کہ جانے کہ آیا ہلکی ہوئی میزان اوسکی یا بھاری اور دوسرے وقت ملنے نامۂ اعمال کے یہان تک کہ جانے کہ آیا داہنے ہاتھ مین ملتا ہی نامۂ اعمال یا بائین ہاتھ مین پیٹھ کے پیچھے سے اور تیسرے وقت گذرنے کے پل صراط پر سے جسوقت کہ رکھا جاویگا پشت دوزخ پر یہ حدیث مشکوۃ مین ابو داؤد سے نقل کی ہی پس معنی آیت یوم لا یغنی مولی عن مولی کا اور اس حدیث کا دل مین ہمارے شب و روز فکر اپنے ایمان کی رکھنا ایسا کام یا ایسی بات نکرو کہ جس سے ایمان جاتا رہے کہ اوس صورت مین کوئی اللہ تعالیٰ کے عذاب کو نہین دفع کر سکیگا اور گناہون سے بچتے رہو اور عمل صالح کے کرنے مین چست و چالاک رہو تو ایمان کامل ہو اور مستحق شفاعت کے بوجہ احسن ہو ✤ واللہ الموفق والیہ المرجع والماب ✤

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ○ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ○ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ○ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ○

متمر دوزخ سیہ پتہ کا کھانا ہی گنہگار کا جیسے پگھلا تانبا کھولتا ہی پیٹون مین جیسے کھولتا پانی ✤ مو ✤

تحقیق درخت زقوم یعنی سینڈہ کا کھانا ہی گنہگار کا مانند تانبے پگھلے ہوئے کے کھولیگا پیٹون مین یعنی کفار کے مانند کھولنے گرم پانی کے ۔ تفسیر اور کاٹ ڈالیگا آنتین اونکی اور وہ درخت بصورت درخت دنیا کے ہوگا لیکن وہ آگ کا ہوگا اور زقوم پھل اوسکا ہوگا اثیم بدکار بڑا گنہگار اور ابو درداء آیا ہی کہ وہ پڑھاتے تھے ایک شخص کو پس وہ کہتا تھا طعام الیتیم پس کہا ابو درداء نے کہ طعام الفاجر اے شخص یعنی اگر تیری زبان سے الاثیم نہین نکلتا تو اوسکے بدلے الفاجر پڑھا اور دلیل ہم اسپر کہ بدل کرنا ایک کلمے کا بجگہہ ایک کلمے کے جائز ہی جبکہ ادا ہوتے ہون اس کلمے مین معنی اوسکے اور اسی سے جائز رکھی ہی امام ابو حنیفہ اور صاحبین نے قرات ساتھ فارسی کے درصورت عاجز ہونے کے عربی سے بشرطیکہ اسکے فارسی مین معنی عربی کے پورے ادا کرے اور مُہْل کے معنی ہین تلچھٹ کے تیل کی پھر کہا جاویگا زبانیہ کو خذوہ معا زقوم نہایت بُرا اور کڑوا درخت ہوتا ہی مکے سے ایک جانب مین اگاویگا اوسکو اللہ تعالی دوزخیون آنجہانی ابو جہل اور یار اوسکے بڑے گنہگار معا عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای لوگون ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اوسکے کا پس اگر ایک قطرہ زقوم سے پھکے زمین پر تو البتہ تلخ کردے اہل دنیا پر معیشت اونکی کو پس کیا حال ہوا اوس شخص کا کہ ہووے طعام اوسکا اور نہین ہوگا دوزخیون کے لیے طعام غیر اوسکے آبی مالک سے ہی کہ کہا تحقیق ابو جہل تھا لاتا کھجور ابرسکا پھر کہتا تعن قمو یعنی یہ کھاؤ پس یہ زقوم کہ جسکا وعدہ کرتا ہی تمسے محمد

پس اوتری یہ آیت ان شجرت الزقوم طعام الاثیم معا درمنثور

خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ○

پکڑو اوسکو اور ڈھکیل لیجاؤ بیچ دوزخ کے موضح

کہینگے ہم ای فرشتون پکڑو اس گنہگار کو ہر سختی سے کھینچو اسکو طرف بیچون بیچ دوزخ کے

ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ○

پھر ڈالو اسکے سر پر سے عذاب پانی کا جلتے یہ چکھ تو ہی ہے بڑا عزت والا سردار موضح

پھر ڈالو اوپر اوسکے پانی گرم سے کے عذاب ہے کہینگے ہر چکھ عذاب تحقیق تو ہی ہے اپنے گمان مین عزت والا الاکرامی قدر والا الحکم کہا مقاتل نے کہ داروغہ دوزخ کا ماریگا اوسکے سر پر یہان تک کہ ہوجاویگا اوسکے سر مین دماغ کی جگہ سے پھر ڈالیگا اوسمین نہایت گرم پانی عزت والا الاکرامی یعنی زقوم کہ اپنے گمان مین اور کہا ماریگا یہ طریق سخت اور رسانے کے اور بعضون نے کہا کہ ابو جہل کہتا تھا انا اعز اھل الوادی واکثرھم یعنی مین عزیز تر اہل وادی کا اور بزرگ تر اونکا سو ان پس کہینگے اوسکو فرشتے عذاب دوزخ کے بطریق حقارت اور توبیخ کے معا ذق انک انت العزیز الکریم کو زبر الف سے پڑھا ہی اوس صورت مین معنی یہ ہونگے کہ چکھ اے عذاب کا ہوا کہ تو کہتا تھا کہ مین عزیز تر بزرگ تر ہون کا ہون کوئی شخص مجھسے زیادہ عزیز و گرامی قدر نہین ہی اور معیوب کیا ابو جہل کا دنیا مین تھا بطریق توبیخ کے اوسکو اور ڈالا جاویگا بحر مادہ سے منقول ہی کہ کہا ابو جہل نے تم سمجھتے ہو کہ تم ہمکو ڈراتے ہو ہی مکہ مین عزیز تر اونمین کا ہون کہ چلتے ہین درمیان دونون پہاڑون مکے کے پس نازل ہوئی یہ

آیت ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ درمنثور

إِنَّ هَٰذَا مَا كُنتُم بِهِ تَمْتَرُونَ ○

یہ وہی ہی جسمین تم دھوکا کرتے تھے موضح

تحقیق یہ یعنی عذاب یا یہ امر وہی ہی جو کچھ تھے تم اوسمین شبہہ کرتے

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ يَلْبَسُونَ مِن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِينَ

بیشک ڈر والے گھر مین چین کے باغون مین اور چشمون مین پہنتے ہونگے باریک ریشمی پتلی اور گاڑھی ایک دوسرے کے سامنے

تحقیق پرہیزگار جو ہی مقام یا امن کے ہونگے بیچ باغون اور چشمون کے پہنینگے ریشمی نازک اور گاڑھے سے ایک دوسرے کے سامنے تفسیر تمام یا امن یعنی ایسی

مجلس میں ہونگے کہ ہر ہوگا امین نہیں ہے شبہ نہ کرے جیسے لباس اور خیمہ اور مکان جیسے اطلس اور نافرہ وغیرہ اور مستقبلین حال ہے یعنی آمنے سامنے اپنی مجلسوں میں بیٹھے ہونگے نہ پیٹھ دیکھیگا ایک دوسرے کی بسبب دور ہونے کے اور ہوئے تخوین کہ مجاہد ابن جریج سے منقول ہے تفسیر المتقین فی مقام امین کے کہا امن میں ہونگے وقت موت کے اور عذاب سے اور ضحاک سے ہے کہ کہا امن میں ہونگے موت سے اگر مرینگے اور امن میں ہونگے بڑھاپے سے اگر بوڑھے ہونگے یعنی انکے صدمہ سے بچینگے اور نہ بھوکے ہونگے اور ننگے ہونگے اور قتادہ سے ہے کہ کہا امن میں ہونگے شیطان سے اور رنجون سے اور فکرون سے + در منثور +

كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝

اسی طرح اور بیاہ دینگے ہم انکو ساتھ حوروں کشادہ چشم کے + تفسیر حوریں بہشتی عورتیں پاکیزہ گوری کہا مجاہد نے کہ حور وہ عورتیں کہ سفیدی آنکھ کی انکی نظر معلوم ہوتا ہوگا کہ وہ انکی پنڈلیوں کا انکے کپڑوں کے نیچے سے اور دیکھیگا دیکھنے والا ہر جگہ ایک اونکے کہ مانند آئینے کے بسبب باریکی جلد اور صفائی کے اور ابو عبیدہ نے کہا کہ حور وہ عورتیں کہ جنکی آنکھوں کی سفیدی نہایت سفید ہو اور سیاہی بھی نہایت سیاہ اور عین جمع عیناء کی ہے یعنی عورت کشادہ چشم کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیدار کی گئیں حور عین عفراء سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر حور تھوکے بیچ دریا شور کے تو البتہ شیریں ہو جاوے وہ دریا بسبب شیرینی تھوک اوسکے کے کہا ابن عباس نے اگر ایک حور نکلے اپنی دنیا میں آسمان و زمین کے تو البتہ مفتون ہو جاوے خلائق بسبب حسن اونکے کے اور اگر نکالے اوڑھنی اپنی تو البتہ ہو جاوے آفتاب نزدیک حسن اوسکے کے مانند بتی کے آگے آفتاب کے کہ نہ روشنی ہو اوسکے لیے اور اگر نکالے وہ مونہہ اپنا تو البتہ روشن کر دے حسن اوسکا اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حور عین پیدا کی گئیں ہیں کستوری کی تسبیح سے + اور مجاہد سے ہے کہ کہا البتہ پائی جاتی ہے خوشبو عورت کی یعنی حور عین کی پانسو برس کی مسافت سے + معا + در منثور +

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ

منگواتے ہیں وہاں ہر میوے خاطر جمع سے نہ چکھینگے وہاں مرنا مگر جو پہلے مر چکے اور بچا لیا اونکو

عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

دوزخ کی مار سے فضل سے تیرے رب کے یہی ہے بڑی مراد ملنی + مو +

طلب کرینگے جنت میں ہر ایک میوہ ساتھ امن کے نہ چکھینگے وہاں موت سوا موت پہلی کے جو چکھ چکے یعنی دنیا میں اور بچایا اونکو خدا نے عذاب دوزخ کے سے بسبب فضل کے جانب پروردگار تیرے سے یہ ہے یعنی بچنا عذاب سے اور داخل ہونا جنت میں مراد ملنی بڑی + تفسیر + ساتھ امن کے کہ امن ہوگا زوال اور انقطاع سے اور پیدا ہونے ضرر کے سے بسبب بت کھانے کے اور کہا قتادہ نے کہ امن میں ہونگے موت اور رنجون اور شیطانوں سے نہ چکھینگے وہاں موت مگر اگر کہا قتادہ نے کہ ابن مسعود کی قرات میں ہے کہ لا یذوقون فیھا طعم الموت اور انس سے روایت ہے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا موت کو روز قیامت کے بیچ صورت دنبے ابلق کے پس کھڑا کیا جاویگا اوسکو درمیان جنت اور دوزخ کے پس پہچانے گی موت جنتیوں اور دوزخیوں کو اور پہچانینگے اوسکو وہ پس کہینگے دوزخی اللھم سلطہ علینا یعنی یا اللہ مسلط کر اسکو ہمپر اور کہینگے جنتی اللھم انا نک قضیت ان لا نذوق فیھا الموت الا الموتۃ الاولی یعنی یا اللہ تو نے حکم کیا تھا کہ نہ چکھینگے ہم اوسمیں سوا موت پہلی کے پس ذبح کیا جاویگا وہ دنبہ درمیان جنت و دوزخ کے پس نا امید ہونگے دوزخی موت سے اور امن میں ہونگے اہل جنت سے اور کہا ابن عباس نے کہ عرض کیا گیا رسول اللہ کیا سوئے اہل جنت کے کہانہیں نہیں موت کی ہے اور اہل جنت سر اڑیں سوئے + معا + در منثور +

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝

سو یہ قرآن آسان کیا ہے تیری بولی میں شاید وہ یاد رکھیں اب تو راہ دیکھ وہ بھی راہ تکتے ہیں + مو +

ع ۳ ۱۶

سوا سے اسکے نہین کہ آسان کیا ہمنے قرآن کو تیری زبان پر تو کہ وہ نصیحت پکڑین پس منتظر رہ یعنی اوترے عذاب کا کفار پر تحقیق وہ بھی منتظر ہین تفسیر یعنی اوترے عاد ثمود کے تجسر اور حکم ہوا پہلے اوترے تم کے واسطے جہاد کرنے کے اونپر ۞ مد جلالہ ۞ تنبیہ ۞ دیکھو بھائین پر ہیزگارون کے لیے کیا کیا نعمتین بیان فرمائین رحیم حقیقی نے یہ عنایت بندے مین ہوگی اسکے کہ بچتے تھے حرام چیزون سے مثلاً ریشمی کپڑون کے پہننے سے بچتے تھے یہ سمجھکر کہ ہمارے رسول مقبول نے فرمادیا ہی کہ جو کوئی پہنے گا ریشمی کپڑا دنیا مین تو آخرت مین نہین پہنیگا اوسکو پس ہمنے اس مضمون کو سنکر کہ ہمارے اس دنیا چند روزہ کی زینت کے لیے وہان کے لباس ریشمی سے محروم رہینگے نہ پہنیے اسکو اوسکے بدلے مین لباس ریشمی جو ذکر کیے گئے ہین اسیطرح حرام کاری سے بچتے تھے اوسکے بدلے مین حور ین مذکورہ ملینگین حرام چیزون کے کھانے پینے سے بچتے تھے اوسکے عوض مین سیو اور اچھی اچھی پینے کی چیزین مانند دودھ اور شہد وغیرہ کے ملینگین بری مجلسون کے جانے سے اور سیلون کے سیر تماشے سے بچتے تھے اوسکے بدلے مین وہ مجلسین باامن ملینگین بیان اپنے نفسون کو مارے رکھتے تھے اور فنا تھے اسکی راہ مین اوسکے بدلے مین حیات ابدی ملیگی پس غرض اس بیان فرمانے سے یہی ہی کہ لوگ ان کی تحسین علم کرکر ایسے کام کرین کہ وہ ہاتھ لگین سو ہر شخص کو سعی کرنی چاہیے اوسکے حاصل کرنے مین کہ پاک پروردگار فرماتا ہی ۞ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۞

سُورَةُ الجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَثَلٰثُونَ اٰيَةً وَاَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ جاثیہ ہی یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ اسمین مذکور ہی وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۞ یعنی تو دیکھیگا ہر گروہ کو دوزانو گرے ہوئے یعنی روز قیامت کے بسبب ہیبت حکم الٰہی کے چونکہ یہ امر مہتم بالشان ہی اسی لیے اس سورت کا یہ نام ٹھہرا اور یہ سورت مکی ہی سوا آیت قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا الخ کہ وہ مدنی ہی اور یہ سورت بعد سورۂ دخان کے اوتری ہی اسلیے بعد اوسکے لکھی گئی اور اسمین پینتیس آیتین ہین اور سکے چار سو اٹھاسی اور حروف دو ہزار ایک سو اکیانوین اور رکوع چار ہین ۞

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۞ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۞

اوتارنا کتاب کا جانب اللہ کے جو زبردست ہی حکمت والا ہی ۞

اوتارنا اس کتاب کا جانب اللہ کے ہی لیا حکمت کے سے ہی ۞ تفسیر ۞ اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ مراد حٰمٓ سے کیا ہی اور بعضون نے کہا ہی سورت کا ہی اور بعضون نے کہا کہ شمار کرنا حرفون کا ہی غالب ہی اپنے بدلا لینے مین باحکمت ہی اپنی تدبیر مین ۞ جلالہ ۞ مد ۞

اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۞

آسمانون مین اور زمین مین بہت پتے ہین ایمان والون کے ۞ ق

تحقیق آسمانون مین اور زمین مین نشانیان ہین باور رکھنے والون کے لیے ۞ تفسیر ۞ یعنی دلالتین ہین اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت پر اور جابر ہی یہ کہ ہون یعنی یہ کہ جبہ پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے البتہ دلالتین ہین اوسکے وجود پر ۞

وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۞

اور تمھارے پیدا کرنے مین اور جتنے بکھیرے ہی جانور پتے ہین ایک لوگون کے جو یقین رکھتے ہین ۞ ق

اور بیچ پیدایش تمھاری کے اور بیچ پیدایش اوس چیز کے کہ پراگندہ کرتا ہی قسم جانورون سے نشانیان ہین اوس قوم کے لیے کہ یقین رکھتے ہین ۞ تفسیر ۞ بیچ پیدایش تمھاری کے یعنی بیچ پیدایش ہر ایک کے تم مین سے کہ اول نطفہ ہوتا ہی پھر خون بستہ پھر گوشت کا یہان تک کہ ہوتا ہی انسان اور دابہ کہتے ہین اوس چیز کو کہ چلتی ہی زمین پر قسم آدمیون وغیرہم سے نشانیان ہین یعنی اعجوبہ پر کہ اسی طرح بعد مرنے کے جی اٹھینگے ۞ جلالہ ۞

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ

اور پھرنے میں رات دن کے اور جو اوتاری اللہ نے آسمان سے روزی پھر جلایا اوس سے زمین کو مرگئے پیچھے اور پھرنے میں

الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○

باؤں کے نشانیاں ہیں ایک لوگوں کو جو بوجھتے ہیں ۲۵

اور پھیر آنے چلنے رات اور دن کے اور بھیجا اوسکے کہ اوتارا ہو خدا نے آسمان سے روزی کو یعنی مینہہ کو پس زندہ کیا بسبب مینہہ کے زمین کو پیچھے مردہ ہونے اوسکے کے اور پھیر پھیرنے ہواؤں کے نشانیاں ہیں واسطے اوس قوم کے کہ سمجھتے ہیں ۲۵ تفسیر ۲۵ مینہہ کو رزق اسلیے فرمایا کہ وہ سبب رزق کا ہے اور پھیر پھیرنے ہواؤں کے کہ کبھی جنوب کی ہو جاتی ہے اور کبھی شمال کی اور کبھی پروا اور کبھی پچھوا اور کبھی ٹھنڈی اور کبھی گرم اور پہلے جو کہا آیٰتٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۲۵ فرمایا پھر آیٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۲۵ اور پھر آیٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۲۵ اسکا سبب یہ ہے کہ منصف پہلے جب دیکھتے ہیں آسمانوں میں اور زمین میں نظر صحیح سے تو جانتے ہیں کہ یہ بنائے گئے ہیں اور انکا کوئی بنانے والا ضرور ہے پس ایمان لاتے ہیں اللہ پر پھر جب دیکھتے ہیں پھیر پیدائش نفسوں اپنے کے اور بدلنے اونکے کا ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور پھیر پیدائش اون چیزوں کے کہ ظاہر ہوتی ہیں زمین پر اقسام حیوان سے ایمان اونکا بڑھتا ہے اور یقین حاصل ہوتا ہے اونکو پھر جب دیکھتے ہیں تمام چیزوں کی پیدائش کو ہر وقت میں مانند اختلاف رات اور دن کے اور اوترنے مینہہ کے اور تر و تازہ ہونے زمین کے بسبب مینہہ کے بعد خشک ہو جانے اوسکے کے اور پھیر پھیرنے ہواؤں کے جانب جنوب اور شمال اور پورب اور پچھم کے سمجھتے ہیں اور متحکم ہوتا ہے علم اونکا اور خالص ہوتا ہے یقین اونکا ۲۵

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ ○

یہ باتیں ہیں اللہ کی ہم سناتے ہیں تجکو ٹھیک پھر کون سی بات کو اللہ اور اوسکی باتیں چھوڑکر مانیں گے ۲۵

یہ نشانیاں ہیں خدا کی پڑھتے ہیں ہم اونکو اوپر تیرے ساتھ حق کے پس ساتھ کس بات کے بعد نصیحت خدا کے اور آیتوں اوسکی کے ایمان لاویں گے

وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

خرابی ہے ہر جھوٹے گنہگار کی کہ سنے باتیں اللہ کی اور پڑھی جاویں پھر ضد کرے غرور سے جیسے وہ سنی نہیں سو خوشی سنا اوسکو ایک دکھ کی مار کی

وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ○

اور جب خبر پاوے ہماری باتوں میں کسی چیز کی اوسکو ٹھہراوے ٹھٹھا ایسوں کو ذلت کی مار ہے ۲۵

والے ہر دروغگو گنہگار کو کہ سنتا ہے آیتیں خدا کی کہ پڑھی جاتی ہیں اوپر اسکے پھر لازم پکڑتا ہے کفر کو تکبر کرتا ہوا گویا کہ نہیں سنتا ہے اونکو پس خوشخبری دے اوسکو ساتھ عذاب دردینے والے کے ۲۵ تفسیر ۲۵ تکبر کرتا ہوا ایمان لانے سے آیتوں پر اور قبول کرنے سے حق کو کہ بولتی ہیں آیتیں ساتھ اوسکے درحالیکہ حقیر جانتا ہے اونکو اور خوش ہوتا ہے اوس چیز سے کہ نزدیک اوسکے ہے یعنی قصے کہانیاں کہا ہے بعضوں نے کہ اوتری ہے یہ آیت نضر بن حارث کے اور قصہ عجم کے کہ مول لیتا تھا اونکو اور باز رکھتا تھا بسبب اونکے لوگوں کو قرآن کے سننے سے اور آیت عام ہے ہر حق ہر اوس شخص کے کہ موصوف ہو اسکے ساتھ ۲۵

مِّن وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ ۖ وَلَا يُغْنِي عَنْهُم مَّا كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

پرے اونکے دوزخ ہے اور کام نہ آویگا اونکو جو کمایا تھا کچھ اور نہ وہ جو پکڑے تھے اللہ کے سوائے رفیق اور اونکو بڑی مار ہے ۲۵

آگے اونکے دوزخ ہی اور دفع کریگا اونسے جو کمایا ہی اونھون نے کسی چیز کو اور دفع کرین گے وہ کہ دوست پکڑے ہین سوائے خدا کے اور اونکے لیے ہی عذاب بڑا + تفسیر + جو کمایا ہی یعنی احوال کسی چیز کو عذاب خدا سے سوائے خدا کے یعنی بت عذاب بڑا دوزخ مین + عل +

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝

یہ بھلا دیا اور جو منکر ہین اپنے رب کی باتون سے اونکو مار ہی ایک بلا کی دکھ والی + ع ۱۱

یہ قرآن ہدایت ہی اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین ساتھ آیتون پروردگار اپنے کے اونکے لیے ہی عذاب دردینے والا جنس عقوبت سخت سے + تنبیہ + ابتدا رکوع مین جو بیان فرمایا ہی اپنی قدرتون کا ایسا ہی مضمون کئی جگہ مذکور ہی از انجملہ سورۂ والذاریات مین وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ یعنی اور زمین مین قسم قسم پہاڑون اور دریاؤن اور درختون اور میوؤن اور گھاس وزراعت وغیرہ سے دلالتین ہین اوپر قدرت و وحدانیت اللہ تعالی کے یقین کرنے والون کے لیے اور تمھارے نفسون مین بھی دلالتین ہین ابتدا سے پیدایش تمھاری کے انتہا تک اور ترکیب خلقت تمھاری مین جو جو عجائب ہین کیا کچھ اوسکی قدرت و وحدانیت پر دلالت کرتے ہین کیا تم دیکھتے نہین کہ دلیل پکڑو ساتھ اونکے اوپر صانع اور قدرت اوسکی کے غرض کہ آدمی کو ان چیزون مین تامل کرنا چاہیے اور غفلت کو شعار اپنا نکرے اور آدمی اگر عاقل ہو تو اوسکو فقط یہی کافی ہی کہ اپنے مین قدرتین اوسکی دیکھے کیا خوب کہا ہی کسینے بیت یک نکتہ بہست گر شعور است + ورنہ چو چراغ پیش کور است + پس سن اے عزیز اگر ساتھ ذات وصفات پروردگار اپنے کے ایمان نہ لایا تو اور اپنے تئین وظیفہ خوار سفرۂ عام اوسکے کا جانتے تو اور کیا ارشاد چاہتا ہی تو اور مرشد کیون ڈھونڈھتا ہی تو + قطعہ + دی شب بچمن بخواب غفلت بودم + تا آنکہ سحر شد و بگشتم بیدار + ناگاہ خروش بلبلان سحری + رفت چو بگوش من رسید از گلزار + بر خاستم و بخود ملامت کردم + صد حیف کہ من بخواب و مرغان بیدار + زین دست شکستہ برنیاید کاری + یاران چو روان شدند مرا آخر کار + پس اگر پیر طریقت سے کمال معرفت ڈھونڈھے تو زیادہ شناخت الوہیت اوسکی سے اور عبودیت اپنی کے سے بدے کو کیا دیکار ہی اور اگر راہ مواصلت کی ڈھونڈھے تو بندۂ خدا ستگار کو ساتھ مصاحبت کے کیا کام ہی بیت + بی دمِ یادش نباشی یک نفس + بندۂ خدا ستگذارش باش بس + پس تو نے اوسکی قدرت کے دیکھکر یاد رکھہ اوسکو اور اوسکی یاد سے اپنا دل خوش کر کیا خوب کہا ہی کسی بزرگ رحمہ اللہ نے کہ آدمی بڈھا اوسوقت ہوتا ہی کہ سیاہی اوسکے دل سے جاتی رہے نہ سیاہی بالون کی دوا سے اوس شخص کے حال کہ دل اوسکے سفید ہون اور سیاہی اوسکے دل کی برقرار رہے + رباعی + بشنوای پسر دکار آگاہ + بایت کن بحال خویش نگاہ + مو اگر شد ترا چو باز سفید + پر شمار دل چو چوزاغ سیاہ + اور روشنی دل کی حاصل ہوتی ہی خوف الٰہی سے بھی ظاہر ہی باطن مین اور ترک کرنے خواہش نفسانی سے بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین نجات دینے والی ہین اور تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین اور تین چیزین باعث درجات کی اپر نجات دینے والی چیزین پس خوف الٰہی ہی باطن و ظاہر مین اور عدل کرنا رضا و غضب مین اور میانہ روی کرنی فقر و غنی مین + اور اپر ہلاک کرنے والی چیزین پس بخل شدید ہو اور خواہش اتباع کی گئی اور اچھا جاننا آدمی کا اپنے نفس کو اور اپر باعث درجات کی افشائے اسلام ہی اور کھلانا کھانے کا اور نماز پڑھنی رات کو اس حال مین کہ لوگ سوتے ہون + یہ روایت سنبہات مین ابوہریرہ سے منقول ہی +

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اللہ وہ ہی جسنے بس مین پیارے دریا کو تمھارے کہ چلین اوسمین جہاز اوسکے حکم سے اور تلاش کرو اوسکے فضل سے اور شاید تم حق مانو + ع ۱۲

خدا وہ ہی جسنے کیا تمھارے لیے دریا کو تو جاری ہووین کشتیان اوسمین اوسکے حکم سے اور تو طلب بہشت کرو اوسکے فضل سے اور ہو سکے کہ تم شکر کنندہ ہو + تفسیر + طلب بہشت کرو الخ یعنی ساتھ تجارت کے یا غوطہ لگانے کے موتی مونگا نکالنے کے لیے اور ساتھ جہاد کے بہشت یعنی مچھلی کے + عل + شکر گذاری کرو یعنی شکر اوسکا ادا کرو اوسکی نعمتون پر اور مسخر کر دیا کہ یہ کشتی کو چلنے سے

اور آدمی کو غوطہ لگانے اور شکار کرنے سے مانع نہیں ہی اور مراد اوسکے فضل سے تجارت دریا کی اور غوطہ لگانا واسطے نکالنے جواہر اور شکار دریا کے
ہر کہ اسباب معیشت کے ہین + بحر +

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○

اور کام لگائے تمھارے جو کچھ ہین آسمانون مین اور زمین مین سب اوسکی طرف سے اسمین بیشک ہین ایک لوگون کو جو دھیان کرتے ہین + مو

اور مسخر کیا اللہ نے تمھارے لیے جو کچھ کہ آسمانون مین ہی اور جو کچھ کہ زمین مین ہی سارا اور حالیکہ پیدا کیا اونکو اپنی جانب سے بیشک اس قصے مین نشانیان ہین اوس گروہ کو کہ تفکر کرتے ہین + تفسیر + جو کچھ کہ آسمانون مین ہی یعنی چاند اور سورج اور پانی و برف اور جو کچھ کہ زمین مین ہی یعنی زمین پر چلنے والے اور درخت اور نہرین وغیرہ اور معنی ان چیزون کی تسخیر کے یہ ہین کہ اوسنے پیدا کیا انکو ہمارے منافع کے لیے پس اوسنے مسخر کیا ہی ہمارے لیے اس جہت سے کہ ہم نفع اوٹھاتے ہین تمام چیزون سے اوسکی جانب سے پس گردانو اوسکے لیے امداد + کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جَمِيْعًا مِّنْهُ کی تفسیر مین کہ تمام یہ چیزین رحمت ہین اوسکی طرف سے کہا زجاج نے کہ تمام یہ چیزین تفضل ہین اوسکی جانب سے اور احسان + جلا + معا

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

کہدے ایمان والون کو معاف کرین اوسکو جو امید نہین رکھتے اللہ کے دنون کی کہ وہ سزا دے اون لوگون کو بدلا اوسکا جو کماتے تھے + مو

کہدے مسلمانون کو کہ درگذر کرین اوس جماعت سے کہ توقع حملے کے دنون کی نہین رکھتے ہین کہ حوادث جزا اونکے اعمال کی ہون تو سزا دیوے خدا ایک گروہ کو اونہین سے بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے + تفسیر + لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ کے معنی ہین نہین توقع رکھتے اللہ کے وقائع کی ساتھ دشمنون اوسکے کے + اور بعضون نے اسکے یہ معنی کہے ہین کہ نہین امید رکھتے وہ اون اوقات کی کہ مقرر کیا ہی اونکو اللہ نے واسطے ثواب دینے مومنون کے اور وعدہ کیا ہی اونسے مطلب پا ب ہونے کا اون اوقات مین + کہا ابن عباس اور مقاتل نے کہ اوتری ہی یہ آیت عمر رضی اللہ عنہ کے حق مین جسوقت کہ بڑا کہا اونکو ایک مشرک نے بنی غفار مین سے اور ارادہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے بدلا لینے کا اوسسے پس نازل ہوئی یہ آیت اوتری اور عمر رضی اللہ عنہ نے اوسسے درگذر کیا + اور بعضون نے کہا کہ بعضے صحابی ہمکے مین ایذا دے شدید اوٹھاتے تھے کفار سے اور اوسوقت تک حکم لڑنے کا ہوا نتھا وہ شکوہ اپنے حال کا آنحضرت کے روبرو لائے یہ آیت نازل ہوئی بعد اوسکے یہ حکم آیت سیف سے منسوخ ہوا اور لِيَجْزِيَ تعلیل ہی واسطے امر کے ساتھ مغفرت کے یعنی نہین حکم کیے گئے وہ درگذر کرنے کا مگر تو کہ پورا ہے اللہ اونکو بدلا اونکے درگذر کرنے کا روز قیامت کے اور بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ کے معنی یہ ہین بسبب اوس چیز کے کہ تھے کرتے یعنی احسان + جلا + معا + روایت کیا ابن عساکر نے ابی مسلم خولانی سے کہ اونھون نے کہا اپنی لونڈی سے کہ اگر نہ فرمایا ہوتا اللہ تعالی نے قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ + تو البتہ مارتا مین تجھکو پس لونڈی نے کہا قسم خدا کی ہلاک شبہین اونمین سے ہون کہ توقع رکھتے ہین ایام اللہ کی یعنی اوسکے حوادث کی پس کہا ہی تجھکو کہ نہین مارتا تو مجھکو پس کہا ابو مسلم خولانی نے کہ بلا شبہ اللہ حلم کرتا ہی مجھکو درگذر کرنے کا اون لوگون سے کہ نہین توقع رکھتے اللہ کے ایام یعنی حوادث کی پس حوادث اوسکے کی بطریق اولی لائق درگذر کرنے کے ہین جا پس تو آزاد ہی + در منثور +

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ○

جسنے بھلا کیا تو اپنے واسطے اور جسنے برا کیا تو اپنے حق مین پھر اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤگے + مو

جو کوئی کرے کام نیک پس نفع یعنی ثواب اوسکے لیے اور جو کوئی بدکاری کرے پس وبال اپنی جان اوپر ہی پھر طرف پروردگار اپنے کے رجوع کیے جاؤگے یعنی جزا دیوے گا اوسکی

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ

اور بیشک دی ہی ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور پیغمبری اور کھانے کو دین ستھری چیزین اور بزرگی دی اونکو جہان پر + مو

اور تحقیق دی ہمنے بنی اسرائیل کو کتاب اور دانشمندی اور نبوت اور روزی دی ہمنے اونکو نعمتون پاکیزہ سے اور فضیلت دی ہمنے اونکو عالمون پر ۞ تفسیر ۞ کتاب یعنی توریت اور حکم سے مراد ہی حکمت اور فقہ یا فیصلہ خصومات کا درمیان لوگون کے اسلیے کہ بادشاہت بھی اونمین ہوئی ہے اور نبوت کو خاص ذکر کیا اسلیے کہ انبیا اونمین بہت تھے اور طیبات سے مراد حلال و پاکیزہ رزق ہے یعنی من وسلوی علمون کو یعنی اونکے زمانہ کے عالمون یا علما پر کما ابن عباس رض فرمایا کہ نہین تھا کوئی عالم کے لوگون مین اسے اونکے زمانے مین بزرگ و محبوب زیادہ اللہ کے نزدیک اونسے ۞ مد ۞

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۭ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ

اور دین اونکو کھلی باتین دین کی پھر پھوٹ ہوڈالی تو سمجھ آچکے تبھی آپسکی ضد سے

رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○

تیرا رب چکوی کریگا اونمین قیامت کے دن جس بات مین وہ جھگڑتے تھے ۞ مو ۞

اور دین ہمنے اونکو نشانیان واضح بیچ باب دین کے پس اختلاف نکیا اگر بعد اسکے کہ آیا اونکے پاس علم از روے تعدی باہمدگر کے تحقیق پروردگار تیرا فیصل کریگا درمیان اونکے روز قیامت کے بیچ اوسکے کہ اختلاف کرتے تھے اوسمین ۞ تفسیر ۞ بینت سے مراد ہین آیات معجزات مِنَ الْاَمْرِ یعنی امر دین سے پس اختلاف نکیا الا بعینی نہ واقع ہوا اختلاف درمیان اونکے دین مین مگر بعد اوس چیز کے کہ آئی اونکے پاس وہ چیز کہ موجب ازالہ اختلاف کی تھی اور وہ علم ہی اور نہین اختلاف کیا اونھون نے مگر بسبب سرکشی کے کہ پیدا ہوئی درمیان اونکے یعنی بسبب عداوت وحسد کے اختلاف کرتے تھے اوسمین کما بعضون نے مراد اختلاف کرنا اونکا ہی اللہ تعالی کے اوامر و نواہی مین بیچ توریت کے ازراہ حسد اور طلب ریاست کے یا بسبب جہل کے کہ ہوتا ہی انسان بسبب اوسکے معذور ۞ مد ۞

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

پھر تجکو کیا ہمنے ایک رستے پر اس کام کے سو تو اوسی پر چل اور نہ چل چاہون پر نادانون کی ۞ مو ۞

پھر کیا ہمنے تجکو راہ ظاہر پر دین ہے پس پیروی کر اوسکی اور پیروی نکر اونکی خواہش کی کہ نہین جانتے ۞ تفسیر ۞ پھر کیا ہمنے تجکو الخ یعنی بعد اختلاف اہل کتاب کے مِنَ الْاَمْرِ یعنی امر دین سے پس پیروی کر اوسکی یعنی اپنی شریعت کی کہ ثابت ہی ساتھ محکمون اور دلیلون کے اور نہ پیروی کر اوس چیز کی کہ نہین حجت ہی اوسپر یعنی جاہلون کی خواہشون کی اور اونکے دین کی کہ بنا اوسکی ہی خواہش نفسانی اور بدعت پر اور وہ سردار قریش کے ہین جسوقت کہ کہا اونھون نے رجوع کر تو طرف دین باپ دادون اپنے کے اسلیے کہ وہ تجھ افضل تجھسے ۞ مد معا ۞ کما قدمنا فی تفسیر ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ کے کہ مراد شریعت سے فرائض اور حدود اور امر و نہی ہین ۞ درمنثور ۞

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ○

وہ کام نہ آوینگے تیرے اللہ کے سامنے کچھ اور بیشک ظالم ایک دوسرے کے رفیق ہین اور اللہ رفیق ہے ڈرنیوالون کا ۞ مو ۞

تحقیق وہ یعنی کافر دفع نکرینگے تجسے کچھ عذاب خدا سے یعنی اگر تو متابعت اونکی کرے اور تحقیق ظالم یعنی کافر بعض اونکے کارساز بعضون کے ہین اور خدا کارساز متقیون کا ہی ۞ تفسیر ۞ اور متقی کارساز یعنی خیر خواہ خدا کے ہین اور ان دونون کارسازون مین بہت فرق ہی ۞ مد ۞

هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ○

سمجھ کی باتین ہین لوگون کے واسطے اور راہ کی اور مہر ہو ہین لوگون کو جو یقین لاتے ہین ۞ مو ۞

یہ قرآن واضح ہے لوگون کے لیے اور ہدایت ہی اور رحمت واسطے اوس قوم کے کہ یقین کرتے ہین ۞ تفسیر ۞ قرآن مجید جمعہ چیزین دین کی ہین اور احکام مجملہ اونکو بنا بصیرتون یعنی دلیلون کے جیسے کہ کیا روح حیات کو بصائر اور ہدایت ہے یعنی گمراہی سے اور رحمت ہے یعنی عذاب سے

حق تعالی محفوظ ہے ان تین باتون سے ۞ موظہ ۞

واسکے اور قوم کے کہ ایمان لائے اور تعبیر کیا عمل کا ۔ مل

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ
کیا خیال کیے ہیں جنہوں نے کمائی ہیں برائیاں کہ ہم کردینگے انکو برابر انکے جو یقین لائے اور کیے بھلے کام ایکسا انکا جینا

وَمَمَاتُهُمْ ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝
اور مرنا برے دعوے ہیں جو کرتے ہیں ۔ مو

ع ۲ ۱۰ ۱۸

کیا گمان کیا اون لوگون نے کہ کین برائیان یہ کہ کرینگے ہم اونکو مانند اون لوگون کے کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے برابر ہو زندگی اونکی اور مرنا اونکا برا حکم اونکا ہے ۔ تفسیر کہ کین برائیان یعنی گناہ و کفر برابر ہو الزم یعنی انکار ہوا سکا کہ برابر ہون بدکار و نیککار زندگی اور مرنے مین کیونکہ احوال انکے جدا جدا ہین زندگی مین بھی اور مرنے مین بھی زندگی مین تو یون جدا ہین کہ زندگی بسر کرتے ہین مومن اللہ کی طاعت کرنے مین اور کافر برائیون کے کرنے مین اور مرنے مین یون جدا ہین کہ مومن مرتے ہین اس حال مین کہ خوش خبری دی جاتی ہے اونکو رحمت و کرامت کی اور کافر مرتے ہین ناامید ہو کر اللہ کی رحمت سے اور ساتھ ندامت کے اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے انکار کرنا سکا ہی کہ برابر ہون کافر مومنون کے مرنے مین جیسے کہ برابر ہوئے حیات مین بیچ رزق و صحت کے یہان تک مضمون تفسیر مدارک کا ہی اور تفسیر جلالین مین یہ معنی اسکے لکھے ہین کہ کیا یہ گمان کرتے ہین کہ ہم کرینگے انکو آخرت مین بیچ خیر و خوبی کے مانند مومنون کے یعنی جیسے مین ہم برابر عیش اونکے کے دنیا مین کہتے تھے مومنون سے اگر اوٹھائے گئے ہم بعد مرنے کے تو دیے جاوینگے ہم خیر و خوبی مانند اوس چیز کے کہ دیے جاوگے تم نزدیک اللہ تعالی کے موافق انکار اپنے کے ساتھ ہونے کے ساءَ مَا يَحْكُمُونَ یعنی نہین ہی امر اس طرح پس وہ آخرت مین بیچ عذاب کے ہونگے برخلاف عیش و نعمت کے دنیا مین اور مومن آخرت مین بیچ ثواب کے ہونگے بسبب نیک اعمال اپنے کے دنیا مین قسم نماز اور زکوۃ اور قیام وغیرہ کے انتہی پھر تفسیر ابن کثیر مین لکھا ہی کہ تمیم داری سے منقول ہی کہ وہ نماز پڑھتے تھے ایک رات نزدیک مقام کے یعنی مقام ابراہیم کے پس پہنچے اس آیت کو پڑھنے لگے اور بار بار پڑھتے تھے اسکو صبح تک اور فضیل سے منقول ہی کہ وہ پہنچے ہین آیت پر پس شروع کیا بار بار پڑھنا اسکا اور روتے تھے اور کہتے تھے يَا فُضَيْلُ لَيْتَ شِعْرِي مَنْ أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَنْتَ یعنی اے فضیل کاش کہ جانتا مین اپنے تئین کہ کونسے فریق سے ہون دونون فریقون سے

وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝
اور بنائے اللہ نے آسمان اور زمین جیسے چاہین اور تا بدلا پاوے ہر کوئی اپنی کمائی کا اور اوپر ظلم نہ ہوگا ۔ مو

اور پیدا کیے اللہ نے آسمان و زمین ساتھ تدبیر درست کے اور تو آخر کار بدلا دیا جاوے ہر شخص کو سب اوسکے کہ عمل کیا ہی اور اوپر ظلم نہ کیا جاوے گا ۔ تفسیر بلفظ بالحق کے اتنا جملہ محذوف ہی یعنی دَلِيلٌ عَلَى قُدْرَتِهِ یعنی اللہ نے آسمان و زمین پیدا کیے ساتھ تدبیر درست کے تو کہ دلیل ہون اوسکی قدرت پر اور تو کہ بدلا دیا جاوے ہر شخص کو سب اوسکے کہ عمل کیا ہی یعنی گناہ اور طاعت پس نہین برابر ہو سکتا کافر مومن کے ۔ مل

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ
بھلا دیکھو تو جسنے ٹھہرایا اپنا حاکم اپنی چاہ کو اور راہ سے گمراہ کیا اوسکو اللہ نے جانتا بوجھتا اور مہر کی اوسکے کان پر اور دل پر اور ڈالی اوپر

بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝
آنکھ پر اندھیری پھر کون راہ پر لاوے اوسکو اللہ کے سوا ہے کیا تم سوچ نہین کرتے ۔ مو

کیا دیکھا تو نے اوس شخص کو کہ پکڑا ہی معبود اپنا اپنی خواہش کو اور گمراہ کیا اوسکو اللہ نے باوجود جاننے کے اور مہر کی اوپر کان اوسکے کے اور دل اوسکے کے اور پیدا کیا اوسکی آنکھ پر پردہ پس کون ہی کہ راہ دکھاوے اوسکو پیچھے اللہ کے کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم ۔ تفسیر

پکڑا ہی معبود اپنا الخ یعنی نہایت فرمان بردار ہی خواہش نفس کا اتباع کرتا ہی اوسی چیز کی کہ بتاتی ہی خواہش نفس طرف اوسکے پس گویا کہ یہ پوجتا ہی اوسکو جیسا کہ پوجتا ہی آدمی اپنے معبود کو اور باوجود جاننے کے یعنی پہلے اوسکے پیدا کرنے کے اللہ تعالی جانتا تھا کہ یہ اختیار کریگا گمراہی کو اور مہر رکھی اوسکے کان پر پس نہیں قبول کرتا نصیحت اور اوسکے دل پر پس نہیں اعتقاد رکھتا حق بات کا اور اوسکی آنکھ پر پردہ پس نہیں دیکھتا عبرت کی چیزیں پیچھے اللہ کے یعنی ایسے شخص کو کون راہ دکھلاوے پیچھے گمراہ کرنے اللہ کے اوسکو یعنی نہیں راہ پانیکا پس اصل شر متابعت خواہش نفسانی کی ہی اور تمام بھلائیاں اوسکی مخالفت مین ہین پس کیا خوب کہا ہی کسیںنے نظم اِذَا طَلَبَتْكَ النَّفْسُ يَوْمًا بِشَهْوَةٍ + وَكَانَ اِلَيْهَا لِلْخِلَافِ طَرِيْقُ + فَدَعْهَا وَخَالِفْ مَا هَوَيْتَ فَاِنَّمَا + هَوَاكَ عَدُوٌّ وَالْخِلَافُ صَدِيْقُ + یعنی جب کہ بُلاوے تجکو نفس کسی دن طرف خواہش نفس کے اور ہو طرف خواہش کے واسطے خلاف کے راہ پس چھوڑ دے تو اوس خواہش کو اور مخالفت کر اوس چیز کی کہ خواہش کرے تو پس سوا اسکے نہین کہ خواہش تیری دشمن ہی اور خلاف یار ہی + **حل** + یعنی درپے امر ہونیکا ہی اور فرمان برداری اوسکی مانند فرمان برداری معبود کے کرتا ہی کہا قتادہ نے بیچ تفسیر اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ + کے کہ نہین خواہش کرتا کسی چیز کی مگر کہ مرتکب ہوتا ہی اوسکا نہین ڈرتا اللہ عزوجل سے اور بعضون کے نزدیک یہ یعنی ہین کہ اپنے معبود سے تھا رہے نفس اپنے کے پکڑتا ہی جیسے کہ عرب ایک بت یا پتھر کو پوجتے تھے اور جب اچھا بت اوس سے اونکو نظر آتا تو اوسکو معبود ٹھہراتے اور اول کو چھوڑ دیتے اور مراد علی علم سے یہ ہی کہ حد انے گمراہ کیا اوسکو بسبب علم ازلی اپنے کے اور انجام کار اوس شخص کے اور جواب اَفَرَءَيْتَ کا محذوف ہی یعنی جو کہ باین صفت ہو ہدایت کو کیونکر دیکھے اور درپیش پکڑے + **بحث درمنثور** + **تنبیہ** + غور کرو بھائیون اس آیت کریمہ مین کہ خواہش نفسانی کی پیروی کرنے پر کیا کچھ عتاب فرمایا اللہ تعالی نے پس جو لوگ کہ خواہش نفسانی کی پیروی کر کر گناہون مین گرفتار ہوتے ہین و مصداق اس آیت کریمہ کے ہوتے ہین یعنی بعضے بسبب خواہش نفسانی کے میلے تماشون مین جاتے ہین اور بعضے زناکاری اور بعضے قمار بازی اور بعضے شراب خواری کرتے ہین اور بعضے ناچ رنگ مین مشغول ہوتے ہین و غیر ذالک سب مصداق اس آیت کے ہوتے ہین اور یہ خواہش نفسانی بُری ہی بلا ہی ہمارے گناہ اسی سے سرزد ہوتے ہین اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ دریا چار ہین ایک تو ہوی یعنی خواہش نفسانی کہ دریا ہی گناہون کا اور دوسرا نفس کہ دریا ہی شہوات کا اور تیسری موت کہ دریا ہی اعمال کا اور چوتھی قبر کہ دریا ہی ندامتون کا انتہی + اور کسی بزرگ سے منقول ہی کہ نہین پائی جاتی رضا مولی کی مگر بسبب ترک کرنے ہوی کے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى + یعنی اور جو ڈرا پروردگار کے سامنے کھڑے رہنے سے اور باز رکھا نفس کو ہوی سے پس بلاشبہہ جنت اوسکا ٹھکانا ہی اور حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہین فتوح الغیب مین کہ خواہش نفسانی کی پیروی کرنی ایسا شرک ہی کہ اسے بہت لوگ غافل ہین حال انکا اللہ تعالی فرماتا ہی اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ انتہی + اور کلام اللہ اور حدیث شریف مین جابجا اسکی مذمت آئی ہی پس مومن عاقل کو چاہیے کہ خواہش کی پیروی کو چھوڑے اور اوسکو تابع آنحضرت کی شریعت کے کرے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہیں ہوتا یہان تک کہ ہو خواہش نفسانی اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا ہون مین اوسکو یعنی شریعت +

+ منبہات + ومشکوۃ +

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ

اور کہتے ہین اور نہین یہی ہی ہمارا جینا دنیا کا ہم مرتے ہین اور جیتے ہین اور مرتے ہین ہم سوا زمانے سے اور اونکو کچھ خبر نہین

مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝

اسکی نری اٹکلین دوڑاتے ہین + صفا

اور کہا منکرین بعث نے کہ نہین ہی زندگانی مگر ہی زندگانی اس جہان کی ہم مرتے ہین اور جیتے ہین اور ہلاک نہین کرتا ہمکو مگر زمانہ اور نہین ہی انکو ساتھ اس مقدمے کے کچھ علم نہین ہین یہ مگر گمان کرتے ✤ **تفسیر** یعنی زمانہ نام ہی دہر کا وہ کچھ کام کرنے والا نہین مگر کسی اور چیز کو کہتے ہین جو معلوم نہین ہوتی اور دنیا مین تصرف اوسکا چلتا ہی پھر اللہ ہی کو کیون نہ کہین اسی معنی پر حدیث مین آیا کہ دہر اللہ ہی اوسکو برا نہ کہیے ✤ **مو** نہین ہی زندگانی مگر ہماری یعنی کفار وعدہ دیے جاتے تھے حیات دوسری کا بعد مرنے کے پس اوسکا انکار کیا مگر یہی زندگانی اس جہان کی کہ جسمین ہم ہین ہم مرتے ہین اور جیتے ہین یعنی مرتے ہین ہم اور جیتی ہی اولاد ہماری یا مرتا ہی بعضا اور جیتا ہی بعضا یا ہوتے ہین ہم مردہ و رچکے نطفے ہوتے ہین اصلاب مین اور جیتے ہین ہم بعد اسکے یا ہوتے ہین ہمکو دوا مرموت اور حیات یعنی دنیا مین جیتے رہتے ہین پھر مرجاتے ہین اور نہین ہم بعد اوسکے حیات اور معفوص نے کہا کہ یہ کلام اوکا ہی کہ قائل ہین تناسخ کے یعنی مرتا ہی ایک شخص پھر ڈالی جاتی ہی روح اوسکی ایک مردے مین پس زندہ کیا جاتا ہی وہ بسبب اوسکے اور ہلاک نہین کرتا ہمکو مگر زمانہ گمان کرتے تھے وہ کہ گذرنا دنون اور راتون کا بھی مؤثر ہی بیچ ہلاک ہونے نفسون کے اور منکر تھے ملک الموت کے اور قبض کرنے اوسکے کے ارواحون کو ساتھ حکم اللہ کے اور نسبت کرتے تھے ہر حادثے کو کہ پیدا ہوتا ہی طرف دہر یعنی زمانے کے اور دیکھے جاتے ہین اشعار اونکے متضمن زمانے کے ٹھکوسے کے اور اسی سبب سے فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ یعنی برا نکہو زمانے کو اسلیے کہ اللہ ہی زمانہ ہی یعنی اللہ ہی لاتا ہی حادثے نہ زمانہ نہین ہین مگر گمان کرتے یعنی نہین کہتے ہین یہ علم و یقین سے ولیکن کہتے ہین یہ ظن و تخمین سے ✤ **مل** یعنی نہین جانتے ہین کہ خالق سب کا اور پیدا کرنے والا تمام امور کا خدا ہی اور زندہ کرنا اور مارنا اوسکے امر و قدرت سے ہی دہر کو کسی کام مین اختیار نہین ہی آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ شکے ابن آدم یا خیبۃ الدھر یعنی ای خرابی زمانے کی اسلیے کہ مین دہر ہون بھیجتا ہون رات اور دن اور یہ بھی فرمایا کہ نہ برا کہے ایک تمہارا زمانے کو اسلیے کہ اللہ وہی زمانہ ہی اور شکے بعض محدثون کو کرم اسلیے کہ کرم مرد مسلمان ہی نقل کرین یہ دونون حدیثین عالم مین اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ جب عرب پر حادثے زمانے کے واقع ہوتے اور جو کچھ قسم مصائب و مکاروہ سے اونکو پہونچتے اونکو نسبت دہر کی طرف کرکے برا کہتے دہر کو اور چونکہ فاعل سب چیز کا حقیقت مین خدا تعالی ہی اوسی کی طرف برائی عود کرتی اسلیے حق تعالی نے اونکو برا کہنے دہر کے سے منع کیا ✤ **بحر**

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

اور جب سنائیے اونکو ہماری آیتین کھلی اور جھگڑا نہین اونکو مگر یہی کہ کہتے ہین لے آؤ ہمارے باپ دادون کو اگر تم سچے ہو ✤ **مو**

اور جب پڑھی جاتی ہین اونپر آیتین ہماری واضح نہین ہی شبہہ اونکا مگر یہ کہ کہتے ہین لے آؤ ہمارے باپون کو اگر ہو تم راست گو ✤ **تفسیر** آیتین ہماری یعنی وہ آیتین قرآن کی کہ جسمین ذکر بعث یعنی جی اوٹھنے کا ہی بعد مرنے کے لے آؤ یعنی جلا دو اگر ہو تم سچے جیسا دعوی کرتے ہو بعث کے ✤ **مل**

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

تو کہہ اللہ جلاتا ہی تمکو پھر مارے گا تمکو پھر اکٹھا کریگا تمکو قیامت کے دن تک اسمین کچھ شک نہین پر بہت لوگ نہین سمجھتے ✤ **مو**

کہہ خدا زندہ کرتا ہی تمکو پھر مارتا ہی تمکو پھر جمع کریگا تمکو روز قیامت کے کچھ شبہہ نہین اسمین ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے ✤ **تفسیر** زندہ کرتا ہی تمکو یعنی دنیا مین پھر لاتا ہی تمکو وقت پورا ہونے عمرون تمہاری کے پھر جمع کریگا تمکو الی یعنی جلا اوٹھاویگا تمکو روز قیامت کے بیشک اور جو کہ ہو قادر اور قہر کرنے پر باپ دادون تمہارے کے خواہ مخواہ کچھ شبہہ نہین اسمین یعنی جمع کرنے مین ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے قدرت اللہ تعالی کی جلا اوٹھانے پر بسبب سوچنے کے ولیلون پر ✤ **مل**

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ○

اور اللہ کا ہی ہی آسمانون مین اور زمین مین اور جسدن اوٹھے گی قیامت اوسدن خراب ہونگے جھوٹے ✤ **مو**

اور خدا کے لیے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی اور جسروز کہ قائم ہوگی قیامت اوس روز زیان پاوینگے جھوٹے ✦ تفسیر ✦ یعنی کافر یعنی ظاہر ہوگا ٹوٹنا اونکا بایں نہج کہ پھرینگے طرف دوزخ کے ✦ جلالین ✦

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

اور تو دیکھے ہر فرقہ زانو پر بیٹھے ہین ہر فرقہ بلایا جاتا ہی اپنے اپنے دفتر پر آج بدلا پاؤگے جیسا تم کرتے تھے ✦ موضح ✦

اور دیکھیگا تو ہر گروہ کو زانو پر بیٹھے ہوئے یعنی سوال وجواب کے لیے طیار ہوکے ہر گروہ کو بلایا جاویگا طرف نامۂ اعمال اوسکے کہا جاویگا ہم جزا دی جاویگی تمکو بحسب اوس چیز کے کہ کرتے تھے تم ✦ تفسیر ✦ یعنی دنیا مین زانو پر بیٹھے ہوئے اور یہ بیٹھک داخواہ کی ہی آگے حاکم کے پس اسطرح بیٹھین گے بانتظار حکم کے کہا سلمان فارسی نے کہ بلاشبہہ قیامت مین ایک ساعت ہوگی دس برس کی بیٹھینگے لوگ اوسمین زانو یہان تک کہ ابراہیم پکارینگے اپنے رب کو لَآ اَسْـَٔلُكَ اِلَّا نَفْسِيْ یعنی نہین مانگتا مین تجھسے مگر نفس اپنا ✦ مدارک معا ✦

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

یہ ہمارا دفتر بولتا ہی تمہارے کام ٹھیک ہم لکھواتے جاتے تھے جو کچھ تم کرتے تھے ✦ موضح ✦

لکھینگے ہم یہ نامہ ہمارا ہی کہ اظہار حقیقت کرتا ہی تمپر سچ سچ تحقیق ہم لکھتے تھے جو کچھ کہ تم عمل کرتے تھے ✦ تفسیر ✦ يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ کے یہ معنی ہین کہ گواہی دیتا ہی تمپر یہ نامہ تمہارے عملون کی ساتھ حق کے یعنی بغیر زیادتی ونقصان کے اور نَسْتَنْسِخُ کے معنی یہ ہین کہ حکم کرتے تھے ہم فرشتون کو تمہارے اعمال لکھنے کا اور اونکے ثابت کرنے کا تمپر اور بعضون نے کہا کہ استنساخ لوح محفوظ سے ہوتا ہی کہ لکھتے ہین فرشتے ہر سال جو کچھ کہ ہوتے ہین اعمال بنی آدم کے اور ضحاک نے کہا کہ نَسْتَنْسِخُ کے معنی ہین نثبت یعنی ثابت رکھتے ہین ہم اور کہا سدی نے نَكْتُبُ یعنی لکھتے ہین ہم اور حسن نے کہا نَحْفَظُ یعنی یاد رکھتے ہین ہم اور اِلٰى كِتٰبِهَا مین اضافت کی گئی کتاب طرف امت کے اسلیے کہ اعمال اونکے ثابت کیے گئے ہونگے اوسمین اور هٰذَا كِتٰبُنَا مین اضافت کی گئی کتاب طرف اللہ تعالی کے اسلیے کہ وہ مالک ہی اوسکا اور حکم کرنے والا اپنے فرشتون کو کہ لکھین اوسمین اعمال اوسکے بندون کے ✦ مدارک معا ✦ تنبیہ ✦ غور کرو بھائیون ان آیتون وغیرہا کے مضامین مین کہ جب حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا اور اور انبیا اور صلحا کا یہ حال ہو تو ہم عوام کالانعام کس قطار شمار مین ہین ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے مولی کی طرف ہر وقت رجوع رہے اور اوسدن کی فکر رکھے اور ذکر اعمالنامے کا حدیث شریف مین یون آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اعمالنامے تین ہین ایک اعمالنامہ وہ ہی کہ نہین بخشتا اللہ تعالی جو کچھ کہ اوسمین ہو وہ شرک کرنا ہی ساتھ اللہ کے فرماتا ہی اللہ عزوجل اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ یعنی بلاشبہہ اللہ نہین بخشتا ہی یہ کہ شرک کیا جاوے ساتھ اوسکے اور دوسرا اعمالنامہ وہ ہی کہ نہین عفو کرتا اوسکو اللہ وہ ظلم کرنا بندون کا ہم آپسمین یہان تک کہ بدلا لیگا بعض اونکا بعض سے اور تیسرا اعمالنامہ ہی کہ نہین پرواکرتا اللہ ساتھ اوسکے وہ ظلم کرنا بندون کا ہو درمیان اللہ اور درمیان اللہ کے پس یہ سپرد ہی طرف اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہے درگذر کرے اوس سے ✦ مشکوۃ ✦

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ○

سو جو یقین لائے ہین اور بھلے کام کیے سو اونکو داخل کریگا اونکا رب اپنی رحمت مین یہ جو ہی ہی صریح مراد ملنی ✦ موضح ✦

پس اپسمین وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے پس داخل کریگا اونکو پروردگار اونکا اپنی رحمت مین یعنی جنت مین یہی ہی مراد ملنی ظاہر ✦

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○

اور جو منکر ہوئے کیا تمکو سنائی نہ جاتی تھین باتین میری پھر تنے غرور کیا اور ہو رہے تم لوگ گنہگار ✦ موضح ✦

اور ایسے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اونکو کہیں گے ہم کیا نہیں پڑھی جاتیں تمھیں تم پر آیتیں میری پس تکبر کیا تمنے اور تم قوم گنہگار تھے یعنی تکلو + تفسیر کیا نہیں پڑھی جاتیں تمھیں آیتیں یعنی کیا نہیں آئے تھے تمھارے پاس رسول میرے پس نہیں پڑھی جاتیں تمھیں تم پر آیتیں میری پس تکبر کیا تمنے یعنی ایمان لانے سے اونپر + مد

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا

اور جب کہیے کہ وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے اور اوس گھڑی مین دھوکا نہین تم کہتے ہمین نہین سمجھتے کیا ہی وہ گھڑی ہمکو آتا ہی تو

ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ○

ایکخیال سا اور ہمکو یقین نہین ہوتا + مق

اور جب کہا جاتا کہ وعدہ خدا کا سچا ہی اور قیامت کچھ شبہ نہین ہی بیچ اوسکے کہتے تھے تم نہین جانتے ہم کیا چیز ہی قیامت تصور نہین کرتے ہم اوسکو مگر ساتھ احتمال ضعیف کے اور نہین ہم یقین کرنے والے + تفسیر اور جب کہا جاتا یعنی تمکو ای کافرون کہ وعدہ اللہ کا یعنی بعث و جزا کے ہونیکا سچا ہی اور لفظ ساعت کو پیش سے بھی پڑھا ہی اور زبر سے بھی اور اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا کی اصل ہی نَظُنُّ ظَنًّا اور نہین ہم یقین کرنے والے کہ قیامت ہونے والی ہی + مد

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○

اور کھلین اونپر برائیان اون کاموں کی جو کیے تھے اور اوس پر کہ اونپر جس چیز سے ٹھٹھا کرتے تھے + مق

اور ظاہر ہوئین اونکو سزائین اون چیزون کی کہ ساتھ اونکے عمل کیا تھا اور گھیر لیا اونکو اوس چیز نے کہ تھے ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے + تفسیر ظاہر ہوئین اونکو یعنی ان کافرون کے لیے یعنی آخرت مین برائیان اعمال اونکے کی یا سزائین بجرے اعمال اونکے کی کہ دنیا مین کرتے تھے اور حاق بالشی کے معنی ہین اور اوترین اونپر سزائین ٹھٹھا کرنے اونکے کی + مد معا

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○

اور حکم ہوا کہ آج ہم تمکو بھلا دینگے جیسے تمنے بھلا دیا ملنا اپنے اس دن کا اور گھر تمھارا دوزخ ہی اور کوئی نہین تمھارے مدد گار + مق

اور کہا جاویگا آج فراموش کرینگے ہم تمکو جیسا کہ فراموش کیا تمنے اس دن اپنے کی ملاقات کو اور جاگہہ تمھاری دوزخ ہی اور نہین ہی واسطے تمھارے کوئی مدد دینے والا + تفسیر فراموش کرینگے ہم الخ یعنی چھوڑینگے ہم تمکو عذاب مین جیسا کہ چھوڑا تمنے ایمان کو اور عمل کو اس دن کے ملنے کے لیے کہا ابن عباسؓ نے اسکی تفسیر مین کہ جیسا کہ چھوڑا تمنے ذکر میرا اور طاعت میری ایسے ہی چھوڑونگا مین تمکو دوزخ مین + معا

مرمتون تنبیہ سوچنا چاہیے کہ اللہ کے ذکر و طاعت چھوڑنے کا کیا کچھ وبال ہی افسوس ہی کہ بعضے صاحب اللہ تعالیٰ کے احکام کو پس پشت ڈالتے ہین اور اپنی خواہش نفس کی چیزون کو ترجیح دیتے ہین یہ محض اقتضاء غفلت ہی +

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا

یہ تمپر اسواسطے کہ تمنے پکڑا اللہ کی باتون کو ٹھٹھا اور بہکے دنیا کے جینے پر سو آج نہ اونکو نکالنا ہی وہان سے

وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ○

اور نہ اونسے چاہین توبہ + مق

یہ عذاب بسبب اوسکے ہی کہ پکڑا تمنے اللہ کی آیتون کو ٹھٹھا اور فریفتہ کیا تمکو زندگانی دنیا نے پس آج نہ نکالے جاوینگے دوزخ سے اور نہ اونسے رضامندی کرنا طلب کیا جاویگا + تفسیر فریفتہ کیا تمکو الخ یہان تک کہ کہا تمنے نہ مرنے کے بعد جینا ہی اور نہ حساب اور نہ اونسے

رضامند کرنا الٰہی یعنی ساتھ تو یہ اور طاعت کے اسلیے کہ یہ نہیں نفع دیگا اوسدن ✤ جلد ✤

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

سو اللہ کو ہی سب خوبی جو رب ہی آسمانوں کا اور رب ہی زمین کا اور رب سارے جہان کا ✤ مؤ

پس واسطے خدا کے ہی سب تعریف پروردگار آسمانوں کا اور پروردگار زمین کا پروردگار عالموں کا ✤ تفسیر ✤ یعنی پس تعریف کو اللہ کی جو رب ہی تمہارا اور رب ہر چیز کا قسم آسمانوں اور زمین اور عالمین سے اسلیے کہ اسی کو بہت عادت واجب ہی حمد اور ثنا کو ہر ہر پہر یعنی جنکو پرورش کرتا ہی ✤ مل

وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

اور اوسکو بڑائی ہی آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی ہی زبردست حکمت والا ✤ مؤ

اور اوسکے لیے ہی بزرگی آسمانوں میں اور زمین میں اور وہ ہی غالب حکمت والا ✤ تفسیر ✤ اوسکے لیے ہی بزرگی یعنی بڑائی یہاں کی اور اوسکی اسلیے کہ ظاہر ہی کبریا اوعظمت اوسکی آسمانوں میں اور زمین میں غالب ہی اپنے بدلا لینے میں حکمت والا ہی اپنے احکام میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ عزوجل اَلْكِبْرِيَآءُ رِدَآئِي وَالْعَظَمَةُ اِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ یعنی بزرگی ذاتی چادر میری ہی اور بزرگی صفاتی ازار میری ہی یعنی یہ دونوں صفتیں خاص میری ہیں پس جسنے جھینی مجھسے ایک ان دونوں میں سے یعنی متصف ہوا ساتھ ایک صفت کے ان دونوں میں سے داخل کرونگا میں اوسکو دوزخ میں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں بیٹھی کوئی قوم کہ یاد کریں اللہ کو مگر کہ بیٹھتے ہیں ساتھ اونکے بعدد شمار اونکے کے فرشتے پس اگر حمد کی اللہ کی قوم نے حمد کرتے ہیں فرشتے بھی اوسکی اور اگر تسبیح کرتے ہیں قوم اللہ کی تسبیح کرتے ہیں فرشتے بھی اوسکی اور اگر تکبیر کرتے ہیں قوم اللہ کی تکبیر کرتے ہیں فرشتے بھی اوسکی اور اگر بخشش مانگتے ہیں قوم اللہ سے آمین کہتے ہیں فرشتے پھر چڑھتے ہیں فرشتے طرف رب اپنے کے پس پوچھتا ہی اللہ اونسے یعنی حال اونکے جانے کا پس کہتے ہیں وہ ای رب ہمارے بندے تیرے اہل زمین سے یاد کرتے تھے تجکو پس یاد کیا اونسے بھی تجکو فرماتا ہی اللہ کہ کیا کہتے ہیں وہ کہتے ہیں فرشتے ای رب ہمارے حمد کرتے تھے تیری پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ میں اول اوذکا ہوں کہ عبادت کیے جاتے ہیں اور آخر اوذکا ہوں کہ تعریف کیے جاتے ہیں یعنی سب سے پہلے میری ہی بندگی کی ہی مخلوق نے اور تعریف سب چیز کی کوئی کرتا ہی انتہا بھی پر ہوتی ہی عرض کرتے ہیں فرشتے کہ تسبیح بھی کرتے تھے وہ تیری فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مدح تیری نہیں لائق ہی کسیکے لیے سوائے تیرے یعنی تعریف پاکی کے سزاوار میں ہی ہوں اور کوئی لیاقت اوسکی نہیں کہتا عرض کرتے ہیں فرشتے کہ ای رب ہمارے ساتھ بزرگی کے یاد کرتے تھے تجکو فرماتا ہی اللہ تعالی کہ میرے ہی لیے ہی کبریا یعنی بزرگی آسمانوں میں اور زمین میں اور زمین عزیز حکیم ہوں عرض کرتے ہیں فرشتے کہ ای رب ہمارے بخشش مانگتے تھے تجسے فرماتا ہی اللہ تعالی اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ✤ یعنی بلاشبہ میں گواہ کرتا ہوں تمکو کہ بخشا میں نے اونکو اور ابوہریرہؓ نے بطریق مرفوع کے روایت کی آنحضرت سے کہ اللہ کے لیے تین کپڑے ہیں یعنی صفتیں خاص ہیں تہبند باندھا عزت کا اور کرتا پہنا رحمت کا اور چادر اوڑھی کبریا کی پس جسنے عزت حاصل کی ساتھ غیر اوس چیز کے کہ عزت دی اللہ نے پس وہ ایسا شخص ہی کہ کہا جاویگا اوسکو ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ✤ یعنی چکھ عذاب تو تو عزت والا بزرگ تھا یعنی دنیا میں اپنے گمان میں اور جسنے رحم کیا لوگون پر رحم کریگا اوسپر اللہ پس ایسا ہی کہ پہنا کرتا اپنا جو لائق تھا اوسکو اور جسنے تکبر کیا تحقیق بھینی اللہ سے چادر اوسکی کہ لائق تھا اوسکے تھی پس بڑائی کرے اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہی نہیں لائق ہی واسطے اوس شخص کے کہ پہنے چادر مجھسے پس کہ داخل کرون میں اوسکو جہنم میں ✤ مد ✤ درمنثور ✤ تنبیہ ✤ مناسب آیت وَعَزَّ بِالْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اِلَخ ✤ بزرگ نے کہ اللہ رحمت کرے اوپر کہ یا خوب مضمون لکھا ہی کہ یہ ایک بڑا نصیحت نامہ ہی اونکے حق میں جو آخرت سے غافل ہو رہے ہیں ... دنیا کی طلب اور خواہش میں لگ رہے ہیں اونکے دلونکو دنیا کی محبت نے گھیر رکھا ہی آخرت کو بالکل بھول گئے ہیں اور یہاں کی لذیذ چیزون پر

پھول رہے ہین سو ان باتون کا اثر اونکے کاسون مین خوب پایا جاتا ہی اور اونکے کاروبار سے بخوبی معلوم ہوتا ہی کہ شرعی حکمون کو دنیا کے فائدے کے لیے
چھوڑ دیتے ہین اور جب رضامندی اوس خالق کی ایک طرف اور دنیا کا نفع دوسری طرف اونکے آگے آتا ہی تو دنیا کے نفع کو خلق کی رضامندی
غالب کرتے ہین اور جو لوگ اس دنیاے ناپائدار کی محبت مین پھنسے نہین وہ خارج ہین اس بحث سے اور یہ کلام اونکی جانب مائل نہین اب جاتو
سب آدمی اپنی عقل کی رو سے سمجھتے ہین کہ دنیا ایک گھر ہی بے ثبات و بے بنیاد نہ لائق آرام کے اور نہ قابل اعتماد کے اللہ تعالی فرماتا ہی سورۂ
نساء مین قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۔ یعنی کہدے اے پیغمبر دنیا کی خواہش مین سرگردان ہونے والون کو کہ بہرہ مندی دنیا کی آخرت کے
مقابلے مین بہت تھوڑی ہی پھر فرمایا حق سبحانہ تعالی نے سورۂ یونس مین إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ
فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتّٰى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا
وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قٰدِرُونَ عَلَيْهَا أَتٰهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيدًا كَأَنْ
لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيٰتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ یعنی کہاوت دنیا کی زندگی کی جلد تمام ہو جانے مین
اور جھٹ پٹ اسیر فقیر ہو جانے مین مثل پانی کے ہی کہ برسایا ہمنے اوسے آسمان سے پھر ملکر نکلا اوس پانی سے سبزہ زمین کا جس سے آدمی اور
چارپائے کھاتے ہین یہان تک کہ جب زمین نے پکڑی رونق اور سنگار پر آئی اور گمان کیا زمین والون نے کہ اب ہم اوسپر قادر ہین جو چاہین سو کرین
پونہچا اوسپر ہمارا عذاب خراب کرنے کے واسطے رات کو یا دن کو پھر کر ڈالا اوسکو کٹے ہوئے کھیت کے مانند گویا کہ مین نام و نشان آبادی کا نتھا
کل اسی طرح بیان کرتے ہین ہم مثالون سے دلیلین اپنی قدرت کی اون لوگون کے لیے جو سوچتے ہین اونمین اور نفع لوٹھاتے ہین ہر ایک آدمی ہی
جگہ مثال مزدور کی ہی کہ کسیکے گھر آتا ہی اور آسایش بھی اونکی مانند آسایش مسافرون کے کہ گھاس دیتے ہوئے گدی پر ایک ذرہ بیٹھکر دم لیتا ہی
پھر محنت مین لگجاتا ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا لِي وَلِلدُّنْيَا مَا أَنَا وَالدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ
شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا ۔ یعنی کیا ہی میرا حال اور دنیا کا مین اور دنیا مانند ایک سوار کے ہین کہ چھاؤن مین ٹھہرا سوار درخت کی
پھر چل کھڑا ہوا اور اوسے چھوڑ گیا سچ جانو تم یہ کہ ان آدمی کے کمال حاصل کرنے کا ہی دکھانے اور سونپنے کا اور یہ جگہ محنت اور کمائی کی ہی
نہ کھیلنے کودنے بیٹھ رہنے کی یہان کی عمارت کو اعتبار ہی نہ آمارت کو یہ سلطنت کو پائداری ہی نہ دن رات کو چنانچہ اسی جہان کی بادشاہت
نے فرعون اور شداد کو غضب الہی مین ڈالا دنیا اور آخرت مین ذلیل و رسوا بنایا لعنت کا طوق لوگون کی طرف سے اونکی گردنون مین پہنایا
اور اسی دنیا کی دولت نے قارون علیہ اللعن کو زمین مین دھسایا اور ہزارون کو یونہین نیست و نابود کیا ہلاکت کو پونہچایا فرمایا اللہ تعالی نے
سورۂ مرسلات مین أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ۝ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝ یعنی کیا ہلاک
نہین کیا ہمنے اگلون کو جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود کو پھر اونکے پیچھے پونہچاوینگے ہم پچھلون کو جو اونکا طریق رکھتے ہین اور ایسا ہی سلوک کرتے ہین
ہم سب گنہگارون سے یا دنیا اس دنیا کا نام و نشان طلب کرنا محض دھوکا ہی بے منفعت فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ کہف مین قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ
بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمٰلًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا
یعنی کہدے اے محمد کیا نہ بتاؤن مین تمکو کنکے عمل اکارت گئے جنکی سعی کچھ کام نہ آئی مگر گئی دنیا کی زندگی مین اور وہ جانتے ہین کہ ہم اچھے کام کرتے ہین
جیسے قوم یہود اور نصاری اور گنیش اور برہمن کہ اکثر اپنی عبادتگاہ مین نماز و روزہ کرتے ہین اور اونکے تمام عمل بے ایمانی کے سبب باطل ہو ہین
اور اونکے ثواب سے وہ باز رہتے ہین اور علما نے کہا ہی کہ مراد ایسے گروہ سے اس امت مین وہ لوگ ہین کہ جنھون نے عقائد اپنے ٹھیک نہین کیے کفر اور
بدعت مین لگے پڑے رہے جیسے خوارج اور روافض یا وہ لوگ جو وظیفہ طول طویل پڑھتے ہین اور نماز و روزے مین خوب شغول ہین مگر نیت مین
اونکی دنیا کی عزت و دولت کی آرزو ہی دکھلانے کو سب کچھ نیک کرتے ہین پر بسبب بے اعتقادی کے اور مرد ہونے کے اونکے عمل کچھ حساب مین نہ آئے

بالکل برباد ہوگئے سو جو کوئی دنیا سے نزدیکی ڈھونڈتا ہی مقرر وہ اللہ تعالی کی رحمت سے دور پڑتا ہی اور جسنے اوسکی دوستی کا بیج اپنے دل میں بویا تمام عمر کی کمائی کو ساتھ حسرت اور ندامت کے کھویا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ وَمَلْعُوْنٌ مَّا فِیْھَا اِلَّا ذِکْرَ اللّٰہِ وَمَا وَالَاہُ یعنی دنیا راندی گئی ہی اللہ کے دربار سے اور راندی گئی ہی جو چیز اوسمیں ہی مگر اللہ کا ذکر اور جو اوس سے علاقہ رکھتا ہی ✤ تنبیہ الغافلین سید احمد صاحب رحمہ اللہ ✤

سورۃ الاحقاف مکیۃ وھی خمس وثلثون اٰیۃ واربعۃ رکوعات

اس سورت کا نام سورۂ احقاف ہی احقاف نام ہی ایک ریگستان کا ولایت یمن مین کہ حضرت ہود علیہ السلام کی امت وہان رہتی تھی چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا چونکہ ذکر اوسکا اسمین ہی اور ہی وہ قصہ عجیبہ اسلیے یہ نام اسکا ٹھہرا اور یہ سورت مکی ہی سوائے آیت قُلْ اَرَاَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ آخر آیت تک کے اور آیت فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ آخر آیت تک کے اور آیت وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ سے تین آیتون تک کے کہ یہ مدنی ہین اور آیتین اسمین پینتیس ۳۵ ہین اور کلمے چھ سو چوالیس ۶۴۴ اور حروف دو ہزار چھ سو اور رکوع چار ۴ اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ جاثیہ کے اسی لیے بعد اوسکے لکھی گئی اور سوائے اسکے اور مضامین بھی آپسمین مناسب ایک دوسرے کے ہین ✤

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ ۱ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ ۳ الْحَکِیْمِ ۲

اوتارا کتاب کا ہی اللہ سے جو زبردست ہی حکمت والا ✤ ع

بھیجنا کتاب کا یعنی قرآن کا جانب خدا غالب حکمت کے ہے ✤

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ۳ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَمَّآ

نہین بنائے ہمنے آسمان اور زمین اور جو اونکے بیچ ہی سو ایک کام پر اور ایک ٹھہرے وعدے پر اور جو منکر ہین

اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۳

ڈر سنایا نہین دھیان کرتے ✤ ع

نہین پیدا کیے ہمنے آسمان اور زمین اور جو کچھ درمیان دونون کے ہی مگر ساتھ تدبیر درست کے اور ساتھ ایک وقت مقرر کے اور جو کافر ہوئے اون چیزسے کہ ڈرایا گیا اونکو منہ پھیرنے والے ہین ✤ تفسیر ✤ ساتھ تدبیر درست کے تو کہ دلالت کرے اوپر قدرت اور وحدانیت ہماری کے ساتھ ایک وقت مقرر کے یعنی سوز قیامت کے اور وہ ایسا وقت ہی کہ نہ پہچین گے اوسن تک آسمان و زمین یعنی جب تک باقی ہونگے پھر فنا ہو جائینگے بیشک اشارہ ہی طرف فنا ہونے اونکے کے اوس چیز سے کہ ڈرایا گیا اونکو کہ وہ ہول اوسدن کا ہی کہ بالضرور ہر مخلوق کو پہونچنا ہی طرف اوسکے یا مراد بعث و حساب ہی کہ ڈرایا گیا ساتھ اوسکے قرآن مین نہ پھیرنے والے ہین یعنی نہین ایمان لاتے اوسپر اور نہ اہتمام کرتے ہین اوسکے لیے سامان طیار کرنے کا ✤ مل ✤ معا ✤

قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَھُمْ شِرْکٌ فِی

تو کہہ بھلا دیکھو تو جنکو پکارتے ہو اللہ کے سوائے دکھاؤ تو مجکو اونھون نے کیا بنایا زمین مین یا کچھ اونکا ساجھا ہی

السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ ھٰذَآ اَوْ اَثٰرَۃٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۴

آسمانون مین یا تیرے پاس کوئی کتاب اسسے پہلے کی یا چلا آتا کوئی علم اگر ہوتم سچے ✤ ع

کہہ کیا دیکھا تمنے اوس چیز کو کہ پوجتے ہو تم سوائے خدا کے دکھا دو مجھکو کیا پیدا کیا ہی زمین نے یا واسطے اونکے کچھ ساجھا ہی آسمانون مین لے آو میرے
پاس کوئی کتاب کہ آئی ہو پہلے اس سے یا بقیہ علم سے اگر ہو تم سچے ✦ تفسیر ✦ اَرَءَيْتُمْ کے معنی ہین خبر دو مجھکو اور سوائے اسکے امر بمعنی
اور اَرُوْنِيْ کے معنی بھی خبر دو مجھکو ہین یہ تاکید ہی اَرَءَيْتُمْ کی کیا پیدا کیا ہی الخ یعنی کون سی چیز پیدا کی ہی اونھون نے اون چیزون مین سے
کہ زمین مین ہین اگر ہین وہ معبود یا واسطے اونکے ساجھا ہی الخ یعنی یا ساجھا ہی اونکو ساتھ اللہ کے آسمانون کے پیدا کرنے مین پہلے اس سے یعنی
پہلے اس کتاب سے کہ وہ قرآن ہی یعنی یہ کتاب ناطق ہی ساتھ توحید کے اور باطل کرنے شرک کے اور نہین اوتاری گئی کوئی کتاب اللہ کی اس سے
پہلے مگر وہ ناطق ہی ساتھ مثل اسکے کے پس لے آو بھلا ایک تو کتاب اوتری ہوئی پہلے اس سے کہ گواہی دیتی ہو ساتھ صحت اوس چیز کے کہ تم اوسپر ہو
یعنی پوجنا غیر اللہ کا بالجملہ کہ باقی رہا ہی تمہارے علوم اولین سے اگر ہو تم سچے یعنی اس بات مین کہ اللہ نے تمکو یہ چیزین پوجنے کا ✦ مل ✦

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝

اور اوس سے بہکا کون جو پکارے اللہ کے سوائے ایسے کو کہ نہ پہنچے اوسکی پکار کو ان قیامت تک اور اونکو خبر نہین اونکے پکارنے کی ✦ مو ✦

اور کون ہی گمراہ زیادہ اوس شخص سے کہ پکارتا ہی سوائے خدا کے اوس چیز کو کہ قبول نکرے پکارنا اوسکا روز قیامت تک اور یہ معبود باطل اونکے
پکارنے سے غافل ہین یعنی ہمیشہ کو ✦ ہ ✦

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝

اور جب لوگ جمع ہونگے ہونگے اونکے دشمن اور ہونگے اونکے پوجنے سے منکر ✦ مو ✦

اور جب جمع کیے جاوینگے لوگ ہونگے یہ معبود اونکے دشمن اور ہونگے یعنی معبودا ونکی عبادت کے انکار کرنے والے ✦ تفسیر ✦ یعنی کہینگے
معبود اونکے کہ نہین ملایا ہمنے اونکو اپنی عبادت کی طرف اور معنی استفہام کے ہین مَنْ اَضَلُّ کے انکار کے ہین یعنی ان بت پرستون سے زیادہ کون
گمراہ ہوگا کہ چھوڑ دیا ہی اونھون نے ایسے خدا تعالی کو کہ وہ شاہنشاہ ہی سنتا ہی اور قبول کرتا ہی دعا اور قادر ہی ہر چیز پر اور پکارتے ہین اوسکے
غیرون کو کہ جو جماد ہین قبول کرتے ہین پکار کو اور نہ قدرت رکھتے ہین کسیکے جواب دینے پر جب تک کہ دنیا قائم ہی اور یہان تک کہ قائم ہو
قیامت اور جب قائم ہوگی قیامت اور جمع کیے جاوینگے لوگ تو ہونگے معبود اونکے دشمن اونکے اور ہونگے مخالف اونکے اور انکی عبادت کا
انکار کرنے غرضکہ وہ ہر صورت باعث انکی مضرت و خرابی کے ہین دارین مین ✦ مل ✦ ✦ تنبیہ ✦ آیت وَمَنْ اَضَلُّ الخ سے یہ سمجھا گیا
کہ پکارنا بزرگون کو وقت پیش آنے حاجتون وغیرہ کے ہر جگہ اور ہر مکان سے بہت برا ہی بلکہ شرک بعضے کم فہم یہان پر دو طرح مغالطے مین پڑے
ہین اور اورون کو بھی مغالطہ دیتے ہین ایک تو یہ کہ یہ آیت اور مانند اسکے کے بتون کے پکارنے والون کے حق مین اوتری ہین نہ بزرگون کے
پکارنے والون کے حق مین اور دوسرے یہ کہ بعض مفسرین نے یہان يَدْعُوْا کو ساتھ يَعْبُدُ کے تفسیر کیا ہی یعنی پکارنے اور ندا کرنے کے
جواب شبہۂ اول کا یہ ہی کہ قاعدہ اصول کا ہی اَلْعِبْرَةُ لِعُمُوْمِ اللَّفْظِ لَا لِخُصُوْصِ السَّبَبِ یعنی اعتبار عموم لفظ کا
ہی نہ خصوص سبب کا پس بموجب اس قاعدے کے جیسا پکارنا بتون کا برا ہی ایسا ہی بزرگون کا اور درصورتیکہ لفظ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
صریح اس آیت مین اور اور آیتون مین کہ آگے آتی ہین واقع ہو کیا مجال دم زدن ہی اور جواب دوسرے شبہے کا یہ ہی کہ اصلی معنی دعا کے پکارنے
اور مانگنے ہی کے ہین اور مجازی عبادت کے چنانچہ امام راغب نے مفردات قرآن مین لکھا ہی اَلدُّعَاءُ وَالنِّدَاءُ وَاحِدٌ الخ یعنی دعا اور ندا ایک ہی
ہین ابو عبد الحکیم نے حاشیہ بیضاوی مین لکھا ہی اَلدُّعَاءُ وَالنِّدَاءُ اَمْرٌ عَنْ مَعْنًى وَاحِدٍ وَقِيْلَ الدُّعَاءُ لِلْقَرِيْبِ وَالنِّدَاءُ لِلْبَعِيْدِ
انتہی یعنی دعا اور ندا معنی واحد کے ہی اور بعضون نے کہا کہ دعا قریب کے لیے ہی اور ندا بعید کے لیے اور امام راغب مذکور نے اوسی جگہ مفردات
قرآن مین دعا بمعنی سوال اور استغاثہ کے لیا ہی اور کتنی آیتین قرآن مجید کی اپنے مدعا پر سند لائے ہین پس کہا دَعْوَتُهٗٓ اِذَا سَاَلَتْهُ وَاسْتَغَاثَتْهُ

یعنی عرب میں بولتے ہیں دعوتہ جب کہ سوال کرے تو اوس سے اور استغاثہ کرے تو اوس سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ادع لنا ربک ای سلہ یعنی دعا کر ہمارے لیے اپنے رب سے یعنی سوال کر اوس سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان اتکم عذاب اللہ او اتتکم الساعۃ اغیر اللہ تدعون ان کنتم صدقین ○ بل ایاہ تدعون + یعنی اگر آوے تمکو عذاب اللہ کا یا آوے تمھارے پاس قیامت کیا غیر اللہ سے سوال کروگے یعنی اماں اوس سے اگر ہو تم سچے نہ بلکہ اوسی سے سوال کروگے آگاہ کیا ہمکو کہ تمکو جب پہونچتی ہی شدت تو نہیں التجا کرتے تم مگر طرف اوسکی اور اور رب نے فرمایا وادعوہ خوفا وطمعا یعنی مانگو اوس سے ازراہ خوف وطمع کے اور اور جا نے فرمایا وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صدقین ○ یعنی اور پکارو اپنے شہدا کو سوا اللہ کے اگر ہو تم سچے اور فرمایا واذا مس الانسان ضر دعا ربہ منیبا الیہ یعنی اور جب پہونچتا ہی انسان کو ضرر دعا کرتا ہی اپنے رب سے رجوع کر کر طرف اوسکے اور فرمایا واذا مس الانسان الضر دعانا لجنبہ یعنی اور جب پہونچتا ہی انسان کو ضرر دعا کرتا ہی ہمسے اپنے پہلو پر پڑا ہوا اور فرمایا ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک + یعنی اور نہ پکار سوا اللہ کے اوس چیز کو کہ نہ نفع پونہچاوے تجکو اور نہ ضرر اور فرمایا لا تدعوا الیوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا کثیرا + یعنی نہ پکارو آج کے دن ایک حسرت اور پکارو بہت سی حسرتیں اور یہ جو آتا ہی دعا علی الشیء یا الی الشیء اوسکے معنی یہ ہوتے ہیں کہ رغبت دلائی اوسکے قصد کرنے پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ یعنی اے رب میرے قید خانہ بہت پیارا ہی میرے نزدیک اوس چیز سے کہ رغبت دلاتی ہیں عورتیں مجکو اوسکے قصد کرنے پر اور فرمایا واللہ یدعوا الی دار السلم یعنی اور اللہ رغبت دلاتا ہی طرف قصد کرنے اعمال دار السلام یعنی جنت کے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مقولہ حزبیل مومن آل فرعون کا کہ کہا اوسنوں نے یقوم مالی ادعوکم الی النجوۃ وتدعوننی الی النار یعنی کیا ہی مجکو کہ رغبت دلاتا ہوں تمکو طرف قصد کرنے نجات کے کاموں کے اور رغبت دلاتے ہو تم مجکو طرف قصد کرنے اعمال دوزخ کے تمام ہوا قول امام راغب کا + اور تفسیر نیشاپوری میں تحت آیت کریمہ اجیب دعوۃ الداع الخ کے لکھا ہی کہ جاننا چاہیے کہ دعا مصدر دعوت ادعو کا ہی اور کبھی ہوتا ہی اسم کہ کہتا ہی تو سمعت دعاءک جیسے کہتا ہی تو سمعت صوتا اور حقیقت دعا کی ہی استدعا کرنی بندے کی اپنے رب جل جلالہ سے عنایت اور مدد کو کہا جمہور عقلا نے کہ دعا عظیم مقامات عبودیت سے ہی اور وہ شعار صالحین سے ہی اور آداب انبیا اور رسولوں کے سے انتہی اور تفسیر جلالین میں لکھا ہی وما ادعوا الکفرین عبادتہم الاصنام او حقیقۃ الدعاء الا فی ضلل + یعنی نہیں ہی دعا کافروں کی یعنی پوجنا اوکا بتوں کو یا حقیقت دعا کی یعنی پکارنا کافروں کا مگر بیچ گمراہی کے اور مانند ان مضامین کے تفسیر کبیر اور مدارک اور بیضاوی وغیرہ میں بھی ہیں غرض اس سے ثابت ہوا کہ حقیقی معنی دعا کے ندا اور استدعا کے ہیں اور معنی عبادت کے لازم اور مجازی ہیں اور قاعدہ اصولی فقہ کا ہی کہ لا یصار الی المجاز الا عند تعذر الحقیقۃ یعنی نہیں پھیرا جاتا ہی کلام طرف مجاز کے مگر وقت نہ بننے حقیقت کے اور جہاں معنی حقیقی بنتے ہوں تو کیا ضرورت ہی کہ رجوع کریں ہم طرف معنی مجازی کے اور بعضے مفسرین نے جو یدعو کو بیعبد کر تفسیر کیا ہی تو اوسکی وجہ یہ ہی کہ ندا اور دعا سے وقت حاجات کے کرنی اور دعا مانگنی بھی عبادت ہی اسیواسطے حدیث شریف میں آیا ہی الدعاء ھو العبادۃ یعنی دعا مانگنی بڑا جز عبادت کا ہی اور اس شبہہ کو مفسرین متاخرین نے بخوبی دفع کر دیا ہی ساتھ ترجمہ کرنے الفاظ مذکورہ کے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور حضرت مولانا عبدالعزیز اور مولانا عبدالقادر اور مولانا رفیع الدین علیہم الرحمۃ نے ترجمہ یدعو اور مانند اوسکے کا سنوانا اور پکارنا ہی وغیر ذلک کیا ہی بنظر قاعدہ مذکورہ اصول فقہ کے اور اسی لیے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ نے بیچ ترجمہ ارشاد الطالبین کے لکھا ہی کہ جو لوگ کہتے ہیں یا شیخ عبدالقادر رحیلی فی شیء للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی یہ کہنا جائز نہیں ہی اور اگر کہے یا آئی بحرمت

ف ان یقول یا مغیثی یا حرزی ونحو ذلک من الفاظ ان یرید بہ الامام راغب

خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی کے مضایقہ نہیں یہ کہتا ہی حق تعالی فرماتا ہی وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ یعنی جنسے کہ تم دعا چاہتے ہو سوائے احمد کے وہ بھی تمھارے مانند بندے ہین انکو کیا قدرت ہی کہ حاجت کسیکی بر لاوین اگر کوئی کہے کہ یہ ہیچ حق کفار کے ہی کہ بتون کو یاد کرتے تھے تو کہا جاوے گا کہ لفظ عام ہی اور عموم لفظ معتبر ہی نہ خصوص محل اور جو کچھ حدیث مین آیا ہی کہ ذِكْرُ الْاَنْبِيَاءِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَذِكْرُ الصَّالِحِيْنَ كَفَّارَةٌ وَذِكْرُ الْمَوْتِ صَدَقَةٌ وَذِكْرُ الْقَبْرِ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ صَاحِبُ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ عَنْ مُعَاذٍ وَذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ رَوَاهُ صَاحِبُ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ عَنْ عَائِشَةَ بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ یعنی ذکر کرنا انبیا کا عبادت سے ہی اور ذکر کرنا صالحین کا کفارہ ہی اور ذکر کرنا موت کا صدقہ اور ذکر کرنا قبر کا قریب کرتا ہی تمکو جنت سے نقل کی ہی صاحب مسند فردوس نے ساتھ سند ضعیف کے معاذ سے اور ذکر کرنا حضرت علی کا عبادت ہی نقل کی ہی صاحب مسند فردوس نے عائشہ سے ساتھ سند ضعیف کے مراد اس ذکر سے ذکر کرنا بلندی مرتبہ اور شان کا ہی اور ذکر کرنا احوال اور اخلاق اور سیرت اونکی کا ہی تو پیروی کرین لوگ اونکی اور مخالفت امتناع اونکی سے پرہیز کرین مگر یہ کہ ذکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ذکر احمد کے تعالی کے اذان مین اور تکبیر مین اور تشہد مین اور مانند اونکی کے مین عبادت ہی بموجب قول اللہ تعالی کے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۔ پس اگر لا الٰہ الا اللہ کہے اور ملاوے اوسکے ساتھ صلی اللہ یا ابوبکر ولی اللہ تعزیر دیا جاوے اور ذکر محمد رسول اللہ کا بھی اوس طرح پر کہ شرع مین وارد نہین ہوا ہی جیسے کہ کوئی بطور وظیفے کے یا محمد یا محمد یا محمد کہتا ہو جائز نہین ہوگا تمام ہوا کلام مقدسی شنا اللہ کا جون کا تون ہی اور مطابق اس مضمون کے مولانا اسحق صاحب علیہ الرحمہ نے مائۃ المسائل مین لکھا ہی کہ ہیچ ندا کرنے غائب کے درمیان نبی اور غیر نبی کے فرق ہی اگر نبی کو ندا کریگا واسطے پونہچانے ثواب درود وسلام کے ظاہر اجائز ہوگا دوسرے ایک تو یہ کہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہی کہ ملائکہ حق تعالی کی طرف سے مقرر ہین جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ یا سلام بھیجتا ہی تو ملائکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پونہچاتے ہین دوسرے یہ کہ اَلتَّحِيَّاتُ مین خطاب واسطے پونہچانے سلام کے وارد ہوا ہی پس بنابراوسکے اگر کوئی یا رسول اللہ کہے واسطے پونہچانے درود وسلام کے جائز ہی اور ہیچ حق اور شخصوص کی سوائے نبی کے اس طرح وارد نہین ہوا ہی پس ندا ہیچ حق غیر نبی کے ممنوع ہوگی بدلیل عموم آیات قرآنی کے کہ بیان کیا وینگی اور اگر غیر خدا کو ساتھ اس اعتقاد کے ندا کرتا ہی کہ بسبوقت مین نداکرتا ہون وہ سن لیتا ہی یا قدرت مستقل ہیچ حاجت بر لانے کے رکھتا ہی یا عالم مین متصرف ہی بالشرکت تدبیر کی ہیچ کار خانجات الہی کے رکھتا ہی تو اس صورت مین شریک کرتا ہی ساتھ خدا کے واسطے دفع کرنے اس امر کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے کسیکو ہیچ علم غیب کے طور قدرت مطلقہ کے اور تصرف کرنے کے ہیچ امور عالم کے شریک ساتھ خدا کے تعالی کے نکرنا چاہیے پس اس طرح ندا کرنا غیر خدا کو موجب کفر و شرک کا ہی چنانچہ آیتین قرآن کی اور حدیثین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روایتین فقہ کی اسپر دلالت کرتی ہین فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ○ یعنی نہین جانتے ہین ملک کہ آسمان و زمین مین غیب کو سوا اللہ کے اور نہین جانتے وہ کہ کب اوٹھائے جاوینگے اور یہ بھی فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَاۗىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ○ یعنی کون ہی بہکا ہوا تر اوسسے جو پکارتا ہی سوا اللہ کے اوسکو جو نہ قبول کرے اوسکی پکار کو قیامت تک اور وہ اونکی پکار سے بیخبر ہین اور فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ اسکا ترجمہ بھی لکھا جا چکا ہی لفظ وَلَا يَضُرُّكَ اور اوسکے بعد کا یہ ہی پس اگر کیا تو نے یہ پس بلاشبہ تو اوسوقت ظالمون مین سے ہوگا اور فرمایا اللہ تعالی نے قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ○ یعنی کہدے اے محمد مشرکون سے کہ پکارو اون لوگون کو کہ گمان کرتے ہو تم معبود سوا اللہ کے نہین مالک ذرہ

۵۱ ہیچ ذرہ ہیچ کار و پیشہ نہ ہونگے ان کے ساتھ کسی چیز مین نہ ان کا کسی چیز مین حصہ اور معاون کی وجہ سے ذکر کرنا

۵۲ ہیچ وقوع ہیچ ہونا ہیچ شے کا

برابر دے کسی آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہیں ہم اونکے لیے اونمیں کچھ بھی شرکت اور نہیں ہو واسطے اونکے کوئی مددگار اور اور آیتیں بہت ہیں اور ایسی ہی چند آیتیں پس ایک تو اونمیں سے یہ ہے قَالَتْ اُخْتُهُمْ مَصْرَعٌ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَيْرٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ یعنی کہا ایک نے عورتوں میں سے اور ہم میں نبی ہے کہ جانتا ہے جو کل ہوگا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے یہ کہنا اور کہہ جو کہتی تھی تو اور یہ بھی حدیث شریف میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ کہا اونھوں نے جو کوئی خبر دے مجکو کہ محمد جانتے ہیں پانچ چیزیں ہیں جو فرمائیں ہیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الخ پس تحقیق بڑا بہتان بنایا یہ روایت سلم میں ہے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ فَاللّٰهُ لَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ یعنی قسم خدا کی نہیں جانتا میں قسم خدا کی نہیں جانتا میں جا الا کہ میں رسول خدا کا ہوں کیا جانوں کیا میرے اور ساتھ تمہارے یہ حدیث مشکوٰۃ میں ہے اور اور حدیثیں بہت ہیں یہ بطریق نمونے کے ذکر کی گئیں ہیں پس روایتیں فقہ کی پس ایک تو یہ ہے ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ الْاَشْيَاءَ لَمْ يَعْلَمُوا الْمُغَيَّبَاتِ مِنَ الْاَشْيَاءِ اِلَّا مَا اَعْلَمَهُمُ اللّٰهُ اَحْيَانًا الزینی پھر جان تو کہ انبیا نہیں جانتے ہیں غیب کی چیزیں مگر جو کچھ کہ معلوم کروادیا اونکو اللہ نے کبھی کبھی کر کیا ہے حنفیہ نے مرتد اگر کافر ہوتا ہے اس اعتقاد سے کہ نبی جانتے ہیں غیب کو بسبب معارضہ قول اللہ تعالیٰ کے قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ اسکا ابھی اوپر لکھا جا چکا ہے یہ مضمون شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کی ہیں ہے اور کہا بزازیہ وغیرہ فتاووں میں کہ مَنْ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمَشَائِخِ حَاضِرَةٌ تَعْلَمُ يَكْفُرُ یعنی جو کوئی کہے کہ ارواح مشائخ کی حاضر ہیں جانتی ہیں یعنی جو کچھ ہوتا ہے کافر ہوتا ہے اسی طرح کہا شیخ فخر الدین ابن شیخ عثمان صاحب بیٹے مسلمان حنفی کے اپنے رسالے امین اور بحر الرائق میں ہے وَمَنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ فِي الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰهِ وَاعْتَقَدَ ذٰلِكَ كَفَرَ اور جسنے گمان کیا کہ مردہ تصرف کرتا ہے امور میں سوا اللہ کے اور اعتقاد کیا یہ کافر ہوا تمام ہوا کلام مولانا رحمۃ اللہ کا اب منصف کو چاہیے کہ غور کرے اگلوں کے کلام میں اور مولانا صاحب کی تحقیق میں کہ حاصل مطلب سب کا ایک ہے کوئی از راہ بغض جو سمجھ کے آپ کی تحقیق میں جرح قدح کرے تو بڑا کیا کرے اِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ اور غرض اس عاجز کی اس تقریر طول وطویل کے لانے سے یہ ہے کہ تو مسلمان بھائی اسکو دیکھکر مستعد ہوں اور جانیں کہ جو یا علی یا پیر یا مدار یا ساتار یا بھیک وغیرہ ذلک پکارتے ہیں سراسر گمراہی و غلطی میں پڑے ہیں اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

اور جب سنائیے اونکو ہماری آیتیں کھلی کہتے ہیں منکر سچی بات کو جب اون کے پاس پہنچی یہ جادو ہے صریح ۳۰

اور جب پڑھی جاتی ہیں اہل مکہ پر آیتیں ہماری ظاہر یعنی قرآن کہتے ہیں یہ کافر یعنی اہل مکہ میں سے بات درست کو جب آپہنچی اونکے پاس یہ صریح جادو ہے تفسیر بیّنٰت جمع ہے بینۃ کی ہے بمعنی حجت اور شاہد کے اور مراد ان آیتوں سے ہیں اور الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سے وہ کہ چیز روکی جاتی ہیں آیتیں جب ایکا اونکے پاس پہنچتے ہی انکار کرنے لگے بلا کامل غور و تدبر و تفکر کے سحر کہا ہے یعنی ظاہر ہے امر اونکا بطلان میں نہیں شبہہ ہے اور سحر

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

کہتے ہیں یہ بنالیا تو کہہ اگر میں بنالایا ہوں تو تم میرا بھلا نہیں کر سکتے اللہ کے سامنے کچھ اوسکو خوب خبر ہے جن باتوں میں لگے ہو وہ بس ہے خوب بنانے والا میرے اور تمہارے بیچ اور وہی ہے گناہ بخشنے والا مہربان ۳۰

بلکہ کہتے ہیں باندھ لیا ہے اسکو پیغمبر نے کہہ اگر باندھ لیا ہے میں نے اسکو پس نہیں تم مالک واسطے میرے اللہ سے کسی چیز کے خدا خوب جانتا ہے تم جس

کفر کو قرآن مین سے اور خدا انہارحق کرنے والا اور مہربان ہے کو ایمان لانے کے اور وہ بخشنے والا مہربان تفسیر + یا ذھلیا ہے یعنی اپنی طرف سے بنالیا ہے اور نسبت کیا ہے اور سکو اللہ کی طرف جھوٹ سے مصادر ضمیر افترٰہ کی حق کی طرف پھرتی ہے اور مراد حق سے آیتین ہین اگر یہ جادو ہے یعنی اگر یہ قرآن ایسا ہی ہے جیسا اسکا ہونا ہے بالفرض والتقدیر تو اللہ جلدی بھیجیگا مجھپر عذاب انکر کرنیکا اور سپر پھر باز نہین رکھ سکتے کے تمادو کو سیر کو پر عذاب جلدی کرنے سے اور نہین طاقت رکھتے کے تم دفع کرنے کی اوسکے عذاب سے کچھ پس کیونکر انکار کرون مین اوسپر اور مستحق ہون اوسکے عذاب کا اور شہید کے معنی پہلے گذرے ہین کہ وہ گواہ ہے سچے پیمبر اور رسالت کے پونہچانے پر اور گواہ ہے تمھارے انکار پر اور یہ جو فرمایا کہ وہ خوب جانتا ہے اور گواہ ہے مراد اس سے وعید ہے کہ وہ تمکو تمھارے کفر پر سزا دیگا اور یہ جو فرمایا کہ وہ بخشنے والا مہربان ہے یہ وعدہ ہے مغفرت اور رحمت کا اگر باز آوین کفر سے اور ایمان لاوین ۞ ۱۰ نہین تم مالک یعنی نہین کر سکتے تم مجھسے عذاب اللہ کا اگر عذاب کرے مجکو اور تم پس کیونکر انکار کرونگا اللہ پر تمھارے سبب سے + معا + تنبیہ + بھائیون خیال کرو کہ اس غفلت پر کہ وہ کافر آنحضرت کو پہلے ظاہر سچے نبوت کے سچا جانتے تھے لیکن اس دنیا کی اور ریاست کی محبت نے یہ نوبت پونہچائی تھی کہ ایسے نبی سچے پر بہتان افترا کا لگاتے ایسے ایک بزرگ حق اللہ علیہ نے اس دنیا کی برائی پر یہ مضمون کیا خوب کہا ہے کہ اس دنیا کی تمنا مین اوقات کا ٹنی محض شرمندگی اور رسوائی کا حاصل کرنی ہے فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ شوری مین مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَّصِيبٍ یعنی جو کوئی اپنے لیے دنیا چاہتا ہے دیتے ہین ہم اوسکو اوسمین سے اور نہین ہے اوسکو آخرت مین کچھ حصہ جیسے یہ دنیون کو یہان بڑی فراغت ہوتی ہے جین اور آرام سے گذرتی ہے جو اکی تقدیر مین لکھا ہے یہان بلکہ وہ لوگ ان کی نعمتون سے محروم ہین اور جو کوئی آخرت کی بھلائی چاہتا ہے اپنا حصہ دنیا مین یہان پاتا ہے بہت زیادہ اس سے وہان فیض اوٹھاتا ہے اور پہلون کو مال اولاد کچھ کام آوے نہ عزت اور حشمت یہان کی وہان کے دکھ سے چھڑاوے دنیا چند روزہ ہے ہر طرح سے گذر جاویگی آخر اللہ ہی سے کام پڑیگا دنیا کے مزے چھوڑنے پڑینگے یہان کے نام و نشان کام نہ آوینگے گھر بار زن و فرزند کو اگر تم خود چھوڑ دوگے پھر چھوڑ دینگے موت کی گھڑی جب آپونہچیگی ایک دم کی فرصت نہ دیگی فرماتا ہے اللہ تعالی سورۂ یٰسین مین فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ یعنی جب آکر پڑی ہوگی موت قیامت کے دن نہ فرصت ملیگی اوکو کہ اپنے لوگون کو وصیت کرین اور نہ طاقت پاوینگے کہ اوٹکی طرف پھرین جہان کے تہان رہ جاوینگے کمیت مین ہون یا بازار مین دین مین مرجاوینگے اپنے عالم سے غافل ہونگے جو کہ طبیب کامل ہزارون ولی کی دوائین موجود اور ہر طرح کا اسباب تندرستی اور خوشی کا مہیا رہتا ہے اور وہ ہمارا سر انکا قابض الارواح کے پنجے مین گرفتار سیکڑون دوست آشنا اپنے بیگانے گرد و پیش حاضر اور وہ عزیز سکرات موت کی کشاکش مین مجبور و لاچار مگر تمام مرد و زن کے حکیم حاذق جمع ہون ایک ذرہ بھر اوسکو جنبش نہ دیسکین کے ایک سر مو اوسکی بہتری کر سکین کے فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ واقعہ مین فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ یعنی پھر کیون نہین جب جان پونہچے گلے تک مرنے کے وقت اور تم دیکھتے ہو مرنے والے کو اور ہم بہت نزدیک ہین اوس مرنے کے تمسے ولیکن تم نہین دیکھتے نہین جانتے پس اگر تم نہین ہو سزا پانے والون سے قیامت کے کیون نہین پھیر لیتے جان کو بدن کی طرف یعنی بعد پونہچنے جان کے گلے تک اگر تم سچے ہو کافرون کے لیے یہ جو تمھارا آرام کی جگہ ہے خوشی سے گذرتی ہے اور رسولون کے تردد اور انتظار کا رہتا ہے پھر اوسمین رنج اور تکلیف ہی رہتی ہے اسی پر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ + یعنی دنیا قید خانہ ہے مومن کے حق مین اور باغ و بہار ہے بیدین کے حق مین تمام جہان بھیم سے پورب اور آخر سے دکھن اور ابتدا سے انتہا تک بیکاسب اگر یکا تنہا آوے پھر وہی بخیل ناپاک ہے جسمین حقیقت ہی اللہ جل شانہ کے دربار مین کچھ نہین ہوسکی

۲۶ قولہ تعالی قل ارءیتم ان کان من عند اللہ وکفرتم بہ الخ ۲۶ قولہ تعالی ولقد مکنّٰھم فیما ان مکنّٰکم فیہ الخ ۲۶ قولہ تعالی واذکر اخا عاد اذ انذر قومہ بالاحقاف الخ ۲۶ قولہ تعالی ولقد اھلکنا ما حولکم من القری الخ ۲۶ قولہ تعالی وما ارسلنا من قبلک من المرسلین الا انھم لیاکلون الطعام الخ ۲۶ قولہ تعالی ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ الخ ۲۶ قولہ تعالی ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ الخ ۲۶ قولہ تعالی ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ الخ

قدر و منزلت ہے سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران میں لن یقبل من احدھم ملء الارض ذھبا ولو افتدیٰ بہ کہ
قبول نہ کیا جاویگا کسی اون کافر مانوں میں سے زمین بھر کر سونا کہ اپنے بدلے دے کر عذاب سے چھوٹ رہائی پاوے اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشی
کے مقابل میں یہ دنیا ایک کوڑی بھر کی عزت نہیں رکھتی بلکہ اوس سے بھی کمتر گنی جاتی ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لو کانت
الدنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافرا منھا شربۃ ماء + اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے
برابر ہوتی تو نہ پلاتا وہ کسی کافر کو اوسمیں سے ایک گھونٹ پانی +

قل ما کنت بدعا من الرسل وما ادری ما یفعل بی ولا بکم ان اتبع الا ما یوحی الی وما انا
تو کہدے میں کچھ نیا رسول نہیں آیا اور مجکو معلوم نہیں کیا ہونا ہے مجھے اور نہ تمھے میں اوسی پر چلتا ہوں جو حکم آتا ہے مجکو اور میرا کام یہی ہے
الا نذیر مبین ○
ڈر سنا دینا کھول کر +

ع ۵ قدر و منزلت کی بیان کا لفظ بمعنی التخفیف ۱۲ ص

کہ میں بن میں نیا آیا ہوا پیغامبر ہوں سے اور نہیں جانتا ہوں میں کہ کیا کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے یعنی دنیا میں اور پیروی
نہیں کرتا ہوں میں مگر اوس چیز کی کہ وحی کیجاتی ہے طرف میری اور نہیں ہوں میں مگر ڈر لانے والا آشکارا + تفسیر + نیا آیا ہوا یعنی
نہیں ہوں میں اول مرسل کہ انکار کرو تم نبوت میری کا پہلے گذر چکے ہیں مانند میرے بہت سے رسول پس کیونکر جھٹلاتے ہو تم مجکو کیا کیا جاویگا مجکو یعنی
کیا کریگا اللہ ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے زمانہ آیندہ میں اور کلبی سے ہے کہ تنگ ہوئے صحابہ مشرکوں کی ایذا سے پس عرض کیا اونھوں نے
آنحضرت سے کہ کب تک رہینگے ہم اس حال پر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ما ادری ما یفعل بی ولا بکم + یعنی میں نہیں جانتا
کہ کیا کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے آیا مکے ہی میں چھوڑ دیا جاؤنگا یا حکم کیا جاویگا مجکو نکلنے کا طرف اوس زمین کے کہ دکھائی گئی مجکو
یعنی خواب میں ایک زمین دکھائی گئی کہ اوسمیں درخت کھجور کے ہیں اور اوسطرح بطرح کے درخت ہیں + ف + کیا کیا جاویگا الخ یعنی دنیا میں آیا
نکالا جاؤنگا میں اپنے شہر سے یا قتل کیا جاؤنگا جیسا کیا ساتھ اور نبیوں کے کہ پہلے مجھ سے تھے اور آیا مارے جاوینگے تم کو پتھر یا دھسایا جاویگا
تکو مانند جھٹلانے والوں کے کہ پہلے تم سے تھے مگر اوس چیز کی کہ وحی کیجاتی ہے الخ یعنی قرآن کی اور نہیں نکالتا میں اپنی طرف سے کچھ + جلالین
جب نازل ہوئی یہ آیت یعنی قل ما کنت بدعا من الرسل الخ تو خوش ہوئے مشرک اور کہا تسم ہے لات و عزیٰ کی امر ہمارا اور امر محمد کا
اللہ کے نزدیک ایک ہی سا ہے اور اونکو ہم پر کچھ فضیلت نہیں جیسے کہ ہم انجام کار اپنا نہیں جانتے وہ بھی انجام کار اپنا نہیں جانتے اگر یہ پیغمبر خدا
کے ہوتے تو چاہیے تھا کہ اپنے حال سے خبر رکھتے پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے آیت انا فتحنا لک فتحا مبینا ○ لیغفر لک اللہ ما تقدم
من ذنبک وما تاخر + یعنی بلاشبہ ہمنے حکم کیا تیرے لیے فتح ظاہر کا یعنی مکہ وغیرہا کے فتح ہونے کا زمانہ آیندہ میں بسبب دستی بسبب
جہاد تیرے کے انجام فتح کا یہ ہے کہ بخشے تجکو خدا جو کچھ کہ سابق گذرا ہے اور جو کچھ پیچھے رہا گناہ سے یعنی اگلے پچھلے گناہ و اسطے رغبت دلانے
امت تیری کے جہاد میں صحابہ نے کہا یا رسول اللہ مبارک ہو تجکو جانا تمنے جو کچھ کہ خدا تمھارے ساتھ کریگا لیکن نہیں جانتے ہم کہ ہمارے ساتھ
کیا کریگا پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے آیت لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنت تجری من تحتھا الانھر
یعنی تو کہ داخل کرے اللہ مومن مردوں اور عورتوں کو باغوں میں کہ جاری ہیں نیچے اونکے نہریں اور اوتری آیت وبشر المؤمنین
بان لھم من اللہ فضلا کبیرا + یعنی اور خوش خبری سنا مومنوں کو اسکی کہ اونکے لیے اللہ کی جانب سے فضل بڑا ہے پس بیان
کیا اللہ نے جو کچھ کہ کیا جاویگا ساتھ آنحضرت کے اور مومنوں کے اور یہ قول اخفش اور قتادہ اور حسن اور عکرمہ کا ہے کہا اونھوں نے کہ آیت
قل ما کنت بدعا من الرسل فرمایا اللہ تعالیٰ نے پہلے اسکے کہ خبر دی ساتھ بخشش گناہوں اونکے کے اور خبر دی بخشش

گناہون اونکی سال حدیبیہ مین پس نسخ کیا اسنے اوسکو اور روایت کی احمد اور بخاری اور نسائی اور ابن مردویہ نے ام العلاء سے اور انہون نے بیعت کی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اونھون نے کہا جب مرے عثمان بن مظعون رحمت ہو اللہ کی تجہزی ابو سائب گواہی دیتا ہون مین تجہر کر بلاشبہ اکرام کیا اللہ نے تیرا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس چیز نے معلوم کروایا تجکو کہ اللہ نے اکرام کیا اوسکا لیکن او سکا یہ حال تھا کہ وہ ایمان لایا تھا اپنے رب پر اور مین امید رکھتا ہون اوسکے لیے بھلائی کی قسم اللہ کی نہین جانتا مین حال انکہ مین رسول اللہ کا ہون کہ کیا کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے کہا ام العلاء پس قسم خدا کی نہین تعریف کرونگی مین بعد اوسکے کسیکی اور اور روایت مین ابن عباس سے ہے کہ کہا اونھون نے جب مرے عثمان بن مظعون کہا اونکی بیوی نے یا اونکی بیوی نے هَنِيئًا لَكَ ابْنَ مَظْعُونٍ الْجَنَّةَ + یعنی گوارا اور مبارک ہو تجکو جنت اے ابن مظعون پس دیکھا طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر غضب سے اور فرمایا کس چیز نے معلوم کروایا تجکو قسم خدا کی مین رسول خدا کا ہون اور نہین جانتا مین کہ کیا کریگا اللہ ساتھ میرے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور یہ معاملہ ہوا پہلے اوترنے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ کے پس کہا اوس عورت نے یا رسول اللہ وہ تمہارا ساتھی اور سوار آپکا اور آپ ہی خوب جانتے ہین پس فرمایا آنحضرت نے کہ امید رکھتا ہون مین اوسکے لیے رحمت رب اوسکے کی اور ڈرتا ہون مین اوسپر اوسکے گناہ سے + معا + تنبیہ + اور بعد اسکے صاحب معالم نے بھی مانند مضمون مدارک کے نقل کیا ہی کہ ایک جماعت کے نزدیک قول اللہ تعالیٰ کا مَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ صحیح ہے امر دنیا کے ہمارے اور آخرت کا حال معلوم ہو چکا کہ وہ جنت مین ہونگے اور جھٹلانے والے اوسکے دوزخ مین پھر بطور مضمون مدارک کے مفصل بیان کیا ہی اور امام العلاء وغیرہ کا جزماً اچھا کہنا میت مذکور کو جو حضرت کو ناگوار تھا کلام مذکور فرمایا آیسی ہی ایک روایت اور ترمذی مین آئی ہی کہ ایک شخص کا صحابہ مین سے انتقال ہوا پس کہا ایک شخص نے اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ یعنی خوش ہو تو اسی میت ساتھ جنت کے یعنی بسبب برکت تشریف لانے آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے یہ کہتا ہی تو اور نہین جانتا تو یعنی حقیقت حال کی پس شاید کہ اوسنے کلام کیا ہو لا یعنی یعنی بیفائدہ یا بخل کیا ہو ساتھ اوس چیز کے کہ نہین کم کرتا ہی اوسکو اور اوسکے سوال و حساب مین گرفتار رہا ہو انتہی + پس بموجب ایسی ہی روایتون کے اہل عقائد لکھتے ہین کہ سکیو تعینی جنتی یا دوزخی نہ کہے جب تک کہ نص سے جنتی یا دوزخی ہونا اوسکا ثابت نہو ہان باعتبار ظن غالب کے کہنا چاہیے کہ گمان غالب ہی فلانے شخص کے جنتی ہونے کا یا دوزخی ہونے کا +

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ

تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر یہ ہو اللہ کے ہان سے اور تمنے اسکو نہین مانا اور گواہی دے چکا ایک گواہ بنی اسرائیل کا ایک ایسی کتاب کی

فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ع

پھر وہ تمین لایا اور تمنے غرور کیا بیشک اللہ راہ نہین دیتا گنہگاروں کو + موضح

کہہ آیا دیکھا تمنے اگر ہو قرآن نزدیک خدا کے سے اور منکر ہوئے تم ساتھ اوسکے اور گواہی دی ہو ایک گواہ نے بنی اسرائیل مین سے قرآن پر پس وہ ایمان لایا اور سرکشی کی تمنے البتہ ظالم ہوگے تم تحقیق خدا راہ نہین دیتا ہی گروہ ستمگاروں کو + **نفسیر** اَرَءَيْتُمْ کے معنی ہین اَخْبِرُوْنِيْ اَيْ مَاذَا تَقُوْلُوْنَ يَا مَاذَا حَالُكُمْ یعنی خبر دو مجھکو کہ کیا کہتے ہو تم یا کیا ہی حال تمہارا اور منکر ہوئے تم یعنی ای مشرکون اور شاہد یعنی گواہ سے مراد عبداللہ بن سلام ہین جمہور کے نزدیک اور اسی لیے کہا گیا ہی کہ یہ آیت مدنی ہی اسلیے کہ اسلام لانا عبداللہ کا مدینے مین روایت کیا گیا ہی کہ عبداللہ جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینے مین یعنی ایک روایت مین ہے کہ وہ اس وقت تھے آنحضرت کا تشریف لانا سنکر دیکھا طرف چہرہ مبارک آپکے کے پس جانا کہ یہ چہرہ جھوٹا نہین اور کہا آنحضرت سے کہ مین پوچھتا ہون تجہ سے تین چیزون کا حال کہ نہین جانتا اونکو مگر نبی ایک تو یہ پوچھتا ہون کہ پہلی نشانی قیامت کی نشانیون سے کیا ہی اور دوسری یہ کہ اول طعام کہا ویگے اوسکو

اہل جنت کیا ہی اور تیسری یہ کہ کیا حال ہی فرزند کا کہ مشابہ ہوتا ہی اپنے باپ کے یا ماں کے پس فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے کہ اول علامت قیامت کی یہ آگ ہی کہ جمع کریگی اور ہانک کر لیجاویگی اونکو مشرق سے طرف مغرب کے اور اپر پہلا کھانا کہ کھاوینگے اوسکو اہل جنت پس مچھلی کا جگر گوشہ ہی کہ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور اپر فرزند پس جب سبقت کرتا ہی پانی یعنی نطفہ مرد کا مشابہ ہوتا ہی فرزند اوسکے اور اگر سبقت کرے پانی عورت کا تو مشابہ اوسکے ہوتا ہی پس کہا عبداللہ بن سلام نے اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا یعنی بالا تو رسول اللہ کا برحق ہی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ پھر کہا کہ یا رسول اللہ یہ یہود بڑے بہتانی قوم ہین اور وہ اگر جانینگے اسلام میرا پہلے اس سے کہ پوچھین آپ اونسے یعنی احوال میرا تو بہتان لگاوینگے مجکو یعنی بعد پوچھنے کے پھر آئے یہود پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیسا شخص ہی عبداللہ بن سلام تم مین کہا اونھون نے خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا یعنی نیک ہی ہم مین اور بیٹا نیک ہمارے کا ہی اور سردار ہی ہمارا اور بیٹا سردار ہمارے کا پس آنحضرت نے کہ خبردو تم اگر اسلام لاوے عبداللہ بن سلام تو کیسا کہا اونھون نے اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ یعنی نگاہ رکھے اوسکو خدا اسلام سے پس نکلے عبداللہ بن سلام یعنی حجرے سے اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس کہا یہود ہون نے شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا یعنی یہ برا ہی ہم مین اور بیٹا برے ہمارے کا پس نقصان بیان کرنے لگے اونکا کہا عبداللہ نے کہ یہ وہی چیز ہی کہ ڈرتا تھا مین یا رسول اللہ آو بعضے کہتے ہین کہ یہ آیت بیچ مقدمے جھگڑنے قریش کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نازل ہوئی ہی اور مراد شاہد سے موسیٰ علیہ السلام ہین ✤ اور علیٰ مثلہ مین ضمیر قرآن کی طرف پھرتی ہی یعنی مثل اوسکے معنی مین اور وہ مضمون توریت کا ہی کہ مضمون اوسکا مطابق ہی مضمون قرآن کے قسم توحید اور وعید وغیرذلک سے اور بعضون نے کہا کہ لفظ مثل کا زائد ہی یعنی علیہ یعنی اوپر قرآن کے کہ وہ اللہ کے پاس سے ہی اور سرکشی کی تمنے یعنی ایمان لانے سے اوسپر اور جواب شرط کا محذوف ہی تقدیر اوسکی یہ ہی کہ اگر ہو قرآن اللہ کے نزدیک سے اور منکر ہوئے تم اوسکے کیا نہین ہو تم ظالم اور دلالت کرتا ہی اس محذوف پر جملہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الخ ✤ مثل معا

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ

اور کہنے لگے منکر ایمان والون کو اگر یہ کچھ بہتر ہوتا تو یہ نہ دوڑتے اسپر ہمسے اور جب راہ پر نہین آئے اسکے بتانے سے تو اب کہینگے

هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ○

یہ جھوٹھ ہی مدت کا ✤ مع

اور کہا کافرون نے بیچ حق موسنون کے اگر یہ دین بہتر ہوتا سبقت نکرتے موسن ہمپر طرف اوسکے اور جب راہ نپائی ساتھ اوسکے کہینگے یہ قرآن ایک جھوٹھ ہی قدیم ✤ تفسیر ✤ یعنی لوگ ہمیشہ ایسی باتین کہا کرتے ہین ✤ مع ✤ اگر یہ دین بہتر ہوتا الخ یہ کلام کفار مکہ کا ہی کہ کہا اونھون نے اکثر اتباع کرنے والے محمد کے حقیر ذلیل فقیر ہین یعنی جیسے عمار اور صہیب اور ابن مسعود اور عامل بیچ اِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا کے محذوف ہی واسطے دلالت کرنے کلام کے اوسپر تقدیر اوسکی یہ ہی وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ ظَهَرَ عِنَادُهُمْ یعنی جب راہ نپائی ساتھ قرآن کے ظاہر ہوا عناد اونکا جھوٹھ ہی قدیم یعنی پرانا جیسے کہا کرتے تھے اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ یعنی اگلون کی کہانیان ہین ✤ مل ✤ آیا ہی کہ جب قبیلہ جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار ایمان لائے تو بنو عامر اور غطفان اور اسد اور اشجع نے موسنون پر طعن شروع کیا اور یہ بات جو آیت مین مذکور ہی کہی اور یہی سبب نزول اس آیت کا ہی اور بعضون کے نزدیک مراد کفار سے یہود ہین اور موسنون سے عبداللہ بن سلام وغیرہ اور بقول بعض کے نزول اس آیت کا کے مشرکون کے حق مین ہی کہ مسلمانون کو کہا کہ فلانا اور فلانا ہمپر قبول اسلام مین سبقت نکرتا اگر اسلام ہمارے نزدیک بہتر ہوتا اسلیے کہ ہم بہتر اور شرف سب سے مین ریاست و سبقت ہماری سب امور مین مقدم ہی ✤ بحر ✤

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ

اور اس سے پہلے کتاب موسیٰ کی ہے راہنما اور مہر اور یہ ایک کتاب ہے اوسکو سچا کرتی عربی زبان میں کہ ڈر سناوے

ظَلَمُوْا ۣ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝

کنہگاروں کو اور خوش خبری نیکی والوں کو ۔موضح

اور پہلے قرآن سے کتاب موسیٰ کی تھی پیشوا اور بخشایش اور یہ کتاب ہے باور رکھنے والی زبان عربی میں آئی ہوئی تو کہ ڈر اوے یعنی کتاب ظالموں کو اور واسطے خوش خبری دینے کے نیک کاروں کو ۔تفسیر کتاب موسیٰ کی یعنی تورات پیشوا ہے کہ پیروی کیجاتی ہے اور کل اللہ کے دین میں اور شرائع میں جیسے کہ پیروی کیجاتی ہے امام کی اور بخشایش ہے یعنی اوسکے لیے کہ ایمان لایا اوسپر اور پیروی کی اوسکی اور تورات کیسا اوس چیز پر کہ اوسمیں ہے اور یہ کتاب یعنی قرآن باور رکھنے والی یعنی سچا کرنے والی کتاب موسیٰ کی باسب کتابوں کی کہ جو پہلے اسکے گذریں ہیں ظالموں کو یعنی کافروں کو نیک کاروں کو یعنی واسطے مومنوں مطیعوں کے ۔حل

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

مقرر جنھوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر ثابت رہے تو نہ ڈر ہے اوپر اونکے نہ وہ غم کھاوینگے ۔موضح

تحقیق اون لوگوں نے کہ کہا پروردگار ہمارا اللہ ہے پھر قائم رہے پس کچھ ڈر نہیں ہے اوپر اونکے اور نہ وہ غم کھاوین گے ۔تفسیر قائم رہے یعنی اللہ کی توحید پر اور اوسکے نبی کی شریعت پر کچھ ڈر نہیں ہے یعنی قیامت میں اور نہ وہ غم کھاوین گے یعنی وقت موت کے ۔حل

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

وہ ہیں بہشت کے لوگ سدا رہینگے اوسمیں بدلا اوسکا جو کرتے تھے ۔موضح

یہ لوگ اہل بہشت کے ہیں ہمیشہ رہینگے اوسمیں بدلا دیے جاوینگے بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے ۔تنبیہ ابتدا رکوع سے یہاں تک کے مناسب کچھ مضمون لکھا جاتا ہے گوش ہوش سے سننا چاہیے کہ اس دنیا کا مال و دولت ایسا مغرور کر دیتا ہے کہ آدمی دولتمند کسیکو خیال میں نہیں لاتا دھیان کرو ابتدا رکوع میں کہ کافروں نے مومنوں کو بنظر حقارت کیا کچھ کہا پس اسی لیے یہ دنیا مبغوض خدا و رسول کی ٹھہری سو دنیا کی زینت کافروں کو چاہیے نہ مومنوں کو فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ زخرف میں لَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۝ وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ یعنی اگر یہ لحاظ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی دین پر ہو جاوینگے لوگ تو ہم کر دیتے انکے لیے کہ منکر ہیں رحمن سے اونکے گھروں کی چھت روپے کی اور سیڑھیاں جن پر وہ چڑھیں اور اونکے گھروں کے دروازے اور تخت جن پر لگ بیٹھیں اور سونے کے اور یہ سب کچھ نہیں مگر برتنا دنیا کے جیتے اور بھلا گھر تیرے رب کے ہاں ڈر والوں کے لیے ہے یہی دنیا کا مال ہے کہ بڑائی کرنے والوں کو اپنے ذلیل کر دیگا اور یہی نقد روپیا ہے کہ اپنے چاہنے والوں کے حق میں عذاب کا سامان ہے یہ گا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ میں يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ یعنی جس دن تپائی جاوینگی اوس سونے پر جو جمع رکھا ہے جہنم میں پھر داغیں گے اوس سے اونکی پیشانیوں کو اور اونکے پہلوؤں کو اور اونکی پیٹھوں کو یعنی جھنوں نے نہیں ادا کیا مال زکوٰۃ کا اور کہینگے فرشتے یہ وہ ہے جو ڈھیر کر رکھا تھا تم نے اپنے واسطے سو چکھو مزا اوس ڈھیر کرنے کا یعنی سونا روپا ہے کہ بے اوسکے اپنی عزت نہیں جانتا تھا وہ آخرت میں کالا سانپ بڑا زہر دار ہو کر قیامت کے میدان میں سب کے سامنے اوسکے گلے

ملوق ہوکر کانپیگا سزا دیگا بسبب نہ ماننے زکوٰۃ کے اور جس اپنے عزیز اور پیارے ہین کہ جنکی خوشی کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی چھوڑکر دوڑ دوڑ کرتا تھا اونکی راحت کے لیے اپنے اوپر دکھ اور رنج اوٹھاتا تھا وہان اونکی محبت سب قطع ہوجائیگی بلکہ اونھین سے مونہہ چھپاویگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ عبس مین یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ ۝ یعنی اوس دن بھاگیگا مرد اپنے بھائی سے اور ماں سے اور باپ سے اور جورو سے اور بیٹے سے بلکہ جب دنیا کو عاقبت پر غالب رکھے گا سزا ملنے لگیگا اور غضب الٰہی اوسپر آپڑیگا جہنم مین ڈالا جائیگا تو اپنی مخلصی ان سب عزیزون کی گرفتاری مین خیال کریگا کیا اچھا ہوتا جو وہ سب کے سب میرے عوض پکڑے جاتے اور مین اس عذاب سے چھوٹ جاتا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ معارج مین یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍ بِبَنِیْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِیْهِ ۝ وَفَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُئْوِیْهِ ۝ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ یُنْجِیْهِ ۝ یعنی چاہیگا گنہگار کہ اپنے بیٹے مین دیوے کسی طرح اوسدن کے عذاب سے اپنے بیٹے اور جورو کو اور اپنے بھائی کو اور اپنے گھرکے لوگ جنمین رہتا تھا اور جتنے زمین پر ہین سبکو بھیجدیجائے یہ بدلا دینا اوسکو یہی دوست آشنا ہین کہ جنسے بکاری بدلواری کی محبت و شناسائی اور وہ بڑی دوستی کا دم مارتے ہین اپنی جان تک دینے کو حاضر ہوتے ہین اوسدن دشمنی ہی پر کمر باندھینگے تجھے چھوڑکر اوس عذاب مین سب الگ ہوجاوینگے فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ زخرف مین اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ۝ یعنی جتنے دوست ہین اوسدن ایک دوسرے کے دشمن ہونگے مگر جو متقی ہین یعنی جو دنیا کی دوستی رکھتے تھے کام نہ آوینگے بلکہ ایک دوسرے کو اولاہنا دیگا طعن کریگا اور جو سچہ محبت رکھتے ہین آپسمین ملینگے دوستی پر قائم رہینگے ایک دوسرے کا مددگار رہیگا بلکہ سفارش کریگا عذاب سے چھڑادیگا یہ دل لگی اور خوشی برسون کی ایک دم کی آسایش کے برابر معلوم ہوگی بیقدری اوسکی اونکی نظرون مین چھاویگی فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ احقاف مین کَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ یعنی جسدن جمع کریگا اللہ اون منکرون کو سمجھینگے وہ گویا رہتے تھے دنیا مین مگر کوئی گھڑی دن سے یعنی وہان کا عذاب دیکھکر یہان کی مدتون کا آرام وعیش سب بھول جاوینگے کہ ہماری قسمت مین کچھ سکھ نتھا ایکدم کے آرام کے بدلے بڑا دکھ اوٹھانا پڑا غرض برائی اس دار ناپائدار کی جب یہان سے جاکر اپنے اقربا سے کہ یہان گذرے تھے ملینگے معلوم کرینگے اور جو خوبی اللہ کی رضامندی کے کامون مین پیش آتی ہے وہ بھی جان لینگے جیسا کہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ الخ سے سمجھا جاتا ہے اب بط آیتون کا معلوم کرنا چاہیے کہ پہلے کافرون کا ذکر فرمایا پھر مومنون کا فرمایا اور انکے حق مین فرمایا کہ جنتی ہین اور ہمیشہ رہینگے جنت مین بسبب عمل نیک کرنے کے اب عمدہ نیکیون مین سے ایک نیکی بیان فرماتے ہین تو اسپر مستقیم ہوکر مستحق جنت کے ہون پس فرمایا +

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ

اور ہمنے تاکید کیا ہے انسان کو اپنے ماں باپ سے بھلائی پیٹ مین رکھا اوسکو اوسکی ماں نے تکلیف سے اور جنا اوسکو تکلیف سے اور حمل مین رہنا اوسکا اور دودھ

ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

تیس مہینے مین ہوا یہان تک کہ جب پہنچا اپنی قوت کو اور پہنچا چالیس برس کو کہنے لگا اے رب میرے قوی کر مجھکو کہ شکر کرون احسان تیرے کا

الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ اِنِّیْ تُبْتُ

جو بھیجا تو نے مجھپر اور اوپر میرے ماں باپ اور یہ کہ کرون نیک کام جسسے تو راضی ہو اور نیک کر مجھکو اولاد میری سینے تو بہ کی

اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

تیری طرف اور مین ہون

مکمل بردار +

اور سکو کیا ہمنے آدمی کو بیچ حق باپ مان اوسکے کے بھلائی کرنے کا پیٹ مین اوٹھایا ہاہو اوسکو مان اوسکی نے دشواری سے اور جنا ہاہو اوسکو دشواری سے اور مدت حمل اوسکی اور دودھ چھوٹنا اوسکا تیس مہینے ہین یہان تک کہ جب پہونچا اپنی قوت کو اور پہونچا چالیس برس کو کہا اے پروردگار میرے الہام کر مجکو یہ کہ شکر کرون نعمت تیری کا کہ انعام کی ہی تو نے مجھپر اور میرے باپ مان پر اور یہ کہ کام نیک کرون نیک کہ خوش ہووے تو اوس سے اور صلاح پیدا کر میرے لیے بیچ فرزندون میرے کے تحقیق رجوع کی مہینے طرف تیرے اور تحقیق مین مسلمانون سے ہون ✤ **تفسیر** ✤ پیٹ مین رہنا اور دودھ چھوڑنا تیس مہینے مین اگر کا اگر قوی ہو تو اکیس مہینے مین دودھ چھڑانا ہاہو اور نو مہینے ہین حمل کے یہ آیت کسیکے حال کا بیان نہین حضرت نے ماں باپ کے حق مین دعا نہین کی صدیق اکبر چالیس برس کی عمر مین مسلمان ہوئے اور اوسکے مان باپ بھی مسلمان ہوئے یہ بات اور کسی صحابی کو نہین میسر ہوئی لیکن باپ اوسوقت نہین مسلمان ہوا تو یہ احوال فرضی ہے یعنی سعادتمند لوگ ایسے ہی ہوتے ہین ✤ **مو** ✤ کمترین مدت حمل اوسکی اقرا سمین دلیل ہے اسپر کہ کمترین مدت حمل کی چھ مہینے ہین اسلیے کہ مدت دودھ پلانے کی جب کہ ہوئی دو سال بسبب قول اللہ تعالی کے حولین کاملین یعنی دو سال حمل کے لیے چھ مہینے اور یہی کہا ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ نے اور کہا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ مراد حمل سے یہان اوٹھانے کچھ ہاہی اوسکا ہاتھون مین اور لفظ اشد مجمع ہے کہ نہین واحد ہی اوسکے لیے لفظ ین اور معنی اوسکے ہین کمال قوت اور عقل کے اور اول اشد کے تینتیس برس ہین اور انتہا اوسکی چالیس برس اور مراد نعمت سے نعمت توحید اور اسلام ہے اور یہ کہ کام نیک کرون مین الخ کہا بعضون نے کہ وہ پانچون نمازین ہین مراد رجوع کی مہینے یعنی تمام گناہون سے اور مسلمین سے مراد مخلصین ہین ✤ **مل** ✤ کہا اے پروردگار میرے نازل ہوئی یا بوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین جب پہونچے وہ چالیس برس کو دو برس بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کے ایمان لائے آنحضرت پر پھر ایمان لائے مان باپ اوسکے پھر بیٹا اوسکا عبد الرحمن اور بیٹا عبد الرحمن کا ابو عتیق ✤ **جلا** ✤

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ

وہ لوگ ہین جن سے ہم قبول کرتے ہین بہتر سے بہتر کام جو کیے ہین اور معاف کرتے ہین ہم برائیان اونکی جنت کے لوگون مین سچا

الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ○

وعدہ جو اونکو ملتا تھا ✤ **مو** ✤

یہ لوگ وہ ہین کہ قبول کرتے ہین ہم اونسے بہتر اوس چیز کا کہ کیا اونھون نے اور گذرتے ہین ہم برائیون اونکی سے بیچ اصحاب بہشت کے ہونگے موافق وعدے سچے کے کہ وعدہ دیے جاتے تھے ✤ **تفسیر** ✤ وعدہ دیے جاتے تھے یعنی دنیا مین بیچ قول اللہ تعالی کے وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ✤ **جلا** ✤ اکثر مفسرون کے نزدیک نزول اس آیت کا خاص ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین ہے کہ چھ مہینے مان کے پیٹ مین رہے اور دو برس تک دودھ پیا اور جب اٹھارا ن برس کے ہوئے آنحضرت کی ملازمت مین پہونچے اور اوسوقت عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیئیس برس کی تھا اور اوسوقت سے سفر شام مین اور ہمیشہ صاحب آنحضرت کے رہتے تھے اور جب آنحضرت بعد چالیس برس کے مبعوث ہوئے تو صدیق کی اڑتیس برس کی تھی سب سے پہلے ایمان لائے اور جب صدیق چالیس برس کے ہوئے کہا رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ الخ آیت تک اور قبولیت اونکی دعا کی ظاہر ہوئی چنانچہ نوبرد سے مومن کفار کے عذاب سے مچھڑا کر آزاد کیے اور مددگار رہے خیر اور عمل صالح کے رہے اور تمام اولاد اونکی اور باپ اونکے ابو قحافہ عبد اللہ بن عثمان بن عمرو اور مان اونکی ام الخیر بنت صخر بن عمرو کی سب ایمان لائے اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ کوئی مہاجر اور انصار سے نہین ہے سوا ابو بکر صدیق کے کہ مان باپ اور اولاد اوسکی سب مسلمان ہو کر داخل صحابہ مین ہوئے ہون اور بعضون کے نزدیک یہ آیت سعد بن ابی وقاص کے حق مین اوتری ہے اور قصہ اوسکا سورۂ عنکبوت اور لقمان مین گذرا ✤ **جلا** ✤ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے وقت مین ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پس وجہ مہینے بعد جنی پس گیا خاوند اوسکا حضرت عثمان کے پاس

لہ والدی لام ہے من لفظ تحریر ابواہ ضمیر ۲ واحد اللہ لہا زائد مرفوع من لفظہ ۱۲ ✤ **مو** ✤

اونھوں نے حکم کیا اوسکے سنگسار کرنے کا پس پونہچی یہ خبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پس آئے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا کہ کیا کرتے ہو تم اونھوں نے کہا کہ چھ مہینے کے بعد یہ جنی ہی بھلا کہین یہ بھی ہوتا ہو کہا علی رضی اللہ عنہ نے کیا نہین سنا ہی تو نے اللہ کو کہتے ہوئے وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا + اور فرمایا حولین کاملین پس نہین باقی رہتے یعنی بعد دو برس کے مگر چھ مہینے اور ابن عباس سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ جسپر آئے پانچ برس پھر نہ غالب ہوئی خیر اوسکی اوسکے شریر پس چاہیے کہ سامان بست کرے طرف دوزخ کے +

درمنثور + تنبیہ + جاننا چاہیے کہ مان باپ کا بڑا حق آیا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہی ساتھ اچھی صحبت رکھنے میری کے یعنی سلوک اور احسان اور خدمتگذاری کے فرمایا مان تیری کہا اوسنے پھر کون ہی فرمایا مان تیری کہا اوسنے پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہی اور بیچ ایک روایت کے فرمایا مان تیری پھر مان تیری پھر مان تیری پھر احسان کر باپ اپنے سے پھر احسان کر قریب تر اپنے سے پھر قریب تر اپنے سے نقل کی یہ بخاری مسلم نے

ف یعنی بعد مان باپ کے اور قرابتیون مین ترتیب قرب کی معتبر ہی جو کہ بہت قریب ہی مقدم تر اور مستحق تر ہی ساتھ احسان کے اور اس حدیث سے بعضون نے دلیل پکڑی ہی کہ مان کے لیے تین حصے احسان ہی بہ نسبت باپ کے اسلیے کہ وہ اوٹھاتی ہی بوجھ حمل کا اور مشقت جنے اور دودھ پلانے کی اور رفقہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ حق والدہ کا بہت بڑا ہی باپ کے حق سے اور نیکی اور احسان کرنا اوسپر واجب تر اور مؤکد تر ہی اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کے متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونون کے حق کی متشکل ہو کہ ہر ایک بسبب رعایت کرنے حق دوسرے کے آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام مین حق باپ کا غالب رکھے اور خدمت و انعام مین حق مان کا اور یہ بھی مان باپ کے حقوق مین سے ہی کہ ایسی تواضع اور تملق سے خدمت کرے کہ راضی ہون وہ اور مباح چیز مین اطاعت اونکی کرے اور بے ادبی نکرے اور تکبر سے پیش نہ آوے اگرچہ مشرک ہون وہ اور آواز اپنی اونکی آواز سے بلند نکرے اور اونکو اونکا نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام مین اوسنے پہل نکرے اور امر معروف اور نہی عن المنکر نرمی سے کرے اور ایکبار کہنے اگر قبول نکرین سکوت کرے اور دعا و استغفار مین مشغول ہو اور یہ ادب قرآن سے کالا گیا ہی بیچ نصیحت کرنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے باپ کو + اور آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی یعنی وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کون ہی وہ یا رسول اللہ کہ جسکے حق مین آپ یہ بد دعا کرتے ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوے مان باپ اپنے کو نزدیک بڑھاپے کے ایک کو اونمین سے یا دونون کو پھر نہ داخل ہو بہشت مین یعنی خدمت اونکی نکی اور اونکو اپنے سے راضی نرکھا کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہی + کہا اسما بیٹی ابوبکر کی نے کہ آئی میرے پاس مان میری اسی مکے سے مدینے مین اور وہ تھی مشرکہ بیچ زمانے صلح قریش کے یعنی یہ آنا اوسکا اوسوقت مین تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے عہد و صلح کی تھی کہ اونسے لڑینگے نہین اور یہ حدیبیہ مین تھی پس کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مان میری آئی ہی میرے پاس اور وہ بیزار ہی اسلام سے پس کیا سلوک کرون مین اوس سے فرمایا کہ ہان سلوک کر اوس سے + **ف** + اس سے معلوم ہوا کہ اگر مان باپ کافر ہون تو بھی اونسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہی + ع + فرمایا آنحضرت نے کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مینے اوسمین آواز پڑھنے قرآن کی پس کہا مینے کون ہی یہ تو فرشتون نے کہا یہ حارثہ بن نعمان ہی کہ یہ فضلا صحابہ سے تھے پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہو کہ لو سنو کس عمل سے یہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نے بہشت مین آواز اوسکی سنی پس آنحضرت نے واسطے بیان سبب پانے اوسکے کی اس فضیلت کو فرمایا اسی طرح سے ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنے کا مان باپ سے اسی طرح سے ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنے کا مان باپ سے اور تحقیق بہت سلوک کرنے والا بہ نسبت اور لوگون کے ساتھ مان اپنی کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دی

رب کی بیچ رضامندی باپ کے ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کے ہی + **ف** + اور ایسا ہی حکم مان کا ہی بلکہ وہ اولی ہی + ع + آیا ایک شخص ابودرداء کے پاس اور کہا کہ تحقیق مان میری فرماتی ہی مجکو ساتھ طلاق اوسکے کہ لیجیو کہا ابودرداء نے

سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر
دوبرس پورے مسلمان رہے

کہ سنا میںنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے باپ بہترین دروازون بہشت کا ہی یعنی سبیون در آنے بہشت کے سے محافظت رضامندی باپ کی ہی پس جو کوئی چاہے کہ در آوے بہشت مین اس دروازے سے کہ بہترین دروازون کا ہی چاہیے کہ رضا باپ کی نگاہ رکھے پس بکجا اختیار ہی اگر چاہے تو محافظت کر اوس دروازے پر یا ضائع کر ف یعنی اگر طلاق دی تو نے رضا والدہ کی نگاہ رکھی تو نے اگر ضائع کی تو نے اور اس حدیث سے بود و درد نے حکم مان کا یون نکالا کہ جب باپ کے حق مین یہ فرمایا تو مان کا بطریق اولی یہی حکم ہوگا اور یا والد سے جنس یعنی شخص جننے والا مراد رکھا یہ مناسب تر ہی کہ مان باپ دونون کو شامل ہی ح فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان رکھنے والا بعد دینے کے اور نہ نافرمانی کرنے والا مان باپ کا اور نہ شراب پینے والا ف یعنی جو کہ بغیر توبہ کے مرے اور دیگر احسان جتانا بہت بڑا ہی فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تُبْطِلُوا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى یعنی نہ باطل کرو ثواب اپنے صدقات کا ساتھ احسان جتانے کے اور ایذا دینے کے اور مراد نہ داخل ہونے سے یہ ہی کہ نجات پائے ہوؤن کے ساتھ نہین داخل ہوگا یا بغیر عذاب کے نہین داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالی چاہیگا تو بغیر عذاب کے بھی داخل کریگا بموجب وعدے اپنے کے وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ح ح ح ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین پہنچا ہون ایک گناہ بڑے کو پس کیا ہی واسطے میرے توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب ہے رجوع کرنے اللہ تعالی کا میرے ساتھ رحمت کے اور وہ گناہ بخشا جاوے اوس سے فرمایا کیا ہی واسطے تیرے مان کہا نہین فرمایا کیا ہی واسطے تیرے خالہ کہا ہان فرمایا پس سلوک کر اوس سے ف یعنی تو بخشا جاوے گا گناہ تیرا اس سے معلوم ہوا کہ صلۂ رحم سبب کفارہ گناہون کا ہی اگرچہ کبیرہ بھی ہو یا آنحضرت نے اسکو خاص اوس شخص کے حق مین وحی سے معلوم کیا ہو اور یا یہ کہ اوسکے نزدیک بسبب قوت ایمانی کے وہ گناہ چھوٹا معلوم ہوتا ہو اور واقع مین وہ صغیرہ ہو اور یہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ مان کا سا حکم رکھتی ہی ح فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ تین شخص چلے جاتے تھے باہم لیا اونکو بوجہ مینہ کے پس گئے وہ طرف ایک غار کے کہ پہاڑ مین تھا پس گرا غار کے مونہہ پر ایک بڑا پتھر پہاڑ مین سے پس بند کر دیا ہونپر دروازہ غار کا پس کہا اونھون نے آپسمین کہ دیکھو اون نیک اعمال کو کہ کیے ہین تمنے خالص اللہ ہی کے لیے یعنی نہ ازراہ ریا اور غرض کے پھر دعا مانگو اللہ تعالی سے ساتھ وسیلے اون عملون کے امید ہی کہ کھولدے اللہ اس پتھر کو پس کہا ایک نے اونمین سے کہ یا الٰہی تحقیق تھے واسطے میرے مان باپ بوڑھے بڑے اور واسطے میرے بچے بھی تھے چھوٹے چھوٹے اور تھا مین چرواتا بکریان تو کہ خرچ کرون مین دودھ اونکا اونپر پس جب کہ شام کو آتا مین اون بچون کے پاس اور دودھ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتھ مان باپ اپنے کے پلاتا مین اونکو پہلے اپنی اولاد سے اور تحقیق ایک دن دور نے گئے مجھکو درخت یعنی ایک درکر درخت چراگاہ بکریون کے تھے دور پڑے پس دور گیا مین چرانے کو پس نہ آیا مین گھر مین یہان تک کہ شام ہو گئی پس دوہا مینے مان باپ کو سو نے پس دودھ دوہا مینے جیسا کہ تھا دوہتا پس لایا مین اونکے واسطے دودھ کا بھرا ہوا دودھ سے پس کھڑا رہا مین اونکے سر کے پاس اس حال مین کہ مکروہ جانا مینے جگانا اونکا اور مکروہ جانا مینے یہ کہ دونمین بچون کو پہلے اوسسے اور بچے روتے اور چلاتے تھے مارے بھوک کے میرے پاؤن کے پاس پس ہی ہا حال میرا اور حال اونکا یعنی مان باپ سوتے تھے اور بچے فریاد کرتے تھے اور مین کھڑا تھا یہان تک کہ ہو گئی فجر پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق مینے کیا یہ محض تیری رضا کی طلب کے لیے پس تو کھولدے واسطے ہمارے اس پتھر مین سے کھولنا کہ دیکھین ہم اوس کشادگی سے آسمان کو پس کھول دیا اللہ تعالی نے واسطے اونکے یہان تک کہ دیکھا اونھون نے آسمان ف گویا اوس قوم کی شریعت مین حق نفقے کا مان باپ پر مقدم تھا اولاد کے حق سے یا برابر تھا اور یہ شخص مقدم کرتا تھا مان باپ کو ح کہا دوسرے شخص نے یا الٰہی تحقیق تھی میرے چچا کی بیٹی کہ چاہتا تھا مین اوسکو جیسا مانند بہت چاہنے مردون کے عورتون کو پس طلب کیا مینے طرف اوسکے نفس اوسکے کو پس عاجز کیا مینے اوسکی محبت کرنے کی اوز بھیجا کسیکو اوسکے بلانے کے لیے پس انکار کیا اوسنے یہان تک کہ لاؤن مین اوسکے پاس

سو دینار پس کسب و کام کیا مینے یہان تک کہ بہم پونہچائے مینے سو دینار پس ملا مین اوس سے ساتھ اون دینارون کے پس جبکہ بیٹھا مین درمیان دونون پانون اوسکے کے یعنی اجماع کے لیے کہا اوسنے ای بندے خدا کے ڈر اللہ سے اور نہ کھول تو مہر امانت کو یعنی ازالۂ بکارت کر بغیر نکاح کے پس اوٹھ کھڑا رہا مین اوس سے یعنی بسبب خوف خدا کے چھوڑ دیا مینے اوسکو یا الٰہی اگر جانتا ہی تو کہ تحقیق کیا مینے یہ واسطے طلب رضامندی تیری کے تو کھولدے ہمارے لیے اس تیہر سے پس کھولی واسطے اونکے اللہ تعالیٰ نے اور کشادگی + اور کہا تیسرے نے یا الٰہی تحقیق مینے مزدوری کو لگایا تھا ایک مزدور بدلے فرق[۱] چانول کے پس جب کر چکا وہ کام اپنا کہا دے مجکو حق میرا پس پیش کیا مینے اوسپر حق اوسکا یعنی دینے لگا اوسکو حق اوسکا پس چھوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوس سے پس ہمیشہ رہا مین زراعت کرتا اون چانولون کی یہانتک جمع کیے مینے اوس سے یعنی حاصل زراعت سے بیل اور چرانے والے اونکے پس آیا میرے پاس مزدور یعنی بعد ایک مدت کے اور کہا ڈر خدا سے اور نہ ظلم کر مجپر اور دے مجکو حق میرا پس کہا مینے جاتو طرف ان بیلون کے اور انکے چرانے والون کے کہ حق تیرا ہی پس کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور نہ ہنسی کر مجسے پس کہا مینے تحقیق مین نہین ہنسی کرتا تجسے پس لے تو ان بیلون کو اور انکے چرانے والون کو پس لیا اوسنے اونکو اور لے گیا سب کو پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق کیا مینے یہ واسطے طلب رضا تیری کے تو کھولدے پتھر کو کہ باقی رہا ہی پس کھولدیا اللہ نے اون سب سے[۲] نقل کی بخاری و مسلم نے + ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کے سختی ہو کرب کی حالت مین اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے دعا اونکی قبول کی اس سبب سے اور آنحضرت نے اوسکو اوس قوم سے بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کے بیان فرمایا اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمین ہی فضیلت سلوک کرنے کی مان باپ سے اور ترجیح دینی اونکو سب اہل اولاد پر اور احتراز کرنا اونکی تکلیف و مشقت سے اور مدنظر رکھنا اونکے راحت و آرام کو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا سوتے کو مکروہ ہی خصوصاً جگہ ادب و تعظیم کے مگر واسطے نماز کے وقت فوت ہونے فرض کے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ راحت نیند کی لذیذ اور خوش آیند زیادہ ہی کھانے سے اور معلوم ہوئی اوس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنے نفس کی محرمات سے خصوصاً وقت قدرت کے اور نہونے مانع کے اور نہونے خواہش نفس کے خصوصاً بیچ شہوت ستر کے کہ زور و شعر اوسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہی عقل پر اور مشکل ترین حالات ہی مرد پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف کرنا غیر کے مال مین بغیر اوسکے اذن کے جائز ہی اگر اجازت دے بعد اوسکے جیسے کہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف کرنا فضولی کا جائز اور موقوف ہی مالک کی اجازت پر اور بعد اجازت اوسکی کے نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا کہ امور نیک اور ادائے امانت اور خوش معاملگی بہتر اور پونہچانے والے ہین قرب و کرامت کو نزدیک حق تعالیٰ کے اور معلوم ہوا کہ دعا بندے کی بعد از وقوع بلا کے مقبول[۳] ہی اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی تنگی محنت و ابتلا سے ہی اور معلوم ہوا کہ کرامت اولیا کی حق ہی جیسے کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی + آیا حاجہ صحابی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا مینے یہ کہ جہاد کو جاؤن مین اور تحقیق آیا ہون مین کہ مشورہ کرون آپسے پس فرمایا کیا ہی واسطے تیرے مان کہا ہان فرمایا لازم پکڑ تو اوسکو اسلیے کہ تحقیق بہشت نزدیک پانون اوسکے کے ہی + ف یعنی مان کے پانون پاس رہ اور خدمت اوسکی کر کہ باعث داخل ہونے بہشت کی ہی اور یہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سے کہ حکم کیا ساتھ اوسکے اولاد کو وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ + یعنی اور پست کر اونکے لیے بازو ذلت کا بسبب رحمت کے + ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا حق ہی ماں باپ کا اوپر اولاد اونکی کے فرمایا وہ دونون جنت ہین تیری اور دوزخ ہین تیری + ف یعنی حق ماں باپ کا رضا اونکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونے کی بہشت مین اور نکرنا نافرمانی کا کہ باعث ہی داخل ہونے کی دوزخ مین + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ کہ مرتے ہین ماں باپ اوسکے پاس ایک اونمین سے اس حال مین کہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ اپنے کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطے اونکے اور استغفار کرتا واسطے اونکے یہان تک کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار + ف یعنی دعا و استغفار فرزند کی والدین کے لیے بعد از مرنے اونکے کے فائدہ کرتا ہی

[۱] فرق ساقط از اصل و مترجم ز
[۲] کہ نام ہی ایک پیمانہ کا میرے نزدیک دو من کا ہوتا ہی واللہ اعلم
[۳] یعنی خاص اوس دعا مین کہ ذکر کیا اوسمین اسم اوس بندے کا یا اوسکے اولاد کا اور اسکے مانند اگر دعا غیر کے لیے ہو تو اجابت اوسکی موقوف ہی اوپر اسکے کہ دعا کرے واسطے اوسکے بھی

کہ اگر ناراض گئے ہون تو بھی حق تعالی اونکو راضی کردیگا اوسسے اور لکھیگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی کرنے والون کے ساتھ ماں باپ کے اور رضا جویون اونکے ✽ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اس حال مین کہ فرمان برداری کرنے والا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنے کے یعنی حق اونکا ادا کرتا ہی صبح کرتا ہی اس حال مین کہ ثابت ہین اوسکے لیے دو دروازے کھلے ہوئے بہشت سے اور اگر ہو ایک ماں باپ سے یعنی اطاعت کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کرے اس حال مین کہ نافرمانی کرنے والا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ کے صبح کرتا ہی اس حال مین کہ کھلے ہین اوسکے لیے دو دروازے دوزخ سے اور اگر ہی ایک ماں باپ سے یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی یعنی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت ومعصیت والدین کی بموجب فرمودہ حق کے ہی حقیقت مین طاعت ومعصیت اللہ تعالی کی ہی کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اوسکے اوسپر ظلم کرین فرمایا اگرچہ ظلم کرین اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر

ف ✽ تین بار فرمایا واسطے تاکید ومبالغے کے اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ مین ہی نہ دینیہ مین اسلیے کہ فرمان برداری ماں باپ کی اگر مخالف دین کے ہو تو روا نہین ✽ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی فرزند نیکی کرنے والا ماں باپ سے کہ دیکھے طرف ماں باپ اپنے کے یعنی ایک کے اون دونون مین سے دیکھنا محبت وشفقت کا مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے بدلے ہر دیکھنے کے حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نے اور اگرچہ دیکھے ہر روز سو بار فرمایا ہان اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی اوس چیز سے کہ تمھارے گمان مین ہی کہ کیونکر لکھا جاویگا عوض ہر نظر کے حج مقبول ✽ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام گناہ یعنی سوائے شرک کے بخشتا ہی اللہ تعالی اونمین سے جو چاہتا ہی مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہی ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو بیچ زندگانی دنیا کے پہلے مرنے کے ✽ ف ✽ یعنی بیچ زندگانی نافرمانی کرنے والے کے پہلے مرنے اوسکے کے اور ممکن ہی یہ کہ ہو تدبیر بیچ زندگانی والدین کے پہلے مرنے اونکے کے اور ہر صورت عذاب آخرت کی بھی باقی رہیگا پھر احتمال ہی یہ کہ ہون بیچ حکم اونکے کے تمام حقوق نفسون سے اسلیے کہ مثل اس وعید کے وارد ہوا ہی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کے بھی اور یہ نہایت شدید وغلیظ ہی اور نافرمانی ماں باپ کے ✽ ✽ یہ حدیثین مشکوۃ شریف مین ہین اب بعد سننے فضائل خدمت گذاری والدین اور حقوق اونکے کے سننا چاہیے کہ ہر آیت کریمہ سے بزرگی اور فضیلت حضرت ابوبکر صدیق اور اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی بھی معلوم ہوئی کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا اونکے حق مین اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ الخ یعنی یہ لوگ وہ ہین کہ قبول کرتے ہین ہم اچھے عمل اونکے اور درگذرتے ہین ہم اونکی برائیون سے اور داخل کرینگے اونکو اہل بہشت مین موافق وعدے سچے کے کہ وعدہ دیے جاتے تھے انتہی ✽ بھلا اب خیال کرنا چاہیے کہ جنکو اللہ تعالی صریح جنتی فرماوے اونکو جو اشقیا بُرا اور دوزخی جانین کیا سال ہوتا ہی اوسکا اور اونکو کیونکر مسلمان کہیے اب آگے اونکے مقابلے مین ایک اور کافر کا حال بیان ہوتا ہی ✽

وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ وَهُمَا

اور جس شخص نے کہا اپنے ماں باپ کو مین بیزار ہون تم سے کیا مجکو وعدہ دیتے ہو کہ مین نکالا جاؤنگا قبر سے اور گذر چکی ہین اگلی سنگتین مجھسے پہلے اور وہ دونون

يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○

فریاد کرتے ہین اللہ سے کہ ہی خرابی تیری تو ایمان لا بیشک وعدہ اللہ کا سچا ہی پھر کہتا ہی ، سب نقلین ہین پہلون کی ✽

اور اوس شخص نے کہ کہا اپنے باپ ماں سے سنگدل آیا ہو امین بسبب تمھارے کیا وعدہ دیتے ہو مجکو کہ نکالا جاؤنگا مین اور تحقیق گذر گئے ہین طبقے لوگون کے پہلے مجھسے اور وہ دونون فریاد کرتے ہین جناب خدا مین اور کہتے ہین اوسکو ویحک ہی مسلمان ہو تحقیق وعدہ اللہ کا سچا ہی پس کہتا ہی نہین ہی یہ وعدہ مگر کہانیان پہلون کی ✽ تفسیر ✽ مراد اوس شخص سے جنس ہی یعنی جو یہ بات کہے مصداق اس مضمون کا ہوگا اور من بمعنی سے ہی کہ ایک کافر نافرمان ماں باپ کا جسمراد نے والا بعث کا تھا اوسکے حق مین یہ آیت اوتری ہی ✽ اور بعضون نے

ف ✽ فرد الذی الخ یہ تاخیر اور الذی اولا تقدیم القول ✽ مد ✽

کہا کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق مین پہلے اسلام لانے نہونے کے اور یہ قول اہل ہی ذکر کرتا ہی اسکو یہ قول اللہ تعالیٰ کا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ الخ امین معلوم کروادیا اللہ تعالیٰ نے کہ لازم ہوا اوپر کلمہ عذاب کا اور عبدالرحمن افضل مسلمانون مین سے ہین پس نہین ہونگے اوسسے کہ لازم ہوا اوپر کلمہ عذاب کا اور روکرتی ہی اسکو یہ روایت بھی کہ مروان حاکم تھا حجاز پر کہ عامل کیا تھا اوسکو معاویہ بن ابی سفیان نے پس خطبہ پڑھا مروان نے اور شروع کیا ذکر کرنا یزید بن معاویہ کا تو کہ بیعت کرین اوسسے لوگ بعد مرنے باپ اوسکے کے پس کہا عبدالرحمن بن ابی بکر نے کچھ یعنی طعن کیا یزید کے حق مین پس کہا مروان نے کہ پکڑو اوسکو پس داخل ہوئے عبدالرحمن عایشہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین اپنے قادر ہوئے لوگ اوسکے پکڑنے پر پس کہا مروان نے کہ یہ وہی ہے کہ جسکے حق مین اوتری ہی یہ آیت وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ ۔ پس کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے پردے کے پیچھے سے کہ نہین اوتارا اللہ نے ہمارے حق مین کچھ قرآن سے سوائے اسکے کہ اللہ نے اوتارا عذر میرا اور اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے یہ سنکر کہا کہ ای مروان تو عبدالرحمن کو کہتا ہی ایسا اور ایسا جھوٹ بولتا ہی تو واللہ اسکے حق مین نہین اوتری یہ آیت ولیکن اوتری ہی فلانے بیٹے فلانے کے حق مین ایمان لا یعنی اللہ پر اور بعث پر وعدہ اللہ کا یعنی بعث کا سچا ہی ۔ درمنثور ۔ مد

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ

وہ لوگ ہین جن پر ثابت ہوئی بات شامل اور فرقون مین جو گذرے ہین انسے پہلے جنون کے اور آدمیون کے بیشک وہ

كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ○

تھے ٹوٹے مین آنے والے ۔ مو

یہ جماعت وہ ہین کہ ثابت ہوا اوپر وعدہ عذاب کا جلو انسون سے کہ گذر گئے ہین پہلے انسے جنون اور آدمیون سے تحقیق وہ تھے ٹوٹا پانے والے ۔ تفسیر ۔ وعدہ عذاب کا یعنی لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ ۔ مد

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○

اور ہر ایک کے لیے درجے ہین اپنے کیے کا اون سے اور تا پورے دے اونکو کام اونکے اور اوپر ظلم نہوگا ۔ مو

اور ہر ایک کے لیے مرتبے ہین موافق اوس چیز کے کہ عمل کیے اور تو پورا دیوے خدا اونکو بدلا علمون اونکے کا اور وہ ظلم نکیے جاوین ۔ تفسیر ۔ اور ہر ایک کے لیے دونون جنسون ذکر کی گئین سے کہ نیک اور بد ہین مرتبے ہین یعنی جنت والے بھی کئی درجے ہین اور دوزخ والے بھی اسی طرح اپنے اپنے اعمال سے یا یہ معنی ہین کہ ہر ایک کے لیے جنس مومن اور کافر سے درجات ہین پس درجات مومن کے جنت مین عالی ہین اور درجات کافر کے دوزخ مین نیچے ہین ۔ مدجلالین ۔ مو

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ

اور جس دن لائے جاوین گے منکر آگ کے اوپر ضائع کیے تمنے اپنے مزے اپنے دنیا کے جیتے اور اونکو برت کے

بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ

اب آج سزا پاؤگے ذلت کی مار بدلا اوسکا جو تم غرور کرتے تھے ملک مین ناحق

وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ○

اور اوسکا جو تم بیحکمی کرتے تھے ۔ مو

اور اوسدن کہ پیش کیے جاوینگے کافر آگ پر کہا جاویگا آیا ضائع کین تمنے نعمتین اپنی بیچ زندگانی دنیاوی اپنی کے اور بہرہ مند

ہوئے تم ساتھ اونکے پس آج بدلا دیا جاویگا تمکو عذاب خواری کا بسبب اوسکے کہ تکبر کرتے تھے تم زمین مین ناحق اور بسبب اوسکے کہ بدکاری کرتے تھے تم ۔ **تفسیر** ۔ ترجمہ کہتا ہی یعنی حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کہ یہ صورت بتائی ہی حال سعید اور شقی کی پس سعید حق تعالیٰ کا اور حق مان باپ کا بجالاتا ہی اور ہر طرح کی شریعت محفوظ ہوتا ہی اور تمام امور مین حق تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہی اور شقی جمع کرتا ہی دسیان کفر اور نافرمانی والدین کے اور انکار رسالت کے اور صورت سعید کی منطبق ہی حضرت ابوبکر صدیق رض پر اور اور ونپر بھی واللہ اعلم انتہی ۔ مراد کافرون کے پیش لانے سے آگ پر عذاب کرنا اونکا ہی ساتھ آگ کے اور بعضون نے کہا کہ مراد پیش لانا آگ کا ہی اونپر ضائع کین تمنے یعنی نہین لکھا گیا تمھارے لیے حصہ نعمتون سے مگر جو کچھ کہ پونہچے تم اوسکو دنیا اپنی مین اور تحقیق لے گئے تم اوسکو اپنی دنیا مین اور لے لیا تمنے اوسکو پورا پس نہین باقی رہا تمھارے لیے کچھ اونسے بعد پورا لینکے حصے اپنے کے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہی کہ لو شئت لکنت اطیبکم طعاما و احسنکم لباسا و لکنی استبقی طیباتی ۔ یعنی اگر مین چاہتا تو بہت اچھے کھانے کھاتا بنسبت تمھارے اور بہت اچھے کپڑے پہنتا بنسبت تمھارے ولیکن مین چاہتا ہون کہ باقی رکھون نعمتین اپنی انتہی یہ مضمون تفسیر مدارک کا ہی اور تفسیر معالم مین لکھا ہی کہ جب سرزنش کی اللہ تعالیٰ نے کافرون کو بسبب فائدہ اوٹھانے کے طیبات یعنی نعمتون سے دنیا مین اختیار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اونکے صحابہ اور اور اچھے لوگون نے پرہیز کرنا تا نہ تو سے دنیا مین بہید تو اب آخرت کے چنانچہ منقول ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ گیا حاضر ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ آپ لیٹے ہوئے تھے کھری چارپائی پر تحقیق نشان دالدیے تھے چارپائی نے آپکے پہلوے مبارک مین رکھے ہوئے تھے تکیہ چمڑے کا کہ بھرا اوسکا پوست خرما کا تھا پس عرض کیا سینے کہ یا رسول اللہ دعا کر واللہ سے پس فراخی کرے آپکی امت پر کیونکہ فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی اونپر حال انکہ وہ نہین عبادت کرتے اللہ کی پس فرمایا آنحضرت نے کیا اسی فکر مین ہی تو اے بیٹے خطاب کے یہ قوم ہین کہ جلدی دی گئین اونکے لیے لذتین اونکی زندگانی دنیا مین اور ایک روایت مین ہی کہ کیا نہین راضی ہی تو یہ کہ ہووے اونکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت اور عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نہین سیر ہوے حضرت محمد کے گھر کے لوگ جو کی روٹی سے دو دن پے در پے یہان تلک کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ بھی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تحقیق آتا تھا ہمپر مہینا کہ نہین جلاتے تھے ہم اوسمین آگ اور نہین ہوتا تھا ہمارے لیے گر پانی اور کھجور غیر اسکے کہ جزا دے خدا انصار کی بیبیون کو اکثر بطریق تحفے کے بھیجتین تھین ہمارے لیے کچھ دودھ اور ابن عباس رض نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کئی کئی راتین گذارتے تھے خالی پیٹ اور آپکے گھر کے لوگ نہین پاتے تھے کھانا رات کا اور تھی اکثر روٹی آپ کی روٹی جو کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تحقیق ڈرایا گیا مین اللہ کی راہ مین اور نہین ڈرایا گیا کوئی یعنی میرے برابر اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا مین اللہ کی راہ مین اور نہین ایذا دیا گیا کوئی یعنی میرے برابر اور البتہ تحقیق آئے مجھپر تیس رات دن اس حال مین کہ نہین تھا میرے لیے اور بلال کے لیے طعام کہ کھاوے صاحب جگر کا یعنی جاندار مگر کچھ تھوڑا سا کہ ڈھانپے اوسکو بغل بلال کی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دیکھے مینے ستر صحابی صفے والے کہ نہین تھا اونمین سے کوئی شخص کہ اوسپر چادر ہو اور تہبند یا فقط تہبند تھا اور یا فقط کملی تحقیق باندھتے تھے گردنون اپنی مین پس بعضی اونمین سے تھی کہ پہونچتی آدھی پنڈلی تک اور بعضی اونمین سے وہ تھی کہ پہونچتی ٹخنون تک پس اکھٹا کرتا اوسکو اپنے ہاتھ سے واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ معلوم ہو ستر اوسکا اور آیا ہی کہ عبدالرحمن بن عوف صحابی کے آگے لایا گیا کھانا جبکہ شام کو اور تھے وہ روزے سے یعنی دن کو پس کہا کہ قتل کیے گئے مصعب بن عمیر کہ وہ بھی ایک صحابی تھے اور وہ بہتر تھے مجھسے پس کفنائے گئے اپنی چادر مین کہ وہ ایسی تھی اگر ڈھانکا جاتا سر اونکا کھل جاتے پانون اونکے اور اگر ڈھانکے جاتے پانون اونکے کھل جاتا سر اونکا اور گمان کرتا ہون مین عبدالرحمن کو کہ کہا اور قتل کیے گئے حمزہ اور وہ بہتر تھے مجھسے پھر فراخی کی گئی ہمارے لیے دنیا سے جو کچھ کہ فراخی کی گئی یا کہا عبدالرحمن نے کہ دیے گئے ہم دنیا سے جو کچھ کہ دیے گئے

اور تحقیق ڈرتے ہیں ہم یہ کہ ہوں نیکیاں ہماری جلدی کی گئیں یعنی اونکے بدلے میں ہمیں یہ نعمتیں ملگئیں ہوں پھر شروع کیا عبدالرحمن نے رونا یہاں تک کہ چھوڑ دیا کھانا اور نہ چکھا اوسکو اور عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ جابر رضی اللہ عنہ گوشت مول لے کر اپنے ہاتھ میں لیے جاتے ہیں پوچھا کہ یہ کیا ہے جابر نے کہا کہ دل چاہا تھا میرا گوشت کھانے کو پس خریدا اسنے اوسکو پس کہا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ کیا جب دل چاہتا ہو تیرا کسی چیز کو ای جابر خریدتا ہو تو اوسکو کیا نہیں ڈرتا ہو تو اس آیت سے اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا اور پانی مانگا ایک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پس حاضر کیا گیا پانی ملا ہوا شہد کا پس کہا کہ تحقیق یہ خوب ہے لیکن میںنے سنا ہے اللہ عزوجل کو کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کے خواہشوں اونکی کا پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا یعنی لے گئے تم خواہشیں اپنی بیچ زندگانی دنیا اپنی کے اور فائدہ اوٹھایا تمنے ساتھ اونکے پس ڈرتا ہوں یہ کہ ہووین ثواب نیکیوں ہماری کے جلدی دیے گئے بواسطے ہمارے پس بیاوہ ف یعنی جیسے کافروں کو اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ تم دنیا ہی میں فائدہ اوٹھا چکے ہو تو ڈرتا ہوں کہ مجکو بھی عوض نیکیوں کے یہ نعمتیں یہاں ملیں اور وہاں کے ثواب سے محروم رہوں ۔ اور قوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتے تو سب کے بعد اپنے اہل بیت میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کو آتے اور جب سفر سے آتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کو آتے پس ایکبار جو آئے اونکے ہاں پس نا گہان دیکھا ایک پردہ ٹاٹ کا اوننکے دروازے پر اور دیکھے حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ میں دو کڑے چاندی کے پس پھر گئے حضرت اور تشریف نہ لائے اونکے گھر میں پس جب دیکھا یہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے گمان کیا کہ بلاشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آئے اونکے پاس بسبب اوس چیز کے کہ دیکھی پس پھاڑ ڈالا اونھوں نے پردہ اور اوتار ڈالے کڑے صاحبزادوں کے ہاتھوں میں سے پھر کاٹ ڈالے وہ کڑے پس رونے لگے صاحبزادے پس تقسیم کر دیے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ دونوں کو پس گئے دونوں صاحبزادے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتے ہوئے پس لیے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں سے اور فرمایا ای ثوبان لیجا اس زیور کو طرف بنی فلاں کے یعنی نام لیا ایک شخص کا اپنے اقربا میں سے کہ مدینے میں رہتے تھے اور مول لے واسطے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ایک ہار عصب کا اور دو کڑے ہاتھی دانت کے اسلیے کہ یہ اہل بیت میرے ہیں اور میں نہیں دوست رکھتا یہ کہ کھاویں یعنی برتیں وہ طیبات یعنی نعمتیں اپنی بیچ زندگانی دنیا اپنی کے تمام ہوا مضمون سوال کا اور شکوہ میں ہے کہ کہا ابو طلحہ نے کہ شکوہ لائے ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک کا پس کھول کر دکھائے ہمنے پیٹوں اپنے سے ایک ایک پتھر یعنی ہر ایک نے پیٹ کھول کر پتھر کہ بسبب بھوک کے باندھے تھے دکھائے پس کھول کر دکھائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ اپنے سے دو پتھر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ یعنی بچا تو اپنے تئیں چین سے اسلیے کہ تحقیق بندے اللہ کے نہیں ہوتے ہیں چین سے اور فرمایا کہ جو کوئی راضی ہوا اللہ سے ساتھ تھوڑے رزق کے راضی ہوتا ہے اللہ اوس سے ساتھ تھوڑے عمل کے اور ابو ہریرہ گذرے ایک قوم پر کہ آگے اونکے رکھی تھی ایک بکری بریان پس بلایا اونھوں نے ابو ہریرہ کو پس انکار کیا اونھوں نے کھانے سے اور کہا کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اس حال میں کہ نہیں سیر ہوئے جو کی روٹی سے اور فرمایا رشک مت لیجا فاجر پر ساتھ نعمت کے کیونکہ تحقیق تو نہیں جانتا اوس چیز کو کہ وہ ملنے والا ہے بندہ مرنے اپنے کے تحقیق اوسکے لیے اللہ کے پاس مارنے والا ہے کہ نہیں مرنے کا یعنی آگ اور فرمایا کہ جب دوست رکھتا ہے اللہ ایک بندے کو روکتا ہے اوسکو دنیا سے جیسے کہ روکتا ہے ایک تم میں کا روکتا ہے بیمار اپنے کو یعنی استسقا والے کو پانی سے اور فرمایا دو چیز ہیں کہ برا جانتا ہے اونکو ابن آدم برا جانتا ہے موت کو اور موت بہتر ہے مومن کے لیے فتنے سے اور برا جانتا ہے کمی مال کو اور کمی مال کی باعث کمی حساب کی ہے اور آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا نصیحت کر مجکو اور مختصر کر پس فرمایا جب کھڑا ہووے تو نماز اپنی میں پس پڑھ نماز رخصت کرنے والا۔ یعنی

مانند نماز اوس شخص کے کہ چھوڑنے والا ہی ماسوی اللہ کو یعنی خلق کو اور نبول وہ بات کہ مذکر ہے تو اوس سے کل کو یعنی قیامت کو اپنے بیٹے کے آگے اور قصد کرنا سیدی کا اور چیز ہے کہ لوگوں کے ہاتھ مین ہو یعنی طلب مال کی کر آوے فرمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ یعنی پس جسکو چاہا ہے اللہ کہ راہ دکھاوے اوسکو کھولتا ہی سینہ اوسکا اسلام کے لیے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نور جب داخل ہوتا ہی سینے مین کھل جاتا ہی وہ یعنی نفس قبول کرتا ہی اوسکو اور صاف ہو جاتا ہی بُری باتون سے پس عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا واسطے اس حالت کے علامت ہی کہ پہچانی جاوے ساتھ اوسکے فرمایا تجافی جو رہونا گھر غرور سے یعنی دنیا سے اور رجوع کرنا طرف گھر ہمیشگی کے اور مستعد ہونا موت کے لیے پہلے اوترنے اوسکے کے اور کہا ام درداء نے کہ کہا ہمنے ابی درداء سے کیا ہی تجکو کہ نہین مانگتا تو حضرت سے جیسا کہ مانگتا ہی فلانا پس کہا اونھون نے کہ اسلیے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق آگے تمہارے گھاٹی سخت ہی یعنی موت قبر حشر نہین گذرتے اوس سے بوجھل پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہوؤن مین اوس گھاٹی کے لیے انتہی ✦ **نکتہ** ✦ ایک محقق کہتا ہی کہ آیت وَقَيَّضْنَا سے یہان تک اشارہ ہی اسپر کہ سالک کو متصف ہونے ساتھ اخلاق حمیدہ کے اور ادا کرنے حقوق شرعیہ کے سے چارہ نہین ہی بدون اسکے در بصلاح اور انابت کو نہین پہونچتا ہی اور لائق وارد ہونے الہام الٰہی کے نہین ہوتا ہی اور یہ وقت تمام ہونے نہایت ولایت احدیت نبوت اور اکمال اوسکے کا بعد چالیس برس کے ہی اور جسکو کہ متصف ساتھ اوس صفت کے نہوے اور متوجہ الی اللہ نہوا اور منہمک بیچ ازتون اور شہوتون نفس اور دنیا کی کے ہو تو عذاب کیا جاویگا وہ آگ طرد اور حرمان مین اور اسی طرف ہے کہ رسول علیہ السلام اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور اولیا نے اجتناب لذتون دنیا کی سے اختیار کیا ہی تو قرب الٰہی کو اور درجات جنت کو پہونچے ✦ **تنبیہ** ✦ غور کرو بھائیو ان اضامین مین اور اختیار کرو زہد کو اور بچو ابلیس نفس وسوسے کے حال سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ابلیس آگے تیرے ہی اور نفس دائین تیرے اور ہوی یعنی خواہش نفسانی بائین تیرے اور دنیا پیچھے تیرے اور اعضا گرد تیرے اور جبار اوپر تیرے پس ابلیس بلاتا ہی تجکو دین کے ترک کرنے کی طرف اور نفس بلاتا ہی تجکو معصیت کی طرف اور ہوی بلاتی ہی تجکو شہوات کی طرف اور دنیا بلاتی ہی تجکو اسکی طرف کہ ترجیح دیوے تو اوسکو آخرت پر اور اعضا بلاتے ہین تجکو ذنوب کی طرف اور جبار بلاتا ہی تجکو جنت اور مغفرت کی طرف جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ یعنی یہ کفار بلاتے ہین آگ کی طرف اور اللہ تعالی بلاتا ہی جنت اور مغفرت کی طرف پس جسنے کہا مانا ابلیس کا چھوڑا اوسنے حمد اللہ تعالی اور جسنے کہا مانا نفس کا گئی گذری ہوئی اوسنے روح اور جسنے کہا مانا ہوی کا جاتی رہی اوسنے عقل اور جسنے کہا مانا دنیا کا جاتی رہی اوسنے آخرت اور جسنے کہا مانا اعضا کا گئی گذری رہی اوسنے جنت اور جسنے کہا مانا اللہ تعالی کا گئیں اوسنے ساری برائیان اور پہونچا ساری بھلائیون کو ✦ **عنکبوت** ✦ پنجرگون نے فرمایا ہون دنیا کی مثال دریا کی ہی اور آخرت کی مثال کنارے کی ہی اور تقوے کی مثال کشتی کی ہی جب کشتی مضبوط ہوگی تو سب باتین درست ہونگی ✦ **بیت** ✦

شب تاریک و بیم موج و گردابی چنین حائل ✦ کجا داند حال ما سبکساران ساحلہا ✦ پس مطلق کفار کا حال بیان فرما کر اب قصہ قوم عاد کا بیان فرماتے ہین کفار مکہ کے سمجھانے کے لیے کہ دیکھو انھون نے اپنے نبی کا کہا نہ مانا آخر کو خراب و ہلاک ہوئے ایسے ہی تم اگر اس نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا نہ مانوگے تو خراب اور ہلاک ہوگے ✦

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ

اور یاد کر عاد کے بھائی کو جب ڈرایا اپنی قوم کو احقاف مین اور گذر چکے تھے ڈرانے والے آگے سے اور پیچھے سے

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ

کہ بندگی نکرو کسکی اللہ کے سوا مین ڈرتا ہون تمپر آفت سے ایک بڑے دن کی

اور یاد کر قوم عاد کے بھائی کو جب ڈرایا اپنی قوم کو سرزمین احقاف میں اور تحقیق گذرے تھے ڈرانے والے آگے سو نہ اوسکے اور پیچھے اوس سے یعنی ہر جانب سے بایں مضمون کہ عبادت نکرو مگر خدا کو تحقیق میں ڈراتا ہوں تمکو عذاب دن بڑے کے سے + **تفسیر** + عاد کے بھائی کو یعنی حضرت ہود علیہ السلام کو اور احقاف جمع حقف کی ہے بمعنی ریت کے تھل کے پس احقاف ایک ریگستان ہے ولایت یمن میں قریب حضرموت کے کہ وہان قوم عاد تھی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ احقاف ایک جنگل ہے درمیان عمان اور مہرہ کے آگے سونہ اوسکے الخ یعنی پہلے ہود سے اور بعد اوسکے آئے تھے رسول ڈرانے والے طرف قوموں اپنی کے ڈراتا ہوں تمکو اگر پوجو گے تم غیر اللہ کو اور معنی ساری آیت کے یہ ہیں اور یاد کر ہود کے ڈرانے کو اپنی قوم کے تئیں ہنگام کا ترک اور عذاب عظیم سے اور بلاشبہ ڈراتے رہے ہیں اور رسول بھی پہلے اوسنے اور پیچھے اوسکے یعنی تمام انبیا ساتھ اپنی اپنی قوم کے مبعوث اور حکم کرنے والے ہوئے ہیں + **مد جلالین** +

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○

بولے کیا تو آیا ہی ہم پاس کہ پھیرے ہمکو ہمارے ٹھاکروں سے سو لے آ ہمپر جو وعدہ دیتا ہی تو اگر ہی تو + **مو**

کہا قوم ہود نے کیا آیا ہی تو سامنے ہمارے تو باز رکھے تو ہمکو ہمارے معبودوں کی پرستش سے پس لا جو کچھ کہ وعدہ دیتا ہی تو ہمکو اگر سچوں سے ہی تو + **تفسیر** + وعدہ دیتا ہی یعنی جلدی عذاب آنے کا شرک کرنے پر تجھوں سے ہو یعنی اپنے وعدے مین + **مد**

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ○

کہا یہ خبر تو اللہ ہی کو ہی اور مین پونہچا دیتا ہون جو کہدیا ہی مجھ ہاتھ لیکن مین دیکھتا ہون تم لوگ + **مو**

کہا ہود نے کہ سوا اسکے نہین کہ علم نزدیک خدا کے ہی اور پونہچاتا ہون مین تمکو وہ چیز کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اوسکے یعنی ڈرانا ولیکن دیکھتا ہون مین کہ تم ایک گروہ ہو کہ نادانی کرتے ہو + **تفسیر** + علم یعنی وہی جانتا ہی کہ کسوقت عذاب آویگا مجکو کچھ علم اوسکا نہین نادانی کرتے ہو کہ جلدی عذاب چاہتے ہو اور یہ نہین جانتے کہ رسول بھیجے گئے ہین ڈرانے والے نہ یہ کہ علم غیب رکھتے ہین اور نہ یہ کہ پوچھین اللہ تعالیٰ سے وہ چیز کہ اذن نہین دیا ہی اوسکے پوچھنے کا + **مد**

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ

پھر جب دیکھا اوسکو ابر سامنے آیا اوڈنکے نالون کے بولے یہ ابر ہی ہمپر برسے گا کوئی نہین وہ جسکی تم نے جلدی کی

بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ

باد ہی جسمین دکھ کی مار ہی اوکھاڑ ڈالتی ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے پھر صبح کو رہ گئے کوئی نظر نہین آتا سوائے اوڈنکے گھروں کے

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ○

یون ہم بدلا دیتے ہین گنہگار لوگون کو + **مو**

پس جب دیکھا اوس عذاب کو بصورت ابر کے متوجہ اونکے میدانون کے پر بولے یہ ابر ہی برسنے والا ہمپر بلکہ حقیقت مین وہ ابر وہ چیز کہ جلدی طلب کرتے تھے تم اوسکو ایک ہوا ہی کہ اوسمین عذاب درد دینے والا ہی تباہ کرے ہر چیز کو ساتھ فرمان پروردگار اپنے کے پس ہوئے اس حال پر کہ دیکھی نہین جاتی تھی کوئی چیز سوا گھرون اونکے کے اسی طرح سزا دیتے ہین ہم گنہگارون کے گروہ کو + **تفسیر** + منقول ہے کہ مینہ نہ برستا تھا قحط سالی تھی پس دیکھا اونھون نے ابر سیاہ کنارہ آسمان مین کہ سامنے آیا اونکے نالون کے پس کہا اونھون نے کہ یہ ابر ہمپر کہ مینہ برساویگا ہمپر اور بڑی خوشیان کین اوسکو دیکھکر پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے بل ھو ما استعجلتم بہ + یعنی نہ ابر مینہ نہین برسانے کا بلکہ یہ وہی عذاب ہی کہ جسکی جلدی کرتے تھے تم پھر تفسیر کی ما استعجلتم بہ کی کہ ہوا ہی جسمین عذاب الیم کہ کثیر ہے اکثر ہے عادی

جانمین اور اموال پس مراد کل شیٔ سے اکثر ہی تعبیر کیا اکثر کو ساتھ کل کے اسی طرح یعنی مثل اسکے سزا دیتے ہین ہم اوسکو کہ جرم کرے مانند جرم انکے اور یہ ڈرانا ہی مشرکین عرب کو ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ گو شہ نشین ہوئے ہود اور ساتھی اونکے ایک جگہ مین نہین پہونچتی تھی اونکو ہوا سوا ایسی ہوا کہ خوشگوار ہوا اونکی جانون کو اور قوم عاد پر اس طرح کی پہونچتی تھی کہ اوڑا لیجاتی تھی اونکو درمیان آسمان زمین کے اور دے مارتی تھی اونکو پتھرون پر ۔ مسئلہ ۔ وہ ہوا دبور یعنی پچھواتھی اول کہ آئی دیکھا عاد نے کہ مواشی اور اونکے مُردونکو کہ باہر گھرونسے تھے اوڑا کر درمیان زمین و آسمان کے لیجاتی ہی مانند پرون کے اون سبھون نے گھرون مین آنکر دروازے بند کر لیے ہوئے حکم الہی سے دروازے اونکے کھول کر تھل ریت کے اونپر لاڈالے سات رات دن اوس ریت کے نیچے رہے اور آہ آہ کی آواز اونکی سنائی دیتی تھی اہلدان جل اللہ نے ہوا کو حکم کیا کہ ریت اونکے اوپر سے دور کر کر بدن اونکے دریا مین ڈال دے پس یونہین کیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا نہین بھیجی اللہ تعالی نے عاد پر ہوا مگر بقدر انگوٹھے سیرے کے کہ یہی اور عایشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جھکر جاتا ہوا کا تو فرماتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ یعنی یا اللہ بلاشبہ مین مانگتا ہون تجسے بھلائی اس ہوا کی اور بھلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی اور بھلائی اوس چیز کی کہ بھیجی گئی ہوا ساتھ اوسکے اور پناہ مانگتا ہون مین اسکی برائی سے اور برائی اوس چیز کی سے کہ اسمین ہی اور برائی اوس چیز کی سے کہ بھیجی گئی ہوا ساتھ اوسکے پھر جب ابر آتا آسمان پر تغیر ہوتا رنگ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور باہر آتے گھر کے اور اندر جاتے اور سامنے آتے اور بیٹھتے پھیرتے پس جب مینہ برستا تو دور ہوتی وہ حالت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس پوچھا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سبب اسکا پس فرمایا شاید کہ یہ ہو جیسا کہ کہا قوم عاد نے ھٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۔ اور روایت ہی حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا نہین دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مونہہ پھاڑ کر ہنستے یہان تک کہ دیکھو مین کو اسطرح صلی اللہ علیہ وسلم کا نہین تھے آپ مگر مسکراتے اور تھے آپ جب دیکھتے ہوا یا ابر پہچانا جاتا نشان اوسکی فکر کا حضرت کے چہرۂ مبارک مین پس کہا مینے یا رسول اللہ لوگ جب دیکھتے ہین ابر کو خوش ہوجاتے ہین باسید اسکے کہ ہو اسمین مینہ اور آپ جب دیکھتے ہین اوسکو تو پہچانی جاتی ہو آپ کے چہرۂ مبارک مین کراہت پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عایشہ کون سی چیز امن مین کرے مجکو اس سے کہ ہوا سمین عذاب بلاشبہ عذاب لائی گئی ایک قوم ساتھ ہوا کے اور بلاشبہ دیکھا اوس قوم نے عذاب پس کہا اونھون نے ھٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا اخیر آیت تک ۔ **معالم ۔ درمنثور ۔ تنبیہ** غور کرنا چاہیے ان روایتون مین کہ انسے معلوم ہوا کہ آدمی کو غافل نہونا چاہیے ہر حال ڈرتا رہے طرح طرح سے اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اِنَّ الْمُؤْمِنَ فِیْ سِتَّۃِ اَنْوَاعٍ مِّنَ الْخَوْفِ اَحَدُھَا اَنَّہٗ تَعَالٰی یَاْخُذُہٗ بِالْاِیْمَانِ بَغْتَۃً وَالثَّانِیْ مِنْ قِبَلِ الْحَفَظَۃِ اَنْ یَّکْتُبُوْا عَلَیْہِ مَا یَغْتَضِحُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالثَّالِثُ مِنْ قِبَلِ الشَّیْطٰنِ اَنْ یُّبْطِلَ عَمَلَہٗ وَالرَّابِعُ مِنْ قِبَلِ مَلَکِ الْمَوْتِ اَنْ یَّاْخُذَہٗ فِیْ غَفْلَۃٍ بَغْتَۃً وَالْخَامِسُ مِنْ قِبَلِ الدُّنْیَا اَنْ یَّتَغَنَّی بِھَا فَتَشْغَلَہٗ عَنِ الْاٰخِرَۃِ وَالسَّادِسُ مِنْ قِبَلِ الْاَھْلِ وَالْعِیَالِ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِھِمْ فَیَشْتَغِلُوْا عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ۔ **مہمات**

وَلَقَدْ مَکَّنّٰھُمْ فِیْمَآ اِنْ مَّکَّنّٰکُمْ فِیْہِ وَجَعَلْنَا لَھُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَۃً فَمَآ اَغْنٰی عَنْھُمْ سَمْعُھُمْ
اور جسنے مقدور دیئے تھے اونکو جو تمکو مقدور نہین دیئے اور اونکو دیئے تھے کان اور آنکھین اور دل پھر کام نہ آئے اونکو کان انکے
وَلَآ اَبْصَارُھُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُھُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ کَانُوْا یَجْحَدُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَحَاقَ بِھِمْ مَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ ۝
نہ آنکھین انکی نہ دل انکے کسی چیز مین کہ تھے اسپر منکر ہوتے اللہ کی باتون سے اور اڑا رہے تھے اوسپر جس بات سے ٹھٹھا کرتے تھے

اور تحقیق جگہ دی ہم نے قوم عاد کو بیچ اوس چیز کے کہ جگہ نہین دی ہی ہم نے تمکو اور بنائے تھے ہم نے قوم عاد کے لیے کان اور آنکھین

اور دل پس دفع نکیا اونسے اونکے کانون نے اور اونکی آنکھون نے اور اونکے دلون نے کسی چیز کو اوسکا انکار کرتے تھے خدا کی نشانیون کا اور گھیر لیا اونکو اوس چیز نے کہ ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے تھے ۔ اور ہمنے مقدور دیے تھے اونکو جو مکو مقدور نہین دیے اور اونکو دیے تھے کان اور آنکھین اور دل پھر کام نہ آئے اونکو کان اونکے نہ آنکھین اونکی نہ دل اونکے کسی چیز مین اسپر کہ تھے منکر ہوتے اللہ کی باتون سے اور اولٹ پڑی اونپر جس بات سے ٹھٹھا کرتے تھے ۔ **تفسیر** ۔ اونکو دل اور کان اور آنکھ دیے تھے یعنی دنیا کے کام مین عقلمند تھے وہ عقل کام نہ آئی **موضح** ۔ گھہرہ دی تھی ہمنے الخ یعنی اونکو جو قوت بدن اور طول عمر اور کثرت مال کی دی تھی وہ تمکو نہین دی اور کان الخ یعنی آلات ادراک وفہم کے دیے تھے تا دلیلین توحید حق کی دیکھین اور کلمات اوسکے سنین اور سمجھین چونکہ نہ سمجھے ہلاک کیا ہمنے اونکو باوجود اوس قوت بدنون اور طول عمر اور کثرت مال اونکی کے پس ہلاک کرنا تمہارا اے قریش کہ منسبت اونکے بہت ضعیف ہو کیا دشوار ہی پس ڈرو اور ایمان لاؤ اور گھیر لیا اونکو الخ یعنی سزا اونکے ٹھٹھے کی اونپر وتری کہ معذب ہوئے اور یہ تہدید ہی کفار مکہ کے لیے پھر زیادہ کی تہدید اونکی ساتھ قول پاک اپنے **وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا** الخ کے **بحر** **مر** **معا**

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○

ہم کھپا چکے ہین جتنی تمھارے آس پاس ہین بستیان اور پھیر پھیر سنائین اونکو باتین شاید وہ پھر آوین **بمق**

اور تحقیق ہلاک کیے ہمنے جو کچھ کہ گرد تمھارے ہین گانون سے اور طرح طرح بیان کین ہمنے نشانیان ہو کہ وہ پھرین **قمی** اور ہم کھپا چکے ہین جتنی تمھارے آس پاس ہین بستیان اور پھیر پھیر سنائین اونکو باتین شاید وہ پھرین **موضح** **تفسیر** گرد تمھارے ہین یا اہل مکہ کے گانون سے یعنی بستیان ثمود کی اور قوم لوط کی اور مانند انکے کے اور مراد بستی والے ہین اسی لیے فرمایا **وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ** یعنی بار بار بیان کین ہمنے اونپر دلیلین اور طرح طرح کی عبرتین تا کہ پھرین کفر و سرکشی سے طرف ایمان کے پس نہ پھرے وہ پس ہلاک کیا ہمنے اونکو **مل** **معا**

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○

پھر کیون نہ مدد پہنچی اونکی جنکو پکڑا تھا اللہ سے ورے درجہ پانے کو پوجنا کوئی نہین گم ہوئے اونسے اور یہی جھوٹھ تھا اونکا اور جو باندھتے تھے **موضح**

پس کیون نہ مدد کی اونکی اونھون نے کہ معبود پکڑے تھے سوا خدا کے قرب خدا ڈھونڈھتے ہوئے بلکہ گم ہوئے وہ اونکی نظر سے اور یہی ہی جھوٹھ اونکا اور جو کچھ کہ افترا کرتے تھے **قمی** **تفسیر** اونھون نے الخ یعنی بتون نے کہ معبود ٹھہرایا تھا اونکو اور شفیع قرب خدا ڈھونڈھتے تھے ساتھ اونکے کہ کہتے تھے **هٰٓؤُلَاۗءِ شُفَعَاۗؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ** یعنی یہ سفارشی ہمارے ہین نزدیک اللہ کے کیون نہ مدد کی اونکی گم ہوئے یعنی غائب ہوئے اونکی مدد کرنے سے اور یہی ہی جھوٹھ یعنی نہ مذکر نا معبودونکا اور غائب ہونا اونکا مدد سے یہی ہی اثر اونکے جھوٹھ کا کہ وہ معبود پکڑنا بتون کا ہی اور ثمرہ شرک اونکے کا اور افترا اونکے کا اللہ پر جھوٹ کا **تنکتہ** ایک محقق کہتا ہی کہ آیت **وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ** سے یہان تک اشارہ ہی ساتھ اسکے کہ جو روگردانی کرین توحید سے اور حق کی عبادت سے انجام کار اونکا یہی ہی کہ ہلاک ہون جسم اور دین اونکے اور ہر چیز قسم دنیا اور لذتون سے کہ محبوب اور خوش کرنے والی اونکی ہی وہی سبب عذاب و ہلاکت کی ہی اور الہہ باطلہ اونکے قسم قوی اور نفوس سے اور ہمنشین بدمد اونکی نہین کر سکتے **بحر** **بیت** اشکہا یم رفتہ در گلوز نجیر شد ۔ طفل دامن گیر ما آخر گریبان گیر شد **تنبیہ** ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اگلون کے احوال سنکر ڈرے

خدا سے اور نصیحت پکڑے جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ + یعنی نیکبخت وہ ہے کہ غیر کو دیکھکر نصیحت پکڑے یعنی جسکو بُری اور عیب کی بات کرتے دیکھے آپ نکرے اور جسکو اچھی بات کرتے دیکھے آپ بھی کرنے لگے حاصل کہ اقتضائے عقل یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کو پہچانے اور اوسکی اطاعت کرے اور اوسکی شان قہاری سے ڈرے اور شیطان کا کہنا نہ مانے اور دولت اسلام کو غنیمت جانے کیا خوب فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مَنْ جَمَعَ سِتَّۃَ خِصَالٍ لَمْ یَدَعِ الْجَنَّۃَ طَلَبًا وَّلَا لِلنَّارِ مَرَبًّا اَوَّلُہَا مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ تَعَالٰی فَاَطَاعَہٗ وَمَنْ عَرَفَ الشَّیْطٰنَ فَعَصَاہُ وَمَنْ عَرَفَ الْاٰخِرَۃَ فَطَلَبَہَا وَمَنْ عَرَفَ الدُّنْیَا فَرَفَضَہَا وَمَنْ عَرَفَ الْحَقَّ فَاتَّبَعَہٗ وَمَنْ عَرَفَ الْبَاطِلَ فَاتَّقَاہُ + یعنی جسنے جمع کین چھ خصلتیں خوب طلب کیا جنت کو اور بہت بھاگا دوزخ سے اول تو جسنے پہچانا اللہ تعالیٰ کو پس فرمانبرداری کی اوسکی اور جسنے پہچانا شیطان کو پس نافرمانی کی اوسکی اور جسنے پہچانا آخرت کو پس طلب کیا اوسکو اور جسنے پہچانا دنیا کو پس ترک کیا اوسکو اور جسنے پہچانا حق کو پس پیروی کی اوسکی اور جسنے پہچانا باطل کو پس بچا اوس سے ۱۲ اور فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اَلنَّعِیْمُ سُنَّۃُ الْاِسْلَامِ وَالْفَرْحُ اَنْ وَّجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْعَافِیَۃُ وَالسَّتْرُ مِنَ الْعُیُوْبِ وَالْغِنٰی عَنِ النَّاسِ + یعنی نعمتیں مجھپر ہیں اسلام اور قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عافیت اور پردہ پوشی عیبوں سے اور بے پروائی لوگوں سے + **منبہات** + اب آگے اور طرح سے سمجھانا شروع کیا کفار کو آنحضرتؐ کی طرف خطاب فرماکر کہ دیکھو قرآن کو جنوں نے بھی سنکر ہدایت پائی تم کفار ایسے غبی ہو کہ تمکو کچھ مفید نہیں +

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْہُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا

اور جب متوجہ کردیے ہمنے تیری طرف کئے لوگ جنوں میں سے سننے لگے قرآن پھر جب وہان پہنچے بولے چپ رہو پھر جب

قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِہِمْ مُّنْذِرِیْنَ

تمام ہوا اٹھ گئے اپنی قوم کو ڈر سناتے + **موضح**

اور یاد کر جب متوجہ کیا ہمنے طرف تیری ایک جماعت کو جن سے سننے لگے قرآن پس جب حاضر ہوئے لگے پیغمبر کے آپسمیں کہنے لگے خاموش رہو پس جب تمام کیا گیا پھرے طرف قوم اپنی کے ڈراتے ہوئے + **فتح** + اور جب متوجہ کردیے ہمنے تیری طرف کتنے لوگ جنوں میں سے سننے لگے قرآن پھر جب وہان پہنچے بولے چپ رہو پھر جب تمام ہوا اٹھ گئے اپنی قوم کو ڈر سناتے + **تفسیر** + حضرت نکلتے تھے حج کے دنوں میں شہر مکہ سے باہر نماز صبح پڑھنے کے اپنے یاروں کے ساتھ اوسوقت کتنے جن سن گئے اور مسلمان ہوئے اور اپنی قوم کو جاکر سمجھایا اس بار حضرت سے نہیں ملے پھر بہت لوگ مسلمان ہوکر ایک رات مکے سے باہر آئے حضرت اکیلے باہر گئے سنے قرآن سیکھا اور جن فیصل کیا سورۂ جن میں اونکی باتیں مفصل مذکور ہیں اور جسسے حضرت کو وحی آئی تب سے جنوں پر خبر آسمان سے بند ہوئی اونکو سبب معلوم تھا قرآن جب سنا تو جانا اوسکا نزول ہوتا ہے اس سے خبر بند کی ہے + **موضح** + خاموش رہو سنو اور تمام کیا گیا یعنی فارغ ہوئے آنحضرتؐ قرآن پڑھنے سے ڈراتے ہوئے یعنی اپنی قوم کو عذاب سے اگر ایمان نہ لاویں روایت کیا گیا ہے کہ جن جو پہلے سے سنا کرتے تھے احکام الٰہی آسمان پر جاکر پس جب گھبرانی ہونے لگی آسمان پر اور پھینکے جانے لگے اونپر شہاب یعنی شعلے کہا اونھوں نے آپسمیں کہ نہیں ہے یہ مگر بسبب کسی امر عظیم کے کہ حادث ہوا ہے پس اوٹھے اونمیں سے سات نفر یا تو نصیبین کے ہے یا نینوا کے ہے کہ اونمیں روایہ بھی تھا کہ نام ہے ابلیس کے بیٹے کا پس چلے وہان تک کہ پہنچے وہ تہامہ میں پھر آئے طرف وادی نخلہ کے پس پایا اونھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اصحابہ کہ آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھتے تھے آدھی رات کو یا صبح کی نماز پڑھتے تھے پس سُنی اونھوں نے قرأت آپکی اور سعید

بن جبیر سے منقول ہی کہ نہین پڑھا قرآن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنون پر اور نہ دیکھا اونکو بجز اسکے کہ پڑھ رہے تھے اپنی نماز مین پس گذرے جن حضرتؐ پر اور ٹھہر کر سننے لگے اور حضرتؐ کو خبر نہین تھی اسکی پس خبر دی آپ کو اللہ تعالی نے اونکے سننے کی اور بعضون نے کہا کہ حکم کیا تھا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو یہ کہ ڈراوین جنون کو اور پڑھین اونپر قرآن پھر متوجہ کیا اللہ تعالی نے طرف حضرتؐ کے ایک جماعت کو انمین سے پس فرمایا آپ نے یعنی صحابہ سے کہ مین حکم کیا گیا ہون یہ کہ پڑھون مین یعنی قرآن جنون پر آج کی رات پس کون ساتھ چلتا ہی میرے فرمایا یہ تین بار پس چپ رہے سب سوائے عبداللہ بن مسعودؓ کے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہ نہین حاضر ہوا حضرتؐ کے ساتھ شب جن مین کوئی سوائے میرے پس چلے ہم یہان تک کہ جب پہونچے ہم جانب اعلی مکہ کے بیچ درون حجون کے پس کھینچا آپ نے میرے لیے ایک خط یعنی کنڈل اور فرمایا کہ نہ نکلنا تو اس سے یہان تک کہ پھرون مین طرف تیرے پھر شروع کیا حضرتؐ نے قرآن پڑھنا اور سنا مینے شور و غوغا بہت پس فرمایا مجھسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بعد پھرنے کے کہ آیا دیکھا تو نے کچھ عرض کیا مینے کہ ہان کالے کالے شخص دیکھے مینے پس فرمایا یہ جن نصیبین تھے اور تھے وہ باران ہزار اور سورت جو پڑھی تھی اونپر اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ تھی اور ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جن ربیع الاول مین بیچ سن گیارہ کے نبوت سے

مدثر متوثر جراد لاین

منقول ہی کہ رسول خدا علیہ السلام بعد مرنے ابوطالب کے تنہا طرف طائف کے گئے تا وہان کے لوگون کو اسلام و نصرت کی طرف دعوت کرین جب وہان پہونچے تو ملے ساتھ تین شخصون کے اشراف ثقیف سے اور اونکو بلایا اسلام کی طرف اونھون نے انکار کیا اور اپنے بیوقوفون کو و غلامانوہ آپکے درپے ہوئے گالی گلوچ دینے لگے اور شور و غوغا مچایا یہان تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے بیٹون کے باغ مین پہونچے اوس وقت وہ بیوقوف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سے پھرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگور کے درختون کے سائے مین بیٹھے اور حق تعالی سے دعا کی مدد کرنے کی ربیعہ کے بیٹون نے یہ تمام حال دیکھا ہی تھا بسبب صلۂ رحمی اپنے کے تھوڑے سے انگور ایک طباق مین رکھکر اپنے غلام کے ہاتھ کہ عداس نام نصرانی تھا آنحضرتؐ کے لیے بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کہکر وہ انگور تناول فرمائے عداس نے چہرۂ مبارک پر نظر کرکر کہا واللہ یہ کلام اہل مکہ کے کلا نہین ہی آنحضرتؐ نے اوس سے پوچھا کہ تو کس شہر کا ہی اور دین تیرا کیا ہی عداس نے کہا کہ مین مرد نصرانی نینوا والون مین سے ہون آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مرد صالح یونس بن متی کی بستی مین سے ہی تو عداس نے کہا کہ تم یونس کو کیا جانو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ بھائی میرا پیغمبر ہی اور مین بھی پیغمبر ہون عداس آپ کے پائے مبارک پر پڑا اور بوسہ دیا اوعداس جب مسلمان ہوکر اپنے مالکون کے پاس آیا کہ ربیعہ کے بیٹے تھے تو ربیعہ کے بیٹون نے کہا اے عداس کیون اس شخص کے پانون پر پڑا تو اور بوسہ دیا تو نے عداس نے کہا اے سردار میرے روے زمین پر کوئی شخص بہتر اس مرد سے نہین خبر دی مجکو اوس چیز کی کہ سوائے پیغمبر کے نجانے کہا اونھون نے وے تجھپر اے عداس نجا ہیے کہ تجکو تیرے دین سے پھیر دے تیرا دین بہتر ہی اوسکے دین سے بعد ازان حضرتؐ مکے کی طرف متوجہ ہوئے اور رات کو ایک نخلستان مین رہے جب تہجد کے لیے اوٹھے تو ایک گروہ کا جن نصیبین سے یا نینوا مین سے کہ مین کو جاتے تھے آنحضرتؐ پر گذر پڑا قرأت آنحضرتؐ کی سنکر اپنے تئین آنحضرت پر ظاہر کیا اور وہ سات شخص تھے شاصر ہاصر دمسّ مسّ ازد ایبا ضم اور بقول بعض کے نو تھے ردیعہ میثا ابلیس کا بھی اونمین تھا اور بقول بعض کے دس باران تھے اور بقول بعض کے ستر تھے اور بعد فارغ ہونے آنحضرتؐ کے نماز سے اونھون نے کچھ کچھ آنحضرتؐ سے پوچھا اور آپ پر ایمان لائے اور رسول علیہ السلام نے اونکو فرمایا کہ اپنی قوم مین جاکر دعوت اسلام کی طرف کرو اونھون نے اپنی قوم مین جاکر قرآن سنایا اور اسلام کی طرف دعوت کی ایک جماعت اونکی قوم مین سے مسلمان ہوکر ہمراہ اونکے جناب آنحضرتؐ مین حاضر ہوئی جبرئیل علیہ السلام آنحضرتؐ کو اونکے آنے کی خبر کی آنحضرتؐ نے رات کو عبداللہ بن مسعود کے تئین ساتھ لے کر درہ پہاڑ حجون کے مین کہ بیچ اعلاے مکہ کے ہی گئے اور ایک خط کھینچکر عبداللہ کو اوسمین بٹھایا

ل قولہ قول بعض تحریر ہی معلوم نہین کس کا ہی کوئی بتلاوے ۱۲ صح

اور فرمایا کہ اس دائرے سے باہر نہ نکلنا پھر آپ اپنے ڈیرے میں جاکر قرآن پڑھنا شروع کیا عبداللہ بن مسعود اوس دائرے میں بیٹھے ہوئے ہجوم وبھیڑ لوگوں کی دیکھتے تھے اور الفاظ سخت سنتے تھے یہاں تک کہ فجر ہوئی اور رسول علیہ السلام عبداللہ کے پاس آئے اور پوچھا کہ سور یا تو عبداللہ نے کہا سویا نہیں ہوں بلکہ ہجوم کرنے انکے سے ایسا خوف کرتا تھا میں اور بارہا چاہتا تھا کہ لوگونکو آوازون میں جسوقت کہ آپ اونکو اپنے عصا سے مارتے تھے اور فرماتے تھے بیٹھ آنحضرت نے فرمایا اگر تو اس خط سے باہر آتا تو وہ تجکو اچک لیجاتے پھر فرمایا آپنے کہ ای عبداللہ کچھ کھایا تو نے کہا عبداللہ نے کہ مرد سیاہ سفید کبیر و سمین دیکھے میںنے فرمایا کہ یہ جماعت نصیبین کے جنون کی تھی مجھسے متاع وتوشہ طلب کیا میںنے ہڈیاں اور گوبر اور سنگفیان متاع وتوشہ اونکا اور اونکے جانورون کا مقرر کیا اور اوسی وقت سے منع کیا رسول علیہ السلام نے مومنون کو استنجا کرنے سے ساتھ ہڈی اور گوبر کے تاخوراک جنون کی گھساؤنی نہو اور پھر عبداللہ نے اونکے الفاظ سخت کا حال پوچھا فرمایا کہ وہ آپسمین بیچ قبل ایک مقتول کے نزاع رکھتے تھے اونکے درمیان مین حکم حق کیا میںنے پھر آنحضرت نے حاجت انسانی قضا کی اور عبداللہ کے پاس آکر پانی طہارت کے لیے طلب کیا عبداللہ نے کہا پانی میرے پاس نہین ہے چھاگل مین کچھ نبیذ ہے فرمایا پانی پاک اور کھجور پاکیزہ ہے پس عبداللہ نے نبیذ آپکے دست مبارک پر ڈالی اور وضو کروایا ان آیتون مین اور سورہ جن مین ہمیان اس قصے کا ہے ۔ بحر من المعالم مختصرا

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ

بولے اے قوم ہماری ہمنے سنی ایک کتاب جو اوتری ہے موسی کے بعد سچا کرتی سب اگلیون کو سمجھاتی

اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

سچا دین اور ایک راہ سیدھی ۔ موضح

کہا جنون نے ای قوم ہماری تحقیق ہمنے سنی ہے ایک کتاب یعنی قرآن کہ اوتاری گئی بعد موسی کے باور رکھنے والی اوس چیز کی کہ پہلے اوس سے تھی یعنی توریت وغیرہ راہ دکھاتی ہے طرف دین راست کے اور طرف راہ درست کے ۔ فتح ۔ بولے ای قوم ہماری ہمنے سنی ایک کتاب جو اوتری ہے موسی کے بعد سچی کرتی ہے سب اگلیون کو سمجھاتی سیدھی اور ایک راہ ۔ تفسیر حضرت سلیمان کے وقت سے توریت ونجیل مشہور تھی ۔ موضح کہا بعد موسی کے اسلیے کہ وہ تھے ملت یہود یہ پر اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جنون نے نہیں سنا تھا امر عیسی کا یعنی رسول ہونا اوسکا اسلیے اس طرح کہا ۔ مد

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○

ای قوم ہماری مانو اللہ کے بلانے والے کو اور ایمان لاؤ اوسپر تو بخشدیگا تمکو کچھ تمہارے گناہ اور بچاویگا تمکو ایک دکھ کی مار سے ۔ موضح

ای قوم ہماری قبول کرو تم بات بلانے والے کی طرف حق کے اور ایمان لاؤ اوسپر تو بخشے خدا تمہارے لیے بعض گناہ تمہارے اور پناہ دیوے تمکو عذاب درددینے والے سے ۔ تفسیر ۔ بات بلانے والے کی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعض گناہ یہ اسلیے فرمایا کہ حقوق لوگون کے نہین بخشے جاوینگے بدون راضی کرنے والون کے کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نہین ثواب ہی جنکے لیے سورے نجات کے آگ سے بسبب اس آیت کے اور کہا مالک اور ابن ابی لیلی اور ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ نے کہ اونکے لیے ثواب اور عذاب ہے اور صحاک سے ہے کہ وہ داخل ہونگے جنت مین اور کھاوینگے اور پیوینگے بسبب قول اللہ تعالی کے لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۔ مد ۔ کہا ابن عباس نے پس کہا مانا اوسکا اونکی قوم مین سے قریب سے شخصون نے پس پھرے وہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ملے حضرت سے بطحا مین پس پڑھا حضرت نے اونپر قرآن اور امر و نہی کیا اونکو اور اسمین دلیل ہے اوسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہوکر آئے تھے تمام جن و انس کے لیے کہا مقاتل نے کہ نہین مبعوث ہوا کوئی اور نبی پہلے حضرت طرف تمام جن و انس کے

اور اختلاف کیا ہی علمانے مومن جنون کے حق مین کہا یث نے کہ جنون کا ثواب یہ ہوگا کہ بچائے جاوینگے آگ سے پھر کہا جاویگا انکو کہ ہوجاؤ مٹی مانند جانورون کے اور ابوزناد نے کہا کہ جب حکم کیا جاویگا درمیان انس و جن کے تو کہا جاویگا مومن جنون کو کہ ہوجاؤ مٹی پس ہوجاوینگے مٹی پس اوسوقت کہیگا کافر یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرٰبًا اور کہا حمزہ بن حبیب نے کہ جن کے لیے ثواب ہوگا اور پڑھی یہ آیت لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ کہا ضمرہ نے پس انسان عورتین انسان کے لیے ہونگی اور جنیات جن کے لیے اور کہا عمر بن عبدالعزیز نے کہ مومن جن گرد جنت کے ہونگے نہ اندر اوسکے ✦ **معالم** ✦ اور روایت کیا ابن عساکر نے ابی سعید سے بطریق مرفوع کے کہ پیدا کی گئی کھجور اور انار اور انگور حضرت آدمؑ کی باقی رہی ہوئی مٹی سے اور روایت کیا طبرانی نے ابی امامہ سے بطریق مرفوع کے کہ پیدا کی گئی حورین زعفران سے اور ابی الدرداء سے ہی بطریق مرفوع کے کہ پیدا کیا اللہ عزوجل نے جن کو تین قسم پر ایک قسم تو سانپ اژدہا اور زمین کے کیڑے ہین اور ایک قسم مانند ہوا کے اور ایک قسم ہی کہ اونپر حساب و عذاب ہی اور پیدا کیا اللہ نے انسان کو تین اقسام پر ایک قسم مانند چارپایون کے اور ایک قسم ہین کہ بدن تو اونکے آدمیون کے سے ہین اور روحین اونکی شیطانون کی سی اور ایک قسم اللہ کے سائے مین ہونگے اوسدن کہ نہین سایہ ہوگا مگر اوسی کا اور یہ فرمایا کہ ایک قسم ہونگے کہ اونپر حساب و عذاب ہوگا آسمین اشارہ ہی طرف قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے اور توقف کرنے اونکے کے جنون کے حق مین بیچ ملنے ثواب کے واللہ اعلم بالصواب ✦ **مرقات**

وَمَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰهِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ وَلَیْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءُ اُولٰٓئِكَ

اور جو کوئی نہ سنے گا اللہ کے بلانے والے کو تو وہ نہ تھکا سکیگا بھاگ کر زمین مین اور کوئی نہین اوسکو اوسکے سوا مددگار وہ لوگ

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○

بھٹکتے ہین سریح ✦ **مو** ✦

اور جو کوئی نہ سنے گا نمانے خدا کی طرف بلانے والے کا پس نہین ہی عاجز کرنے والا زمین مین اور نہین ہین اوسکے لیے سوائے خدا کے دوست وہ جماعت بیچ گمراہی ظاہر کے ہین ✦ **فتح** ✦ اور جو کوئی نہ مانیگا اللہ کے بلانے والے کو تو وہ نہ تھکا سکے گا بھاگ کر زمین مین اور کوئی نہین اوسکے سوا مددگار وہ لوگ بھٹکتے ہین صریح ✦ **تفسیر** ✦ بھاگ کر زمین مین اوپر سے فرشتے مارتے ہین تو زمین ہی کو بھاگتے ہین ✦ **مو** ✦ نہین ہی عاجز کرنے والا الٰہی یعنی نہین عاجز کریگا اللہ کو کہ بھاگ کر اوس سے کہین نکل جاوے دوست یعنی مددگار کہ دفع کرین اوس سے عذاب ✦ **جلالین** ✦ **تنبیہ** ✦ جاے غور ہی کہ یہ قرآن ایسا عظیم الشان ہی کہ اثر اسکا جنات کے دلون مین بھی ہوا وے اون آدم زاد پر کہ اسکی قدر نجانین اور اسکے پڑھنے اور عمل کرنے پر توجہ نہون ہدایت ہی عارف یعنی کانے سے کہ گھا گذرا میں مسجد مین یعنی کوفے کے لوگون پر کہ بیٹھے تھے پس ناگہان لوگ مشغول تھے بیفائدہ باتون مین یعنی قصون وغیرہ مین اور چھوڑ دی تھی تلاوت قرآن وغیرہ پھر گیا مین حضرت علیؓ کے پاس اور خبر دی سینے اونکو اسکی پس فرمایا حضرت علیؓ نے کیا تحقیق کی اونھون نے یہ بات یعنی چھوڑ دیا اونھون نے قرآن اور مشغول ہوئے بیفائدہ باتون مین کہا سینے کہ ہان فرمایا حضرت علیؓ نے خبردار ہو تحقیق سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار ہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنی خلاف واقع ہوگا لوگون مین اور برے مذاہب نکالین گے کہا سینے کس طرح خلاصی ہوگی اوسسے یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اوسسے عمل کرنا ہی کتاب اللہ پر اوسمین خبر ہی پہلون تمہارے کی یعنی اگلی امتون کی خبر ہین اور خبر ہی اوس چیز کی کہ پیچھے تمہارے ہی یعنی خلامتین قیامت کی اور احوال یوم قیامت کے اور اوسمین حکم ہی اوس چیز کا کہ واقع ہی درمیان تمہارے یعنی کفر اور ایمان اور اطاعت و گناہ اور حلال و حرام اور تمام شرائع اسلام کے اور معاملات آپسکے وہ فرق کرنے والا ہی درمیان حق و باطل کے نہین ہیہودہ جس سے تم بے پروا ہو قرآن کو بلا کہ کریگا اوسکو اللہ جبر سے جو چھوڑ دیگا

اسکا بھی مقبول ابی حنیفہ کا نقل قول اور کا رکھا کیا ہے مذہب ظ ۲ کا رشتے ہوجاتین ہے ۳ نہین ہے کیا ہوگا اور نے یعنی اوروں سے یا نہین کی ہے اور ہے ۴ ہے

ہدایت اوسکے غیر مین یعنی کتابون مین اور علمون مین کہ نہین نکالے گئے قرآن سے اور نہ موافق ہین ساتھ اوسکے گمراہ کریگا اوسکو اللہ اور روٗ
رشی اللہ کی ہی استوار یعنی سیدھا قوی ہی معرفت اور قرب الٰہی کا اور وہ ہی مذکور باحکمت اور وہ راہ سیدھی ہی وہ ایسا ہی کہ نہین کج ہوتین
بسبب اتباع اوسکی کے خواہشین جن سے طرف باطل کے اور نہین ملتین ساتھ اوسکے زبانین نہین سیر ہوتے اوس سے علما اور نہین پرانا ہوتا بسبب
کثرت مزاولت کے اور نہین تمام ہوتے عجائب اوسکے اور وہ ایسا ہی کہ نہ توقف کیا جنون نے اوسوقت کہ سنا اوسکو یہان تک کہ کہا تحقیق ہمنے
سنا قرآن عجب راہ بتاتا ہی طرف ہدایت کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اوسکے جسنے کہا موافق اوسکے لوسنے سچ کہا اور جسنے عمل کیا اوسپر
ثواب پاگیا اور جسنے حکم کیا ساتھ اوسکے یعنی درمیان لوگون کے انصاف کیا اور جسنے بلایا یعنی خلق کو طرف اوسکے یعنی طرف ایمان لانے اور
عمل کرنے کے اوپر راہ دکھایا گیا طرف سیدھی راہ کے ✦ **مشکوۃ ف** ✦ جس تکبر نے مجھوڑا قرآن کو یعنی ایمان نہ لایا اوسپر اور
نہ عمل کیا اوسپر کہا علما نے کہ جسنے ترک کیا عمل کرنا قرآن کی ایک آیت پر بایں طور کہ ایسی آیت و کلمہ کہ واجب ہی عمل کرنا اوسپر ترک کی قرات
اوسکی از راہ تکبر کے کافر ہوجاتا ہی اور جسنے چھوڑا پڑھنا قرآن کا بسبب عجز کے یا کسل و ضعف کے باوجود اعتقاد تعظیم اوسکے کے پس نہین گناہگار
ولیکن وہ محروم ہی ثواب سے اور نہین کج ہوتین بسبب اتباع اوسکی کے خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کریگا اوسکا محفوظ رہیگا گمراہی سے
اور اگر کوئی کہے کہ اہل بدعت یعنی روافض و خوارج وغیرہما بھی تو دلیل پکڑتے ہین کلام اللہ سے وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین جواب
یہ کہ سبب اوسکی گمراہی کا یہ ہی کہ وہ کامل دلیل نہین پکڑتے ہین اسلیے کہ چھوڑدین اونھون نے خصوصیتین حضرت کی کہ جنسے مقصد کلام اللہ کا
معلوم ہوتا ہی اور تقلید کی اونھون نے اونکی کہ جو کامل تھے کلام اللہ کے سمجھنے مین یعنی صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم اسلیے نہ پہنچا اونھون نے
قرآن کو حق پہچاننے کا اسواسطے بزرگون نے فرمایا ہی ✦ **بیت** ✦ نزانکس کہ بقرآن خبر زو نرہی ✦ این ست جوابش کہ بو انش ندہی ✦
اور اسی لیے کہا ہی جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو کوئی نہ یاد کرے قرآن اور نہ لکھے حدیث نہ پیروی کیجاوے اوسکی اور جو کوئی داخل ہو ہمارے
طریقے مین بغیر علم کے اور ہمیشہ قناعت کی اپنے جہل پر پس وہ مسخرہ ہی شیطان کا اسلیے کہ علم ہمارا مقید ہی ساتھ کتاب و سنت کے
اور نہین ملتین ساتھ اوسکے زبانین یعنی اور عبارت اسکے مانند نہین ہوسکتی بسبب نہایت فصاحت اوسکی کے اور نہین سیر ہوتے اوس سے
علما یعنی نہین استطاعت کرسکتے اسکی کہنہ کو علما اسقدر کہ ٹھہرین اوسکی طلب سے مانند ٹھہر رہنے اوس شخص کے کہ سیر ہوتا ہی کھانے سے
بلکہ جب مطلع ہوتے ہین ایک چیز پر حقائق اوسکے سے مشتاق ہوتے ہین اور چیز سے زیادہ اول سے اور نہین پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت
قرات اوسکے کی اور سننے اخبار و اذکار اوسکے کی بار بار پڑھنے سے بلکہ جب پڑھتا ہی بندہ یا سنتا ہی اوسکو زیادہ تر پاتا ہی حلاوت
پہلی بار کے اگرچہ نہ سمجھے معنی اوسکے ✦ ع ✦ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بِدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِينَ يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ سُنَّتِي
فِي سِتَّةِ مَوَاطِنَ الْمَسْجِدُ غَرِيبٌ فِيمَا بَيْنَ قَوْمٍ لَا يُصَلُّونَ فِيهِ وَالْمُصْحَفُ غَرِيبٌ فِي بَيْتٍ لَا يُقْرَأُ فِيهِ وَالْقُرْآنُ غَرِيبٌ فِي جَوْفِ فَاسِقٍ وَالْمَرْأَةُ الْمُسْلِمَةُ الصَّالِحَةُ غَرِيبَةٌ فِي
يَدِ رَجُلٍ ظَالِمٍ سَيِّئِ الْخُلُقِ وَالرَّجُلُ الصَّالِحُ غَرِيبٌ فِي يَدِ امْرَأَةٍ سَيِّئَةٍ وَالْعَالِمُ غَرِيبٌ فِيمَا بَيْنَ قَوْمٍ لَا يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ مِنْهُ ✦ **منبہات** ✦ یعنی چھ چیزین غریب ہین چھ مکانون مین مسجد غریب ہی اوس قوم مین
کہ نہین نماز پڑھتے اوسمین اور مصحف غریب ہی اوس گھر مین کہ نہین پڑھتا اوسمین اور قرآن غریب ہی فاسق کے دل مین اور عورت مسلمان
صالحہ غریب ہی بیچ ہاتھ مرد ظالم بدخلق کے اور مرد صالح غریب ہی عورت بدکے ہاتھ مین اور عالم غریب ہی اوس
قوم کے درمیان مین کہ نہین سنتی بات اوسکی ✦ اب آگے مشرکون کو کہ جو منکر قیامت و حشر کے تھے سمجھانا
شروع کیا ✦

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰى أَنْ يُحْيِيَ
کیا نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ جسنے بنائے آسمان اور زمین اور نہ تھکا اونکے بنانے مین وہ سکتا ہی کہ جلاوے
الْمَوْتٰى بَلٰى إِنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○
مردے کیون نہین وہ ہر چیز کر سکتا ہی ✤ مو

کیا نہین یقین کیا مشرکون نے یہ کہ جس خدا نے پیدا کیے ہین آسمان و زمین اور نہین تھکا اونکے پیدا کرنے مین تو اتنا ہی اسپر کہ زندہ کرے مردون کو ہان یونہین ہی تحقیق وہ ہر چیز پر قادر ہی ✤ فتح ✤ کیا نہین دیکھتے کہ وہ اللہ جسنے بنائے آسمان اور زمین اور نہ تھکا اونکے بنانے مین وہ کر سکتا ہی کہ جلاوے مردے کیون نہین وہ ہر چیز کر سکتا ہی ✤ مو

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوا بَلٰى وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوقُوا
اور جسدن سامنے لائے منکرون کو آگ کے اب یہ ٹھیک نہین کہینگے کیون نہین قسم ہی ہمارے رب کی کہا تو چکھو
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ○
مار بدلہ اوسکا جو تم منکر ہوتے تھے ✤ مو

اور جسدن کہ پیش لائے جاوینگے کافر آگ پر کہا جاویگا کیا نہین ہی یہ وعدہ درست کہینگے کافر ہان قسم پروردگار ہمارے کی دست ہی کہیگا خدا پس چکھو عذاب بسبب اسکے کہ کافر تھے تم ✤ فتح ✤ اور جسدن سامنے لائے منکرون کو آگ کے اب یہ ٹھیک نہین کہینگے کیون نہین قسم ہمارے رب کی کہا تو چکھو مار بدلے اوسکے جو تم منکر ہوتے تھے ✤ مو ✤ پاک پروردگار کفار کو سمجھا کر اب متوجہ ہوا اپنے حبیب کی طرف کہ ای نبی اگر یہ کافر نہین سمجھتے ہین اور تیری ایذا رسانی سے باز نہین آتے تو تو صبر کر جیسا کہ فرمایا ✤

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ
سو ٹھہرا رہ جیسے ٹھہرے ہیں ہمت والے رسول اور شتابی نکر انکے واسطے یہ لوگ جسدن دیکھینگے جس چیز کا انسے
لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ○
جیسے ڈھیل پائی تھی مگر ایک گھڑی دن پونہچا دا اب وہی کھپینگے جو لوگ بیحکم ہین ✤ مو

پس صبر کر جیسا کہ صبر کیا تھا عالی ہمت والون پیغمبرون مین سے اور شتاب نکر عذاب کو واسطے اونکے جسدن کہ دیکھینگے اوس چیز کو کہ وعدہ دیا جاتا ہا اونکو ایسے ہونگے کہ وہ نہین رہے تھے مگر ایک ساعت دن سے یہ پیغام پونہچانا ہی پس ہلاک نہین کیے جاوینگے مگر قوم بدکار ✤ فتح ✤ سو ٹھہرا رہ جیسے ٹھہرے ہے ہین ہمت والے رسول اور شتابی نکر انکے واسطے یہ لوگ جسدن دیکھینگے جس چیز کا انسے وعدہ ہی جیسے ڈھیل پائی تھی مگر ایک گھڑی دن پونہچا دا اب وہی کھپینگے جو لوگ ✤ تفسیر ✤ ڈھیل پائی تھی دنیا مین یعنی اب تو دیر سمجھتے ہین کہ عذاب کیون نہین آتا اوسدن جانینگے کہ بہت شتاب آیا دنیا مین ہم ایک ہی گھڑی رہے یا عالم برزخ کا رہنا ایک گھڑی معلوم ہوگا دنیا سے کہ گذری مدت تھوڑی معلوم ہوتی ہی ✤ مو ✤ اب جانا چاہیے کہ من الرسل مین من تبعیض کے لیے ہی اور مراد اولوالعزم سے وہ رسول ہین کہ ذکر کیے گئے احزاب مین وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسٰى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ✤ اور جب لیا ہمنے نبیون سے عہد اونکا اور تجھسے اور نوح سے اور ابراہیم اور موسی اور عیسی بیٹے مریم سے ✤ اور یونس مین اونمین سے بسبب قول اللہ تعالی کے وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ یعنی اور نہو تو مانند مچھلی والے کے یعنی یونس اور ایسے ہی آدم علیہ السلام نہین ہین اولوالعزم سے بسبب قول اللہ تعالی کے وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلٰى آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ ✤ اور نہین پائی ہمنے

واسطے اوسکے عالی ہمتی یا مزید بیان کے لیے ہی پس ہوگا اولوالعزم صفت سارے رسولون کی شتاب طلب نکرا یعنی کفار قریش کے لیے عذاب یعنی دعا نکر انکے لیے جلد آنے عذاب کی کیونکہ وہ اوترنے والا ہی اونپر خواہ مخواہ اگرچہ ڈھیل سے آوے ایک ساعت دن سے یعنی کفار اوسوقت کم جانینگے مدت ٹھہرنے اپنے کی دنیا مین یہان تک کہ گمان کرینگے اوسکو ایک ساعت دن سے اور لفظ بلغ کی تقدیر ہی هٰذَا بَلٰغٌ یعنی یہ جو وعظ کیے گئے تم کفایت ہی نصیحت مین یہ تقدیر ہی هٰذَا تَبْلِيْغٌ مِّنَ الرُّسُلِ یعنی یہ پونچانا ہی رسولون سے اور ہلاک نہین کیے جاوینگے یعنی ساتھ عذاب خدا کے مگر قوم بدکار یعنی شرک کی خارج ہین نصیحت قبول کرنے سے اور عمل کرنے سے بموجب اوسکے فھل شتاب طلب نکرا واسطے اونکے یعنی اپنی قوم کے لیے اوترنا عذاب کا اونپر گویا حضرت تنگ ہوئے اونسے پر جانا اوترنا عذاب کا اونپر پس حکم کیے گئے آنحضرت ساتھ صبر کرنے کے اور ترک کرنے جلدی چاہنے عذاب کے کیونکہ وہ اوترنے والا ہی خواہ مخواہ جسدن کہ دیکھینگے اوس چیز کو کہ وعدہ دیے جاتے ہین یعنی عذاب جو آخرت مین دیکھینگے باوجود مدت دراز تک رہنے کے یعنی دنیا مین یہ سمجھینگے اپنے گمان مین کہ نہین ٹھہرے دنیا مین مگر ایک ساعت دن سے بَلٰغٌ یعنی یہ قرآن تبلیغ یعنی پونچانا ہی اللہ کی جانب سے طرف تمھارے پس نہین ہلاک ہونگے وقت دیکھنے عذاب کے مگر قوم کافر فاجر اور بعضون نے کہا کہ اولوالعزم چھ ہین نوح اور ہود اور صالح اور لوط اور شعیب اور موسی جو مذکور ہین سورۂ اعراف اور شعرا مین اور کہا مقاتل نے کہ وہ پہچھ ہین نوح کہ صبر کیا اونھون نے اپنی قوم کی ایذا پر اور ابراہیم کہ صبر کیا اونھون نے آگ پر اور اسحٰق کہ صبر کیا ذبح پر اور یعقوب کہ صبر کیا حزن پر اور یوسف کہ صبر کیا گم ہونے پر اور اپنی بینائی کے جاتے رہنے پر اور یوسف کہ صبر کیا اونھون نے کنوین مین اور قید خانے مین اور ایوب کہ صبر کیا بیماری مین اور بعضون نے کہا کہ وہ اٹھارا ن تن ہین جو کہ مذکور ہین سورۂ انعام مین یعنی پچھتو یہی جو ابھی مذکور ہوئے اور داؤد اور سلیمان اور ہود اور ہارون اور زکریا اور یحیی اور عیسی اور الیاس اور یوشع اور یونس اور لوط اور اسمٰعیل کلبی نے کہا کہ وہ وہ ہین کہ حکم کیے گئے ساتھ جہاد کے اور لڑے وہ دشمن دین سے مگر ایک ساعت دن سے یعنی جب دیکھینگے کفار عذاب کو ہوگا دیر تک ٹھہرنا اونکا دنیا مین اور برزخ مین مانند ٹھہرنے ایک ساعت کے دنیا سے اسلیے کہ جو کچھ گذر گیا اگرچہ تھا طویل ہوگا کالعدم یعنی بسبب دیکھنے سختی عذاب کے نہین ہلاک کیے جاوینگے یعنی ساتھ عذاب کے جب کہ اوتریگا مگر قوم بدکار خارج امر اللہ تعالی کے سے کہا زجاج نے تاویل اسکی یہ ہی کہ نہین ہلاک ہونگے ساتھ رحمت خدا کے اور فضل اوسکے مگر قوم بدکار اور اسی لیے کہا ہی ایک قوم نے کہ نہین ہر بیچ امیدواری رحمت خدا کے کوئی آیت قوی تر اس آیت سے ۞ معا ۞ روایت ہی حضرت عایشہ رضی سے کہ کہا روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر رہے خالی پیٹ پھر روزہ رکھا پھر رہے خالی پیٹ پھر روزہ رکھا اور فرمایا آپنے اِنَّ الدُّنْيَا لَا تَسْبَغِيْ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ يَا عَايِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ مِنْ اُولِي الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ اِلَّا بِالصَّبْرِ عَلٰى مَكْرُوْهِهَا وَالصَّبْرِ عَنْ مَحْبُوْبِهَا فَاِنَّهُمْ لَمْ يَرْضَ مِنِّيْ اِلَّا اَنْ يُّكَلِّفَنِيْ مَا كَلَّفَهُمْ فَقَالَ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرُوْا وَلَوْا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَصْبِرُ كَمَا صَبَرُوْا وَلَا جِدَّ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۞ یعنی بلاشبہہ دنیا نہین لائق ہی محمد کے لیے اور نہ آل محمد کے لیے اے عایشہ بلاشک اللہ نہین راضی ہوا اعالی ہمت رسولون سے مگر ساتھ صبر کرنے کے اوپر مکروہات دنیا کے اور ساتھ صبر کرنے کے اچھی چیزون دنیا کی سے پھر نہ راضی ہوا مجھسے بدون اسکے کہ تکلیف دے مجھکو اوسی چیز کی کہ تکلیف دی اوراسیا کو پس فرمایا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ الخ اور بلاشبہہ قسم اللہ کی مین البتہ صبر کرونگا جیسا کہ صبر کیا اولوالعزم رسولون نے اور البتہ مشقت کرونگا مین یعنی طاعت مین اور نہین ہی پھرنا گناہ سے اور نہ قوت طاعت پر مگر اللہ کی مدد سے ۞ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب طلب کرے تو حاجت اور دست رکھے تو یہ کہ رو اکیجاوے حاجت پس کہہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ

۵۷ اور سالم نے یون ترجمہ کی ہی اے محمد لایملی من طاعتہ والصبر لایعین علیہ الا من صبر والصبر الصبر کما صبر اولوا العزم

وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوٓا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحٰهَا
كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوٓا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُونَ
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ وَالْغَنِيمَةَ
مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ
وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۞ **درمنثور منتبیہ** ۞ جاننا چاہیے کہ
صبر لغت مین بمعنی حبس اور منع کرنے اور باز رکھنے نفس کے ہی ایک چیز سے کہ اوسکو فارسی مین شکیبائی کہتے ہین اور شرع مین غالب الاداء ہی حق کا
اوپر باعث نفس کے وقت مقابلے کے اور شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صبر ہر آنا محفوظ نفس سے ہی ساتھ مجاہدے کے اور ثابت رہنا
اوپر باز رکھنے نفس کے محبوبات اوسکے سے اور عوارف مین لکھا ہی کہ فضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہی خدا تعالیٰ پر ساتھ صدق توجہ اور دوام
مراقبہ اور قطع کرنے خواہشون اور خطرون کے اور فرمایا کہ صبر فرض ہی اور نفل فرض جیسے کہ صبر کرنا ادا کے فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جملہ ہم
نفل سے صبر کرنا ہی فقر و شدائد پر اور صبر کرنا وقت صدمے پہلے کے اور چھپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال
و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل کے بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہین رہ سکتے انتہی ۞ اور صبر بھی باوجود کثرت
اقسام کے استعمال مین منحصر ہی ساتھ صبر کرنے کے بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات پر جیسے کہ شکر کا استعمال رزق مین ہی ۞ ح ۞
صبر کرنا واجب ہی تا ایمان اسکا سلامت رہے اور عبادت مین مشغول ہو سکے کہ ساتھ خرچ فرض اور تارک کے عبادت نہین میسر ہوتی
اور خیر دنیا اور آخرت کی بھی موعود کی گئی ہی صبر کرنے پر ایک تو فوز یا بی ناشمنون پر ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاصْبِرْ إِنَّ الْعَاقِبَةَ
لِلْمُتَّقِينَ ۞ پس صبر کر بالشبہ انجام خیر متقیون کے لیے اور دوسرے مراد کو پہونچنا ہی صبر کے سبب سے جیسا کہ فرمایا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ
رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ بِمَا صَبَرُوا ۞ اور تیسرے مقدم و امام ہونا ہی جیسا کہ فرمایا وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ
بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۞ اور چوتھے تعریف کرنا حق کا ہی جیسا کہ فرمایا إِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِّعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُۥٓ أَوَّابٌ
اور پانچوین بشارت ہی وَبَشِّرِ الصّٰبِرِينَ اور خوش خبری دے صبر کرنے والون کو ۞ اور چھٹے محبت خدا تعالیٰ کی ہی کہ فرمایا إِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ الصّٰبِرِينَ ۞ بالشبہ اللہ دوست رکھتا ہی صبر کرنے والون کو اور ساتوین بانا درجات بلند کا ہی کہ فرمایا أُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ
الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا یہ لوگ جزا دیے جاوینگے بالا خانے بسبب صبر کرنے کے اور آٹھوین بزرگی اور سلام پہونچنا ہی اللہ تعالیٰ
کی طرف سے کہ فرمایا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ سلام ہی تمہر بسبب صبر کرنے تمھارے کے اور نوین بانا ثواب بے نہایت کا ہی کہ
فرمایا إِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ سوا اسکے نہین کہ پورا دیے جاوینگے صابر ثواب بیحساب ۞ پس
کوشش کرے ایسی خصلت بزرگ کے حاصل کرنے مین اور اوسکے حاصل کرنے کو اہم مہمات اور غنیمت جاننا چاہیے اور مراد صبر سے منع کرنا
نفس کا ہی جزع سے اور جزع ذکر کرنا عجز اپنے کا ہی سختی سے اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی سخط سے بطریق قطع اور حکم
کے پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج حاصل کرنے صبر کا یہ ہی کہ تامل کرے اسمین کہ جو کچھ مقدر ہی جزع فزع سے متغیر نہین ہوتا
اور نہ کم و بیش اور نہ مقدم و مؤخر اور ثواب صبر کا سفت تلف ہوتا ہی پھر جانا چاہیے کہ صبر چار قسم پر ہی ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا
استقامت طاعت پر ہی دوسرے صبر کرنا گناہون کے کرنے سے تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سے یعنی زائد حاجت سے اور چوتھے صبر کرنا اوپر
شدائد اور مصیبتون دینی اور دنیوی کے پس جو کوئی یہ سب کمالات عبادت مین مستقیم ہوگا اور گناہون سے امن مین رہیگا اور دنیا کی بلاؤن سے
اور آخرت کے عذاب سے چھٹکارا پاویگا اور بہت سے ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع فزع کریگا سب مثوبتون سے محروم رہیگا اور عبادت

نہین کرسکیگا خاطر جمع سے اور اگر کچھ کریگا بھی تو بسبب نہ صبر کرنے کے نابود ہوجائیگا + بحر + یعنی بعضون نے کہا صبر تین قسم پر ہی ایک تو صبر عوام کا اور وہ روکنا نفس کا ہی جزع فزع سے ناگوار چیز پر اور دوسرا صبر خواص کا اور وہ یہ ہی کہ تلخی و سختی کو پی جاوے بغیر تیوری چڑھلنے کے اور تیسرا صبر اخص الخواص کا اور وہ یہ ہی کہ لذت پاوے ساتھ بلا کے اور اسی سے پہونچتا ہی مرتبہ شکر اور نہایت رضا بالقضا کو اور وارد ہوا ہی کہ عبادت کر اللہ کی رضا پر پس اگر نہو سکے تجھسے تو صبر کر تا اوس چیز پر کہ مکروہ جانتا ہی اوسکو خیر کثیر ہی فرمایا اللہ تعالی نے عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ یعنی بسا اوقات یہ ہی کہ مکروہ رکھتے ہو تم ایک چیز کو حال انکہ وہ بہتر ہوتی ہی تمھارے لیے اور بسا اوقات یہ ہی کہ دوست رکھتے ہو تم ایک چیز کو حال انکہ وہ بری ہوتی ہی تمھارے لیے اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے اب جاننا چاہیے کہ اسی کو مقام رضا کا کہتے ہین اور یا علی مقام سلوک کا ہی جیسے تو بہ اور مقام سلوک کا ہی اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی فوق مقام رضا کے قدر گاہ نہین ہی مگر خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تخلی ظاہر کی منافی حلاوت باطن کے نہین اگر کسی کا معشوق اوسکو ہاے تو ظاہر مین توجہ نہ لگے لیکن ضرب الحبیب زبیب اوسکو راحت ایسی پہونچتی ہی کہ اوسکا دل جانتا ہی نفسانیت مین لکھا ہی کہ ایک بزرگ عیادت کو گئے دوسرے بزرگ کی دیکھا تو تمام رات مین اونکی سوج رہی ہین اور اون مین چیرے دیتے ہین اور پیپ اور جاری ہی پوچھا کیا حال ہی بولے دیکھ لو جو حال ہی لیکن ابتک مَسَّنِيَ الضُّرُّ نہین کہا ہی +

سورۃ محمد مدنیۃ وھی ثمان او تسع وثلثون اٰیۃ ۱۱۱۰ کلمۃ ۱۴۱۰ حرفا واربعۃ رکوعات

صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

اس سورت کا نام سورہ محمد ہی اسلیے کہ ابتدا ہی مین اسکے حضرت کا اسم مبارک ہی صلی اللہ علیہ الف الف صلوات ابدا اباد اور اسکا نام سورہ قتال بھی ہی اسلیے کہ اسمین قتل و قتال کا بہت مذکور ہی اور یہ سورہ مدنی ہی سوا ۱۱ آیت و ۱۱۱۰ کلمات ۱۴۱۰ حرف اسمین ۱۴۰۰ کے یا کمی ہی اور اوتری ہی یہ بعد سورہ حدید کے اور آیتین اسمین اٹھتیس ۳۸ ہین یا انتالیس ۳۹ اور کلمات اسمین یا نسو اٹھاون ۱۰۵۸ ہین اور حروف اسمین دو ہزار چار سو بہتر ۲۴۷۲ اور رکوع چار اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورہ حدید کے اور مناسبت اسکو اوپر کی سورہ کے ساتھ یہ ہی کہ اوسکے اخیر مین تنبیہ کفار کی مذکور ہی اور اسکے اول مین اور طرح بطرح سے مضمون انکے آپسمین مناسب ایک دوسرے کے ہین +

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝

وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور باز رکھا لوگون کو راہ خدا سے نابود کیے خدا نے اعمال انکے + فتح + وہ لوگ جو منکر ہوئے اور روکا اللہ کی راہ سے کھو دیے اوسنے اونکے کیے + مو + كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کے معنی ہین اعراض کیا اور باز رہے داخل ہونے سے اسلام مین یا باز رکھا اور اونکو اسلام سے اور وہ کھانا کھلانے والے ہین ۵۳ روز بدر کے یا مراد ہین اہل کتاب یا عام ہر شخص کے حق مین ہی کہ جو کفر کرے اور روکے اسلام سے نابود کیے یعنی باطل کیے اعمال ۹۳ اونکے اور نہ قبول کیے اور اعمال سے مراد وہ کام ہین کہ کیے حالت کفر مین قسم صلہ رحم سے اور کھانا کھلانے سے اور بنانے اور آباد کرنے مسجد حرام کے سے یا اعمال سے مراد بتخانہ ہی اور مکر کرنا ہی رسول خدا سے اور روکنا اللہ کی راہ سے + مد + مراد اسسے سردار قریش کے ہین مانند ابوجہل اور نضر وغیرہ کے کہ صفت کھانا کھلانے کی اور صلہ رحم کی اور چھٹانے قیدیون کی اور محافظت حقوق ہمسایہ کی اور اچھی طرح کرنے ضیافت کی رکھتے تھے سب یہ اعمال خیر اونکے

بسبب ایمان لانے کے نابود ہوئے اور بعضوں کے نزدیک مراد مکر وکید کرنا کفار کا ہی ساتھ رسول خدا کے اوسکو باطل کیا
اللہ تعالی نے بلکہ اوسے ہی اوسکے وبال مین گرفتار ہوئے ✦ بحر من المعالم وغیرہ ✦
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ
اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اور مانا جو اوترا محمد پر اور وہی ہے سچا دین اونکے رب کی طرف سے
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝
اونسے اوتارین اونکی برائیان اور سنوارا اونکا حال ✦ مؤ
اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کیے کام اچھے اور معتقد ہوئے اوس چیز کے کہ اوتاری گئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وہ سچی ہے آئی اونکے
پروردگار سے دور کین اونسے برائیان اونکی اور سنوارا حال اونکا ✦ فتح ✦ اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اور مانا جو اوترا
محمد پر اور وہی ہے سچا دین اونکے رب کی طرف سے اونسے اوتارین برائیان اونکی اور سنوارا اونکا حال ✦ تفسین ✦ پہلے زمانے
مین سب خلق کو تکلیف نہ تھی ایک شرع کی اسوقت سب جہان کو ایک حکم ہے اب سچا دین یہی ہے اور کام بھلے برے مسلمان بھی کرتے ہین
اور کافر بھی لیکن سچا دین ماننے کو یہ تبولیت ہے کہ نیکی ثابت اور برائی معاف اور نہ ماننے کی یہ نہز ہے کہ نیکی برباد اور گناہ لازم ✦ مؤ
وہ لوگ کہ ایمان لائے یہ کہتے ایک لوگ ہین قریش سے یا انصار سے یا اہل کتاب سے یا عام معتقد ہوئے اوس چیز کے کہ اوتری وہ قرآن ہے بعضون
نے کہا کہ دین محمد کا وہی حق ہے اسلیے کہ نہیں منسوخ ہوگا اور وہ ناسخ ہے اور دینون کا اور کہا یہ سبب ایمان اور عمل صالح اونکے ایمان جو پہلے
کہ تھین قسم کفر اور معاصی سے بسبب رجوع کرنے اونکے کے اوقت اور بسبب توبہ کرنے اونکے کے اور سنوارا حال اونکا ✦ تفسین ✦
دینے کے امور دین مین اور ساتھ مسلط کرنے کے دنیا پر بسبب کرنے مدد تا ہیکے ✦ مؤ
ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ
یہ اسپر کہ جو منکر ہین وہ چلے جھوٹی بات پر اور جو یقین لائے ہو نے سچی مانی بات اپنے رب کی طرف سے یون بتاتا ہے
اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝
اللہ لوگون کو اونکے احوال ✦ مؤ
یہ بسبب اسکے کہ کافرون نے پیروی کی جھوٹی بات کی اور مومنون نے پیروی کی دین سچے کی کہ جانب پروردگار اونکے سے ہم اسی طرح
بیان کرتا ہی خدا اوسطے لوگون کے مثالین اونکی ✦ فتح ✦ یہ اسپر کہ جو منکر ہین وہ چلے جھوٹی بات پر اور جو یقین لائے اونھون نے مانی سچی
بات اپنے رب کی طرف سے یون بتاتا ہی اللہ لوگون کو اونکے احوال ✦ مؤ ✦ تفسین ✦ ذٰلِكَ سبتلا ہی اور مابعد اوسکا جزا وسکی
یعنی یہ امر کہ وہ نابود کرنا اعمال ایک فریق کا ہی دونون فریق مین سے اور دور کرنا برائیون دوسرے فریق کا ہی تو اسبب اتباع کافرون کے باطل کا کہ وہ شیطان ہی
اور بسبب اتباع مومنون کے حق کا کہ وہ قرآن ہی اسی طرح یعنی مثل اس بیان کے بیان کرتا ہی اللہ لوگون کے لیے مثالین اونکی یعنی احوال اونکے کہ کافرون کے
عمل نابود کیے جاوین گے اور مومنون کے گناہ بخشے جاوینگے ✦ ھ ج ✦ تنبیہ ✦ بیان آیتون سے معلوم ہوا کہ کفر کرنا اور اللہ کی راہ سے روکنا سبب ہین
نابود ہونے اعمال کے اور ایمان لانا اور اچھے عمل کرنے سبب ہین دور ہونے برائیون کے اور سنورنے حال کے پس جب تک کہ خوف الٰہی
اور مجاہدہ نفس کا نہ اختیار کریگا نہ بچیگا کفر اور نابود ہونے عمل کے سے اور نہ ایمان حاصل ہوگا اور نہ اعمال نیک کریگا کہ جسنے برائیان دور ہون
پس اقتضاے عقل ہی کہ خوف الٰہی اپنے مین پیدا کرے اور مجاہدہ نفس کا اختیار کرے تا دین و دنیا کی بلائین دفع ہون اور نعمتین دارین کی
حاصل ہون چنانچہ بعضے بزرگون سے منقول ہی کہ مَنْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ مِنْ ذُلَّةِ اللِّسَانِ وَمَنْ لَمْ يَخْشَ فُقْدَ وَمَدَّ لِلّٰهِ

لَمْ يَخْجَلْ قَلْبُهُ مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مُتَحَفِّظًا مِنَ الْخَلْقِ آيِسًا لَمْ يَخْلُ مِنَ الطَّمَعِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ حَافِظًا عَلَى عَمَلِهِ لَمْ يَخْلُ مِنَ الرِّيَاءِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَى اخْتِرَاسِ قَلْبِهِ لَمْ يَخْلُ مِنَ الْحَسَدِ وَمَنْ لَمْ يَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْضَلُ مِنْهُ عِلْمًا وَعَمَلًا لَمْ يَخْلُ مِنَ الْعُجْبِ وَمَنْ لَمْ يُجَاهِدْ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ لَمْ يَخْلُ مِنْ إِبْطَالِ الْعَمَلِ ۔

منبہات یعنی جو نہ ڈرا خدا سے نہ نجات پائی لغزش زبان سے اور جو نہ ڈرا اللہ کے سامنے کھڑے رہنے سے نہ نجات پائی اوسکے دل نے حرام و شبہے سے اور جو نا امید نہوا خلق سے نہ نجات پائی طمع سے اور جسنے نہ محافظت کی اپنے عمل کی نہ نجات پائی ریا سے اور جسنے مدد نہ مانگی ساتھ اللہ کے اوپر نگہبانی دل اپنے کے نہ نجات پائی حسد سے اور جسنے نہ دیکھا طرف اوسکے کہ وہ افضل ہے اوس سے علم اور عمل مین نہ نجات پائی عجب سے اور جسنے شقت مین نہ ڈالا اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت مین نہ نجات پائی نابود کرنے عمل سے ۔

فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا

پس جب بھڑو تم سے تو گردنین مارنی یہان تک کہ جب کٹا و ڈال چکے اونمین تو مضبوط باندھو قید پھر

مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۚ ذَٰلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللّٰهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ

یا احسان کرو پیچھے اور یا چھڑوائی لیجیو جب تک کہ رکھدے لڑائی اپنا راجھ یہ سن چکے اور اگر چاہے اللہ تو بدلا لاوے اوسسے

وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝

پر جانچے کو تمھارے ایک کو ایک کے ساتھ اور جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین تو نہ کھوویگا وہ اوسکے کیے

پس جب بھڑ جنگ باندھو تم ساتھ کافروں کے مارو تم گردنین تا وقتیکہ خونریزی ہو تم نے کی اونمین پس محکم کرو تم قید کو پھر یا راہ احسان کے خلاص بعد اسکے یا کچھ مال بعد اوض لینا یہان تک کہ رکھے جنگ ہتیار اپنے یعنی جنگ موقوف ہو اور احتیاط ہتیار کی نرہے والد اعلم یہ ہی حکم اور اگر چاہتا خدا آپ بدلا لیتا اوسسے ولیکن چاہتا ہی کہ استحان کرے بعض تمھارے کو ساتھ بعض کے اور وہ لوگ کہ قتل کیے گئے راہ خدا مین پس نابود نہین کریگا خدا اعمال اونکے ۔ **فتح** ۔ سو جب بھڑو تم منکروں سے تو گردنین ہین مارنی یہان تک کہ جب کٹا و ڈال چکے اونمین تو مضبوط باندھو قید پھر یا احسان کرو پیچھے اور یا چھڑوائی لیجیو جب تک کہ رکھدے لڑائی اپنا راجھ یہ سن چکے اور اگر چاہے اللہ تو بدلا لاوے اوسسے پھر جانچنے کو تمھارے ایک سے دوسرے کو اور جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین تو نہ کھوویگا وہ اوسکے کیے ۔ **سو** ۔ جب تم گردنین مارو کافرون کے مارنے سے مراد ہی قتل کرنا نہ کہ واجب ہو مارنا گردنون کا خاص کر سوائے اوسکے اور اعضا کا چونکہ قتل کرنا انسان کا اکثر ہوتا ہی ساتھ مارنے گردن اوسکی کے پس ہو امراد اس سے قتل کرنا اگرچہ مارا جاوے غیر گردن اوسکا پس محکم کرو تم قید کو یعنی بندھن وغیرہ قیدیون کے تاکہ بھاگ نجاوین تمھارے پاس سے یا مراد احسان ہے خلاص بعد اسکے الخ یعنی بعد قید کرنے تمھارے کے اونکو اور معنی یہ ہین کہ اختیار ہی بعد قید کرنے کے چاہے احسان کی راہ سے چھوڑ دے اونکو اور چاہے کچھ مال عوض مین لیکر چھوڑے اور حکم مشرکین کے قیدیون کا ہمارے نزدیک قتل ہی اور بندی مین پکڑ لینا اور از راہ احسان کے چھوڑنا اور عوض لیکر چھوڑنا جو مذکور ہین اس آیت مین منسوخ ہین ساتھ قول اللہ تعالیٰ اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ اسلیے کہ سورۂ برأت اخیر مین نازل ہوئی ہی اور مجاہد سے ہی کہ نہین اب من اور نہ فداء یعنی از راہ احسان چھوڑنا اور عوض لیکر چھوڑنا یا مراد ساتھ من کے یہ ہی کہ نسخ رکھی جاوے اونپر ساتھ ترک کرنے قتل کے اور بندی مین پکڑ رکھنے کے یا سنت رکھی جاوے اونپر اس طرح کہ چھوڑ دیے جاوین بسبب قبول کرنے اونکے کے جزیے کو اور مراد فداء سے یہ ہی کہ سودا جو قیدین مشرکون کے بھیس گئے ہون اونکے عوض مین قیدی مشرکین کے چھوڑے جاوین جیسا کہ ملحوظ ہی نزد امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قتل کی

اور یہی قول صاحبین کا ہی اور مشہور یہ ہی کہ امام ابو حنیفہ نہین قائل ہین فداء کے نہ ساتھ مال کے اور نہ ساتھ غیر اوسکے کے
مالک پھر نہ چھوڑنے والے ہین کو آور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اختیار ہی امام کو ایک امر کا چار امرون مین سے قتل اور غلامی مین
رکھنا اور عوض ساتھ قیدیون مسلمین کے اور ممن اور یہان تک کہ رکھے جنگ ہتیار اپنے اور بعضون نے کہا اوزارھا کے معنی مین آثامہا
یعنی یہان تک کہ ترک کرین اہل حرب کہ وہ مشرک ہین شرک اپنا یعنی مسلمان ہو جائین اور لفظ حتی نہین خالی ہی اس سے کہ متعلق ہو ساتھ ضرب
وشد کے یا ساتھ من وفدا کے پس معنی بر تقدیر دونون متعلقون کے نزدیک شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ ہین کہ وہ ہمیشہ اسی حکم پر رہین یہان تک
کہ نہو حرب ساتھ شرکون کے اور یہ بات کب ہوگی کہ جب باقی رہے اونکے لیے شوکت اور بعضون نے کہا جب اوترین عیسی علیہ السلام اور نزدیک
ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے جب کہ متعلق کیا جاوے حتی ساتھ ضرب وشد کے پس معنی یہ ہین کہ وہ قتل کیے جاوین اور قید کیے جاوین یہان تک
کہ رکھے جنگ ضرب یعنی آثار وغیرہ اور یہ اوسوقت ہی کہ نہ باقی رہے شوکت واسطے مشرکون کے اور جسوقت کہ متعلق کیا جاوے حتی
ساتھ من اور فداء کے پس معنی یہ ہین کہ منت رکھی جاوے اونپر اور عوض دیے جاوین یہان تک کہ رکھدے جنگ بدر ہتیار اپنے مگر یہ کہ
تاویل کیے جاوین من اور فداء ساتھ اوس تاویل کے کہ ذکر کی ہمنے خدا آپ بدلا لیتا اونسے یعنی بغیر قتال کے ساتھ بعض اسباب ہلاک کے
مانند نسف یا زلزلہ وغیرہ کے ولیکن حکم کیا ہمکو ساتھ قتال کے تاکہ امتحان کرے بعض تمھارے کو ساتھ بعض کے یعنی کفار کے قتال مین پس جو
قتل کیا جاوے تم مین سے اوسکو جنتی کرے اور جو قتل کیا جاوے اونمین سے اوسکو دوزخی کرے اور آیت والذین قتلوا نازل ہوئی
روز احد کے اس حال مین کہ بہت مسلمان قتل کیے گئے اور زخمی ہوئے ۔ مل ۔ بج ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی
کے فاما منا بعد واما فداء کہا کہ یہ منسوخ ہی نسخ کیا اسکو اس آیت سے فاذا انسلخ الاشہر الحرم فاقتلوا
المشرکین الی آخر آیت تک ۔ بعد اسکے ایسا ہی مضمون قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہی ۔ اور ضحاک اور مجاہد سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
فاما منا بعد واما فداء کہا کہ نسخ کیا اسکو اس آیت نے اقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم ۔ اور روایت مین ہی
مجاہد سے کہ کہا منسوخ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے صغیر اور عورت اور شیخ فانی کے سے ۔ درمنثور ۔ یہان تک کہ رکھے
جنگ ہتیار اپنے یہ ہی حکم یعنی نگاہ رکھو اسکو یہان تک کہ جنگ موقوف ہو اور اسلام سب جگہ پونہچے یا غالب آوے ۔ اور حدیث شریف
مین ہی کہ آخر قتال امت میری کا ساتھ دجال کے ہی اور حکم من اور فداء کا منسوخ ہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آیت سیف سے یا مخصوص
ہی ساتھ جنگ بدر کے اور اب سوائے قتل یا استرقاق کے اور کچھ جائز نہین ہی یعنی بعد اونکے قیدی ہونے کے ازراہ احسان کے بلا عوض چھوڑ دینا
یا کچھ لیکر چھوڑ دینا جائز نہین ہی اور نزدیک شافعی اور احمد اور مالک رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے یہ آیت محکمہ ہی اور امام مختار ہی بیچ حق اسیرون کفار
کے درمیان اسیر رکھنے یا چھوڑ دینے کے بے عوض یا بعوض مال کے یا بعوض بندی مسلمانون کے جو کچھ کہ مصلحت دیکھے سو عمل مین لاوے اور
اسپر عقد ذمہ بھی ساتھ اونکے نزدیک امام احمد اور امام شافعی رحمہما اللہ کے روا نہین ہی اور نزدیک ابی حنیفہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کے جائز ہی اور وہ آزاد
ہو جاتے ہین بعد عقد کے ۔ بحر ۔ امنوا بما نزل علی محمد کی تفسیر مین کہا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے یعنی نہ مخالفت کی
اونھون نے قرآن کی کسی چیز مین اور سنوار احوال اونکا کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بچایا اونکو ایام حیات اونکے مین یعنی یہ اصلاح عود کرتی ہی
طرف اصلاح اعمال اونکے کے یہان تک کہ نہ نافرمانی کرین حتی اذا اثخنتموہم کے معنی مین مبالغہ کیا تمنے قتل مین اور غلبہ آنے تم
اونپر پس محکم کرو تم قید کو تاکہ نہ بھاگ جاوین وہ تمھارے پاس سے اور قید کرنا ہو بعد مبالغہ کرنے کے قتل مین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی ما کان
لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض ۔ نہین لائق ہی نبی کو یہ کہ ہون اوسکے لیے قیدی یہان تک کہ بہت خونریزی
کیجاوے زمین مین ۔ پھر ازراہ احسان کے خلاصی بعد اسکے یعنی بعد قید کرنے کے چھوڑ دینا ہو نہیں بلا عوض اور یا کچھ مال لیکر چھوڑنا اور اختلاف کیا ہم

علماء نے بیچ حکم اس آیت کے پس کہا ایک قوم نے کہ یہ منسوخ ہی ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ
اور طرف اس قول کے گئے ہین قتادہ اور ضحاک اور سدی اور ابن جریج اور یہی قول اوزاعی اور اصحاب رائے کا ہی کہا اونھون نے
نہین جائز مرد اوسپر کہ واقع ہو قیدمین کفار سے اور نہ فدا اور گئے ہین اور علما طرف اسکے کہ یہ آیت محکمہ ہی اور امام اختیار رکھتا ہی
بیچ حق مردون عاقلین کے کفار سے جب کہ پڑین وہ قیدمین درمیان قتل کرنے یا استرقاق یا مَنّ یا فداء کے اور گئے ہین طرف اسکے
ابن عمر اور یہی کہا حسن اور عطا نے اور اکثر صحابہ اور علما نے اور یہی قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق کا ہی کہا ابن عباس
نے جب کہ بہت ہوئے مسلمان اور خوب غلبہ ہوا دین کا نازل کی اللہ عزوجل نے بیچ حق قیدیون کے فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً اور
یہی صحیح تر ہی اور مختار اسپر عمل کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خلفا نے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بروایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف نجد کے پس پکڑ لائے لشکر کے لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ مین سے کہ نام ایک قبیلے
کا ہی کہا جاتا تھا اوسکو ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا کہ نام ہی ایک شہر کا پس باندھ دیا اوسکو لشکریون نے ایک ستون سے ستونون مسجد نبوی کے
پس نکلے طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی نزدیک تیرے ای ثمامہ یعنی کیا ہی حال تیرا خبر دے یا کیا ہی گمان تیرا بیچ کرنے کیا تا
کرونگا ساتھ تیرے پس کہا نزدیک میرے ای محمد خیر وخوبی ہی مانزدیک میرے بہت مال ہی اگر قتل کروگے تم مجھ کو قتل کروگے خون والے کو یعنی اوسکو
مستحق قتل ہی پس اسمین اقرار ہی اپنی تقصیر کا یا مراد یہ ہی کہ اوسکو مارے گے کہ خون اوسکا ساقط نہین بلکہ قوم میری بدلا لیگی پس اسمین دعوی ہی اپنی
ریاست وشرافت کا اور اگر انعام کروگے انعام کروگے قدردان پر یعنی سلوک اور اوسکا بدلا میری طرف سے ہوگا اور اگر ہو تم چاہتے مال پس مانگو دیے جاؤ گے
مال سے جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اوسی حال پر یہان تک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اوسکو حضرت نے کیا ہی
نزدیک تیرے ای ثمامہ پس کہا اوسنے کہ نزدیک میرے وہی چیز ہی کہ کہی میں نے واسطے آپ کے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدردان پر اور اگر قتل
کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاؤ گے مال جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اوسکو اوسی حالت پر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہان تک کہ ہوا اگلے سے اگلا دن یعنی تیسرا دن پس فرمایا اوسکو کیا ہی نزدیک تیرے ای ثمامہ پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہی کہ کہی میں نے
واسطے آپ کے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدردان پر اور اگر قتل کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاؤ گے
مال سے جسقدر چاہو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دو ثمامہ کو پس گیا ثمامہ مسجد کے درختون کی طرف کہ نزدیک تھے مسجد کے
پس نہایا پھر آیا مسجد مین اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ای محمد
قسم خدا کی تھا روے زمین پر کوئی مونہہ یعنی ذات کہ نہایت مبغوض ہو طرف میرے مونہہ آپکے سے پھر بلاشبہہ ہو گیا یعنی اب مونہہ تمھارا
محبوب ترسارے مونہون سے طرف میرے قسم ہو خدا کی تھا کوئی دین مبغوض تر طرف میرے دین آپکے سے پس ہو گیا دین آپ کا محبوب ترسارے
دینون کا طرف میرے قسم ہی اللہ کی تھا کوئی شہر مبغوض تر طرف میرے شہر آپکے سے پس ہو گیا شہر آپکا محبوب ترین سارے شہرون کا طرف
میرے اور تحقیق آپکے لشکر نے پکڑ لیا مجکو اس حال مین کہ مین ارادہ رکھتا تھا عمرے کا پس کیا حکم فرماتے ہو پس بشارت دی اوسکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اسکی کہ مجکو شرافت بسبب اسلام کے حاصل ہوئی اور سارے گناہ پہلے تیرے بخشے گئے اور فرمایا اوسکو عمرہ کرکے
پس جب آیا ثمامہ مکے مین کہا اوسکو کہنے والے نے بے دین ہو گیا تو پس کہا ثمامہ نے نہین ولیکن مین اسلام لایا ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور بعد دین نہین ہوا مین قسم ہی اللہ کی نہین پونچیگا تمکو شہر یمامہ سے ایک دانہ گیہون کا یہان تک کہ اذن دین پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور مختصر بیان کی بخاری نے ۞ اور اَوْزَارَهَا کے معنی ہین اثقالہا و احمالہا یعنی یہان تک کہ پھینین اہل حرب
ہتیار پس بزرہین لڑائی سے اور اصل وزر کی وہ چیز ہی کہ اوٹھاوے اوسکو انسان پس ہتیارون کو اوزار اسلیے کہا کہ وہ اوٹھائے جاتے ہین

اور بعضوں نے کہا اوزار سے مراد گناہ ہین یعنی یہان تک کہ رکھین لڑنے والے گناہ اپنے باین نہج کہ توبہ کرین کفر سے اور ایمان لاوین اللہ اور رسول پر اور بعضوں نے کہا یہان تک کہ رکھے یعنی دور کرے لڑائی اور قتل کرنا اتھارا بوجھ مشرکون کا اور برے اعمال اونکے باین نہج کہ مسلمان ہوجائین اور معنی آیت کے یہ ہین کہ خوب قتل کرو مشرکون کو یہان تک کہ داخل ہون سارے دین والے اسلام مین اور ہو تمام دین اللہ کے لیے پس نہو بعد اوسکے جہاد اور نہ قتال اور یہ وقت اوترنے عیسی بیٹے مریم کے ہوگا اور حدیث مین آیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جہاد جاری ہی اوسوقت سے کہ مبعوث کیا مجکو اللہ نے یہان تک کہ قتال کرینگے اخیر امت میری کے دجال سے ۔ معا

سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝

اونکو راہ دیگا اور سنوار یگا اونکا حال اور داخل کریگا

بہشت مین معلوم کروادی ہی وہ اونکو ۔ معا

راہ دکھاویگا اونکو اور نیک کریگا حال اونکا اور داخل کریگا اونکو بہشت مین کہ شناسا کیا ہی اونکو ساتھ اوسکے ۔ فتح ۔ اونکو راہ دیگا اور سنوار یگا اونکا حال اور داخل کریگا بہشت مین معلوم کروادی ہی وہ اونکو ۔ تفسیر ۔ جب تک کافرون کا زور نہین ٹوٹتا تب تک قتل ہی چاہیے اور جب زور ٹوٹ چکا قید بھی کفایت ہی تاڈر کر مسلمان ہون یا احسان کر کر چھوڑ دیجیے تو ہمیشہ احسان مین اور دین کی محبت آوے یا چھڑوائی لیکر چھوڑے تو دونون کا اب اختلاف ہی کہ کافر قید مین آوے تو پھر اوسکو اپنے گھر جانے دیجیے یا نہین اگر چھوڑے تو اس طرح کہ رعیت ہوکر رہے ۔ معا ۔ راہ دکھاویگا یعنی جنت کی یا طرف ثواب کے بیچ جواب منکر ونکیر کے اور نیک کریگا حال اونکا یعنی راضی کریگا اونکے خصما یعنی مدعیون کو اور قبول کریگا اعمال اونکے شناسا کیا ہی مجاہد سے ہی کہ معلوم کروادیگا اونکو مکان اونکے جنت مین تاکہ نہ محتاج ہون پوچھنے کے یا خوشبودار کیا ہی بہشت کو اونکے لیے ۔ مل ۔ راہ دکھاویگا یعنی دنیا مین ہدایت دیگا اعمال نیک کی اور آخرت مین راہ دکھاویگا درجات کی شناسا کیا ہی الخ یعنی تعریف کی ہی اونکے لیے بہشت کی تا مشتاق ہو کر اعمال واجب کرنے والے اوسکے کرین اور یا پہلے داخل ہونے سے بہشت مین منازل اونکے اونکو دکھاویگا تو مانند گھرون دنیا اپنے کے وہان داخل ہون ۔ معا

وجہ ۔ تنبیہ ۔ ان آیتون سے معلوم ہوا کہ جہاد اور اللہ کی راہ مین شہید ہونا عجب عمدہ چیز ہی روایت ہی معاذ سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجکو بہشت مین اور دور رکھے مجکو آگ سے فرمایا تحقیق پوچھا تو نے ایک بڑے کام سے اور تحقیق یہ البتہ آسان ہی جسپر آسان کرے اللہ اوپر اوسکے وہ یہ ہی بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر ساتھ اوسکے کسیکو اور سیدھا کر نماز کو اور دے زکوۃ اور روزے رکھ رمضان کے اور حج کر خانہ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دروازے خیر کے یعنی نوافل کہ جنکے سبب سے بھلائی کو پہنچتا ہی روزہ ڈھال ہی یعنی اوسکے سبب سے گناہ اور آگ دوزخ سے بچتا ہی اور صدقہ دینا بجھا دیتا ہی یعنی مٹا دیتا ہی گناہ کو جیسا بجھاتا ہی پانی آگ کو اور نماز شخص کی درمیان رات کے یعنی اسی طرح وہ گناہون کو دور کرتی ہی پھر پڑھی یہ آیت تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یہان تک کہ پونہچے يَعْمَلُونَ تک پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن تجکو سر کام کا یعنی اصل اور سر اور دین کا کہ دین بغیر اوسکے وجود نہین پکڑتا جیسے کہ بدن بغیر سر کے وجود نہین پکڑتا اور ستون اوسکا کہ دین اوس سے ٹھہرے اور قوت پکڑے جیسے کہ ستون سے چھت اور بلندی کو پہان اوسکے کی کہ دین اوس سے بلند ہووے کہا مینے ہان بتلائیے یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہی یعنی شہادتین کہ ثابت ہوتی ہی اوس سے اصل دین کی اور ستون اوسکا نماز ہی اور بلندی کو ہان اوسکے کی جہاد ہی پھر فرمایا کیا نہ خبردار کرون مین تجکو ساتھ اوس چیز کے کہ مالک اوسکا ہی ان سبکی کہا مینے بتلائیے یا نبی اللہ پس پکڑی حضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا بند کر تو اوپر اپنے اسکو پس کہا مینے اے نبی خدا کے اور کیا تحقیق ہم پکڑے جاوینگے بسبب اوس چیز کے کہ ہم بولتے ہین ساتھ اوسکے فرمایا گم کرے تجکو مان تیری اے معاذ اور نہین گراوین گی لوگون کو یعنی اکثر بیچ آگ کے اوپر مونہہ اونکے کے یا فرمایا اوپر نتھنون اونکی کے مگر باتین زبان اونکے کی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ

اور روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے
یعنی اور ساتھ اوس چیز کے کہ لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے یعنی شریعت اور برپا کی نماز اور روزے رکھے رمضان کے ہو لازم
اللہ پر یعنی ازراہ فضل کے بحسب وعدے کے کہ داخل کرے اوسکو بہشت مین یعنی پہلے ہی ساتھ نجات پانے ہودون کے والا نرا ایمان کافی ہی
مطلق دخول کے لیے جہاد کرے اللہ کی راہ مین یا بیٹھا رہے اپنے ولمن مین کہ پیدا کیا گیا اوسمین یعنی نہ جہاد کرے اور نہ ہجرت کرے
کہا صحابہ نے کیا نہ خوش خبری دین ہم لوگون کو فرمایا تحقیق بہشت مین سو درجے ہین ملیا کیا اونکو اللہ نے واسطے جہاد کرنے والون کے اللہ کی راہ
مین درمیان دو درجون کے ایسا فرق ہی جیسا آسمان و زمین کے درمیان ہین پس جسوقت کہ مانگو تم اللہ سے یعنی جہاد پر درجہ عالی تو مانگو اللہ سے
فردوس اسلیے کہ تحقیق فردوس اوسط بہشت ہی یعنی افضل اور فراخ تر بہشتون کی اور اوپر بلند تر بہشتون کی اور اوپر اوسکے عرش
رحمٰن کا ہی یعنی پس وہ چھت بہشت کی ہی اور فردوس سے بہتی ہین نہرین یعنی اصول چار نہرون کی کہ پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی
ہین نقل کی یہ بخاری نے ف + آمین کر نماز اور روزے کا کیا اور حج و زکوۃ کا نہ کیا اسمین تنبیہ ہی اوپر اسکے کہ اندونون کی شان بہت
بڑی ہی اور بسبب واجب ہونے اونکے کے رسلمانون پر بخلاف حج و زکوۃ کے کہ سب پر واجب نہین مگر اوسپر کہ صاحب مال ہو اور استطاعت
رکھتا ہو اور بیٹھا رہے الزیہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حدیث فرمائی حضرت نے دن فتح مکہ کے اسلیے کہ ہجرت پہلے اسکے فرض تھی ہر مکہ کے لیے +
ع + اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل المجاهد في سبيل الله كمثل الصائم القائم القانت بآيات
الله لا يفتر من صيام ولا صلوة حتى يرجع المجاهد في سبيل الله متفق عليه + اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے انتدب الله لمن خرج في سبيله لا يخرجه الا ايمان بي وتصديق برسلي ان
ارجعه بما نال من اجر او غنيمة او ادخله الجنة متفق عليه + یعنی ضامن ہوا اللہ واسطے اوس شخص کے کہ نکلا
اسکی راہ مین جہاد کے لیے نہین نکالا اوسکو مگر ایمان لانے ساتھ میرے اور تصدیق کرنے نے میرے رسولون کو یعنی واسطے خدا اور طلب رضا
اوسکی کے نکلا نہ واسطے طلب دنیا اور دکھانے اور سنانے کے یہ کہ پھیرونگا اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ پایا ہی ثواب آخرت سے فقط یعنی بغنیمت
کے یا غنیمت سے یعنی ساتھ ثواب کے یا داخل کرونگا اوسکو بہشت مین یعنی سابقین کے ساتھ بغیر حساب و عذاب کے یا داخل کرونگا بعد موت کے
پہلے روز قیامت کے یعنی جیسے کہ فرمایا ہی احياء عند ربهم + اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی خدا کی اگر نہوتا
ڈر اور لحاظ اسکا کہ کتنے ایک آدمی رسلمانون سے یعنی فقر اخوش نہین ہونے کے نفس اونکے کہ پیچھے رہین اور جدا ہون مجھسے اور نہین پاتا
ہون مین سواری کہ سوار کرون مین اونکو اوسپر نہ پیچھے رہتا مین کسی لشکر سے کہ جہاد کرتا ہی راہ خدا مین قسم ہی خدا کی البتہ دوست رکھتا ہون
یہ کہ مارا جاؤن راہ خدا مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر
مارا جاؤن مین یعنی دوست رکھتا ہون کہ ہر بار زندہ کیا جاؤن اور مارا جاؤن تا ہر بار ثواب جدا پاؤن + ف + یعنی
مین جو ہمراہ ہر لشکر و ہر فوج کے جہاد مین نہین جاتا موجب اسکا یہ ہی کہ اگر ہمراہ ہر فوج کے جنگ کو جاتا تو خواہ مخواہ بسبب رسلمان پیچھے رہنے
اور جدا ہونے مجھسے بسبب بے سواری اور بے سامانی کے اور مین اسقدر سوار یان نہین کہ اونکو اوپر سوار کر کے ہمراہ لے جاؤن اور مسلمان
بسبب پیچھے رہنے کے جنگ سے اور جدا ہونے کے مجھسے خوش نہین ہوتے ہین اور حسرت کھاتے ہین اوسپر اور شکستہ دل ہوتے ہین اگر نہ محبت
جہاد کی مجکو اسقدر ہی کہ دوست رکھتا ہون مین کہ مکرر مارا جاؤن اوسمین + ع + اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رباط يوم
في سبيل الله خير من الدنيا وما عليها متفق عليه + یعنی چوکیداری کرنی ایک دن کی راہ خدا مین بہتر ہی دنیا سے
اور اوسمین جو ہی دنیا پر ہی یعنی چوکیداری مذکور بہتر ہی اوس مال سے کہ خرچ کیا جاوے راہ خدا مین یا جزا اوسکی بہتر ہی دنیا سے اور اوسمین جو ہی

کہ دنیا مین ہی + اور فرمایا لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ + یعنی ایک صبح کو جانا راہ خدا مین یا ایک شام کو جانا بہتر ہی دنیا سے اور اوس مین جو ہی یعنی اسکی فضیلت اور ثواب بہتر ہی تمام نعمتون دنیا کی سے اسلیے کہ نعمتین دنیا کی فانی ہین اور نعمتین آخرت کی باقی + اور فرمایا چوکیداری کرنی ایک دن اور رات کی جہاد مین بہتر ہی ایک مہینے کے روزون سے اور شب بیداری اوسکی سے اور اگر مر جاوے وہ چوکیدار جاری رہتا ہی اوسپر ثواب اور عمل اوسکے کا کہ تھا کرتا یعنی ہمیشہ پہونچتا رہتا ہی ثواب اوسکے عمل کا کہ کرتا تھا زندگی مین اور جاری کیا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا یعنی طعام و شراب بہشت کے سے اور امن مین رہتا ہی فتنے مین ڈالنے والے سے کہ فرشتہ عذاب قبر کا ہی یا دجال یا شیطان + اور فرمایا بہترین زندگانی لوگون کی واسطے اونکے زندگانی اوس شخص کی ہی کہ پکڑنے والا ہی باگ گھوڑے اپنے کی راہ خدا مین دھر جھپٹتا ہی اوپر پشت گھوڑے کے جب سنتا ہی آواز ڈر کی یا فریاد رسی چاہنے دوڑتا ہی سوار ہو کر گھوڑے پر یعنی طرف اوس آواز و فریاد رسی کی ڈھونڈھتا پھرتا ہی مارے جانا اور مرنا جگہہ گمان موت کی یعنی ڈرتا نہین ہی مرنے سے اور بھاگتا نہین اوس سے بلکہ ڈھونڈھتا پھرتا ہی اوسکو یا زندگانی اوس شخص کی کہ کتنی ایک بکریون مین رہتا ہی نیچ چوٹی پہاڑ کے ان پہاڑون مین سے یا رہتا ہی نیچ ایک نالے کے ان نالون مین سے قائم رکھتا ہی نماز کو اور دیتا ہی زکوۃ کو یعنی اگر وہ بکریان حد نصاب کو پہونچتی ہین اور بندگی کرتا ہی پروردگار اپنے کی یہان تک کہ آوے اوسکو موت نہین ہی لوگون سے گزر نیچ بھلائی کے نقل کی یہ مسلم نے + ف + گزر نیچ بھلائی کے کہ نگاہ رکھتا ہی اونکو اپنی شر سے اور نگاہ رکھتا ہی اپنے تئین اونسے اور ساتھہ اونکے خیر مین شریک ہی نہ برائی مین حاصل معنی اس حدیث سے رغبت دلانا ہی اور چہلو کرنے دشمنان دین کے اور مجاہدہ نفس شیطان کے اور اعراض استیفا لذات و شہوات سے اور تنبیہ ہی اسپر کہ اگر مخالطت رکھے لوگون سے نیچ تائید دین اور تقویت شریعت کے تو رکھے والا گوشہ گزینی اختیار کرے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہی اونکے لیے کہ فضیلت دیتے ہین گوشہ گزینی کو مخالطت پر اور اسمین اختلاف مشہور ہی کہ شافعی اور اکثر علما تو کہتے ہین کہ اختلاط افضل ہی بشرطیکہ امید سلامتی کی ہو اسسے اور مذہب ایک جماعت کا زہاد سے یہ ہی کہ گوشہ گزینی افضل ہی اور دلیل پکڑی ہی اونھون نے ساتھہ اس حدیث کے اور جواب دیا ہی جمہور نے کہ یہ محمول ہی اوپر زمانے فتنون کے یا اوس شخص کے حق مین ہی کہ نہ سلامت رہین لوگ اوس سے اور نہ صبر کرے وہ لوگون کی ایذا پر اور رہے انبیا صلوات اللہ علیہم اور اکثر صحابہ اور تابعین اور علما اور زہاد اختلاط رکھنے والے اور حاصل کرتے تھے منافع اختلاط کے مثل نماز جمعہ اور جماعت اور نماز جنازے اور عیادت مریض اور مانند انکے کے + ۳ + ع + اور فرمایا ہمیشہ رہیگا یہ دین قائم لڑتی رہے گی اس دین پر ایک جماعت مسلمانون مین سے یعنی خالی نہین رہیگا روے زمین جہاد سے کہین نہ کہین ہوتا رہیگا یہانتک کہ قائم ہو قیامت نقل کی یہ مسلم نے + اور فرمایا نہین زخمی کیا جاتا کوئی شخص خدا کی راہ مین اور اللہ خوب جانتا ہی اوسکو کہ زخمی کیا جاتا ہی اوسکی راہ مین مگر آویگا وہ دن قیامت کے اس حال مین کہ اوسکے زخم سے بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی سی نقل کی یہ بخاری مسلم نے + اور فرمایا نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین دوست رکھے پھر آنا طرف دنیا کے اور ہو اوسکے لیے وہ چیز کہ زمین مین ہی کچھہ مگر شہید آرزو کرتا ہی کہ پھر آوے دنیا مین اور مارا جاوے دس بار یعنی بسبب اوس چیز کے کہ دیکھتا ہی بزرگی اور ثواب شہادت کا نقل کی یہ بخاری مسلم نے + اور روایت ہی مسروق سے کہ کہا ہم نے عبداللہ بن مسعود سے معنی اس آیت کے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ الآية + اور نہ گمان کر تو اون لوگون کو کہ مارے گئے اللہ کی راہ مین مردہ بلکہ وہ زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنے کے روزی دیے جاتے ہین آخر آیت تک کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق ہم نے پوچھے معنی اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا ارواح ہین شہدا کی نیچ شکم جانورون پرندہ سبز رنگ کے ہین

قندیلین ہین لٹکائی گئین نیچے عرش کے کہ بمنزلۂ گھونسلون کے ہین میوہ کھاتے ہین بہشت مین سے جہان چاہتے ہین پھر ٹھکانا پکڑتے ہین طائر اون قندیلون کے پس جھانکتا ہی طرف اونکے پروردگار اونکا جھانکنا اور فرماتا ہی کیا چاہتے ہو تم کچھ عرض کرتے ہین شہدا کس چیز کو پہنچے ہم اس حال مین کہ ہم میوے کھاتے ہین بہشت مین سے جہانسے چاہتے ہین پس کرتا ہی اللہ تعالی یہ ساتھ اونکے یعنی پوچھتا ہین بار بار جب کہ دیکھتے ہین کہ نہین چھوڑے جاتے پوچھنے سے یعنی جب جانتے ہین کہ مراد پروردگار تعالی کی یہ ہی کہ کچھ چاہین عرض کرتے ہین ای پروردگار ہمارے چاہتے ہین ہم یہ کہ پھیرے تو جانین ہماری بیچ بدنون ہمارے کے یعنی اور دنیا مین بھیجے تو تاکہ مارے جاوین ہم تیری راہ مین پس جب کہ دیکھتا ہی اللہ تعالی کہ نہین اونکو کچھ حاجت یعنی حاجت سعین اسلیے کہ مانگی اونھون نے وہ چیز کہ خلاف ارادۂ اللہ کے ہی چھوڑے جاتے ہین نقل کی یہ مسلم نے + ف + نہین انکو کچھ حاجت بسبب حاصل ہونے ثواب عظیم کے پہلی بار مین اور دوبارہ ہوگا تو مثل اسکے ہوگا اور اسکی حاجت ہی نہین اسلیے کہ ثواب شہید کا ایک ہی ہی سو وہ حاصل ہی چھوڑے جاتے ہین یعنی اللہ تعالی پوچھنا چھوڑ دیتا ہی اگر کہا جاوے کہ اگر دوسری بار بھی مثل پہلے ہی ثواب کے ہو تو کیا فائدہ ہی سوال کرنا اونکا اعادۂ ارواح کو بدنون مین تا مارے جاوین خدا کی راہ مین دوبارہ جواب اسکا علمانے یہ دیا ہی کہ مراد و مقصود اونکا اس کلام سے قائم ہونا ہی ساتھ موجب شکر کے بیچ مقابلے نعمت کے کہ انعام کی ہی اللہ تعالی نے اونکو نہ حقیقت سوال اعادۂ ارواح کی یا شاید کہ اونکے خیال مین آتا ہو کہ دوسری بار بہتر و کامل تر جزا ملیگی پہلی بار سے بسبب قوت و استعداد و مناسبت کے ولیکن حق تعالی نے جانا بحریان عادت کے کہ مثل اوسکے ہوگی پس جانا کہ حاجت اسکی نہین ہی پس چھوڑ دیا پوچھنا اونسے + **تنبیہ** + لکھا ہی علماء نے کہ رکھنا ارواح شہدا کا جانورون کے بدنون مین مانند رکھنے جواہر کے ہی صندوقون مین بسبب اکرام و بزرگی اور بقصد داخل کرنے اونکے بہشت مین ساتھ اس صورت کے نہ متعلق ساتھ ان بدنون کے اور ساتھ رکھنے ارواح کے جانورون کے بدنون مین جگہ پکڑتے ہین بہشت مین اور پاتے ہین خوشبوئیان اور ہوائین وہان کی اور دیکھتے ہین انوار وہان کے اور لذت پاتے ہین اور خوش حال ہوتے ہین ساتھ اسکے اور ساتھ قرب حضرت حق کے اور جوار ملائکہ مقربین کے اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کی اس آیت مین یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ + اور اس سے اثبات تناسخ کا نہین ہوتا اسلیے کہ جو تناسخ کے قائل ہین اونکے نزدیک تناسخ اسکو کہتے ہین کہ رجوع کرین ارواح بدنون مین اس عالم مین نہ آخرت مین اسلیے کہ وہ منکر ہین آخرت کے اور جنت و دوزخ کے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنت مخلوق و موجود ہی جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہی + ح + ع + اور فرمایا اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُكَفِّرُ كُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ + مارے جانا راہ خدا مین جھاڑتا ہی ہر گناہ کو سوا حقوق آدمیون کے + ف + یعنی سوا حقوق آدمیون کے اور سیوطی نے لکھا ہی کہ مگر شہداء بحر کے کہ اونکے دین بھی جھاڑے جاتے ہین + ح + اور فرمایا مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَّاتَ عَلٰی فِرَاشِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ + جو مانگتا ہی اللہ تعالی سے شہادت صدق دل سے پہنچاتا ہی اللہ اونکو شہدا کے مرتبہ کو اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر یعنی بسبب صدق نیت کے ثواب شہیدون کا سا پاتا ہی + اور چلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابی آپکے یعنی مدینے سے غزوۂ بدر کے لیے یہان تک کہ سبقت کی لشکرون نے طرف بدر کے یعنی پونچے بدر مین پہلے کفار کے اور آئے مشرک یعنی بعد پہونچنے مسلمانون کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھڑے ہو تم طرف بہشت کے کہ چوڑا اوسکا مانند چوڑا آسمان و زمین کے ہی کہا عمیر بن حمام انصاری نے بخ بخ یعنی خوب خوب پس فرمایا حضرت نے کیا باعث ہوا تجکو اوپر کہنے تیرے کے بخ بخ کہا عمیر نے قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ نہین کہا مینے یہ مگر بامید اسکے کہ ہوؤن مین اہل بہشت سے فرمایا حضرت نے پس تحقیق تو اہل بہشت سے ہی کہا راوی نے پس نکالین عمیر نے کتنی ایک کھجورین اپنے ترکش سے اور شروع کیا کھانا اونمین سے پھر کہا اگر زندہ رہا مین یہان تک کہ کھاؤن مین اپنی کھجورین یہ بہت ہی سب تو تحقیق یہ زندگی دراز ہی پس پھینکین کھجورین کہ تہین ساتھ اوسکے پھر قتال کیا کافرون سے یہان تک کہ شہید ہوئے نقل کی یہ مسلم نے +

ع ۱۰ تم کو تین کا پہاڑ ان کی طرف ہوتی تھی ۱۲ منہ مرتب

ف + کھڑے ہو وطرف بہشت کے یعنی طرف عمل کے کہ سبب ہی بہشت کے داخل ہونے کا کہ وہ جہاد ہی اور چوڑاؤ الزمر اد بیان کرنا بہشت کی فراخی کا ہی مشابہت دی ایسی چیز کے ساتھ کہ خلق کے فہم مین کوئی چیز وسیع زیادہ اوسسے نہین اور تخصیص چوڑاؤ کی نہ طول کی تاکہ معلوم ہو کہ جب چوڑاؤ ایسا ہوا تو طول کا کیا حال ہوگا اور کیا باعث ہوا تجلوا الخ گویا خیال کیا حضرت نے کہ یہ کلام صادر ہوا ہی عمیر سے بدون نیت اور فکر و تامل کے مشابہ اوس شخص کے قول کے کہ ہنرل و فراز سے کہتا ہی یا بخوف قتل کے کہا پس نفی کیا عمیر نے اوسکو اپنے سے کہ کہا قسم ہی الخ اور زندگی دراز ہی یعنی اگر سب کھجورون کے کھانے کا انتظار کرون اور جب تک جیتا رہون تو بڑی زندگی ہوئے حاصل یہ کہ بسبب شوق حاصل ہونے شہادت کے زندگانی کو اور تاخیر قتال کو وبال جانا + ح + ع اور فرمایا مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِّفَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ یعنی جو شخص مرا اور جہاد نکیا اور نہ گذرا اوسکے دل مین خیال جہاد کا مرا اوپر ایک قسم کے نفاق سے + ف + نہ گذرا الخ یعنی قصد جہاد کا نکیا اور نکہا کا شکے ہوتا مین جہاد کرنے والا پس شیخ مشابہ ہوا منافقون کے کہ جہاد سے رہجاتے ہین بموجب اس حدیث کے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ + پس واجب ہی ہر مومن پر کہ نیت جہاد کی رکھے اور کہا نووی نے شرح مسلم مین کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی نیت کرے ایک عبادت کے کرنے کی پھر مرجاوے پہلے کرنے اوسکے کے تو نہین متوجہ ہوتی اوسپر برائی اسقدر کہ متوجہ ہوتی ہی اوسپر کہ مرجاوے بغیر نیت کرنے اوسکی اور اختلاف کیا ہی ہمارے علماء نے یعنی شافعیہ نے اوس شخص کے حق مین کہ قادر ہو نماز پر اول وقت مین پھر تاخیر کرے اوسکو نیت پر پڑھنے اوسکے اور مرجاوے یا تاخیر کرے حج کو اسیطرح پس کہا بعضون نے کہ گنہگار رہتا ہی دونون صورتون مین اور بعضون نے کہا کہ نہین گنہگار ہوتا دونو صورتون مین اور بعضون نے کہا کہ گنہگار ہوتا ہی حج مین نہ نماز مین انتہی اور اخیر قول موافق مذہب ہمارے کے ہی + ع + اور فرمایا جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ + یعنی جہاد کرو مشرکون سے ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے اور زبانون اپنی سے + ف + زبان کا جہاد یہ ہی کہ مذمت کرے اونکے بتون کی اور دین باطل کی اور بد دعا کرے اوسپر کہ وہ ذلیل ہون اور شکست پاوین اور مدد کرے اونکو ساتھ قتل و قید کرنے کے اور مانند انکے کے اور دعا کرے مسلمانون کی فتح کی اور غنیمت ہاتھ لگنے کی اور رغبت دلاوے لوگون کو جہاد کی + ح + اور فرمایا اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تَوْرَثُوا الْجِنَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ + افشا کرو سلام یعنی سلام علیک کو آشنا و ناآشنا سے اور کھلاؤ کھانا اور مارو کھوپری کفار کی یعنی جہاد کرو وارث کیے جاؤگے بہشتون کے یعنی بہشتین ملینگی + اور فرمایا ہر میت ختم کیا جاتا ہی اوپر عمل اپنے کے یعنی عمل اوسکا زندگی تک ہی بعد مرنے کے نہین رہتا یعنی اوسکے لیے ثواب جدید نہین لکھا جاتا مگر وہ شخص کہ مرا در حالت چوکیداری کے اللہ کی راہ مین پس تحقیق بڑھایا جاتا ہی واسطے اوسکے عمل اوسکا قیامت تک اور امن مین رہتا ہی قبر کے فتنے سے نقل کی ہیترمذی ابوداؤد دارمی نے + ف + بڑھایا جاتا ہی عمل اوسکا یعنی پہونچتا ہی اوسکو ہر لحظہ ثواب جدید اسلیے کہ اوسنے فدا کی جان اپنی اوس چیز مین کہ عود کرتا ہی نفع اوسکا طرف مسلمانون کے کہ وہ زندہ کرنا دین کا ہی ساتھ دفع کرنے دشمنون اونکے کے کہ وہ کفار ہین + ع + اور فرمایا عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ + دو آنکھین ہین کہ نہین لگے گی اونکو آگ جہنم کی ایک وہ آنکھ کہ روئی خوف خدا سے اور دوسری وہ آنکھ کہ رات گذاری نگہبانی کرتے ہوئے راہ خدا مین یعنی رات نوگہبانی کرتی رہین کفار سے + کہا ابوہریرہ نے کہ گذرا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سے بیچ درے ایک پہاڑ کے کہ اوسمین تھا ایک چشمہ چھوٹا سا شیرین پانی کا پس خوش لگا وہ اوسکو اور کہا کاش کے الگ ہوتا مین لوگون سے اور رہون اس پہاڑ کے درے مین پھر ذکر کی گئی یہ بات خبر دیوے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ کرتو یہ اسلیے کہ تحقیق

ٹھہرنا ایک تمہارے کا اللہ کی راہ مین بہتر ہی نماز اوسکی سے گھر مین ستر برس کیا نہین دوست رکھتے ہو تم کہ بخشے اللہ تمہارے لیے یعنی پورا بخشنا اور داخل کرے تمکو بہشت مین یعنی اول ہی جہاد کرو تم اللہ کی راہ مین جو کوئی لڑے اللہ کی راہ مین بقدر ٹھہرنے کے دودھ دوہنے مین اونٹنی کے واجب ہوئی اوسکے لیے بہشت ف + ستر برس سے مراد کثرت ہی تحدید پس نہین منافی ہی اس روایت کے کہ فرمایا حضرت نے مقام الرجل فی الصف فی سبیل اللہ افضل عند اللہ من عبادۃ الرجل ستین سنۃ اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بسبب گوشہ گزینی کے لوگون سے اور بسبب عبادت کے کوہستان مین مغفرت نہین حاصل ہوتی اور جواب اسکا یہ دیتے ہین علما کہ جہاد اوس زمانے مین واجب تھا اور ترک کرنا واجب کا ساتھ نفل کے گناہ ہی کذا قال الطیبی اور ممکن ہی کہ حمل کیجاوے اوپر مغفرت کامل اور داخل ہونے بہشت کے ہمراہ اون لوگون کے پہلے داخل ہونگے اور یہ حدیث دلیل ہی اوپر افضلیت صحبت کے گوشہ گزینی پر خصوصا بیچ زمان سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کبھی گوشہ گزینی افضل ہوتی ہی یعنی بعد زمانہ حضرت کے وقت خوف فتنے کے ع ف اور فرمایا عرض علی اول ثلثۃ یدخلون الجنۃ شہید وعفیف متعفف عبد احسن عبادۃ اللہ ونصح لمولاہ رواہ الترمذی رب ف + ربروز لائے گئے سہ اول تین شخصون کے کہ داخل ہونگے بہشت مین ایک تو شہید اور دوسرا پچنے والا حرام سے سوال کرنے والا یعنی بچنے والا فسق و فجور سے اور سوال کرنے سے اور تیسرا غلام کہ اچھی کی بندگی اوسکی اور خیرخواہی کی اپنے مالکون کی ف + اول تین شخصون کے یعنی تین شخص جنت مین داخل ہونگے اونمین سے یہ تین پہلے داخل ہونگے لیکن بعد انبیا کے مراد ہین کہ وہ سب پر مقدم ہونگے اور مراد تین تین شخصون سے تین تین جماعتین ہین ف + آور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل علون مین سے یعنی نماز کے علون مین سے افضل ہی فرمایا طول القیام کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہی فرمایا کوشش کرنا فقیر کا یعنی صدقہ کہ فقیر ساتھ کوشش و مشقت کے دے باوجود فقر و احتیاج کے کہا گیا کونسی ہجرت بہتر ہی فرمایا ہجرت اوس شخص کی کہ ہجرت کرے یعنی چھوڑے اون چیز کو کہ حرام کی اللہ نے اوسپر یعنی ہجرت اگرچہ معنی نکلنے کے دار الکفر سے طرف دار الایمان کے ہی ولیکن چھوڑنا حرام چیزون کا افضل ہی اوسسے کہا گیا پھر کونسا جہاد بہتر ہی فرمایا جہاد اوس شخص کا کہ جہاد کرے شرکین سے ساتھ مال اپنے کے اور جان اپنی کے کہا گیا پس کونسی موت یعنی جہاد مین بہتر کہ ہی فرمایا موت اوس شخص کی کہ گرایا جاوے خون اوسکا اور کونچین کاٹی جاوین اوسکے گھوڑے کی یعنی آپ بھی مارا جاوے اور گھوڑا بھی قتل کیا جاوے ابو داؤد ف + آور نسائی کی روایت مین یہ ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل علون مین سے افضل ہی کہا وہ ایمان ہی کہ نہو شک اوسمین اور جہاد کہ نہو خیانت اوسمین یعنی غنیمت مین کی حاصل ہو اوسمین اور حج مقبول کہا گیا پس کونسی چیز نماز مین افضل ہی فرمایا درازی قیام کی پھر متفق ہوئے نسائی اور ابو داؤد باقی حدیث مین ف ساتھ مال و جان اپنی کے کہ مال اپنے غازیون کے سامان جہاد مین صرف کرے اور زخمی ہو اور مارا جاوے آور جانا چاہیے کہ حدیثون مین بیان اور تعین فضل اعمال کا ساتھ اعمال مختلفہ کے آیا ہی اور حاصل جمع یعنی تطبیق کا درمیان حدیثون کے اس طرح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مقام مین ساتھ اوس چیز کے کہ مناسب حال سائل کے دیکھا جواب دیا پس جسمین کہ نشان تکبر و سختی کا دیکھا جواب دیا کہ افضل اعمال تواضع اور نرم خوئی ہی مانند افشائے سلام اور نرم کرنے کلام کے اور اگر نشان بخل اور سختی کا پایا فرمایا کہ افضل اعمال سخاوت ہی مانند کھانا کھلانے کے اور اگر نکاسل عبادت مین دیکھا تو جواب دیا کہ افضل اعمال نماز تہجد کی ہی پس مراد افضل اعمال سائل کے حق مین ہی یہ مقصود ہی کہ حصلہ افضل اعمال سے ہی ف + آور فرمایا وانسطے شہید کے نزدیک خدا کے چھ چیزین ہین بخشش کیجاتی ہی اول دفعہ مین یعنی اول قطرہ خون مین گرتا ہی اور دیکھلایا جاتا ہی ٹھکانا اوسکا بہشت مین سے یعنی جان نکلنے کے وقت اور محفوظ رہتا ہی عذاب قبر کے سے اور امن مین ہوگا گھبراہٹ بڑی سے یعنی عذاب آگ کے سے آور رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا کہ یاقوت اوسمین کا بہتر ہوگا دنیا سے اور اوس چیز سے کہ دنیا مین ہی اور بیاہ کرین اوسکو بہتر بیبیان حور عین سے اور شفاعت اوسکی قبول کیجاویگی ستر آدمیون کے حق مین اوسکے قرابتیون مین سے

نقل کی یہ ترمذی نے + اور فرمایا مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ یعنی جو شخص کہ ملیگا اللہ تعالی سے بن اثر کے جہاد سے ملیگا اللہ تعالی سے اس حال مین کہ اوسکے دین مین نقصان ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے + ف + مراد اثر سے علامت ہی یعنی جو کوئی مریگا بغیر علامت کے علامات جہاد سے کہ زخم ہی یا غبار راہ یا رنج بدن یا خرچ کرنا مال کا یا طیار کردینا اسباب مجاہدون کا وہ مریگا اس حال مین کہ اوسکے دین مین رخنہ ہوگا اور ادنی درجہ یہ ہی کہ دل مین نیت ضرور ہو اور خطرہ کہ آیا ہی نیت کرنی بہتر ہی اوسکے عمل سے اور ہوسکتا ہی کہ یہ حدیث محمول ہو اوس شخص پر کہ فرض ہو جہاد اوسپر اور نہ کیا ارادہ طیاری اسباب اوسکے کا اور کہا طیبی نے کہ جہاد شامل ہی جہاد کفار کو اور جہاد نفس و شیطان کو اور مؤید ہی اسکی حدیث ابی امامہ کی کہ آگے آتی ہی + ع + اور فرمایا اَلشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمُ الْقَرْصَةَ + یعنی شہید نہین پاتا دکھ قتل کا مگر جیسے کہ پاتا ہی ایک تمھارا دکھ کاٹنے چیونٹی کا + ف + یہ وہ شہید ہی کہ لذت پاتا ہی ساتھ دینے جان کے راہ خدا مین اور خوش ہوتا ہی نفس اوسکا ساتھ اوسکے + ع + اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ہی کوئی چیز بہت پیاری طرف اللہ کے دو قطرون سے اور دو نشانون سے ایک قطرہ آنسو کا بسبب خوف خدا کے اور دوسرا قطرہ خون کا کہ گرایا جاوے اللہ کی راہ مین اور اما دو نشان پس ایک نشان اللہ کی راہ مین اور دوسرا نشان ہیچ فرض کے فرائض خدا سے نقل کی یہ ترمذی نے + ف + ایک نشان اثر مانند قدم رکھنے کے یا غبار یا زخم کے جہاد مین یا سیاہی دوات کی طلب علم مین اور نشان ہیچ فرض کے اثر مانند پھٹ جانے ہاتھ اور پاؤن کے بسبب وضو کے جاڑے مین اور گھٹنے پیشانی کے بسبب سجدون نماز کے اور جلنے پیشانی کے گرمی مین اور روزہ دار کے مونہہ کی بو کے اور غبار آلودہ ہونے قدمون کے حج مین + ع + اور فرمایا اَلْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِيْ يُصِيْبُهُ الْقَيْءُ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ وَالْغَرِيْقُ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ + سر پھرنے والا دریا مین کہ پونہچے اوسکو قے واسطے اوسکے ثواب شہید کا ہی اور ڈوبنے والا دریا مین اوسکے لیے ثواب دو شہید کا ہی + ف + ان دونون شخصون کو ثواب شہید کا اوس صورت مین ہی کہ گشتی مین بیٹھا ہو جہاد کے لیے یا طلب علم یا حج یا مانند انکے کے لیے اور تجارت اگر ہو واسطے حال کرنے قوت نفس اور نفقہ عیال کے اور بغیر بیٹھنے گشتی کے حاصل نہو یہی حکم رکھتی ہی + ع + کہا ابو امامہ نے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک لشکر کے پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ اوسمین تھا کچھ پانی اور ترکاری اور سبزہ پس کہا اوسنے اپنے دل مین کہ ٹھہریے اوسمین اور الگ ہوجاویں دنیا سے پس اذن مانگا پیغمبر خدا سے اوسمین پس فرمایا تحقیق مین نہین بھیجا گیا ہون ساتھ دین یہودیت کے اور نہ ساتھ دین نصرانیت کے کہ رہبانیت و مشقت کرین اور ترک کرین اختلاط و لذت مطلقا و لیکن بھیجا گیا ہون مین ساتھ دین حنفیت کے کہ آسان ہی یعنی نہین اوسمین حرج اور مشقت زائدہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی البتہ جانا اول یہ زمین یا آخر روز مین ہیچ راہ خدا کے بہتر ہی دنیا سے اور اوس چیز سے کہ دنیا مین ہی البتہ کھڑا ہونا ایک تمھارا بیچ صف کے یعنی صف قتال مین یا صف جماعت مین بہتر ہی ساٹھ برس کی نماز اوسکی سے یعنی تنہا نماز سے نقل کی یہ احمد نے + کہا ابو موسی نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دروازے بہشت کے بیچ سایہ تلوارون کے ہین پس کھڑا ہوا ایک شخص خستہ حال اور کہا ای ابو موسی تمنے سنا ہی پیغمبر خدا کو فرماتے یہ یعنی ستا تمھارا بطریق جزم و یقین کے ہی کہا کہ ہان پس پھرا وہ شخص طرف یارون اپنے کے اور کہا پڑھتا ہون مین تمپر سلام یعنی سلام رخصت کا پھر توڑا میان اپنی تلوار کا اور پھینک دیا اوسکو یعنی بارادہ اوسکے کہ اب پھر کر نہین آنے کا پھر گیا ساتھ تلوار اپنی کے طرف دشمن کے اور لڑا ساتھ اوسکے یہانتک کہ شہید کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے + قطعہ + بیا بیا کہ دل جان من محمد آرزو باد + سری کہ بر تن من مست خاک کوے تو باد + اگرچہ حافظ بیچارہ در ہوس تو مرد + برای مردن او غم مخور بقائے تو باد + ف + دروازے بہشت کے اوپر یعنی ہونا مجاہد کا لڑائی مین اس طرح کہ اوپر ہو اوسکے تلوارین کفار کی اوٹھی ہوئین یہون سبب ہی داخل ہونے بہشت کا یہانتک کہ گویا دروازے بہشت کے موجود ہین ہاتھ اوسکے + ع + اور

ع یعنی ہاتھ مارنے والے کے اوسکے طرف راہ خدا جیسے کہ ہاتھ مارنے والے کے طرف دشمن کے

ع یعنی دونون کا اگر مالک ہو اور اوسکے نفقہ عیال سے زائد ہو

بہت سی حدیثین جہاد کی فضیلت مین اور جہاد مین خرچ کرنے کی فضیلت مین آئی ہین جو چاہے مشکوۃ اور اوسکے ترجمے نظام حق مین سے دیکھلے اور شہید و غازی کا ثواب بیان فرماکر اب مومنون کو حکم فرمایا دین کی مددگاری کا جہاد وغیرہ کرکر +

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝

ای ایمان والو اگر تم مدد کروگے اللہ کی تو وہ تمھاری مدد کریگا اور جما دیگا تمھارے پانون +

موضح اے مسلمانون اگر مدد کرو دین خدا کی مدد کریگا خدا تمھاری اور ثابت کریگا قدم تمھارے + **فتح** + ای ایمان والو اگر تم مدد کروگے اللہ کی تو وہ تمھاری مدد کریگا اور جماوے گا تمھارے پانون + **تفسیر** + اللہ چاہے تو آپ ہی کافرون کو مسلمان کر ڈالے پر یہی منظور نہین جانچنا منظور ہی سو بندے کی طرف سے کر باندھنی اور اللہ کی طرف سے کام بنانا + **موضح** + اگر مدد کرو دین خدا کی اور اوسکے رسولون کی مدد کریگا خدا تمھاری تمھارے دشمنون پر اور ثابت کریگا قدم تمھارے یعنی لڑائی مین سامنے کفار کے تاکہ بھاگو نہین یا ثابت قدم رکھیگا راہ اسلام پر + **مدارک**

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝

اور جو لوگ منکر ہوئے انکو گلی ٹھوکر اور کھو دیے اونکے کیے + **موضح**

اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ہلاکت ہو جیو اونکو اور نابود کیے خدا نے عمل اونکے + **فتح** + اور جو لوگ منکر ہوئے اونکو گلی ٹھوکر اور کھو دیے اونکے کیے + **موضح** + **تفسیر** + یعنی نفس کے بہکاوے بعض کے بعد اور بہکاوے بعض کے سقوط اور بہکاوے بعض کے خرابی اور بہکاوے بعض کے شقاوت اور نگونساری ہین اور ابن عباسؓ سے ہی کہ مراد تعس سے دنیا مین قتل ہی اور آخرت مین پرنادونرخ مین اور کہا قتادہ نے حق ہی اللہ پر کہ گرا دیوے اوسکو کہ سوال کرے اوس سے اور مدد کرے اوسکی کہ مدد کرے اوسکے دین کی + **معارف مدارک** + **منثور** + **تنبیہ** + مدد کرنیوالے دین کے مجاہد ہین اور علمائے باعمل اور صوفیہ کرام متشرع رحمہم اللہ کہ مددگار دین کے ہین بسبب ظاہر و باطن آراستہ کرنے خلائق کے کہا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے لولا الابدال لخسفت الارض بمن علیھا ولولا الصالحون لھلک الطالحون ولولا العلماء لبقی الناس مثل البھائم ولولا السلاطین لاکل الناس بعضھم بعضا ولولا الحکماء آخر بیت الدنیا ولولا الرایح لانتن الدنیا + یعنی اگر نہوتے ابدال تو البتہ دھس جاتی زمین ساتھ اون لوگون کے کہ اوسپر ہین اور اگر نہوتے نیک کار تو البتہ ہلاک ہو جاتے بدکار اور اگر نہوتے علما تو رہ جاتے لوگ مانند چارپایون کے اور اگر نہوتے بادشاہ تو البتہ کھا جاتے لوگ بعض اونکے بعض کو اور اگر نہوتے حکما تو البتہ خراب ہو جاتی دنیا اور اگر نہوتی ہوا تو البتہ سڑ جاتی دنیا + **منبہات**

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝

یہ اسپر کہ انھون نے پسند نرکھا جو اوتارا اللہ نے پھر اکارت کر دیے اونکے کیے + **موضح**

یہ سبب اسکے ہی کہ اونھون نے ناپسند کیا اوس چیز کو کہ اوتاری ہی خدا نے پس نابود کیے عمل اونکے + **فتح** + یہ اسپر کہ اونھون نے پسند نرکھا جو اوتارا اللہ نے پھر اکارت کر دیے اونکے کیے + **موضح** + **تفسیر** + یہ یعنی ہلاکت اور نابود ہونا اونکے عملون کا اوتاری خدا نے یعنی قرآن کہا قتادہ نے کہ آیت والذین کفروا الخ نازل ہوئی اون کفار کے حق مین کہ مارے گئے روز بدر کے اور یا یہ آیت تمام کفار کے حق مین اوتری پھر فرمایا اللہ تعالی نے کفار کو پس فرمایا افلم یسیروا الخ

+ **مدارک منثور** +

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۝

کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھین آخر کیسا ہوا اونکا جو پہلے تھے اونسے اوکھاڑ مارا اللہ نے اونکو

وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝

اور منکرون کو ملتی ہین ایسی چیزین ✦ موضح

کیا سیر نہین کی کفار نے زمین مین تو دیکھین کیونکر تھا انجام کار اونکا کہ پہلے انسے تھے برہم مارا خدا نے اونکو اور کافرون کے لیے ہوناہی ہے مانند اس عذاب کے ✦ فتح ✦ کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھین آخر کیسا ہوا اونکا جو پہلے تھے انسے اوکھار مارا اللہ نے اونکو اور منکرون کو ملتی ہین ایسی چیزین ✦ موضح ✦ تفسیر ✦ کفار نے یعنی تیری امت کے کفار نے برہم مارا یعنی ہلاک کیا اونکو اور بڑے بڑے سے اوکھیڑ مارا اور کافرون کے لیے یعنی شرکین قریش کے لیے مانند اوس ہلاکت کے ہی ✦ حل ✦ پہلے انسے تھے مانند عاد و ثمود کے اور اور کافرون کے لیے یعنی اہل مکہ کو بھی ویسا ہی عذاب پونہچیگا اگر ایمان نہ لاوین گے ✦ بحر ✦

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝

یہ اسیر کہ اللہ رفیق ہے اونکا جو یقین لائے اور یہ کہ جو منکر ہین اونکا رفیق نہین کوئی ✦ موضح

یہ بسبب اوسکے ہے کہ خدا کارساز مسلمانون کا ہے اور بسبب اوسکے ہے کہ کافرون کی کارساز نہین ہے اونکے لیے ✦ فتح ✦ یہ اسیر کہ اللہ رفیق ہے اونکا جو یقین لائے اور یہ کہ جو منکر ہین اونکا رفیق نہین کوئی ✦ موضح ✦ تفسیر ✦ یعنی مدد کرنی مومنون کی اور انجام کافرون کا اس سبب سے ہے کہ اللہ کارساز اور مددگار مومنون کا ہے اور کافرون کا کوئی مددگار ہی نہین ✦ پھر کیا انجام کار دونون فریق کا ✦ حل ✦ معا ✦

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مقرر اللہ داخل کریگا اونکو جو یقین لائے اور کیے بھلے کام باغون مین نیچے بہتی اونکے ندیان اور جو منکر ہین

يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝

برتتے ہین اور کھاتے ہین جیسے کھاوین ڈھور اور آگ ہے گھر اونکا ✦ موضح

تحقیق مقرر داخل کریگا اونکو کہ ایمان لائے ہین اور کام اچھے کیے ہین باغون مین کہ چلتی ہین نیچے اونکے نہرین اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے فائدہ لیتے ہین اور کھاتے ہین جیسے کہ کھاتے ہین چارپائے اور آگ جگہ اونکی ہے ✦ فتح ✦ مقرر اللہ داخل کریگا اونکو جو یقین لائے اور کیے بھلے کام باغون مین نیچے اونکے بہتی ندیان اور جو منکر ہین برتتے ہین اور کھاتے ہین جیسے کھاوین ڈھور اور آگ ہے گھر اونکا ✦ تفسیر ✦ جانور کا سا کھانا یعنی حرص سے اور مسلمان کھاوین دفع حاجت کو ✦ موضح ✦ فائدہ لیتے ہین ساتھ متاع حیات دنیا کی چند روز اور کھاتے ہین غافل بے فکر عاقبت سے جیسے کہ کھاتے ہین چارپائے اپنے چرنے کی جگہ غافل اوس چیز سے کہ پیش آنے والی ہے اونکو موسم محشر اور ذبح سے ✦ حل ✦ فائدہ لیتے ہین دنیا مین اور نہین ہے اونکے لیے ہمت سوا پیٹ اور ستون اونکے کے اور وہ غافل ہین خبر نہین اوس چیز سے کہ کل پیش آنے والی ہے کہا کسی بزرگ نے اَلْمُؤْمِنُ يَتَزَوَّدُ وَالْمُنَافِقُ يَتَزَيَّنُ وَالْكَافِرُ يَتَمَتَّعُ یعنی مومن توشہ طیار کرتا ہے راہ آخرت کا اور منافق بناؤ سنگھار کرتا ہے اور کافر فائدہ اوٹھاتا ہے ✦ معا ✦ تنبیہ ✦ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کھانے کو شکر منعم کا بجا لاوے اور چست و چالاک رہے طاعات مین نہ غافل کیا خوب کہا ہے کسینے ✦ بیت ✦ خوردن برای زیستن و ذکر کردن بست ✦ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن بست ✦ سعدی فرماتے ہین ✦ قطعہ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند ✦ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ✦ ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار ✦ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری ✦ ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ کھانا کھانا نہ یہ کہ کھانا نجکو کھاوے اور حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ تعالی عنہ ہر گز وہ کھانا نہ کھاتے جسکو کسینے غضب کے وقت کھایا ہو فرماتے تھے ایسے لقمے کی بری تاثیر ہے یعنی اخلاق رندون کے کھانے والون مین پیدا ہوتے ہین اور شیخ علاء الدولہ یمنانی

ع ۵ ۱۱ ۱۱ ۱۱

فرماتے ہین کہ بے ذکر الٰہی کے غفلت مین بندہ کھانا کھاوے کہ وہ کھانا غفلت ہی مین سمجھے گا پس بڑی تاثیر انسان مین لقمے کی ہوتی ہے

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ○

اور کتنی تھین بستیان جو زیادہ تھین زور مین اس تیری بستی سے جسنے تجکو نکالا ہمنے اونکو کھپا دیا پھر کوئی نہین اونکا مددگار

اور بہت گانون کہ قوی تر تھے تیرے گانون سے کہ چلا وطن کیا تجکو ہلاک کیا ہمنے اونکو پس نہین کوئی مدد کرنے والا اونکا ✦ فتح ✦ اور کتنی تھین بستیان جو زیادہ تھین زور مین اس تیری بستی سے جسنے تجکو نکالا ہمنے اونکو کھپا دیا پھر کوئی نہین اونکا مددگار ✦ مو ✦

تفسیر مراد گانون سے گانون والے ہین اسی لیے فرمایا اَهْلَكْنٰهُمْ یعنی کتنی ہی قومین کہ وہ بہت قوی تھین تیری قوم سے لیکن جنہون نے نکالدیا تجکو یعنی سبب تیرے نکلنے کے ہوئے ہلاک کیا ہمنے اونکو پس نہین ہوا کوئی مددگار اونکا اور نہ دفع کرنے والا عذاب کا اونسے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ جب نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے طرف غار کے التفات کیا طرف مکے کے اور فرمایا

اَنْتِ اَحَبُّ بِلَادِ اللّٰهِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ اَخْرَجُوْنِيْ لَمْ اَخْرُجْ مِنْكِ ✦ یعنی تو محبوب ترہی طرف میرے اللہ کے سب شہرون مین سے اور اگر مشرک نہ نکالتے مجکو تو نہ نکلتا مین تجسے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ الخ ✦ مد ✦ معا

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ○

بھلا ایک جو چلتا ہی سوجھی راہ پہ اپنے رب کی برابر اوسکے جسکو بھلا دکھایا اوسکا برا کام اور چلتے ہین اپنی چاہون پر ✦ مو ✦

کیا جو کوئی ہووے اوپر طریقہ روشن کے پروردگار اپنے سے مانند اوس شخص کے ہی کہ آراستہ کی گئی اوسکی نظر مین بدکاری اوسکی اور مانند اونکے کہ پیروی کی خواہشون اپنی کی ✦ فتح ✦ بھلا ایک جو چلتا ہی سوجھی راہ پہ اپنے رب کے برابر اوسکے کہ جسکو بھلا دکھایا اوسکا برا کام اور چلتے ہین اپنی چاہون پر ✦ مو ✦ تفسیر بَيِّنَةٍ سے مراد ہی دلیل و برہان اور وہ قرآن اور تمام معجزے ہین اور شخص اول سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور مومن کہ اونکے پاس دلیل مذکور موجود ہی پروردگار کی طرف سے اور شخص دوسرے سے مراد کفار مکہ کے ہین کہ آراستہ کر رکھا تھا اونکے لیے شیطان نے شرک کو اور خدا اور رسول کی عداوت کو پس وہ جانتے ہین اونکو اچھا اور پیروی کی خواہشون اپنی کی بتوں کے پوجنے مین حاصل یہ کہ یہ دونون برابر نہین ہو سکتے ✦ مد معا ✦ تنبیہ ✦ اس سے معلوم ہوا کہ برے کامون کو اچھا جاننا کام کفار کا ہی مومن کو چاہیے کہ برے کام سے بہت آزردہ اور غمگین ہو اسی لیے حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہی علامت ایمان صحیح کی آپنے فرمایا اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَآءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ ✦ جب خوش کرے تجکو بھلائی تیری یعنی باسید ملنے ثواب کے اور بد دل و غمگین کرے تجکو برائی تیری پس تو مومن صحیح یعنی پورا ہی ✦ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ پیروی کرنی خواہش نفس کی بہت بری چیز ہی جسنا نچا وجہ کہ پاک پروردگار نے ایسے پر اطلاق ترک ہونے کا کیا ہی کہ فرمایا اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ✦ یعنی کیا دیکھا تو نے اوس شخص کو کہ پکڑا اوسنے اپنی خواہش کو معبود اپنا پس مومن کو چاہیے کہ پیروی اپنی خواہش کی چھوڑ کے اور پیروی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اختیار کرے کہ حضرت نے فرمایا ہی لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوٰىهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ ✦ پورا مومن نہین ہوتا یہانتک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا مین اوسکو یعنی دین اسلام و شریعت ✦ اور اس سے برائی شرک کی بھی معلوم ہوئی جا بجا حد کا بہت بیان کیا ہی نے شرک کے کرنے سے بہت ہی منع فرمایا ہی اسی لیے کہ مدار کار شرک سے بچنے ہی پر ہی ✦ معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نصیحت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتون کی فرمایا نہ شریک کر ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ قتل کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی مت کر اپنے ان باپ کی اگرچہ حکم کرین تجکو نکلجانے کا تیرے اہل و مال سے اور مت چھوڑ نماز فرض قصداً اسلیے کہ جو کوئی چھوڑ دیتا ہی

نماز فرض قصداً توالگ ہوجاتا ہی اوس سے عہد وامان اللہ کا اور سنت پی شراب اسلیے کہ وہ سرہی برائی کی اور شر بچانے کو گناہ سے اسلیے کہ گناہ سے اوترتا ہی غضب اللہ کا اور بچانے تئیں جہنم کے بھاگنے سے اگر یہ ہلاک ہون لوگ اور جب پوہنچے لوگون کو موت یعنی وبا یا قحط سے پس مہر ارہ اور خرچ کرا اپنے عیال پر مال اپنے سے اور سنت اوٹھا اونسے لاٹھی اپنی واسطے ادب دینے کے یعنی دھمکا تا رہ اونکو واسطے ادب سکھلانے کے بالکل ڈھیلی ڈوری نہ چھوڑدے اور ڈراتا رہ اونکو اللہ کے امر ونہی کی مخالفت مین ۞ **مشکوۃ** ۞ مومن اور کفار کا فرق بیان فرما کر اب انکی جزا اور سزا کا ذکر کرنا شروع کیا ۞

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ ۖ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ

احوال اوس بہشت کا جو وعدہ ہوا ڈر والون کو اوسمین نہرین ہین پانی کی جو بو نہین کرگیا اور نہرین ہین دودھ کی جسکا مزہ نہین بگڑا

وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ ۖ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ

اور نہرین ہین شراب کی جسمین مزہ ہی پینے والون کو اور نہرین ہین شہد کی جھاگ اوتارا ہوا اور اونکو وہان سب طرح کے میوے اور معافی ہی

مِنْ رَبِّهِمْ ۚ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ۝

اونکے رب سے برابر اوسکے جو سدا رہتا ہی آگ مین اور پلایا ہی اونکو کھولتا پانی تو کاٹ نکالا اونکی آنتین ۞

صفت اوس بہشت کی کہ وعدہ دیے گئے ہین متقی یہ ہی کہ اوس بہشت مین نہرین ہین پانی سے کہ بسبب دیر رہنے کے متغیر نہین ہوا اور نہرین ہین دودھ سے کہ مزہ اوسکا پھرا نہین اور نہرین ہین شراب سے لذت دینے والی پینے والون کو اور نہرین ہین شہد صاف کیے ہوئے سے اور اونکے لیے وہان ہر جنس کے میوے ہین اور اونکے لیے بخشش اونکے پروردگار سے کیا یہ جماعت مانند اونکے ہین کہ ہمیشہ رہنے والے ہین آگ مین اور پلائے جاوینگے پانی نہایت گرم پس پارہ پارہ کرڈالیگا اونکی آنتون کو ۞ **فتح** ۞ احوال اوس بہشت کا جو وعدہ ہی ڈر والون کو اوسمین نہرین ہین پانی کی جو بو نہین کرگیا اور نہرین ہین دودھ کی جسکا مزہ نہین پھرا اور نہرین ہین شراب کی جسمین مزہ ہی پینے والون کو اور نہرین ہین شہد کی جھاگ اوتارا ہوا اور اونکو وہان سب طرح کے میوے اور معافی ہی اونکے رب سے برابر اوسکے جو سدا رہتا ہی آگ مین اور پلایا ہی اونکو کھولتا پانی تو کاٹ نکالا اونکی آنتین ۞ **تفسیر** ۞ وہان کی شراب بانسبت ہی جیسے یہان کی ہیمزہ بہشت مین کہ سیکے گھر مین پانچ نہر مقرر ہین اور بعضون کو زیادہ ۞ **موضح تفسیر** ۞ متقی یعنی بچنے والا شرک سے غَيْرِ آسِنٍ وہ پانی کہ نہ جسکا رنگ بدلا ہوا اور نہ مزہ اور وہان کے دودھ کا مزہ نہ پھرا ہوگا جیسا کہ دنیا کے دودھ کا مزہ پھر جاتا ہی کہ کھٹا وغیرہ ہوجاتا ہی اور شراب لذیذ وخالص ہوگی کہ اوسکے پینے سے عقل نہین جاتی رہیگی اور نہ خمار ہوگا اوس سے اور نہ دردسر اور نہ کوئی اور آفت شراب کی آفتون مین سے اور شہد صاف ہوگا نہین نکلا ہوا ہوگا مکھیون سے کہ ملا ہوا اوسمین موم وغیرہ ۞ **حال** ۞ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جیحان اور سیحان اور فرات اور نیل سب جنت کی نہرون سے ہین اور کہا کعب احبار نے کہ نہر جیحان جنت کے پانی کی نہر سے ہی اور نہر فرات اونکے دودھ کی نہر سے اور نہر مصر اونکی شراب کی نہر سے اور نہر سیحان اونکے شہد کی نہر سے ہی اور یہ چارون نہرین نکلتی ہین نہر کوثر سے پانی نہایت گرم بھڑکایا جاتا ہی دوزخ جیسے کہ پیدا کی گئی ہی اور پانی اوسمین کھول رہا ہی جب قریب بلایا جاویگا اونکے مونہون کے بھون ڈالیگا اونکے مونہون کو اور گر پڑیگا پوست اونکے سر پر تو پھر جب پیوینگے تو آنتون کو کاٹتا ہوا مقعد کی راہ سے نکل جاویگا ۞ **معاً** ۞ **تنبیہ** ۞ مقصود جناب باری تعالی کو اس بیان سے یہ ہی کہ لوگ رغبت کرین ایسے کامون کی کہ جنسے جنت مین داخل ہون اور بچین ایسے کامون سے کہ جنسے دوزخ مین داخل ہون پس اصل اس سبکی اطاعت خدا اور رسول کی ہی کہ ہر کام بموجب شرع شریف کے کرتا رہے اور مضمون احوال جنت وناکامان پیش نظر رکھے کہ عقائد کی کتابون مین لکھا ہی اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ ۞ یعنی ایمان درمیان خوف اور امید کے ہی کہ اللہ کی رحمت وبخشش کا امیدوار بھی رہے

ع ۱ اسکے کہ ان سے بھاگتے ہو وہ تو آپہونچے گی ۔ ع ۲ اور یہ اعتقاد کہ کسی کے بچانے سے نہ بچے گا ۔ ع ۳ بیان سے تو خفگی ہوگی ۔ ع ۴ فوائد فوت ہوا دیدون اوس سے نہین ہوتا ۔ ع ۵ کہ ہی تو ذلیل ہوا ۔ ع ۶ فوت ہوا ۔ ع ۷ فوت ہوا ۔ ع ۸ فوت ہوا ۔ ع ۹ فوت ہوا ۔ ع ۱۰ فوت ہوا ۔ ع ۱۱ فوت ہوا ۔ ع ۱۲ فوت ہوا ۔ ع ۱۳ فوت ہوا ۔ ع

اور دوزخ و قہر الٰہی سے ڈرتا بھی رہے نہ اپنے کو قطعی دوزخی جاننے اور نہ معصوم و پاک و پاکیزہ ولی خدا سمجھے کہ ہیچ دیگر نے نیست
چنانچہ مشہور ہی کہ بین کے گلے کو چومتی ہی بلکہ یہ سمجھے کہ مین نہایت برا ہون مگر ہان اوسکی رحمت کا امیدوار ہون کیا خوب کسی بزرگ نے
کہا ہی ۔ قطعہ ۔ گہ شک بد فرشتہ برہا کی ۔ گہ عار کند سگے ز ناپاکی ۔ ایمان چو سلامت بلب گور بریم ۔ معلوم شود پاکی و ناپاکی ۔
سچ کہا جسنے یہ کہا اور حقیقت مین یہ ترجمہ ہی اس حدیث شریف کا انما الاعمال بالخواتیم ۔ حافظ فرماتے ہین بیت عیب رندان مکن
اے شیخ گزین کہ نہ ربانی ۔ کس ندانست کہ رحلت بچسان خواہد بود ۔ پس عاقل کو چاہیے کہ اسکو بھی مد نظر رکھے اور دیکھے اور غور کرے ان
حدیثون کے مضمونون مین کہ لکھی جاتی ہین جنت و دوزخ کے احوال کی تا جسکو چالاک ہو طاعات مین اور نہ بچے برے کامون سے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ
وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ متفق علیہ
طلبگار کہ بین بیشک اپنے نیک بندون کے لیے وہ چیزین کہ نہ کسی آنکھ نے انکو دیکھا اور نہ کسی کان نے اونکے صفات کو سنا اور نہ گذری ہا بہت
اونکی کسی آدمی کے دل پر پس پڑھو اگر چاہو تم یعنی تحقیق و تصدیق اوسکی مین اس آیت کو پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی
اور رکھی گئی ہو واسطے شب بیداروں اور مال خرچ کرنے والوں کے قسم اوس چیز سے کہ سبب خنکی آنکھ اونکے کی ہی ۔ اور فرمایا جگہ ایک
کوڑے کی بہشت مین یعنی تھوڑی سی جگہ اور ادنی مکان اوسمین بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی ۔ ف ۔ اس لیے کہ جنت
اور نعمتین اوسکی باقی ہین اور دنیا اور اوسکی چیزین فانی ہین اور ذکر کوڑے کا بحسب عادت کے ہی کہ سوار جب ایک جگہ اوترنے کا ارادہ کرتا ہی
تو کوڑا اپنا ڈالدیتا ہی تا علامت ہو اور سپر اور وہان کوئی اوترے نہین ۔ ۶ ۔ اور فرمایا ایکبار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار
آخر روز مین جانا اوسمین بہتر ہی یعنی جزا اور ثواب اور مال مین دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی اور اگر ایک عورت بہشتیون کی عورتون مین
سے جھانکے طرف زمین کے تو البتہ روشن کردے اوس چیز کو کہ درمیان جنت اور زمین کے ہی اور البتہ بھر دے وہ عورت اوس چیز کو کہ درمیان
اون دونون کے ہی خوشبو سے اور البتہ اوڑھنی اوسکے سر کی بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی ۔ ف ۔ اول روز مین الخ تخصیص
ان دونون وقتون کی بطریق عادت کے ہی اور مراد مطلق وقت اور ساعت ہی اگرچہ اول و آخر وقت مین نہو اور راہ خدا جہاد ہی اور
ہجرت اور حج اور طلب علم اور جو کچھ کہ اوسمین تقرب الٰہی ہو اور واسطے خدا کے ہو یہان تک کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال کے نفقہ عیال
کے لیے اور حاصل کرنے خاطر جمعی اور حضور کے لیے عبادت مین راہ خدا ہی اور جب ذکر کی فضیلت جانے کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب
ہو سکا بہشت ہی اس تقریب سے کچھ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایا اور اگر ایک عورت الخ ۔ ۷ ۔ اور فرمایا بلاشبہ بہشت مین
ایک درخت ہی یعنی طوبی کہ چلے سوار اوسکے سائے کے بیچے سو برس ہنوز قطع کرے اوسکی مسافت کو اور البتہ جگہ مقدار کمان
ایک تمھارے کی بہشت مین بہتر ہی اوس چیز سے کہ نکلا اوسپر آفتاب اور غروب ہوتا ہی یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین ۔ اور فرمایا
بلاشبہ مومن کے لیے بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سے چمکائی اوسکی یعنی اور ایسی ہی لمبان جیسا کہ اور روایت مین
ساٹھ کوس کی ہی اور ہر کونے مین اوس خیمے کے اہل خانہ ہونگے یعنی مومن کی بیویان وغیرہ نہ دیکھینگی یعنی ایک کونے والی اور گھر والے کو
کہ اور کونے مین ہین ان کی پھر اگر یگا اون سب گھر والون پر مسلمان اور دو بہشتین ہین یعنی مسلمان کے لیے چاندی کے ہین برتن اونکے اور
جو کچھ کہ اونمین ہی یعنی فرش اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیرہ ذالک کے اور دو بہشتین ہین کہ سونے کے ہین برتن اونکے
اور جو کچھ کہ اونمین ہی اور نہین مانع درمیان بہشتیون کے اور درمیان نظر کرنے اونکے کے طرف پروردگار اپنے کے مگر چادر بزرگی اور
عظمت کی اوپر ذات پروردگار کے جنت عدن مین نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ۔ ف ۔ ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ دو جنتین

فقط جاندی ہی کی ہونگی اور دو سونے کی اور اور حدیث مین جنت کی عمارت کو صف مین آیا ہو کہ ایک اینٹ سونے کی ہو اور ایک چاندی
پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہو کہ اول حدیث مین بیان ہو ان چیزون کا کہ جنت مین ہین یعنی باسن وغیرہ اور دوسری مین صفت
جنت کی دیوارون کی اور کہا بیہقی نے کہ دلالت کرتی ہو کتاب سنت اسپر کہ جنتین چار ہین کیونکہ اللہ تعالی نے سورۃ الرحمن مین فرمایا
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ اور وصف بیان کیا انکا پھر فرمایا وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ اور وصف بیان کیا انکا اور ابی موسی سے منقول
ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جَنَّتٰنِ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا مِنْ ذَهَبٍ وَّجَنَّتٰنِ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا مِنْ فِضَّةٍ انتہی
اور مؤید ہو اسکی یہ روایت جَنَّتٰنِ مِنَ الذَّهَبِ لِلسَّابِقِيْنَ وَجَنَّتٰنِ مِنْ فِضَّةٍ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ اور نہین بعید
کہ مراد جنتان سے آیت مین دو قسمین ہون جنت سے کہ ایکا دونون کی سرے کی اور دوسری چاندی کی اور کبھی ہونگی کاملین کے لیے
دو جنتین سونے کی اور دو جنتین چاندی کی دائین بائین طرف انکے محلون کے زینت کے لیے بسبب مفقود ہونے سونے کے اور یہ مراد
جنتان سے بنا بر اسکے ہو کہ کبھی مراد تثنیہ سے کثرت ہوتی ہو اور مؤید ہو اسکو یہ کہ دروازے جنت کے اور طبقے اوسکے آٹھ ہین جنت عدن
جنت الفردوس جنت الخلد جنت النعیم جنت المادی دار السلام دار القرار دار المقامہ اور نہیر ہانع لا یعنی جب بہشتی بہشت مین داخل
ہونگے تو حجاب جسمانی اور کدورتین طبعی کہ درمیان بندے کے اور درمیان رویت رب کے مانع ہین اوٹھ جاوینگی مگر پردے جلال اور کبریائی اور
عظمت ذات مقدس کے باقی ہونگے سو وہ بھی از راہ مہربانی اور تفضل رب کے اوٹھ جاوینگے اور اوسکو عیانا دیکھینگے + اور فرمایا بہشت مین
سو درجے ہین درمیان ہر دو درجون کے اتنا فرق ہی جیسا کہ درمیان آسمان اور زمین کے اور فردوس یعنی جنت کا اوسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہی قرآن مین
قد افلح المؤمنون کے اول مین اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ سب جنتون سے بلند تر ہی از روے
درجے کے یعنی درجات اوسکے بلند ترین درجے کے ہین صورۃً و معنیً جنت الفردوس سے روان کیجاتی ہین چارون نہرین بہشت کی اور اوپر
فردوس کے عرش ہی پس جب مانگو تم اللہ سے بہشت تو مانگو اوس سے فردوس کہ سب سے بلند تر اور بالاتر ہی نقل کی یہ ترمذی نے + ف
سو درجے ہین ممکن ہی یہ کہ مراد سو سے کثرت ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہی بیہقی کی روایت مین حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بطریق مرفوع کے
عَدَدُ دَرَجِ الْجَنَّةِ عَدَدُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ فَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ اَهْلِ الْقُرْاٰنِ فَلَيْسَ فَوْقَهٗ دَرَجَةٌ + یعنی شمار
جنت کے درجون کا بقدر شمار قرآن کی آیتون کے ہی پس جو کوئی داخل ہوگا جنت مین اہل قرآن سے پس نہین ہوگا اوپر اوسکے درجہ اور
ممکن ہی کہ سو درجے ایسے ہون کہ جو وصف اونکا ذکر ہوا اور اور درجے خلاف اونکے ہون یعنی کم یا زیادہ اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ جنت
مین ایک درجہ ہی کہ نہین پونہچینگے اوسکو مگر متقی + ۶ + اور فرمایا کہ تحقیق بہشت مین ایک بازار ہی یعنی مجمع ہی کہ آوینگے اوسمین صورتین خوبصورتی
کی گئین ہین جمع ہونگے اوسمین بہشتی ہر جمعے مین پس چلے گی ہوا شمال کی پس ڈالے گی وہ ہوا یعنی مشک اور طرح طرح کی خوشبو مین اونکے سو نہین
یعنی بدنون پر اور کپڑون پر پس زیادہ ہونگے بہشتی کہ اوس مجمع مین حاضر ہونگے حسن و جمال مین پس پھرینگے یعنی بازار سے طرف گھر والون اپنے
کے اس حال مین کہ زیادہ ہونگے ہونگے خوبصورتی اور جمال مین پس کہینگے اونسے گھر والے اونکے کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنے بعد جدا ہونے
ہمسے حسن و جمال کو پس کہینگے بہشتی گھر والون سے اور تمنے بھی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہمارے حسن و جمال کو نقل کی یہ مسلم نے + اور فرمایا متحقق
اول جماعت کہ داخل ہونگے بہشت مین یعنی مانبیا بصورت چودھوین رات کے چاند کے ہونگے پھر وہ لوگ کہ قریب اون جماعت کے ہونگے یعنی سب سے
مین قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سے داخل ہونگے مانند نہایت روشن تارے کے بیچ آسمان کے روشنی مین یعنی جو تارہ سو سو آفتاب
اور تارون سے روشن ہو اوسکے مانند ہر ایک روشن و چمکتا ہوگا دل ہر بہشتیون کے ایک شخص کے دل پر ہونگے یعنی متفق اور یکدل و جان اور دوست
آپسمین جیسے کہ تفسیر کی اسکی یہ کہ نہین ہوگا کچھ اختلاف اونمین اور نہ دشمنی رکھنی آپسمین ہر شخص کے لیے بہشتیون مین دو دو بیبیان ہونگی

حور عین سے اور معلوم ہوتا ہے گودا اونکی پنڈلیون کی ہڈیون اور گوشت کے پیچھے سے بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت کے ساتھ باہر کی طرف سے دیکھا جائیگا بہشتی اللہ تعالیٰ کو صبح و شام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگے بہشتی اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ پائخانہ پھریں گے اور نہ تھوکینگے اور نہ رینٹھ سنکینگے یا سن اونکے سونے اور جاڑی کے ہونگے اور کنگھیاں اونکی سونے کی اور ایندھن اونکی انگیٹھیون کا اگر ہوگا اور پسینا اونکا مشک کا یعنی خوشبو اوسکی مشک کی سی ہوگی اونکے پرخلق اور سیرت ایک مرد کے ہونگے یعنی سب خوش خلق اور متفق اور اختلاف رکھنے والے آپس میں نہ ہونگے اور صورت و شکل باپ اپنے کے کہ آدم ہین ساٹھ گز کے جانب آسمان ہین یعنی درازی قد مین نقل کی یہ بخاری مسلم نے + اور فرمایا من یدخل الجنۃ ینعم ولا یبأس ولا یبلی ثیابہ ولا یفنی شبابہ رواہ مسلم + یعنی جو بہشت مین داخل ہوگا چین مین رہیگا اور محتاج نہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اوسکے اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جسطرح اہل دنیا والشباب و تغییر و تبدیل اور خرابی اوسمین نہین + اور فرمایا تحقیق بہشتی دیکھینگے بالاخانے والون کو اپنے اوپر جیسا کہ دیکھتے ہو تم ستارہ روشن باقی رہا ہوا پچھ کنارہ آسمان کے جانب مشرق یا مغرب مین یعنی باقی رہا ہوا افق مین بسبب پھیلنے روشنی فجر کے اوسوقت چمکتا ہی ستارہ روشن اور یہ بلندی بالاخانون کی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہوگی درمیان بہشتیون کے ہوگا کہ مرتبہ بعضون کا بلند اور مرتبہ بعضون کا پست عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ یہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبرون کے ہونگے کہ نہین پونہچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون نے فرمایا کہ ہان پونہچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے بھی یعنی اولیا بسبب متابعت و محبت اونکی کے قسم ہے خدا کی پہچانیگے اونکو و مرد کو ایمان لائے ہین اور سچا جانا پیغمبرون کو نقل کی یہ بخاری مسلم نے + اور فرمایا یدخل الجنۃ اقوام افئدتھم مثل افئدۃ الطیر رواہ مسلم + داخل ہونگی بہشت مین کتنی قومین کہ دل اونکے مانند دلون پرندون کے ہین یعنی نرمی اور صفائی اور خالی ہونے مین حسد و بغض وغیرہ سے اور بعضون نے کہا خوف و ہیبت مین کہ پرند بہت ڈرتا ہی پر سبب طیر و جانورون کے + اور فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ فرماویگا بہشتیون کو اور پکاریگا کہ اے بہشتیون بس کہینگے اور جواب دینگے بہشتی اللہ تعالیٰ کو کہ حاضر ہین ہم رب ہمارے اور مرجو دین تیری خدمت مین اور بھلائی تیرے ہی قبضۂ قدرت و ارادے مین ہی جسکو چاہے دیوے تو پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ آیا راضی ہوئے تم یعنی جسسے کہ داخل کیا ہینے تمکو بہشت مین پس کہینگے اور کیا ہی ہمکو کہ نہ راضی ہون ہم اے پروردگار ہمارے حال انکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نے ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسیکو مخلوقات اپنی سے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ کیا نہ دونگا تمکو بہتر اوس چیز سے کہ دی ہینے پس کہینگے اے پروردگار ہمارے کون سی چیز بہتر ہی اوس سے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ عنایت فرماؤنگا مین تمپر خوشنودی اپنی پس خفا ہونگا مین تمپر بعد اسکے کبھی نقل کی یہ بخاری مسلم نے + ف + جب مولی بندے سے راضی ہوا تو تمام نعمتین اور سعادتین حاصل ہوئین اور دولت دیدار بھی اثر اسیکا ہی اول پوچھا اونسے کہ آیا راضی ہو جسسے جب رضا اونکی اوسکی جناب سے حاصل ہوئی تو رضا اپنی اونسے اوسپر مترتب کی تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا مولیٰ تعالیٰ کی بندے سے رضا بندے کی ہی مولیٰ سے پس اپنے حال پر نگاہ کرے اگر اپنے تئین راضی پاتا ہی اپنے پروردگار سے تو جان کہ وہ بھی تجسے راضی ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتے تھے کہ کیونکر پہچانین ہم کہ حق تعالیٰ ہمسے راضی ہی آخر اتفاق کرنے اسپر کہ اگر ہم اوسے راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ بھی ہمسے راضی ہی بعد ازان بشارت دی کہ رضا اوسکی ہمونسہ دائم و ہمیشہ ہی بالاتر اوس سے کونسی نعمت ہوگی تھوڑی سی رضا اللہ تعالیٰ کی بزرگتر ہی ہر نعمت سے اور اوسپر خبر دیتے ہے کہ اوسمین ہی رضا سے کما قال وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ + یعنی تھوڑی سی رضامندی اللہ کی بہت بڑی چیز ہی ہر چیز سے جائیکہ ہمیشہ اور مستمر ہو اَللّٰهُمَّ ارْضَ عَنَّا وَارْضَ عَنْهُ + اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سے کہ کہا ذکر کیا گیا دوزخ ہمارے یعنی واسطے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پتھر ڈالا جاویگا دوزخ کے کنارے پر سے پس گرتا چلا جاویگا اوسمین ستر برس نہ پونہچے اوسکی تھا مین

قسم خدا کی البتہ بھری جاویگی دوزخ یعنی کفار سے باوجود اس گہراؤ اور فراخی کے اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیے کہ درمیان دو بازو دروازے جنت کے دروازے سے مسافت مقدار چالیس برس کے ہے اور البتہ آویگا اوسپر ایک دن کہ وہ بھری ہوگی بسبب اژدہام کے قتل کی یہ مسلم نے + اور کہا ابو ہریرہؓ نے کہ عرض کیا میںنے یا رسول اللہ کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سے عرض کی ہم نے آنحضرت سے کہ بہشت کس چیز سے ہے عمارت اوسکی یعنی تعمیر کی ہے یا نیو کی یا کلوری وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اوسکا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریاں اوسکی موتی اور یاقوت کی یعنی شکل انکی رنگ و صفائی میں اور خاک اوسکی مثل زعفران کے نرم و خوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا اوسمیں میں رہیگا اور رنج و مشقت نہیں دیکھیگا اور ہمیشہ جیویگا اور مرنے کا نہیں اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اوسکے اور نہ فنا ہوگی جوانی اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے + اور فرمایا ما فی الجنۃ شجرۃ الا وساقھا من ذھب + یعنی نہیں ہے جنت میں کوئی درخت مگر کہ جڑ اوسکی سونے کی ہے + ف + اور ٹہنیاں اوسکی مختلف ہیں کسیکی سونے کی اور کسیکی چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی کی یا مرصع مزین ساتھ طرح طرح کے شگوفوں کے اور اوسپر طرح طرح کے سیو لگے ہوئے اور نیچے اوسکے نہریں جاری + ح + اور فرمایا بہشت میں سو درجے ایسے ہیں کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہوں ایک درجے میں اون درجوں میں سے تو البتہ کفایت کرے اونکو اور فرمایا بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ + کہ بلندی اونکی جیسے کہ مسافت ہے درمیان آسمان و زمین کے پانسو برس کی راہ یعنی جنت کے بچھونے ایسے بلند ہونگے اور فرمایا دیا جاویگا مومن بہشت میں قوت اتنی اور اتنی جماع کی یعنی یہ کنایہ ہے جماع کرنے سے کتنی ہی عورتوں سے مسئلہ اوس سے عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کرنے کی اتنی عورتوں سے فرمایا کہ دیا جاویگا وہ قوت سو مردوں کی یعنی پس کیوں نہ طاقت رکھیگا اتنی عورتوں سے جماع کرنے کی + اور فرمایا اگر اوسقدر کہ دو تھانے اوسکو ناخن اون چیزوں میں سے کہ بہشت میں ہیں یعنی قسم زینت اور آلات اوسکے سے ظاہر ہو یعنی دنیا میں تو البتہ زینت والی ہو جاوے بسبب اوسکے وہ چیز کہ درمیان جوانب اطراف آسمان و زمین کے ہے اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیوں میں سے جھانکے یعنی دنیا میں پس ظاہر ہو نور کرنے اوسکے تو البتہ مٹا دیوے روشنی اوسکی سورج کی روشنی کو جیسا کہ مٹا دیتا ہے سورج ستاروں کی روشنی کو اور فرمایا داخل ہونگے بہشتی بہشت میں اس حال میں کہ صاف ہونگے بدن بالوں سے بے ریش سرمگین آنکھیں تیس برس کے یا فرمایا تینتیس برس کے یعنی جیسے کہ دنیا میں اس عمر کے ہوتے ہیں اسلیے کہ کمال جوانی اور قوت مرد کی اس قت میں ہے اور کہا اسمانے کہ سنا میںنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں کہ ذکر کیا گیا اونکے لیے سدرۃ المنتہی کا فرمایا آنحضرت نے چلے سوار یعنی تیز رو بیچ سائے شاخوں اوس درخت کے سو برس یا پناہ پکڑیں اوسکے سائے میں سو سوار شک کیا ہے راوی نے کہ وہ فرمایا یہ اوس درخت پر مقدے ہیں سونے کے گویا کہ سیو اوسکے مانند مشکو کے ہیں + ف + سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا ہے جنت میں اور یہ نام اسلیے ہوا کہ انتہا ہے بہشت میں کہ منتہی ہوتا ہے اوس تک علم اولین و آخرین کا اور کوئی مخلوقات میں سے نہیں جانتا کہ پرے اوسکے کیا ہے اور نہیں گذرا کوئی اوس سے سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ مقام جبرئیل کا ہے کہ وہاں سے آگے نہیں بڑھتے اور وہ ایک روایت میں چھٹے آسمان پر ہے اور مشہور یہ ہے کہ ساتویں آسمان پر ہے اور وجہ تطبیق کی ان دونوں روایتوں میں یہ ہے کہ جڑ اوسکی چھٹے آسمان میں ہو اور شاخیں ساتویں میں واللہ اعلم + ح + اور پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہے کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہے کہ دی مجکو خدا تعالیٰ نے وہ نہر یعنی بہشت میں نہایت سفید ہے پانی اوسکا دودھ سے زیادہ اور نہایت شیریں ہے شہد سے زیادہ اوس نہر میں یعنی اوسکے کناروں میں پرند جانور ہیں دراز گردن کہ گردنیں اونکی مانند گردنوں اونٹوں کے ہیں یعنی وہ طیار ہیں نحر کے لیے تاکہ کھاویں اونسے اہل بہشتی کہا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ تحقیق وہ پرند البتہ متنعم اور فربہ و خوش حال ہونگے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھانے والے اونکے بہشتی ہیں

متنعم تر اور مترفہ تر ہونگے اونٹ اور ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا بہشت مین گھوڑے بھی ہونگے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ داخل کریگا تجکو بہشت مین پس نہ چاہیگا تو کہ سوار کیا جاوے بہشت مین یاقوت سرخ کے گھوڑے پر کہ اوڑاوے وہ گھوڑا تجکو بہشت مین یعنی دوڑے اور جلد پہنچاوے تجکو جہان چاہے تو مگر کہ کریگا تو یعنی اطلب باب ہوئیگا تو حاصل کہ بہشت مین ہر کوئی جو کچھ چاہیگا پاویگا اور سوال کیا آنحضرت سے ایک اور شخص نے پس کہا یا رسول اللہ آیا بہشت مین اونٹ بھی ہوگا کہا برید نے پس جواب دیا آنحضرت نے اوس شخص کو جسطرح جواب دیا تھا اوسکے یار کو یعنی جیسا کہ پہلے شخص کو جواب دیا تھا ویسا اسکو ندیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت مین اور چاہے تو کہ سوار کرے تجکو یاقوت کے اونٹ پر البتہ بلکہ فرمایا بطریق کلیئے کے کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت مین تو ہوگا تیرے لیے بہشت مین جو کچھ چاہے دل تیرا اور لذت پاوے آنکھ تیری اور فرمایا اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ بہشتی ایک سو بیس صف ہونگے اسی صفین اوسمین سے اس امت کی ہونگی اور چالیس اور امتون سے

ف * اس سے معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سے دوچند ہونگے نسبت اور امتون کے اگر کہا جاوے کہ باب شفاعت مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امیدوار ہونمین کہ ہوؤگے تم نصف اہل جنت کے اور یہان فرماتے ہین دوچند جواب یہ کہ ہوسکتا ہی کہ امیدواری آنحضرت کی اللہ تعالیٰ سے وہ ہو بعد ازان زیادتی دی گئی اور بشارت دی گئی ساتھ زیادہ کے اوسکے کہ امید رکھتے تھے اور بیزیادتی فضل وکرم اوسکا ہی ہیچ حق جبیب اپنے کے اور امت اونکی کے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ * ۶ * اور فرمایا بتحقیق بہشت مین ایک بازار یعنی جگہ اجتماع کی ہی نہین اوسمین خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتین مرد و عورت کی پس جب چاہیگا مرد یعنی اور اسی طرح عورت کسی صورت کو داخل ہوگا اوسمین اور متصف ہوگا ساتھ اوس صورت کے اور آیا ہی کہ سعید بن مسیب تابعی نے ملاقات کی ابوہریرہ رضی سے یعنی مدینے کے بازار مین پس کہا ابوہریرہ رضی نے کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالیٰ سے کہ جمع کرے مجکو اور تجکو بازار بہشت مین یعنی جیسے کہ جمع کیا ہمکو مدینے کے بازار مین پس کہا سعید نے کہ کیا بہشت مین بازار ہی یعنی حال انکہ وہ موضوع ہی تجارت کے لیے کہا ابوہریرہ رضی نے کہ ہان بہشت مین بازار ہی خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگے بہشت مین اوترینگے اوسمین یعنی اوسکے منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنے کے یعنی جسکا عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل اوسکا شریفتر اور بلند تر ہوگا پھر اذن دیا جائیگا اونکو بیچ مقدار آنے روز جمعہ کے دنیوی دنیا کے سے یعنی جس روز کہ دنیا مین روز جمعے کا ہوتا تھا حکم پروردگار تعالیٰ کا ہوگا کہ تجلین جیسے کہ دنیا مین حکم تھا کہ روز جمعے کے تجلین پس تجلینگے اور زیارت کرینگے اپنے پروردگار کی اوس روز مین اور ظاہر کریگا اللہ تعالیٰ اونکے لیے عرش اپنا اور ظاہر ہوگا اللہ تعالیٰ بہشتیون کے لیے ایک باغ بیچ بہشت کے باغون مین سے پس رکھے جاوینگے اونکے لیے منبر نور کے اور منبر موتیون کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے یعنی موافق تفاوت مراتب اور درجات اور اعمال و افضال کے اور بیٹھیگا ادنی یعنی کمترین اونکا مرتبے و منزلت مین اور نہین ہی اونمین خسیس و کمینہ یعنی ادنی کہ کہا مینے بمعنی اقل و کمتر کے مرتبے مین نسبت اعلیٰ اور اکثر کے مراد کیا ہے یہ متصف ساتھ دناءت و خساست کے فی نفسہ کہ وجود اوسکا بہشت مین نہین ہوگا بیٹھنے والا یہ ادنی مرتبے کا مشک و کافور کے ٹیلون پر گمان نہین لیجانے کے یہ قوم ٹیلون پر بیٹھنے والی کہ کرسی اور منبر پر بیٹھنے والے افضل ہین اونسے آرزو کرینگے کہ کہا ابوہریرہ رضی نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے پروردگار کو و مسدن فرمایا آنحضرت نے کہ ہان دیکھینگے کیا شک و شبہ کرتے ہو تم بیچ دیکھنے آفتاب کے یعنی ہمیشہ اور بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین شب مین کہا ہمنے نہین شک کرتے ہم فرمایا اسی طرح شک نہین کرو تم بیچ دیکھنے پروردگار کے دیکھنے مین اونہین باقی رہیگا اوس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اوس سے اللہ تعالیٰ بیواسطہ اور اوٹھاویگا

پردہ یہان تک کہ فرماویگا خدائے تعالی ایک شخص سے اونمین سے کہ ای فلانے بیٹے فلانے کے کیا یاد رکھتا ہی تو اوسدن کو کہ کیا تھا تو ایسا
اور ایسا یعنی اون چیزون مین سے کہ نہین جائز شرع مین پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اوسمین اور تامل کریگا اون گناہون مین کہ کیے ہونگے
پس یاد دلاویگا اللہ تعالی اوسکو بعضی عہد شکنیان اوسکی کہ کین تمہین دنیا مین اور اوس سے مراد ہین وہ گناہ کہ اونکے ارتکاب مین تو رہتا معتد بہ
کاہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میرے کیا نبخشے تو نے میرے لیے وہ گناہ یعنی داخل کیا تو نے مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشے
تو نے میرے لیے وہ گناہ کہ صادر ہوئے تھے مجھسے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ہان بخشے مینے تیرے لیے پس بسبب فراخی بخشش میری کے پونہچا تو
اس مرتبے کو پس اوسوقت مین کہ بہشتی اس حال و مقام مین ہونگے کہ ڈھانکیگا اونکو ایک ابر اونکے اوپر سے پھر برسا ویگا وہ ابر اونپر خوشبوئی
کو کہ نہ پایا ہوگا مانند بو اوسکی کے کسی چیز کو کبھی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کھڑے ہو اور آؤ طرف اوس چیز کے کہ طیار کی ہی تمنے
تمہارے لیے قسم بزرگی سے پس لوجو چاہو تم پس آوینگے ہم اوس بازار مین کہ گھیرا ہوگا اوسکو فرشتون نے اوسمین اور آوینگے ہم اور
پاوینگے اوس چیز کو کہ نہین دیکھا ہی آنکھون نے مانند اوسکے اور نہ سنا ہی کانون مین مانند اوسکے اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اوسکے
پس اوٹھائے جاوینگے اور دی جاوینگی ہمارے لیے اوس بازار مین سے وہ چیزین کہ رغبت کرینگے ہم سال انکا نہ بیچی جاوینگی اوس بازار مین
اور نہ خریدی جاوینگی وہ چیزین اور اوس بازار مین ملاقات کرینگے بہشتی آپسمین ایک دوسرے سے فرمایا آنحضرت نے پس آویگا اور متوجہ ہوگا
ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اوس شخص سے کہ وہ کمتر ہوگا اوس سے یعنی مرتبے مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی و خسیس اور
سب فی نفسہ رفیع و عالی ہونگے اگرچہ بہ نسبت بعضون کے کم ہون پس خوش لگے گی اوسکو وہ چیز کہ دیکھے گا اپنے پر قسم لباس سے پس نہ تمام ہوگا آخر
کلام اوس شخص کا یعنی کم رتبے کا کہ اپنے نفس سے کرتا تھا یا اوس شخص سے کہ ملا تھا یہان تک کہ ظاہر و متصور ہوگا اوس کم رتبے پر لباس کہ
بہتر ہوگا اوسکے لباس سے کہ تھا اوسپر اور یہ طور لباس بہتر کا اس سبب سے ہوگا کہ نہین لائق کسیکو کہ غمگین ہووے بہشت مین پھر پھر یہ کہ
ہم طرف مکانون اپنے کے پس ملاقات کرینگی ہمسے بیویان ہماری یعنی دنیا کی اور حورین پس کہین گی ہمکو کہ مرحبا و اہلا یعنی خوش آئے
اور اپنے گھر مین آئے اور کہینگی ہر ایک اپنے مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال مین کہ تجمہ جمال بہتر ہو اوس جمال سے کہ عطا ہوا تھا تو ہمسے اوسپر پس
کہینگے ہم اپنی بیویون سے کہ تحقیق تمنے ہمنشینی کی آج اپنے پروردگار سے کہ اچھا کرنے والا حالون کا ہی اور درست کرنے والا شکستگیون کا
ہی اور لائق ہی اور پہونچتا ہی ہمکو کہ پھرین ہم مانند اوس چیز کے کہ پھرے ہم اور فرمایا ادنی اور کمترین بہشتیون کا مرتبے مین وہ شخص
ہوگا کہ اوسکے لیے اسی ہزار خادم ہونگے اور بہتر بیویان یعنی دو دنیا کی اور ستر حور عین سے اور کھڑا کیا جاویگا اوسکے لیے خیمہ موتی اور
زبرجد اور یاقوت سے یعنی بنایا جاویگا انسے یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتھ اونکے مسافت اور فراخی اوس خیمے کی یعنی طول و عرض مین
ایسی ہوگی جیسے کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک اور فرمایا جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سے چھوٹے یا بڑے ہوجاوینگے بہشت مین بیس
تیس برس کی ہی عمر کے زیادہ نہونگے اس عمر سے کبھی اور اسی طرح دوزخی اور فرمایا کہ بہشتیون کے سردان پر تاج ہونگے ایسے کہ ادنی موتی
اونکا البتہ روشن کردے اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی اور فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد بہشت مین یعنی بالفرض والتقدیر
ہوگا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اوسکا اور سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تینتیس برس ہین ایک ساعت مین اور فرمایا تحقیق بہشت مین
البتہ ایک مجمع ہوگا واسطے حور عین کے بلند کرینگی آوازین یعنی ساتھ گانون کے کہ نہین سنین مخلوقات نے مانند اون آوازون کے کہین گے ہم
ہمیشہ زندہ رہینگے پس ہلاک نہین ہونگے کبھی اور ہم ہین چین کرنے والے پس نہین دیکھینگے شدت و احتیاج اور ہم ہین راضی یعنی اپنے رب سے
یا ناخوش نہ ہونگے پس نہین ناخوش ہونے کے خوشی و مبارکی ہو اوس کیلیے کہ ہی ہمارے لیے اور ہین ہم اوسکے لیے یعنی جنات عالیات مین
اور فرمایا تحقیق ہمیشہ رہیگا کہ بہشت مین ہوگا البتہ لگ کر بیٹھیگا بہشت مین ستر تکیون پر پہلے اسکے کہ پھرے یعنی ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف

نہین پھرے گا کہ ملک بطرح کے ستر تکیے لگا دیگا پھر آویگی اوس مرد کے پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سے پس ماریگی وہ عورت
یعنی ہاتھ اوس مرد کے کندھے پر یعنی بطریق غمز و دلال کے اور آگاہ کریگی واسطے دکھانے جمال کے پس دیکھیگا وہ مرد مونہہ اپنا اوس عورت کے
رخسارے مین در حالیکہ رخسارہ اوسکا روشن تر ہوگا آئینے سے اور تحقیق ادنی موتی کہ اوس عورت پر ہوگا روشن کردے مابین مشرق و
مغرب کے یعنی اگر ہو دنیا مین پس سلام کریگی وہ عورت اوس مرد کو پھر جواب دیگا وہ اوسکے سلام کا اور پوچھیگا اوس عورت سے کہ کون ہو تو
پس کہیگی وہ کہ انا من المزید ف یعنی مین جلد زیادتی سے ہون کہ وعدہ کیا تھا حق تعالی نے نیک کارون سے کہ فرمایا لھم
ما یشاؤن فیھا ولدینا مزید + یعنی بہشتیون کے لیے ہی جو کچھ کہ چاہینگے اور ہمارے پاس ہی زیادتی اوس چیز پر کہ چاہینگے
اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ یعنی نیک کارون کے لیے جنت ہی اور زیادتی اور تفسیر زیادت کی رویت خدا تعالی
کی ہی اور زیادہ اسکو اسلیے فرمایا کہ حسنی تو جنت ہی کہ جسکا وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے اپنے فضل سے جزاے اعمال من کا مین کے لیے
اور زیادتی مذکورہ فضل فہی ہے + اور تحقیق البتہ ہونگے اوس عورت پر شکر کپڑے یعنی رنگ برنگ کے پہنے بیٹھیگی اون کپڑون مین
نظر اوس مرد کی یعنی پاویگی اوس عورت کے بدن کی لطافت کو یہان تک کہ دیکھیگا وہ مرد اوس عورت کی پنڈلی کے گودے کو اوس لباس
کے پیچھے سے یعنی بسبب نہایت صفائی کے کوئی چیز مانع اوسکی نظر کو نہین ہونے کی اور بلاشبہہ اوس عورت کے سر پر تاج ہونگے کہ ادنی موتی
اون تاجون سے روشن کردے اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی + تمام ہوئین حدیثین جنت کے بیان کی شکوۃ سے + اب شروع ہوتی ہین
حدیثین دوزخ کے بیان کی شکوۃ ہی سے + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہی ستر ٹکڑون
آگ دوزخ کی مین سے یعنی آگ دوزخ کی اونہتر جزے گرم زیادہ ہی اس آگ سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق تھی یہ آگ دنیا کی کفایت
کرنے والی یعنی عذاب دینے مین پس کیا حاجت تھی بیچ پیدا کرنے اس آگ سخت کے اس سے فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان آگون پر
اونہتر جزو ہر ایک اون اونہتر جزو نمین سے مانند گرمی اس آگ تمہاری کے ہی اور فرمایا لائی جاویگی دوزخ یعنی اوس مکان سے کہ پیدا کیا ہی
اللہ تعالی نے اوسمین اوسدن یعنی روز قیامت کے اس حال سے کہ اوس دوزخ کے لیے ستر ہزار باگین ہونگی کہ ہر باگ کے ساتھ ستر ستر ہزار
فرشتے ہونگے کھینچینگے اوسکو اور فرمایا تحقیق کم سے کم دوزخیون کا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگی اوسکے لیے دو پاپوشین یعنی نیچے
قدم کے اور دو تسمے یعنی اوپر قدم کے آگ کے جوش مارینگا اون دونون چیزون سے دماغ اوسکا جیسے کہ جوش مارتی ہی دیگ مسی نہین
گمان کریگا وہ شخص کہ کوئی سخت تر ہو اوس سے عذاب مین یعنی بسبب الگ ہونے اور عدم اطلاع اوسکے کے حال غیر اپنے پر حالانکہ تحقیق وہ شخص
سبکتر ین دوزخیون سے ہوگا عذاب مین اور فرمایا لا یاجاویگا بڑا نعمت والا یعنی اور بڑا حال اہل دنیا کا دوزخیون مین سے ہون قیامت کے پس غوطہ
دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنی ڈالا جاویگا دوزخ مین جیسے کہ کپڑے کو سکتے مین رنگنے کے لیے ڈالتے ہین پھر کہا جاویگا اے فرزند آدم کے
کیا دیکھی تھی تو نے بھلائی کبھی کیا گذری تھی تجھپر نعمت و راحت کبھی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی اے پروردگار میرے
یعنی درجہ سے دوزخ کے جانے مین تمام نازنعمت و آسایش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز رکھتا ہی تھا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیون کا از رو
محنت و غم کے دنیا مین بہشتیون سے بیشتر پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پھر کہا جاویگا اے فرزند آدم کے کیا دیکھی تھی تو نے محنت
کبھی اور کیا گذری تھی تجھپر سختی کبھی پس کہیگا وہ نہ قسم خدا کی اے پروردگار میرے نہین گذری مجھپر محنت کبھی یعنی دنیا مین اور نہ دیکھی مینے
سختی کبھی اور فرمایا جھگڑینگے آپس مین جنت و دوزخ پس کہا دوزخ نے کہ اختیار کی گئی مین واسطے متکبرون اور گردن کشون کے کہا بہشت نے پس کیا ہوا
مجکو کہ نہین داخل ہونگے مجھ مین گنہیف لوگون بے یعنی بدن مین اور مال مین اور حقیر و گم نام و کم اعتبار اور لوگون کی نظرون سے گرے ہوئے
یعنی اکثر لوگون کے نزدیک وہ ایسے ہی ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وقلیل من عبادی الشکور اور لکن اکثرھم لا یعلمون اور اللہ کے نزدیک اونکی

بری قدر ہی اور ایسے ہی اسکے نزدیک جو پہچانتے ہین اونکو قسم علما اور صلحا سے اور مراد حصر سے اکثر اور اغلب ہی یعنی اکثر اور اغلب ایسے ہی ہونگے والا انبیا اور رسول اور بادشاہ بھی اومین داخل ہونگے یا مراد رکھین منہ ما سے فروتنی کرنے والے واسطے اللہ کے اور تواضع کرنے والے واسطے خلق کے اور خوار رکھنے والے نفس کو اور گرے ہوے نظر اعتبار سے اپنے نزدیک اور نہین داخل ہونگے مجرمین مگر بھولے سے غریب کھا جاتا ہے والے فرمایا اللہ تعالی نے بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی کہ رحمت کرتا ہو نمین ساتھ اسکے جسکو چاہتا ہون اپنے بندون سے اور فرمایا اللہ تعالی نے آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میرے کی عذاب کرتا ہو نمین ساتھ اسکے جسکو چاہتا ہون اپنے بندون نمین سے مسئلہ یہ کہ جنت و دوزخ اور مومن و کافر مظاہر ہین جمال و جلال کے اور پر وصف کمال کے اور ظاہر نہین ہوتی کسیکو وہ تخصیص ہر ایک کی ساتھ ہر ایک کے مقام فضل مین باوجود علم اس بات کے کہ ایک اون دونون مین سے قبیل عدل سے ہی اور دوسری طریق فضل سے لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ اور ہر ایک کے لیے تم مین سے بُری اوسکی ہی یعنی ہر ایک کو بھروسہ گا گو اوس سے پس اپر دوزخ کے پس نہین بھرے گی یہان تک کہ رکھیگا اللہ تعالی اومین پاؤن اپنا کہیگی دوزخ پس بس بس اطلاق پاؤن کا حضرت حق سبحانہ پر متشابہات سے ہی جیسے کہ ید اور عین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث مین آئے ہین یہ ہی کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ مراد ہی اللہ سے حق ہی اور درپے دریافت کرنے کیفیت اونکی کے نہو مذہب اہل سلف نے یہی اختیار کیا ہی اور بعضے متاخرین تاویل کرنے والے کہتے ہین کہ مراد قدم سے قدم بعض مخلوقات اوسکا ہی اور بعضون نے اور کچھ تاویل کی ہی ساتھ اوس چیز کے کہ مناسب ذات اقدس اوسکی کے ہی تا وہم تشبہ کا نہ لاوے پس اوسوقت بھر جاویگی دوزخ اللہ تعالی کی قدرت سے اور جمع کیے جاوینگے بعض اجزا اوسکے طرف بعض کے یعنی تنگ کی جاویگی یا وہ سمٹ جاویگی پس ظلم نہین کریگا اللہ تعالی اپنی مخلوق مین سے کسی پر اور اپر بہشت پس تحقیق اللہ تعالی پیدا کریگا اوسکے لیے ایک خلق جدید کہ بے سابقہ عمل کے اونکو بہشت مین داخل کریگا فضل و رحمت اوسکی ہی کہ بے گناہ دوزخ مین نہ ڈالے اور بے طاعت بہشت مین داخل کرے ۔ اور فرمایا کہ فرماویگا اللہ تعالی واسطے سہل تر مین دوزخیون کے عذاب مین دنیا سے کہ اگر ہو واسطے تیرے وہ چیز کہ زمین مین ہی ایسا کہ دیتا ہے کیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا ساتھ اوسکے یعنی دیتا تو اوسکو اور اپنے تئین عذاب دوزخ سے چھٹتا تا اگرچہ تھوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا اللہ سبحانہ جا ہا تھا سینے تجھسے اور حکم کیا تھا سینے تجھکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینے سے حال انکہ تو پشت آدم مین تھا اور وہ چیز یہ ہی کہ شریک نکرتو ساتھ میرے کسی چیز کو پس تو ملا تو نے عمداً اور فرمان برداری نکی تو نے میرے امر و نہی کی اور باز نرہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنی بتون وغیرہ کو پس اب قبول نہین کرینگا اگرچہ لاوے ساری چیز زمین کی اور فرمایا کہ بعضے دوزخیون مین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون زانوون تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ کمر تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ ہنسلی گردن تک اور فرمایا درمیان دونون مونڈھون کافر کے دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی ہوگی واسطے سوار تیز رو کے اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کے مانند کوہ احد کے ہونگے اور رسانا اوسکے چمڑے کا مقدار مسافت سیر تین رات کے ہوگا یہ پھیلاؤ واسطے زیادتی عذاب کے ہوگا اور اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیے جاوینگے روز قیامت کے مانند چیونٹیون کے بہ صورت مردون کے پھر ہانکے جاوینگے طرف قید خانے کے جہنم مین انتہی ظاہر ان دونون حدیثون کی تطبیق مین یہ ہی کہ مراد متکبرین سے گنہگار مومنین ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ موقف مین مانند چیونٹیون کے ہونگے کہ روندے جاوینگے اوسمین پھر جب ہو جاوینگے اوسمین بدن اونکے اور داخل ہونگے دوزخ مین اور وہان ایسے ہونگے جیسے فرمایا بلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہان تک کہ سرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہان تک کہ سفید ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہان تک کہ سیاہ ہوئی پس آگ دوزخ کی سیاہ تاریک ہی کہ اصلا روشنی نہین کھتی اور فرمایا دانت کافر کے روز قیامت کے مانند احد کے ہونگے اور ران اوسکی

مانند بیضا کے کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہہ بیٹھنے اوسکی دوزخمین بمقدار تین دن کے مانند بدھ کے اور فرمایا تحقیق کافر البتہ کھینچیگا زبان اپنی تین کوس اور چھ کوس روندین گے اوسکو لوگ یعنی قدموں سے اور جلینگے اوسپر اور فرمایا صعود کہ قرآن مین واقع ہی سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ایک پہاڑ ہی آگ سے چڑھا جائیگا اوسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اوس سے ایسے ہی یعنی ستر برس دوزخمین ہمیشہ چڑھنے اور اوترنے مین رہیگا اور فرمایا ہیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ یعنی درخت زقوم کا خوراک گنہگارون کی ہی مانند مہل کے جوش مارریگا پیٹون مین مانند جوش مارنے گرم پانی کے پس آنحضرت نے شرح بیان معنی مہل کے فرمایا مانند تلچھٹ زیت کے پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف مونہہ دوزخی کے تو گر پڑیگا پوست اوسکے مونہکا اوسمین یعنی مارے گرمی کے اور فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیون کے سرون پر پس پیٹھیگا گرم پانی یہان تک کہ پہنچیگا دوزخی کے پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوس چیز کو کہ اوسکے پیٹ مین ہی یعنی آنتین وغیرہ یہان تک کہ نکلجاویگا اوسکے دونون قدمون تلے اور یہ ہی صہر ساتھہ زبر صاد مہملہ اور حرمزہ کے بمعنی گلنے کے کہ مذکور ہی قرآن مین یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ یعنی ڈالا جاویگا اوسکے سرون پر گرم پانی گلائی جاویگی اوس سے وہ چیز کہ اونکے پیٹون مین ہی اور جلائے جاوینگے پوست اونکے یعنی تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سے اونکے ظاہر و باطن مین پھر اوسی طرح کیا جاویگا جیسا کہ تھا اور روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ یعنی بلایا جاویگا دوزخی پانی سے کہ زرد آب دوزخیون کا ہوگا رحالیکہ پیویگا اوسکو گھونٹ گھونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکی کے فرمایا آنحضرت نے نزدیک لایا جاویگا زرد آب طرف مونہہ اوسکے کے پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب ملایا جاویگا اوسکے دہانے سے بھون ڈالیگا اوسکے مونہہ کو اور گر پڑیگا پوست اوسکے سر کا پس حسوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا اوسکی آنتون کو یہان تک کہ نکلیا ویگا اوسکی دبر سے فرماتا ہی اللہ تعالی وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ اور پلائے جاوینگے دوزخی گرم پانی پس ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا اونکی آنتون کو اور فرمایا ہی وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ یعنی اگر فریاد کرینگے وہ پیاس کی فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ پانی کے کہ مانند تیل کی تلچھٹ کے ہوگا یا مانند پگلے ہوئے تانبے کے یا زرد آب کے بھون ڈالیگا سونہون کو بُری پینے کی چیز ہی وہ پانی اور فرمایا لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كَثِفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً یعنی واسطے احاطہ دوزخ کے چار دیوارین ہونگی مٹا پا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا اور فرمایا اگر تحقیق ایک ڈول زرد آب کا کہ دوزخیون کے زخمون سے بہے گا ڈالا جاوے دنیا مین تو البتہ سڑ جاوین اہل دنیا اور تحقیق آنحضرت نے پڑھی یہ آیت اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یعنی ڈرو خدا سے حق ڈرنے اوسکے کا یعنی جیسا کہ لائق ہی بیشی واجبات بجالاؤ اور پرہیز کرو برائیون سے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر کی ہی اوسکی ساتھہ قول اپنے کے هٰذَا اَنْ يُّطَاعَ فَلَا يُعْصٰى وَيُشْكَرَ فَلَا يُكْفَرَ وَيُذْكَرَ فَلَا يُنْسٰى وہ یہ ہی کہ اطاعت کیا جاوے اللہ پس نافرمانی کیا جاوے اور شکر کیا جاوے پس کفران نعمت کیا جاوے اور یاد کیا جاوے پس نہ بھلایا جاوے اور روایت کیا ہی اوسکو حاکم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی طرح ابن مردویہ نے اور ابن ابی حاتم نے اور تصحیح کیا ہی اوسکو محدثون نے پس یہ یا تو تفسیر ہی کمال تقوے کی پس اسمین نہیں کچھ نسخ کا ہی نہین اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس نہ ہوگی یہ آیت منسوخ ساتھہ قول اللہ تعالی کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ جیسا کہ ذکر کیا ہی اوسکو بعضے مفسرون نے اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام مین یعنی مسلمان ہو مرتے دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب دوزخ سے اور ترک کرنا اوسکا سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کیا آنحضرت نے اس تقریب سے بعضا عذاب دوزخ کا اور ذکر کیا اوسکو راوی نے کہ فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سینڈھ کے سے ٹپکے دنیا کے گھر میں تو البتہ تباہ کردے دنیا والوں پر اوسکے اسباب زندگانی کو پس کیا حال ہوگا اوسکا کہ جو سینڈھ خوراک اوسکی ہو اور فرمایا دوزخی دوزخ میں پوری چڑھے اور دانت کھلے ہونگے فرمایا آنحضرت نے اور بھوندیگی کافر کے مونہہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اوٹھ جاویگا ہونٹ اوپر کا اوسکا یہاں تک کہ پہنچیگا درمیان سر اوسکے تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچے کا اوسکا یہاں تک کہ پہنچیگا اوسکی ناف تک اور فرمایا اے لوگو برہنہ ہو یعنی خوف خدا سے پس اگر نہ رکھو تم قدرت رونے حقیقی کی تو تکلف کرو رونے میں اور تصور اوس احوال کا کرو کہ رونا آوے اور رقت بخشے پس تحقیق دوزخی رو رہینگے دوزخ میں یہاں تک کہ بہیں گے آنسو اونکے خون ہو کر گویا کہ وہ آنسو نالیاں ہونگے یہاں تک کہ ہو جینگے آنسو بہیں گے خون پر خون ہو جاوینگی آنکھیں پس اگر گشتیاں جاری کیجاویں اونکے آنسو ؤ میں تو البتہ جاری ہوں اور فرمایا ڈالی جاویگی اونپر سطح دوزخیوں پر بھوک شدید پس برابر ہوگا عذاب بھوک کا اوس حالت کے کہ کفار ہیں عذاب دوزخ ہی کہ عذاب دوزخ ہی پس فریاد کرینگے الم بھوک کے سے پس فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے کے ضریع سے نہ فربہ کریگا اور نہ بے پروا کریگا بھوک سے پھر دوبارہ فریاد کرینگے کھانے کے لیے یعنی بسبب نفع پانے کے کھانے پہلے سے پس فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے گلو گیر کے پس یاد آویگا اونکو کہ وہ اوتارتے تھے کھانے حلق میں اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے پس فریاد کرینگے واسطے پینے کی چیز کے یعنی اون کھانوں کے اوتارنے کے لیے پس اوٹھایا جاویگا طرف اونکے اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبوروں کے یعنی جن پانیوں میں گرم پانی ہونگے وہ زنبور بنسے اوٹھا کر دیے جاوینگے یعنی ملائکہ کے ہاتھ بادست قدرت سے بلا واسطے پس جب نزدیک ہونگے باسن گرم پانی کے اونکے مونہوں سے بھون ڈالینگے اونکے مونہوں کو پس جب آ چکے ہونگے یعنی باقسام اون چیزوں کے کہ اونکے ظروف میں ہونگے قسم زرداب اور دیگ وغیرہ سے آونکے پیٹوں میں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے اوس چیز کو کہ اونکے پیٹوں میں ہوگی یعنی آنتیں وغیرہ پس کہینگے دوزخی دعا کرو اپنی نگہبانوں دوزخ کے اللہ تعالیٰ سے کہ سبک کرے ہمسے عذاب ایک دن پس کہینگے نگہبان دوزخ کے کہ کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس رسول ساتھ معجزوں اور دلیلوں واضحہ کے کہینگے دوزخی کہ ہاں آئے تھے ولیکن ہم گمراہ ہوئے اور ایمان نہ لائے کہینگے نگہبان دوزخ کے پس دعا کرو تم یعنی جو کچھ چاہو ہم نہیں شفاعت کرتے کافروں کی اور نہیں ہوگی دعا کافروں کی مگر ہیچ زیاں کاری اور بیفائدگی کے یعنی اسلیے کہ نہیں نفع دینے کی دعا اونکو اوسوقت نہ اونکی دعا اور نہ اور کسی کی اور نہیں دلالت کرتا ہے اوسپر کہ نہیں مقبول کیجاتی دعا کرنی اونکی دنیا میں جیسے کہ سمجھا ہے اوس سے بعضے علماء نے حال انکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہنے میں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہینگے دوزخی آپسمیں کہ پکارو مالک کو کہ نام ہے داروغہ دوزخ کا یعنی جب ناامید ہونگے دوزخی دعا و شفاعت کرنے نگہبانوں دوزخ کے سے اونکے لیے تو یقین کرینگے کہ اب ہمکو خلاصی نہیں ہے اللہ کے عذاب سے خیر موت ہی طلب کرو یا معنی یہ ہیں کہ ملائکہ اونسے کہینگے کہ پکارو مالک کو بہر نوع پس کہینگے دوزخی اے مالک دعا کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہمارے مرنے کا رب تیرا یعنی تا کہ آرام پاویں ہم فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سے یا اپنے رب کی طرف سے کہ تم ہمیشہ اسیمیں رہو گے کہا اعمش نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہے کہ خبر دیا گیا ہوں میں یعنی بعضے صحابہ سے موقوفاً یا مرفوعاً یہ کہ درمیان پکارنے اونکے مالک کو اور جواب دینے مالک کے اونکو ہزار برس ہونگے یعنی اس مدت تک بانتظار جواب کے عذاب پاتے رہینگے فرمایا آنحضرت نے پس کہینگے دوزخی آپسمیں کہ پکارو اپنے پروردگار کو اور چاہو نجات اوس سے اپنی اسلیے کہ نہیں ہے کوئی بہتر تمہارے لیے تمہارے پروردگار سے یعنی رحمت و قدرت و مغفرت میں پس کہینگے اے پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری یعنی سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر تھی ساتھ خاتمہ بد کے اور تھے ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سے اے پروردگار ہمارے نکال ہمکو اگ سے پس اگر پھر پھریں ہم طرف کفر کے تو ظلم کرنے والے ہونگے اپنے نفسوں پر پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جواب دیگا پروردگار اونکو

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ یعنی دور ہو اور پھر جاؤ دوزخ مین ذلیل وخوار مانند کتون کے اور نہ کلام کرو مجھسے یعنی دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہوئے کافر یا آنحضرت نے پس اوسوقت ناامید ہونگے ہر بھلائی سے دوزخ کے نگہبانون کو پکارا کچھ سود مند نہوا نا مالک سے چاہا کہ مارے اونکو پروردگار تعالی فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی وزاری کی قبول نہین کی اور کہان جائین اور کسکے سامنے فریاد کرین اور نزدیک اسکے شروع کرینگے نالہ و فریاد مین اور حسرت کھانے مین اور آہ اور واویلا کرنے مین ۔ اور کہا نعمان بن بشیر نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ یعنی ڈرایا مینے تمکو آگ دوزخ کی سے ڈرایا مینے تمکو آگ دوزخ کی سے یعنی خبردی مینے تمکو اوسکے ہونے کی اور اوسکی شدت کی اور ڈرایا مینے تمکو اوسکے طرح طرح کے عذابون سے کہ بچاؤ اوسے یہان تک کہا مینے اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ یعنی بچو آگ سے اگرچہ ٹکڑا کھجور ہی کا دیکر سہی پس متصل ہی مکرر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ مذکورہ کو اور آواز بلند سے کہتے تھے اسکو اور بلند کرتے جاتے تھے یہان تک کہ اگر ہوتے آنحضرت اس جگہ مین کہ مین ہون سنتے آواز اونکی بازار والے یعنی بسبب نہایت بلند کرنے آواز کے اور یہان تک کہ گر پڑی کملی کالی خط دار کہ تھی حضرت کے کندھون پر حضرت کے پانون کے پاس یعنی بسبب ہلنے کے جذبہ الٰہیہ سے ۔ اور فرمایا اگر ٹکڑا شیشے کا مانند اسکے یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اوسکے راوی نے ساتھ قول اپنے کے ۔ اور اشارہ کیا آنحضرت نے واسطے بیان کرنے اشارہ ھٰذِہٖ کے طرف مانند کھور پڑی سر کے چھوڑا جاوے اور ڈالا جاوے آسمان سے طرف زمین کے حالانکہ درمیان آسمان و زمین کے مسافت سیر پانسو برس کی ہی البتہ پہونچے وہ شیشہ زمین کو پہلے رات کے یعنی تھوڑی ہی مدت مین اور اگر وہ شیشہ چھوڑا جاوے سر زنجیر سے تو البتہ چلے چالیس برس رات دن پہلے اسکے کہ پہونچے زنجیر کی جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا اوسکی تھا کو یہ شک راوی ہی اور زنجیر سے مراد وہ زنجیر ہی کہ جو کلام اللہ مین مذکور ہی اس آیت مین ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۔ پھر باندھو کافر کو زنجیر مین کہ طول اوسکا ستر گز کا ہی اور یہ زنجیر کافر کی متعدد مین ڈالی جاویگی اور نتھنے مین سے نکالی جاویگی اور حدیث پر یہ اشکال آتا ہی کہ جب زنجیر ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت اوسمین کہان سے ہوئی جواب اسکا یہ ہی کہ مراد ستر گز سے عدد مخصوص نہین ہی بلکہ مراد کثرت و مبالغہ ہی مگر یہ کہ کہا جاوے کہ اوس جہان کے گز کو اس جہان کے گز پر قیاس کرنا نچاہیے جیسے کہ آیا ہی کہ قیراط مثل احد کے ہی اور کہا نوف بکالی نے کہ ہر گز ستر دوہتون کا ہوگا اور ہر دوہتا بعید تر ہوگا اوس مسافت سے کہ درمیان تیسرے اور درمیان مکے کے ہی اور تھے نوف بکالی کوفے کے چھوٹے مین اور حسن بصری نے کہا کہ اللہ ہی جانتا ہی کہ وہ کون گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولہ شیشے کا آسمان سے چھوڑا جاوے تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کے تھوڑی سی دیر مین زمین پر پہونچ جاوے بسبب اسکے کہ گول بھاری چیز اوپر سے نیچے کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشے کا باوجود اس صفت سرعت کے زنجیر کے اس سرے سے چھوڑا جاوے تو دوسرے سرے تک چالیس برس مین بھی نہ پہونچے اللہ اکبر دیکھا چاہیے کیا کچھ درازگی ہوگی اوسکی عیاذا باللہ ۔ اور فرمایا اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبٌ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ ۔ بلاشبہہ دوزخ مین ایک نالہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ہبہب رہیگا اوسمین ہر متکبر سرکش حق سے دور خلق پر شدید ۔ اور فرمایا بلاشبہہ دوزخ مین سانپ ہین مانند گردنون اونٹون کے کہ بہت بڑے ہونگے تین کاٹیکا ایک سانپ اونمین سے ایکبار کاٹا پس پاویگا دوزخی سختی درد و اثر زہر اوسکے کا چالیس برس اور تحقیق دوزخ مین بچھو ہین مانند خچرون پالان بندھون کے کاٹیگا ایک بار کاٹا پس پاویگا الم و اثر اوسکے زہر کا چالیس برس اور روایت ہی حسن بصری سے کہ کہا حدیث کی ہمسے ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑے ہونگے پیٹے گئے اور ڈالے گئے آگ دوزخ مین ۔ پس کہا حسن بصری نے اور کیا گناہ آفتاب و چاند کا پس کہا ابوہریرہ نے کہ خبر دیتا ہون مین تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس چپ ہو رہے حسن یعنی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ حکمت انکے داخل کرنے کی بیان کر ابوہریرہ نے جواب مین کہا کہ مینے حدیث جو حضرت سے سنی تھی سنا دی

اس سے زیادہ مجکو علم نہین بعضے علما نے لکھا ہی کہ سبب اوسکے ڈالے جانے کا دوزخیون کو اونکی گرمی سے عذاب زیادہ ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہی ابن عمر سے ساتھہ روایت دیلمی کے مسند فردوس مین مرفوعا کہ آفتاب اور چاند کے مونہہ عرش کی طرف ہین اور بہشت دنیا کی طرف پس اس سے معلوم ہوا کہ اگر مونہہ اونکے دنیا کی طرف ہوتے تو اہل دنیا مین سے کوئی تحمل اونکی حرارت کا نہوتا اور بعضون نے کہا کہ اسلیے ڈالے جاوینگے کہ کافراونکو پوجتے تھے اونکے جلانے کے لیے ڈالینگے کہ دیکھو تم جنکو پوجتے تھے اونکا یہ حال ہوا اور فرمایا کہ نہین داخل ہوگا دوزخ مین مگر بدبخت پوچھا گیا یارسول اللہ اور کون ہی بدبخت فرمایا جو شخص کہ نہ کرے خدا کی فرمانبردی کے لیے طاعت یعنی واجبہ اور نچھوڑے خدا کے لیے یعنی اوسکے ڈر سے گناہ اور فرمایا کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نے بہشت کو تو فرمایا جبرئیل کو کہ جا اور دیکھہ طرف بہشت کے کہ کیا اچھی اور لطیف پیدا کی ہی سینے وہ پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف بہشت کے اور طرف اوس چیز کے کہ طیار کی ہی اللہ تعالی نے بہشتیون کے لیے بہشت مین یعنی ایسی چیزین اچھے بندون کے لیے طیار کر رکھی ہین کہ نہ کسی آنکھہ نے دیکھی ہین اور نہ کسی کان نے سنی ہین اور نہ کسی دل مین خطرہ اونکا گذرا ہو پھر آئے جبرئیل حضور حق ہین اور عرض کیا کہ ای پروردگار میرے قسم تیری عزت کی نہین سنے گا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین یعنی سمع کریگا اوسمین داخل ہونے کی اور کوشش کریگا اوسکے حاصل کرنے مین بسبب خوبی اور سرور اوسکے کے مقصود بیان کرنا کمال خوبی اور لطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اوسمین داخل ہو پھر پھیرا اوسکو ساتھہ مکروہات طبیعت کے مراد ہین اوسے تکالیف شرعیہ قسم اوامر و نواہی سے کہ نفس پر دشوار ہی کرنا اونکا پس اوسکو گرد بہشت کے پھر کہا کہ جب تک کوئی اوسمین نہ پڑے بہشت کو نہ پوچھے پھر فرمایا اللہ تعالی نے کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کے یعنی دوبارہ اسلیے کہ اب اوسمین زیادتی اور کچھہ ہوئی ہی باعتبار حوالی اوسکے کے پس گئے جبرئیل اور نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکھا جو کچھہ کہ گرد اوسکے پھر ہی پھر آئے جبرئیل اور کہا ای پروردگار میرے قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین یہ کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود مکارہ کے کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہین یعنی بسبب انکے دشوار ہی بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت نے پس جب پیدا کیا اللہ تعالی نے آگ دوزخ کو فرمایا ای جبرئیل جا اور دیکھہ طرف اوسکے کہ کیا ڈراتی اور بری چیز پیدا کی ہینے فرمایا آنحضرت نے پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کے پھر آئے جبرئیل اور عرض کیا کہ ای پروردگار میرے قسم تیری عزت و جلال کی نہین سنے گا وصف آگ دوزخ کا کوئی مگر کہ ڈریگا اوس سے اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہوگا اوسمین پھر پھیرا اوسکو اللہ تعالی نے ساتھہ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت اور گناہون کے پھر فرمایا کہ جا ای جبرئیل اور نظر کر طرف دوزخ کے فرمایا آنحضرت نے پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کے پس عرض کیا جبرئیل نے کہ ای رب میرے قسم تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اس سے کہ باقی نہین رہیگا کوئی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین یعنی یہ شہوات و معاصی اتنے شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس و طبیعت مین سے باقی نہین رہیگا کہ میل اوسکی طرف نکرے اور بسبب اوسکے دوزخ مین داخل نہو اور یہ حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ کتاب الرقاق مین اوپر گذری ہی حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ یعنی ڈھانکی گئی اور گھیری گئی جنت ساتھہ ایسی چیزون کے کہ نفس کو ناگوار ہین اور ڈھانکی گئی دوزخ ساتھہ خواہشون نفس کے ۔ تمام ہوئین حدیثین جنت اور دوزخ کے احوال کی مشکوۃ شریف سے ۔ اب پاک پروردگار بعد ذکر کرنے احوال مومنین اور کافرین کے منافقین کا ذکر فرماتا ہی

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۚ

اور بعضے مومنین ہین کہ کان رکھتے ہین تیری طرف یہانتک کہ جب نکلین تجھہ سے پاس سے کہتے ہین اونکو جنکو علم ملا کیا کہا تھا اس شخص نے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۝

یہی ہین جنکے دل پر مہر رکھی اللہ نے اور چلے ہین اپنی چاہون پر

اور بعضے لوگوں ہیں سے وہ لوگ ہیں کہ کان رکھتے ہیں طرف تیرے جب باہر جاتے ہیں تیرے پاس سے کہتے ہیں ساتھ لوگوں کے کہ دیا گیا اوکو علم کیا چیز کہی ابھی
نے اب یہ لوگ وہ ہیں کہ مہر کردی ہے خدا نے اوکے دلوں پر اور پیروی کی خواہش نفس اپنے کی ✦ فتح اور بعضے اونمیں ہیں کہ کان رکھتے ہیں تیری طرف
یہاں تک کہ جب نکلیں تیرے پاس سے کہتے ہیں اوگوں کو جنکو علم ملا کیا کہا اس شخص نے ابھی وہی ہیں جنکے دل پر مہر کی اللہ نے اور چلے ہیں اپنی چاہوں پر ✦ تفسیر
بنی کہ ذہن جنکو سمجھنے پر ✦ موضح حال منافقوں کا ہے کہ حاضر رہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اور سنتے تھے کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
دریاد نہیں رکھتے تھے اور سکو اور دل اوسکی طرف متوجہ نہیں کرتے تھے سہل و سبک جانکر پھر جب نکلتے کہتے صحابیوں علم والوں سے ازراہ استہزا کے کہ کیا کہا آنحضر
نے ابھی ✦ مل کہا مقاتل نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے اور سرزنش کرتے منافقوں کو پس جب نکلتے منافق مسجد سے تو پوچھتے عبداللہ بن مسعود
سے ازراہ تمسخر کے کہ کیا کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا ابن عباس نے کہ پوچھا گیا میں اون لوگوں میں کہ پوچھے گئے یعنی جیسے اور صحابہ سے پوچھتے تھے منافق
سی طرح مجھسے بھی پوچھتے تھے تمسخر ہی اوپر ایمان لاوے اور پیروی کی خواہش نفس اپنے کی یعنی کفر اور نفاق میں ✦ معا ✦ پھر انکے مقابل کا ذکر فرمایا ✦

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ

اور جو لوگ راہ پر آئے ہیں اونکو اور بڑھی اوس سوجھ اور اونکو اوس سے ملا بچکر چلنا ✦ مفا

اور وہ لوگ کہ راہ یاب ہوئے زیادہ کی خدا نے اونکو ہدایت اور دیا اونکو تقوی اونکا ✦ فتح ✦ اور جو لوگ راہ پر آئے ہیں اونکو اور بڑھی
اوس سے سوجھ اور اونکو اوس سے ملا بچکر چلنا ✦ تفسیر یعنی حضرت کے کلام سے اثر پایا اور گنا ہوں سے بچ چلنے لگے ✦ موضح راہ یاب
ہوئے ساتھ ایمان اور سننے قرآن کے ہدایت یعنی علم و بصیرت یا کھولدیا سینہ اونکا اور دیا اونکو الہام یعنی مدد کی اونکی تقوے پر یا دی
اونکو جزا اونکے تقوے کی یا بیان کردین واسطے اونکے وہ چیزیں کہ بچیں اونسے ✦ مل ✦ وہ لوگ کہ راہ یاب ہوئے یعنی مومن زیادہ کی اونکو
اوس چیز نے کہ کہی رسول نے دیا اونکو تقوی اونکا یعنی توفیق دی اونکو اوس چیز کے کرنے کی کہ حکم کیا اوسکا اور یہ تقوی ہی کہا سعید بن جبیر
اور دیا اونکو ثواب اونکے تقوے کا ✦ معا ✦

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ

پس منتظر نہیں ہیں مگر قیامت کے کہ آوے اونکو ناگہان پس تحقیق آئی ہیں علامتیں قیامت کی پس کہاں ہے ہو واسطے اونکے نصیحت پکڑنی اوسکی
جسوقت کہ آوے قیامت اونکو ✦ فتح ✦ اب یہی راہ دیکھتے ہیں اوس گھڑی کی کہ آکھڑی ہو اور نپہچانکر کیونکہ آچکی ہیں اوسکی نشانیاں
سو کہاں ملیگی انکو جب وہ آپونہچی سمجھ پکڑنی ✦ تفسیر ✦ بڑی نشانی قیامت کی ہمارے نبی کا پیدا ہونا سب نبی راہ دیکھتے تھے
خاتم النبیین کی جب وہ آچکے اب قیامت ہی رہی باقی ✦ موضح ✦ علامتیں الزوہ یعنی محمد علیہ السلام کا اور پھٹ جانا چاند کا اور
آنا دھوئیں کا اور بعضوں نے کہا قطع ارحام اور کمی اچھے لوگوں کی اور کثرت بدوں کی ✦ مل ✦ مگر قیامت کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مَا يَنْتَظِرُ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا غِنًى مُطْغِيًا أَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا أَوْ
مَوْتًا مُجْهِزًا أَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ ✦ معا ✦
یعنی نہیں انتظار کرتا ایک تمہارا دنیا سے مگر تونگری گمراہ کرنے والی یا محتاجگی بھلانے والی کا کہ طاعت حق کی بسبب بھوک کے بھلاوے
یا بیماری فساد کرنے والی کا یا بڑھاپے سخت کا یا موت ناگہان آنے والی کا یا دجال کا پس دجال برا غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے یا انتظار کرتا ہے
قیامت کا اور قیامت بہت سخت ہے اور تلخ ✦ حاصل یہ کہ آدمی فراغت اور فرصت کو غنیمت نہیں گنتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار
کرتا ہے یعنی حالت ضرر میں کہ آسایش اور سلامت حال کو غنیمت نہیں گنتا اور فقر پر صبر نہیں کرتا مگر غنا چاہتا ہے کہ طغیان لاوے اور گمراہ کرے اسکے

حالت غنا مین کہ شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کی نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین کرتا مگر فقر جاہتا ہی کہ سب عبادتین اور بھلائیان بھلائی ایسے ہی حال اور باقی چیزون کا سمجھنا چاہیے انتہی ✣ تفسیر درمنثور و مشکوٰۃ ✣ اور کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا کہ تھا وجود باجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا علامتون قیامت کے سے ✣ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا یعنی بھیجا گیا مین اور قیامت مانندان دونون کے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہونے کی قیامت یہان تک کہ فخر کرینگے لوگ مسجدون مین یعنی مسجدین نمود کے لیے بنائینگے ✣ اور فرمایا کہ بلاشبہ اللہ نہین دوست رکھتا فحش گو کو اور بیتکلف فحش بکنے والے کو اور قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ ظاہر ہو فحش اور بتکلف فحش گوئی اور برائی پونہچانی ہمسائے کی اور انقطاع ناتون کا اور یہان تک کہ خیانت کرے امین اور امین پکڑا جائے خائن ✣ اور روایت کی ابونعیم نے کتاب حلیہ مین حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علامتون قرب قیامت کے سے بہتر چیزین ہین جب دیکھو تم لوگون کو کہ فوت کرین نماز کو اور ضائع کرین امانت کو اور کھاوین ہیاج اور حلال جانین جھوٹ کو اور سہل جانین خونریزی کو اور اونچے اونچے مکان بناوین اور بیچین دین کو ساتھ دنیا کے اور کاٹے جاوین ہاتے اور ہو بردباری ناتوانی اور جھوٹھ سچ اور حریر لباس اور ظاہر ہو ظلم اور بہت ہون ظالمین اور موت ناگہانی اور امانت دار کیا جاوے خائن اور خائن امانت دار ٹھہرایا جاوے اور سچا کیا جاوے جھوٹا اور جھوٹا کیا جاوے سچا اور بہت ہو بہتان ناکا اور مینہہ سبب گرمی کا اور فرزند سبب غصے کا یعنی بسبب افعال بد کے اور بہت ہون بلوغ اور جاتے رہین خشکی کرنے والے اور رہن ہیر اور وزیر جھوٹے اور امانت دار خائن اور چودھری ظالم اور قاری فاسق جسوقت پہنین پوتین دنیے کی دل اونکے سڑے ہوئے زیادہ ہونگے مردار سے اور تلخ زیادہ ہونگے ایلوے سے ڈھانک دیگا اونکو اللہ تعالی فتنے مین تحیر ہونگے اوسمین جیسے کہ تحیر ہوئے یہود اور ظالم ظاہر کرینگے صفرا یعنی دینار اور طلب کرینگے بیضا یعنی درہم اور بہت ہون گناہ اور کم ہو امر بالمعروف اور سنہری کیے جاوین مصحف اور سورتین کاڑھی جاوین مسجدون مین اور لمبے بنائے جاوین منارے اور خراب ہون دل اور پر جاوین شرابین اور معطل کیجاوین حدین اور جنے لونڈی مالک اپنے کو یعنی لونڈی بچے ہونگے اور دیکھے تو نگے پانون ننگے بدنون کو کہ ہوگئے ہین بادشاہ اور شرکت کرے عورت اپنے خاوند سے سوداگری مین اور مشابہت کرین مرد عورتون کی اور مشابہت کرین عورتین مردونکی اور قسم کھاوین غیر خدا کی اور گواہی دے مومن بغیر اسکے کہ طلب کیجاوے گواہی اور سلام کیا جاوے معرفت کے لیے یعنی باتباع سنت کے لیے کہ فقط نفع دنیوی کے لیے اور فقہ حاصل کیجاوے واسطے غیر دین خدا کے یعنی دنیا کے لیے اور طلب کیجاوے دنیا ساتھ عمل آخرت کے اور پکڑی جاوے غنیمت دولت اور امانت ضنیعت اور زکوٰۃ چٹی اور ہووے سردار قوم کا کمینہ انکا اور نافرمانی کرے مرد اپنے باپ کی اور بد کرے اپنی ماں کو اور نیکی کرے اپنے یار سے اور اطاعت کرے اپنی بیوی کی اور بلند ہوون آوازین فاسقون کی مسجدون مین اور مقرر کیجاوین گانیان اور رواج ہو باجون کا اور پی جاوین شرابین اونمین اور ٹھہرایا جاوے ظلم فخر اور بیچا جاوے حکم یعنی جسنے رشوت دی اوسکی مرضی کے موافق حکم دیدیا اور بہت ہون پیالے ظالمون کے اور ٹھہرایا جاوے قرآن مزامیر یعنی راگ کے لحن پر پڑھین اور پہنین ریشم اور درندون کے چمڑون کے اور لعنت کرین اخیر اس امت کے اول اوسکے کو یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ کو مصداق اسکے وہ فاضل اور خوارج ہین پس چاہیے کہ منتظر ہون لوگ نزدیک اسکے ہوا سرخ کے اور خسف کے اور قذف کے اور اور نشانیون کے ✣ اور آیا ہی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا لوگون نے کہ کب آویگی قیامت حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ پوچھا تمنے مجھسے ایسا امر کہ نہین جانتا اوسکو جبرئیل اور نہ میکائیل ولیکن اگر چاہو تم تو خبر دونمین تمکو کتنی ایک چیزون کی کہ جب وہ ہونگی تو قیامت کے آنے مین بہت عرصہ نہین ہوگا وہ یہ ہونگی زبانین نرم اور دل متفرق اور رغبت کرینگے لوگ دنیا مین اور ظاہر ہونگے

مکان ہونگے زمین پر یعنی بڑے بڑے مکان بنا دینگے اور اختلاف کرینگے دو بھائی پس ہوگی خوں ریزی انون کی بڑی اور بیچا جاویگا حکم
خدا کا یعنی رشوتین لے کر حکم خلاف حق کرینگے یا مراد بیچنے حکم خدا کے سے یہ ہو کہ مفتی اور قاضی حکم کرینگے قوانین کفار پر بسبب طمع نوکری کے
اللہ اعلم ۔ اور سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ علامتون قرب قیامت کے سے یہ ہے کہ ظاہر ہونگے مکان بڑے زمین پر اور
کاٹے جاوینگے نالے اور ایذا دیگا ہمسایہ اپنے ہمسائے کو ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نشانیون قیامت کی سے
یہ ہے کہ اوٹھایا جاویگا علم یعنی بسبب بے محمد جانے عملا کے یا بسبب کم رتبہ ہونے انکے کے نزدیک لوگون کے اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب علے
نادانون کے اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کمی حیا کے اور بہت ہوگا پینا شراب کا اور کم ہونگے مرد اور جنسے انتظام عالم ہے اور بہت ہونگی
عورتین یہان تک کہ ہوگا واسطے پچاس عورتون کے ایک مرد خبر گیری کرنے والا ۔ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوسوقت کہ بیغیر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتے تھے یعنی کسی امر مین صحابہ سے کہ ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کبھی قیامت فرمایا جسوقت کہ ضائع کیجاوے امانت
پس منتظر رہ قیامت کا مراد امانت سے یا تو تکلیفین شرع کی اور احکام دین کے ہین جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عرضنا الامانۃ الآیۃ
یا حق لوگون کے اور امانتین اونکی اور مراد یہ ہے کہ تعین اوسکے وقت کا سوا عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسیکو اوسکی راہ نہین بتائی
لیکن علامتین کہ پہلے اوسکے وجود مین آوینگی اور نشانیان اوسکے قرب کی مقرر کین ہون یا انجملہ ایک علامت اوسکی ضائع کرنا امانت کا ہے
کہ امانتون مین لوگ خیانت کرینگے کہا اعرابی نے کہ کس طرح ہوگا ضائع کرنا امانت کا اور کسوقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاوے
کام یعنی کام سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نااہل کے پس منتظر رہ قیامت کا مراد نااہل سے وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین
استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور بخیلون اور نامردون کے اور اوسکے کہ نہو قریشی اگرچہ نسل سلاطین
سے ہو اور یہ ہی خلیفہ کے حق مین اور قیاس کر اسپر تمام صاحبان امر اور شان اور ارباب مناصب کو قسم تدریس اور تقوی اور
امانت اور خطابت اور مانند انکے سے پس جب کام دین و دنیا کا نااہل کے ہاتھ پڑیگا بالضرور درستی امور کی جاتی رہیگی اور فساد پیدا
ہوگا اور حقوق ضائع ہونگے ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ کثرت سے ہوگا مال اور بہت
ہوگا یہان تک کہ نکالے گا شخص زکوۃ اپنے مال کی پس نہ پاویگا کسیکو کہ قبول کرے اوسکو اوس سے یعنی بسبب کثرت مال کے اور
کم ہونے رغبت کے اوسکی طرف بسبب تونگری حال کے اور یہان تک کہ ہوجاوے زمین عرب کی سبزار و باغ بہار اور نہرون والی القتل کی یہ سلم نے
اور بیچ اور روایت مسلم کے یون ہے کہ فرمایا پہونچیگی عمارت و آبادی اہاب تک ۔ اور فرمایا کہ علامتون قیامت کی سے ہے برائی
پوسنجانی ہمسایون کو اور کھٹنا ناتون کا اور معطل ہونا تلوار کا جہاد سے اور یہ کہ طلب کیجاوے دنیا ساتھ دین کے ۔ اور فرمایا ہوگا اخیر زمانہ مین
ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہ بعضون نے یہ اوا سے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقونکو خوب دیگا اور جمع نہین کریگا اوسکو اور
نہ گنے گا اوسکو یعنی بہت دیگا بیشمار ۔ اور فرمایا قریب ہے کہ فرات کھلجاوے گی گنج سونے کے سے یعنی پانی فرات کا خشک ہوجائیگا
اور اوسکے نیچے سے گنج سونے کا کلیگا اور فرات کو نے کی نہر کا نام ہے پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیے کہ نہ لے اوس سے کچھ اسلیے کہ لینا
اوسکا باعث نزاع اور تقاتل کا ہے جیسا کہ حدیث شریف مین آگے آتا ہے ۔ اور فرمایا نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ کھل جاوے گی فرات
پہاڑ سونے کے سے ظاہر یہ ہے کہ قضیہ متعدد ہو اور روایتین متعدد بین پس معنی یہ ہونگے کہ کھل جاویگی فرات گنج عظیم سے کہ مقدار پہاڑ کے ہوگا
اور احتمال ہے کہ ہو یہ غیر اول کے اور ہو پہاڑ کان سونے کی قریب کے لوگ وسپر لینی اوسکے حاصل کرنے اور لینے پر پس مارے جاوینگے ہر سو مین سے
ننانوین اور کہے گا ہر شخص انمین سے کہ شاید مین ہون وہ شخص کہ نجات پاؤن یعنی ہر شخص امید کریگا کہ مین نجات پاؤن گا اور مال لونگا اور ہر قوم
دیدینگے اوپر اسکے جاوینگے ۔ اور فرمایا باہر ہوگی زمین مکہ سے اپنے جگر پارے کے یعنی گنج رفون مانند ستونون کے سونے اور روپے سے پس آویگا وہ شخص

کہ مارڈالا ہوگا اوسنے لوگون کو واسطے مال کے پس کہیگا بیچ طلب کرنے اوسکے کے قتل کیا پیسنے لوگون کو اور آویگا کاٹنے والا ماننے کا یعنی ہاز رکھنے والا اسلوک کا احسان کا اپنون سے پس کہیگا وہ واسطے اسی مال کے کاٹا مینے حق اپنے ناتے دارون کا اور آویگا جو رہیگا بیچ ما نند اسکے کے کاٹا گیا ہاتھ میرا پھر چھوڑ دینگے اوس مال کو کہ زمین سے نکلا ہوگا پس نہین لینے کے اوس سے کچھ اور فرمایا قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے نہین جاویگی اور زمین فانی ہوگی دنیا یہان تک کہ گذریگا مرد قبر پر پس لوٹیگا اوسپر اور کہیگا اے کاش کے ہوتا مین جگہ اس قبر والے کے اور نہین اوسکو آرزو ہوگی بسبب دین کے مگر بلا اور فتنہ تحقیق عبارت کے دو معنی کہے ہین علما نے ایک تو یہ کہ مراد دین سے عادت ہے اور دین بمعنی عادت کے بھی آیا ہے پس معنی یہ ہونگے کہ لوٹے گا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہین ہے لوٹنا اور آرزو کرنی اوسکی عادت اور نہین ہوگی باعث اوسکو لوٹنے پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوسمین ہوگا اور دوسرے یہ کہ دین بمعنی مشہور کے ہے اور معنی اوسکے یہ کہ نہین ہوگا دین لوٹنا اور آرزو کرنی بسبب کسی امر اور فتنے کے کہ پہونچا ہوا اوسکو دین مین بلکہ بسبب بلا اور مشقت کے کہ دنیا کے سبب سے پہونچی ہوگی اور فرمایا نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلیگی آگ زمین حجاز سے روشن کریگی گردنین اونٹون کی بصرے مین بصری ساتھ پیش ب اور جزم صاد کے ایک شہر ہے شام کے شہرون مین سے اوسمین اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کے ہے اور حجاز نام ہے مکے اور مدینے اور گرد نواح اونکے کا اور اخبار بیچ ظہور اس آگ کے حد تواتر کو پہنچے ہین اور غالب ظہور اوسکا مدینہ منورہ مین تہا اور پروردگار تعالی نے برکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ اور اکمل التحیات کی سے اوس شہر والون کو اوسکی آفت سے بچایا اور ہوا ظہور اوسکا سنہ چھ سو چوپاس مین روز جمعہ تیسری جمادی الاخری کے سے روز اقوار شائیسوین رجب تک ہوا کہ سب باون روز ہوئے اور پہونچا اوسکا جانب حجاز سے تہا مانند ایک شہر بڑے کے کہ اوسکے اندر قلعہ ہو یا برج اور کنگورے گویا کہ ایک جماعت ہے آدمیون کی کہ اوسکو کھینچے ہین جس پہاڑ پر کہ پہونچی بھی خاک کر دیتی تھی اور مانند شیشے کے پگلا دیتی تھی اور مانند رعد کے فریاد کرتی تھی اور مانند دریا کے جوش مارتی تھی اور گویا اوسکے اندر سے تدیان سرخ اور نیلی نکلتی تھین اور قریب مدینہ مطہرہ کے پہونچی اور باوجود اسکے ہوا ٹھنڈی اوس سے طرف مدینے کے آتی تھی آولکھا ہے علمانے کہ اوس آگ کی روشنی اطراف جنگلون مین پھیل گئی تھی اور حرم نبوی اور تمام گھرون مدینے کے مین مانند روشنی آفتاب کے تھی اور لوگ اوسکو اوسکی روشنی مین کام کرتے تھے اور روشنی آفتاب و چاند کی اون ایام مین معطل اور مدہم ہوگئی تھی بعضے اہل مکہ معظمہ نے روشنی اوس آگ کی یمامہ اور بصرے مین دیکھی اور عجائب احوال اوس آگ کے سے یہ تھا کہ پتھرون کو جلاتی تھی اور درختون کو اوس سے کچھ اثر و آسیب نہ پہونچتا تھا اور کہتے ہین کہ جنگل مین ایک پتھر پڑا تھا کہ آدھا اوسکا داخل حرم مدینے مین تھا اور آدھا خارج خارج کو آگ نے جلا دیا تھا اور جو نصف داخل پر تھی تو نہ جلی پس مدینہ کے متصدی لوگون نے عاجزی و زاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کے ادا کیے اور صدقہ دینا اور آزاد کرنا بردہ کا شروع کیا اور شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور بچے بھی حرم شریف مین جمع ہوئے اور گرد حجرۂ شریف کے ننگے سر عاجزی و زاری کی پروردگار عالمیان نے سونہہ آگ کا جانب شمال کے پھیر کر اوس شہر عظیم کو اوس آفت سے نجات دی اور اوسی سال مین وقائع غریبہ اطراف عالم مین حادث ہوئے اور بیچ اول سالی دوسرے کے بعد اوس سے بیچ بغداد اور اطراف عالم کے آگ اڑائی اور فتنے کی بھڑکی اور فرمایا علامتون قیامت کی سے بڑائی ہمسائگی کی ہے اور کٹنا نانون کا اور یہ کہ معطل کیجاوے تلوار جہاد سے اور یہ کہ کمائی جاوے دنیا ساتھ دین کے اور فرمایا علامتون قیامت کی سے آگ ہوگی کہ نکالیگی لوگون کو محشر سے طرف مغرب کے مراد حدیث کی یہ کہ جو علامتین متصل قیامت کی ہین اون مین اول یہ ہوگی والا وہ آگ حجاز کی کہ بیان اوسکا گذرا پہلے اس آگ سے تھی اور فرمایا جسوقت کہ ٹھہرائی جاوینگی غنیمتین دولت یعنی آمتنیا اور اہل مناصب غنیمتون کو کہ بحکم شرع کے مشترک ہین تمام غازیون مین لینگے اور اپنے فقرا مین لاوینگے اور اپنے درمیان مین بانٹینگے اور فقیرون اور ضعیفون کو اوسسے محروم کرینگے اور جب ٹھہرائی جاوینگی امانت غنیمت یعنی امانت مین کہ لوگون کے پاس رکھی جاوینگی خیانت کرینگے اور اوسکو حکم غنیمت مین کہینگے کہ گویا کافرون سے لی ہے اور حق اونکا ادا

اور ظاہر ہوجاویگی زکوۃ تاوان یعنی دینا زکوۃ کا لوگون پر ایسا شاق ہوگا کہ گویا از راہ ظلم اور جبّی کے اونسے مال لیتے ہین اور جسوقت کہ سیکھا جاویگا علم واسطے غیر دین اور غیر ترویج شریعت کے اور غیر قصد کرنے عمل کے اور غیر تقرب حق کے بلکہ واسطے حاصل کرنے دنیا اور جاہ و عزت اور تقرب بادشاہون کے اور فرمان برداری بیگانہ دا پنی ہوویگی یعنی اوس چیز مین کہ حکم کریگی وہ اوسکو اور خواہش کریگی اوسکی مخالف امر خدا اور ہدایت اوسکی کے اور خلاف کریگا اپنی مان کا اور رنج دیگا اوسکو اور کرے گا اوسکو اور دوست اپنے کو یعنی واسطے موانست اور ہمنشینی کے اور دور رکھیگا اپنے باپ کو اور موانست و محبت نہین رکھیگا اوس سے اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین اور باتین مسجدون مین اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہے اور ہوگا مشتغل امور قوم کا اور رئیس اونکا ارزل اور بڑا کمینہ اونکا اور تعظیم کیا جاویگا مرد واسطے ڈر برائی اوسکی کے جیسے کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہی تو لوگون کو چارہ نہین ہوتا اوسکی تعظیم اور تکریم و اطاعت سے اور ظاہر ہوگی درمیان لوگون کے اور اختلاط کرینگی ساتھ اونکے گانے والیان یعنی کنچنیان اور ڈومنیان اور گائنین وغیرہ اور ظاہر ہونگے مے یعنی ساز گانے کے کہ جنکو مزامیر کہتے ہین مانند عود اور تنبور اور رباب وغیرہ کے اور پی جاوینگی شرابین یعنی انواع خمر اور مسکرات ظاہر ہی جاوینگی اور لعنت کرینگے امت پچھلے اس امت کے اگلون کو اس مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہ خصلت بداسی امت کے خصوصیات سے ہی اگلی امتون مین نہین تھی اور یہ علامت ناکار راضیون مین ظاہر ہی کہ اگلون کو برا کہتے ہین کہ جنکے حق مین اللہ تعالی فرماتا ہی وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ + یعنی اور سبقت لیجانے والے اول مہاجرون اور انصار سے اور وہ لوگ کہ پیروی کی اونھون نے اونکی ساتھ بھلائی کے راضی ہوا اللہ اونسے + اور فرمایا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ + یعنی البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ مومنون سے جسوقت کہ بیعت کی اونھون نے تجھسے نیچے درخت کے + بھلا حیال تو کرو جنسے اللہ تعالی راضی ہووے جو اونسے ناراض ہو کیا شقی ہی اور سوائے اونکے کتاب و سنت بھری ہوئی ہی مناقب و فضائل مین اور وہ ایسے ہین کہ مدد کی اپنے نبی کی اور کوششین کین اللہ کی راہ مین جیسے کہ جہاد کیے شہر اور یاد کیے احکام اور تمام علوم سید الانام سے اور تعلیم کیا اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین یہ کہ کہین اونکے حق مین رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ + یعنی اے رب ہمارے بخش ہمکو اور ہمارے بھائیون کو کہ جو سبقت لے گئے ہین ہمپر ساتھ ایمان کے + اور یہ جماعت لاعنہ ملعونہ یا تو کافر ہین یا دیوانے ہین کہ نہین الکتہا کی ہی لعن و طعن ہی پر اونکے حق مین بلکہ نسبت کی ہی اونکو کفر کی طرف بحر داو ہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنے کے کہ ابو بکر اور عمر اور عثمان نے ناحق لی خلافت اور وہ حق علی کا تھا حالانکہ یہ باطل ہی ساتھ اجماع اگلے پچھلون کے اور کونسی دلیل ہی اونکے لیے کتاب و سنت سے کہ ہو نص اور پر خلافت علی رضی اللہ تعالی عنہ پھر جسنے مخالفت کی حضرت علی کی بعضے صحابہ سے ایام خلافت اونکے مین بنا بر اختلاف اجتہاد کے پس نہین ہی وہ مستحق لعن و طعن کا نہایت یہ کہ وہ مخطی تھا اور بالفرض اگر وہ باغی بھی تھا تو شاید مرا ہو توبہ کر کر یا باقی تحت مشیت کے ساتھ غالب امید مغفرت اور شفاعت کے ببرکت اگلی خدمت کے چنانچہ روایت کی ہی ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مرفوع کہ ہوگی میرے اصحاب کے لئے زلّت یعنی لغزش بخشدیگا اوسکو اللہ اونکے سبب سابقہ اونکے ساتھ میرے انتہی پس ہم باوجود کثرت گناہون اپنے کے قسم صغائر و کبائر سے جب کہ ہوئے امیدوار رحمت رب اپنی کے اور شفاعت نبی اپنے صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کیون نہ ہون اکابر اس امت کے پس کیا خوب ہین وہ لوگ کہ باز رکھین اونکو عیب اونکے لوگون کے عیبون سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ذکر کرو مردے اپنے کو مگر ساتھ خیر کے اور فرمایا آنحضرت نے جسوقت کہ ذکر کیے جاوین اصحاب میرے پس روکو تم زبانین اپنی اور فرمایا محبت ابو بکر و عمر کی ایمان ہے ہی اور بغض رکھنا [illegible] اور جب انصار کا ایمان [illegible] اور بغض اونکا کفر اور جسنے برا کہا تمہارے صحابہ کو

اوسپر لعنت ہو اللہ کی اور جسنے محافظت کی میرے حکم کی اونکے حق مین پس مین محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کے پس منتظر رہو نزدیک
ہونے ان چیزون کے کی گئی ہے ایک ہولناک سرخ کے یعنی شدت کی ہوا ہوگی اور زلزلے بڑے کے اور زمین مین دھس جانے کے اور صورت
بدل جانے کے اور تم پر برسنے کے اور منتظر رہو اور نشانیون قرب قیامت کے کہ پوری ہونیوالی ہین گی مانند بڑی ہوا ہونے کے اور غیرہ کے کہ ٹوٹ جاوے
ڈورہا وسکا پس گرے لگین پیہم دانے اوسکے + یہان تک بعینہ مضمون حدیثون کے تفسیر درمنثور اور مشکوۃ سے مع شرح کے لکھے گئے
اب بخوف درازگی کے تفسیر نہ کورسے کچھ مضمون منتخب حدیثون علامات قیامت کی کے بحذف مکرر لکھے جاتے ہین وہ یہ ہین اور بہت ہو
سوداگری اور نوکر رکھے جاوین جہاد مین اور رگڑے مرد ساتھ امانت کے بیسارگرنا ہی اونٹ ساتھ درخت کے اور فخر کرین لوگ
مسجدون کے بنانے مین اور سنہری کیجاوین مسجدین اور محرابین اور اوٹھ جانا علم کا اور نمود جہل کا یہان تک کہ اوٹھے مرد اپنی ماں
تلوار اور بہت ہونا زنا کا اور بہت ہونا اولاد حرام کا اور ظاہر ہونا ہیجائیون کا اور تکلف کر کے ہیجائیون کا اور کفایت کرنا مردون کا
ساتھ مردون کے اور عورتون کا ساتھ عورتون کے اور یہ کہ جھگڑا کیا جاوے اوپر اڑگون کے جیسے جھگڑا کیا جاتا ہی اوپر عورت جوان کے
اور یہ کہ برسے مینہ لوگون پر برسنا عام اور نہ اگاوے زمین کچھ اور نکلنا فرقہ بیون جھوٹون کا قریب تیس کے ہر ایک اونمین کا کہیگا
کہ مین نبی ہون لونھی مین ہی صاحب یعنی حاکم یمامہ کا یعنی مسیلمہ کذاب اور صاحب صنعا کا یعنی اسود عنسی اور صاحب حمیر کا اور
بنائی جاوین صورتین پیغمبر خدا کی اور موجود ہونا چھپتر بکانے والون کا کہ بوبلاوینگے لوگون کو طرف آگ دوزخ کے اور ویران ہونا
آبادی کا اور آباد ہونا ویرانی کا اور بہت ہونا بدگویون کا اور عیب لگانے والون کا اور بہت ہونا قتل کا اور بہت ہونا بھوچالو نکا
اور پاس پاس ہونا بازارونکا اور جلد جلد آنا زمانونکا یہان تک کہ ہوگا برس مانند مہینے کے اور مہینہ مانند ہفتے کے اور یہ کہ ظاہر کیے جاوین قول اور بند کیے
جاوین عمل اور پڑھنا دنیون باطل کی کتابون کا اور پڑکار ہونا چاندونکا یہان تک کہ دیکھا جاویگا چاند پہلی تاریخ کا سامنے
پس کہا جاویگا دو رات کا ہی اور ہو جاوے علم جہل اور جہل علم مثلاً منطقی لوگ اہل فقہ وحدیث کو جاہل سمجھین اور اپنے آپ کو عالم
اور ظلم کرنا حاکمون کا اور جھٹلانا تقدیر کا اور سچ ماننا نجوم کا اور بہت اختیار کرنا بیحیائی کا اور بڑھنا مسجدونکا راہین یعنی
مسجدونکے مین آنے جانے کی ٹھہرانی اور کھوٹا ہونا سوداگرونکا اور تعظیم کرنا مالدارون کا اور یہ کہ گفتگو کرے ناچیز اور جرح کرنا
بادشاہونکا واسطے سیر کے اور دولتمندونکا واسطے سوداگری کے اور مسکینون کا واسطے سوال کرنے کے اور قاریون کا واسطے
دکھلانے اور سنانے کے اور ظاہر ہونا ستارے دمدار کا اور آنا لوگونکا مشرق و مغرب سے بدن انکے بدن آدمیون کے سے ہونگے اور دل
انکے دل شیطانون کے سے نہ رحم کرینگے چھوٹون پر اور نہ توقیر کرینگے بڑون کی اور یہ کہ آپسمین دفع کرینگے لوگ امانت کو پس پاوینگے اما
کو کہ پڑھاوے نماز واسے لوگ اور نکلنا قوم ترک کا اور قوم تاتار کا اور یہ کہ جاتے کرین لوگ راہونمین مانند جتی کرنے گدھون کے اور بہت ہونا
لکھنے کا اور ظاہر ہونا جھوٹی گواہی کا اور چھپانا گواہی سچ کا اور یہ کہ ہووے بوڑھا قاصد واسطے لڑکے کے اور سوار ہونا مرد ونکا اتو
غاشیون نرخ کے اور پیدا ہونا ایسی عورتونکا کہ کپڑے پہنین گی ایسے کہ گویا ننگی ہین یعنی باریک سرانکے مانند کوہان اونٹ کے ہونگے
جھکے ہوے یعنی جوڑے باندھین گی جیسے بانکی عورتین یہان باندھتی ہین اور پیدا ہونا اوس قوم کا کہ ذکر انکا تو نمین کوڑے ہونگے مانند بیلدکی
دونکے عذاب کرینگے اونسے لوگون کو اور سوار ہونا عورتونکا زینون پر اور بہت ہونا گانون کا اور پہنا مسلمانون کا سونے کو اور دکھانا
چاندی کے باسنون مین اور یہ کہ ہووے سلام علیک درمیان یارون کے ساتھ لعنت کے اور وفات پانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور فتح
ہونا بیت المقدس کا اور ہونا طاعون عمواس کا اور بہت ہونا مال کا یہان تک کہ ہووے زنانہ عثمان کے راضی ہوا اونسے پھر ایسا فتنہ ہوگا کہ داخل ہوگی
گری اوسکی یعنی فساد اوسکا ہر گھر مین عرب کے اور وہ آفت شہید ہونے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہی اور چلی گئی حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید ہونے

اور حجاج کے نرمانے تک آور نہین قائم ہونے کی قیامت مگر اوپر لوگون کے اور نہین قائم ہونے کی قیامت یہان تک کہ ملینگے جو تر قبیلہ دوس کی عورتون کے اوپر ذی الخلیصہ کے کہ نام بت کا ہی یعنی ہان جاوینگی پوجنے کو انتہی + کفار کو آنے قیامت کے سے ڈرا کر اب اعراض کیا اور ادھر سے اور خطاب فرمایا اپنے رسول مقبول کو تا کہ شاید اس طرح متنبہ ہون کفار +

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ

سو تو جان رکھ کہ کسیکی بندگی نہین سوا اللہ کے اور معافی مانگ اپنے گناہ کو اور ایمان دار مردون کو اور عورتون کو اور اللہ کو معلوم ہے گشت تمھاری

وَمَثْوٰىكُمْ ع

اور گھر تمھارا + مو

پس یقین کر کہ نہین ہی معبود دگر خدا اور بخشش طلب کر واسطے گناہون اپنے کے اور بیچ حق مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کے بھی اور خدا جانتا ہی جگہہ آمد و رفت تمھارے کی اور جگہہ رہنے تمھارے کی + فتح + سو تو جان رکھ کہ کسیکی بندگی نہین سوا اللہ کے اور معافی مانگ اپنے گناہ کو اور ایمان دار مردونکو اور عورتونکو اور اللہ کو معلوم ہے گشت تمھاری اور گھر تمھارا + تفسیر + یعنی جتنے شہرون پھروگے پھر وہ بہشت یا دوزخ مین پونہچوگے اپنے گھر مین + مو حاصل ان آیتون کا برائی بیان کرنی اوس شخص کی ہے کہ علم کی مجلس مین آوے اور اوسکی حقیقت کے فہم کو نہ پونہچے بسبب ہجوم ہوا نفس کے اوسکے دل پر اور محتاج استفسار اور وعظ کا ہووے اور ڈرانا ہی ساتھ قیامت کے مثل اس شخص کو + واللہ اعلم + فتح + اور معنی یہ ہین کہ پس ثابت رہ اوس چیز پر کہ تو اوسپر ہے یعنی وحدانیت خدا کے علم پر اور تواضع کے اور کسر نفسی کے ساتھ بخشش مانگنے گناہ اپنے کے اور گناہون اوسکے کہ تیرے دین پر ہین اور مراد گناہ سے انبیا کے حق مین ترک کرنا افضل کا ہی نہ کرنا برائی کا اور گناہ ہمارے کرنا برائیون کا ہی خواہ صغیرہ ہون خواہ کبیرہ جگہہ آمد و رفت الزینی وجہ معاش و تجارتون کی جگہون مین جو آمد و رفت کرتے ہو اوسکو جانتا ہی اللہ تعالی جگہہ رہنے تمھارے کی یعنی مکان یا جگہہ آمد و رفت تمھارے کی حالت زندگی مین اور جگہہ رہنے تمھارے کی قبرون مین یا جگہہ آمد و رفت تمھارے کی اپنے کامون مین اور جگہہ رہنے تمھارے کی جنت اور دوزخ مین پس ایسا شخص لائق ہی اسکے کہ ڈرے اللہ سے اور بچتا رہوے اور بخشش مانگے اپنے گناہون کی اور پوچھی کسینے بن عیینہ سے فضیلت علم کی پس کہا کہ نہین سنا تو نے قول اللہ تعالی کا فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ + کہ حکم کیا ساتھ عمل کے بعد علم کے + من نکتہ + ایک محقق کہتا ہی کہ آیت اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ سے یہان تک اشارہ ہی اوسکی طرف کہ بہرہ مند ہونا ساتھ دنیا کے اور اختیار کرنا لذات و شہوات نفسانیہ کا اور منہمک ہونا بیچ اتباع نفس و ہوی کے منجملہ صفات کفار سے اور دور کرنے والا ہے اوسے اور موجب ہلاکت کے ہین طالب حق کو پرہیز کرنا ان سب سے لازم ہی تو قرب حق سے جنت مین پونہچے + بحث فَاعْلَمْ الزینی ہمیشہ رہ ای محمد اپنے اس علم توحید پر کہ نفع دیگا قیامت مین اور حضرت کو حکم ہوا اپنے گناہون کی بخشش مانگنے کا باوجود معصوم ہونے اوسکے کے اسلیے کہ تا پیروی کرین اوسکی امت اوسکی اور حضرت نے اوسپر عمل کیا کہ فرمایا اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ یعنی بلاشبہ مین البتہ بخشش مانگتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار + اور مومنین و مومنات کی جو مغفرت مانگنے کا حکم فرمایا اسمین بزرگی معلوم ہوئی اوسکی کہ وہ ایسے ہین کہ جنکے استغفار کے لیے حکم فرمایا اوسکے نبی کو اور مُتَقَلَّب سے مراد ہی پھرنا تمھارا کامون کے لیے دن کو اور مَثْوٰى سے مراد ہی ٹھکانا پکڑنا تمھارا بسترونکی یعنی رات کو یعنی وہ جانتا ہی تمھارے سارے احوال کو اور پوشیدہ نہین اوس سے کچھ پوشیدہ نہین اوس سے اور خطاب مومنون کو اور غیر اونکے کو ہی + ج + فاعلم الخ کہا بعضون نے کہ خطاب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مراد اوس سے غیر اونکے اور بعضون نے کہا پس زیادہ کر علم کو اوپر علم اپنے کے اور بعضون نے کہا کہ یہ لگتا ہی ماقبل سے یعنی اسکے یہ ہین کہ جب آوے اونکو وعید

پس جان لے کہ نہیں ہے جگہ بھاگنے کی اور جگہ بھاگنے کی وقت قائم ہونے اوسکے مگر اللہ ہی کی طرف اور بعضوں نے کہا معنی اسکے یہ ہیں کہ پس جان لے اسکو کہ سب بادشاہتیں باطل ہو جائینگی وقت قائم ہونے قیامت کے پس نہیں ہوگی بادشاہت و حکومت مگر اللہ ہی کی لئے معاً + فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْاِسْتِغْفَارُ + یعنی بہتر ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے اور بہترین دعا استغفار ہے + پھر پڑھی یہ آیت فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ + اور فرمایا علیکم بلا الٰہ الا اللہ والاستغفار فاکثروا منہما فان ابلیس قال اہلکت الناس بالذنوب واہلکونی باہ الٰہ الا اللہ والاستغفار فلما رایت ذلک اہلکتہم بالاہواء وہم یحسبون انہم مہتدون + اور فرمایا نہیں مرتا کوئی بندہ گواہی دیتا ہوا اس بات کی کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ درحالیکہ رجوع رکھتا ہو وہ یقین دل سے مگر کہ داخل ہوتا ہے جنت میں اور ایک روایت میں ہے مگر کہ بخشتا ہے اللہ اوسکو + اور فرمایا مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ شَہَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ + یعنی کنجی جنت کی گواہی دینی اس بات کی ہے کہ لا الٰہ الا اللہ + اور فرمایا نہیں ہے کوئی حجاب درمیان اوسکے اور درمیان اللہ کے حجاب ہے سوائے کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے اور دعا باپ کی یعنی نیز زندہ کے لیے پس جلد قبول ہوتی ہیں یہ دونوں چیزیں + اور فرمایا نہیں کہتا بندہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اخلاص سے مگر کہ کھولے جاتے ہیں اوسکے لیے دروازے آسمان کے یہاں تک کہ پہنچایا جاتا ہے یہ کلمہ طرف عرش کے + اور فرمایا واسطے معاذ بن جبل کے کہ جان تو کہ جو کوئی مرے گواہی دیتا ہوا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی داخل ہوگا جنت میں + اور فرمایا جو کوئی گواہی دے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی اور اسکی یہ میں رسول اللہ کا ہوں پس ہرگز نہیں کھاوے گی اوسکو آگ + اور کہا سہیل بن بیضا نے کہ جسوقت کہ ہم سفر میں تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں حضرت کے ساتھ سوار تھا ایک سواری پر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای سہیل بن بیضاء اور بلند کی آواز اپنی پس جمع ہوئے لوگ پھر فرمایا جو کوئی گواہی دے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی حرام کریگا اوسکو اللہ آگ پر اور واجب کریگا اوسکے لیے جنت کو اور روایت کی بیہقی نے صحیح کتاب اسماء و صفات کے یحییٰ بن طلحہ بیٹے عبید اللہ سے کہ کہا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو غمگین پس کہا عمر نے طلحہ کو کہ کیا ہوا تجھکو یعنی غمگین کیوں ہے کہا طلحہ نے کہ سینے سنا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہ میں جانتا ہوں ایک کلمہ کہ نہیں کہتا ہے کوئی بندہ اوسکو یعنی کفر و غیر جنت کے اور نہیں ہے حجاب اوسکے اور اللہ کے مگر کہ دور کرتا ہے اللہ اوس سے سختی کو اور روشن کرتا ہے رنگ اوسکا اور دیکھتا ہے وجہ خیر کہ خوش کرتی ہے اوسکو یعنی کفن و غیر جنت کے اور نہیں مانع ہوئی مجھکو اوس سے کہ سوال کروں میں اوسسے اوس کلمے کو مگر قدرت اوسپر یہاں تک کہ وفات پائی آپنے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں جانتا ہوں وہ کلمہ کہا طلحہ نے پس کیا ہے وہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نہیں جانتا میں کسی کلمے کو کہ وہ بہت بڑا ہو اوس کلمے سے کہ حکم کیا آنحضرت نے اوسکے پڑھنے کا اپنے چچا کو یعنی ابو طالب کو کہ وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے کہا طلحہ نے پس وہ کلمہ قسم خدا کی یہی کلمہ ہے اور فرمایا جو کوئی مرے اور وہ جانتا ہو کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ داخل ہوگا جنت میں اور فرمایا جو کوئی ہو آخر کلام اوسکا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ داخل ہوگا جنت میں اور فرمایا جو کوئی گواہی دیتا ہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی حرام کریگا اللہ اوسپر آگ کو اور فرمایا مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ طَلَسَتْ مَا فِیْ صَحِیْفَتِہٖ مِنَ السَّیِّئَاتِ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلٰی صِلِّہَا + یعنی جیسے کہا لا الٰہ الا اللہ پاک کر دیتا ہے کلمہ اوس بڑائیوں کو کہ اوسکے نامۂ اعمال میں ہوتی ہیں یہاں تک کہ پھر ویسی ہی بڑائیاں کرے راوی نے یہ یعنی نے اور فرمایا جسکا خاتمہ ہو شہادت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر کہ صدق دل سے اسکی گواہی دیتا ہو امر اداخل ہوگا بہشت میں اور جسکا خاتمہ ہو ساتھ روزی پانیکے کہ چاہتا ہو اوسسے رضا اللہ کی داخل ہوگا بہشت میں اور جسکا خاتمہ ہو نزدیک مرنے کے ساتھ کھلانے مسکین کے کہ چاہتا ہو اوسسے رضا اللہ کی داخل ہوگا بہشت میں [illegible]

واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات + کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں استغفار کرتا ہوں اللہ سے دن میں ستر بار + اور کہا عبداللہ بن عمر نے کہ آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کھایا میں نے ساتھ حضرت کے طعام پھر کہا میں نے غفر اللہ لك يا رسول الله یعنی بخشے اللہ آپکو یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے ولك یعنی اور تجکو بھی اللہ بخشے پس کہا میں نے کہ تیرے لیے بخشش مانگی رسول خدا نے کہا عبداللہ نے اور تیرے لیے بھی پھر کہا اوسنے یا اور لوگوں نے کہ تیرے لیے بخشش مانگی رسول خدا نے کہا عبداللہ نے کہ ہاں اور تمہارے لیے بھی بخشش مانگی اور پڑھی یہ آیت واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات + اور روایت ہی عبداللہ بن منیرہ سے کہ کہا سنا میں نے حذیفہ سے کہ پڑھی یہ آیت فاعلم انه لا اله الا الله واستغفر لذنبك + کہا حذیفہ نے کہ تم امر ہوئے ہو کہا یعنی ہوا زبان اپنے اہل پر پس کہا میں نے یا رسول اللہ بالشبہہ میں ڈرتا ہوں اس سے کہ داخل کرے مجکو زبان میری دوزخ میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاين انت من الاستغفار اني لاستغفر الله في كل يوم مائة مرة + یعنی پس کہاں ہے تو استغفار سے یعنی استغفار میں کیوں نہیں مشغول ہوتا کہ اسے بلیات ظاہر و باطن کی دفع ہوتی ہیں بالشبہہ میں استغفار کرتا ہوں اللہ سے ہر دن میں سو بار + اور فرمایا ابی لوگوں بخشش مانگو اللہ سے اور توبہ کرو طرف اوسکے پس تحقیق میں استغفار کرتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں طرف اوسکے ہر روز میں سو بار + کہا ابن عمر نے کہ تھے ہم گنتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس میں کہ کہتے سو بار رب اغفر لي وتب علي انك انت التواب الرحيم + اور ایک روایت میں الغفور الرحيم کے + درمنثور + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بخشش مانگے مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے لکھتا ہی اللہ تعالی بدلے ہر مومن مرد کے اور مومن عورت کے ایک ایک نیکی + اور فرمایا جو کوئی بخشش چاہے مومن مردوں کے لیے اور مومن عورتوں کے لیے ہر دن میں ستائیس بار تو لکھیں ستائیس بار فرمایا ایک دو عدد دونکا ہوتا ہی اون لوگوں میں سے کہ قبول کیجاتی ہی دعا اونکی اور رزق دیے جاتے ہیں بسبب برکت اونکی کے زمین والے یعنی اولیا اور برگزیدہ میں سے ہوتا ہی +

حصن حصين عن الطبراني + اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انه ليغان على قلبي واني لاستغفر الله في اليوم مائة مرة رواه مسلم + یعنی بالشبہہ البتہ پردہ کیا جاتا ہی میرے دل پر اور تحقیق میں استغفار کرتا ہوں اللہ تعالی سے بیچ دن کے سو بار + اور فرمایا یا ایها الناس توبوا الى الله فاني اتوب اليه في اليوم مائة مرة رواه مسلم + یعنی ای لوگو توبہ کرو طرف اللہ کے پس تحقیق میں توبہ کرتا ہوں طرف اوسکے دن میں سو بار + یعنی پس تمھیں بطریق اولی چاہیے کہ توبہ کرو ایک ساعت میں ہزار بار + اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اون حدیثوں کے کہ روایت کرتے تھے اللہ برکت والے اور بلند قدر سے یعنی حدیث قدسی ہی یہ کہ فرمایا اللہ تعالی نے ای میرے بندو تحقیق میں نے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہوں میں ظلم سے پس وہ میرے حق میں ایسا ہی جیسا لوگوں کے حق میں حرام اور کیا میں نے اوسکو درمیان تمہارے حرام پس نہ ظلم کرو آپس میں ای میرے بندو سب تم گمراہ ہو مگر میں جسکو ہدایت کروں پس ہدایت چاہو مجھسے ہدایت کرونگا میں تمکو ای بندو میرے سب تم بھوکے ہو یعنی محتاج ہو طرف کھانے کے مگر جسکو کھلاؤں میں یعنی اور فراخ کروں اوسپر رزق اور بے پروا کروں اوسکو پس مانگو کھانا مجھسے کھلاؤنگا میں تمکو ای بندو میرے سب تم ہوگے یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہنے کو دیا میں نے پس مانگو مجھسے لباس پہناؤنگا میں تمکو ای بندو میرے تحقیق تم جنی اکتر تمہارے خطا کرتے ہو رات اور دن اور میں بخشتا ہوں گناہ سب پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا میں تمکو ای بندو میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہونچو گے میرے ضرر کو تا ضرر پہونچا سکو مجکو اور ہرگز نہ پہونچو گے نفع میرے کو تا کہ نفع پہونچا سکو مجکو یعنی گناہ کرنے سے درگاہ صمدیت میں کچھ نقصان نہیں آوے طاعت کرنے سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ نقصان و فائدہ تمہارے ہی لیے ہی چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو آگے بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے سب ملکر ہوں اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم میں سے

نہ زیادہ کرے میرے ملک مین کچھ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو کہ تم مین جو نہایت پرہیزگار ہو یعنی جیسے حضرت ہین ویسے ہو جاؤ تو تمہارے
ملک مین کچھ زیادتی نہین ہوتی اسی بندون سے میرے اگر تحقیق لگے تمہارے اوّل پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے سب یعنی ملکر ہون
اور پرہیزترین دل ایک شخص کے تم مین سے یعنی مانند شیطان کے ہو جاؤ تو نہ ناقص کرے میرے ملک مین سے کسی چیز کو اسی بندون سے میرے اگر اگلے
تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے کھڑے ہون ایک مقام مین پھر مانگین مجھسے پس دونمین ہر آدمی کو موافق
مانگنے اوسکے کے یعنی ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان مین گھٹاوے وہ دینا اوس چیز سے کہ نزدیک میرے ہے مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی
یعنی پانی کو جسوقت کہ ڈالی جاوے دریا کے شور مین اسی بندون سے میرے سوائے اسکے نہین کہ اعمال تمہارے یاد رکھتا ہون اور لکھتا ہون تمہیں
پھر پورا دونگا مین تمکو بدلا اوسکا پس جو شخص کہ پاوے بھلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ
تعریف کرے اللہ کی اور جو پاوے سوائے بھلائی کے یعنی برائی تو نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنی اسلیے کہ صادر ہوئی اوسکے نفس سے ف
ف سب تم گمراہ ہو یعنی ہر کمال اور سعادت دینیہ اور دنیویہ سے مگر جسکو مین ہدایت کرون مین ارادہ یہ ہے کہ اگر چھوڑے جاوین لوگ اوس حالت پر کہ
اونکی طبیعت مین ہے گمراہ ہون لیکن مین ہدایت کرتا ہون جسکو چاہتا ہون اور یہی معنی ہین اس قول صلی اللہ علیہ وسلم کے اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ
الْخَلْقَ فِیْ ظُلْمَۃٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَیْہِمْ مِّنْ نُّوْرِہٖ ف یعنی اللہ نے پیدا کیا خلق کو اندھیرے مین پھر چھڑکا اوسپر نور اپنا اور یہ تمامی نہین ہے
ساتھ اس حدیث کے کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُّوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ ف یعنی ہر بچہ پیدا کیا جاتا ہے استعداد اسلام پر اس لیے کہ مراد فطرت سے توحید ہے
اور مراد ضلالت سے نہ جاننا ہے تفصیل احکام ایمان کی کو اور حدود اسلام کی کو اور بخشتا ہون گناہ سب یعنی ساتھ توبہ و استغفار کے یا مراد یہ ہے
کہ سوائے شرک کے بخش دیتا ہون اگر چاہتا ہون اور مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی کہا طبیبون نے کہ گھٹانا سوئی کا محسوس اور قابل اعتماد کے نہین
عقل کے نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہے اسلیے اوسکے ساتھ مشابہت دی والا اللہ کے خزانے مین کمی کا کیا بانٹیے ف اور کہا ابن ملک نے کہ یا کہا جاوے
کہ قیل بالفرض والتقدیر کے ہے یعنی اگر فرض کرین نقصان اللہ کے خزانے مین تو اسقدر ہو ۶ ف اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ
بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ
مَّغْرِبِھَا رواہ مسلم ف تحقیق اللہ تعالی پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا رات کو کہ توبہ کرے گناہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا
دن کو کہ توبہ کرے گناہ کرنے والا رات کا یہان تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سے ف پھیلانا ہاتھ کا کنایہ ہے طلب کرنے سے
اسلیے کہ عادت ہے لوگون کی کہ جب کسی سے کچھ مانگتے ہین تو ہاتھ پھیلاتے ہین اوسکے آگے پس معنی یہ ہین کہ بلاتا ہے گنہگارون کو توبہ کی طرف
اور بعضون نے کہا کہ یہ کنایہ ہے وسعت مغفرت و رحمت سے اور یہان تک کہ نکلے آفتاب الخ یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب مغرب کی طرف سے تو دروازہ
توبہ کا بند ہو جاویگا پھر کسی کی توبہ نہین قبول ہونے کی ۶ اور فرمایا اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَذْنَبَ ذَنْبًا ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ف تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہے یعنی اپنے گناہ کا پھر توبہ کرتا ہے قبول کرتا ہے اللہ تعالی توبہ اوسکی اور فرمایا کہ تحقیق ایک بندے نے
یعنی اس امت مین سے یا اگلی امتون مین سے کیا گناہ پھر کہا ای پروردگار میرے گناہ کیا مینے پس بخش اس گناہ کو پس فرمایا پروردگار اوسکے نے
یعنی فرشتون سے کیا جانا بندہ میرے نے کہ تحقیق اوسکے لیے پروردگار ہے بخشتا گناہ کو یعنی جب چاہتا ہے جسکے لیے چاہتا ہے اور پکڑتا ہے
ساتھ گناہ کے یعنی جب چاہتا ہے جسکے لیے چاہتا ہے بخشتا ہے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا وہ یعنی گناہ کرنے سے ایک مدت تک کہ چاہا اللہ نے
پھر کیا گناہ اور کہا ای پروردگار میرے کیا مینے گناہ پس بخش اوسکو پس فرمایا اللہ تعالی نے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اوسکے لیے
پروردگار ہے بخشتا گناہ اور پکڑتا ہے ساتھ اوسکے بخشا مینے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا بندہ اوس مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ کہا
ای پروردگار میرے کیا مینے گناہ اور بخش اوسکو واسطے میرے پس فرمایا کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق واسطے اوسکے پروردگار ہے

بخشتا ہی گناہ اور بگڑتا ہی ساتھ اوسکے بخشنا سیدے اپنے کو پس چاہیے کہ کرے جو چاہے + ف + کرے جو چاہے یعنی جب تک استغفار کرتا رہیگا بخشونگا گناہ اوسکے مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہی اور تاثیر اوسکی کا بخشش گناہو نمین نہ امر ساتھ گناہ کے + ع + اور بیان فرمائی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص نے یعنی اس امت مین سے یا اگلی امتون مین سے کہا قسم ہی خدا کی نہین بخشے گا اللہ فلانے کو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا کون شخص ہی کہ قسم کھاتا ہی مجیپر کہ نہ بخشونگا فلانے کو پس تحقیق بخشدیا فلانے کو اور ناپید کیا عمل تیرا یا کہا مانند اسکے + ف + کوئی شخص گناہ بہت کرتا تھا اوسکو کسیسنے کہا کہ فلانے کو اللہ نہین بخشے گا کہی یہ بات ازراہ تکبر کے کہ اوسکو بہت گنہگار جانا اور اپنے کو اچھا جانا جیسے کہ صادر ہوتی ہی بعضے جاہل صوفیون سے اور ناپید کیا عمل تیرا یعنی باطل اور جھوٹی کی بسبب قسم تیری حاصل یہ کہ اوس قسم کھانیوالے نے جو یقین کیا تھا اوسکے نہ بخشے جانیکا اوسپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا بس جائز نہین ہی کسیکو قطعی دوزخی یا جنتی کہنا مگر جنکے حق مین نص وارد ہوئی ہی مضایقہ نہین اونکو کہنا + ع + اور فرمایا سید الاستغفار یعنی افضل استغفار یہ ہی کہ کہے تو اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ + یا الٰہی تو ہی پروردگار میرا نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین تیرے عہد پر ہون یعنی مستقیم ہون اوپر وفا کرنے عہد میثاق کے اور تیرے وعدے پر ہون یعنی یقین کرنے والا ہون ساتھ وعدے تیرے کے کہ حشر کے ہونے کا اور سوا اسکے کا جو کیا ہی بقدر طاقت اپنی کے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اوس چیز کی سے کہ کی مینے اقرار کرتا ہون مین واسطے تیرے ساتھ نعمتون تیری کے مجیپر ہین اور اقرار کرتا ہون مین ساتھ گناہون اپنے کے پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو مگر تو + فرمایا حضرت نے جو شخص کہ پڑھے ان لفظون کو یعنی سید الاستغفار کو دن مین یقین کر کر انکے معنون پر پھر مرے اوسدن پہلے شام ہونے کے پس وہ بہشتیون مین سے ہی اور جو کوئی پڑھے یہ الفاظ رات کو اور وہ یقین کرنے والا ہو ساتھ معنون انکے پھر مرے پہلے صبح سے پس وہ بہشتیون مین سے ہی + اور فرمایا کہتا ہی اللہ تعالی اے بیٹے آدم کے تحقیق تو جب تک کہ مانگے گا مجھسے یعنی بخشش گناہون کی اور امید رکھیگا مجھسے بخشونگا تجکو کسی عمل پر ہو تو اور نہین پروا رکھتا مین یعنی ہر بخشنا کچھ بڑی چیز نہین میرے نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو اے بیٹے آدم کے اگر پہونچین گناہ تیرے بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگے مجھسے بخشونگا تجکو اور نہین پروا رکھتا مین اے بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر ملے مجھسے ساتھ بھری زمین کے خطاؤن سے پھر ملے مجھسے اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو البتہ آؤنگا مین تیرے پاس ساتھ بھری ہوئی زمین کے ازروے بخشش کے + اور کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ مَنْ عَلِمَ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَۃٍ عَلٰی مَغْفِرَۃِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ مَا لَمْ یُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا + یعنی جس شخص نے جانا کہ مین صاحب قدرت کا ہون اوپر بخشنے گناہون کے بخشتا ہون واسطے اوسکے اور نہین پروا کرتا مین جب تک کہ نہ شریک کرے ساتھ میرے کسیکو + ف + دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ جاننا بندے کا اسکو کہ اللہ قادر ہی مغفرت گناہون پر سبب ہی مغفرت کا اسلیے کہ جو کوئی جانتا ہی کہ اللہ تعالی قادر ہی گناہون کے بخشنے اسپر رکھتا ہی اوس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہی کریم سے وہ محروم نہین کرتا اوسکو پس یہ حدیث مانند اس حدیث کے ہی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ + یعنی مین نزدیک گمان بندے اپنے کے ہون کہ رکھتا ہی ساتھ میرے + اور منقول ہی حماد بن سلمہ سے کہ عیادت کی میمونہ کی عطاء سلمی نے پس کہا میمونہ نے کہ آیا گمان کرتا ہی تو کہ بخشے گا اللہ مجھ جیسے کو کہا حماد نے اگر اختیار دیا جاؤن مین درمیان حساب لینے اللہ کے مجھسے اور درمیان حساب لینے باپ اپنے کے تو اللہ ہی کو مین اختیار کرون اسلیے کہ اللہ باپ سے زیادہ رحم کرتا ہی مجیپر حال یہ کہ تم امیدوار مغفرت کے ہو

وہ ارحم الراحمین ہی ۞ ۶ ۞ اور فرمایا مَنْ لَّزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۞ یعنی جو کوئی لازم کرے استغفار کو کردانتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال طیب اوس جاے سے کہ نہین گمان کرتا ۞ ف ۞ لازم کرے یعنی وقت عادت ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑھا کرے یا معنی یہ ہین کہ مداومت کرے اوپر اسکے کہ ہر دم مین محتاج ہی اوسکا اور اسی لیے فرمایا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے طوبی لِمَنْ وَّجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا ۞ خوشی ہی اوسکے لیے کہ پاوے اپنے نامۂ اعمال مین استغفار بہت اور یہ فضیلت مذکورہ اسلیے ہی کہ جو کوئی لازم کرتا ہی استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہی اور بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے پس وہ بیچ حکم متقی اور متوکل کے ہوتا ہی اور اونکی شان مین آیت وارد ہوئی ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۞ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۞ اور جو کوئی ڈرتا ہی اللہ سے کردانتا ہی اوسکے لیے راہ نکلنے کی اور روزی دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سے کہ نہین گمان کرتا اور جو کوئی اعتماد کرتا ہی اللہ پر پس وہ کافی ہی اوسکو ۞ پس یہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہی اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۞ یعنی پس کہا مین نے بخشش مانگو رب اپنے سے تحقیق وہ ہی ہمیشہ بخشنے والا بھیجیگا مینہ تم پر بکثرت اور دیگا تمکو مال اور اولاد اور بنا ویگا تمھارے لیے باغ اور جاری کریگا تمھارے لیے نہرین ۞ منقول ہی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اوسنے قحط سالی کا پس کہا اونھون نے کہ استغفار کر اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نے فقر تنگی کا پھر ایک اور نے کمی پیداوار کی زمین اپنی مین پس ان سبھونکو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اونسے کہ شکوہ کیا لوگون نے تمسے کئی چیزونکا اور حکم کیا تمنے اون سبھونکو استغفار کرنے کا پس پڑھی اونھون نے آیت فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا الخ یعنی جتنے جواب دیے ہین سب اس آیت سے ثابت ہین ۞ ۶ ۞ اور فرمایا مَآ اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً ۞ نہین مصر رہا کیا گناہ پر اوس شخص نے کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن مین ستر بار یعنی بار بار وہی گناہ کرے ۞ ف ۞ اصرار یعنی دوام کرنا گناہ پر یہ ہی کہ اصرار صغیرہ کا کبیرہ ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہنچاتا ہی پس فرمایا کہ جو کوئی استغفار کرتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی گناہ سے صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہی حد اصرار سے کہ مصر وہی ہی جو استغفار نہ کرے اور نادم ہو ۞ ف ۞ اور فرمایا كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ خَطَّآءٌ وَّخَيْرُ الْخَطَّآئِيْنَ التَّوَّابُوْنَ ۞ سب بنی آدم خطاکار ہین یعنی سوے انبیا علیہم السلام کے اسلیے کہ وہ معصوم ہین خطا سے اور بہترین خطا کرنے والون کے توبہ کرنے والے ہین ۞ اور فرمایا تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہی ہوتا ہی ایک نقطہ سیاہ دل مین پھر اگر توبہ کرتا ہی اور طلب بخشش کی کرتا ہی صاف کیا جاتا ہی دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہی وہ نقطہ یہان تک کہ چھا جاتا ہی اوسکے دل پر پس یہ ہی ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نے اس آیت مین كَلَّا بَلْ ۚ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۞ یعنی ہرگز نہین یون بلکہ زنگ باندھا ہی اونکے دلون پر اوس چیز نے کہ تھے کرتے یعنی گناہ یہان تک کہ نہین باقی رہی اونمین خیر ہرگز ۞ ف ۞ چھا جاتا ہی یعنی ڈھانپ لیتا ہی نور دل کو پس اندھا ہوتا ہی بینائی دل کی سے پس نہین حکمت کوئی چیز علمون نفع دینے والی سے اور مکتون فائدہ مندی سے اور جاتی رہتی ہی شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہی نہ اورون پر اور ثابت ہوتے ہین اوسکے دل مین آثار ظلم و فتنے کے اور جرات کرتا ہی گناہ پر ۞ ۶ ۞ اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ ۞ تحقیق اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ بندے کی جب تک کہ نہین خرہ لگتا ہی ۞ ف ۞ یعنی جب تک کہ یقین نہین ہوتا موت کا تب تک تو مقبول ہی اور جب یقین ہو موت کا تو توبہ نہین مقبول اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ مطلق توبہ وقت مرنے کے نہین درست خواہ توبہ کفر سے کرے خواہ گناہ سے اور ظاہر آپ ہیست اللہ تعالی

سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے + اور بعضوں نے کہا ہے کہ توبہ گناہوں سے صحیح ہے کفر سے پس انکے نزدیک ایمان بس کا غیر تبول ہے اور توبہ بس کی مقبول اور کہا طیبی نے کہ یہ حکم گناہوں سے توبہ کرنے کا ہے اور اگر کسی سے عتاب و سکا بخشوانے سے ایسی حالت میں توصحیح ہے ع ۶ + ۷ + اور فرمایا کہ تحقیق شیطان نے عرض کیا پروردگار سے قسم ہی تیری عزت کی اے رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہوں گا تیرے بندوں کو جب تک کہ ارواح انکے بدنوں میں رہیگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نے قسم ہی اپنی عزت و بزرگی کی اور بلندی مرتبے اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا میں اونکو جب تک کہ بخشش مانگتے رہینگے مجھسے + اور فرمایا تحقیق دو شخص تھے بنی اسرائیل میں آپسمیں دوست ایک اونمیں سے بہت محنت کھینچتا تھا بندگی کرنے میں اور دوسرا کہتا تھا کہ میں گنہگار ہوں یعنی اقرار کرتا تھا اپنے گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنے والے نے کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آ اوس چیز سے کہ تو اوسمیں ہے یعنی گناہ سے پس کہا گناہگار کو کہ خَلِّنِي وَرَبِّي یعنی چھوڑ مجکو ساتھ پروردگار میرے کے یعنی اسلیے کہ وہ غفور رحیم ہے یہانتک کہ پایا اوس عابد نے اوسکو ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نے چھوڑ دے مجکو ساتھ پروردگار میرے کے اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا یعنی کیا بھیجا گیا ہے تو نگہبان و نگہدار مرا پس کہا عبادت کرنے والے نے قسم ہی خدا کی نہیں بخشیگا اللہ تجکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت میں پس بھیجا اللہ تعالی نے طرف اون دونوں کے فرشتہ پھر قبض کی ارواح اون دونوں کی پس اکٹھی ہوئیں دونوں یعنی ارواحیں اونکی نزدیک اللہ تعالی کے یعنی برزخ میں یا عرش کے نیچے پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت میں بسبب رحمت میری کے اور فرمایا دوسرے کو کہ کیا طاقت رکھتا ہے تو یہ کہ محروم کرے بندے میرے کو رحمت میری سے پس کہا اوسنے کہ نہیں طاقت رکھتا میں اے پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتوں کو یعنی جو کہ دوزخ پر معین ہیں کہ لیجاؤ اوسکو طرف دوزخ کے + ف + اس شخص نے یہ عجب اعتماد کیا اپنے عمل پر اور حقیر جانا اوس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالی نہیں بخشیگا تجکو مستحق عذاب کا ہوا اسی لیے کہا ہے کسی بزرگ نے جو گناہ کہ باعث ذلیل و حقیر جاننے کا اپنے تئیں وہ بہتر ہے اوس طاعت سے کہ لازم کرے عجب و تکبر کو + ع + تنبیہ + اسیواسطے فقہا ہمارے لکھتے ہیں کہ یاس من رحمت آلہی سے کفر ہے کیا خوب کہا ہے کسی نے ع یا عجب زاہد نکند گنہ کہ فقاری تو + ما غرق گناہیم کہ غفاری تو + او قہارت خواند و ما غفارت + آیا کدام نام خوشدار ی تو + انتہی اور آیا ہے کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ + یعنی وہی صاحب ہے تقویکا اور بخشش کا اور فرمایا آنحضرت نے اپنی بیچ تفسیر اسی آیت کے کہ فرمایا رب تمہارے نے کہ میں لائق اسکے ہوں کہ لوگ پرہیز کریں شرک کرنے سے ساتھ میرے پس جو کوئی پرہیز کرتا ہے شرک کرنے سے ساتھ میرے پس میں ہوں لائق اسکے کہ بخشوں میں اوسکو + ف + یہ مضمون اس آیت کا مانند مضمون اس آیت کے ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ + ع + یعنی بلاشبہ اللہ تعالی نہیں بخشتا ہے اسکو کہ شریک کیا جاوے ساتھ اوسکے اور بخشتا ہے سوائے اسکے جسکے لیے کہ چاہتا ہے + اور فرمایا جو کوئی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ + یعنی بخشش مانگتا ہوں اوس خدا سے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر گیری کرنے والا اور توبہ کرتا ہوں اوسکی طرف + بخشش کیجاتی ہے واسطے اوسکے اگرچہ بھاگا ہو کفار کی لڑائی سے کہ کبیرہ گناہ ہے + ف + جب استغفار پڑھے تو صدق دل سے پڑھے چنانچہ آیا ہے کہ استغفار کرنے والا گناہ سے اس حال میں کہ مقیم ہو اوس گناہ پر مانند ٹھٹھا کرنے والے کے ہے ساتھ رب اپنے کے عیاذا باللہ منہ + ع + اور فرمایا بلاشبہ اللہ عزوجل البتہ بلند کرتا ہے درجہ بندے نیکبخت کے لیے بہشت میں پس کہتا ہے بندہ ای پروردگار میرے کہاں سے حاصل ہوا مجکو یہ درجہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ حاصل ہوا یہ درجہ بسبب استغفار فرزند تیرے کے واسطے تیرے + اور فرمایا نہیں ہوتا ہے مردہ قبر میں مگر مانند ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کے کہ کوئی ہاتھ اوسکا پکڑے منتظر ہوتا ہے دعا کہ پہنچے اوسکو باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے یا بھائی کی طرف سے یا دوست کی طرف سے پس جسوقت کہ پہونچتی ہے دعا اوسکو جو تا ہے ہر چیز بنسبت دعا کے

بہت پیارا طرف اوسکے دنیا سے اور دنیا کی چیزوں سے اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ پونہچاتا ہی قبر والوں کو بسبب دعا مغفرت کے زندہ بہارے
کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت و بخشش اور تحقیق تحفہ زندوں کا طرف مردوں کے استغفار کرنا ہی اونکے لیے + اور فرمایا طوبیٰ لِمَنْ وَجَدَ
فِیْ صَحِیْفَتِهٖ اسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا + خوشحالی ہی واسطے اوس شخص کے کہ پائے اپنے اعمال نامے مین استغفار بہت + ف یعنی
استغفار قبول روایت کی بزار نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ نہین دیکھتے فرشتے اعمال لکھنے والے اوٹھا لیجاتے ہین اعمال نامہ
بندہ کا ہر دن پھر دیکھتا ہی اللہ تعالیٰ اول اعمال نامے مین اور اخیر مین استغفار مگر کہ فرماتا ہی تبارک و تعالیٰ بخشے مینے واسطے بندے
اپنے کے وہ گناہ کہ دیکھا اوسنے اول و آخر اعمال نامے کے مین حاصل یہ کہ صبح و شام کے استغفار سے یہ ثمرہ حاصل ہوتا ہی + ع + اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا +
یا الٰہی کر مجکو مین لوگون سے کہ جب نیکی کرین خوش ہون اور جب برائی کرین استغفار کرین + اور روایت ہی حارث بن سوید سے کہ کہا
بیان کیا مجکو عبد اللہ نے حدیث دو حدیثین ایک اوسکو مین نے اپنے سے اور دوسری نقل کی اپنی طرف سے
کہ وہ یہ ہی کہ آدمی مومن دیکھتا ہی گناہ اپنے گناہ ہی کہ گویا کہ بیٹھا ہوا ہی نیچے پہاڑ کے ڈرتا ہی اوس سے کہ گر پڑے پہاڑ اوسپر اور مومن
فاجر دیکھتا ہی گناہ اپنے گناہون کو مانند مکھی کے کہ اوڑے اوسکی ناک پر سے پھر اشارہ کیا ساتھ اوس مکھی کے اس طرح سے یعنی اپنے ہاتھ سے
پس اوڑا یا اوسکو اوس ناک سے یعنی مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہی اور خوف کرتا ہی اوسکا کہ مگر انجانون اور فاجر کو اپنے گناہ کرنے کی پروا نہین
ہوتی پھر کہا عبد اللہ نے یعنی حدیث جو حضرت سے سنی تھی وہ بیان کی کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالیٰ
بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے اپنے بندے کے جس سے کہ پسند ہے اوس شخص کے کہ اوترا ایک بیابان مین کہ خالی ہی درخت اور گھاس سے جگہ ہی
ہلاکت کی ساتھ اوسکے تھی سواری اوسکی اوسپر تھا کھانا اوسکا اور پینا اوسکا پس سر رکھا اپنا یعنی استراحت کے لیے زمین پر اور سو رہا کچھ سونا
پھر جاگا تو کیا حال ہی کہ تحقیق جاتی رہی سواری اوسکی پھر تلاش کیا اوسکو یہان تک کہ جب وقت سخت ہوئی اوسپر گرمی اور پیاس اور جو
چاہا اللہ یعنی رنج و بلا سوا گرمی و پیاس کے کہا پھر جاؤنگا مین طرف مکان اپنے کے کہ تھا مین اوسمین پس سو رہون یہان تک کہ مرجاؤن پس رکھا
سر اپنا اپنے بازو پر تا کہ مر رہے پھر جاگا پس نزدیک ہی سواری اوسکی اوسکے پاس حاضر ہی اوسپر ہی توشہ اوسکا اور پانی اوسکا پس اللہ تعالیٰ
بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے بندے موحد کے اس شخص سے ساتھ سواری اپنی کے اور توشے اپنے کے یعنی جیسے یہ شخص خوش ہوتا ہی اوپر سواری
و توشے کے ملنے سے اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہی بندے کے توبہ کرنے سے + ف اس حدیث مین اشارہ ہی اس آیت کی طرف اِنَّ
اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ + کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل ہی ہر بندے عالم عامل استاد ابو القاسم اسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ انہون نے
کہا کہ مانگی مینے اللہ تعالیٰ سے تیس برس تک یہ کہ نصیب کرے مجکو توبہ پس قبول نہ کی گئی دعا میری پھر تعجب کیا مینے اپنے دل مین
اور کہا مینے سوال اللہ سے ایک حاجت کے لیے دعا کی مینے تیس برس تک اور نہ روا ہوئی اب تک پس دیکھا مینے خواب مین کہ کوئی کہتا ہی مجکو
آیا تعجب کرا تو نے اس سے یہ بھی جانتا ہی کہ کیا مانگتا ہی تو اللہ تعالیٰ سے یہ کہ دوست رکھے مجکو کیا نہین سنا تو نے اللہ تعالیٰ سے کہ فرماتا ہی
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ + ع + اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ +
بلاشبہہ اللہ دوست رکھتا ہی اوس بندے مومن کو کہ بہتلا ہوتا ہی گناہ مین اور بہت توبہ کرتا ہی + ف + مثنوی مین مولوی رومی رحمۃ اللہ علیہ
نے نقل کی ہی کہ حضرت معاویہ کو ابلیس نے آکر یا نماز صبح کو جگایا آپنے پوچھا ہی ملعون تجکو اس بات سے کیا علاقہ کہا تمھاری نماز قضا ہو اسواسطے
مجکو اوٹھایا فرمایا مجکو کبھی یقین نہین آویگا کہ تجسے خیر ہو خدا پاک جھوٹا نہین غرض بعد دو کلمہ کے اقرار کیا کہ اگر نماز تمھاری جاتی تو تم روتے
اللہ کی نظر رحمت تم پر ہوتی مین سوا سطے رنج مین پڑنا فرمایا سچ کہا تو نے اب + اور فرمایا نہین دوست رکھتا مین کہ تحقیق میرے لیے دنیا ہو بدلے

اس آیت کے قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ یعنی اے میرے بندوں جنہوں نے زیادتی کی اپنی جانوں پر یعنی بسبب کرنے گناہوں کے نا امید ہو رحمت اللہ کی بیشک اللہ بخشتا ہے گناہ سب تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے ✣ پس کہا ایک شخص نے پھر جسنے شرک کیا یعنی وہ بھی داخل ہے اس آیت کے حکم میں یا نہیں یعنی بخشا جاویگا یا نہیں پس خاموش ہو رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بانتظار حکم الٰہی کے یا واسطے تفکر و تامل کے اوسکے جواب میں پھر فرمایا یعنی بموجب وحی کے یا اپنے اجتہاد سے کہ جبردار ہو اور جسنے شرک کیا یعنی اور توبہ کی اپنی زندگی میں تو بیشک اوسکی قبول ہوتی ہے پس وہ بھی داخل ہے اس آیت کے حکم میں تین بار فرمایا یہ کلام ✣ ف ✣ نہیں دوست رکھتا میں الزام یعنی نہیں دوست رکھتا میں کراس آیت کے بدلے تمام دنیا کی چیزیں ہاتھ لگیں اور اوٹھاؤں اوسکی لذت اوٹھاؤں اوسکی لذت کو چیز ہونے کے واسطے کہ اسمیں خوشخبری ہے مغفرت گناہوں کی اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان شعروں میں بانا ھا جو ✣ قطعہ ✣

یَا صَاحِبَ الذَّنْبِ لَا تَقْنَطْ بِهٖ اَبَدًا ✣ وَلَا تَمَلَّ بِلَاءَاتٍ مُّلِمَّةٍ ✣ فَاِنَّ الطَّیْرَ تَوْ
مَحْفُوْفٌ ✣ اور یہی مضمون ان فارسی کے شعروں میں ہے جو قطعہ ✣ نا فلم مرو کہ مرکب مردان مرد راہ ✣ در سنگلاخ بادیہ بسیار
بریدہ اند ✣ تو میدہم مباش کہ ندان باد نوش ✣ ناگہ یکے خروش بمنزل رسیدہ اند ✣ ع ✣ وغیرہ ✣ اور فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ التقی
بخشتا ہے واسطے بندے اپنے کے یعنی جو کچھ چاہتا ہے قسم گناہوں سے اور ایک روایت میں ہے اگرچہ ہوں گناہ برابر پہاڑ کے جب تک کہ نہو
پردہ درمیان بندے کے اور رحمت حق کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے پردہ فرمایا یہ کہ مرے آدمی اس حال میں کہ شرک کرتا ہو
اور فرمایا التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ یعنی توبہ کرنے والا گناہ سے یعنی توبہ صحیحہ مانند اوس شخص کے ہے کہ نہیں گناہ
واسطے اوسکے اور شرح السنہ میں روایت کی بیہقی نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق موقوف کے کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے اَلنَّدَمُ التَّوْبَةُ
وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ ✣ پشیمانی توبہ ہے یعنی پشیمانی بڑا رکن ہے توبہ کا اور توبہ کرنے والا مانند اوس شخص کے ہے کہ نہیں گناہ
واسطے اوسکے ✣ مشکوٰۃ ✣ ف ✣ جانا چاہیے کہ توبہ جب ہوتی ہے ساتھ شرطوں معتبر کے تو نہیں شک اوسکے قبول ہونے میں
اور ہوتی ہے اوس سے مغفرت بموجب وعدۂ الٰہی کے وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ ✣ اور وہ ایسا ہے کہ قبول کرتا ہے
توبہ اپنے بندوں سے اور استغفار از راہ محتاجگی اور کسر نفسی کے بدون توبہ کے کبھی ہوتی ہے مٹانے والی گناہوں کی اور کبھی نہیں ہوتی
لیکن ثواب پاتا ہے اور سبب ہوتا ہے کہ معفو ہو بمشیت یزدی پر کہ چاہتا ہے استغفار سے گناہ دور کرتا ہے اور چاہتا ہے نہیں دور کرتا ✣ ع ✣
تنبیہ ✣ استغفار کے معنی ہیں طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہے اور کبھی نہیں اور توبہ کے معنی ہیں رجوع کرنا
گناہوں سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیبت سے طرف حضور کے اور بخشش اللہ تعالیٰ کی بندے کے لیے یہ ہے کہ ڈھانکے
گناہ اوسکے یا نہیں مطلع کرے کسیکو اوسپر اور ڈھانکے آخرت میں کہ نہ عذاب کرے اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی سے
پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنے کے ایسی حلاوت گناہ کی دل سے نکلجاوے کہ گویا پہچانتا ہی نہیں گناہ کو اور
سہیل تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کے انتہی اور توبہ استغفار کرنی موجب امر ہے توبوا
اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا کے ✣ یعنی اور توبہ کرو طرف اللہ کے سب ✣ ہر بندے پر واجب ہے اسلیے کہ ہر ایک بحسب حال و مرتبے اپنے کے گناہ یا چوک سے خالی نہیں
پس ہر ایک کو لازم ہے کہ تمام گناہوں گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش چاہے اور آیندہ تمام گناہ ترک کرے اور صبح و شام توبہ و استغفار کو
ورد کرے تاکہ کفارہ ہوتا رہے تمام گناہوں کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصد کیے ہوں یا خطا یا سہو اور بسبب نہ ہونے گناہوں کے توفیق طاعت سے
محروم رہے اور طلبت اصرار کی گناہوں پر دل کو بالکل گھیر لے اور کفر و دوزخ کو نہ پہنچاوے اور شرطیں توبہ کی چار ہیں ایک تو یہ کہ محض خوف عذاب الٰہی سے

ف ✣ روا دارد اینجا بار دیگر لفظ نہی ساقط شد الا بجائی قال فی فتح الرحمٰن وہو معقول ۱۲

اور بسبب تعظیم امر اوسکے کہ توبہ کرے اور کوئی غرض درمیان مین نہو مانند قہر انکرنے لوگون کے اور خصف اور فترا و مانند انکے کے دوسری یہ کہ گناہون گذشتہ سے شرمندہ ہو تیسری یہ کہ آیندہ گناہ ظاہر و باطن کے ترک کرے چوتھی یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ کبھی گناہ ہرگز نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہ ہے کہ ابتدا بلوغ اپنے سے وقت توبہ تک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ ہوئے ہین تا تدارک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز و روزہ اور حج اور زکوۃ اور اور فرائض ترک ہوئے ہون تو قضا اونکی کرے اور سستی نکرے اونکے ادا کرنے مین ساتھ صرف کرنے وقت کے نفل مین اور فرض کفایہ مین کہ نہ متعین یعنی نہ موقوف ہو اوسپر اور جو منع چیزین کین مین مانند پینے شراب وغیرہ کے اونسے درگاہ خدائے تعالی مین توبہ و استغفار کرے اور عمل خیر بہت کرے اور بعد اسکے تا توبہ اوسکی مقبول ہو اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ + وہ ایسا ہی کہ قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندون سے اور عفو کرتا ہی برائیان + اور یہ توبہ کرنی اللہ تعالی سے اون گناہون سے ہی کہ محض گناہ خدا کے ہین اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونے حقوق بندون کے ہون تو اللہ تعالی سے بھی بخشش چاہے اسلیے کہ نافرمانی اوسکی کی اور اونسے بھی تدارک انکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشوا دے اور اگر سوا مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کے تو اونسے بخشوا دے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لے اور قصور کا اور نہین تو بغیر ذکر کرنے نام کے علق گناہ معاف کراوے اور اگر اسمین بھی خوف فتنے کا ہو تو رجوع خدا تعالی سے کرے اور تضرع وزاری اور اعمال خیر کرے اور تصدق کرے تا اللہ تعالی اوسسے راضی ہو اور اپنے فضل سے اوسکے دشمنون کو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مردہ ہو تو وارث اوسکے قائم مقام اوسکے ہین اونسے بخشوا دے اور سلوک کرے اونسے اور مردے کے لیے بھی کچھ بھیجدے اور توبہ و استغفار مین دیر نکرے اور ساتھ وسوسہ ڈالنے نفس و شیطان کے یہ نکہے کہ مین تو بہ پر ثابت نہین رہنے کا تو بہ کیونکر کرون اسلیے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہی تو گناہ اگلے اوسکے بخشے جاتے ہین اگر آیندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن مین کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کے اوسکے دل مین نہو کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ کرونگا بلکہ یہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنے کے مرجاؤن اور جب توبہ کرے تو نہا کر پاک کپڑے پہنکر دو رکعت پڑھے حضور دل سے اور سجدے مین جاوے اور بہت تضرع وزاری اور ملامت اپنے نفس کو کرے اور گناہ گذرے ہوؤنکو یاد کر کر عذاب الہی سے ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعدہ ہاتھ اوٹھا کر کہے یا الہی غلام بھاگا ہوا گنہگار تیرا تیرے دروازے پر حاضر ہوا ہی اور عذر کرتا ہی گناہ میرے بخشدے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور نظر رحمت سے میری طرف دیکھ اور میرے گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم تک مجکو اپنے گناہ سے نگاہ رکھ کہ خیر تیرے ہی دست قدرت مین ہی اور تو ہی بخشنے والا ہی بعدہ درود پڑھے اور مسلمانون کے لیے بھی بخشش چاہے یہ تو تھا عوام کی توبہ کہ صاحب اوسکا مستحق بشارت اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ کا ہوتا ہی اور توبہ خواص کی یہ ہی کہ برے اخلاق سے کہ واجب ہی پاک کرنا دل کا اونسے توبہ کرین اور توبہ محبون کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونے ماسوی اللہ سے ہوتی ہی چنانچہ شیخ ابن فارض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین وَلَوْ خَطَرَتْ لِي سِوَاكَ إِرَادَةٌ عَلَى قَلْبِي حَلَكْتُ بِرِدَّتِي یعنی اگر میرے دل پر سوا تیرے اور خطرہ گذرے تو حکم کرون مین سات ارتداد اپنے کے + اور جانا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہی اور گناہ کبیرہ و صغیرہ کا بیان اب آگے ہوتا ہی تامل کرنا اونمین پر ضرور ہی اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہین اور پرہیز کرنا بھی اونسے دشوار ہی اور مذہب مختار کے تقوے مین بھی خلل نہین لاتے ہین بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر اسلیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہی پس سمجھنا کہ واجب ہی کہ کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمان سے خارج نہین کرتے لیکن خوف اسکا ہی کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر و دوزخ کو نہ پہنچا دین اور سہل تر علاج گناہون سے بچنے کا یہ ہی کہ ہر چیز مین مدضرورت پر ٹھیرے اور وہ یہ ہی لقمہ دفع کرنے والا بھوک کو اور کپڑا ڈھانکنے والا ستر کا اور مکان بچانے والا گرمی و سردی سے اور باس ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جانا چاہیے کہ بسبب تجارت کرنے کے

حد ضرورت سے اور بیاہ تھہ وسعت کرنے کے مباح ہیں مگر زیادہ شہوت و مکروہات ہیں اور بسبب پڑنے کے مکروہات ہیں مرکب حرام چیزوں کا ہوتا ہی اور یہاں سے حد اسلام کی تمام ہوتی ہی اور ہیں بعد اسکے گھر کفر و آگ کا ہی نعوذ باللہ منہ ۔ ع ۔ ہو تفسیر بحر العلوم ۔

ف ۔ گناہ کبیرہ وہ ہی کہ شرع میں اوسکے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کا آیا ہو اوسکے کرنے پر قرآن اور حدیث میں یا اطلاق شرع میں اوپر کفر کا آیا ہو جیسے اس حدیث میں مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ ۔ یا فساد اور اوسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کے بازیادہ اوپر ہے ہو یا منع آیا ہو اوس سے ساتھ دلیل قطعی کے اور یہ موجب ہتک حرمت دین کا ہو پس جسمیں یہ بات نہ ہو وہ صغیرہ ہی اور مراتب کبیرہ کے متفاوت ہیں بعضے بہت بڑے اور بعضے ہیں بعض سے ۔ اور مولانا جلال الدین دوانی وغیرہ نے کبیرہ یہ نقل کیے ہیں کہ شریک کرنا ساتھ اللہ کے خواہ اوسکی ذات میں کسیکو شریک کرے یا عبادت میں یا استعانت میں یا علم میں یا قدرت میں یا تصرف میں یا پیدا کرنے میں یا کارسازی میں یا نام رکھنے میں یا ذبح کرنے میں یا نذر ماننے میں یا لوگوں کے امور سونپنے میں یعنی جیسے اللہ کیلئے کام سپرد ہیں ویسا اوسکو بھی جانے اور مثبت اسرار کی گناہ پر کھنی اور ناحق خون کرنا اور زنا اور لواطت اور چوری کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سکھانا سحر کا اور شراب پینی اور اوسکے کی پینہ پینی اور کام کرنا اپنے محارم سے اور جوا کھیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کے ملک سے اور دوستی کرنی کفار سے اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کے اور غلبہ کفار کے اور سانپ کھانا اور گوشت مردار اور سور کا کھانا اور نجومی اور کاہن کی تصدیق کرنی اور کسیکا مال ظلم سے لے لینا اور مرد یا عورت پاکدامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جھوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصداً بے عذر توڑنا اور قسم جھوٹی کھانی اور ناحق کاٹنا اور مار باپ مسلمانوں کو ناحق ستانا اور اوفکی نافرمانی کرنی اور کافروں کی لڑائی سے بھاگنا اور مال یتیموں کا ناحق کھانا اور ربا یعنی سود لینا اور خیانت کرنی اور نماز کا آگے پیچھے وقت سے پڑھنی اور مسلمانوں سے ناحق لڑنا اور جھوٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر باندھ لینا اور برا کہنا رسول کو اور قرآن کو اور فرشتوں کو اور انکار کرنا انکا اور ٹھٹھا کرنا ساتھ انکے اور انکار کرنا ضروریات دین کا اور ترک کرنا نماز کا اور روزہ رمضان کا اور زکوۃ اور حج کا اور حضرت کے صحابہ کو برا کہنا اور گواہی بے عذر چھپانی اور رشوت لینی اور خاوند جورو میں لڑائی ڈلوانی اور چغل خوری یا دشنام وغیرہ کرنی اور غیبت کرنی اور سحر کرنا اور قمار بازی کرنی اور فساد کرنا زمین میں بیچ مال اور دین کے اور ہر شے صغیرہ گناہ کرنے اور مداومت کرنی گناہوں پر اور رغبت دالنی گناہ پر اور گانا ساتھ مزامیر کے اور ستر کھولنا حمام میں لوگوں کے روبرو اور بخل کرنا ادا واجب سے اور قتل کرنا نفس اپنے کو اور تلف کرنا ایک عضو کا اعضا اپنے سے یہ گناہ میں زیادہ ہی اوس سے کہ غیر اپنے کو مارے اور پاکی نکرنی پیشاب و منی سے اور اندا دینی ساتھ بد دیکھنے اور جھٹلانا تقدیر کو اور اپنے اسیر سے عمداً شکنی کرنی اور طعن کرنا نسبوں میں اور نیچے پانچے کرنے از راہ تکبر کے اور گمراہی کی طرف بلانا لوگوں کو اور نوحہ کرنا اور بر اطریقہ نکالنا اور اشارہ کرنا مسلمان بھائی کی طرف ساتھ تیر چیز کے اور خوجہ کرنا کسیکو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنے سے یعنی مثلاً داڑھی منڈوا دے یا تھوبڑے نے ناک کان وغیرہ کاٹ ڈالے اور ناشکری کرنی اپنے محسن کی اور کجروی کرنی حرم میں اور حاسوسی کرنی اور کھیلنا ساتھ نرد کے اور جتنے کھیل کہ بالاتفاق حرام ہیں کھیلنے اور کہنا مسلمان کا مسلمان کو ہاں کافر اور نہ عدل کرنا درمیان بیبیوں کے نوبت میں اور زنا کرنا اور صحبت کرنی حائضہ سے اور گرانی خلقے سے اور خوش ہونا اور جانور سے فعل بد کرنا اور عالم کو اپنے علم پر عمل نکرنا اور محبت دنیا کی کرنی اور نظر کرنا امرد خوبصورت کو اور کسیکے گھر میں جھانکنا اور کسیکے گھر میں بغیر اوسکے اذن کے جانا اور دیوثی اور قرسائی کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نزدیک قدرت کے ترک کرنی اور قرآن بعد سیکھنے کے بھلانا اور حیا جانا کو بھلانا اور عورت کو غیرتی کرنی خاوند کی بلا سبب اور حمیت حد سے زیادہ ہونا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالموں اور حافظوں کی کرنی اور بیوی سے ظہار کرنا اسقدر زیادہ کہ سوائے انکے اور بھی ہیں ۔ شکوہ شریف کے ترجمے میں حضرت شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی ۔ اور کتاب ابن نجیم حنفی بحر الرائق کی میں لکھتے ہیں پس یہ اعمال ظاہر ہیں اور بہت چیزیں متعلق ہیں باطن سے جس کیلئے شوق ہو اور اللہ توفیق دے

تو حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مین دیکھلے اور یہان بسبب طول ہونے کتاب کے نہین لکھی گئین علاوہ آیت فاعلم انہ لا الہ الا اللہ کا تمام ہوا + اب جاننا چاہیے کہ چونکہ اوسمین حکم ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کا مؤمنین ومؤمنات کے لیے اوس تقریب سے کچھ خوبی مؤمنین کی اور برائی اونکے مخالفون کی مذکور ہوتی ہے کہ فرمایا +

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۖ فَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مُحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ۝

اور کہتے ہین مسلمان کیون نہ بھیجی گئی ایک سورت پس جب بھیجی جاتی ہی ایک سورت واضح المعنی اور ذکر کیا جاتا ہی اوسمین لڑائی کا دیکھے تو اون لوگون کو کہ اونکے دلون مین بیماری ہی دیکھتے ہین طرف میرے مانند دیکھنے اوس شخص کے کہ اوسکو بیہوشی پونہچی ہو بسبب جان رہنے موت کے پس وائے اونکو + **فتح** + اور کہتے ہین ایمان والے کیون نہ اوتری ایک سورت پھر جب اوتری ایک سورت جانچی ہوئی اور ذکر کیا ہوا اوسمین لڑائی کا تو تو دیکھتا ہی جنکے دلمین روگ ہی تکتے ہین تیری طرف جیسے تکتا ہی کوئی بیہوش پڑا مرنے کے وقت سو خرابی ہی اونکی + **تفسیر** + مسلمان سورت تکتے تھے یعنی کافرون کی ایذا سے عاجز ہوکر آرزو کرتے تھے کہ اللہ حکم دے جہاد کا تو جو ہو سکے کر گذرین جب حکم آیا جہاد کا تو کچھ لوگون پر بھاری پڑا مرنے کی طرح بے رونق آنکھون سے دیکھتے ہین کہ ہکو کا شکے اس حکم سے صاف کہین یہ خوف مین بھی آنکھ کی رونق نہین رہتی جیسے مرتے وقت ہوجاتی ہی + **مو** + ایک سورت کہ اوسمین حکم ہو جہاد کا واضح المعنی غیر متشابہ کہ اوسمین نہین احتمال ہو تا کسی بہ کا سوائے واجب ہونے قتال کے اور قتادہ سے ہی کہ جس سورت مین ذکر قتال کا ہی اوس محکمہ ہی اسلیے کہ پہلے اسمین درگذر کرنا تھا پھر قتال نے اوسکو منسوخ کیا اور منسوخ نہین ہوئی کبھی روز قیامت تک ذکر کیا جاتا ہی اوسمین لڑائی کا یعنی حکم ہوتا ہی اوسمین جہاد کا دلون مین بیماری ہی یعنی نفاق ہی یعنی نکھے تو منافقون کو کہ آپسمین تنگدل ہوتے ہین اوس سے دیکھتے ہین الخ یعنی پتھرا جاتی ہین آنکھین اونکی از راہ نامردی اور گھبراہٹ کے جیسے لد دیکھتا ہی وہ شخص کہ ہو نیمی ہی اوسکو بیہوشی وقت موت کے حاصل یہ کہ ڈرتے ہین لڑنے سے اور مکروہ جانتے ہین اوسکو + **مل** + ج +

طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝

حال اونکا بحسب ظاہر کے فرمان برداری ہی اور بات اچھی کہنی پس جب مصمم ہوا کام پس اگر وعدہ اپنا سچا کرتے ساتھ اللہ کے البتہ ہوتا انکے لیے + **فتح** + حکم ماننا ہی اور بھلی بات کہنی پھر جب تاکید ہو کام کی تو اگر سچے رہین اللہ سے تو اونکا بھلا ہی + **تفسیر** + یعنی حکم شرع کا نہ ماننے سے کافر ہو ہر طرح ماننا ہی چاہیے پھر رسول بی جانتا ہی کہ نامردونکو کیون لیجائیے اور جو بہت ہی تاکید آپڑے اوسیوقت ضرور ہوگا لڑنا نہین تو لڑنے والے بہتر ہین + **مو** + یہ کلام الگ ہی پہلے کلام سے اور بعضون نے طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ کا ترجمہ یہ کیا ہی کہ ہمسے طاعت اور بات اچھی ہی یعنی منافق پہلے حکم ہونے قتال کے سے کہتے تھے اَمَرُنَا طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ یعنی کام ہمارا فرمان داری ہی اور بھلی بات کہنی اور جب حکم جہاد کا آیا متحیر ہوئے اور بقول بعض کے معنی آیت کے یہ ہین کہ طاعت خدا اور رسول کی انکے لیے بہتر ہو اگر کرتے اور بقول بعض کے یہ آیت متصل ہر ماقبل سے یعنی فَاَوْلٰی لَهُمْ طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ اس صورت مین اَوْلٰی لَهُمْ پر وقف نہین رکھینگے اور اَوْلٰی کے معنی رہتے ہونگے یعنی پس لائق وبہتر ہی انکے لیے طاعت خدا ورسول کی اور بات اچھی فرمان برداری کی اگر کرین پس جب مصمم ہوا الخ یعنی فرض لازم ہوا قتال اور موسوں نے قصد کیا اوسکا ان منافقون نے خلاف کیا پس اگر وعدہ اپنا سچا کرتے یعنی ایمان وطاعت مین بہتر ہوتا مکروہ جاننے جہاد کے سے + **بحر** + + **مل** +

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝

پس اے ضعیف ایمانوں اگر کار پردازی کے کام پر آ جاؤ تم تو البتہ نزدیک ہے تم سے کہ تباہ کاری کرو زمین میں اور قطع رحمی کرو قطع کرو فتح + پھر تم سے یہ بعید توقع ہے اگر تم کو حکومت ہو کہ خرابی ڈالو ملک میں اور توڑ دو اپنے ناتے + تفسیر + یعنی آپس میں لڑو کرتے ہو جہاد کی جان سے تنگ ہو کر اور اگر اللہ تم ہی کو غالب کرے تو فساد نہ کرو یہ + مع + اور صاحب اتقان و جلالین نے منجملہ آیت کے یہ لکھے ہیں کہ پس شاید تم اگر اعراض کرو رسول خدا کے دین سے اور انکی سنت سے رجوع کر دو گے تم طرف اوس چیز کے کہ تھے تم اوسپر جاہلیت میں کہ فساد کرنا ہی زمین میں ساتھ لوٹنے مارنے اور کاٹنے ناتوں کے ساتھ قتل کرنے بعض اقارب کے بعض کو اور گاڑ دینے جیتی لڑکیوں کے انتہی اور صاحب معالم نے اول یہی معنی لکھے ہیں اور پھر وہ جو کہ شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ اور شاہ عبد القادر علیہ الرحمۃ نے لکھے ہیں + فضل فَهَلْ عَسَيْتُمْ الخ کے کہ کیسا دیکھا تم نے ایک قوم کو جسوقت روگردانی کی انھوں نے کتاب اللہ سے کیا نہیں گرائے انھوں نے خون حرام اور کاٹے ناتے اور نافرمانی کی رحمن کی + اور عبد اللہ مزنی سے ہے ہی صحیح تفسیر فَهَلْ عَسَيْتُمْ الخ کے کہ کہا نہیں جانتا میں اس آیت کو کہ اوتری ہے مگر حق میں قرابت کے + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پس جب پیدا کر چکا اوسکو کھڑا ہوا رحم یعنی قرابت پس پکڑی کمر اللہ تعالیٰ کی پس فرمایا کیا کہتی ہے کہا اوسنے یہ جگہ کھڑے ہونے پناہ مانگنے والے کی تجھ سے قرابت کے کاٹنے سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آگاہ نہ خوش ہو تو اس پر کہ ملاؤں میں اوسکو کہ ملائے تجکو اور توڑوں میں اوسکو کہ توڑے تجکو کہا اوسنے ہاں اے رب میرے راضی ہوں فرمایا پس یہی ہے تیرے لیے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو تم اگر چاہو فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ۝ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ۝ اور فرمایا نہیں ہے ملانے والا بدلہ دینے والا ولیکن ملانیوالا وہ ہے کہ جب کاٹا جاوے ناتا اوسکا ملاوے اوسکو + ف + یعنی سلوک کرنے والا ناتے دار سے اوس سے عوض میں اونکے سلوک کے سلوک کرنے والا نہیں ہے سلوک کرنے والا وہ ہے کہ ناتے دار اوس سے انقطاع کرے جاویں اور وہ سلوک کرے + حق + اور آیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے تحقیق میرے لیے ناتے دار ہیں کہ سلوک کرتا ہوں میں اونسے اور وہ انقطاع کرتے ہیں مجسے اور نیکی کرتا ہوں میں اونسے اور وہ برائی کرتے ہیں مجسے اور میں دانائی خرچ کرتا ہوں اونسے اور وہ جہالت کرتے ہیں مجپر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر ایسا ہی ہے جیسا کہ کہتا ہے تو پس گویا کہ ڈالتا ہے تو اونکے منہ میں خاک گرم اور ہمیشہ ہو گا تیرے ساتھ اللہ کی طرف سے فرشتہ مدد گار اوپر تجھ تک کہ تو اس خصلت پر ہے + اور فرمایا لَا يَنَالُ الرَّحْمَةُ عَلَىٰ قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ + یعنی نہیں اوترتی ہے رحمت اوس قوم پر کہ اونمیں ناتا کاٹنے والا ہوتا ہے + اور فرمایا نہیں ہے کوئی گناہ کہ لائق تر ہے ساتھ اسکے کہ جلدی دے اللہ کرنے والے اسکے کو عذاب دنیا میں ساتھ اوس چیز کے کہ ذخیرہ کرے اوسکے لیے عذاب آخرت میں اطاعت نکرنے حاکم کے سے اور ناتے کے کاٹنے سے + ف + یعنی ان گناہوں کے کرنے سے دنیا اور آخرت میں گرفتار عذاب کا ہوتا ہے + سید + اور فرمایا جو کوئی دوست رکھے یہ کہ فراخی کیجاوے اوسکے لیے اوسکے رزق میں اور تاخیر کیجاوے اوسکے لیے اوسکی اجل میں پس چاہیے کہ سلوک کرے اپنے قرابتیوں سے + اور فرمایا سیکھو تم نسب اپنے اوسقدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اوسکے اپنے اقربا سے اسلیے کہ سلوک کرنا اقربا سے سبب محبت کا ہے اقربا میں سبب زیادتی کا ہے اموال میں تاخیر کا ہے اجل میں + اور فرمایا کہ ناتا لٹکایا گیا ہے ساتھ عرش کے کہتا ہے یعنی بطریق خبر یا دعا کے مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ + یعنی جو شخص ملاوے مجکو ملاویگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے اور جو کاٹے مجکو کاٹیگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے + اور فرمایا اَفْشُوا السَّلَامَ

وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَسَلُوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ + یعنی پھیرکر وسلام کا اور کھلاؤ کھانا اور ملاؤ ناتوں کو اور نماز پڑھو رات کو اس حال میں کہ لوگ سوتے ہوں داخل ہو تم جنت میں ساتھ سلامتی کے اور فرمایا تین چیز ہیں ایک ہیں ان میں ایک تو ناتا کہ کہتا ہے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے پس ناتا جاؤں میں اور رامانت کہتی ہے یا اللہ میں پناہ مانگتی ہوں ساتھ تیرے پس خیانت کیا جاؤں میں اور نعمت کہتی ہے یا اللہ میں پناہ مانگتی ہوں ساتھ تیرے پس ناشکری کیا جاؤں میں + اور فرمایا کہ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ یعنی نہیں داخل ہوگا بہشت میں کاٹنے والا ناتے کا + ف + یعنی جو کوئی کاٹے ناتے کو حلال جانکر بغیر سبب بغیر شبہے کے باوجود علم کے ساتھ تحریم اوسکی کے وہ بہشت میں نہیں داخل ہوئے گا اور یا یہ مراد ہے کہ ساتھ نجات پائے ہوؤنگے اور سابقین کے میں داخل ہوگا + ع + اور فرمایا اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ + یعنی لفظ رحم مشتق کیا گیا ہے لفظ رحمٰن سے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی رحم کو کہ جو شخص ملاوے تجکو یعنی رعایت تیرے حق کی کرے ملاؤنگا میں اوسکو یعنی ساتھ رحمت کے اور جو شخص کہ کاٹے تجکو کاٹونگا میں اوسکو یعنی اپنی رحمت سے محروم رکھونگا + اور فرمایا کہ بلاشبہہ رحم کے لیے زبان ہوگی روز قیامت کے عرش کے نیچے پس کہیگا اے رب میرے کاٹا گیا میں اے رب میرے ظلم کیا گیا میں اے رب میرے برائی پونہچائی گئی طرف میرے پس جواب دیگا اوسکو رب اوسکا کیا نہیں راضی ہوتا ہے تو اسپر کہ ملاؤں میں اپنی رحمت سے اوسکو کہ ملاوے تجکو اور کاٹونگا میں اپنی رحمت سے اوسکو کہ کاٹے تجکو + اور فرمایا اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا اَهْلَ الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ اَهْلُ السَّمَآءِ اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلَهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ + یعنی رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے خدائے رحمن رحم کرو زمین والوں پر رحم کریگا تم پر آسمان والا یعنی خدائے تعالیٰ رحم مشتق ہے رحمن سے پس جو کوئی وصل کرے اوسکو وصل کریگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے اور جو کوئی قطع کریگا اوسکو قطع کریگا اللہ اپنی رحمت سے اوسکو + کہا ابن عباسؓ نے کہ عرض کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نصیحت کیجیے مجکو کچھ فرمایا کہ برپا کر نماز اور ادا کر زکوٰۃ اور روزے رکھ رمضان کے اور حج کر بیت اللہ کا اور عمرہ ادا کر اور سلوک و احسان کر اپنے ماں باپ سے اور سلوک کر ناتے داروں سے اور ضیافت کر مہمان کی اور حکم کر اچھی باتوں کا اور منع کر بری باتوں سے اور جا ساتھ جس کے جہاں جاوے + کہا ابوہریرہؓ نے کہ عرض کیا میں نے یا رسول اللہ جب دیکھتا ہوں میں آپ کو تو خوش ہوجاتا ہے جی میرا اور ٹھنڈی ہوجاتی ہیں آنکھیں میری یعنی کمال راحت حاصل ہوتی ہے پس خبر دیجیے مجکو ہر چیز کی پیدائش سے فرمایا ہر چیز پیدا کی گئی ہے پانی سے عرض کیا میں نے خبر دیجیے مجکو ایسے کام سے کہ جب کروں میں اوسکو داخل ہوؤں میں بہشت میں فرمایا پھیلا سلام کو اور کھلا کھانا اور سلوک کر ناتے داروں سے اور قیام کر رات کو اس حال میں کہ لوگ سوتے ہوں پھر داخل ہو تو بہشت میں سلامتی سے + اور فرمایا تین چیزیں نیچے عرش کے ہیں قرآن اوسکے لیے ظہر اور بطن ہے جھگڑیگا بندوں سے اور رحم مذاکریگا کہ ملا اپنی رحمت سے اوسکو کہ ملایا مجکو اور قطع کر اوسکو کہ قطع کیا مجکو اور امانت یعنی وہ بھی ایسا ہی کچھ کہیگی کہ جسنے میری رعایت کی تو بھی اوسپر نظر عنایت کر اور جسنے میری رعایت نکی یعنی خیانت کی تو بھی اوسپر عنایت نکر + اور کہا ابن عباسؓ نے کہ رحم لٹک رہا ہے ساتھ عرش کے پس جب آتا ہے اوس پاس سلوک کرنے والا ناتے داروں سے خوش ہوتا ہے بسبب اوسکے اور کلام کرتا ہے اوس سے اور جب آتا ہے اوسکے پاس ناتا کاٹنے والا جھگڑتا ہے اوس سے اور فرمایا نہیں داخل ہوگا جنت میں دائم الخمر اور نہ نافرمان ماں باپ کا اور نہ منان یعنی کاٹنے والا ناتے کا کہا ابن عباسؓ نے کہ دشوار ہے یہ موسنوں پر کہ کرتے ہیں گناہ یہاں تک کہ یاد نہیں مجھے یہ کتاب اللہ میں سورۂ قتال میں فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ + اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى + اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ آخر آیت تک

مشکوٰۃ دو منثور

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا

یہ جماعت وہ ہی کہ لعنت کی اونکو خدا نے پس بہرا کردیا انکو اور اندھی کردین آنکھین انکی آیا تامل نہین کرتے ہین قرآن مین یا دلون پر قفل اون دلون کے ہین ✦ فتح ✦ ایسے لوگ وہی ہین جنکو پھٹکارا اللہ نے پھر کردیا اونکو بہرے اور اندھی اونکی آنکھین کیا دھیان نہین کرتے قرآن مین یا دلون پر لگ رہے ہین اونکے قفل ✦ تفسیر ✦ یعنی حکومت کے غرور مین ظلم کرنے لگے پھر کسیکا سمجھایا نہ سمجھے ✦ مو ✦ یہ جماعت یعنی جنکا ذکر اوپر ہوا لعنت کی الخ یعنی دور کیا اونکو اپنی رحمت سے بہرا کردیا یعنی سننے حق و نصیحت کے سے اور اندھی کردین الخ کہ راہ حق دیکھتے نہین دلون پر قفل ہین کہ سمجھتے نہین نصیحتین قرآن کی اور احکام اوسکے تامل نہین کرتے ہین الخ یعنی قرآن مین سوچین تو سہی ہین جو کچھ کہ اوسمین ہے یعنی نصیحتین اور ممنوع چیزین اور وعدے گنہگارون کے پھر جرات کرین گناہون پر ✦ لفظ ام بیچ ام علی قلوب کے معنی ہل کے ہین ✦ مل ✦ معا ✦ آیا ہے کہ پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا پس کہا ایک نوجوان نے کہ آنحضرت کے پاس یہ تھا بلی واللہ علیہ اقفالھا یعنی ہے قسم خدا کی دلونپر قفل اونکے لگ رہے ہین اللہ ہی کھولے تو وہ کھلین پس جب خلیفہ ہوے حضرت عمر تو بھیجا اوس نوجوان کو تو کہ سائل کرین اوسکو کہ تین کا ہیں لوگون نے کہا کہ وہ مرگیا سائل یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مہمات اوسکی پسند آئی تھی اسی لیے اوسکو طلب کیا ✦ قتادہ بن نعمان صحابی نے کہا کہ نہین کوئی بندہ مگر کہ اوسکے لیے چار آنکھین ہین دو آنکھین تو اوسکے مونہہ پر ہین دیکھتا ہی اونسے دنیا اپنی اور وجہ معیشت اپنی کہ سنوارتی ہی حال اوسکا اور دو آنکھین اوسکے دل مین ہین کہ دیکھتا ہی اونسے دین اپنا اور وہ چیز کہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے ساتھ غیب کے پس جب ارادہ کرتا ہی اللہ ساتھ بندے کے خیر کا تو کھولدیتا ہی وہ دونون آنکھین کہ اوسکے دل مین ہین پس دیکھتا ہی اونسے وہ چیز کہ وعدہ کی ہی اللہ تعالی نے ساتھ غیب کے اور جب ارادہ کرتا ہی اللہ برائی کا تو چھوڑ تا ہی دل کو اوس حالت پر کہ غلطان و پیچان ہی اوسمین اور پڑھی خالد نے یہی آیت ام علی قلوب اقفالھا ✦ درمنثور ✦ تنبیہ ✦ اس سے معلوم ہوا کہ اکثر دل روگ مین گھرے ہین علاج کرانا اونکا پر ضرور ہی ظاہر بدن کی بیماریون سے زیادہ دل کی بیماریون کا علاج کرانا چاہیے تا راہ حق دیکھے ✦ عبد اللہ انطاکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ پانچ چیزین دل کی دوا ہین مجالسۃ الصالحین و قرأۃ القرآن و خلاء القلب و قیام اللیل و التضرع عند الصبح ✦ یعنی ہمنشینی صالحین کی اور پڑھنا قرآن کا یعنی فکر و سوچ سے اور خالی کرنا دل کا یعنی دنیا کی فکرون سے زائدہ سے اور محبت ماسوی اللہ سے اور قیام کرنا رات کا اور عجز و زاری کرنی نزدیک صبح کے انتہی من منہاج العابدین مین لکھا ہی کہ غم دنیا کہا کہ دل تیرا تباہ نہووے صحبت اہل دنیا سے پذیر کرتا یہ دل ہووے تو ✦ دل کسی مین لگتا کہ جان ملائکت مین پڑے ✦ ای عزیز ہر گز خدے تعالی کے سوا بھروسا اور تکیہ مت کر تو آخر کو نہ پچتاوے ✦ اور دل سے اللہ تعالی کو مت بھول تو شیطان کے پھندے مین نہ پھنسے ✦ اور دل کو حرص سے خالی کر تو سکھ پاوے ✦ اور دل کو اوس تعالی شانہ کے کام مین لگا تو تیرے سب کاروبار سنورجاوین ✦ او حق تعالی کے غیر کو مت چاہ تو آخر کو تیرا دل ٹوٹے ✦ اور دل کو کسی سے مت لگا کہ آخر کو تیرا نقصان ہو گا ✦ او طمع کو دل سے دور کر کہ تو رسوا نہووے ✦ اور اپنے دل مین سچ کر نیک بات کیا کر تو سب نیکیان ہی ہوا کرین ✦ او رب سے دل کو اوٹھا کر نا امید ہو تو تیری سب آرزوین بر آوین ✦ اور دل کو سب سے توڑ کر مالک سے دل لگا کر خلوت سے کام کیا کر تو اور سے ثواب پاوے ✦ اور دنیا کی طرف سے غم مت کھا تو دل تیرا نہ اوجڑ جاوے ✦ اور موت کو ہمیشہ یاد رکھ تو دل تیرا دنیا کی طرف نہ جھکے ✦ او رجہان کمین نہووے خدے تعالی کو اپنے سامنے جان ✦ او بیہودہ مت بک ✦ اور اگر دنیا والون کے ساتھ صحبت رکھے تو دل سے دین کو مت بھول ✦ اور اپنے دل مین کچھ قدر اپنی مت جان تو لوگون مین قدر والا ہو جاوے ✦ او دنیا والون کی صحبت سے بچتا رہ تو تیرے دل پر میل نہ جمے ✦ دل کسی اور سے مت لگا تو محبت زیادہ نہو جاوے ✦ اور لوگون کے دلون کو دھیان مین رکھا کر اگر تو ہشیار رہے کہ اوسمین خدے تعالی کی خوشنودی دیکھے ✦ او حق کی ہر وقت یاد رکھ کہ تیرا اسیاہ نہو جاوے ✦ اور جو تجکو چاہت ہی تو خدا کا دھیان کیا کر ✦ اور دنیا کے دھیان سے در گذر تو پریشان نہووے تو حافظ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ✦

شعر ✦ ولے کہ آئینہ شاہست غبداری دارد ✦ ازخدا طلبیم صحبت دوشن رائی ✦ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف عجب نعمت ہی

اسمین سوچ و فکر کرنا اور اسکی تلاوت کرنی بڑی بے نصیبی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نعمتین بیحد ہین الاسلام و القرآن و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والعافیۃ والستر عن العیوب والغنی عن الناس یعنی اسلام اور قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عافیت اور پردہ پوشی عیبون سے اور بے پروائی لوگون سے **منبھات وغیرہ**

إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ○

تحقیق جو لوگ پھر گئے یعنی ساتھ نفاق کے اپنے پیٹھون کی طرف پیچھے اس سے کہ ظاہر ہوئی اونکے لیے راہ ہدایت کی شیطان نے آراستہ کیا اونکے لیے اور مہلت دی ہے اونکو **فتح** بیشک جو لوگ الٹے پھر گئے اپنی پیٹھ پر پیچھے اس سے کہ کھل چکی اونپر راہ شیطان نے بات بنائی اونکے لیے اور دیر وعدے دیے **تفسیر** یعنی منافق قرآن کو نہین سمجھتے کہ جہاد مین کتنے فائدے ہین اور قرار ایمان سے پھرے جاتے ہین کہ لڑائی مین نہ جاوینگے تو دیر تک جیوینگے **صوا** جو لوگ الخ یعنی منافق پھر گئے کفر کی طرف پوشیدہ بعد واضح ہونے حق کے اونکے لیے اور املی لھم کے معنی ہین مَدَّ لَھُمْ فِی الْاَمَالِ وَالْاَمَانِیِّ یعنی مہلت دی اونکو زندگی کی آرزوؤن مین اور امیدون مین اور ابو عمرو املی لھم پڑھا ہے یعنی مہلت دی گئی اور عمر دراز کی گئی **عل** مہلت دی یعنی شیطان نے اونکو تا دراز کی آرزوؤن مین اور اوسکی تسویلات نے فریبون کے اتباع مین ہین اور بصرے کی قراءت کا ترجمہ یہ ہے کہ مہلت دی گئی اونکو خدا کی طرف سے اور عذاب مین جلدی ہوئی اور بقول بعض کے ضمیر املی کی خدا تعالی کی طرف پھرتی ہے یعنی مہلت دی خدا نے اونکو اور عذاب مین جلدی نکی اور کہا ہے مفسرین نے کہ مراد انسے کفار اہل کتاب ہین کہ بعد پہچاننے محمد علیہ السلام کی حقیقت کے اپنی کتابون سے آپ پر ایمان لانے سے پھر گئے اور بعض کے نزدیک مراد انسے منافق ہین کہ اسلام یعنی ظاہری اسلام لاکر پھر پھر گئے یعنی پوشیدہ اور مراد ہدی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے ہین اور بموجب قول اول کے توریت و انجیل مین تبیان مین لکھا ہے کہ یہود پہلے بعثت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نعت آنحضرت کی توریت سے معلوم کرکر ایمان آپ پر رکھتے تھے اور اوسکو اظہار کرتے تھے اور لوگون کو اونکے ظہور سے خبر دیتے تھے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور ہجرت کرکر مدینے کو آئے اونسے اور اونپر ایمان لانے سے ارتداد اختیار کیا حق تعالی نے ساتھ اوتارنے اس آیت کے اونکے حال سے خبر دی **بحر العلوم معا**

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ○

یہ سب بسبب اسکے ہے کہ اونھون نے کہا ساتھ اون لوگون کے کہ ناپسند کیا ہے اون چیز کو کہ خدا نے بھیجی ہے یعنی منافق یہود سے کہتے تھے کہ فرمان برداری تمھاری کرینگے بعضے کامون مین اور خدا جانتا ہے اونکی پوشیدہ بات کہنے کو **فتح** یہ ہوا اسلیے کہ اونھون نے کہا اوسنے جو بیزار ہین اللہ کے اوتارے سے ہم تمھاری بات بھی مانینگے بعضے کام مین اور اللہ جانتا ہے مشورہ کرنا **تفسیر** منافقون نے کافرون سے کہا کہ ہم مسلمان ہوئے ہین لیکن تمسے نہ لڑینگے **صوا** بعضے کامون مین یعنی محمد کی عداوت مین اور بیٹھ رہنے مین اونکی مدد کرنے سے اور لوگون کے باز رکھنے مین جہاد کرنے سے اونکے ساتھ فرمان برداری تمھاری کرینگے پس کہا اونھون نے یہ پوشیدہ پر ظاہر کردیا اوسکو اللہ تعالی نے **عل ج**

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ○

پس کیا ہوگا حال جسوقت کہ اونکی روح قبض کرینگے فرشتے مارینگے اونکے مونھون کو اور اونکے پیٹھون کو **فتح** پھر جب کیا ہوگا کہ فرشتے جان نکالینگے اونکی مارتے جاتے ہین اونکے مونہہ پر اور پیٹھ پر **تفسیر** یعنی تب موت سے کیونکر بچینگے اور تب نفاق کا مزہ چکھینگے **صوا** کیا ہوگا الخ یعنی پس کیا کرینگے اور کیا حیلہ ہوگا اونکا اوسوقت ابن عباس سے منقول ہے کہ نہین مرتا ہے کوئی گناہ پر مگر کہ مارتا ہے ایک فرشتہ فرشتون مین سے اوسکے مونہہ اور پیٹھ پر مجاہد سے منقول ہے کہ کہا مارتے ہین فرشتے اونکے مونھون پر اور اونکی مقعدون پر ولیکن

اللہ کریم ہی کہ اسطرح کہنا یہ کیا یعنی بیٹھوں پر اٹھانا بتایا + مدد منقول +

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝

ع ۹

یہ عذاب بسبب اسکے ہی کہ اونھوں نے پیروی کی اوس چیز کی کہ غصے مین لاے خدا کو اور نا پسند کیا اوسکی خوشی کو پس خدا نے نابود کیا اونکے اعمال کو + فتح + یہ اسپر کہ وہ چلے اوس راہ پر جس سے اللہ بیزار ہی اور نہ پسند کی اوسکی خوشی پھر اونھنے انکار کر دیے اونکے کیے + موضح تفسیر + یہ عذاب یعنی قبض روح کرنا بطور مذکور کے اور مراد اوس چیز سے کہ غصے مین لاوے چھپانا امر رسول کا ہر اور مدد کرنی کافرون کی اور اوسکی خوشی کی چیز سے مراد ہی ظاہر کرنا نعت پیغمبر کا اور اطاعت کرنی اونکی اور مدد کرنی مومنون کی + فائدہ جلیلہ + اس سے معلوم ہوا کہ ایسے کاموں سے بچے کہ جن سے پروردگار تعالی غصے ہوا اور ایسے کام کرے کہ جن سے وہ راضی ہو اور وہ غصے ہوتا ہی گناہون کے کرنے سے جیسے کہ حدیث شریف مین آیا ہی وَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ + یعنی بچا تو اپنے تئین گناہون سے اسلیے کہ گناہ سے اوترتا ہی غضب خدا کا یہ ٹکڑا ہی بڑی حدیث کا کہ شکوہ مین ہی اور راضی ہوتا ہی اللہ تعالی ایمان لانے سے اور عمل نیک کے کرنے سے اور خوف خدا کے رکھنے سے جیسا کہ سورۂ لم یکن کے اخیر مین فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ + یعنی بالشبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ بہتر ہین خلق کے اونکی جزا اونکے نزدیک ہمیشہ رہنے کی ہین جنتون مین کہ بہتی ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ ہمیشہ کو رہینگے اونمین راضی ہوا اللہ اونسے یعنی بسبب طاعت اپنی کے اور راضی ہوے وہ اللہ سے یعنی بسبب ثواب اوسکے کے یہ اوسکے لیے ہی کہ ڈرا اپنے رب سے یعنی اوسکے عذاب سے پھر باز رہا اوسکی نافرمانی سے اور راضی ہوتا ہی وہ خواہش نفسانی کے ترک کرنے سے اور اوس کے ڈر سے کھڑے رہنے سے سامنے اوسکے چنانچہ ایک بزرگ سے منقول ہی کہ چار چیزین نہین پائی جاتی ہین مگر بسبب چار چیزون کے نہین پائی جاتی ہی باقی یعنی آخرت کی نعمتین مگر بسبب ترک کرنے فانی کے یعنی دنیا کے فرمایا ہی اللہ تعالی مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ + یعنی جو کچھ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ اللہ کے پاس ہی باقی ہی اور فرمایا بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى + یعنی بلکہ اختیار رکھتے ہو تم اور ترجیح دیتے ہو دنیا کی زندگانی کو حال انکہ آخرت بہتر ہی اور پایندہ تر ہی اور نہین پائی جاتی ہی رضا یعنی خوشی اللہ تعالی کی مگر بسبب ڈرنے کے کھڑے رہنے سامنے اوسکے اور بسبب ترک کرنے خواہش نفسانی کے فرماتا ہی اللہ تعالی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ یعنی اور جو ڈرا کھڑے رہنے سے سامنے رب اپنے کے اور باز رکھا نفس کو خواہش سے پس بلاشبہ ٹھکانا اوسکا بہشت ہی اور نہین پایا جاتا ہی درجہ عقبی کا مگر بسبب ترک کرنے کے راحت کو دنیا مین فرماتا ہی اللہ تعالی تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ یعنی یہ گھر آخرت کا مقرر کرتے ہین ہم اونکے لیے کہ نہین چاہتے ہین بڑائی زمین مین اور نہ فساد اور خوبیان آخرت کی پرہیزگارون کے لیے ہین اور نہین پائی جاتی بجز جنت مگر بسبب مشقت کے فرماتا ہی اللہ تعالی وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ یعنی جو لوگ مشقت کرتے ہین ہماری راہ مین البتہ دکھاتے ہین ہم اونکو راہین اپنی اور بلاشبہ اللہ البتہ محسنین کے ساتھ ہی انتہی اور خوب سمجھنا چاہیے اسکو کہ اللہ تعالی کی رضامندی کے برابر کوئی چیز بھلی نہین اور اوسکے غضب کے برابر کوئی چیز بری نہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چار چیزین جنت مین بہتر ہین نفس جنت سے خلود یعنی ہمیشہ رہنا جنت مین بہتر ہی جنت سے اور رضا اللہ تعالی کی جنت مین بہتر ہی جنت سے اور مشاہدت ملائکہ کی یعنی توقیر کرنا اونکا جنتیون کو جنت مین بہتر ہی جنت سے اور ہمسائگی انبیاء اللہ کی جنت مین بہتر ہی جنت سے اور چار چیزین

دوزخ مین بُری ہین دوزخ سے خلود دوزخ مین بُرا ہی دوزخ سے اور ہمسائگی شیطان کی دوزخ مین بُری ہی دوزخ سے اور سرنشت ملائکی دوزخ مین بُری ہی دوزخ سے اور غضب رب کا دوزخ مین بُرا ہی دوزخ سے ✦ منہمات ✦

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ○

کیا گمان کیا ہی اون لوگون نے کہ اونکے دل مین ہماری ہی کہ ظاہر نہ کریگا خدا کینے اونکے ✦ فتح ✦ کیا خیال رکھتے ہین جنکے دل مین روگ ہی کہ اللہ کھولیگا اونکے جیون کے بیر ✦ موضح تفسیر ✦ یعنی کیا منافقون نے یہ گمان کیا ہی کہ اللہ تعالی نہین ظاہر کریگا بغض و عداوت اونکی کہ نبی علیہ السلام سے اور مؤمنون سے رکھتے ہین ✦ صل ✦

وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ○

اور اگر چاہتے ہم البتہ دکھا دیتے ہم اونکو تیرے تئین پس پہچانتا تو اونکو اونکے قیافے سے یعنی ظلمت نفاق کی اونکے منہ پر ظاہر ہوتی واللہ اعلم اور البتہ پہچانیگا تو اونکو اسلوب کلام مین اور خدا جانتا ہی عمل تمہارے ✦ فتح ✦ اور اگر ہم چاہین تجکو دکھا دین سو پہچان تو جکا ہی تو اونکے چہرون سے اور آگے پہچان لیگا بات کے ڈھب سے اور اللہ کو معلوم ہین تمہارے کام ✦ موضح تفسیر ✦ دکھا دیتے یعنی پہچنوا دیتے ہم تجکو اونکے شکل اور رہنمائی کرتے تجکو اونپر قیافے سے یعنی اونکی علامت سے اور وہ یہ ہی کہ کچھ اونکی نشانی بتا دیتا اللہ تعالی کہ جس سے وہ معلوم ہوتے اور اس سے ہی نہین پوشیدہ رہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد اوترنے اس آیت کے کوئی منافقون مین سے پہچان لیتے تھے آپ اونکو اونکی نشانیون سے پہچانیگا تو اونکو اسلوب کلام مین اسلیے کہ نہین قادر ہوتے ہین اوپر چھپانے اون چیزکے کہ اونکے جیون مین ہی ✦ صل ✦ اسلوب کلام مین کہ جس سے حقارت حضرت کی اور مؤمنون کی نکلے اور ٹھٹھا کرنا اونسے اور اعم المعانی مین انس سے روایت کیا ہی کہ ایک جہاد مین منافق جب سوتے سے اوٹھے تو اونکی شامت پر لکھا ہوا تھا ھذا المنافق اور تفسیر سالم مین ہی کہ بعد اوترنے اس آیت کے کوئی منافق رسول علیہ السلام سے کلام نہین کرتا تھا مگر کہ آپ اوسکو پہچان لیتے تھے ✦ بحر ✦ پھر بتا دیا اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد اوترنے اس آیت کے منافقون کے تئین پس تھے حضرت پکار نام لیکر ایک شخص کا منافقون مین سے اور ابن مسعود سے ہی کہ کہا نہین پہچانتے تھے ہم منافقون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین مگر بسبب بغض رکھنے اونکے کے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ✦ در منثور ✦

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ ○

اور البتہ امتحان کرینگے ہم تجکو تا پہچانین ہم مجاہدون کو تمسے اور صابرون کو اور آزماوین ہم احوال تمہارے ✦ فتح ✦ اور البتہ تجکو جانچینگے تا معلوم کرین ہم مین لڑائی والے ہین اور ٹھہرنے والے اور تحقیق کرین تمہاری خبرین ✦ موضح تفسیر ✦ یعنی حکم کرتا ہون مین تجکو جہاد و صبر کا تا خلق پر ظاہر ہو کہ مجاہد اور صابر کون ہی اور مخالف کون ہی ✦ بحر ✦ امتحان کرینگے ہم الخ یعنی ساتھ قتال کے از راہ اعلام و استعلام کے یعنی تا خلق پر ظاہر ہو جائے حال تمہارا نہ یہ کہ ہم معلوم کرین ہم عالم الغیوب ہین ہمکو کیا حاجت ہی معلوم کرنے کی یا معاملہ کرین ہم تمسے امتحان کرنے والونکا سا تا کہ خوب اظہار عدل ہو جائے اور صابرون کو یعنی صبر کرنے والون کو جہاد پر اور اخبار سے مراد ہی اسرار اور فضیل سے منقول ہی کہ جب وہ پڑھتے تھے یہ آیت روتے تھے اور کہتے تھے اَللّٰھُمَّ لَا نَبْلُوْنَا فَاِنَّکَ اِنْ بَلَوْتَنَا فَضَحْتَنَا وَھَتَکْتَ اَسْتَارَنَا وَعَذَّبْتَنَا ✦ یعنی یا اللہ نہ امتحان کر تو ہمکو اسلیے کہ تو اگر امتحان کریگا ہمکو فضیحت کریگا تو ہمکو اور پھاڑ دیگا پردے ہمارے اور عذاب کریگا تو ہمکو ✦ صل ✦ مجاہد سے منقول ہی کہ اونھون نے پڑھی یہی آیت پھر کہا اَللّٰھُمَّ عَافِنَا وَاسْتُرْ لَا نَبْلُ اَخْبَارَنَا ✦ یعنی یا اللہ عافیت دے تو ہمکو اور پردہ پوشی کر ہماری اور دست آزما احوال ہمارے ✦ در منثور ✦

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ

لَنْ يَضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ○

یقین وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور باز رکھا خدا کی راہ سے اور مخالفت کی پیغمبر کی بعد اسکے کہ ظاہر ہوئی انکے لیے راہ ہدایت کی کچھ زیان نہیں نہ پہنچائینگے خدا کو اور نابود کریگا خدا اعمال انکے ✦ **فتح** ✦ جو لوگ منکر ہوئے اور روکا اللہ کی راہ سے اور خلاف ہوا رسول سے بیچھے اسکے کہ ملچکی اونپر راہ نہ بگاڑینگے اللہ کا کچھ اور اکارت کریگا اللہ اونکے کیے ✦ **موضح تفسیر** ✦ عمل اونکے یعنی جو کہ کیے تھے رسول کی مخالفت مین بنی باطل کردیگا اونکو اپنے نہین پونہچینگے اونسے طرف غرضون اپنی کے ✦ **مدارک** ✦ نابود کریگا الہ پس نہدین دیکھینگے ثواب آخرت مین اور مراد انسے یہود ہین کہ از راہ علم کے حقیت پیغمبر کی توریت سے جانکر منکر ہوئے اور لوگون کو اوپر ایمان لانے سے باز رکھا اور بعض کے نزدیک مراد وہ لوگ ہین کہ جو کفار لڑتے تھے اونکو اوسکے بدلے مین کھلاتے تھے اور تقویت اونکی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی پر کرتے تھے ✦ **موضح** ✦ اور بعضون نے کہا کہ مراد اعمال سے مکید و مکر اونکے ہین کہ نبی علیہ السلام اور مومنون کے حق مین کرتے تھے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اصحاب فیل کے حق مین ✦ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ✦ **تفسیر ذاہدی** ✦ کفار و منافقین پر غصہ فرمایا کرا اونکے مقابل مین مومنون کو خطاب ہوتا ہی ✦

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ○

ای مسلمانون فرمان برداری کرو اللہ کی اور فرمان برداری کرو پیغمبر کی اور باطل نکرو عمل اپنے یعنی بسبب ارتداد کے یا ریا اور سمعت کے ✦ **فتح** ✦ ای ایمان والون حکم پر چلو اللہ کے اور حکم پر چلو رسول کے اور ضائع مت کرو اپنے کیے ✦ **تفسیر** ✦ یعنی جہاد کرنا یا کچھ محنت کرنی اللہ کی راہ مین جب قبول ہی کہ موافق حکم کے ہو نہ پی جاوے پر نکرو ✦ **موضح** ✦ باطل نکرو الہ یعنی بسبب کرنے گناہون کے مثلا پیچھے ✦ **مدارک** ✦ بسبب نفاق یا ریا کے ✦ کہا عطا نے بسبب شک و نفاق کے کہا کلبی نے بسبب ریا و سمعت کے اور کہا حضرت حسن بصری نے بسبب معاصی اور کبائر کے ✦ **معالم** ✦ قتادہ سے ہی بیچ تفسیر اس آیت کے کہ جو کوئی طاقت رکھے تم مین سے یہ کہ نہ باطل کرے عمل صالح کو بسبب کرنے عمل بد کے تو چاہیے کہ کہے وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ✦ پس بلا شبہ غیر دور کرتی ہی شر کو اور مدار اعمال کا خاتمے پر ہی ✦ کہا ابو العالیہ نے کہ تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گمان کرتے یہ کہ نہین ضرر کرتا ساتھ لا الہ الا اللہ کے کوئی گناہ جیسا کہ نہین نفع دیتا ساتھ شرک کے کوئی عمل یعنی نیک یہان تک کہ اوتری یہ آیت أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ○ پس ہوے اس سے کہ باطل کرے گناہ عمل کو اور بعض حمایت مین ہو کہ پس ڈرے کبائر سے یہ کہ باطل کردین اونکے اعمال کو ✦ کہا ابن عمر نے کہ تھے ہم جماعت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جانتے یہ کہ نہین ہوتے نیکیون سے کچھ مگر کہ قبول ہی کی جاتی ہی یہان تک کہ نازل ہوئی یہ آیت أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ○ پس جب نازل ہوئی یہ آیت تو کہا ہمنے کہ کیا ہی ایسی چیز کہ باطل کرتی ہی ہمارے اعمال کو پھر کہا ہمنے کہ یہ کبائر ہین جو لازم کرتے ہین عذاب کو اور باتین ہمیائی کی ہین پس تھے ہم جب دیکھتے اوس شخص کو کہ کرتا ہی انمین سے کچھ تو کہتے تھے ہم کہ بلا شبہ یہ ہلاک ہوا یہان تک کہ اوتری یہ آیت إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ✦ یعنی بلا شبہ نہین بخشتا اللہ شرک کو اور بخشدیتا ہی سوا اسکے کو جسکے لیے چاہتا ہی ✦ پس جب اوتری یہ آیت تو باز رہے ہم کلام کرنے سے اسمین آدمی تھے ہم جب دیکھتے کسیکو کہ کرتا ہی انمین سے کچھ تو ڈرتے تھے ہم اوسکے حق مین اور اگر نکیا انمین سے کچھ تو امید رکھتے تھے ہم اوسکے لیے یعنی مغفرت کی

درمنثور ✦ **تنبیہ** ✦ بھائیون غور کرو ان مضامین مین اور اللہ و رسول کی اطاعت پر ذہن باندھو اور بچو شک و نفاق و گناہ سے اور عجب و سمعت و ریا سے پھر امیدوار رہو اوسکی رحمت و مغفرت کے ✦ اب کچھ آیتین اور حدیثین آنحضرت کی اطاعت کی فضیلت کی سنو اور تامل کرو انمین فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ✦ یعنی اور جسنے اطاعت کی

اللہ کی اور اوسکے رسول کی پس تحقیق بڑی ہی مراد کو پونہچا اور فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی کہو ای محمد اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو پیروی کرو میری تو کہ دوست رکھے تمکو اللہ اور فرمایا وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ یعنی اور جو کہ فرمان برداری کرتے ہین اللہ و رسول کی پس وہ لوگ ساتھ اونکے ہونگے کہ انعام کیا ہی اللہ نے اونپر کہ وہ نبی ہین اور صدیق اور شہدا اور صالحین اور فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جسنے اطاعت کی رسول کی پس بلاشبہ اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا یود الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ یعنی دل چاہے کے دوست رکھینگے وہ لوگ کہ کفر کیا ہی اور نافرمانی کی ہی رسول کی یہ کہ برابر کیجاے ساتھ اونکے زمین یعنی ہو جاوین مٹی مانند زمین کے بسبب نہ ہونے اوسکے اور فرمایا قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ یعنی کہ فرمان برداری کرو اللہ کی اور رسول کی پھر اگر پھر جاؤ پس تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا کافرونکو اور فرمایا وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یعنی اور جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لے لو اوسکو اور جس چیز سے منع کرے تمکو وہ پس باز رہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى الخ یعنی ساری امت میری داخل ہوگی بہشت مین مگر جسنے کہ کہا نہ مانا اور سرکشی کی کہا گیا کہ کسنے نہ کہا مانا اور سرکشی کی فرمایا جسنے اطاعت کی میری داخل ہوا بہشت مین اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق کہا نہ مانا ف کہا گیا کسنے کہا نہ مانا الخ یعنی نافرمان و سرکش سے کون مراد ہی پس حضرت نے جواب مین سرکش اور غیر سرکش بیان کیے خوب واضح ہونے کے لیے ح کہا جاتا ہے جبریل رضی اللہ عنہ نے کہ آئے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ سوتے تھے پس کہا فرشتون نے آپسمین کہ تحقیق واسطے اس صاحب تمہارے کے یعنی آنحضرت کے ایک کہاوت ہی پس بیان کرو واسطے اوسکے کہاوت کو کہا بعضے فرشتون نے کہ تحقیق وہ سوتا ہی یعنی بیان کرنا کہاوت کا کیا فائدہ اور کہا بعضے فرشتون نے کہ بلاشبہ آنکھ اوسکی سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پھر کہا فرشتون نے کہ کہاوت اوسکی مانند کہاوت ایک شخص کے ہی کہ بنایا اوسنے گھر اور ٹھہرایا اوسمین کھانا کھلانا اور بھیجا بلانیوالے کو پس جسنے کہ کہا مانا بلانے والے کا داخل ہوا گھر مین اور کھایا کھانا اور جسنے نہ کہا مانا بلانے والے کا نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھانا کھایا پھر کہا فرشتون نے آپسمین کھول کر بیان کرو اس کہاوت کو اوسکے لیے تاکہ یہ سمجھے اسکو کہا بعضے فرشتون نے کہ تحقیق یہ سوتا ہی اور کہا بعضون نے کہ تحقیق آنکھ سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پھر کہا فرشتون نے کہ مراد گھر سے بہشت ہی اور بلانے والے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جسنے فرمان برداری کی محمد کی پس فرمان برداری کی اوسنے اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی محمد کی پس تحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور محمد فرق کرنے والے ہین درمیان لوگون کے ف کہ فرق کردیا کافر اور مومن مین اور حق و باطل مین اور صالح اور فاسق مین اور کھانا جو طیار کیا ہی مراد اوس سے نعمتین بہشت کی ہین اور مراد شخص سے پاک پروردگار ہی یہ دونون بسبب اسکے کہ ظاہر ہین بیان نہین کیے ح اور فرمایا سوائے اسکے نہین کہ مثل میری اور مثل اوس چیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ تعالی نے ساتھ اوسکے یعنی دین و شریعت کے مانند مثل ایک شخص کے ہی کہ آیا ایک قوم کے پاس پس کہا اوسنے ای قوم میری تحقیق دیکھا مینے لشکر اپنی آنکھون سے اور بلاشبہ مین ڈرانیوالا ہون ننگا یعنی بیخبر پس ڈھونڈھو تم نجات کو پس فرمان برداری کی اوسکی ایک جماعت نے قوم اوسکی سے پس چلے راتون رات پس چلے اور آہستگی کے پس نجات پائی اور جھٹلایا ایک جماعت نے اوسمین سے پس صبح کی اپنے مکان مین پس داخل ہوا اوپر لشکر دشمن کا پس ہلاک کیا اونکو اور جڑ سے اوکھیڑ دیا اونکو پس یہ ہی مثال اوسکی کہ فرمان برداری کی میری پس پیروی کی اوس چیز کی کہ لایا مین اوسکو اور مثال اوسکی کہ نافرمانی کی میری اور جھٹلایا اوس چیز کو کہ لایا ہون مین اوسکو حق سے یعنی دین ف ڈرانے والا ہون ننگا اصل اسکی یہ ہی کہ عرب مین جب کوئی شخص دشمن کو آتے دیکھتا اپنی قوم پر تو کپڑے اوتار کر سر پر رکھتا اور چلاتا تا خبردار ہو جاوے قوم بعد اوسکے مثل ہو گئی ہی

ف ذوالحلیفہ وادی العقیق ۱۲

ف بنی لحیان ۱۲

ف بعد ما انتشی من الصلوٰۃ ۱۲

ہر اسر نکمانی دہشت ناک کے پیش آنے مین پس یہ بات حضرت پر کمال صادق تھی کہ سچے تھے خبر دینے عذاب کے مین ۲ ۔ اور فرمایا کہ مثل میری مثال اوس شخص کے ہی کہ جلائی آگ پس جب کہ روشن کیا آگ نے گرد اپنا آگ مین گرنا شروع کیا پروانون نے اور اون جلانے والے نے کہ گرتے ہین آگ مین اور شروع کیا آگ جلانے والے نے کہ روکتا ہی اونکو اور وہ غالب آتے ہین اوسپر پس داخل ہوتے ہین آگ مین یعنی اسکے منع کرنے سے باز نہین رہتے آگ مین گرنے سے پس مین پکڑتا ہون کمرین تمھاری کہ بچاؤن آگ سے اور تم چھٹے جاتے ہو اوسمین یہ ہی روایت بخاری کی اور واسطے مسلم کے مانند اسکے اور کہا مسلم نے بیچ آخر اس روایت کے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس مثل میری اور مثل تمھاری ہی کہ مین پکڑے ہون کمرین تمھاری بچانے کو آگ سے اور یہ کہتا ہون کہ آؤ میری طرف بچو آگ سے آؤ میری طرف بچو آگ سے پس تم غالب آتے مجھ پر چھٹے جاتے ہو اوسمین روایت کی یہ بخاری مسلم نے ۔ ف ۔ یعنی جیسے حرام اور منع چیزین واضح بیان کین مین جیسے کوئی آگ روشن کرے اور تم گرتے ہو اوسمین یعنی کرتے ہو وہی بُرے کام اور مین منع کرتا ہون ۲ ۔ اور فرمایا مثال اوس چیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اوسکے یعنی ساتھ ہدایت اور علم کے مانند مثال مینہہ بہت کے ہی کہ پونہچا زمین کو پس تھا اوس مین سے ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اوسنے پانی کو یعنی اپنے اندر جذب کیا پھر اگائی خشک گھانس اور تر بہت اور تھا ایک ٹکڑا اوسمین سے سخت کہ ٹھہرا رکھا پانی کو پس نفع دیا اللہ نے بسبب اوسکے لوگون کو پس پیا اور پلایا اور کھیتی کی اور پونہچا اوس زمین سے ایک ٹکڑے اور کونہ تھا وہ مگر پیر میدان نہ تھا نہ پانی کو اور نہ جمایا گھانس کو پس یہ یعنی جو سب مذکور ہوئین مثل ہی اوس شخص کی کہ سمجھا سچے دین خدا کے اور نفع دیا اوسکو اوس چیز نے کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اوسکے پس جانا یعنی سیکھا اوسنے اور سکھایا اور مثل اوسکی کہ نہ اوٹھایا اوسکے سر کو بسبب تکبر کے اور نہ قبول کی اوسنے ہدایت اللہ کی کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اوسکے ۔ ف ۔ اسمین دو طرح کے آدمی مذکور ہوئے ایک تو فائدہ اوٹھانے والے دین سے اور دوسرے نہ فائدہ اوٹھانے والے اوس سے اور زمین بھی دو طرح کی مذکور ہوئی ایک وہ کہ فائدہ مند ہوتی ہی پانی سے اور دوسری وہ کہ نہین فائدہ مند ہوتی پھر اگے فائدہ مند کی دو قسمین ہین اوگنے والی اور نہ اوگنے والی اسیطرح فائدہ مند دین سے دو قسم پر ہین ایک عالم عابد فقیہ معلم پس یہ مثل اوس زمین پاک کے ہین کہ پانی جذب کیا اور آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور گھانس اوگائی اور اورونکو بھی فائدہ مند کیا اسیطرح اونھون نے خود بھی فائدہ علم سے اوٹھایا اور اورونکو بھی فائدہ دیا اور دوسرا عالم جو غیر عامل کر ساتھ نوافل وغیرہ کے مشغول نہوا اور علم جو حاصل کیا اوسمین تفقہ یعنی سمجھ نہ پیدا کی پس یہ مثل اوس زمین کے ہی کہ پانی اوسمین ٹھہرا اور لوگ منتفع ہوئے یا جس زمین نے پانی جذب کیا اور گھانس اوگائی وہ مثال ہی مجتہدین کی کہ علم حاصل کیا اور پھر اوسسے بہت سے مسائل استنباط کیے آپ بھی فائدہ مند ہوئے اور اورلوگ بھی اور جس زمین نے پانی ٹھہرایا وہ مثال ہی محدثین کی کہ علم حدیث حاصل کیا اور بعینہ لوگونکو پونہچا کر فائدہ مند کیا اور جسنے کہ سر نہ اوٹھایا اور توجہ اور التفات علم کی طرف نکی اور سر گزر نہ سنا اور نہ عمل کیا اوسپر اور نہ تعلیم کی خواہ دین مین آیا یا نہ آیا یا کافر ہوا مثل اوس زمین شور کے ہی کہ پانی نہ قبول کیا اور نہ ٹھہرایا اور نہ کچھ اوگایا ۲ ۔ اور فرمایا کا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ ۔ یعنی نہین پورا مؤمن ہوتا ایک تمھارا یہان تک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا ہون مین اوسکو یعنی دین و شریعت ۔ ف ۔ یعنی تابع ہو خواہش شریعت کا اعتقاد مین اور عمل مین اور عادات مین اور عبادات مین کہین اخفی سے یہ بات جب جاسل ہوتی ہی کہ جاتی رہے آدمی سے کدورت نفسانی پس مصور ہوتا ہی ساتھ صفات نورانیہ کے اور یہ حالت نہین پائی جاتی ہی مگر اولیاء اللہ مین ۲ ۔ بیشک جب نفس کو تہذیب ہوئی تو اطاعت خدا اور رسول کی اوسکی غذا ہو جاتی ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی اگر مجکو اختیار دین بہشت اور مسجد مین تو اختیار کرون مسجد کو اسواسطے کہ بہشت حصہ میرا ہی اوسکے نزدیک اور مسجد مین حکم اوسکا ہی میرے نزدیک ۲ ۔ شعر ۔ دوزخم باشد اگر نبود

اور فرمایا یعنی النسؑ کو یا بنی ان قلدرت الخ رواہ الترمذی یعنی اے چھوٹے سے بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہو تو اسکی کوشش کرے
کہ صبح کرے اور تو نہ ہو تیرے دل مین کینہ واسطے کسیکے پس کر تو ہمیشہ فرمایا اے بیٹے میرے اور یہ ہی سنت میری اور جسنے دوست رکھا میری
سنت کو پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھ میرے بہشت مین ف + اس حدیث مین اشارہ ہی امر کیطرف
دوست رکھنا حضرت کی سنت کا سبب ہی آنحضرتؐ کی محبت اور رفاقت کا پس چاہیے عمل کرنا اور پیروی بھائیو خیال تو کرو کیا درجہ ہی حضرت کی
سنت کی محبت رکھنے والون کا سب نعمتون سے بڑھکر ہی ایک طرف دل اور یہ ایک طرف پس اللہ تعالی نصیب کرے ہم سبکو آمین آمین آمین ۳ + اور فرمایا
مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ الخ رواہ الترمذی + یعنی جسنے کھایا حلال
اور عمل کیا سنت کے طریقے پر اور امن مین ہین لوگ زیادتی اوسکی سے داخل ہوگا بہشت مین پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق یہ آجکے
دن البتہ بہت ہین لوگون مین فرمایا اور ہونگے بعد زمانے میرے کے بھی + ف + اگر ایک مال کماوے ایسی وجہ سے کہ گناہ لازم آتا ہی
پہلے اوسکے کمانے کے یا عین کمانے کے وقت یا بعد اوسکے تو وہ طیب نہین ہوتا جب بچے گناہ سے تینون حالتون مین تو وہ طیب ہوتا ہی مثال
طیب ہونے کی یہ ہی کہ مثلاً کسینے بیع کرنے کا ارادہ کیا پہلے عقد کے ارادہ دغا فریب کا کیا اگرچہ وقت عقد کے ایجاب قبول بموجب شرع کے ہوا
یا حین وقت عقد کے کوئی شرط فاسد بیع مین لگاوے یا بعد ہونے عقد کے کوئی شرط فاسد لگاوے مثلاً کہا کہ بیع ہوئی مگر شرط یہ ہی کہ ایک من شراب کی
مجھے دیا کرنا پس چاہیے کہ تینون وقتون مین خلاف شرع سے بچے اسی پر قیاس کرے حالت نوکری کو اور عمل کرے طریقہ سنت پر یعنی جو فعل کرے
یا جو بات کہے موافق شرع کے ہو یعنی چگل مارے ہر عمل مین ساتھ سنت کے یعنی حدیث کے کہ وارد ہوئی ہو اوس عمل مین یہان تک کہ پاخانہ جانا
اور دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے بموجب حدیث کے بجا لاوے البتہ بہت ہین بیچ لوگون کے یعنی ایسے آدمی ہمارے زمانے مین تو بہت ہین بعد ہمارے
دیکھا چاہیے کیا حال ہوگا یہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آگے حاصل حضرتؐ کے ارشاد کا یہ ہی کہ خیر میری امت سے منقطع نہین ہوگی
اگرچہ فرق کمی زیادتی کا ہوا خیر زمانے مین بھی ایک جماعت ہوگی کہ طریقہ سنت پر مستقیم ہونگے ۳ + اور فرمایا تَرَكْتُ فِيْكُمْ
اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ رواہ فی الموطا + یعنی چھوڑتا ہون مین تمہین
تم مین دو چیزین ہرگز گمراہ نہوگے تم جب تک پکڑے رہوگے اون دونون کو یعنی کتاب اللہ اور سنت اوسکے رسول کی یعنی حدیث + اور فرمایا
مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ رواہ احمد +
یعنی نہین نکالی کسی قوم نے بدعت یعنی جو بدعت کہ مزاحم سنت کی ہو مگر کہ اوٹھائی جاتی ہی مانند اوسکے سنت سے پس چگل مارنا ساتھ سنت کے
بہتر ہی نکالنے بدعت کے سے + ف + یعنی چگل مارنا ساتھ سنت کے اگرچہ تھوڑی ہو بہتر ہی نکالنے بدعت کے سے اگرچہ جسنہ ہو اسلیے کہ
اتباع سنت سے پیدا ہوتا ہی نور اور ساتھ گرفتاری بدعت کے آتی ہی تاریکی مثلاً پاخانے جانا بموجب آداب شرع کے بہتر ہی بنانے سرا اور مدرسے
کے سے اسلیے کہ رعایت کرنے والا آداب سنت کا ترقی کرتا ہی طرف مقام قرب کے اور اوسکے ترک کرنے سے تنزل کرتا ہی اوس سے اور یہ باعث ہوتا ہی
اوس سے افضل کے ترک کا حتی کہ قساوت قلبی کے مرتبے کو پہونچتا ہی کہ جسکو رین اور طبع کہتے ہین کذا ذکر الشیخ رحمۃ اللہ علیہ اور اسی طرح جمال الدین
رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی اور لکھا ہی کہ آمین سرہ ہی کہ جسنے مثلاً رعایت پاخانے کے آداب کی کی تو اللہ تعالی اوسکو توفیق دیگا ترقی کی طرف
اوس چیز کے کہ اعلی اوس سے ہی اور جو اوسکو ترک کریگا تو باعث ہوگا اوسکا ترک کرنا اور افضل چیزون کے ترک کرنے کا یہان تک کہ پہونچیگا رین و طبع
کے مقام کو انتہی + اور مثل اسی کے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا لکھا ہی کہ کیا نہین دیکھتا ہو تو کہ کسل کی راہ سے ترک کرنا سنت کا باعث
ملامت و عتاب کا ہی اور سبک جانکر ترک کرنے سے عصیان و عقاب ثابت ہوتا ہی اور انکار اوسکا لے شبہہ بدعتی کر دیتا ہی اور بدعت سے
ترک کرنے مین اگرچہ جسنہ ہو ایک بات بھی اونمین سے لازم نہین آتی اور جابر نے روایت کرتے ہین کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لائے

تمام شد

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نسخہ توریت کا پس جب
شروع کیا حضرت عمرؓ نے پڑھنا اوسکا اور چہرہ مبارک رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تھا پس کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کم کیجیو تجکو گم کرنے والیان کیا نہین دیکھتا تو اور جس چیز کو کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک مین ہی پس دیکھا حضرت عمرؓ نے آنحضرت کے چہرۂ مبارک کی طرف پھر کہا پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے اللہ کے
غضب سے اور اوسکے رسول کے غضب سے راضی ہوتے پروردگار ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
نبی ہونے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ محمد کی جان اوسکے ہاتھ مین ہی اگر ظاہر ہوتے واسطے تمہارے موسیٰ تو پیروی
کرتے تم اوسکی اور چھوڑ دیتے تم مجکو البتہ گمراہ ہوتے تم راہ سیدھی سے اور اگر ہوتا موسیٰ زندہ اور پاتا نبوت میری تو البتہ پیروی کرتا میری ۔ و
گم کیجیو تجکو گم کرنے والیان یہ بددعا حاوت کے لیے لیکن عرب اپنے محاورے مین اصل معنی اسکے مراد نہین رکھتے بلکہ مقام تعجب مین بولتے ہین کہ
عجب ہی کہ تو یہ بات نہین سمجھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتاب و سنت کو چھوڑ کر انکے غیر کی طرف رجوع کرے مانند کتابون یہود اور
نصاریٰ اور حکما اور فلاسفہ کے ہمارے بھائیون جب تمنے یہ حدیثین حضرت کے اتباع کی سنین تو یہ بھی خوب دل کے کانون سے سنو کہ جیسا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام افعال مین لازم ہی ویسا ہی حضرت کے اقوال و اخلاق کا بھی اتباع لازم ہی یہ نہین کہ جبہ و دستار تو سنت کی طرح کا
پہن لیا اور پھر چاہے تو نہ سے بکتا رہے اور دل مین نجاستین بغض و حسد اور کینہ اور ریا اور بدعقادی وغیرذلک کی بھری رکھین نہ زبان
کو لگام دی جس طرح حکم ہی خدا اور رسول کا اوس طرح بولے اور دل کو منور کرے اخلاق محمدی سے صلی اللہ علیہ وسلم ابدالآباد کیا خوب فرمایا ہی
حضرت ابوسعید خرزی نے ۔ ع باعی خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ ۔ دہ چیز ہرون کن از درون سینہ ۔ حرص و امل و غضب و دروغ و ضغینہ
بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ ۔ اور فرمایا ۔ ع باعی خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم ۔ نہ چیز بفرض پیش فرما تعلیم ۔ صبر و شکر و قناعت علم و یقین
تفویض و توکل و رضا و تسلیم ۔ صاحب مجالس الابرار فرماتے ہین کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین وَاتَّبِعُوهُ
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۔ یعنی پیروی کرو محمد کی تو کہ تم راہ پاؤ ۔ اور جا بجا گیا ہی متابعت کے طریقے سے کہ وہ اتباع کرتے تھے آنحضرت کا تمام
افعال و اقوال و اخلاق اونکے مین بلا توقف و بلا تردد مگر جو حکم کہ مخصوص تھے حضرت کے لیے اونمین معذور تھے پس اونھون نے اوتار ڈالین جوتیان
اپنی جسوقت کہ اوتار ڈالی حضرت نے جوتی اپنی یعنی نماز مین اور اوتار ڈالین اونھون نے انگوٹھیان اپنی جسوقت کہ اوتار ڈالی حضرت نے انگوٹھی
اپنی اور تھے صحابہ بہت سے کہ کرتے رہتے حضرت کے بیٹھنے اور سونے اور کیفیت کھانے اور پینے وغیرذلک کا تا کہ پیروی کرین آپ کی اور صحابہ نے جب ارادہ کیا
تبتل اور انقطاع کا عبادت کے لیے شب و روز فرمایا آنحضرت نے اونکو کہ مین کھاتا بھی ہون اور پیتا بھی ہون اور سوتا بھی ہون اور نکاح بھی کرتا ہون
عورتون سے پس جو کوئی اعراض کرے میری سنت سے پس نہین ہی میری جماعت سے پس دیکھ کہ کیونکر بھیرا اونکو ساتھ فعل اپنے کے اوس چیز سے کہ قصد
کی تھی اونھون نے باوجودیکہ پہلے تامل کے معلوم ہوتا تھا کہ قصد اونکا اکبر طاعات و افضل عبادات سے تھا اور اسی لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
دین ہمارا بسبب ہی منقول پر نہ اوپر مناسبات معقول کے اور کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع اصول دین کے کہ جا بجا تین اسی سے کہ تصرف کرے تو
ساتھ عقل اپنی کے اور کہے تو کہ جو چیز اچھی ہی اور نافع ہی پس وہ جسقدر رہت ہوگی بہت نفع دیگی تجکو اسلیے کہ عقل تیری نہین سوا پاتی ہی طرف بعضی
امور آلہیہ کے نہین سمجھتی ہی اونکو مگر عقل نبی علیہ السلام کی پس لازم کر تو اپنے پر اونکا اتباع اسلیے کہ بلاشبہ خاصیتین امور کی نہین معلوم
ہوتی ہین قیاس سے کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ کیونکر اذان دیا گیا تجکو نماز کا اور منع کیا گیا تجکو نماز سے تمام دن مین یعنی حکم کیا گیا تو اوسکے ترک کرنے کا
بعد صبح اور بعد عصر اور وقت طلوع اور غروب اور زوال کے اور یہ پہونچتا ہی نہائی دن کی قدر کو کیونکر تیری سمجھ مین آوے اس حال مین کہ
اثر فساد کا ظاہر ہی تیرے قیاس مین پس یہ ایسا ہی کہ جیسے کہے تو کہ دوا نافع ہی مریض کے لیے جس قدر زیادہ ہوگی ہی بہت نافع اور
یہ بات معلوم ہی ہمکو کہ کثرت دوا کی بعض اوقات ہلاک کرتی ہی اور کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم مین چاہیے کہ طبیب حاذق

فضل کا مانگنا علاوہ سورۃ کے
اور ۲۹ واں سورۃ ۱۲

جیسا مطلع ہوتا ہی علاج کرنے مین ہمارا مرض برحال انکے بعید جانتے سکو جو کہ نہین پہچانتے ہین اونکو ایسے ہی ایسا طبیب دلون کے ہین
اور عالم اسباب حیات اخروی کے پس ہم کر اونکی سنت پر اپنی عقل سے کم ہوگا تو بعض اوقات جو کسی شخص کی انگلی مین کچھ خلل
آجاتا ہی تو اوسکی عقل تقاضا کرتی ہی کہ سکے اوسکو یہان تک کہ آگاہ کرتا ہی اوسے چاہئے کہ علاج اسکا یہ ہی کہ ملا جاوے مونڈھا بدن
کی دوسری جانب کا پس بعید جانتا ہی وہ اوسکو اس سبب سے کہ وہ نہین جانتا ہی دلون کے نساجال کی کیفیت کو ایسا ہی معاملہ ہی ہمارے
آخرت مین اور انبیا کی سنت کے دقائق مین کہ عقل اونکو احاطہ نہین کرسکتی جیسے کہ بڑی بیماریون مین ہم نہین جانتے ہمکو کیا معلوم ہی
کہ کس سبب سے کھینچتا ہی مقناطیس لوہے کو اور عجائب معتقدات واعمال مین زیادہ ترین بہ نسبت اگر کہ دواؤن مین ہین پس جیسے کہ عقلین
قاصر ہین دواؤن کے منافع کے معلوم کرنے سے باوجود اسکے کہ تجربہ راہ ہی اونکے معلوم کرنے مین ایسی ہی عقلین قاصر ہین معلوم کرنے
اور چیز کے سے کہ نفع دے حیات آخرت مین معہذا تجربہ بھی رہنما نہین ہوسکتا تجربہ جب اسمین ہوسکتا تھا کہ اموات پھر آتے ہماری
طرف اور وہ خبر دیتے ہمکو کہ ان عقائد واعمال سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی اور انسے دوری سو یہ محال ہی پس کر حاصل ہو تجربہ پس عقل کی
منفعت سے یہی کافی ہی کہ رہنمائی کرے ہمکو نبی علیہ السلام کی تصدیق کی طرف اور سمجھاوے ہمکو مواردانکے اشارات سے اعراض کرنے سے
اور لازم کرے اتباع کو کیونکہ تسلیم نہین ہوا آفت سے کہا بعض علما نے کہ عقل پونہچا دیتی ہی ہمکو نبی علیہ السلام کے صدق کی حون پھر چھوڑ دیتے تو
اوسکو اور پیروی کرتو نبی علیہ السلام کی انکے افعال مین اور ترک مین یعنی جو افعال کہ ترک کیے نبی آپنے جیسے کہ گھوڑا سے سفر ظاہر ہین کہ وہ
پونہچا دیتا ہی ہمکو در باکی طرف پھر چھوڑ دیتا ہی تو اوسکو اور سوار ہوتا ہی کشتی مین اور تابعداری کرتا ہی ملاح کی کشتی کے چلنے مین اور
ٹھہرنے مین اور کہا شیخ کلاباذی نے کہ اللہ تعالی نے نہین موقوف رکھے ہین امور دین کے بندونکی عقلون پر اگر عقلون ہی پر موقوف ہوتے تو کثر
شرائع کہ حکمتین اونکی سمجھ مین نہین آتی ہین دشوار ہوتے اونکی عقلون کے نزدیک مثلا اللہ تعالی نے واجب کیا غسل بسبب نکلنے منی کے کہ جو
طاہر ہی بعضے صحابہ اور اکثر فقہاے امت کے نزدیک اور واجب کیا دھونا اطراف کا یعنی ہاتھہ و منہہ پاؤن کا بسبب نکلنے پاخانے کے کہ
نہین نجاست ہی اوسکی نجاست ہین پس عقل کیا جانے اسرار شرع کو ہر نوع تابعدار ہوا حکام شرع کا ہیچون و چرا جیسے مردہ غسل دینے والے کے
ہاتھہ مین انتہی ✤ اور مولوی روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین **مثنوی** علم معقولات علم اشقیاست ✤ علم نا معقول علم انبیاست ✤ پاے استدلال
پا چوبین بود ✤ پاے چوبین سخت بے تمکین بود ✤ گر باستدلال کار دین بدے ✤ فخر رازی راز دار دین بدے ✤ اور حضرت عبد الاحد یعنی حضرت مجدد
رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے نے اپنے رسالے مین لکھا ہی کہ حضرت نجم الدین کبری قدس اللہ سرہ بیٹھے ہوئے وضو کر رہے تھے کہ آپ کو غنودگی ہوئی دیر تک
جب افاقہ ہوا تو خادم نے وجہ غنودگی کی پوچھی فرمایا اسوقت امام فخر الدین رازی کا وقت نزع کا تھا کہ ابلیس لعین آگے گیا اور پوچھا کہ خدا کو
کس دلیل سے پہچانا امام نے دلیلین لانی شروع کین اور وہ قریب ہزار دلیل کے وحدانیت باری پر لائے کتابون مین لکھتے ہین کہ جو دلیل
لاتے تھے وہ ملعون رد کرتا تھا آخر ایک یا دو دلیل باقی رہگئی تھین جو مین پونہچا اور کہا جواب دو اس ملعون کو کہ سینے خدا کو بے دلیل پہچانا ہی
تو بولے ابلیس اوسکے کہنے سے بھاگا اور وہ ایمان سلامت لے گئے لوگون نے شمار رکھا وہی تاریخ اونکے وفات کی تھی جو شیخ کو غنودگی حاصل ہوئی تھی
اکثر فلاسفہ کا حال متغیر ہوجاتا ہی وقت موت کے اسواسطے منقول ہی **عَلَیْکُمْ بِدِیْنِ الْعَجَائِزِ** ✤ یعنی بوڑھیا عورتون کا دین اختیار کرو ✤
تمام ہوا بیان **اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ** کا والسلام ✤ آب سنو کچھ بیان **وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ** کا ✤ یعنی باطل نکرو اپنے
عملون کو بسبب ارتداد کے یا ریا و سمعہ کے یا گناہون کے پس برائی ارتداد کی تو ظاہر ہی قرآن و حدیث مین بہت جا برائی اوسکی مذکور ہی لیکن
گناہ اور ریا و سمعہ کا بیان ضرور ہی کہ یہ آفت پوشیدہ ہی کہ آدمی آگاہ نہین ہوتا اوسسے چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ منہاج السالکین مین
لکھتے ہین کہ ✤ عجب آفت عظیم ہین ایک لحظے مین آجاتے ہین اور اکثر ہوتا ہی کہ نوے برس کی عبادت باطل کردیتے ہین منقول ہی کہ ایک شخص نے

سفیان ثوری کی اور اونکے یارون کی دعوت کی اوسنے اپنے اہل کو کہا کہ وہ طباق کہ پہلے جو مین لایا ہون نہ لانا بلکہ وہ طباق لانا کہ دوسرے جو مین لایا ہون جب اسنے یہ کہا تو سفیان ثوری نے اوسکی طرف دیکھا اور کہا کہ اگر میں دو حج ساتھ دو کلموں کے باطل کیے تو نے اور ایک شخص نے کہا کہ ایک رات وقت سحر کے کوٹھے کے اوپر کہ سراہ تھا سورہ طٰہٰ پڑھ رہا تھا مین جب یہ سورت تمام کی مینے تو سورہا ایک شخص کو مینے خواب مین دیکھا کہ آسمان سے اوترا اس حال مین کہ اوسکے ہاتھ مین ایک کاغذ ہے سیمین سے سلسلے اوسکو کھولا دیکھا مینے کہ سورۂ طٰہٰ لکھی ہوئی ہے اور ہر کلمہ یعنی ہر حرف کے نیچے دس دس نیکیان لکھی ہین سوائے ایک کلمے کے نیچے کہا مینے کہ واللہ اس کلمے کو بھی پڑھا ہی مینے کسلیے اس کلمے کے نیچے ثواب نہین ہے اوس شخص نے کہا کہ سچ کہتا ہی تو پڑھا ہی تو نے اور ہمنے بھی ثواب اوسکا لکھا تھا ولیکن سنا دہی ندا کی عرش کے نیچے سے کہ اسکو مٹا ڈالو پس اوسکو مٹا ڈالا مینے وہ شخص کہتا ہی کہ خواب ہی مین بعد (چند) ایام مین اور کہا مینے کہ ایسا کیون کیا تمنے کہا جب اس کلمے کو پونچا تو ایک شخص راہ مین گذرتا تھا اوسکے سبب سے تو نے آواز اپنی ساتھ اس کلمے کے بلند کی ثواب اس کلمے کا برباد کیا تو نے اور رابعہ بصری نے کہا کہ جو کچھ کہ میرے عملون مین سے ظاہر ہوتا ہی نہین گنتی اوسکو کچھ اور کہا اور ایک بزرگ نے کہ نیکیان اپنی ایسی پوشیدہ رکھہ کہ جیسے اپنی برائیون کو پوشیدہ رکھتا ہی تو اور ایک بزرگ نے کہا کہ اگر کچھ بھلائی چھپائے تو ذکر کرے یعنی اچھی بات ہی یہ انتہی ۔ غرض کہ ریا بری ہی بلا ہی اوسکی برائی قرآن شریف مین اور بہت حدیثون مین وارد ہوئی ہی انشاء اللہ تعالی اپنے محل مین تفصیل سے مذکور ہوگا اسکا مع اقسام اوسکے کے ۔ اب یہان بمناسبت ولا تبطلوا اعمالکم کے کچھ حدیثین متعلق ریاء وغیرہ کا اونکی مذکور ہوتی ہین ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ لا ینظر الی صوركم و اموالكم ولكن ينظر الى قلوبكم و اعمالكم ۔ یعنی بیشک اللہ نہین دیکھتا ہی تمہاری صورتون اور مالون کی طرف ولیکن دیکھتا ہی تمہارے دلون اور عملون کی طرف ۔ اور فرمایا من سمع سمع اللہ بہ و من یرائی یرائی اللہ بہ ۔ یعنی جو کوئی سناوے گا اللہ اوسکو اور جو کوئی دکھاوے دکھاویگا اللہ اوسکو یعنی جو کوئی عبادت سنانے دکھانے کو کرتا ہی اللہ تعالی قیامت کو فضیحت و رسوا کریگا اوسکو ۔ اور فرمایا جب جمع کریگا اللہ لوگون کو روز قیامت کے اوسمین کے لیے کہ نہین شک اوسمین پکاریگا پکارنے والا جو کوئی ہو کہ شریک کیا ہو کسیکو اوس عمل مین کہ کیا تھا اوسکو اوسکے لیے پس چاہیے کہ مانگے ثواب اوسکا نزد کسیکے غیر خدا کے سے اسلیے کہ اللہ بہت بے پروا شریک کرنیکا ہی شرک سے ۔ اور فرمایا جو کوئی کہ ہو نیت اوسکی طلب آخرت کی کرتا ہی اللہ تعالی بے پروائی اوسکی بیچ دل اوسکے کے یعنی دل اوسکا غنی کردیگا بسبب اسکے کہ قانع کریگا اوسکو ساتھہ رزق ضروری کے اور جمع کرتا ہی اوسکے لیے پراگندگی اوسکی یعنی خاطر جمع ہوتی ہی بسبب اسکے کہ اسباب مہیا ہوتا ہی اوس جگہ سے کہ نہین جانتا ہی اور آتی ہی اوسکو دنیا اس حال مین کہ وہ ذلیل ہوتی ہی کہ نہین محتاج ہوتا اوسکی طلب مین بہت سعی کا اور جو کوئی کہ ہو نیت اوسکی طلب دنیا کی کرتا ہی اللہ تعالی محتاجگی روبرو اوسکے اور پراگندگی کرتا ہی اوسپر اور نہین آتا اوسکو دنیا سے مگر جو کچھ کہ مقدر ہی اوسکے لیے ۔ اور کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ اوسوقت کہ مین اپنے گھر مین تھا اپنے مصلے پر کہ ناگہان داخل ہوا مجپر ایک شخص پس خوش لگا مجکو وہ حال کہ دیکھا اوسنے مجکو اوسپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر حرکت کرے تجکو اللہ ای ابوہریرہ تیرے لیے دو اجر ہین اجر پوشیدگی کا اور اجر ظاہر کا ۔ ف ۔ اگر عمل اس قسم سے ظاہر کرے کہ لوگ دیکھکر میری پیروی کرین تو اوسمین بھی ثواب پاویگا چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ظاہرا اسی نیت سے خوش ہوتے تھے اس ثلب کی بشارت دیے گیے ۔ ح ۔ اور فرمایا تکلیف کے اخیر زمانے مین ایک لوگ کہ طلب کرینگے دنیا کو آخرت کے عمل سے پہنینگے لوگون کے رجوع ہونے کے لیے چمڑے بھیڑ کے یعنی پوستین وغیرہ واسطے ظاہر کرنے نرمی و تواضع کے زبانین اونکی شکر سے زیادہ میٹھی ہونگی اور دل اونکے دل بھیڑیون کے سے ہونگے فرماتا ہی اللہ تعالی کیا میری مہلت دینے سے مغرور ہوتے ہین بلکہ مجپر جرأت کرتے ہین پس اپنی قسم کھاتا ہون مین کہ البتہ بھیجونگا اونپر فتنہ کہ چھوڑیگا دانا کو اونمین حیران یعنی وہ اوسکے دفع کا علاج نہین جانینگے کا ۔ اور فرمایا ہر جبر کے لیے زیادتی ہی اور ہر زیادتی کے لیے سستی ہی پس اگر صاحب اوسکے نے

میانہ روی و استقامت کی پس امید رکھو اسکے فلاح کی اور اگر اشارہ کیا جاوے طرف اوسکے ساتھ اونگلیوں کے پس گنو اوسکو اہل فلاح سے
اور فرمایا کفایت ہی آدمی کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اوسکے ساتھ اونگلیوں کے دین کے امور مین یا دنیا کے امور مین مگر جسکو نجاوے
اللہ تعالی ۔ کہا ابو تمیمہ نے کہ حاضر ہوا مین صفوان اور اونکے یارون کے پاس اور جندب رضی اللہ عنہ نصیحت کر رہے تھے اونکو پس کہا اونھون نے کیا سنا تجھ
تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کہا جندب رضی اللہ عنہ نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی سنا ویگا
اللہ تعالی اوسکو دن قیامت کے اور جو کوئی مشقت ڈالتا ہی یعنی لوگون پر یا اپنے نفس پر زیادہ طاقت سے مشقت ڈالیگا اللہ تعالی اوسپر
روز قیامت کے کہا اونھون نے نصیحت کر ہمکو پس کہا جندب رضی اللہ عنہ نے تحقیق اول اوس چیز کا کہ سڑتا ہی آدمی سے پیٹ ہی اوسکا پس جو کوئی کر سکے
یہ کہ نہ کھاوے مگر حلال پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی نہ کر سکے یہ کہ نہ حائل ہووے درمیان اوسکے اور درمیان جنے کے جسکو بھر خون کر لاوے اوسکو
پس چاہیے کہ کرے ۔ آیا ہی کہ تحقیق حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کی طرف پس پایا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بیٹھے ہوئے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی قبر کے پاس روتے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کس چیز نے رلایا تجکو کہا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہ رلایا مجھکو ایک چیز نے کہ سنی تھی مینے وہ سے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ بلا شبہ تھوڑا سا ریا شرک ہی اور جسنے دشمنی کی ولی خدا سے پس تحقیق نکلا
اللہ تعالی کے روبرو واسطے لڑائی کے بلا شبہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی نیکون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ جو جب غائب ہون نہین
ڈھونڈھے جاتے اور اگر حاضر ہوتے ہین نہین بلائے جاتے اہ زنہین دیک کیے جاتے یعنی لوگون کے دل اونکے چراغ ہین ہدایت کے نکلتے ہین ہر ز مین تاریک سے

ف یعنی گھر اونکے بسبب افلاس کے اندھیرے رہتے ہین اسقدر میسر نہین آتا کہ چراغ جلاوین ۔ سعید ۔ اور فرمایا کہ بلا شبہ بندہ جب نماز
پڑھتا ہی ظاہر مین اچھی طرح پڑھتا ہی اور نماز پڑھتا ہی پوشیدگی مین پس اچھی طرح پڑھتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی کہ یہ بندہ میرا سچا ہی اور
فرمایا ہووینگی اخیر زمانے مین قومین بھائی ظاہر مین دشمن پوشیدہ مین پس کہا گیا یا رسول اللہ اور کیونکر ہوگا یہ فرمایا یہ ہوگا بسبب رغبت
بعض اونکے کے طرف بعض کے اور ڈر نے بعض اونکے کے بعض سے ۔ اور فرمایا جو کوئی نماز پڑھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی روزہ
رکھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی تصدق کرے دکھلانے کو پس تحقیق ترک کیا ۔ اور فرمایا پناہ مانگو اللہ سے جب الحزن سے
یعنی غم کے کنوین سے عرض کیا صحابہ نے کیا رسول اللہ کیا ہی جب الحزن فرمایا نالہ ہی دوزخ مین کہ پناہ مانگتی ہی اوس سے دوزخ ہر روز سو بار
کہا گیا یا رسول اللہ کون داخل ہوگا اوسمین فرمایا اَلْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ یعنی پڑھے ہوئے جو نمود کرنے والے ہین ساتھ
عملون اپنے کے ۔ اور فرمایا ڈرتا ہون مین اپنی امت پر شرک سے اور شہوت یعنی خواہش پوشیدہ سے کہا شداد صحابی رضی اللہ عنہ نے
کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا شرک کریگی آپ کی امت بعد آپ کے فرمایا ہان آگاہ ہو تحقیق وہ نہین پوجینگے آفتاب کو اور نہ چاند کو اور
نہ پتھر کو اور نہ بت کو ولیکن دکھاوین گے اپنے اعمال کو اور شہوت پوشیدہ یہ کہ صبح کریگا ایک اونکا روزے سے پس پیش آویگی اوسکے لیے
خواہش خواہشون اوسکی سے پس چھوڑ دیگا روزہ ۔ کہا ابو سعید صحابی نے کہ برامد ہوئے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین
کہ ہم ذکر کرتے تھے کانے دجال کا پس فرمایا کیا نہ خبر دونمین تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک میرے کانے دجال سے
پس عرض کیا ہمنے ہان یا رسول اللہ فرمایا شرک خفی ہی یہ کہ کھڑا ہووے آدمی پس نماز پڑھے پھر زیادہ کرے نماز اپنی واسطے دیکھنے نظر
آدمیون کے ۔ اور فرمایا اگر تحقیق ایک آدمی کرے ایک عمل غار مین کہ نہو دروازہ اوسکے لیے اور نہ سوراخ نکلیگا عمل اوسکا طرف لوگون کے
جو کچھ کہ ہوگا ۔ ف ۔ پس حاجت اظہار کی کیا ہی کہ ظاہر کرنا عمل ریا کار ہووے ۔ سعید ۔ اور فرمایا جو شخص کہ ہووے اوسکے لیے اچھی خصلت
اچھی ظاہر کرتا ہی اللہ تعالی اوسکے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی بسبب اوسکے ۔ ف ۔ پس حاجت اظہار کی نہین ہی کہ ظاہر کرے گنا
ریا مین گرفتار ہو ۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے کہ تحقیق نہین ہوتا مین کہ تمام کلام دانا کے قبول کرونمین ولیکن مین قبول کرتا ہون قصد و خواہش اوسکی

پس اگر ہو قصد و خواہش اوسکی میری طاعت مین کرتا ہون مین خاموشی اوسکی حمد اپنے لیے اور وقار اگر جہ نکلام کرے + ف + اس لیے کہ
اوسکے دل مین محبت و حمد میری گھسی ہوئی ہے پس ہمارا نیت پر ہے + حق + کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پوچھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
معنی اس آیت کے وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ + کیا یہ وہ لوگ ہین کہ پیتے ہین شراب اور چراتے ہین فرمایا نہین اے بیٹی
صدیق کی ولیکن یہ وہ ہین کہ روزہ رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین اور وہ ڈرتے ہین کہ نہ قبول کیا جاوے اونسے یہ وہ
لوگ ہین کہ جلدی کرتے ہین بھلائیون مین + اور فرمایا يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ + یعنی اوٹھایا جاویگا ہر بندہ اوپر
اوس چیز کے کہ مرا ہے اوسپر یعنی کافر یا مومن + اور فرمایا مَا رَاَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا +
یعنی نہین دیکھی مینے کوئی چیز سختی مین مثل دوزخ کے کہ سووے بھاگنے والا اوسکا اور نہ مثل بہشت کے بھلائی مین کہ سووے طلب کرنے والا
اوسکا + ف + یعنی جو کوئی دشمن قوی کی شر سے بھاگتا ہے تو سوتا نہین پس ایسی چیز سے بھاگنے والے کو بھی چاہیے کہ سووے نہین
اور کوشش کرے بھاگنے مین یعنی لازم کرے طاعت کو اور چھوڑے گناہون کو اور اسی طرح طالب جنت کو چاہیے کہ سعی کرے
اوسکے حاصل کرنے مین اور غافل نہووے + حق + اور فرمایا بلاشبہہ مین دیکھتا ہون وہ چیز کہ نہین دیکھتے تم اور سنتا ہون مین وہ چیز کہ
نہین سنتے تم یعنی ہول قیامت کے اور شدت عذاب کی چرچر بولتا ہے آسمان اور لائق ہے اوسکو یہ کہ چرچر بولے قسم ہے اوس ذات کی کہ
جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے نہین ہے اوسمین جگہہ چار انگشت کی مگر فرشتہ رکھے ہوئے ہے پیشانی اپنی اس حال مین کہ سجدہ کرنے والا ہے
واسطے اللہ کے قسم ہے خدا کی اگر جانو تم جو کچھہ کہ جانتا ہون مین تو البتہ ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت اور نہ لذت اوٹھاؤ تم ساتھہ عورتون
کے بچھونون پر اور البتہ نکلو تم طرف راہون کے فریاد کرتے ہوے طرف اللہ تعالی کے کہا ابوذر نے اے کاشکے مین ہوتا درخت کہ کاٹا جاتا
یعنی ناگاہ ہوتا نہ مین نہ آلودہ ہوتا + فرماویگا اللہ کہ بزرگ ہے ذکر اوسکا یعنی فرشتون کو اٰخِرُهُمْ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقْعَدٍ
یعنی کالو دوزخ سے اوسکو کہ یاد کیا مجکو ایک وقت یعنی ساتھہ اخلاص و توحید کے یا ڈرا مجھسے کسی جگہہ مین یعنی باز رکھا نفس کو گناہون سے
دیکھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتی رہوتہ ائی رات اوٹھتے اور فرماتے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا
الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ + یعنی ای لوگون یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آیا پہلا نفخہ پیچھے
آویگا اوسکے نفخہ دوسرا آئی موت ساتھہ اوس چیز کے کہ اوسمین ہے آئی موت ساتھہ اوس چیز کے کہ اوسمین ہے یعنی عذاب و ثواب + نکلے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے پس دیکھا لوگون کو کہ وہ ہنستے ہین فرمایا آگاہ ہو و بلاشبہہ تم اگر یاد کرتے یاد توڑنے والی لذتون کی
یعنی موت کی تو البتہ باز رکھتی تمکو اوس چیز سے کہ دیکھتا ہون مین یعنی ہنسنا چھوڑ دیتے فَاَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ
پس بہت کرو یاد لذتون کی توڑنے والی کی کہ موت ہے اسلیے کہ نہین گذرتا قبر پر کوئی دن مگر کہتی ہے قبر بولتی ہے پس کہتی ہے اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَ
اَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ + یعنی مین گھر غریبی کا ہون اور مین گھر تنہائی کا ہون اور مین گھر
مٹی کا ہون اور مین گھر کیڑے کا ہون اور جب دفن کیا جاتا ہے بندہ مومن تو کہتی ہے اوسکے لیے قبر مَرْحَبًا وَّاَهْلًا یعنی فراغت کی جگہہ
آیا تو اور اپنے اہل مین آیا آگاہ ہو تحقیق تھا تو البتہ بہت محبوب طرف میرے اونمین کہ چلتے ہین مجھپر پس جب حاکم ہوئی مین تجھپر اور آیا تو طرف میرے
تو قریب ہے کہ دیکھیگا تو سلوک میرا ساتھہ اپنے فرمایا حضرت نے پھر فراخ ہوتی ہے قبر اوسکے لیے بقدر پہونچنے نظر اوسکی کے اور کھولا جاتا ہے
اوسکے لیے دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہے بندہ فاجر یا کافر تو کہتی ہے اوسکے لیے قبر لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا
نہ فراغت ہے تیرے لیے اور نہ اپنے اہل مین آیا آگاہ ہو بلاشبہہ تھا تو البتہ بہت مبغوض طرف میرے اونمین کہ چلتے ہین مجھپر پس جب حاکم ہوئی مین
آج تجھپر اور آیا تو طرف میرے تو قریب ہے کہ دیکھیگا تو معاملہ میرا ساتھہ تیرے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہے قبر اوسپر یہان تک کہ ادھر سے ادھر نکل جاتی ہین

پسلیاں اوسکی کہا راوی نے اور اشارہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اوسکلیون اپنی کے پس داخل کیا بعض اونکی کو اندر بعض کے فرمایا مصرعہ نے اور متعین ہوتے ہین اوسکے لیے ستر اژدہے اگر بلاشبہہ ایک اونمین سے پھنکارا مارے زمین مین تو نہ اوگاوے زمین کچھ تبک کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہین وہ اوسکو اور ڈستے ہین اوسکو یہان تلک کہ لایا جاوے اوسکو طرف حساب کے کہا راوی نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ یعنی سوے اسکے نہین کہ قبر ایک باغ ہی جنت کے باغون مین سے یا ایک گڑھا ہی دوزخ کے گڑھون مین سے عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ بلاشبہہ آپ تو بوڑھے ہوگئے فرمایا شَيَّبَتْنِي هُوْدٌ وَّاَخَوَاتُهَا یعنی بوڑھا کر دیا مجکو سورہ ہود نے اور اوسکی بہنون نے ف یعنی جن سورتون مین احوال قیامت کا ہی مثل سورۂ واقعہ اور والمرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت کے سید کہا انس رض نے بلاشبہہ تم البتہ کرتے ہو عمل یعنی گناہ صغیرہ کہ وہ بال سے زیادہ باریک ہین تمھاری آنکھون مین یعنی سہل وحقیر جانتے ہو اونکو گنتے تھے ہم اونکو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین موبقات یعنی مہلکات سے فرمایا عائشہ رض اِيَّاكِ وَمُحَقِّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا یعنی بچا تو اپنے تئین صغیر گناہون سے اسلیے کہ تحقیق اونکے لیے اللہ کی طرف سے مطالبہ کرنے والا ہی یعنی ملائکہ اور فرمایا حکم کیا مجکو میرے رب نے نو باتون کا ڈرنے کا خوف حد سے پوشیدہ اور ظاہر مین اور بات عدل کی کہنے کا غصے اور خوشی مین اور میانہ روی کرنے کا فقر وغنا مین اور یہ کہ صلہ رحم کرون مین اونسے کہ کاٹین مجسے اور دون مین اونکو کہ محروم رکھین مجکو اور عفو کرون مین اوسپر کہ ظلم کرے مجپر اور رہے خاموشی میری فکر اور گویائی میری ذکر خدا اور نظر میری عبرت اور حکم کرون مین ساتھ اچھی باتون کے ف پہلے تو فرمائین اور ذکر کرین دس گویا امر بالمعروف اجمالی ہے تفصیل کی کیونکہ مشتمل ہی سب بھلائیون کو سید اور فرمایا کہ نہین ہی کوئی بندہ مومن کہ نکلین اوسکی آنکھون سے آنسو اگرچہ ہو مکھی کے سر کے برابر خوف خدا سے پھر رہے نہ چھوے کسی چیز کو بہتر جگہ چہرے اوسکے سے مگر کہ حرام کرتا ہی اوسکو اللہ دوزخ پر ف مظہر قدس اللہ سرہ فرماتے ہین ہیبت شفیع روز حشر این دیدۂ نمناک خواہد شد این آب دان آخر حسابہا پاک خواہد شد اور فرمایا کہ نہین ظاہر ہوتی خیانت کسی قوم مین مگر کہ ہیبت ہوتی ہی اونمین موت اور نہین کم کرتی کوئی قوم ماپنے اور ترازو کو مگر کہ قحط برکت ہوتا ہی اونسے رزق اور نہین حکم کرتی کوئی قوم ناحق مگر کہ پھیلتی ہی اونمین خونریزی اور نہین توڑتی کوئی قوم عہد کو مگر کہ مسلط ہوتا ہی اونپر دشمن اور آیا ہی کہ جانے تری آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ یعنی اور ڈرا کنبے اپنے کو کہ بہت نزدیک ہین پکارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس جمع ہوئے پس عام پکارا اور خاص پکارا یعنی نام بنام مثلاً اے بنی کعب بن لوی چھڑاؤ اپنے نفسون کو آگ سے یہان تک کہ فرمایا فَاَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ پس بلاشبہہ نہین مالک ہونمین واسطے تمھارے اللہ کے عذاب سے کچھ سوے اسکے کہ تحقیق تمھارے لیے قرابت ہی سلوک کو احسان کرونگا بسبب قرابت کے پس آدمی کو چاہیے کہ غور کرے ان مضامین مین اور گنا ہوے اپنے کو بچا کر اطاعت الٰہی مین جو سنت کے مشغول رہے کہ عافیت دارین ہی ہیں پھر جانا چاہیے کہ پال پروردگار نے مومنون کو تعلیم کر کر پھر کفار کی برائی بیان کرنی شروع کی فرمایا

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ○

بلاشبہہ وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور باز رکھا راہ خدا سے پھر مرے اس حال مین کہ وہ کافر تھے پس ہرگز نہ بخشیگا خدا اونکو ف قتادہ جو لوگ منکر ہوے اور روکا اوسنے راہ سے پھر مر گئے اور وہ منکر ہی رہے تو ہرگز نہ بخشیگا اونکو اللہ موقفسین راہ خدا سے یعنی ہدایت سے اور کہا بعضون نے کہ اوتری یہ آیت اون کفار کے حق مین کہ بدر کے کنوین مین مار کر ڈالے گئے تھے اور حکم اسکا عام ہی یعنی سب کفار کے حق مین ملخص معا بحج ف پھر خطاب ہو مومنون کو فرمایا بطور تسلی کے

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۗ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ○

پس سستی نہ کرو اور طرف صلح کے نہ بلاؤ اور تم ہو غالب اور خدا تمہارے ہمراہ اور ضائع نہیں کریگا عمل تمہارے ✦ **فتح** ✦ سو تم تو دبے ہوئے جاؤ اور نہ پکارنے لگو صلح اور تمہیں رہو گے اوپر اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور نقصان نہ دیگا تمکو تمہارے کاموں میں ✦ **تفسیر** ✦ موجب ہے بھاگ کر صلح نہ چاہیے اور اگر صلح نظر آوے تو تو درست ہے آگے آویگا بیان اسکا سورۂ فتح میں ✦ **مو** ✦ پس نہ ہو ضعیف اور نہ ذلیل ہو شمنوں کے لیے اور لفظ سلم کو حمزہ اور ابو بکر نے سین کے زیر سے پڑھا ہے اور سَلم اور سِلم کے معنی ہیں صلح کے یعنی نہ بلاؤ کافروں کو طرف صلح کے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے یعنی ساتھ مدد کرنے کے یعنی مددگار تمہارا ہے ✦ **وَلَن يَتِرَكُمْ** کو اَلَتَ سے کے معنی ہیں ہرگز نہیں ناقص دیگا تمکو اجر تمہارے عملوں کا ✦ **مد** ✦ ای مومنو ضعیف ہو کر نہ جاؤ اور کافروں سے صلح نہ چاہو اور اونکو صلح کی طرف نہ بلاؤ صلح چاہنی اوسوقت چاہیے کہ تمکو کچھ ضعف ہو تم تو غالب ہو اوپر کہا کلبی نے کہ آخر الامر غلبہ تمہیں کو ہے اگرچہ کسی وقت وہ غالب ہوں اور یہ اس سبب سے ہے کہ خدا مددگار تمہارا ہے اور یہ وعدہ نصرت کا اس دار دنیا میں ہے دار آخرت میں تمہارے عملوں کا ثواب تمہیں پورا پورا دیگا ✦ **معا** ✦ **زاهدي** ✦ پھر رغبت دلائی طلب آخرت کی پس فرمایا ✦ **إِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا**

إِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ○

سو اسکے نہیں کہ زندگانی دنیا کی کھیل ہے اور بیہودگی اور اگر ایمان لاؤ تم اور پرہیزگاری کرو تم دیگا خدا تمکو مزدوری تمہاری اور نہ مانگے گا تمسے مال تمہارے یعنی سب مال ✦ **فتح** ✦ یہ دنیا کا جینا تو کھیل ہے اور تماشا اور اگر تم یقین لاؤ گے اور بچتے چلو گے دیگا تمکو تمہارے ثواب اور نہ مانگیگا تمسے مال تمہارے ✦ **تفسیر** ✦ حق تعالی نے ملک فتح کر دیے مسلمانوں کو تھوڑے ہی دنوں پر اسوجہ سے تھا خرچ کیا تھا اوس سے سو سو برابر ہاتھ آگا اسی واسطے فرمایا ہے کہ اللہ کو قرض دو ✦ **مو** ✦ از زندگانی دنیا کی اگر یعنی مشغول ہونا دنیا میں کھیل و تماشا ہے یعنی منقطع ہو جائیگی دنیا تھوڑی سی مدت میں اور اگر ایمان لاؤ تم یعنی اللہ و رسول پر اور پرہیزگاری کرو یعنی شرک سے مزدوری تمہاری یعنی ثواب تمہارے ایمان و تقوے کا اور نہ مانگیگا یعنی اللہ یا رسول سب مال تمہارے بلکہ چالیسواں حصہ یعنی زکوۃ ✦ **مد** ✦ لعب اور لہو سے مراد ہے باطل و غرور اور پرہیزگاری کرو تم یعنی خوف خدا سے مزدوری تمہاری یعنی جزا تمہارے اعمال کی آخرت میں اور نہ مانگے گا تم سے مال تمہارے واسطے دینے اجر کے بلکہ حکم کرتا ہے تمکو ساتھ ایمان و طاعت کے تو ادا دیوے تمکو جنت جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ✦ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ○ یعنی نہیں چاہتا میں اونسے رزق اور نہیں چاہتا میں یہ کہ کھلاویں وہ مجکو ✦ اور بعضوں نے کہا نہیں مانگتا تمسے محمد مال تمہارے جیسے کہ اور جگہ فرمایا قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ✦ یعنی کہہ نہیں مانگتا میں تمسے ابلاغ رسالت پر مزدوری ✦ اور بعضوں نے کہا معنی آیت کے یہ ہیں کہ نہیں مانگتا تمسے اللہ اور رسول اوسکا سارا مال تمہارا صدقات میں بلکہ مانگتا ہے تھوڑا سا مال یعنی چالیسواں حصہ فرض کیا ہے خوشی سے ادا کرو دلالت کرتا ہے اس معنی پر سیاق آیت کا ✦ **معا** ✦ اوپر کا مضمون بیان فرما کر حرص دلائی مومنوں کو لڑنے پر اور مال خرچ کرنے پر گو یاد فرماتا ہے کہ ہمیشہ تمکو اس دنیا میں رہنا نہیں ہے کہ زندگانی دنیا کی ایک کھیل ہے اور مشغولی اوسمیں ایک آرائش ہے مانند آرائش عورتوں کے اور کھیل لڑکوں کے کہ ایک چشم زدن میں گذر جاتا ہے پس ساتھ طاعت کے گذارو اور اگر تم ایمان و تقوی پر ثابت قدم رہو گے ثواب دیگا تمکو اور نہ مانگیگا تمسے ✦ **تنبيه** ✦ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کے چین و آرام کی طرف التفات کرے کہ فنا ہونے والا اور کھیل و تماشا ہے جیسی تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے قبول میں یہ دنیا ہیچ تھی کہ مال و منال اور چین و آرام دنیا کا چھوڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر رہنے کو سعادت دارین جانتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں پس آئے ہم پر مصعب بن عمیر صحابی باین حال کہ نہیں تھی اوپر بدن کے مگر ایک چادر پیوند کی ہوئی ساتھ ٹکڑے پوست میں کے

پس جب دیکھا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو رو دئے آپ بسبب رحمت کے کہ تھے مصعب اوسمین پہلے اور بسبب اوس حال کے کہ آپ دیکھے ایسا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ کو کہ کیا حال ہوگا تمھارا جب صبح کریگا ایک تمھارا ایک لباس مین اور شام کریگا اور لباس مین اور رکھی جاویگی آگے اوسکے ایک رکابی اور اوٹھائی جاویگی دوسری اور چھت گیریگا مانند پردہ کعبہ کے اور پھیلا دیگا تم اپنے گھرون مین جیسا کہ پھیلا دیا جاتا ہی کعبہ پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ ہم اوسدن بہتر ہونگے آج کے دن سے فارغ ہونگے ہم عبادت کے لیے اور بازرہینگے ہم محنت سے فرمایا نہ تم آج بہتر ہو اوس دن سے ۞ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین علامات العارفین ثمانیۃ قلبہ مع الحق والرجاء ولسانہ مع الحمد والثناء وعیناہ مع الحیاء والبکاء وارادتہ مع الترک والرضی مشکوۃ منہا

ان یسئلکموہا فیحفکم تبخلوا ویخرج اضغانکم ۞

اگر طلب کرے خدا تمسے مال تمھارے یعنی سارے مال پس مبالغہ کرے سوال مین اوسوقت بخل کروگے تم اور بر روے کار لاوے وہ بخل کینے تمھارے ف اگر مانگے تمسے وہ مال پھر تنگ کرے تو بخیل ہوجاؤ اور کھولدے تمھارے دل کی خفگیان ۞ مو تفسیر بر روے کار لاوے اللہ یا بخل کینے تمھارے وقت نہ دینے باوقت مانگنے سارے مال کے اسلیے کہ وقت مانگنے مال کے ظاہر ہوتی ہی عداوت وکینہ ۞ مل اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ نہین مانگتے تمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مال تمھارے اپنے لیے بلکہ مانگتے ہین تمسے فقرا کے لیے اور راہ دین کے قائم کرنے کے لیے اس حال مین کہ تنگ نہین کرتے تمکو اور نہ بہت مانگتے ہین تمسے ۞ زاہدی

ھانتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ فمنکم من یبخل ومن یبخل فانما یبخل عن نفسہ واللہ الغنی وانتم الفقراء وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم ۞

آگاہ ہو تم ای جماعت کہ بلایا جاتا ہی تمکو کہ خرچ کرو راہ خدا مین پس تم مین سے وہ شخص ہی کہ بخل کرتا ہی اور جو کوئی بخل کرتا ہی سو اسکے نہین ہی کہ بخل کرتا ہی اپنے تئسے یعنی منفعت خرچ کرنے کی اپنے سے باز رکھتا ہی اور خدا تونگر ہی اور تم محتاج ہو اور اگر موڑو بدل لاوے اللہ ایک جماعت اور کو سوا تمھارے پھر نہ ہونگے وہ جماعت مانند تمھارے ف سنتے ہو تم اوگ کہ بلاتے ہین کہ خرچ کرو اللہ کی راہ مین پھر تم مین کوئی ہی کہ نہین دیتا اور جو کوئی نہ دیگا سو ضرور بخیلی کریگا آپ کو اور اللہ بے نیاز ہی اور تم محتاج اور اگر تم پھیر جاؤ گے بدل لیگا اللہ لوگون کو سوا تمھارے پھر وہ نہونگے تمھاری طرح کے ۞ تفسیر ماکید جو سنتے ہو مال خرچ کرنے کی نہ جانو کہ اللہ مانگتا ہی یا رسول یہ تمھارے بھلے کو فرماتا ہی پھر ایک کے ہزار ہزار پاؤگے اور اللہ کو کیا پروا ہی اور اوسکے رسول کو ۞ مو لفظ ھا تنبیہ کے لیے ہی اور ھؤلاء موصول ہی بمعنی الذین کے صلہ اوسکا تدعون یعنی تم وہ ہو کہ بلائے جاتے ہو تو کہ خرچ کرو راہ خدا مین اور وہ خرچ کرنا ہی جہاد مین یا زکوۃ مین گویا کہا گیا کہ دلیل اس بات پر کہ اگر مبالغہ کرے تمسے طلب مین تو بخل کرو اور یکبارگی وہ جانو دینے کو یہ ہی کہ تم بلائے جاتے ہو طرف ادا کرنے چالیسوین حصے کے پس بعضے تم مین وہ ہین کہ بخل کرتے ہین ساتھ مال کے اور جو بخل کرتے ہین ساتھ صدقے کے اور ادا کرنے فریضہ کے پس سو اسکے نہین کہ بخل کرتے ہین داعی نفس اپنے کے سے نہ داعی رب اپنے کے سے اور بعضون نے کہا کہ بخل کرتا ہی اوپر نفس اپنے کے یعنی وبال بخل کا اوسپر پڑیگا اور خدا تونگر ہی یعنی وہ نہین حکم کرتا ہی دینے کا اپنی حاجت کے لیے کہ وہ محتاج ہو اوسکا اسلیے کہ وہ بے پروا ہی حاجتون سے اور لیکن فرماتا ہی محض تمھارے ہی فائدہ کے لیے کہ محتاج ہو اوسکے ثواب کے اور اگر منہ موڑو ای عرب اسکی طاعت سے اور اوسکے رسول کی اطاعت سے اور خرچ کرنے سے اوسکی راہ مین بدل لاوے یعنی پیدا کرے اللہ ایک قوم کو نہ بہتر ہون تمسے اور نہایت فرمان بردار اللہ و رسول کے بنسبت تمھارے اور وہ فارس ہین چنانچہ آیا ہی کہ پوچھا کسیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ قوم کون ہین اور سلمان فارسی آپ کے پہلو مین بیٹھے تھے پس مارا آپ نے ہاتھ اوسکی ران پر اور فرمایا کہ وہ یہ ہی اور قوم اسکی والذی نفسی بیدہ لو کان الایمان منوطا بالثریا لتناولہ رجال من فارس ۞ یعنی قسم اوس کی

کر جان میری یا وسکے ہاتھ مین ہی اگر ہو ایمان متعلق ساتھ زیاستارے کے تو البتہ حاصل کرین اور لے لین اوسکو کتنے ایک شخص فارس سے ۔ پھر نہون وہ طاعت مین برابر تمھارے بلکہ نہایت طاعت کرنے والے اور گناہون سے بچنے والے ہون منسبت تمھارے ۔ **فائدہ** ۔ **تنبیہ** ۔ اگر انصاف سے دیکھے آدمی تو اکثر منتہا اور محدثین اور قرا اور صوفیہ تابع فارس کے ہین فقہا مین امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد زفر سفیان ثوری سفیان بن عیینہ وکیع بن الجراح احمد بن حنبل وغیرہم محدثین مین بخاری مسلم ابو داؤد و ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم وغیرہم قرا مین عاصم حفص ابو بکر کسائی حمزہ وغیرہم صوفیہ مین ابراہیم بن ادہم ابو بکر عراق شقیق سری سقطی معروف کرخی جنید شبلی جریری فلاح حکیم ترمذی وغیرہم نام اگر کسی کے لکھیے تو دفتر ہو جاوے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہ کی رضامندی کے لیے مال خرچنا بہت ہی خوب چیز ہے اور بخل کرنا مال کے خرچ کرنے مین بہت ہی بری بات ہے ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔ یعنی اگر ہوتا میرے لیے مانند پہاڑ احد کے سونا تو البتہ خوش کرتا مجکو یہ کہ نہ گذرین مجھ پر تین راتین اور ہووے میرے پاس اوس مین سے کچھ مگر وہ چیز کہ رکھون مین اوسکو ادا دین کے لیے ۔ **ف** ۔ یعنی اگر کوہ احد کے برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش لگتا مجکو کہ تین رات کے اندر ہی اندر بانٹ دیتا کچھ اوسمین سے نزدیک اگر کچھ اوسکے ادا دین کے لیے رکھ لیتا اسلیے کہ ادا دین مقدم ہے صدقے پر اور اب اکثر عوام خیرات کرتے ہین اور عمارتین بناتے ہین اور اوپر حقوق لوگون کے چڑھے ہوئے ہین اونکی طرف التفات بھی نہین کرتے اور اسمین بیان حضرت کی سخاوت کا ہے اور ترغیب امت کو اوسپر ۔ ع ۔ اور فرمایا نہین کوئی دن کہ صبح کرتے ہین بندے اوسمین مگر کہ دو فرشتے اوترتے ہین پس کہتا ہے ایک اونکا اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ ۔ یعنی یا اللہ دے خرچ کرنے والے کو بدل یعنی جو کہ مال جاوے خرچ کرتا ہے اوسکو بہت سا بدلا دے یعنی دنیا مین مال دے یا آخرت مین ثواب اور کہتا ہے دوسرا یا الٰہی دے بخیل کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہے یا بخل خرچتا ہے اوسکا مال تلف ہو ۔ **ف** ۔ اس سے معلوم ہوا کہ مال خرچ کرے تو برمحل خرچ کرے بےمحل نہ خرچ کرے ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ٹلتے کے جگہ سے قدم ابن آدم کے روز قیامت کے یہان تک کہ پوچھا جاویگا پانچ چیزون سے عمر اوسکی سے کہ کس چیز مین فنا کیا اوسکو اور جوانی اوسکی سے کہ کس چیز مین صرف کیا اوسکو اور مال اوسکے سے کہ کہان سے کمایا اوسکو اور کس چیز مین خرچ کیا اوسکو اور کیا عمل کیا موافق جاننے کے ۔ اور کہا بعضے اللہ والے علمائے نے کہ نہین تمام ہوتا ورع یہان تک کہ دیکھے دس چیزین فرض اپنے نفس پر اول نگاہ رکھنا زبان کا غیبت سے دوسرے پرہیز کرنا بدگمانی سے اور تیسرے پرہیز کرنا ٹھٹھے بازی سے اور چوتھے باز رکھنا نظر کا محارم سے یعنی جن چیزون کا دیکھنا حرام ہے مانند اجنبیات و سیر و تماشے خلاف شرع کے اور پانچوین راست زبانی اور چھٹے یہ کہ پہچانے احسان اللہ کا اپنے پر تاکہ نہ عجب کرے نفس اوسکا اور ساتوین یہ کہ خرچ کرے مال اپنا حق مین اور نہ خرچ کرے اوسکو باطل مین اور آٹھوین یہ کہ طلب کرے اپنے نفس کے لیے نام نمود و تکبر اور نوین محافظت نماز و نیز اور دسوین استقامت سنت و جماعت پر ۔ **مشکوٰۃ و مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ و غیرہا** ۔ اور فرمایا خرچ کرو یعنی جس خرچنے سے اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر کہ کتنا دون اور کیا دون پس شمار کریگا اللہ تجھپر یعنی کم کریگا رزق تیرا بسبب قطع کرنے برکت کے اور کریگا اوسکو مانند ایک چیز معدود کے یا حساب لیگا تجسے اوسپر آخرت مین اور نہ روک رکھ فقیر سے مال جو زیادہ ہو حاجت سے پس روکیگا اللہ تجسے زیادتی اپنی از فحوائے مَا اسْتَطَعْتَ ۔ یعنی نے جو ہو سکے یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اوسکو حقیر اسلیے کہ وہ اللہ کے نزدیک اور میزان اعمال مین بہت ہے ۔ اور فرمایا حضرت نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ ۔ یعنی خرچ کر اے بیٹے آدم کے خرچ کرونگا مین تجھپر ۔ **ف** ۔ معنی یہ ہین کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تاکہ پاوے اموال عالیہ عقبیٰ کی اور وعدہ ہے یہ معنی کے دے گا تجکو جو کچھ کہ خرچے گا تو مین تجکو دنیا اور عقبیٰ مین اشارہ ہے طرف اس آیت کے

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۔ یعنی جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا ہی اوسکا ۔ ع ۔ اور فرمایا ای بیٹے آدم کے خرچ کر تا ترا مال کو تیرے زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہی تیرے لیے یعنی دنیا اور آخرت مین اور بند کر رکھنا تیرا اوسکو برا ہی تیرے لیے یعنی اللہ کے نزدیک اور لوگون کے نزدیک اور نہین ملامت کیا جاویگا تو قدر کفایت پر اور شروع کر یعنی اوس مال کے خرچ کرنے مین کہ زائد ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنے کے ۔ ف ۔ قدر کفایت پر یعنی مضایقہ نہین ہی اگر رہنے دے مال بقدر قوت کے کہ بازرکھے بھوک اور سوال سے اور یہ مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کے یعنی بعضون کا قوت کم ہوتا ہی اور بعضو کا زیادہ اور اسی طرح بعضے دنون مین کچھ ہوتا ہی اور بعضون مین کچھ اور بعضی حالت مین کچھ ہوتا ہی اور بعضی مین کچھ اور عیال اپنی کے یعنی جنکا نفقہ تجھپر لازم ہی بھول دینے مین اونھین سے کہ جب اونسے بچے تب بیگانون کو دے یہ نہ کہ کر وہ محتاج رہین اور اورونکو دیوے اور ظاہر یہ ہی کہ یہ بھی حدیث قدسی ہی اگرچہ بہ لفظ اوسکے نہین ہین اور احتمال یہ بھی ہی کہ شاید حضرت نے اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم ۔ ع ۔ اور فرمایا اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ الرواہ مسلم ۔ یعنی بچو ظلم سے اسلیے کہ ظلم اندھیرے ہونگے روز قیامت کے اور بچو بخیل سے اسلیے کہ بخیل نے ہلاک کر دیا ہی اون لوگون کو کہ تھے پہلے تمسے باعث ہوا اونکو نکل اسپر خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو ۔ ف ۔ یعنی ظلم سے بچین رکھنا ایک چیز کو بیچ غیر جگہ اوسکی کے پس شامل ہی سب گناہون کو یعنی جو گناہ ہی وہ ظلم ہی اور ظلم اندھیرے ہونگے کہا علما نے کہ یہ معلوم ہی ظاہر پر کہ ہوگا ظلم بہت سی اندھیریان ظالم پر نہین راہ پانے کا بسبب اونکے جیسے کہ مون راہ پاوینگے کہ دوڑتا ہوگا نور اونکا آگے اونکے یا مراد اندھیرون سے شدائد اور ہول قیامت کے ہین یعنی ایک ظلم سبب ہوگا بہت سی سختیون اور ہولون قیامت کا اور بچو بخل سے کہ وہ بھی ایک نوع ہی ظلم کی اسکو جدا اسلیے بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہی اور بخل باعث خونریزی اور حلال جاننے حرام کا اسلیے ہوتا ہی کہ خرچ کرنا مال کا اور خبرگیری مسلمان بھائیون کی سبب ہی آپس کی محبت و ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہی ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہ باعث ہین ایذا اور دشمنی کے اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بھی ہوتی ہی اور مباح کرنا حرام کا بھی ہوتا ہی کہ دشمن کی عورتون اور مال کو اور آبروریزی وغیرہ کو آدمی حلال جانتا ہی ۔ ع ۔ اور فرمایا اللہ دو اسلیے کہ آویگا تم پر ایک زمانہ کہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس نہ پاویگا اوس شخص کو کہ قبول کرے اوسکو کہیگا ایک آدمی اگر لاتا تو اسکو کل تو البتہ قبول کرتا مین اسکو پس آج کے دن نہین حاجت مجکو اسکی ۔ ف ۔ اللہ دو یعنی غنیمت جانو اواب اللہ دینے کو کہ قبول کرنے والے بہت ہین دیکر ثواب پاوے ہو ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی قبول نہین کرنیکا بسبب اسکے کہ سب مال دار ہونگے یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بے رغبت ہونگے دنیا سے اور راغب ہونگے آخرت کے یہ بات آخیر زمانے مین حضرت امام مہدی کے زمانے مین ہوگی ۔ ع ۔ کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہی از روے ثواب کے فرمایا یہ کہ تصدق کرے تو اوسوقت کہ تو تندرست ہو حریص رکھتا ہو مال کے جمع کرنے کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور ڈھیل نکرے یہان تک کہ جسوقت پہنچے جان حلق مین کہے تو فلانے کے لیے اتنا اور فلانے کے لیے اتنا اور حال یہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانے کے ۔ ف ۔ یعنی اللہ دے تندرستی کی حالت مین کہ اوس وقت بسبب امید درازگی عمر کی حرص ہوتی ہی مال کے جمع کرنے کی اور بخل کرتا ہی اور ڈرتا ہی محتاجگی سے کہ اگر بہت دونگا تو محتاج ہوجاونگا اور آرزو رکھتا ہی تونگری کی پس ایسے وقت مین دینا بڑا کام رکھتا ہی اور دینے مین ڈھیل نکرے یہان تک کہ جب حلق مین جان آوے تو کہنے لگے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اوسوقت مال ہوگیا ہی فلانے کا یعنی وارثون کا حق متعلق ہوگیا ہی حاصل یہ کہ تندرستی مین دینا بہت ثواب ہی اور جب وقت مرنے کا آجاوے اوسوقت وصیت کرے یا اللہ دے تو بہت ثواب نہین ۔ ع ۔ کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ پونہچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے کعبے کے سایے مین پس جبکہ دیکھا مجکو فرمایا وہ نہایت خوتے مین ہین قسم ہی کعبے کے پروردگار کی پس کہا مینے قربان ہون تمھارے باپ ہین تیرے وہ کون ہین فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنیوالے

ال کے الا من قال ھکذا وھکذا + یعنی مگر جسنے کہ خرچ کیا ادھر اور ادھر اور ادھر یعنی ہر طرف اپنے جیسا کہ بیان کیا
اگے اپنے اور پیچھے اپنے اور داہنے اپنے اور بائیں اپنے اور کم ہیں وہ + اور فرمایا سخی نزدیک ہے اللہ کی رحمت سے نزدیک ہے بہشت سے نزدیک ہے لوگوں
سے یعنی سب دوست رکھتے ہیں اوسکو دور ہے آگ سے اور بخیل یعنی جو کہ نہ ادا کرے جو کچھ کہ واجب ہے اوپر اوسکے وہ ہے بہشت سے دور ہے
لوگوں سے نزدیک ہے آگ سے ولجاھل سخی احب الی اللہ من عابد بخیل + یعنی اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہے طرف اللہ کے عابد بخیل سے
اور فرمایا البتہ اللہ دیتا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے ایک درہم بہتر ہے اوسکے لیے اللہ دینے سو درہم کے سے نزدیک مرنے اپنے کے یعنی تندرستی
میں تھوڑا سا اللہ نماز زیادہ ثواب کھتا ہے بہت دینے سے مرتے وقت + اور فرمایا دو خصلتیں نہیں جمع ہوتیں مومن میں ایک بخل اور دوسری بدخلقی +
ف + یعنی لائق نہیں ہے کہ مومن کامل میں یہ خصلتیں جمع ہوں یا مراد یہ ہے کہ اوسمیں نہیں پائی جاتیں یہ خصلتیں نہایت درجے کی کہ اوس سے
جدا ہی نہ ہوں اور وہ راضی ہو اونسے اور اگر کبھی بمقتضائے طبیعت بشری کے بدخلقی یا بخل کرے اور بعد ازاں پشیمان ہو اور نفس کو ملامت
کرے تو منافی کمال ایمان کے نہیں اور مراد بدخلقی سے یہ ہے کہ خلاف شرع باتیں کرے نہ یہ کہ جو لوگوں میں مشہور ہے جھگڑنا اور سہولت کرنی ہو ہر
اسلیے کہ بعض بد ایمان کی شاخوں میں سے ہے + ۴ + اور فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت میں نکما اور بخیل اور نہ بد دیکر احسان جتانے والا +
ف + نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہیں داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد ہے کہ حق واجب مال میں سے
نہ ادا کرے + ۴ + اور فرمایا شر ما فی الرجل شح ھالع وجبن خالع رواہ ابو داود + یعنی بدترین خصلتوں کی کہ آدمی میں
ہوتی ہیں دو خصلتیں ہیں ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی + اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا ایک شخص نے یعنی
بنی اسرائیل میں سے اپنے دل میں یا اپنے کسی یار سے کہ البتہ دونگا میں کچھ صدقہ یعنی آجکی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنی جسکی نیت کی تھی تاکہ
دے کسی مستحق اوسکے کو پس دیا اوسکو چور کے ہاتھ میں بغیر جاننے اوسکے کہ وہ چور ہی مستحق اوسکا نہیں پس صبح کی لوگوں نے اس حال میں کہ
باتیں کرتے تھے یعنی بطریق تعجب کے بسبب الہام الٰہی کے یا بسبب سننے کے چور سے کہ صدقہ دیا گیا آجکی رات چور کو پس کہا اور بعض نے
اللھم لک الحمد علی سارق + یعنی یا اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے اوپر دینے چور کے البتہ دونگا میں کچھ صدقہ یعنی اور صدقہ
دونگا تاکہ وہ مستحق کو پہنچے پس نکالی اوسنے خیرات اپنی پس دیا اوسکو ایک زناکار عورت کے ہاتھ میں پس صبح کی لوگوں نے باتیں کرتے تھے کہ خیرات
دی گئی آجکی رات زناکار عورت پس کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے تعریف اوپر دینے کے زناکرنے والی کو البتہ خیرات کرونگا میں اور خیرات پس
نکالی خیرات اپنی اور دی خیرات غنی کے ہاتھ میں پس صبح کی لوگوں نے کہ باتیں کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آجکی رات دولتمند کو کہا یا الٰہی
تیرے ہی لیے تعریف ہے اوپر خیرات کرنے کے چور کو اور زناکرنے والی کو اور دولتمند کو پس دیکھا گیا وہ خواب میں پس کہا گیا واسطے اوسکے کہ صدقے تیرے سب
مقبول ہوئے اوپر خیرات کرنی چور پر بیفائدہ اور خالی ثواب سے نہیں پس شاید کہ وہ باز رہے چوری سے یعنی مطلق باز رہے یا جب تک کہ وہ
مال اکتفا کرے اور اوپر زناکرنے والی پس شاید کہ باز رہے زنا اپنے سے اور ایسے دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے اوسمیں سے
کہ دیا اوسکو اللہ نے ف + حمد کرنی یا تو بطریق شکر کے تھی کہ شکر ہی بدلہ تو دیا اگرچہ غیر مستحق کو دیا یا بطریق تعجب کے یا تسلی خاطر کے حمد کی
اور غرض اس حدیث کے فرمانے سے یہ ہے کہ بدلہ دینا بھر نوع بہتر ہی جسکو دیگا ثواب پائیگا + ۳ + اور فرمایا اوسوقت کہ ایک شخص کھڑا تھا بیچ
جنگل کے زمین میں سے پس سنی ایک آواز ابر میں کہ کہتا ہی کوئی پانی دے فلانے شخص کے باغ کو پھر چلا ابر ایک طرف کو پس ڈالا پانی اپنا پتھروں کی
زمین میں پس ناگہان ایک نالی نے اون نالیوں میں سے یعنی اوس زمین میں تھیں تحقیق جمع کیا وہ پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کے یعنی نالی
میں سے پانی بہنے لگا اوسکے ساتھ وہ شخص بھی چلا تاملعلوم کرے کہ جسکے باغ میں پانی پونہچا ہی وہ کون ہی پس ناگہان ایک شخص کھڑا ہوا اپنے
باغ میں پھیرتا تھا پانی کو ساتھ بیلچے اپنے کے پس کہا اوس شخص نے واسطے اوسکے اسی بندے خدا کے کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہی وہ نام لیا کہ سنا تھا

۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸

ابرمین پس کہا باغ والے نے پوچھنے والے کو ای بندے خدا کے کیون پوچھتا ہی مجھسے نام میرا پس کہا اسواسطے کہ سنی تھی مینے آواز ابر مین کہ پانی دے اوسکا ہی پس کہتی تھی وہ آواز یعنی جسکی وہ آواز تھی وہ کہتا تھا اوس ابر کو اِسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ یعنی پانی دے فلانے کے باغ کو واسطے نام میرے کے پس کیا کرتا ہی تو یعنی اپنے باغ مین کہ جسکے سبب سے لائق اس بزرگی کا ہوا کہا اوسنے اپر اسوقت کہ کہا اور پوچھا تونے یہ تو کہتا ہون مین تجھسے کہ پس تحقیق مین دیکھتا ہون طرف اوس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہی باغ مین سے پس سد دیتا ہون تہائی اوسکا اور کھاتا ہون مین اور کنبہ میرا تہائی اور لگاتا ہون مین اوس باغ مین تہائی ✣ ف ✣ پانی دے فلانے شخص کے باغ کو لفظ فلان کر کنایہ کیا حضرتؐ نے باغ والے کے نام سے جیسے کہ آگے آیا صاحب یعنی ابر مین نام اوسکا لیا گیا تھا حضرتؐ نے اسطرح فرمایا اور واسطے نام تیرے کے یعنی کہتا ہون مین فُلانا واسطے نام مخصوص تیرے کے اور بدلے اوسکے حاصل یہ کہ ہاتف نے نام لیا تھا اور سامع نے کنایہ کیا یعنی فلانا کہا اوسکو بیان کر دیا کہ سینے تیرا نام سنا تھا اوسکو لفظ فلان کر تعبیر کیا ✣ ع ✣ اور فرمایا[1] کہ بلاشک تین شخص تھے بنی اسرائیل مین سے ایک کوڑھی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا پس چاہا اللہ تعالی نے یہ کہ آزماوے اونکو کہ شکر نعمت کا ادا کرتے ہین یا نہین پس بھیجا اونکے پاس ایک فرشتہ یعنی بصورت مسکین کے پس آیا وہ کوڑھی کے پاس اور کہا اوسنے کونسی چیز بہت پیاری ہی تیرے نزدیک کہا کوڑھی نے کہ رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے مجھسے وہ چیز کہ گھنیاتے ہین مجھسے لوگ یعنی کوڑھ جاتی رہے فرمایا حضرتؐ نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسپر پس دور ہوئی اوسسے گھن اوسکی یعنی کوڑھ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہی تیرے نزدیک کہا اونٹ یا کہا گائین شک کیا اسحٰق نے کہ راوی حدیث کا ہی مگر یہ کہ کوڑھی نے یا گنجے نے کہا ایک نے اونٹنی ہے اونٹ اور کہا دوسرے نے گائین یعنی شک فقط تعین مین کہ اوسنے کیا کہا اور اوسنے کیا کہا فرمایا حضرتؐ نے پس دیا گیا وہ اونٹنیان گیا بھن پھر کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالی تیرے لیے اسمین فرمایا حضرتؐ نے پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس اور کہا گیا چیز بہت پیاری ہی تیرے نزدیک کہا بال اچھے اور جاتی رہے مجھسے یہ چیز گھن کھاتے ہین مجھسے لوگ فرمایا حضرتؐ نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسکے سر پر پس جاتا رہا اوسسے گنج فرمایا حضرتؐ نے اور دیا گیا وہ بال اچھے کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہی تیرے نزدیک کہا گائین پس دیا گیا گائین گیا بھن کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تجکو اسمین فرمایا حضرتؐ نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس اور کہا کونسی چیز بہت پیاری ہی تیرے نزدیک کہا یہ کہ دے اللہ مجکو بینائی میری پس دیکھون مین اوسسے لوگون کو فرمایا حضرتؐ نے پس پھیرا فرشتے نے اوسپر ہاتھ پس عنایت کی اللہ نے اوسکو بینائی اوسکی کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہی تیرے نزدیک کہا بکریان پس دیا گیا بکریان بہت بچے دینے والیان پس بچے لیے کوڑھی نے اور گنجے نے اونٹون کے اور گایون کے اور بچے لیے اندھے نے بکریون کے پس ہوا کوڑھی کے لیے ایک جنگل اونٹون کا اور گنجے کے لیے ایک جنگل گایون کا اور اندھے کے لیے ایک جنگل بکریون کا فرمایا حضرتؐ نے پھر آیا فرشتہ کوڑھی کے پاس بصورت اپنی اور ہیئت اپنی کے یعنی جس صورت و ہیئت مین پہلے اوس پاس آیا تھا اوسی طرح پھر آیا پس کہا اوس فرشتے نے کہ مین مرد مسکین ہون جاتا رہا مجھسے اسباب سفر میرے مین پس نہین پہونچنا ہو سکتا آج یعنی منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب[2] تیرے مانگتا ہون مین تجھسے بواسطے اوس ذات کے کہ دیا تجکو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ یعنی مانگتا ہون ایک اونٹ کہ پونہچون مین بسبب اوسکے بیچ سفر اپنے کے مقصود اپنے کو پس کہا کوڑھی نے حق بہت ہین یعنی حقدار بہت ہین تجھے ایک اونٹ نہین پہونچ سکتا اوسنے یہ بات جھوٹ سمجھی اوسکے ٹالنے کے لیے پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ مین پہچانتا ہون تجکو کیا نہ تھا تو کوڑھی کہ گھنیاتے تھے تجھسے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجکو اللہ نے صحت و مال پس کہا کوڑھی نے سوا اسکے نہین کہ وارث گردانا گیا ہون مین اس مال کا باپ دادا سے پس کہا اوس فرشتے نے اگر ہی تو جھوٹا تو پھیر دے تجکو اللہ طرف اوس حالت کے کہ تھا تو یعنی کوڑھی محتاج فرمایا حضرتؐ نے کہ آیا فرشتہ گنجے کے پاس پہلی صورت اپنی مین پس کہا اوسکو مانند اوس چیز کے کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجے نے بمیسا جواب دیا تھا کوڑھی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہی تو جھوٹا تو کر دے تجکو اللہ

[1] اسمین علماء جائز ہونے کہنے کا کہ فلانا کہے اپنی کو اور مراد اوسسے اپنا نام ہو اور اللہ تعالی سے بہتر جانتا ہے اور [2] یہ بسبب اللہ تعالی سے کسی کو مانگنا نہین چاہیے مگر اللہ تعالی کے واسطے اور

جیسا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ میں ہوں مسکین ہوں اور مسافر جاتا رہا
تیرے پاس اسباب سے میرے سفر میں پس نہیں پہونچا ہو سکتا مجھے اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہوں میں تجھ سے واسطے اوس
ذات کے کہ دی تجھکو بینائی تیری بکری یعنی مانگتا ہوں میں ایک بکری کہ پونہچوں میں بسبب اوسکے سفر اپنے میں پس کہا اندھے نے کہ بلاشبہ تھا میں
اندھا پھر بھیری اللہ نے طرف میری بینائی میری پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ کی نہیں تکلیف دونگا تجھکو آج واسطے چیز نے
اوس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے کہ رکھ تو مال اپنا یعنی اپنے پاس پس سوائے اسکے نہیں کہ آزمائش کیے گئے تم یعنی امتحان کیا
اللہ نے کہ آیا تم کو اپنا حال یاد ہی یا نہیں اور شکر کرتے ہو یا نہیں پس بتحقیق راضی ہوا اللہ تجھسے اور غصے ہوا اوپر دونوں یاروں تیرے
یعنی کوڑھی اور گنجے کے بسبب ناشکری کرنے اونکے کے ۔ اور کہا ام مجید نے کہ کھینچے یا رسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوا ہے میرے
دروازے پر یعنی مانگتا ہے مجھسے یہاں تک کہ نہیں حیا کرتی ہوں پس نہیں پاتی میں اپنے گھر میں وہ چیز کہ دوں میں اوسکے ہاتھ میں پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِدْفَعِي فِي يَدِهِ وَلَوْ ظِلْفًا مُحْرَقًا ۔ یعنی دے اوسکے ہاتھ میں اگرچہ ہو کھر جلا ہوا ۔ آیا ہے کہ کسی نے
حضرت ام سلمہ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنی پکا ہوا بطریق تحفے کے بھیجا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بھاتا تھا پس کہا حضرت ام سلمہ
نے لونڈی کو کہ رکھدے اس گوشت کو گھر میں شاید کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کریں اسکو پس رکھدیا اوسکو لونڈی نے گھر کے طاقچے میں اور آیا
مانگنے والا پس کھڑا ہوا دروازے پر اور کہا اے گھر والو لعد و برکت دے اللہ تمکو پس کہا گھر والوں نے برکت دے اللہ تجھکو یعنی جواب دیا سائل کو
جیسے یہاں کہتے ہیں سائل کو برکت ہی شاہ جی پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اے ام سلمہ تمھارے پاس
کچھ چیز ہے کہ کھاؤں میں اوسکو پس کہا ام سلمہ رضی نے کہ ہاں کہا لونڈی کو جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت پس
گئی لونڈی پس پایا طاقچے میں مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہو گیا پتھر سفید بسبب بد دعا کے تمھارے
کے سائل کو ۔ اور فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تجھکو اوسکی کہ بہت بد ہے آدمیوں میں آزار دینے مرنے کے نزدیک خدا کے عرض کیا صحابہ نے کہ ہاں خبر دیجیے فرمایا
اَلَّذِي يُسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِي بِهٖ ۔ یعنی وہ شخص کہ سوال کیا جاوے ساتھ نام خدا کے اور نہ دیوے ساتھ اوس سوال کے ف
یعنی سائل نے کہا ہے واسطے اللہ کے اور باوجود اسکے نہ دیا اوسنے تو وہ سب لوگوں میں برا ہے مزہ میں اللہ کے نزدیک مگر جس صورت میں سائل
مستحق نہ ہوگا جس سے مانگا اوس پاس مال زیادہ اپنی حاجت سے اور اپنی عیال کی حاجت سے نہ ہوگا تو گنہگار نہ ہوگا غرضکہ نہ دینے والا گنہگار ہوگا اگر
سائل مستحق اوس مال کا ہو اور مال اوس پاس زیادہ حاجت سے ہو ۔ کہا عقبہ بن حارث نے کہ پڑھی میں نے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
مدینے میں نماز عصر کی پس سلام پھیرا حضرت نے پھر کھڑے ہوئے جلدی سے پھر چلانگتے ہوئے گردنیں لوگوں کی گئے طرف بعضے حجروں بیویوں
اپنی کے پس گھبرائے لوگ حضرت کی جلدی کرنے سے پھر نکلے حضرت اوپر پس دیکھا کہ صحابہ نے تعجب کیا اونکی جلدی کرنے سے فرمایا کہ یاد آیا مجھکو
ایک ٹکڑا سونے کا کہ میرے پاس تھا پس مکروہ جانا میں نے یہ کہ رہے مجھکو یعنی قرب الٰہی سے پس حکم کیا میں نے یعنی اہل بیت کو اوسکے بانٹ دینے کا
اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے تھا میں چھوٹا آیا گھر میں ایک ٹکڑا سونے کا زکوۃ میں سے پس مکروہ جانا میں نے یہ کہ رات کو رکھوں میں
اوسکو ۔ کہا حضرت عائشہ رضی نے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میرے پاس اونکی بیماری میں چھ دینار یا سات پس حکم کیا مجھکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بانٹ دوں میں اونکو پھر باز رکھا مجھکو یعنی بانٹنے اونکے سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری نے یعنی
فرصت نہ پائی اونکے بانٹنے کی حضرت کی بیماری کے سبب سے پھر پوچھا مجھسے حضرت نے حال اونکا کہ کیا ہوئیں وہ چھ دینار یا سات کہا حضرت عائشہ رضی نے
کہ نہیں بانٹیں میں نے قسم خدا کی تحقیق باز رکھا مجھکو یعنی اونکے بانٹنے سے آپ کی بیماری نے پس منگوایا حضرت نے اون دیناروں کو پھر رکھا اونکو
اپنے ہاتھ میں پھر فرمایا کیا ہے گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کرے اللہ عزوجل سے اور ہوں یہ دینار ان پاس اوسکے یعنی ہونا انکا نبی کے پاس

سنانی ہی مقام نبوت کے + اور آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے بلال رضی اللہ عنہ کے پاس اس حال مین کہ بلال رضی اللہ عنہ کے پاس ایک تودہ تھا کھجور کا
پس فرمایا حضرت نے کیا ہی یہ اے بلال رضی اللہ عنہ کہا ایک چیز ہی کہ ذخیرہ کیا ہی مینے اسکو کل کے لیے یعنی اپنی حاجت کے لیے کہ زمانہ آیندہ مین پیش آوے
فرمایا کیا نہین ڈرتا تو یہ کہ دیکھے تو اسکے لیے کل کو بخار آگ دوزخ مین روز قیامت کے خرچ کر تو ای بلال رضی اللہ عنہ اور نہ ڈر رکھ صاحب عرش سے
فقر کا + ف + کل کو یعنی روز قیامت کے پس لفظ روز قیامت تاکید ہی اسکی اور بخار یعنی اثر کہ پونہچیگا طرف تیرے پس یہ
کنایہ ہی قریب ہونے دوزخ کے سے حاصل یہ کہ اسکے سبب سے قریب دوزخ کے ہوگا اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہی کہ خرچ کر اور محتاجگی
نہ ڈر کہ جس قادر نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہی روزی پونہچاویگا اور حضرت نے یہ حکم فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کو واسطے حاصل کرنے مقام کمال کے
یعنی توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہو والا جائز ہی ذخیرہ کرنا برس روز کے قوت کا عیال کے لیے ۵۲ + ع + اور فرمایا سخاوت درخت ہی بہشت
مین پس جو شخص ہوگا سخی پکڑیگا ٹہنی اوسمین سے پس نہین چھوڑیگی اوسکو ٹہنی یہان تک کہ داخل کریگی اوسکو بہشت مین یعنی اگرچہ
اخیر مین ہو اور نخیلی درخت ہی دوزخ مین پس جو شخص کہ ہونخیل پکڑیگا ٹہنی کو اوسمین سے پس نہ چھوڑیگی اوسکو ٹہنی یہان تک کہ داخل کریگی
اوسکو دوزخ مین ۵۳ + ف + درخت ہی یعنی سخاوت مانند درخت کے ہی مشابہت دی اوسکو درخت کے ساتھ اسلیے کہ جیسے درخت
بڑا ہوتا ہی اور ٹہنیان اوسکی بہت ہوتی ہین ایسے ہی سخاوت بھی ایک چیز بڑی ہی اور قرمین اوسکی بہت ہین اور پکڑیگا ٹہنی یعنی
ایک قسم قسمون سخاوت کی سے + ع + اور فرمایا بادروا بالصدقة فان البلاء لا یتخطاها یعنی جلدی کرو ساتھ
صدقہ دینے کے یعنی موت یا بیماری سے پہلے صدقہ دو اسلیے کہ بلا شک بلا نہین بڑھتی صدقے سے یعنی صدقہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہی + اور فرمایا
من تصدق بعدل تمرة من کسب طیب الخ یعنی جو شخص کہ خیرات کرے برابر کھجور کے یعنی برابر صورت مین ہو یا قیمت مین
کمائی حلال سے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہی اوسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے پھر پالتا ہی اوسکو
واسطے خیرات والے کے جیسا کہ پالتا ہی ایک تمھارا بچھیرے اپنے کو یہان تک کہ ہوتا ہی صدقہ یا ثواب اوسکا مانند پہاڑ کے + ف +
کسب کے معنی مین جمع کرنا اور یہان کسب طیب سے مراد ہی وہ مال کہ جمع کیا ہو اوسکو وجہ حلال سے یعنی بوجہ شرعی کچھ صنعت کی یا تجارت کی
یا زراعت کی یا وارث مین ہاتھ لگا یا ہبہ کیا کسیسے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ غیر حلال نہین قبول ہوتا
اور حلال البتہ جا بجا صرف ہوتا ہی چنانچہ شیخ علی متقی عارف باللہ رحمہ اللہ تعالی نے نقل کی ایک شخص صالحین مین سے کہ تاجر تھا اور پھر صدقہ دیتا تھا
تہائی اور تہائی اپنے خرچ مین لاتا اور تہائی خرچ کرتا کمائی کی جگہ مین پس آیا اوسکے پاس ایک دنیادار اور کہا اے شیخ چاہتا ہو تو مین تجھ
کچھ صدقہ دونمین پس بتا مجھکو مستحق کہا اوسنے کہ حال حلال پھیرے تو وہ پونہچیگا مستحق کو پس مبالغہ کیا اور نسبت اس بات مین غنی
نے کہا اوسنے تو نکل جب ملے تو اوس شخص سے کہ رحم کرے اوسپر دل تیرا تو دے اوسکو پس نکلا وہ دیکھا ایک اندھا بوڑھا دیا اوسکو پھر دوسرے دن اوسپر
گذرا سنا کہ وہ کہتا ہی ایک شخص سے کہ اوسکے پاس تھا کہ گذرا مجھپر ایک شخص کل اور دیا مجھکو اتنا اتنا مال پس خوش ہوا مین اور صرف کیا پینے اوسکو
شراب خواری مین فلانے بدکار کے ساتھ یہ سنکر آیا وہ غنی شیخ کے پاس اور بیان کیا یہ واقعہ پھر دی اوسکو شیخ نے ایک درہم اپنی کمائی کی
اور کہا اوسکو کہ جب نکلے تو گھر سے اور اول جسپر تیری نظر پڑے اوسکو یہ درہم دینا پس نکلا وہ دیکھا ایک ریوڑ دار کو کہ ظاہر مین غنی معلوم
ہوتا تھا پس ڈرا اوسکے دینے سے لیکن بموجب حکم شیخ کے ناچار اوسی کو دی درہم پس جب لی اوسنے درہم پھرا وہ راہ اپنی سے اور ساتھ
چلا اوسکے غنی دینے والا یہان تک کہ دیکھا اوسکو کہ داخل ہوا ایک کھنڈر مین اور نکلا دوسری راہ سے اور چلا شہر کی طرف پھر داخل ہوا وہ
غنی پیچھے اوسکے کھنڈر مین پس نہ دیکھا اوسمین مگر کبوتر مرا ہوا پھر پیچھے پیچھے گیا اوسکے غنی اور قسم دی اوسکو یہ کہ خبر دے مجکو اپنے
حال کی پس ذکر کیا اوسنے یہ کہ میرے ساتھ اولاد ہی چھوٹی اور تھے وہ نہایت بھوکے پس مین بیقرار ہوا اور نکلا سرگردان پھر دیکھا

رواہ البیہقی ۱۲
۵۲ جا بجا یہ
۵۳ ف
ع

مینے یہ کبوتر مارا ہوا لے لیا سینے اوسکو اونکے لیے پھر جب یہ فتوح مجھے ہاتھ لگی تو پھینک دیا مینے یہ کبوتر جبان سے کہا تھا پس سمجھا وہ
غنی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اچھی جا خرچ ہوتا ہی اور حرام بُری جا آخر تجربہ کیا ہی کہ جو شخص مال خبیث چھوڑتا ہی مثل سود خوار وغیرہ کے
تو وہ رقص و سرود و شراب غیرہ مین پیچھے اوسکے صرف ہوتا ہی اور وارث اوسکے جلدی محتاج ہوجاتے ہین بخلاف حلال کے ایسے معاملے بہت دیکھنے مین
آئے ہین آور قبول کرتا ہی اوسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے یعنی خوب قبول کرتا ہی اور راضی ہوتا ہی اوس سے اوسکو دائین ہاتھ مین لینا اسلیے
کہا کہ عادت ہی کہ پسندیدہ چیز کو آدمی داہنے ہاتھ مین لیتا ہی آور پالتا ہی یعنی بڑھاتا جاتا ہی اوسکو تاکہ بھاری ہو میزان اعمال مین ✦ ع ✦
✦ اور فرمایا ما نقصت صدقۃ من مال وما زاد اللہ عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد للہ الا
رفعہ اللہ ✦ یعنی نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندے کو بسبب معاف کرنے کسیکی تقصیر کے مگر عزت اور نہین
تواضع کرتا کوئی خدا کے واسطے مگر بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ اوسکا ✦ ف ✦ یعنی اگرچہ ظاہر مین کم دینا سبب نقصان مال کا ہی لیکن
حقیقت مین سبب زیادتی کا ہی کہ برکت زیادہ ہوتی ہی اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہی یا یہ کہ دنیا مین بھی بدلا اوسکا ملتا ہی لوجہ کوئی
قصور کسی کا بخشدیتا ہی باوجود قدرت رکھنے کے بدلا لینے پر اوسکے اللہ تعالی عزت زیادہ کرتا ہی دنیا اور آخرت مین ایک بزرگ سے منقول ہی کہ کوئی انتقام
برابر عفو کے نہین ہی اور جو کوئی تواضع یعنی عاجزی کرتا ہی واسطے سید قربالہی کے نزدیک اوسکی تعالی اوسکی قدر بلند کرتا ہی دنیا اور آخرت مین ✦ ع ✦

سورۃ الفتح مدنیۃ وھی تسع وعشرون اٰیۃ واربعۃ رکوعات

یہ سورت مدنی ہی آیتین اسمین ۲۹ ہین اور کلمات ۵۶۰ اور حروف ۲۴۳۸ اور رکوع ۴ آور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ ممتحنہ کے
اور ربط اس سورت مین اور سورۂ محمد مین یہ ہی کہ سورۂ محمد مین اکثر ذکر مشرکین کا اور بیان احوال مومنین کا اور بیان اطرائی کا ہی اور سورۂ فتح
مین اکثر بیان ذکر مشرکین کا اور بیان احوال مومنین کا اور منافقین کا اور بیان صلح کا ہی اور یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ ابتدا ہی مین ذکر
فتح کا ہی کہ تفصیل اوسکی آگے آتی ہی ✦ ابی بن کعب سے منقول ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورۂ فتح پس گویا کہ
ہوا اون لوگون کے ساتھ کہ بیعت کی اونھون نے نیچے درخت کے ✦ زاھدی ✦ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ گویا آپ
صحابہ کے ساتھ مکے مین داخل ہوئے اور خاطر جمعی سے حلق و قصر مین مشغول ہین پس اوس سال عمرے کے قصد سے متوجہ کعبے کی طرف ہوئے
اور جب حدیبیہ مین کہ نام ایک جگہ کا قریب مکے کی ہی پہنچے تو کفار قریش کعبے کے آنے سے مانع آئے اور بہت سی تشویشون کے بعد کفار سے
صلح کر کے بغیر پہونچنے کے کعبے مین پھر آئے خدائے تعالی نے اوس عمل کو اونسے قبول فرمایا اور اوس بیعت سے کہ اثنائے تشویش مین واسطے تاکید
عزم کے آنحضرت سے کی تھی راضی ہوا اور اوس عمل کے ثواب مین بہت سی فتوحین اونکو نصیب کین خصوصا فتح خیبر کہ بعد اس سفر سے جلد
واقع ہوئی اور غنیمتین خیبر کی خاص حاضران بیعت کے لیے مقرر کین اور غیر اونکے کو اوس غزوے سے منع کیا اور مضمون خواب کا سال آیندہ
ظاہر ہوا پس بیچ باب عمدہ فتوح اور شمہ منافقون کے بسبب تعویق مضمون خواب کے اور بیان حکمت تعویق کے اور تہدید متخلفون کے
سفر حدیبیہ سے اور بیچ بیان خوشی اپنی کے بیعت کرنے والون سے یہ سورت نازل فرمائی واللہ اعلم ✦ فتح ✦ ہجرت سے چھ برس چھ مہینے
خواب دیکھا کہ مکے مین گئے ہین عمرے کو فراغت سے حلق کرتے ہین ارادہ کیا عمرے کا اگرچہ قریش سے دشمنی تھی لیکن دستور تھا کہ دشمن کو
بھی حج اور عمرے سے مانع نہوتے تھے اور حرم مین ہیر پھیر لیتے پندرہ سو آدمی کے ساتھ چلے قریش نے لوگ جمع کیے شہر سے باہر پڑے
لڑنے کو جب حضرت پونہچے قریب جہان سے مکہ نظر آیا سواری کی اونٹنی بیٹھ گئی ہرگز نہ اوٹھی جب حضرت نے قسم کھائی کہ مین ادب کعبے کا
رکھونگا اگرچہ یہ لوگ چڑھ پڑھ بولین تب اوٹھی حضرت نے مقابلہ چھوڑکر حدیبیہ کے میدان مین آوترے پیغام دیا کہ اگر چاہو مجھسے صلح کروایا مدت

دم لوٹتے ہم اوروں کو مسلمان کرین پھر جا ہوگے مسلمان ہو جیوا ور جا ہر گھر لیو آخر کو صلح ہوئی لیکن اوس برس عمرہ نکرنے دیا اگلے سال قضا کیا اوس صلح کے بعد یہ سورت اتری ۱۲ موضح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ۝

بلا شبہ ہمنے حکم کیا تیرے لیے فتح ظاہر کا انجام کار فتح کا یہ ہی کہ بخشے تیرے لیے خدا جو کچھ کہ گذرا تیرے گناہ سے اور جو کچھ کہ پیچھے رہے اور تمام کرے نعمت اپنی تجھ پر اور تو پہلے دکھاوے تجکو راہ سیدھی اور تو مدد دیوے تجکو خدا مدد قوی ۱۲ فتح ۱۲ یعنے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا معاف کرے تجکو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے اور پورا کرے تجپر اپنا احسان اور چلاوے تجکو سیدھی راہ اور مدد کرے تجکو اللہ زبردست مدد ۱۲ تفسیر یعنی تجکو اس تحمل سے درجے بڑھے اور یہ بات اللہ نے کسی بندے کو نہین فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ بخشے اگرچہ بہت بندے ہین بخشے اسمین مژدہ دیا ہی ۱۲ موضح کہا بعضون نے کہ مراد اس فتح سے فتح مکے کی ہی نازل ہوئی یہ سورت آنحضرت کے پھرنے کے وقت مکے سے سال حدیبیہ مین از راہ وعدے کے آنحضرت کے مکے کی فتح ہوئے پر اور بعضون نے کہا کہ وہ فتح حدیبیہ ہی اور نہین ہوا اوسمین قتال شدید ولیکن ہوئی آپسمین پھینکا پھانکی پتھرون اور تیرون کی پس تیرے مسلمانون نے مشرکون کو یہان تک کہ بھگا دیا اونکو شہر مین اور چاہی اونھون نے صلح پس ہوئی فتح ظاہر اور کہا زجاج نے کہ واقع ہوا فتح حدیبیہ مین معجزہ بڑا کہ پانی کنوین مین ہو چکا ایک قطرہ باقی نرہا پس گلی ڈالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کنوین مین پس جوش مارا پانی نے یہان تک کہ پیا سب لشکرونے اور بعضون نے کہا کہ مراد اس فتح سے فتح خیبر کی ہی اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ قضینا لک قضاء مبینا یعنی حکم کیا ہمنے تیرے لیے حکم ظاہر اہل مکہ پر یہ کہ داخل ہو گے تم اور اصحاب تمہارے مکے مین سال آیندہ خانہ کعبہ کے طواف کرنے کے لیے ۱۲ مد بموجب قول اکثر مفسرون کے مراد فتح سے صلح حدیبیہ کی ہی کہ حقیقت مین مقدمہ فتوح کثیرہ کی تھی اور بفتح مکہ کی بھی یہی ہوئی اور صلح کو فتح اسلیے کہا کہ اوسوقت مین واقع ہونا صلح کا مشرکون سے دشوار تھا مدد و فتح خدائے تعالی کی طرف سے آنحضرت کو پونہچی تب شرک صلح پر راضی ہوئے اور بعضون کے نزدیک مراد اس سے فتح مکے کی ہی اور بعض کے نزدیک فتح خیبر اور فدک کی ہی کہ عنقریب اس صلح سے واقع ہوئی اور زہری کہتے ہین کہ کوئی فتح صلح حدیبیہ سے بڑی نہی اسلیے کہ اوسوقت مین شرک مسلمانون کے ساتھ مختلط ہوئے اور قرآن اور کلام مسلمانون کا سنا اور اکثرون کے دلون مین اسلام نے جگہہ پکڑی اور اوس تین برس مین بہت خلق مسلمان ہوئی اور اسلام کے پھیلنے مین بہتاثت ہوئی اور تفسیر حسینی وغیرہ مین لکھا ہی کہ چھٹے برس ہجری مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ اپنے بعضے اصحاب کے ساتھ مکے مین گئے ہین اور عمرہ ادا کیا اصحاب نے جانا کہ اسی سال بظہور مین آویگا اور تہیہ سفر کا کیا اور پہلی تاریخ ذیقعدہ کے اوسی سال آنحضرت چودہ سو اصحاب کے ساتھ مدینے سے باہر نکلے احرام عمرہ کا باندھکر متوجہ مکے کے ہوئے جب یہ خبر مشرکون کو پونہچی تو وہ بقصد روکنے آنحضرت کے مکے کے داخل ہونے سے مجتمع ہو کر مکے سے باہر نکلے آنحضرت نے اونکے اس قصد سے آگاہ ہو کر حدیبیہ مین منزل کی اور حدیبیہ نام ایک کنوین کا ہی کہ پانی اوسکا بسبب صرف لشکر مبارک کے ایک قطرہ نرہا تھا جب آنحضرت اوس کنوین کے کنارے پر پونہچے تو وضو کیا اور پانی اپنے وضو کا اوس کنوین مین ڈالا بہت سے پانی نے اوس کنوین مین جوش مارا اور تمام لشکر کو کفایت کیا بیس روز تک کہ وہان رہے القصہ عروہ بن مسعود ثقفی کفار کی طرف سے حدیبیہ مین آنحضرت کے پاس آیا اور آنے کا سبب پوچھا معلوم کیا کہ عمرے کے ارادے سے آئے ہین لڑنے کا ارادہ نہین رکھتے کفار پر خبر لشکر بھی اسی ہوئی آنحضرت کے آنے کے کی پس آنحضرت نے اپنی طرف سے عثمان رضی اللہ عنہ کو مشرکون کے پاس بھیجا تا اونکو منع کرنے سے باز رکھین مشرکون نے

اونکو پکڑ لیا بسبب دیر رہنے اونکے قتل کا لشکر مین پکار رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ نہین جانے کا مین جب تک کہ کفار کو نمٹا
نہ دونگا اور اصحاب کو طلب کیا اور اونسے بیعت کی پر ثابت رہنے کی موت کے لیے اور اسی سبب سے بیعت الرضوان واقع ہوئی چنانچہ جسپر آیت لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ
کے مذکور اسکا ہی پس کفار نے بیعت کی خبر سنکر خوش ہوکر سہیل بن عمرو کو آنحضرتؐ کی خدمت بابرکت مین بھیجا اور صلح کی اس طرح پر کہ مسلمان
اس سال مین پھر جاوین اور متعرض نہ ہوئے کے نہون اور سال آیندہ مین آکر عمرے کی قضا ادا کرین آنحضرتؐ نے دہن صلح کیا اور کتنے ایک
اونٹ منجملہ ستر اونٹون کے کہ ہدی کے لیے ہمراہ لائے تھے ذبح کیے اور باقی ناجیہ اسلمی کے ہاتھ مکے کو بھیجے تا مروہ مین ذبح کرکے فقرا کو تقسیم کرین
اور صحابہ بھی حلق و ذبح کرکے احرام سے نکلیں اور ساتھ عمرو ملال کے وہان سے مدینے کو پھرے اور ایک رات مین راتون رات یا دو تین دن کے ساتھ
یہ سورت نازل ہوئی صبح کو یہ سورت اصحاب پر پڑھی بعد اسکے کہ فرمایا آجکی رات مجپر ایک سورت اتری ہے کہ بہت دوست رکھتا ہون مین اوسکو
دنیا سے اور دنیا کی ساری چیزون سے اور جب اصحاب نے سنا آپسمین مبارکباد دین اور خوش ہوئے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا
آجکی رات مجپر ایک آیت اتری ہے کہ میرے نزدیک پیاری زیادہ ہے دنیا سے اور دنیا کی ساری چیزون سے اور آیت اِنَّا فَتَحْنَا الز پڑھی بعضے
صحابہ نے کہا هَنِيْئًا لَكَ يَا فُلَانُ یعنی مبارک و میمون ہو آپکے لیے یا رسول اللہ حق تعالی نے خبر دی آپ کو اوس چیز کی کہ کرے ساتھ
آپکے واللہ اعلم ہمارے ساتھ کیا کریگا آیت لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ الز نازل ہوئی انتہی پھر بیچ باب
وعدۂ فتوح کے اور دور شبہۂ منافقون کے بسبب تعویق مضمون رویا کے اور بیان حکمت تعویق اور تہدید پیچھے رہے ہوؤن کے سفر حدیبیہ سے اور
بیان خوشنودی حق کے اہل بیعت رضوان سے تمام یہ سورت اور تری اور بیچ لام لیغفر کے اقوال بہت ہین بعضون کے نزدیک لام مبنی کی کے ہے
یعنی فتح دی ہمنے تجکو تا مجتمع ہون تیرے لیے تمام تین ساتھ مغفرت کے اور بعضون کے نزدیک فَاسْتَغْفِرْ مقدر ہے یعنی فتح دی ہمنے تجکو پس طلب
تا بخشے خدا تجکو اور بعض کے نزدیک لام عاقبت کے لیے ہے یعنی فتح دی ہمنے تجکو اور عاقبت یعنی انجام فتح کا یہ ہے کہ بخشے تجکو خدا اور بعض کے
نزدیک لیغفر راجع ہے اللہ تعالی کے قول کی طرف وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ کہ اوپر کی سورت مین ہے اور مراد مَا تَقَدَّمَ سے وہ پیام ہین کہ
بعثت سے پہلے گذرے اور مَا تَاَخَّرَ سے بعد بعثت کے وقت نزول اس آیت تک ہین اور یہ اون علما کے قول کے بموجب ہے کہ صغائر
انبیا کے لیے جائز رکھتے ہین اور یہ کہ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ ہو اور بقولے ما تقدم گناہ آدم و حوا علیہما السلام کے اور
ما تاخر گناہ امت کے ہین اور مراد نبوت سے نبوت و حکمت یا فتح ہونا شہر مکہ کا اور بول بالا ہونا دین کا یا قبول شفاعت ہے اور چلانے تجکو
سیدھی راہ یعنی ثابت رکھے تجکو دین پسندیدہ پر ۔ بحر معا ۔ یہ قصہ حدیبیہ کا مشکوۃ مین یون مذکور ہے کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سال حدیبیہ کے بیچ دس اور سو کے اصحاب اپنے سے پس جب آئے ذوالحلیفہ پر کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینے کے قلادہ یعنی گلے
باندھا ہدی کے یعنی علامت کے لیے اور اشعار کیا یعنی نیزہ اونٹ کے کوہان مین مار کے خون بہایا اور بیان مفصل اسکا کتاب الحج مین ہے
اور احرام باندھا ذوالحلیفہ سے عمرے کے لیے اور چلے یہان تک کہ جب پونہچے ثنیہ پر کہ نام ایک پہاڑی کا ہے کہ وہان سے رستہ مکے کو
جاتی ہے بیٹھ گئی اونٹنی حضرتؐ کو لے کر پس کہا لوگون نے حل حل کہ اونٹ کے اوٹھانے کے لیے یہ کلمہ بولتے ہین اڑ گئی قصواء نے کہ نام
حضرتؐ کی اونٹنی کا تھا پس فرمایا حضرتؐ نے نہین اڑ گئی قصواء نے اور نہین عادت اسکو اڑنے کی لیکن روکا اسکو روکنے والے ہاتھی کے نے
یعنی اللہ تعالی نے کہ ہاتھی پر تھا مکے کو کہ واسطے بٹھانے کعبۂ معظم کے لایا تھا روکا تھا اسی طرح قصواء کو روکا تا واقع نہو لڑائی اور
خونریزی حرم مین پہلے وقت اوسکے سے پھر فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے نہ طلب کرینگے قریش مجھسے کوئی
بات کہ تعظیم ہو تعظیم اللہ تعالی کے حرم کی مگر دونگا اونکو یعنی اس صلح مین جو کچھ قریش مجھسے وہان تعظیم کی بات طلب کرینگے تو
قبول کرونگا پھر زجر کی اونٹنی کو پس اوٹھی وہ پھر مکہ سے سوا ہوئے آنحضرت اہل مکہ کی راہ سے اور متوجہ ہوئے اور طرف بیان تک کہ اوترے

حدیبیہ کے ایک کنارے مین ایک جگہ پر کہ تھوڑا سا تھا پانی اوسمین یعنی اُس گڑھے مین تھوڑا پانی تھا اوسپر اوترے لیتے تھے پانی کو آدمی تھوڑا تھوڑا پس نہ دیر کی لوگون نے یہان تک کہ کھینچ ڈالا اوس پانی کو یعنی تھوڑی سی دیر مین سب پانی کھینچ ڈالا اور شکایت لائے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاس کی پس نکالا حضرت نے ایک تیر اپنے ترکش مین سے پھر فرمایا صحابہ کو کہ کر کھدین تیر کو پانی مین پس قسم ہے خدا کی ہمیشہ جوش مارتا رہا پانی واسطے اونکے ساتھ سیرابی کے یعنی ساتھ اکثر پانی کے کہ سیراب کرے اونکو یہان تک کہ پھرے پانی سے یعنی پھرے اور ہنوز پانی باقی تھا پس اوسوقت مین کہ صحابہ اسی طرح تھے کہ ناگہان آیا یعنی صلح کے لیے بُدَیل بن ورقا خزاعی بیچ ایک جماعت کے خزاعہ کے پاس عروۃ بن مسعود اور یہان کی بخاری نے حدیث یہان تک کہ کہا ناگہان آیا سہیل بن عمرو کہ وکیل تھا مکیون کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی حضرت علی کو لکھ تو یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی محمد رسول اللہ نے پس کہا سہیل نے قسم ہے خدا کی اگر جانتے ہم کہ تو رسول اللہ ہے تو نہ منع کرتے ہم تجکو خانہ کعبہ کے آنے سے اور نہ لڑتے ہم تجسے ولیکن لکھ محمد بن عبداللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے خدا کی تحقیق مین البتہ رسول اللہ کا ہون اور اگر جھوٹا جانتے ہو تم مجکو لکھ ای علی محمد بن عبداللہ اور اور روایت مین ہے کہ یہ دو صلحنامے مین لکھا تھا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اوپر قریش نے کلام نہ کور کیا پھر حضرت نے حضرت علی کو اوسکے مٹانے کا حکم کیا اوسپر حضرت علی نے عذر کیا کہ قسم خدا کی مین آپ کا نام مین مٹانے کا پس حضرت نے نامہ لے کر وہ عبارت مٹائی اور لکھا یعنی ازراہ معجزے کے هٰذَا مَا قَاضٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ انتہی پس کہا سہیل نے اور اوسپر کہ نہ آوے تمھارے پاس ہم مین سے کوئی شخص اگرچہ ہو تمھارے دین پر مگر پھیر دو اوسکو ہمپر یعنی پس قبول کیا یہ حضرت نے اور یہان بھی حدیث مین خیر اختصار ہوا ہی پایہ اور روایت ہی بخاری سے کہ اوسمین اسی قدر مذکور ہی پس جب کہ فارغ ہوئے آنحضرت یا حضرت علی صلح نامے کے لکھنے سے فرمایا پیغمبر خدا نے اپنے صحابیون کو کھڑے ہو اور ذبح کرو یعنی جانورون کے پھر سر منڈاؤ پھر آئین کتنی ایک عورتین مسلمان ہو کر پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ الخ یعنی اے موسنون جبوقت کہ آوین تمھارے پاس عورتین مسلمان ہجرت کر کر آخر آیت تک پس منع کیا مسلمانون کو اللہ تعالی نے یہ کہ پھیر دین اونکو اور حکم کیا مسلمانون کو یہ کہ پھیر دین عورتون مہر پھر پھرے حضرت طرف مدینے کے پس آئے حضرت کے پاس ابوبصیر کہ ایک شخص قریش مین سے تھے اور وہ تھے مسلمان پس بھیجے کفار قریش نے اونکی تلاش مین دو شخص پس حوالہ کیا حضرت نے ابوبصیر کو اون شخصون کے یعنی بموجب عہد کے پس نکلے وہ ابوبصیر کو لیکر یہان تک کہ جب پہنچے وہ ذوالحلیفہ مین اوترے وہ اسحال مین کہ کھاتے تھے کھجورین اپنی پس کہا ابوبصیر نے واسطے ایک شخص کے اون دونون مین سے قسم خدا کی تحقیق مین گمان کرتا ہون یہ تلوار تیری اچھی ہے اے فلانے دکھا تو مجکو تا دیکھون مین اسکو پس قدرت دی اوس شخص نے ابوبصیر کو تلوار کے دیکھنے پر پس مارا ابوبصیر نے اوسکو یہان تک کہ ٹھنڈا ہو گیا وہ یعنی مر گیا اور بھاگ گیا دوسرا شخص یہان تک کہ آیا مدینے مین اور داخل ہوا مسجد مین دوڑتا ہوا یعنی بخوف قتل کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیکھا اسنے خوف پس کہا اوس شخص نے کہ مارا گیا قسم خدا کی ساتھی میرا اور تحقیق مین بھی مارا جاتا ہون یعنی ڈرتا ہون قتل سے یا قریب ہوا مین اسکے کہ قتل کرے وہ مجکو پھر آیا ابوبصیر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وے ہی مان اسکی کو یہ ابوبصیر گرم کرنے والا لڑائی کا ہی اگر ہوتا کوئی اسکے لیے مددگار تو مدد کرتا اسکی پس جب سنا ابوبصیر نے یہ کلام تو معلوم کیا کہ آنحضرت پھیر دین گے اوسکو طرف کافرون کے پس نکلا ابوبصیر مدینے سے یہان تک کہ آیا کنارے دریا کے کہارا وی سے اور بھاگ آیا ابوجندل بن سہیل کافرون کے پاس سے اور ملا ابوبصیر کے ساتھ پس ہوا یہ حال کہ نہ نکلتا تھا قریش مین سے کوئی شخص مسلمان مگر کہ ملتا تھا ساتھ ابوبصیر کے یہان تک کہ جمع ہوئی قریش سے ایک جماعت کثیر پس قسم ہے خدا کی نہ سنتے تھے وہ کسی قافلے کو قریش کے کہ نکلا طرف شام کے مگر کہ بیٹھا کرتے اوسکا اور قتل کرتے اوسکو اور لے لیتے مال اوسکا پس بھیجا قریش نے کسی کو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ قسم دیتے تھے

حضرتؐ کو اللہ کی اور حق قرابت کی کہ اونمین اور حضرت مین تھم رکر نکرین کچھ مگر یہ کہ بھیمین کسیکو طرف ابو بصیر کے اور یارون اوسکے کے کہ آوین ہمسے
مین اور تعرض نکرین ہمارے قافلے سے پھر جب کہلا بھیمین حضرتؐ اونکو یہ اور وہ چلے آوین آپکے پاس تو جو کوئی آوے حضرتؐ کے پاس مکے سے ہم اوسے
مسلمان ہوکر تو وہ امن مین ہی اور نہ پھیرین اوسکو ہماری طرف یعنی پشیمان ہوئے قریش اوس شرط سے اور کہا کہ ابو بصیر کو منع کرین ہم اوس طرف سے
باز آئے پس بھیجا پیغمبر خداؐ نے کسیکو طرف ابو بصیر کے اور یارون اوسکے کے یعنی اور منع کیا تعرض کرنے سے اور اپنے پاس بلا بھیجا فضل کی آ

حدیث بخاری نے ف اگر ہوتا واسطے اوسکے الخ اسکے ایک معنی تو وہ ہین جو مذکور ہوئے اور دوسرے معنی یہ ہین کہ کاشکے کوئی ہوتا اور
معلوم گردانا اوسکو کہ نہ آوے میرے پاس تا پھیر ندون اور سونپ ندون اوسکو اونکے تئین اور یعنی انسب ہین ساتھ سیاق حدیث کے
اور ابو جندل بیٹا سہیل کا ہی کہ جو صلح کے لیے آیا تھا حدیبیہ مین اور ابو جندل اسلام لایا تھا مکے مین اور رکھا تھا اوسکو اوسکے باپ نے
قید مین پس اول تو وہ بھاگ کر حدیبیہ ہی مین آیا تھا اوسکو حضرتؐ نے پھیر دیا تھا بہت سی تکرار کے بعد اور تسلی دی تھی اوسکو پھر دوبارہ وہ
بھاگ کر ابو بصیر کے ساتھ آملا ع ۳ اور روایت مین آیا ہی کہ صلح کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکون سے روز حدیبیہ کے تین
باتون پر ایک تو یہ کہ جو آوے مشرکون مین سے مسلمان ہوکر پھیر دین اوسکو مشرکون کو اور جو آوے مشرکون کے پاس مسلمانون مین سے تو نہ پھیر دین
اوسکو اور دوسری یہ کہ داخل ہون حضرت مکے مین سال آیندہ اور ٹھیرین اوسمین تین دن اور تیسری یہ کہ نہ داخل ہون مکے مین مگر اس حال مین
کہ ہتیار مسافون وغیرہ مین ہون تلوار کھلے رکھ بصورت قہر و غلبہ اور مستعد لڑائی کے نہ آوین پھر آیا حدیبیہ ہی مین ابو جندل اس حال مین
کہ چلتا تھا بیڑیون مین پس پھیر دیا حضرتؐ نے اوسکو طرف مشرکون کے اور ابو جندل بیٹا سہیل کا اسلام لایا تھا مکے ہی مین اوسکو مشرکون نے
قید کر رکھا تھا جس ایام مین کہ صلح حدیبیہ ہوئی وہ حضرتؐ کے پاس بھاگ کر آیا حضرتؐ نے بحسب عہد کے اونکو حوالے مشرکین کے کر دیا یہ فرما کر کہ صبر کر
اے ابو جندل اور امیدوار ثواب کا ہو اللہ تعالی ہمارے لیے اور ضعیفون کے لیے خوشی اور خلاصی دیگا اور لکھا ہی علمانے کہ قبول کرنا حضرتؐ کا ان
شرطون کو تھا بسبب ضعف حال مسلمانون کے اور عاجز ہونے اونکے کے کفار کے مقابلے سے یا بسبب احرام اور حرمت حرم اور بہت سی مصلحتون کے
تھا اور انجام کار کو فائدے اوسکے بہت سے ظاہر ہوئے کہ مکہ فتح ہوا اور وہان کے لوگ مسلمان ہوئے اور ظاہر ہوا دین حق اور حقیقت مین یہ فرمانبرداری
امر رب کی اور اظہار کمال عبودیت کا ہی **مشکوۃ و شرحہا** اور کہا سمرہ بن جندب نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب نماز پڑھ چکتے یعنی صبح کی تو متوجہ ہوتے ہمپر ساتھ چہرۂ مبارک اپنے کے اور فرماتے کس شخص نے دیکھا ہی آجکی رات خواب کہا سمرہ نے پس اگر
دیکھا ہوتا کسیںنے خواب تو بیان کرتا اوسکو پس فرماتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تعبیر جو کہ الہام فرماتا اللہ تعالی پس پوچھا حضرتؐ نے ایکدن ہمسے
کہ آیا تم مین سے کسیںنے دیکھا ہی خواب عرض کیا ہمنے کہ نہین فرمایا لیکن مینے دیکھا ہی آجکی رات دو شخصون کو کہ آئے میرے پاس پس پکڑے دونون
ہاتھ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کے یعنی شام کے پس ناگہان ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور ایک شخص کھڑا ہی اوسکے ہاتھ مین ایک آنکڑا ہی
لوہے کا داخل کرتا ہی اوسکو بیٹھے ہوئے کے کلے مین اور چیرتا ہی اوسکو یہان تک کہ پہونچتا ہی چرنا اوسکی گدی تک پھر کرتا ہی ساتھ کلے
دوسرے اوسکے کے مانند اسکی یعنی آنکڑے سے گدی تک چیرتا ہی اور ملحاتا ہی کلہ اوسکا یہ پھر عود کرتا ہی پس کرتا ہی مانند اسکے یعنی ہر بار
کلے چیرتا ہی اور جب ملحاتے ہین پھر چیرتا ہی ہر بار یونہی کرتا ہی آنحضرتؐ فرماتے ہین کہ کہا مینے اون دو شخصون سے کہ کیا ہی یہ کہا اون دونون
شخصون نے چلو یعنی پوچھو مت چلے چلو کہ اور عجائب دیکھنے ہین تعبیر اوسکی معلوم ہوجائیگی پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم ایک شخص پر
کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اوسکے سر پر ایسا پتھر لیے ہوئے کہ جس سے ہاتھ بھر جاوے یا فرمایا بڑا پتھر لیے ہوئے کچلتا ہی ساتھ
اوسکے سر اوسکا پس جسوقت مارتا ہی اوسکو لڑھک جاتا ہی پتھر پس جاتا ہی وہ اوس پتھر کی طرف تا کہ لاوے اوسکو یعنی مارنے کے لیے
پس نہین پھرتا طرف اوسکے یہان تک مل جاتا ہی سر اوسکا اور ہو جاتا ہی سر اوسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہی طرف اوسکے اور مارتا ہی اوسکو

پس کہا مینے کیا ہی کہا اون دونون شخصون نے چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کے کہ تھا مانند تنور کے مونہہ اوسکا
تنگ تھا اور نیچے سے کشادہ جلتی تھی نیچے اوسکے آگ پس جسوقت کہ اوپر اوٹھتی آگ اوپر اوٹھے آدمی کہ تھے آگ مین یہان تک کہ قریب تھا
یہ کہ باہر نکل پڑین اوس سے پھر جسوقت کہ پست ہوتا تھا شعلہ آگ کا پھر گر پڑتے تھے اوسمین اور اوس آگ مین تھے کتنے ایک مرد اور کتنی ایک عورتین
ننگی پس کہا مینے کیا ہی یہ کہا اون دونون شخصون نے کہ چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اوسمین
ایک شخص تھا کھڑا بیچون بیچ نہر کے اور نہر کے کنارے پر ایک شخص تھا کہ آگے اوسکے پتھر رکھے تھے پس آگے آیا وہ شخص کہ تھا بیچ مین نہر کے
پس جسوقت ارادہ کرتا ہی وہ یہ کہ نکلے پھینکتا ہی وہ شخص کنارے پر تھا پتھر بیچ مونہہ اوسکے کے پھیر دیتا ہی اوسکو جہان جگہ تھا پس جب آتا ہی وہ نکلنے پھینکتا ہی
کنارے والا بیچ مونہہ اوسکے کے پتھر پھیر دیتا ہی اوسی جگہ جیسا کہ تھا پس کہا مینے کیا ہی یہ کہا اون دونون نے چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ پہونچے ہم طرف
ایک باغ سبز کے اوسمین تھا ایک درخت بڑا اور اوسکی جڑ مین ایک بوڑھا ہی اور لڑکے اور ناگہان وان ایک شخص نزدیک درخت کے آگے اوسکے آگ کہ جلاتا ہی
اوسکو پس لے چڑھے مجکو دونون شخص درخت پر اور داخل کیا مجکو اوس گھر مین کہ تھا بیچون بیچ درخت کے نہین دیکھا مینے کبھی بہتر اوس گھر سے اوسمین کتنے ایک
مرد بہن بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر نکالا اون دونون نے مجکو اوس گھر سے اور لے چڑھے مجکو اوپر درخت کے پھر داخل کیا
مجکو ایک گھر مین کہ وہ بہت اچھا اور افضل تھا پہلے گھر سے اوسمین تھے بڈھے اور جوان پس کہا مینے واسطے اون دونون شخصون کے کہ تحقیق
تمنے بہت پھرایا مجکو آجکی رات پس خبر دو مجکو اوس چیز سے کہ دیکھی مینے کہا اون دونون نے ہان خبر دیتے ہین ہم اپر وہ شخص کہ دیکھا تمنے
اوسکو کہ چیرے جاتے ہین کلے اوسکے پس وہ شخص جھوٹا ہی بولتا ہی جھوٹ پس نقل کی جاتی ہین جھوٹی باتین اوسسے یہان تک کہ پہونچتی ہین
اطراف زمین مین پس کیا جاتا ہی ساتھ اوسکے جو کچھ کہ دیکھا تمنے قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکھا تمنے اوسکو کہ کچلا جاتا ہی سر اوسکا پس وہ شخص ہی
کہ سکھلایا اوسکو اللہ تعالی نے قرآن یعنی توفیق دی اوسکے سیکھنے کی پس سو رہا اوسسے غافل ہو کر رات کو اور نہ عمل کیا دن کو موافق اوس
چیز کے کہ قرآن مین ہی کی جاتی ہی ساتھ اوسکے وہ چیز کہ دیکھی تمنے قیامت تک اور وہ کہ دیکھے تمنے تنور مین پس وہ زناکار ہین اور وہ
شخص کہ دیکھا تمنے اوسکو نہر مین وہ سود خور ہی اور وہ بوڑھا کہ دیکھا تمنے اوسکو بیچ جڑ درخت کے ابراہیم علیہ السلام ہین اور لڑکے گرد اونکے
پس اولاد ہی آدمیون کی اور وہ شخص کہ جلاتا ہی آگ مالک ہی دار وغہ دوزخ کا اور گھر پہلا کہ داخل ہوئے تم اوسمین گھر ہی عام مومنین کا
یعنی وہ بہشت ہی کہ جسمین عام مومنین ہونگے اور یہ گھر پس گھر ہی شہیدونکا اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہین اور اوٹھاؤ تم
سر اپنا پس اوٹھایا مینے سر اپنا پس ناگہان اوپر سیرے مانند ابر کے تھا یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر تو بر تو سفید کے
کہا اون دونون شخصون نے کہ یہ مکان آپ کا کہا مینے چھوڑ دو مجکو کہ داخل ہون مین اپنے مکان مین کہا اون دونون شخصون نے کہ تحقیق
باقی رہی ہی عمر تمہاری نہیں پورا کیا تمنے اوسکو پس اگر پورا کرو گے تم اوسکو تو داخل ہو گے اپنے مکان مین نقل کی یہ بخاری نے اور تفسیر المنثور
مین ہی روایت ابن عساکر سے ساتھ تقدیم و تاخیر اور کمی زیادتی بعض عبارات کے نقل کی ہی چنانچہ اوسکے اخیر مین ہی کہ فرمایا حضرت نے
پھر بکارا گیا مین اپنے اوپر کی جانب سے یا مُحَمَّدُ سَلْ تُعْطَهْ کہا حضرت نے کہا مینے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُثَبِّتَ شَفَاعَتِیْ
وَاَنْ تَرْحَمَ بِیْ اَهْلَ بَیْتِیْ فَاَنْتَ الْغَفَّارُ وَلَا اَعْلَمُ ذَنْبًا اَیْ یعنی یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے یہ کہ ثابت رکھہ شفاعت میری اور رحم کر اہل
مجھسے میرے اہل بیت کو اور یہ کہ بخشون مین تجھسے اس حال مین کہ نہ گناہ ہو میرے لیے فرمایا حضرت نے پھر اوتارا گیا مجکو اور اوتری مجھپر یہ آیت اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لفظ مستغیثا تک پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس جیسے کہ دی گئی مجکو یہ آیت یعنی مضمون
اسکا ایسے ہی دیگا مجکو اللہ شفاعت انشاء اللہ تعالی اور اس روایت مین مضمون تنور کی جگہ کہ اول حدیث مین مذکور ہوا یعنی ہی کہ مینے دیکھا
ایک بیت یعنی گھر کہ اسفل اوسکا تنگ ہی اعلی اوسکے سے اوسمین ایک قوم ہی ننگی کہ جلائی جاتی ہی اونکے نیچے سے آگ بند کر دی مینے نکالنی

ف ۱ اوپر ہوا ایک روایت مین ہی کہ اوٹھاؤ سر اپنا پس اوٹھایا مینے سر اپنا پس ناگہان اوپر سیرے مانند ابر کے تھا یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر تو بر تو سفید کے

ف ۲ یہ حدیث کہ بیان کیا ہی اوسکو بخاری نے اور تفسیر المنثور مین ہی روایت ابن عساکر سے

ف ۳ یہ حدیث کہ بیان کیا ہی اوسکو ابن عساکر نے

بسبب ہو کے کہ پائی پینے اونمین سے کہا پینے کون ہین یہ کہا اون دونون شخصون نے کہ چلے چلو پھر پینے دیکھا ایک تبلہ سیاہ کہ اوسپر کتنے ایک لوگ ہین دیوانے سے پھونکی جاتی ہی آگ اونکی مقعدون مین پھر نکلتی ہی اونکے مونہون اور تھنون اور کانون اور آنکھون سے کہا پینے کون ہین یہ کہا اونھون نے چلے چلو پھر دیکھی پینے ایک آگ بند کی گئی کہ متعین ہی اوسپر فرشتہ نہین نکلتا ہی اوس سے کچھ مگر کچھا کرتا ہی وہ فرشتا اوسکا یہان تک کہ پھیر دیتا ہی اوسکو آگ مین اور اسکی تعبیر مین کہا کہ وہ گھر جو تمنے دیکھا کہ اسفل اوسکا تنگ ہی اوسکا اعلی سے اور اوسمین کتنا ایک لوگ ننگے ہین اور جلائی جاتی ہی اونکے نیچے سے آگ اور اونکی بدبو سے ناک تمنے پکڑلی پس وہ زنا کار ہین اور وہ بدبو اونکے سترون کی ہی عذاب کیے جاتے ہین یہان تک کہ جاوین گے آگ دوزخ مین اور سیاہ ٹیلے پر جو دیکھے وہ وہ ہین کہ کرتے تھے فعل بد قوم لوط کا سا فاعل و مفعول اس ضلب مین گرفتار ہین یہان تک کہ جاوین دوزخ مین اور وہ آگ بند کی گئی جو دیکھی وہ دوزخ ہی ف سورہا اوس سے غافل ہو کر رات کو الم یعنی نہ پڑھا قرآن رات کو اور دن کو اوسپر عمل نکیا عمل قرآن پر رات و دن مین ہی اور تلاوت قرآن کی رات کو بھی عمل کرنا قرآن پر ہی ولیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتھ تلاوت اوسکی کے ہی مخصوص کیا ساتھ اوسکے اور عمل کرنا ساتھ اوامر و نواہی قرآن کے متعلق ساتھ رو کے رکھا باعتبار غالب کے انتہی تقریر الشیخ رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی باوجود یکہ بڑی نعمت ملی ہی یعنی علم قرآن پس اسکی تلاوت سے غافل ہو کر رہا اور بعض اوقات باعث بھولجانے کا ہوتا ہی اور وہ گناہ کبیرہ ہی اور تعامل کرنیوالا قرآن کے اوامر و نواہی پر باوجود یکہ مراد نزول قرآن سے عمل ہی چنانچہ اسی لیے وارد ہوا ہی کہ جسنے عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑھتا ہی قرآن اگرچہ نہ پڑھے اور جسنے پڑھا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی پس گویا کہ نہ پڑھا کبھی اور کہا طیبی نے سورہا اوس سے یعنی اعراض کیا اوس سے اور جو کہ سو ہے بغیر اعراض کے اوس سے بسبب تقصیر کے یا عجز کے پس وہ خارج ہی اس وعید سے انتہی + اور شہیدون کا یعنی خاص معنی کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما اور شہدا ہین اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ سیاہی ماما کی غالب ہوگی شہدا کے خونون پر اور کہا نووی نے کہ اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ مستحب ہی متوجہ ہونا امام کا بعد سلام کے مقتدیون پر اور پوچھنا خواب کا اور اوپر بادرت تعبیر کہنے والے کی طرف تعبیر خواب کے اول روز مین تاکہ ذہن پریشان نہو بسبب فکر معاش کے + ع + روایت کی سلفی نے ظہور یات مین یزید بن ہارون کے طریق سے کہا سنا مینے مسعودی سے کہ کہتا تھا پونہچا مجکو یہ کہ جسنے پڑھی رمضان کی اول شب مین اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا نفل مین محفوظ رہا اوس سال مین یعنی سب بلیات سے + روایت کی ابن مندہ نے عامر اور ابی جعفر سے پہنچ تفسیر قول اللہ تعالی کے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ کہ کہا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ سے مراد ہین لغزشین جو جاہلیت مین ہوئین اور مَا تَاَخَّرَ سے جو اسلام مین ہوئین + اور روایت کی عبد بن حمید نے سفیان سے کہ کہا پونہچا مجکو پہنچ تفسیر قول اللہ تعالی کے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ کہ کہا مَا تَقَدَّمَ جو کچھ کہ ہوا جاہلیت مین اور مَا تَاَخَّرَ جو کچھ کہ ہوا اسلام مین اور جو کچھ کہ نہین کیا آپ نے + روایت کی ابن مندہ اور ابن مردویا اور ابن عساکر نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا جب اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا آخر آیت تک مشقت کرنی شروع کی آپنے عبادت مین پس عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ یہ مشقت کرنی کیسی ہی آپکے لیے اللہ تعالی نے لگلے پچھلے گناہ بخشدیے ہین فرمایا اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا یعنی کیا پس نہوؤن مین بندہ شکرگذار + اور روایت کی ابن مردویہ نے اور بیہقی نے اسماء و صفات مین کہ نام اونکی کتاب کا ہی اور روایت کی ابن عساکر نے ابی ہریرہ سے کہ جب نازل ہوئی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ + تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روبرو رکھنے شروع کیے اور نماز پڑھی یہان تک کہ سوجھ گئے آپکے دونون قدم مبارک اور عبادت کی یہان تک کہ ہو گئے مانند پرانی مشک کے یعنی بسبب مشقت عبادت کے دبلے ہو گئے اور خشک ہو گئے بدن آپ کا پس عرض کیا گیا آپ سے کہ کیا کرتے ہین آپ یہ اپنے دل سے اور اللہ نے بخشدیے ہین آپکے اگلے پچھلے گناہ فرمایا

افلا اکون عبدا شکورا + در منثور + اور بعضوں نے کہا کہ مراد فتح سے فتح بنا شہروں کا ہی آنحضرتؐ کی امت کے ہاتھ پر کہ جسے شہر فتح ہوئے اور آفتاب سعادت کا اطراف روے زمین پر چمکا اور بعضوں نے کہا کہ مراد کشایش دل کی ہی کہ ابواب معرفت کے آپکے دل پر کھلے اور مشکل باتیں حل ہوئیں + اور بعضوں نے کہا کہ مراد فتح سے وہ فتح پانی ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے فتح پائی اپنے نفس پر اور عقل و تدبیر سے دین کی دشمنی کی اور اپنے دیو ہمزاد کو تابعدار کیا حتی کہ کہا اسلم شیطانی فی یدی یعنی مسلمان ہو گیا شیطان میرا میرے ہاتھ پر قولہ لیغفر لک اللہ الخ یعنی قبول کرنے صلح کے سے جو تیرے دل پر اور مومنوں کے دل پر رنج تھا بسبب اس تابعداری تیری کے عوض اوس رنج کے ایک اور رنج تجھے اوٹھا لیا اور وہ غم زلت یعنی لغزش قدم کا ہی کہ تجکو فکر تھی کہ بسبب اوس زلت کے کیا کرینگے ہم اب غم اوس زلت کا تیرے دل سے اوٹھا لیا ہمنے ساتھ بیان کرنے اس آیت کے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی تیری زلت گذشتہ و ناگذشتہ سب بخشدین اور عوض اوس رنج کے امن مین کر دیا تجکو قولہ ویتم نعمتہ علیک یعنی اور تو کہ تمام کرے نعمت اپنی تجھپر ساتھ آشکارا اور غالب کرنے دین تیرے کے تمام دینون پر جیسا کہ فرمایا عزوجل نے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ۸ یعنی وہ وہ ذات پاک ہی کہ بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت اور دین حق کے تاکہ غالب کرے دین حق کو ساے دینون پر + اور یہ وعدہ وفا کیا کہ فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ۸ یعنی آج کے دن پورا کیا ہمنے تمھارے لیے دین تمھارا اور تمام کی ہمنے تمپر نعمت اپنی + قولہ ویھدیک یعنی اور تو کہ ثابت رکھے تجکو راہ مستقیم پر جیسا کہ فرمایا اھدنا الصراط المستقیم یعنی ثابت رکھ ہمکو راہ مستقیم پر قولہ وینصرک اللہ الخ اور تا مدد کرے خدا تیری یعنی یکا رو نہین نہین رہنے کا مین تیری اور دشمنون کی مدد کرونگا ایسی مدد کہ تم غالب آؤ گے کفار پر + ذا ھدی +

ھو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین لیزدادوا ایمانا مع ایمانھم ولله جنود السموٰت والارض وکان اللہ علیما حکیما ۸

وہ ہی وہ کہ اتارا اطمینان مسلمانون کے دلون پر تا زیادہ ہو ایمان اونکا ساتھ ایمان پہلے اونکے اور خدا کے لیے ہین لشکر آسمانون اور زمین کے اور ہی خدا دانا با حکمت + فتح + وہی ہی جسنے اتارا چین دل مین ایمان والون کے کہ اور بڑھے اونکو ایمان اپنے ایمان کے ساتھ اور اللہ کے ہین لشکر آسمانون کے اور زمین کے اور اللہ ہی خبردار حکمت والا + تفسیر + یعنی ہین رسول کے حکم پر راضی تھے اونکے ساتھ ضد نہ کرنے لگے اسمین اونکو ایمان کا درجہ بڑھا + مو + یعنی اوتارا اللہ نے مومنون کے دلون مین سکون اور خاطر جمعی بسبب صلح کے تا کہ زیادہ کرین یقین طرف یقین اپنے کے اور بعضون نے کہا سکینہ بمعنی صبر کے ہی امر خدا پر اور اعتماد کے اللہ کے وعدے پر اور تعظیم کے واسطے امر خدا کے اور خدا کے لیے ہین لشکر آسمانون کے کہ مسلط کرتا ہی بعض کو بعض پر بموجب اقتضاے علم و حکمت اپنے کے + مل + کہا ابن عباسؓ نے کہ بھیجا اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لا الہ الا اللہ کے اور جب لوگون نے تصدیق اونکی کی اس امر مین تو اونکو اور زیادہ پھر زکوۃ کو پھر روزے کو پھر حج کو پھر جہاد کو یہان تک کہ کامل کیا اونکے لیے دین اونکا پس جن جن حکم کیے گئے کسی چیز کا اور تصدیق کی اوسکی زیادہ کی تصدیق ساتھ تصدیق اپنی کے اور خدا کے لیے ہین لشکر آسمانون اور زمین کے اور پس اپنے لشکرون کو کہ مومن ہین نصرت دیگا + معا بحر + یہ بیان فرماتا ہی اللہ تعالی اپنی منت کا مومنون پر کہ دیکھو توفیق دی ہمنے تمکو کہ حمیت جاہلیت پر کار نفرمایا مقابلہ ترک کیا اور ہمارا حکم مانا کہ صلح کر لی حالانکہ یہ کہ ہمنے سکینہ اوتاری تھے دلون پر کہ رسول نے کہا ہمنے صلح کی ہی حکم خدا سے تمنے گردن کھدی بزیر حکم اوسکے کے اور آنحضرتؐ و مومنون کے دلون پر یہ بھی سکینہ اوتاری کہ کہے والون نے جو کچھ کہا قبول کیا اور تحمل کیا اونھون نے کہا ہم نہین جانتے رحمن کو مگر مسیلمہ کو تحمل کیا اونھون نے کہا نہین اقرار کرتے ہم تیری رسالت کا تو بھی تحمل کیا اونھون نے کہا جو کوئی تم مین سے ہمارے پاس آوے نہ بھیجینگے ہم اوسکو اور جو ہم مین سے تمھارے

پاس جاؤ پھیر دینا یہ سب کچھ سنا اور تحمل کیا بتنا کافر جہالت مین بڑھتے چلے تھے آنحضرتؐ اور یار افکے آرام دل اور حلم پر تعجب تھے اور یہ جو فرمایا وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہ وعدہ مدد کا ہی مومنون کے لیے یعنی تمھاری مدد کرونگا کہ بادشاہی آسمان و زمین کی میرے علم ہی یہ خبر دینی ہی اپنے کمال قدرت کی اور نافذ ہونے تصرف مشیت کی ۱۲ زاھدی ۱۲ اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ الخ کہا سکینہ کے معنی رحمت کے ہین اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ کہا ابن عباسؓ نے کہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ شہادت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے پس جب تصدیق کی اوسکی مومنون نے زیادہ کی اونکو نماز پس جب تصدیق کی اوسکی زیادہ کیا اونکے لیے روزہ پس جب تصدیق کی اوسکی زیادہ کی اونکے لیے زکوۃ پھر جب تصدیق کی اوسکی زیادہ کیا اونکے لیے حج پھر جب تصدیق کی اوسکی زیادہ کیا اونکو جہاد پھر کامل کیا اونکے لیے دین اونکا پس فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا کہا ابن عباسؓ نے پس بہت مضبوط ایمان آسمان والون کا اونمین والون کا اور بہت صادق ایمان اور بہتر کامل ایمان سب سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ہی ۱۲ درمنثور ۱۲

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ

انجام کار اور ترے سکینہ کا یہ ہی کہ داخل کرے مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو باغون مین کہ چلتی ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہین گے وہان اور دور کریگا اونسے جرم اونکے اور ہی یہ نزدیک خدا کے مطلب پانی بڑی ۱۲ فتح ۱۲ تا پونہچاوے ایمان والے مردون کو اور عورتون کو باغون مین نیچے بہتین اونکے نہرین سدا رہین اونمین اور اوتارے اونسے اونکی برائیان اور یہ اللہ کے ہان بڑی مراد ملی ۱۲ تفسیر ۱۲ جو لوگ کہتے ہین جنت کی طلب نقصان ہی یہان سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ہان یہی بڑا کمال ہی ۱۲ مو ۱۲ ذکر کیا گیا ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہ جب نماز ادا ہوئی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ کہا صحابہ نے هَنِيْئًا مَّرِيْئًا یعنی مبارک و میمون ہو پس کیا کیا جاویگا ساتھ ہمارے پس اوتری آیت لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ ۱۲ معا ۱۲ یعنی اوتاری سکینہ تاکہ زیادہ کرین وہ ایمان کو اور تاکہ داخل کرے اللہ بسبب اس زیادہ کرنے کے مومن مردون اور عورتون کو جنتون مین حاصل یہ کہ صلح کروائی ہمنے اور سکینہ بھیجی ہمنے اور نصرت کا وعدہ کیا ہمنے اور اگر تمکو بسبب اس صبر کرنے کے رنج پونہچا تو بہشت کا وعدہ کیا ہمنے کہ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ الخ اور یہی یہ یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا یعنی وعدہ کرنا نصرت کا اور داخل کرنا جنت مین اور دور کرنا برائیون کا اللہ کے نزدیک فوز عظیم ہی اور فوز کے معنی ہین پہونچنا مراد کو ساتھ نجات پانے کے اوس چیز سے کہ ڈراتا ہی ۱۲ زاھدی ۱۲

وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝

اور تا عذاب کرے منافق مردون کو اور منافق عورتون کو اور مشرک کرنے والے مردون کو اور شرک کرنے والی عورتون کو کہ گمان کرتے ہین اوس خدا پر گمان بداوپر ہو جسپر مصیبت بد اور غصے ہوا خدا اونپر اور لعنت کی اونکو اور طیار کی اونکے لیے دوزخ اور بری جگہ ہی دوزخ ۱۲ فتح ۱۲ اور تا عذاب کرے دغاباز مردون کو اور عورتون کو اور شرک والے مردون کو اور عورتون کو جو آگلتے ہین اللہ پر بری آگلنی اونھین پر پھیر مصیبت کا اور غصے ہوا اللہ اونپر اور اونکو پھٹکارا اور رکھی اونکے واسطے دوزخ اور بری جگہ پونہچے ۱۲ تفسیر ۱۲ بری اونھین یہ کہ مینہ سے چلتے وقت منافق بہانے کر کر بیٹھ رہے جانا کہ یہ لڑائی مین تباہ ہونگے و طن سے دور ہین اور فوج کم اور دشمن کا دیس اور کافرون نے جانا کہ عمرے کے نام سے آئے ہین چاہتے ہین دغا سے شہر مکے لین ۱۲ مو ۱۲ یعنی تسکین دی ہو مومنون کے دلون کو ساتھ صلح

حدیبیہ کے اور وعدہ کیا اونسے فتح کا اور یہ اسلیے کیا کہ تا جانین مومن نعمت اللہ کی صلح ہونے مین اور شکر کرین اوس نعمت کا یعنی آگے
اونکو اور عذاب کرے کافرون اور منافقون کو اسلیے کہ غصے ہوا اونسے بسبب اس صلح کے اور مراد اونکے گمان بد سے یہ ہے کہ اللہ نہین مدد کریگا رسول
کی اور مومنون کی اور پھر نہین لائیگا اونکو طرف مکے کے کہ یہان آوین اور فتحیاب ہون بازراہ قہر و غلبہ کے اور علیہم دآئرۃ السوء کے
یعنی ہین جو کچھ کہ گمان کرتے ہین کافر اور منتظر ہین مومنون کے حق مین پس وہ اونھین کے آگے آنے والا ہے اور وہی ہلاکت مین گرفتار ہونگے ۔ من
مومنون کا وعدہ نیک بیان فرما کر مذمت اور وعید کافرونکی بادکی منافقون نے قبول نکیا اوس صلح کو اور رد کیا حکم آنحضرت کا اوسپر فرمایا
اور تا عذاب کرے منافق مردون کو اور منافق عورتون کو اور مشرک مردون کو اور مشرک عورتونکو اور گمان بد کرنے والیون مین آپ ہی گرفتار ہونگے ۔ زاھدی

نصف

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○

اور خدا ہی کے لیے ہین لشکر آسمانون کا اور زمین کا اور خدا ہی غالب باحکمت ۔ فتح ۔ اور اللہ کے ہین لشکر آسمانون کے اور
زمین کے اور ہی اللہ زبردست حکمت والا ۔ مو ۔ تفسیر ۔ پس دفع کریگا کافرون لوگون کا کد شمنی کی اوسکے نبی سے اور مومنون
سے ساتھ جس لشکر کے کہ اونمین سے چاہیگا ہی اللہ زبردست پس نہین پھیر سکتا کوئی عذاب اوسکا حکمت والا یعنی اون کامون مین کہ
تدبیر کی ۔ من ۔ یعنی جو کچھ کہ آسمان و زمین مین ہی مملوک و مسخر خدائے تعالی کا ہی جیسے کہ لشکری اپنے امیر کے تابعدار ہوتے ہین پس مومنونکو
فتحیاب اور کافرونکو مغلوب کریگا جیسا کہ وعدہ کیا ہی ۔ بحر ۔ مکرر بیان فرمایا اس آیت کو پہلے تو بعد ذکر کرنے نشر کین مکہ کے بیان فرمایا
اور پھر بعد ذکر کرنے منافقون کے بیان فرمایا کہ مین قادر ہون ہلاک پر ۔ زاھدی

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○

تحقیق ہمنے بھیجا تجکو اظہار حق کرنے والا اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا تا ایمان لاؤ تم ای مسلمانون ساتھ خدا کے اور رسول اوسکے کے
اور تا مدد دو دین خدا کو اور ساتھ بزرگی کے اعتقاد کرو اوسکو اور ساتھ پاکی کے یاد کرو اوسکو صبح اور شام ۔ فتح ۔ ہمنے تجکو بھیجا احوال
بتانے والا اور خوشی اور ڈر سنانا تا تم لوگ یقین لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور اوسکی مدد کرو اور اوسکا ادب کھو اور اوسکی پاکی بولو
صبح اور شام ۔ مو ۔ تفسیر ۔ شاہد یعنی گواہ کہ گواہی دیگا تو اپنی امت پر روز قیامت کے بشارت دینے والا یعنی مومنون کو
جنت کی ڈرانے والا یعنی کافرون کو دوزخ سے اور لتؤمنوا مین خطاب ہی رسول خدا علیہ السلام کو اور اونکی امت کو اور تعزروہ
کے معنی ہین قوت دو اوسکو ساتھ مدد کرنے کے اور تینون ضمیرین یعنی تعزروہ و توقروہ و تسبحوہ مین جو ہین اللہ عزوجل ہی کی طرف
پھرتی ہین اور مراد اللہ کی قوت دینے سے قوت دینی اوسکے دین کی اور رسول کی ہی اور جسنے تفریق کی ہی ضمیرون مین کہ پہلی دونون
ضمیرین نبی علیہ السلام کی طرف پھیرین ہی دوسری عقل سے اور تسبیح صبح سے مراد نماز فجر کی ہی اور شام سے چارون نمازین ۔ من
گواہ کہ گواہی دیگا تو اپنی امت کے افعال پر جیسا کہ فرمایا عزوجل نے وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا ۝ یعنی اور لاوین گے ہم
تجکو امت پر گواہ اور چونکہ اوپر ذکر دو طرح کے لوگون کا تھا مومنونکا اور منافق و مشرکونکا فرمایا مبشرا یعنی خوشخبری دینے والا
مومنونکو اور نذیرا یعنی ڈرانے والا کافرونکو ۔ زاھدی ۔ کہا قتادہ نے کہ آنحضرت گواہ ہونگے اپنی امت پر اور سب
نبیون علیہم السلام پر کہ اونھون نے احکام الہی پونہچا دیے تھے اور بشارت دینے والے جنت کی اونکو کہ فرمانبرداری کرتے ہین
اللہ کی اور ڈرانے والے آگ سے اونکو کہ نافرمانی کرتے ہین اللہ کی ۔ درمنثور ۔ تنبیہ ۔ اسمین اشارہ ہی اسپر کہ
آدمی کو چاہیے کہ ایسے کام کرے کہ مستحق حضرت کی بشارت کا ہو اور ایسے کام نکرے کہ سزاوار آپکے ڈرانے کا ہو حضرت صلی اللہ

ف ۱ قولہ تعزروہ وتوقروہ الخ
ف ۲ قولہ تعزروہ الخ

رضی اللہ عنہ فرماتے ہین صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِیْ مَصَارِعَ السُّوْءِ + یعنی آدمی کو افعال گزیدہ اور اعمال پسندیدہ کرنے چاہین تا اونکی برکت سے ڈراور ہلاکت کی جگہون سے بچے + بیت ہرکہ فریادرس روز مصیبت خواہد + گو در ایام سلامت بجوانمردی کوشش +

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝

بلاشبہہ جولوگ کہ بیعت کرتے ہین ساتھ تیرے سو ہے اسکے نہین ہی کہ بیعت کرتے ہین ہی ساتھ خدا کے ہاتھ خدا کا ہی اوپر ہاتھ اونکے کے پس جو کہ عہد توڑے پس سو ہے اسکے نہین ہی کہ توڑتا ہی اپنے نفس کے ضرر پر اور جو کہ تمام کرے اوس چیز کو کہ اوسپر ساتھ خدا کے عہد کیا ہی دیگا اوسکو مزدوری بڑی + قف + جو لوگ ہاتھ ملاتے ہین تجھسے وہ ہاتھ ملاتے ہین اللہ سے اللہ کا ہاتھ ہی اوپر اونکے ہاتھ کے پھر جو کوئی قول توڑے سو توڑتا ہی اپنے برے کو اور جو کوئی پورا کرے جسپر قرار کیا اللہ سے وہ دیگا اوسکو نیگ بڑا تفسیر ہاتھ ملانے کے وقت قول کے وقت اول مسلمانی کا قول ہوتا تھا پھر جس بات کا تقید منظور ہوا لڑائیونمین قول مرتے دم تک نہ بھاگنے کا + صف بیعت کرتے ہین یعنی بیعۃ الرضوان ہاتھ خدا کا ہی اوپر الزام دیہ ہی کہ ہاتھ رسول خدا کا جو بیعت کرنے والون کے ہاتھون کے اوپر ہوا وہ ہاتھ اللہ کا ہی اور اللہ پاک ہی جوارح یعنی اعضا سے اور صفتون اجسام سے اور مراد ثابت کرنا اس بات کا ہی کہ عقد میثاق یعنی بیعت وعہد کرنا ساتھ رسول کے مانند عقد میثاق کے ہی ساتھ اللہ کے کچھ تفاوت نہین اون دونون مین یہ ایسا ہی جیسے فرمایا مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جو اطاعت کرے رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ کی حاصل یہ کہ یہان بھی یہی مراد ہی کہ جسنے بیعت کی رسول سے اوسنے بیعت کی اللہ سے پس جو کہ عہد توڑے الخ اور پورا کرے بیعت پس نہین عود کرتا ہی ضرر اوسکے توڑنے کا مگر اوسپر کہا جابر بن عبد اللہ نے کہ بیعت کی ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے اور پر موت کے اور اسپر کہ نہین بھاگینگے ہم پس نہین بیعت کی ہم نے کسیسے بیعت مگر جد بن قیس نے کہ ایک منافق تھا جا چھپا اپنا اونٹ کی بغل کے نیچے اونہین گیا ساتھ قوم کے مزدوری بڑی یعنی جنت + مل بیعت کرتے ہین تجھسے یعنی حدیبیہ مین جو بیعت الرضوان ہوئی اور بیعت نہ بھاگنے پر اور موت پر کی تھی کہ ہمیشہ اڑے قدم رہینگے ہم آگے آپکے جب تک کہ قتل کیے جاوینگے ہم بیعت کرتے ہین اللہ سے اسلیے کہ بیچے اونھون نے نفس اپنے اللہ کے ہاتھ بدے جنت کے ہاتھ اللہ کا ہی اوپر ہاتھون اونکے کے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ہاتھ اللہ کا ساتھ پورا کرنے خیر کے کہ وعدہ کی ہی اوسنے اوپر ہی ہاتھون اونکے کے اور کہا سدی نے نصحا پکڑتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اور بیعت کرتے تھے اوسسے اور ہاتھ اللہ کا اوپر ہاتھ اونکے کے تھا بیعت کرنے مین ابو کبشہ کلبی نے کہ نعمت اللہ کی اوپر ہدایت مین فوق تھی ہاوس سے کہ کی + معا + یہ تعریف اون بیعت کرنے والون کی ہی یعنی بیعت تمھاری خیر پسندیدہ ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ مومنون سے جب کہ بیعت کی تجھسے درخت کے نیچے + پس رہے نصیب اون لوگون کے کہ خبر دی اللہ تعالی نے اپنی رضا کی اونسے دنیا مین پس ہوئی دنیا اونکے لیے مانند جنت کے اور اونھون نے جو بیعت حضرت سے کی اور اوسکو جناب باری نے اپنی طرف منسوب کیا اسمین کمال بزرگی بیعت کی اور شرف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مقبولیت بیعت کرنے والون کی ثابت ہوئی + بیت خاکسار ان جہان را بجہات منگر + توچہ دانی کہ دران گرد سواری باشد اور یہ جو فرمایا کہ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ پس مراد اسسے تصرف قوی ہی جیسے کہ کہا جاتا ہی فلان چیرہ تر ست یعنی فلانا قوی تر ہی پس معنی اسکے یہ ہین کہ خدا غالب و قاہر ہی ساتھ دشمنون اور قتال مفسر کہتے ہین کہ ید بمعنے نعمت اور مراد اوس سے احسان لیتے ہین جیسے کہ کہا جاتا ہی کہ فلانے کے لیے مجھپر ید ہی یعنی احسان ہی پس معنی آیت کے یہ ہین کہ آنحضرت کے صحابہ نے جب آنحضرت سے بیعت کرنے مین ہاتھ رکھا حضرت کے ہاتھ پر ساتھ خدا کرنے فتن اور عیان

اور مال کے آگے آنحضرت ﷺ رسنا سے مولی کے لیے فرمایا یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ یعنی جو کچھ کہ میںنے وعدہ کیا ہی انسے ثواب کا دنیا اور آخرت مین وہ زیادہ ہی اوس سے کہ اونھوںنے فدا کیا اونھوںنے فانی اور دیا ہوا میرا فدا کیا اور میںنے باقی دیے زوال عطا کیا فَمَنْ نَّكَثَ یعنی جو کوئی توڑے اس عہد کو وبال اوس عہد توڑنے کا اوسپر ہی خدائے عزوجل کو کچھ نقصان نہین اور جو کوئی پورا کریگا اوس عہد کو کہ خدا کے ساتھ کیا ہی یا رسول خدا کے ساتھ کیا ہی پس دیگا اللہ اوسکو اجر عظیم کہ وہ جنت ہی ✦ **زاھدی** ✦ **تنبیہ** اس آیت کریمہ مین بھی رد ہی اون اشقیا کا کہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دوزخی بتاتے ہین عیاذا باللہ سبحان اللہ پاک پروردگار تو فرماوے فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا یعنی پس قریب ہی کہ دیگا اللہ اونکو اجر عظیم یعنی جنت اور یہ وہ جھک مارین کو یا معاذ اللہ اللہ صاحب کو جھٹلاتے ہین کمال ہی احمق ہین اور پھر اپنی سمجھ اور عقیدے کی تعریفین کرتے ہین کاشکے گونگے ہوتے تو یہ حماقت انکی تو ظاہر نہوتی صدق اللہ وصدق الرسول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَلْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ یعنی ساری بلائین گویائی ہی کے ساتھ لگی ہین کیا یہ حدیث جامع ہی کہ ہر طرح کا شخص اسمین غور کر اپنے لیے نصیحت حاصل کرسکتا ہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اِنَّ ذَا اَوْرَدَكَ الْمَوَارِدَ یعنی اس بات نے بہت سی ہلاکت کی جگہون مین پونہچایا تجکو اللہ بچاوے سبکو خواہش نفسانی کی اتباع سے کہ جس سے ایسی ایسی بلائین پیدا ہوتی ہین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اِيَّاكَ وَاتِّبَاعَ الْهَوٰى فَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ عَصَمَ مِنْهُ وَمِنَ الطَّمَعِ وَالْغَضَبِ ✦ یعنی بچا اپنے کو خواہش نفسانی کی پیروی سے پس تحقیق مراد کو پونہچا وہ شخص کہ بچا اوس سے اور طمع اور غضب سے ✦

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○

کہینگے تجسے پیچھے چھوڑے ہوئے اعراب سے یعنی جنھون نے کہ سفر حدیبیہ مین موافقت نہین کی واللہ اعلم وہ کہینگے مشغول کیا ہمکو ہمارے مالون نے اور فرزندون نے پس بخشش طلب کر ہمارے لیے کہتے ہین اپنی زبانون سے جو کچھ کہ نہین ہی اونکے دلون مین تو کہہ کون کرسکتا ہی تمھارے لیے خدا سے کچھ جو چاہے خدا نقصان پونہچانا تمکو یا چاہے تمھارے حق مین فائدہ پونہچانا بلکہ ہی خدا خبردار ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم ✦ **فتح** ✦ اب کہینگے تجکو پیچھے رہنے والے گنوار ہم لگے رہگئے اپنے مالونمین اور گھرونمین سو ہمارا گناہ بخشوا کہتے ہین اپنی زبان سے جو نہین اونکے دلمین تو کہدے کہ کیا کچھ چلتا ہی اللہ سے تمھارے واسطے اگر وہ چاہے تمپر کلیف یا چاہے تمکو فائدہ بلکہ اللہ ہی تمھارے کام سے خبردار ✦ **تفسیر** آیا ہی کہ جب آنحضرت ﷺ عمرے کے قصد سے متوجہ مکے کے ہوئے سال حدیبیہ مین تو اعراب بنی غفار اور مزینہ اور جہینہ اور اسلم اور اشجع اور دئل کو طلب فرمایا تا رکاب سعادت مین حاضر ہون وہ قریش کی لڑائی سے ڈر کر بہانہ مشغولی اہل و مال کا کر پیچھے رہ گئے حق تعالی نے یہ آیت اوتار کر اپنے پیغمبر کو خبر دی کہ جب حدیبیہ کے سفر سے پھروگے تو یہ پیچھے رہنے والے عذر مذکور ظاہر کرینگے کہتے ہین اپنی زبانون سے الخ یعنی یہ عذر اور بخشش چاہنی فقط زبانی ہی ہی دل مین کچھ اثر اسکا نہین اسلیے کہ دل مین انکی کچھ پروا نہین کہ عذر قبول کرے تو اور استغفار کرے تو یا نہ کرے تو ✦ **بحر** ✦ بہانہ کیا کہ ہم اہل و مال کی خبر گیری مین مشغول ہین کوئی خبر گیران ہمارے مال نہین بخشش طلب کر ہمارے لیے تا کہ بخشے اللہ ہمسے گناہ پیچھے رہ جانیکا تمھارے ساتھ سے پس اسکو جھٹلایا اللہ صاحب نے کہ پیچھے رہنا اکا اس سبب سے نہین ہی کہ جو کہتے ہین بلکہ بسبب شک و نفاق کے ہی اور طلب کرنا اونکا استغفار کو بھی نہین صادر ہی حقیقۃً کون کرسکتا ہی الخ یعنی کون بچا سکتا ہی تمکو اللہ کی مشیت و قضا سے اگر چاہے ضرر پونہچانا تمھارا قسم قتل و شکست سے یا چاہے تمکو نفع پونہچانا قسم ملنے غنیمت و فتحیابی سے پس پیچھے رہنا تمھارا بسبب خوف ضرر کے محض سستی ایمان تمھارے کی ہی بلکہ ہی خدا خبردار اس کا کہ تم یہ عذر نہین رکھتے تھے ✦ **حل** ✦ یعنی اونھون نے گمان کیا کہ پیچھے رہنا

لہ قولہ ما لیس فی قلوبھم الخ مدارک

ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دفع کریگا ہمسے ضرر کو اور حاصل کریگا نفع کو کہ سلامت رہینگے جانون اور مالون سے پس خبر دی اللہ تعالی نے اونکو
کہ اگر اللہ کچھ ضرر پونہچانا چاہے تو کوئی قادر نہین ہی اوسکے دفع پر ۔ **معالم** ۔ یہ معجزہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ خبر غیب کی دیے گئے
اللہ عزوجل کی طرف سے کہ وہ یون کہینگے قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ الخ یعنی وہ کہینگے کہ ہم اسلیے نہ گئے کہ تا مال و اہل ہمارے ضائع نہون اور سبب یہ ہوا
حکم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تم کہو کہ اللہ کے ضرر نفع کو کون دور کرسکتا ہی مالک نفع و ضرر کا وہی ہی پس تم بل کان اللہ بما تعملون خبیرا یعنی مالک
نفع و ضرر کا کوئی نہین ہی سوا اللہ کے پس تم جو عذر بیجا کرتے ہو یہ سب بہانے یا زبان ہین کچھ اصل نہین اسکی بلکہ اللہ تعالی خبر رکھتا ہی
اوس سبب کی کہ جس سے پیچھے رہے تم کہ وہ بدگمانی تمھاری ہی ساتھ اللہ کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بل ظننتم الخ **زاہدی**
تنبیہ ۔ اس آیت کریمہ سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ جو مال و اولاد کے سبب سے اللہ کی طاعت سے باز رہے وہ مصداق اس آیت کا اور محل
عتاب الہی کا ہوسکتا ہی اسی لیے فرمایا اللہ جل شانہ نے کہ انما اموالکم و اولادکم فتنۃ ۔ اور فرمایا یا ایہا الذین
امنوا لا تلہکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ہم الخسرون ۔
یعنی اے مسلمانو نہ باز رکھین تمکو مال و اولاد تمھارے اللہ کی یاد سے اور جو کوئی کرے یہ پس وہی ٹوٹا پانے والے ہین اور یہ بھی اس آیت سے مفہوم
سے معلوم ہوا کہ جب مالک نفع و ضرر کا سوائے خدا عزوجل کے کوئی نہین ہی تو آدمی کو چاہیے کہ جب کچھ بلا و مصیبت درپیش آوے تو اوسکی
طرف رجوع کرے اور کسی سے کچھ غرض رکھے اور فرمانبرداری اوسکی بوجہ احسن کرے تا نجات پاوے تکلیف سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے
ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ۔ اور حضرت فریدالدین عطار رحمہ اللہ فرماتے ہین **مثنوی**

در بلا یاری مخواہ از ہیچکس	زانکہ نبود جز خدا فریادرس	جای گر پر است این جہان دیو و دد نمی	چشم عبرت بر کشا و لب ببند
ہمچو مور از بیکسی ہر سوئے مرو	پند ناصح را بگوش جان شنو	نفس خود را باگنہ یاری مدہ	عمر بر باد از تبہ کاری مدہ
ہر کجا ہمت بود آنجا مرو	در رہ حق ہمچو نا بینا بمرو	دشمنی داری ازو این پیش باش	زیر سقف بی ستون ساکن مباش
در فسق و ہوا مرکب مناز	خویشتن را مسخرہ شیطان مساز	چون سفر در پیش داری زاد گیر	عمر خود را سر بسر بر باد گیر
ای پسر اندیشہ از اغلال کن	نفس خود را از لگد پامال کن	چون کسان را ہست روز رفتند	جای غفلت نیست ہا ہین خطر
آخشی در پیش داری ای فقیر	فہم کن خوف ست از نار سعیر	عقبہ در ہست و بارت بس گران	نگذرد بارت ز سعی دیگران
یارب آن ساعت کہ جان بر لب رسد	جسم پر مردہ بتاب و تب رسد	شربت شہد شہادت نوشیم	خلعت راہ سعادت پوشیم
	چون ندارم درد و حال جز تو کس	ہم تو میباشی مرا فریادرس	

بل ظننتم ان لن ینقلب الرسول والمؤمنون الی اہلیہم ابدا وزین ذلک فی قلوبکم
وظننتم ظن السوء ج وکنتم قوما بورا ۝

نہ بلکہ گمان کیا تمنے کہ پھر نہین پھرینگے پیغمبر اور مسلمان اپنے گھر والون کی طرف ہرگز اور آراستہ کیا گیا یہ گمان تمھارے دلون مین اور گمان
کیا تمنے گمان بد اور ہوئے تم قوم ہلاک ہونے والے ہوئے ۔ **فتح** ۔ کوئی نہین تمنے خیال کیا کہ پھر کر نہ آویگا رسول اور مسلمان اپنے گھر کبھی اور بھلا
نظر آیا تمھارے دل مین یہ اور اکمل کی تمنے بری اکملین اور تم لوگ تھے کھپنے والے ۔ **موضح قسین** ۔ آراستہ کیا گیا یعنی آراستہ کیا
اس گمان کو شیطان نے اور گمان کیا تمنے گمان بد کہ کافر غالب ہونگے اور مسلمان مارے جاوینگے اور اسلام باطل ہوگا اور فساد ظاہر ہوگا
وکنتم قوما بورا کے معنی یا تو یہ ہین کہ اور ہوئے تم قوم فساد کرنے والے اپنے نفسون مین اور دلون مین اور نیتون نہین ہیں
نیز تم مین یا یہ معنی ہین کہ ہوئے تم قوم ہلاک ہونے والے اللہ تعالی کے نزدیک مستحق اوسکے غضب و عذاب کے بسبب گمان بد کے ۔ **مدارک** ۔

تنبیہ + اس سے معلوم ہوا کہ جناب باری تعالیٰ سے بندہ گمان نیک رکھے اور بدگمانی سے بچے جیسا کہ حدیث قدسی مین آیا ہی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ یعنی مین اوسکے نزدیک گمان ہون جیسا اپنے کے کہ رکھتا ہی مجھسے یعنی اگر گمان نیک مجھسے رکھتا ہی بندہ تو اچھا معاملہ کرتا ہون اوسسے اور اگر گمان بد رکھتا ہی ویسا ہی معاملہ بد کرتا ہون اوس سے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بُری باتین شیطان آدمی کے نفس مین اچھی کرکر دکھاتا ہی یہی سبب ہی کہ ناچ ورنگ وغیرہ خرافات کی طرف بہت رغبت ہوتی ہی آدمی کو جب ایسی بلا مین گرفتار ہو تو اعوذ ولاحول پڑھے جانے کہ یہ شیطان نے جال پھیلایا ہی +

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝

اور جو کہ ایمان نہ لایا ساتھ خدا کے اور پیغمبر اوسکے کے پس تحقیق ہمنے طیار کیا ہی واسطے اِن کافرون کے آگ کو + **فتح** اور جو کوئی یقین نہ لاوے اللہ پر اور اوسکے رسول پر تو ہمنے رکھی ہی منکرون کے واسطے دہکتی آگ + **موضح**

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اور خدا ہی کے لیے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی اور عذاب کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور وہی خدا بخشنے والا مہربان + **فتح** + اور اللہ کا ہی راج آسمانو نکا اور زمین کا بخشے جسکو چاہے اور مارے جسکو چاہے اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان + **موضح تفسیر** خدا کے لیے ہی بادشاہی الخ یعنی تدبیر کرتا ہی آسمان و زمین مین موافق قدرت وحکمت کامل اپنی کے بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی الخ یعنی بخشتا ہی اور عذاب کرتا ہی اپنی مشیت وحکمت سے بخشنا اوسکا مومنون کو فضل اوسکا ہی اور عذاب کرنا کافرون کو عدل اوسکا ہی بخشنے والا مہربان سمجھ لے گئی ہی رحمت اوسکی غضب اوسکے پر + **ملخص**

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

کہینگے تجھسے پیچھے چھوڑے ہوئے جسوقت کہ روانہ ہووگے تم طرف غنیمتون کے یعنی خیبر کی غنیمتون کے تا لو تم اونکو چھوڑو ہمکو تو پیچھے چلین ہم چاہتے ہین کہ مخالفت کرین خدا کے وعدے کو کہ ہمارے پیچھے نہین چلنے کے تم ایسا ہی فرمایا ہی خدا نے پہلے اس سے پس کہینگے نہین بلکہ حسد کرتے ہو تم ہمپر بلکہ ہمیشہ سمجھتے نہین تھے مگر تھوڑا + **فتح** + اب کہینگے پیچھے رہنے والے جب چلوگے غنیمتین لینے کو چھوڑو ہم چلین تمھارے ساتھ چاہتے ہین کہ بدلین اللہ کا کہا تو کہہ ہمارے ساتھ نہ چلوگے یون نہین کہہ دیا اللہ نے پہلے سے پھر اب کہینگے نہین تم چلتے ہو ہمارے پہلے سے کوئی نہین پر وہ سمجھتے نہین ہے مگر تھوڑا + **تفسیر** + جب مکے سے پھرے وہان سے حکم ہوا کہ خیبر پر چلو اور اون لوگون کے سوا اے کوئی ساتھ نہ چلے مہینے مین تین دن حکم ارادہ کیا جو لوگ پہلے سفر مین ڈر کر رہ گئے تھے اس سفر مین لالچ کو طیار ہوئے اونکو اللہ کا صنع سنا دیا خیبر مین جو یہود تھے جو جنگ احزاب مین قومون کو چڑھا لائے تھے + **موضح** + پیچھے چھوڑے ہوئے یعنی جو کہ پیچھے رہ گئے تھے حدیبیہ سے چاہتے ہین الخ یعنی چاہتے ہین یہ کہ تغیر کرین اللہ کے وعدے کو کہ جو حدیبیہ والون سے کیا تھا اور وہ یہ ہی کہ عدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اونسے کہ مکے کی غنیمتون کے عوض مین تمکو خیبر کی غنیمتین دینگے جب کہ پھروگے مکے والون سے صلح کرکر سوا تمھارے اور کسی کو وہان کی غنیمت نہین ملنے کی ہمارے پیچھے نہین چلنے کے تم یعنی طرف خیبر کے اور یہ خبر دی اللہ تعالیٰ نے اونکے ساتھ نجانے کی اور اللہ کی بات بدلی نہین جاتی نہین چلے اس سے یعنی پہلے پھرنے اونکے سے طرف مدینے کے فرمادیا تھا کہ غنیمت خیبر کی اونھین کو ملیگی کہ جو حدیبیہ مین حاضر تھے نہ اور لوگون کو نہین الخ نہ الخ یعنی اللہ نے یہ حکم نہین کیا بلکہ تم حسد کرتے ہو ہمپر یعنی ناگوار معلوم ہوتا ہی تمکو کہ شریک ہووین ہم تمھاری غنیمت مین سمجھتے نہین تھے الخ

یعنی کلام خدا سے مگر تھوڑا یعنی کچھ تھوڑا سا یعنی نرا قول ✦ **ف** آیا ہی کہ رسول علیہ السلام ذی الحجہ کے مہینے مین چھٹے سال مدینہ سے پھر کر مدینے مین آئے اور ماہ محرم مین ساتوین سال غزوہ خیبر کو متوجہ ہوئے اور حکم الٰہی آیا کہ سوائے حاضران حدیبیہ کے اس غزوے مین کوئی تمھارے ساتھ باہر نکلے تا غنیمتین ملکی کی غنیمتوں کے عوض مین خاص انھین کو ملین اور جب عرنہ یا بجرم ہوا تخلفون کہا کہ چھوڑ دیگو تاہمراہ تمھارے چلین ہم حکم الٰہی آیا **قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا** الخ پہلے اس سے یعنی پہلے تہیہ کرنے تمھارے سے یا پہلے آنے ہمارے کے سے مدینے مین **بَلْ كَانُوْا** الخ یعنی بلکہ ہین کہ نہین جانتے کہ امر دین مین کیا چیز مفید ہی اور کیا مضر مگر تھوڑے اونسے کہ تصدیق کرنے والے خدا اور رسول کے ہین اور یا یہ معنی ہین کہ نہین پاتے مگر کچھ احکام الٰہی سے ✦ **معا** ✦ **بحر**

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

کہ ای محمد پیچھے چھوڑے ہوؤنکو اعراب سے کہ تم بلائے جاؤگے طرف لڑائی ایک قوم سخت لڑائی والون کے کہ لڑو تم اونسے یا یہ کہ مسلمان ہون وہ پس اگر فرمانبرداری کروگے خدا انکو مزدوری اچھی اور اگر موڑو منہ جیسے کہ موڑا تھا تمنے پہلے اسے عذاب کریگا تمکو عذاب درد دینے والا ✦ **فتح** ✦ کہہ دے پیچھے رہ گئے گنوارونکو آگے تمکو بلاوینگے ایک لوگون پر بڑے سخت لڑو گے تم اونسے لڑوگے یا وہ مسلمان ہونگے پھر اگر حکم مانوگے تمکو اللہ نیک اجر اور اگر پلٹ جاؤگے جیسے پلٹ گئے پہلی بار مارویگا تمکو ایک دکھ کی مار ✦ **تفسیر** ✦ بڑے لڑیے حق تعالی فرماتا ہی فارس کے لوگونکو انکی سلطنت ہمیشہ زبردست رہی تھی حضرت عمر اور حضرت عثمان کے وقت فارس کا ملک فتح ہوا اور کچھ مسلمان ہوئے بن لڑے وہان سے غنیمتین بہت ہاتھ لگین ✦ **معا** ✦ مراد مخلفین سے یہان بھی وہی ہین کہ جو پیچھے رہ گئے تھے حدیبیہ سے اور مراد قوم سخت لڑائی والون سے بنی حنیفہ قوم مسیلمہ کے ہین اور مرتد کہ جنسے لڑا ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلیے کہ مشرکین عرب اور مرتدین وہی ایسے ہین کہ نہین قبول کیا جاتا ہی اونسے مگر اسلام یا سیف اور بعضون نے کہا کہ مراد سخت لڑائی والون سے فارس ہین کہ بلایا اعراب کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے لڑنے کے لیے اور تم اونسے یا یہ ہونگے مسلمان یعنی ہونگے ایک دونون مین سے یا مقاتلہ یا اسلام اور رہا یہ کہ سنی لیسلمون کے اس تاویل پر یقاتلون معنی تابعدار ہون اسلیے کہ فارس مجوس ہین قبول کیا جاتا ہی اونسے جزیہ اور اس آیت مین دلالت ہی اوپر صحت خلافت شیخین کے اسلیے کہ وعدہ کیا اونسے ثواب کا اور فرمانبرداری داعی یعنی بلانے والی کے وقت بلانے اوسکے کے اس قول سے **فَاِنْ تُطِيْعُوْا** الخ یعنی پس اگر فرمانبرداری کروگے اوسکی کہ بلاوے تمکو قتال کی طرف دیگا تمکو اللہ اجر نیک یعنی جنت پس واجب ہوا یہ کہ ہو داعی مفترض الطاعۃ یعنی اوسکی فرمانبرداری فرض ہو حاصل یہ کہ بموجب اسکے شیخین کی طاعت فرض ہوئی پس اس سے حقیت اونکی خلافت کی ثابت ہوئی جیسے کہ مونہہ موڑا تھا پہلے اس سے یعنی حدیبیہ مین عذاب درد دینے والا یعنی آگ کا آخرت مین ✦ **ف** مراد سخت لڑیوے ہین تابعان یا کفار اب کے ہین یا مرتد عرب کے یا فارس یا روم یا ہوازن و غطفان کہ جنھون نے وادی حنین مین آنحضرت سے جنگ کی کہا رافع بن خدیج نے کہ ہم پڑھتے تھے اس آیت کو اور نہین جانتے تھے ہم کہ وہ کون ہین یہان تک کہ بلایا ابوبکر نے طرف قتال بنی حنیفہ کے پس جانا ہمنے کہ وہی ہین اور کہا ابن مجریج نے کہ بلایا اونکو عمر نے طرف قتال فارس کے اور جب دیکھی یہ آیت تو کہا معذور ہونگے کہ ہمارا کیا حال ہوگا یا رسول اللہ پس اوتاری اللہ تعالی نے اگلے کی آیت **لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝**

نہین نابینا پر کچھ گناہ اور نہ لنگڑے پر کچھ گناہ اور نہ بیمار پر کچھ گناہ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے

خدا کی اور اوسکے رسول کی داخل کریگا خدا اوسکو باغون مین کہ چلتی ہین اونکے نیچے نہرین اور جو کہ مونہہ موڑے عذاب کرے اوسکو عذاب دردینے والا + **فتح** + اندھے پر کلیف نہین اور نہ لنگڑے پر تکلیف اور نہ بیمار پر تکلیف اور جو کوئی مکم مانے اللہ کا اور اوسکے رسول کا اوسکو داخل کریگا باغون مین جنکے نیچے بہتیان ندیان اور جو کوئی پلٹ جاوے اوسکو مارے دکھ کی مار + **تفسیر** + یعنی جہاد ان معذورلوگون پر فرض نہین + **مو** + فرمانبرداری کرے یعنی جہاد وغیرہ مین اور مونہہ موڑے یعنی طاعت سے آیا ہی کہ جب پہلی آیت اوتری توضعیف اور عاجز مسلمانون نے اندیشہ کیا کہ ہم بسبب عجز کے جہاد سے پیچھے رہتے ہین دیکھیے ہمارا کیا حال ہوگا یہ آیت اوتری کہ معذور معافی مین ہین + **مل** + **بحر** + اوس وقت کے لوگ تین طرح کے تھے ایک تو وہ تھے کہ حدیبیہ کو گئے حضرت کے ساتھ رغبت سے اور دوسرے وہ تھے کہ نہین گئے بسبب عذر کے اور تیسرے وہ تھے کہ نہین گئے قصداً بلا عذر یہ رغبت سے جانے والون کے حق مین تو فرمایا لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ آخر آیت تک اور فرمایا لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ آخر آیت تک اور جو کہ قصداً بلا عذر رہ گئے تھے اونکے حق مین فرمایا ازراہ وعید وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ آخر آیت تک اور جو کہ بعذر رہ گئے تھے اونکے حق مین یہ آیت اوتری لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ آخر آیت تک + **زاهدي** + **تنبيه** + جاننا چاہیے کہ بڑی فرمانبرداری خدا اور رسول کی یہ ہی کہ اپنے کو گناہ سے بچاوے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین أَطَعُ النَّاسِ لِلَّهِ أَشَدُّهُمْ بُغْضًا لِلْمَعْصِيَةِ + یعنی بڑا فرمانبردار اللہ کا لوگون مین وہ ہی کہ اللہ کے گناہ کو نہایت برا جانے اور دشمن رکھے اوسکو پس اللہ تعالی کو ہر وقت حاضر ناظر جانے اپنے احوال کا کسی بزرگ نے اپنے یار کو وصیت کی جب اوسنے عرض کی کہ مجکو وصیت کیجیے کہ گناہ خدا وہان جاکے کیجیو جہان خدا نہ دیکھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اِنَّ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ عُيُونًا نَاسٌ مَا + یعنی اپنے حال کو ہر وقت درست رکھ موافق شرع کے اور سیدھی راہ شریعت کی نچھوڑ اسلیے کہ خدائے عزوجل کے لیے آنکھین ہین یعنی علم و قدرت کی کہ ظاہر و باطن تیرے کو اون آنکھون سے دیکھتا ہی اور تیرے حرکات و سکنات کو مشاہدہ فرماتا ہی حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین + **نظم**

ای پسر مگذار راہ شرع را	اصل یابی گر نہ گیری فرع را	از شریعت گر نہی بیرون قدم	در ضلالت اوفتی از رنج و غم
ہر کہ در راہ ضلالت میرود	از جہالت در بطالت میرود	حق طلب و ز کار باطل دور باش	در سخا و مردمی مشہور باش
ہر کہ بگریزد ز راہ مستقیم +	در عذاب آخرت ماند مقیم	در رہ شیطان مزن گامی ز جای	تا نگردی خوار و بدنام ای فتی
ہر کہ در راہ حقیقت شاکرست	روز و شب خائف ز قہر قاہرست	بر خلاف نفس کن کار ای پسر	تا نیفتی خوار در نار ای پسر
بر مراد نفس رفتن ابلہی ست	نفس را تابع شدن از گمرہی ست	کار نفس بد ہمہ شور و شرست	جنگ با نفست جہاد اکبرست
نفس اگر باز داری از ہوا	دین و دنیا حاجت گردد روا	جای آنکس را کند حق در بہشت	کو ہوای نفس شوم خویش را بکشت

نكته + ایک محقق کہتے ہین کہ آیت سیقول سے یہان تک اشارہ ہی بوالہوسون کے احوال کی طرف کہ احوال و مقامات عاشقین عارفین کا سنکر طمع خام اوس مقصد کے حاصل کرنے مین کرتے ہین اور جب ضرورت مجاہدۂ نفس کی اور ترک غیر اللہ کی پیش آتی ہی تو حیلہ و بہانہ وجود اہل و عیال کا پیش لاکر ترک دنیا اور دنیا کی چیزون کو مثال دیتے ہین اور اور شیطانی فریبون کے ساتھ مغرور ہوکر بیچ عذاب سعیر ابد و حرمان کے مبتلا رہتے ہین کہا ای عارف کامل کہ بغیر تابعدار ہوئے نفس و ہوی کے ساتھ مجاہدہ اور ریاضت کے داخل ہونا قرب و مشاہدہ کے جنت مین ممکن نہین کہ معذور ہو اوستاد رضی اللہ عنہ نے فرمایا مَنْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ فِي الْمُجَاهَدَةِ مَعَ النَّفْسِ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَانِي دُخْصَتَهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ يُرَانِي عَزِيمَتَهُ + **بحر** + یعنی جسکو عذر ہو مجاہدے مین ساتھ نفس کے پس اللہ دوست رکھتا ہی رخصت پر عمل کرنے کو جیسکہ دوست رکھتا ہی عزیمتون پر عمل کرنے کو

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ
عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

تحقیق خوش ہوا خدا مسلمانوں سے جسوقت کہ بیعت کرتے تھے تجھسے درخت کے نیچے پس جانا جو کچھ کہ اونکے دل مین ہی پس اوتاری خاطر جمعی اونپر اور بدلہ دی اونکو ایک فتح نزدیک اور غنیمتین بہت کہ لیوین اونکو یعنی غنیمتین خیبر کی اور ہی خدا غالب باحکمت فتح اللہ خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھسے اوس درخت کے نیچے پھر جانا جو اونکے جیمین تھا پھر اوتارا اونپر جین اور انعام دی اونکو ایک فتح نزدیک اور بہت غنیمتین جو اونکو لینگے اور ہی اللہ زبردست حکمت والا تفسیر جب صلح کا سوال جواب تھا حضرتؐ نے بھیجا مکے مین حضرت عثمانؓ کو یہان خبر جھوٹی اوڑی کہ اونکو مار ڈالا حضرتؐ نے کہا اب مجکو اڑنا ملال ہوا کہ پہل اونھون نے کی اور وہ خبر جھوٹ تھی اور یہ بی کہ اسّی آدمی مکے کے لشکر کے گرد آئے کہ اکیلے دوکیلے کو مارین وہ سب جیتے پکڑ لیے پس حضرتؐ نے ارادہ کیا لڑنے کا تو ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھے اور کہا مجسے قول کرو کہ مرتے تک کوتاہی نکرو سب نے قول دیا ایک منافق تھا جدّ بن قیس اوسکے سوا کوئی نہین پر باوہ بیعت اللہ کے ہان قبول پڑی اللہ نے جانا جو اونکے دل مین یعنی ظاہر کا اندیشہ اور دل کا توکل اور انعام دی فتح خیبر اس مسلمان آسودہ ہوئے اور حضرتؐ نے فرمایا اس بیعت والا کوئی نجاویگا دوزخ مین مو پس جانا جو کچھ کہ اونکے دل مین ہی یعنی اخلاص اور صدق دل اوس چیز مین کہ بیعت کی اوپر اوتاری خاطر جمعی اور انعام بسبب صلح کے اونکے دلو نپر اور فتح قریب سے مراد فتح خیبر ہی کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا اور بہت سی غنیمتون سے بھی مراد غنیمتین خیبر کی ہین کہ وہان سے زمین مزرعی اور مکان بہت ہاتھ لگا آنحضرتؐ نے اوسکو اہل حدیبیہ پر تقسیم فرمایا اور اس بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہین اور یہ نام اوسکا اسی آیت کے سبب سے رکھا گیا اور یہ بیعت کیکر کے درخت کے نیچے واقع ہوئی تھی آیا ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ گذرے اوس مکان پر بعد اسکے کہ جاتا رہا درخت پس فرمانے لگے کہ کہان تھا وہ درخت پس بعضے کہنے لگے یہان تھا اور بعضے کہنے لگے یہان تھا پس جب بہت ہوا اختلاف اونکا تو کہا چلو جاتا رہا درخت اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل حدیبیہ کو اَنْتُمْ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ یعنی تم بہتر ہو روے زمین والون کے ہو اور سبب اس بیعت کا یہ ہوا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین اوترے تو خراس بن امیہ خزاعی کو بھیجا قریش اور ابو سفیان کے پاس مکے کو ایلچی کر کر اور سوار کیا اونکو اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا ثعلب تھا تو کہ پونچاوے اشراف قریش کو آپ کی طرف سے پیغام کہ عمرہ کے لیے آئے ہین پس کونچین کاٹ ڈالین اونھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور ارادہ کیا خراس کے قتل کرنے کا پس بچایا اوسکو بضعے مکے والون نے اور چھوڑ دیا اوسکو یہان تک کہ آیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب کو تو کہا بھیجین اونکو طرف مکے کے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا رسول اللہ مین ڈرتا ہون قریش سے اپنی جان پر اور نہین ہین مکے مین عدی بن کعب کی اولاد مین سے کوئی کہ بچاوے مجکو اور قریش جانتے ہین میری سختی اور دشمنی کو کہ جو اون سے رکھتا ہون و لیکن بتا دیتا ہون مین ایک شخص کو کہ وہ مجھسے زیادہ عزت رکھتا ہی اونمین وہ عثمان بن عفان ہین پس بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو اور بھیجا اونکو ابو سفیان اور اشراف قریش کے پاس کہ اونکو خبر دین کہ آنحضرتؐ نہین آئے ہین لڑنے کے لیے بلکہ آئے ہین اس بیت کی زیارت اور تعظیم و حرمت کے بجالانے کے لیے پس نکلے عثمانؓ طرف مکے کے پس ملا اونسے ابان بن سعید بن ابی العاص جسوقت کہ داخل ہوئے عثمان مکے مین یا پہلے داخل ہونے اونکے کے اوسمین پس اوترا ابان اپنی سواری سے اور سوار کیا اونکو آگے اپنے پھر پیچھے بیٹھا اونکے آپ اور پناہ دی اونکو یہان تک کہ پونچایا پیغام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا ابو سفیان نے اور قریش کے اور سر دار اسکے عثمان سے جسوقت کہ فارغ ہوئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام پونچانے سے

کہ اگر طواف کیا چاہتا ہی تو بیت اللہ کا طواف کرے کہا عثمان نے کہ نہین طواف کرونگا مین یہان تک کہ طواف کرین اوسکا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پس روکا عثمان کو قریش نے اس قصے کے وقت پس خبر پونہچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مسلمانون کو یہ کہ عثمان قتل کیے گئے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین مٹلنے کے ہم یہان تک کہ لڑین ہم قوم قریش سے اور بُلایا لوگون کو طرف بیعت کے پس بیعت کی اونھون نے حضرت سے ایک کیکر کے درخت کے نیچے اسپر کہ لڑینگے قریش سے اور بھاگنے کے نہین اور بیعت کرنے والے چودان سو تھے ۔ **ف معا** **تنبیہ** ۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ وہ بیعت باعث اللہ کی رضامندی اور سبب انعام کی ہوتی ہی کہ خلوص دل سے کرے نہ لوگون کے دکھاوے کو اور بحسب رسم کے یعنی خلوص دل سے توبہ ہو نہ یہ کہ ادھر بیعت کی اور ادھر گناہون پر مستعد ہو گئے کہ پیر کے جھنڈے کے نیچے قیامت مین جا کھڑے ہونگے اب توجو چاہین سو کرین یہ بیعت فقط نود کے لیے ہی باعث تباہی دارین کی حدیث شریف مین آیا ہی اَلَّذِیْ یَاْتِیْ یُعَوِّلُ الْفُقَرَاءَ یعنی ریا باعث ہوتا ہی محتاجی کا پس مرد ہو تابع اونکو لحاظ اسکا چاہیے کہ ایک بزرگ کو گواہ کر کر خدا تعالی سے ہمنے توبہ کی ہی اس عہد کو پورا کرین اور عورتین ہون تو اسکی رعایت کریں یہ نہین کہ پیر کو باپ سمجھ کر خلاملا ہون اور سب سے بلکہ باپون تک و باوین اور خاوند بیچارہ اگر منع کرے تو کہین کہ صاحب وہ ہمارا باپ ہی اور اسکی خدمتگذاری سے منع کرتے ہو حال انکہ سکو اطاعت خاوند کی کرنی چاہیے کہ حدیث شریف مین آیا ہی جِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ یعنی جہاد عورتون کا یہ ہی کہ اپنے خاوند سے معاملہ نیک کہین یعنی تابعدار و فرمانبردار ہونا اپنے خاوند کا اور اپنے نفس پر شفقت اوٹھانی عورتون کا یہی جہاد ہی ۱۲ **ف** اور جو پیر ایسی باتون کو روا رکھین وہ آپ بھی ڈوبے اور مرید کو بھی ڈبویا ۔

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

وعدہ کین خدا نے تمسے غنیمتین بہت کہ لوگے اونکو پس جلدی عطا کین یہ غنیمتین یعنی غنیمتین خیبر کی اور باز رکھے ہاتھ لوگون کے تمسے یعنی حدیبیہ مین اور تو کہ ہووے یہ مقدمہ نشانی مسلمانون کے لیے اور تو کہ دکھاوے خدا انکو راہ سیدھی مستحکم ہتا ہی کہ کفار قریش جمع ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تشویش پونہچاوین خدا تعالی نے اونکے ہاتھون کو قتال سے باز رکھا اور مہم کا انجام بصلح ہوا ۔ **فتح** ۔ وعدہ دیا ہی تمکو اللہ نے بہت غنیمتون کا تم لوگے اونکو سو شتاب ملاویگا تمکو یہ اور روکے لوگون کے ہاتھ تمسے اور تا ایک نمونہ ہو قدرت کا مسلمانون کے واسطے اور چلاوے تمکو سیدھی راہ ۔ **تفسیر** ۔ یہ بھی انعام مین داخل ہی روکے لوگون کے ہاتھ یعنی لڑائی نہونے دی ۔ **ص** غنیمتین بہت یعنی جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کے ہاتھ لگین اور بعد آپکے قیامت تک جو ملینگے اور باز رکھے ہاتھ لوگون کے یعنی خیبر والون کے اور اونکے ہم قسمون کے کہ بنی اسد اور غطفان تھے کہ جب آئے وہ خیبر والون کی مدد کو ڈالا اللہ نے اونکے دلون مین رعب پس پھر گئے اور بعضون نے کہا کہ باز رکھے ہاتھ مکے والون کے بسبب صلح کے کہ سلامتی سے پھر کر آئے مدینے کو اور تو کہ ہووے یعنی یہ باز رکھنا نشانی و عبرت مومنون کے لیے کہ پہچانین وہ بسبب اوسکے کہ ہمارے لیے اللہ کے نزدیک رتبہ ہی اور وہ ضامن ہی ہماری مدد کرنے پر اور فتح دینے پر کیا یہ اور تو کہ دکھاوے تمکو الحز یعنی زیادہ کرے تمکو بصیرت اور یقین اور اعتماد اللہ کے فضل پر ۔ **ص** باز رکھے ہاتھ لوگون کے تمسے تمھارے عیال مین جب کہ نکلے تم اور قصد کیا تمھارے عیال کے تباہ کرنے کا یہودیون نے پس ڈالا اللہ نے رعب اونکے دلونمین وَلِتَكُوْنَ یعطف ہی مقدر پر یعنی تو کہ شکر کرو تم اوسکا اور تو کہ ہووے یہ معجلہ نشانی الحز اور تو کہ دکھاوے تمکو الحز یعنی راہ توکل کی اللہ پر اور تفویض امر کی طرف اوسکے ۔ ج ۔

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

اور وعدہ کین خدا نے اور غنیمتین جنھی کہ اب تک قدرت نہین پائی ہی تمنے اور پر جانا ہی خدا نے اونکو اور ہی خدا ہر چیز پر توانا ۔ **فتح** ۔

اور ایک فتح اور جو تمہارے بس مین نہ آئی وہ اللہ کے قابو مین ہی اور ہی اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی + **تفسیر** + یعنی اس بیعت کے انعام مین فتح خیبر دی اور فتح مکہ جو اسوقت ہاتھ نہ لگی وہ بھی مل ہی چکی ہی + **موضح** + لفظ اُخرٰی کا عطف بلفظ ھٰذِہٖ پر یعنی جلدی دین تمکو غنیمتین خیبر کی اور اور غنیمتین اور وہ غنیمتین ہوازن کی ہین کہ غزوۂ حنین مین ہاتھ لگین + **مل** + وہ غنیمتین فارس و روم کی ہین جانا ہی خدا نے کہ وہ تمکو ملین گی اگرچہ اب تک تم قادر نہین ہوئے ہوا فتکے لینے پر + **جلالین** + وَعَدَكُمْ مَّغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا أُخْرٰى اور جائز ہی کہ تقدیر مدّ فتحہ یا اَوْ فَتْحٌ يَّةً أُخْرٰى اور بعضون نے کہا وہ مکہ ہی یعنی اور بھی وعدہ کیا مینے تمسے فتح ہونا اور شہر کا کہ تم سنکر قادر نہین ہوئے ہو اوسپر اور تم نہین جانتے ہو کہ وہ شہر کونسا ہی اور خدا آخر وہ جان جاتا ہی قَدْ أَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا أَيْ عَلِمَ اللّٰهُ بِهَا اور بعضون نے کہا اَعَدَّهَا لَكُمْ وَحَبَسَهَا عَلَيْكُمْ كَالشَّيْءِ الْمُحَاطِ لَا يَفُوتُكُمْ اور خدا وند عزوجل قادر ہی اوپر وفا کرنے ان عہدون کے اور اوپر فتح کرنے ان شہرون کے اور قبیلون کے تمہارے ہاتھون پر + **زاھدی** + وَأُخْرٰى الْخ یعنی وعدہ کیا تمسے اللہ نے فتح ہونا اور شہر کا کہ نہین قادر ہوئے تم اوپر قَدْ أَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا حَتّٰى يَفْتَحَهَا لَكُمْ كَأَنَّهُ حَفِظَهَا لَكُمْ وَمَنَعَهَا مِنْ غَيْرِكُمْ حَتّٰى تَأْخُذُوهَا یعنی تحقیق گھیر رکھا ہی اللہ نے اوسکو یہان تک کہ فتح کریگا اوسکو تمہارے لیے گویا کہ اوسنے نگاہ رکھا ہی اوسکو تمہارے لیے اور باز رکھا ہی اوسکو غیر تمہارے سے تاکہ لو تم اوسکو کہا ابن عباس نے معنی اسکے یہ ہین کہ جانا ہی اللہ نے کہ وہ فتح کریگا اوسکو تمہارے لیے اور اختلاف کیا ہی علمانے اوس شہر مین کہ وہ کونسا شہر ہی کہا حسن اور ابن عباس اور مقاتل نے کہ وہ فارس و روم ہین اور نہین قادر تھے عرب اوپر قتال فارس و روم کے بلکہ عاجز تھے اونسے یہان تک کہ قادر ہوئے اونپر بسبب اسلام کے اور کہا ضحاک و ابن زید نے کہ وہ خیبر ہی وعدہ کیا اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اسکے کہ پہنچین اوسکو اور نہین امید رکھتے تھے اوسکی اور کہا قتادہ نے کہ وہ مکہ ہی اور کہا عکرمہ نے حنین ہی اور کہا مجاہد نے وہ وہ شہر ہین کہ فتح ہوئے اب تک + **معالم** + آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے پھرے تو چند روز بعد ماہ محرم مین سات ہین سال غزوۂ خیبر کے لیے جو دان سو آدمیون کے ساتھ باہر نکلے اور عامر یہ رجز یعنی عبارت مُغنّی پڑھتے تھے **رجز** + تَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا + وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا + وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا + فَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا + وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا + یعنی قسم خدا کی اگر نہوتا اللہ یعنی مدد اللہ کی نراہ پاتے ہم اور نہ دیتے ہم اور نہ نماز پڑھتے ہم اور ہم تیرے فضل سے نہین بے پرواہ ہین پس ثابت رکھ قدم اگر ملین ہم دشمنون سے اور اوتار خاطر جمعی ہم پر + **موضح** + اور سحر کے وقت خیبریون کے قلعون مین پونہچے اور وہ بیخبر تھے بحسب عادت اپنی کے اسباب زراعت کا لے کر زراعت کی طرف چلے ناگہان لشکر رسول علیہ السلام کا دیکھا اور پھر کر اپنے قلعے مین پناہ پکڑی آنحضرت نے فرمایا اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ یعنی اللہ بہت بڑا ہی خراب ہوا خیبر بلاشبہ ہم جب اوترتے ہین کسی قوم کے میدان مین تو بری ہوتی ہی صبح ڈرائے گیون کی یعنی ہمارا پہونچنا موجب اونکی بربادی کا ہوتا ہی اللہ کی مدد سے پس اول اہل خیبر سے قلعہ کا جنگ شروع ہوئی اور مسلمانونے وہ قلعہ لے لیا بعد اوسکے قلعہ حق فتح ہوا اور محمد اسحٰق کی حدیث مین آیا ہی کہ اول قلعہ ناعم بعد اوسکے نطاہ اور شق فتح ہوئے بعد اوسکے قلعہ سعد بہت سی لڑائی سے ہاتھ لگا اور غنیمتین بہت ہاتھ لگین بعد اوسکے قلعہ قموص کو گھیرا اور اوسوقت آنحضرت علیہ السلام کے سر مبارک مین درد تھا آپ سوا نہین ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نیزہ لے کر نکلے اور جا لڑے اور جب پھر کر آئے عمر رضی اللہ عنہ نیزہ لے کر نکلے اور خوب لڑے جب وہ پھر کر آئے تو آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ کل نیزہ ایک شخص کو دونگا کہ دوست رکھتا ہی وہ خدا و رسول کو اور دوست رکھتے ہین خدا و رسول اوسکو اور یہ قلعہ اوسکے ہاتھ پر فتح ہوگا اور اوسکے کل کو حضرت علی کو بلایا اپنے پاس اور اونکی آنکھین دکھتی تھین رسول علیہ السلام نے لعاب دہن مبارک کا اونکی آنکھ پر لگایا اونکا کھا جاتا رہا بیٹھا

آنحضرت نے نیزہ اونکے ہاتھ مین دیا اور فرمایا جا اور پھر نا نہین جب تک کہ یہ قلعہ فتح نہو پس علی رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے کے ہوئے حرب خیبر کی کہ سردار وہان کا تھا اونکے مقابلہ کے لیے نکلا اور علی رضی اللہ عنہ نے اوسکو مارا اور وہ قلعہ حضرت علی کے ہاتھ پر فتح ہوا اور اوسی جگہہ حضرت علی نے دروازۂ آہنی خیبر کا اوکھیڑ کر سپر اپنی بنائی تھی اور بعد اوسکے سب یہود نے پناہ چاہی اور گنج ابی الحقیق اور غنیمتین بیشمار مسلمانون کے ہاتھ آئین اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب کی بنجملہ بندیون خیبر کی سے تھین آنحضرت اونکو آزاد کر کر اپنے نکاح مین لائے اور مہر اونکا آزادی اونکی کی اور ام المومنین ہوئین اور صفیہ نے خواب مین دیکھا تھا اس حال مین کہ وہ حاملہ تھی کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کی کہ چاند آپڑا اونکی گود مین اوسنے اپنے خاوند سے یہ خواب بیان کیا اوسنے کہا کہ نہین ہے یہ مگر کہ تو آرزو رکھتی ہی بادشاہ حجاز کی کہ محمد ہین پھر طمانچہ مارا حفصہ کے مونہہ پر کہ نیلی ہوگئین آنکھین اوسکی اوس سے پھر لائی گئین صفیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ اوسکے مونہہ پر نشان تھا طمانچے کا پس پوچھا آنحضرت نے اونسے کہ کیا ہی یہ پس بیان کیا اونھون نے یہ ماجرا پھر لایا گیا آنحضرت کے پاس خاوند اونکا کنانہ بن الربیع اور اوسکے پاس خزانہ تھا بنی نضیر کا پس پوچھا آنحضرت نے اوس سے اوسنے انکار کیا کہ مین نہین جانتا جگہہ اوسکی پھر حضرت کے پاس لایا گیا ایک شخص یہود مین سے اوسنے کہا آپ سے کہ مینے دیکھا ہی کنانہ کو کہ پھرا کرتا ہی اس کھنڈر مین ہر روز صبح کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنانہ کو کہ بیان کر اگر یاد مین ہم خزانہ تیرے پاس تو آیا قتل کرین ہم تجکو اوسنے کہا ہان پس حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھنڈر کے کھودنے کا پس نکالا گیا اوسمین سے کچھ خزانہ اونکا پھر مانگا اوس سے باقی خزانہ پس نہ ادا کیا اوسنے پس حکم کیا آنحضرت نے اوسکے قتل کا محمد بن مسلمہ نے گردن ماری اوسکی آور آیا ہی کہ اوانہ حیہ صحابی آنحضرت سے صفیہ کو بندی مین سے مانگ کرلے گئے تھے پھر ایک شخص نے انکار عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے دحیہ کے تین صفیہ بنت حیی کو کہ سیدہ قریظہ اور نضیر کی ہے دی اور وہ تھی آپکے لائق پھر آنحضرت نے اونکو دحیہ سے لیا اور اونکے بدلے اور لونڈی دے دی اور اونکو آزاد کیا آنحضرت نے اور نکاح کیا اوسنے اور آزادی ہی صفیہ ر بھر ایہان تک کہ جب اومین پونہچے تو ام سلیم نے سامان صفیہ کا درست کر رات کو حضرت کے پاس بھیجا صبح کو حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس کچھ ہو لے آوے اوسکو اور بچھایا دسترخوان پس ڈالا کسیکا کوئی لاتا تھا کھجورین اور کوئی گھی اور کوئی ستو پس بنایا مین یعنی مثل حلوے کے پس ہوا ولیمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اسی غزوے مین گوشت گدھے کا حرام ہوا اور جب خبر اس فتح کی فدک والون کو پونہچی تو اپنے نصف مال پر صلح کر کر امان چاہی اور آنحضرت نے اونکو امان دی بغیر اسکے کہ لشکر چڑھے اونپر پس مال و خراج خیبر کا مسلمانون کے لیے ہوا اور مال و خراج فدک کا خاص رسول خدا کے لیے اور اوسی جگہہ زینب بیٹی حارث کی نے کہ یہودیہ تھی بکری کے دست مین زہر بہت سا ملا کر آنحضرت کو دیا اور آنحضرت نے ایک لقمہ تناول فرمایا تھا کہ گوشت بولا کہ مین زہر آلودہ ہون مجھ سے نکھائیے آنحضرت نے وہ لقمہ ڈالدیا اور اکثر اوقات اثر اوس زہر کا آنحضرت پر ظاہر ہوتا تھا حتی کہ وقت رحلت کے بھی اوسی زہر کے اثر سے شہادت پائی آپنے صلی اللہ علیہ وسلم تا جامع نبوت و شہادت کے ہون اور آیا ہی کہ اوس یہودیہ کو آنحضرت نے بلا کر پوچھا پس اقرار کیا اوسنے حضرت نے سبب اوسکا پوچھا اوسنے کہا کہ مینے امتحان کیا تھا کہ اگر بادشاہ ہوگے تو مر جاوینگے ہم آرام پاوینگے اور اگر نبی ہونگے تو معلوم کر لینگے پس درگذر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے اور اوسی گوشت مین سے بشر بن براء بن معرور نے بھی کھایا تھا وہ مر گئے اور منقول ہی کہ اہل خیبر سے صلح آدھے مال پر ہوئی تھی کہ جو پیدا ہوگا آدھا ہم لینگے اور آدھا آپ کو دینگے حضرت عمر کے زمانے تک یہود خیبر اوسی صلح پر رہے حضرت عمر نے اونکو جلاوطن کیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی شرط پر مصالحت کی تھی کہ جب تک ہم چاہینگے تمکو یہان رہنے دینگے اور آدھا مال لیا کرینگے ✦ **بحر معانی** ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو کوئی رضامندی اپنے مالک حقیقی کی ملحوظ رکھتا ہی اور راضی برضا مولی ہوتا ہی تو اللہ تعالی بھی اوس سے راضی ہوتا ہی اور دین و دنیا کے فائدون کو پہونچتا ہی اور لوگون کے ضرر سے بھی محفوظ رہتا ہی جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ اَرْضَى

رضی اللہ یسخط الناس لقاہ اللہ مؤنۃ الناس ومن التمس رضی الناس بسخط اللہ وکلہ اللہ الی الناس
یہ مشکوۃ مین ہی یعنی جو کوئی ڈھونڈھے رضامندی اللہ کی لوگون کے غصے مین ہازر کھتا ہی اوسکو اللہ لوگون کے رنج پونہچانے سے
اور جو کوئی ڈھونڈھے لوگون کی رضامندی اللہ کے غصے مین سپرد کرتا ہی اوسکو اللہ طرف لوگون کے کہ اونھین مین خوار وذلیل رہتا ہی
اور جانا چاہیے کہ یہ قضا کے لیے کوئی سپر لائق تر رضا سے نہین ہی جسنے کہ سر آستانہ رضا وتسلیم پر رکھا جلد مسند سرداری اور سرفرازی
پر بیٹھا جیساکہ قرآن مجید مین آیا ہی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ یہ مؤید اس حال کا ہی اور مضمون الرضا بالقضاء
باب اللہ الاعظم مؤکد اس مقال کا ہی ۔ بیت تقدیر جو سابق ست تعلیم چہ سود ۔ جز بندگی ورضا وتسلیم چہ سود ۔ آیا ہی کہ ایک
نبی علیہ السلام نے اپنی مناجات مین کہا کہ الٰہی مجکو راہ دکھا ایسے عمل کی کہ سبب تیری خوشنودی کا ہو خطاب آیا کہ خوشنودی میری تجھے
موقوف ہی تیری خوشنودی پر قضا میری سے جب راضی ہوگا تو مجسے تو مین بھی تجھسے راضی ہونگا ۔ بیت ہرکہ راضی شد بقضائے خدا
بہرہ می یابد از رضائے خدا ۔ جو دل کہ نور ریاضت سے روشن ہوا وہ مقدار آلٰہی سے مونہہ نہ پھیریگا اور مقتضیات قضا کے ساتھ
الفت پکڑیگا اور جو کچھ کہ قضائے قدر سے اوسکو پونہچیگا خوشدلی اور رغبت تمام سے قبول کریگا اوسکو اور اوس سبب سے غم گرد خاطر
اوسکی نہ پھیرگا اور ہمیشہ خوشدلی سے گذران کریگا ۔ نظم ۔ ہر عزیزے کہ بارضا خورد ۔ فرح وعیش روے با او کرد ۔ خوش درامیز
از صفائے ضمیر ۔ با قضا رو قدر چو شکر شیر ۔ اخلاق محسنی ۔ رباعی حافظ ۔ خواہی بوصال شاد مان دارمرا ۔
خواہی بفراق در فغان دارمرا ۔ من با تو نگویم کہ چسان دارمرا ۔ ہر نوع کہ خواہی تو چنان دارمرا ۔ ۸ ۔

ولو قاتلکم الذین کفروا لولوا الادبار ثم لا یجدون ولیا ولا نصیرا ○

اور اگر لڑتے تمسے کافر البتہ طرف تمھارے پھیرتے پیٹھین پھر نہ پاتے کوئی کارساز اور نہ مدد دینیوالا ۔ فتح ۔ اور اگر لڑتے تمسے
کافر تو پھیرتے پیٹھ پھر نہ پاوینگے کوئی حمایتی نہ مددگار ۔ موٴ تفسیر ۔ لڑتے تمسے کافر یعنی مکے کے اور صلح کرتے کافرون سے مراد ہم قسم غیر الون کے ہین
پھیرتے پیٹھ یعنی مغلوب ہوتے یا بھاگ جاتے ۔ مل ۔ ساتھ آیت پہلی کے خوش خبری سنائی مؤمنون کو فتح مکہ کی اور ساتھ اس آیت کے ڈرایا اونکو اوپر نہ پھرنے سے

سنۃ اللہ التی قد خلت من قبل ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ○

مانند آیین خدا کے کہ گذرا ہی پہلے اس سے اور نہ پاویگا تو آیین خدا مین تبدیلی ۔ فتح ۔ رسم پڑی اللہ کی جو چلی آتی ہی پہلے سے اور
تو نہ دیکھیگا اللہ کی رسم بدلتی ۔ موٴ تفسیر ۔ یعنی رسم اللہ کی ہمیشہ سے یہی ہی کہ اپنے دوستون کو غالب اور کافرون کو
مغلوب کرتا ہی اوسمین تبدیلی نہ پاویگا تو ۔ بحر ۔ یعنی آیین بادشاہ جل جلالہ کا ہیچ ہلاک اور عذاب اگلون کے یہی جاری رہا ہی
کہ جب عذاب ہمارا اوترا تو کسینے مدد نہین کی ہی اونکی اور نہ کوئی عذاب اوسنے دفع کرسکا ہی ۔ زاہدی ۔

وھو الذی کف ایدیھم عنکم وایدیکم عنھم ببطن مکۃ من بعد ان اظفرکم علیھم
وکان اللہ بما تعملون بصیرا ○

اور وہ ہی وہ کہ باز رکھے ہاتھ کافرون کے تمسے اور ہاتھ تمھارے کافرون سے درمیان مکے کے بعد اسکے کہ فیروزمند کیا تمکو اونپر اور ہی خدا ساتھ اوس
چیز کے کہ کرتے ہو تم بینا ۔ مترجم کہتا ہی ۔ اشارہ ہی ساتھ اوس قصے کے کہ بعد منعقد ہونے صلح کے ستر تن نے قریش کے اوباشون مین سے
چاہا کہ بیخبر صحابہ پر شبخون مارین صحابہ کے سب کو قید کرکر آنحضرت کے پاس لیجائے اور آنحضرت نے عفو فرمایا واللہ اعلم ۔ ظاہر نزدیک بندہ ضعیف کے
یہ ہی کہ یہ آیت بشارت ہی ساتھ فتح مکے کے اور لانا لفظ ماضی کا بسبب تحقق وقوع بشارت کے ہی ۔ فتح ۔ اور وہی ہی جسنے روک رکھے
اونکے ہاتھ تمسے اور تمھارے ہاتھ اونسے بیچ شہر مکے کے پیچھے اس سے کہ تمھارے ہاتھ لگا دیے وہ اور ہی اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ۔ تفسیر

وہ اسّی آدمی جو پکڑے بیچ شہر مکے کے یعنی قریب شہر کے گویا شہر کا بیچ ہی ہی ✤ **مو** باز رکھے ہاتھ تمھارے کافروں سے یعنی مکے والوں سے یعنی تمھارے درمیان مین اور اونمین رُکاوٹ کردیا کہ ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچاوے بعد اسکے کہ دے تمکو فتحیابی اونپر اور غلبہ اور یہ دن فتح مکے کے ہوا اور ساتھ اسکے دلیل پکڑی ہی ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اسپر کہ مکہ فتح کیا گیا عنوۃً یعنی لڑکر نہ صلح سے اور بعضوں نے کہا کہ ہوا یہ غزوۂ حدیبیہ مین اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی کہ عکرمہ بیٹا ابوجہل کا نکلا پانسو آدمیون مین پس بھیجا رسول خدا علیہ السلام نے کچھ لوگون کو کہ بھگا دیا اور داخل کیا اوسکو مکے کے باغونمین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی کہ غالب کیا اللہ نے مسلمانون کو اونپر ساتھ پتھراؤ کے یہان تک کہ داخل کردیا مسلمانون نے اونکو گھرونمین اور بطن مکہ سے مراد ہی مکہ یا حدیبیہ اسلیے کہ بعض اوسکا منسوب ہی طرف حرم کے اور اَظفَرَکُم کے یعنی ہین کہ قادر و مسلط کیا تمکو ✤ **مل** ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو یعنی جہاد خدا کی راہ مین اور عفو کرنا واسطے تعظیم خانہ کعبہ کے اسلیے کہ اس آیت کے شان نزول مین یون روایت کیا گیا ہی کہ وقت صلح حدیبیہ کے اسّی آدمی کفار قریش سے وقت صبح کے کوہ تنعیم سے اوترے لئے اور شب خون کیا لشکر اسلام پر صحابہ رضی اللہ عنہم اون سبھون کو قید کرکر جناب نبوت مآب مین لیجائے آنحضرت نے اونکو چھوڑ دیا یہ آیت اوتری اور مراد بطن سے وادی مکہ ہی کہ حدیبیہ ہوا اور صحابے وہان اونپر اسّی آدمیون پر فتح پائی ✤ **بصر** یہ آگاہ کرنا ہی مومنون کو ساتھ نصرت اونکی کے اور ذلیل کرنے دشمنون کے اور تحقیق و تاکید ہی سنۃ اللہ کی فرمایا وہ وہ خدا ہی کہ باز رکھے ہاتھ مکیون کے اٹھنے سے اوپر تمھارے سے اور باز رکھے ہاتھ تمھارے اونکے مارنے سے بسبب صلح کے نہ عجز و ضعف کے اور کہا قتادہ نے بطن مکہ سے وہی حدیبیہ مراد ہی اور کہا سدی نے بطن مکہ سے مراد ہی وادی مکہ مِن بَعدِ اَن اَظفَرَکُم یعنی بعد اسکے کہ نصرت اور فتح اور غلبہ دیا تمکو اونپر اور بیان اسکا یہ ہی کہ سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب اوترے آنحضرت صلعم مامین تو آیا اونکے پاس عتبہ اور خبری کہ عکرمہ بن ابی جہل نکلا ہی تمھاری طرف پانسو سوار و نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو کہ یہ چچا کا بیٹا تیرا آیا ہی پانسو سوار و نہین پس کہا خالد نے اَنَا سَیفُ اللّٰہِ پس اوس روز سے آنحضرت نے اُسکا نام سیف اللہ رکھا پھر کہا خالد نے کہ مین حاضر ہون بھیجیے مجکو جہان بھیجیے پس متوجہ کیا آنحضرت نے اونکو لشکر کو پر پس ملا عکرمہ پس بھگا دیا خالد نے اوسکو یہان تک کہ داخل کیا اوسکو مکے مین پھر آیا دوبارہ پھر بھگا دیا اوسکو اور داخل کیا اندر مکے کے اور خالد نے سبھون کو پتھراؤ کرکر بھگایا ہتیار سے اسلیے کہ مجرم تھے پس یہ آیت اوتری وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ ✤ **زاھدی**

هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ
مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِيُدْخِلَ
اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

یہ کفار قریش وہ ہین کہ کافر ہوئے اور باز رکھا تمکو مسجد حرام سے اور باز رکھا قربانی کو موقوف رکھے گئے اس سے کہ پہنچے اپنی جگہ اور اگر نہ ہوتے مرد مسلمان اور عورتین مسلمان کہ نہین جانتے تم اونکو اگر نہ خوار کرتا تمکو کہ روند ڈالو تم اونکو پس پہنچے تمکو اونسے گناہ بغیر جانے یعنی تصدیق رؤیا بالفعل تحقق ہوتی اور فتح جلدی میسر ہوتی واللہ اعلم فتح کو موخر کیا خدا نے تا داخل کرے جسکو چاہے اپنی رحمت مین اگر ایک دوسرے سے جدے ہوتے یہ دونون فریق تو البتہ عذاب کرتے ہم کافرون کو اہل مکہ سے عذاب دردناک ✤ **فتح** وہی ہین جنھون نے انکا کیا اور روکا تمکو ادب والی مسجد سے اور نیاز کی قربانی کو بند پڑے نہ پہنچے اپنی جگہ تک اور اگر نہ ہوتے کتنے مرد ایمان والے اور کتنی عورتین ایمان والیان جنکو معلوم نہین یہ خطرہ کہ اونکو پیس ڈالتے پھر تمپر خرابی ڈالتے بے خبری سے کہ اللہ کو داخل کرنا ہی اپنی مہر مین جسکو چاہے اگر وہ لوگ الگ ہوجاتے تو آفت ڈالتے ہم منکرون کو دکھ کی مار ✤ **تفسیر** یعنی اس جزے مین ساری ضمیر و بے ادبی کعبہ کی اونھین سے ہوئی تم ہاتھ سے اونھون نے عمرے والون کو منع کیا اور قربانی نہ بھیجے موقع پر تھے کہ اوسی وقت تمھارے ہاتھ سے فتح ہوتے مگر بعضے مسلمان چھپے تھے مرد و زن اون بعضے بھی

مسلمان ہوئے مقدر تھے اس روز کی فتح مین وہ پہلے جملہ آخر دو برس کی صلح مین جتنے مسلمان ہوئے تھے سب ہو چکے اور نکلنے والے نکل آئے تب اللہ نے مکہ فتح کروایا ۔ **موا** ہدی اوس جانور کو کہتے ہین کہ قربانی کے لیے بھیجا جاوے طرف مکے کے اور آنحضرت علیہ السلام ستر اونٹ لے گئے تھے قربانی کے لیے اور محلہ سے مراد ہے وہ جگہہ کہ حلال ہے یعنی واجب ہے نحر او مین یعنی ذبح او سکا اور یہ دلیل ہے اس پر کہ محصر کی ہدی کی حلال ہونے کی جگہہ حرم ہے اور مراد جگہہ معہود ہے یعنی مسلمانون کے بیخبر علم یعنی نادانستہ اور معنی یہ ہین کہ تھے مکہ مین کتنے ایک لوگ مسلمان ملے ہوئے ساتھ مشرکون کے غیر متمیز اونسے پس کہا گیا کہ اگر نہ نگاہ رہتا ہلاک کرنا تمھارا مومن لوگون کو کہ ملے ہوئے ہین مشرکون مین اور تم پہچانتے نہین ہو اونکو پھر پہونچتا تمکو بسبب ہلاک کرنے اونکے کے مکروہ و مشقت البتہ نہ بازر کھتا اللہ تعالی ہاتھ تمھارے اونسے لیدخل اللہ الخ یہ علت ہے محذوف کی گویا فرمایا اللہ تعالی نے کہ ہوا بازر کھنا تمھارے ہاتھون کا اونسے اور منع کرنا عذاب کرنے سے تو کہ داخل کرے اللہ اپنی رحمت مین یعنی اپنی توفیق مین واسطے زیادتی خیر و طاعت کے مومنین اونکے کو یا تو کہ داخل کرے اسلام مین اوسکو کہ رغبت کرے اسلام مین مشرکین اونکے سے ۔ **مل** مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ کفار کو بسبب کفر کے اور منع کرنے تمھارے کے مسجد حرام سے اور روکنے ہدی کے جگہہ ذبح کی سے مستحق استیصال کے ہین لیکن اس سال تمکو اونکے قتل کرنے سے بازر کھتا ہون مین اسلیے کہ بعضے مومن ضعیف مکے مین ملے ہوئے کفار کے ساتھ ہین اور بسبب اپنے ضعف کے ہجرت پر قادر نہین ہین اور تم ہر ایک کو انمین سے پہچانتے نہین اگر قتال کرو تو وہ مومن بھی نادانستگی مین ہمراہ مشرکون کے مارے جاوین اور تم بسبب اونکے قتل کے گنہگار ہو اور کہا ہے مفسرین نے کہ وہ بہتر مرد و زن تھے کہ مکے مین اپنا ایمان مشرکون سے پوشیدہ رکھتے تھے اور معنی معرۃ کے ہین گناہ یا دیت یا کفارہ قتل مؤمن کا نادانستہ دار الحرب مین اور بقول بعض کے معنی معرۃ کے مشقت اور غم و اندوہ ہین اور بقول بعض کے عیب کرنا مشرکون کا مسلمانون کو یہ کہ کہین مسلمانون نے اپنے اہل دین کو مار ڈالا لیدخل اللہ الخ یعنی مزاحیہ قتال کا اس سبب سے ہے کہ بعد اس صلح کے خدا جسکو چاہے کفار مکہ سے اسلام مین داخل کرے پہلے اس سے کہ قتال کرو تم اور بقول بعض کے مراد رحمت سے بخشش و مغفرت اور توفیق زیادتی بھلائیون کی ہے کہ مسلمانون کو پونہچی بسبب

اتباع امر الٰہی اور نبوی کے ۔ بحث

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

اوسوقت کہ مصمم کیا کافرون نے اپنے دلون مین غیرت کو جنس غیرت جاہلیت کی سے پس اوتاری خدا نے خاطر جمعی اپنی اپنے پیغمبر پر اور مسلمانون پر اور ثابت کی انپر بات پرہیزگاری کی اور تھے وہ لائق تر اسکے اور اہل اوسکے اور ہے خدا اساتھ ہر چیز کے دانا یعنی ایک جماعت مسلمانون کی اس صلح کو مکروہ رکھتے تھے اخر الامر خدا تعالی نے خاطر جمعی اونکے دل مین ڈالی تو آنحضرت کی مرضی پر راضی ہوئے واللہ اعلم ۔ **فتح** ۔ جب کبھی منکرون نے اپنے دل مین ضد کی کہ نادانی کی ضد ہے پھر اوتارا اللہ نے اپنی طرف کا چین اپنے رسول پر اور مسلمانون پر اور لگے رکھا اونکو ادب کی بات پر اور یہی تھے اسکے لائق اور اس کام کے اور ہے اللہ ہر چیز سے خبردار ۔ **تفسیر** ۔ ایک یہ کہ ایکی برس عمرہ کرنے دیا اور یہ کہ جو مسلمان ہجرت کرے پھر پھیجا اور اگلا سال عمرے کو آوے تین دن سے زیادہ نہ رہو اور ہتیار رکھلے نہ لاؤ حضرت نے یہ سب قبول کر لیا ۔ **موا** مراد کافرون کی حمیت سے کمال نافہمی ہے اور مومنون کی سکینہ سے کہ وہ وقار ہے یہ کہ روایت کیا گیا ہے کہ رسول علیہ السلام جب اوترے حدیبیہ مین تو بھیجا قریش نے سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبد العزی اور بکر بن حفص کو اسلیے کہ نبی علیہ السلام سے عرض کرین جاکر کہ اس سال مین پھر جائیے اس شرط پر کہ سال آیندہ ملکفار قریش تین روز تک مکہ تمھارے لیے خالی کر دین گے جیسا کہ اوپر نہ کور ہو چکا ہے ۔ قصہ غرض کہ یہی کیا گیا اور آپسمین صلح نامہ لکھا گیا پس فرمایا علیہ السلام نے علی رضی اللہ عنہ کو کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس کہا سہیل نے اور اوسکے ساتھیوں نے نہین جانتے ہین ہم یہ ولیکن لکھو باسمک اللھم پھر فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ لکھو ھذا ما صالح علیہ رسول اللہ اھل مکۃ پس کہا اونھوں نے اگر جانتے ہم کہ تم رسول خدا کے ہو تو نہ روکتے ہم تمکو خانہ کعبہ سے اور نہ لڑتے ہم تمسے ولیکن لکھو ھذا ما صالح علیہ محمد بن عبد اللہ اھل مکۃ پس فرمایا علیہ السلام نے علیؓ کو کہ لکھدے جو کچھ یہ چاہتے ہین فانا اشھد انی رسول اللہ وانا محمد بن عبد اللہ پس ارادہ کیا مسلمانونے کہ انکار کرین اسکا اور باز رہین ایسی صلح سے پس اوتاری اللہ نے اپنے رسول پر سکینہ پس وقار و حلم اختیار کیا مسلمانونے اور حمیت جاہلیت کی یہ کہ مراد کلمہ تقوی سے کلمہ شہادت ہی اور بعضونے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور تھے وہ یعنی مومن لائق تر ساتھ اسکے بہ نسبت غیر اپنے کے اور اہل اوسکے یعنی بسبب اہل کر دینے اللہ کے اونکو اور ہی خدا الہم یعنی پس جاری کرنا ہی موافق مصلحت کے + مل + تھے مومن لائق تر ساتھ اوسکے یعنی علم الٰہی مین اور اسی سبب سے مشرف ساتھ اسلام کے اور صحبت پیغمبر علیہ السلام کے کیا اور کلمہ تقوی کلمہ طیب یا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اور مراد سکینہ سے رضا ساتھ مرضی پیغمبر کے بیچ اختیار کرنے صلح کے ہی بعد اسکے کہ صلح کو مکروہ جانتے تھے اور حمیت جاہلیت کی یہ کہ صلحنامے مین اوپر لکھنے بسم اللہ اور محمد رسول اللہ کے راضی نہوئے اور کسی طرح پیغمبر کو وہ اونکے یارون کو مکے مین داخل نہونے دیا اور کہا کہ عرب ہمکو کہینگے کہ محمد علیہ السلام برخلاف اہل مکہ کے مکے مین آئے اس بات سے ہمکو ننگ آتا ہی اور بیچ آخر ذکر قصہ صلح حدیبیہ کے صاحب عالم لایا ہی کہ ابو بصیر مسلمانون مین سے بعد صلح حدیبیہ کے مدینے مین آئے اور چونکہ شرط پھیرنے کی صلح مین مقرر ہوئی تھی صوفت کہ دو آدمی اہل مکہ کی طرف سے اونکی طلب کے لیے آئے رسول علیہ السلام نے ابو بصیر کو اونکے ساتھ کر دیا آخر قصے تک ذکر کیا کہ جو اوپر تفصیل سے مذکور ہوچکا ہی یہان تک کہ قریش نے آنحضرت صلعم سے کہلا بھیجا کہ آپ اونکو بلا بھیجیے اب جو کوئی مکے سے تمھارے پاس آویگا امن مین ہی آنحضرت صلعم نے اونکو بلا بھیجا اپنے پاس مدینے مین اور جانین امن مین ہی ہمیں آیت وھو الذی کف ایدیھم عنکم الآیۃ تک نازل ہوئی انتہی مجملا کہا ابن عباسؓ نے کہ بھیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال حدیبیہ کے اپنے ہدایا یعنی قربانیون مین اونٹنی ابو جہل کی کہ اوسکے سر مین یعنی ناک مین نتھنی تھی چاندی کی تاکہ جلین کافر اوسکو دیکھکر اور آیا ہی کہ صلح حدیبیہ کے دن آئے عمر رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نہین ہم حق پر اور کافر باطل پر کیا نہین ہین مقتول ہمارے جنت مین اور مقتول اونکے دوزخ مین آنحضرت نے فرمایا ہان کہا عمرؓ نے پس کیون ڈالین ہم نقصان اپنے دین مین آنحضرت نے اونکو نہین ہین مقتول ہمارے جنت مین اور مقتول اونکے دوزخ مین کہا ہان کہا عمرؓ نے پس کیون ڈالین ہم نقصان اپنے دین مین اور پھر جاوین ہم اور ہمارے اور درمیان اونکے کچھ پس فرمایا آنحضرت نے بلاشبہ مین رسول خدا کا ہون اور ہرگز نہین ضائع کریگا مجکو اللہ کبھی پس پھرے عمرؓ غصے کی حالت مین پھر صبر کیا یہان تک کہ آئے ابو بکرؓ کے پاس اور کہا اے ابو بکر کیا نہین ہین ہم حق پر اور کافر باطل پر کہا ابو بکرؓ نے ہان کہا عمرؓ نے کیا نہین ہین مقتول ہمارے جنت مین اور مقتول اونکے دوزخ مین کہا ہان کہا عمرؓ نے پس کیون ڈالین ہم نقصان اپنے دین مین اور پھر جاوین ہم کہا ابو بکرؓ نے بلاشبہ وہ رسول خدا کے ہین اور ہرگز نہین ضائع کریگا اونکو اللہ کبھی پس اوتری سورۂ فتح پس بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے پاس سیکو پھر پڑھائی اونکو یہ سورت کہا عمرؓ نے یا رسول اللہ کیا فتح ہی یہ فرمایا آنحضرت نے ہان اور کہا ابن عباسؓ مجاہد اور قتادہ اور ضحاک اور عکرمہ اور سدی اور ابن زید اور اکثر مفسرین نے کہ کلمہ تقوی لا الہ الا اللہ ہی اور روایت کیا گیا ہی ابی بن کعب سے بطریق مرفوع کے اور کہا علی اور ابن عمر نے کہ کلمہ تقوی لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہی اور کہا عطا ابن رباح نے وہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ہی اور کہا عطاء خراسانی نے کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اور کہا زہری نے کہ وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اور کہا ابن عباسؓ نے ترجیح تفسیر والزمھم کلمۃ التقوی یہ کہ وہ گواہی دینی لا الہ الا اللہ کی ہی اور وہ سب سے بہتر تقوی کا ذکر ہی انتہی

معا + تنبیہ + جملہ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى سے خوبی اور تاکید تقوے کی معلوم ہوئی کیونکہ اللہ صاحب نے اپنے بندوں پر احسان جتایا کہ ثابت کیا اونکو پرہیزگاری کی بات پر قرآن شریف مین اور حدیث مین جابجا تقوی کی تاکید ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهَا رَأْسُ اَمْرِكَ وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَاِنَّهٗ رَهْبَانِيَّةُ اُمَّتِيْ وَلْيُذْكَرْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْرِفُ مِنْ نَفْسِكَ وَاخْزُنْ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّكَ بِهٖ تَغْلِبُ الشَّيْطٰنَ + یعنی وصیت کرتا ہون مین تجھے ساتھ پرہیزگاری اللہ تعالی کے اسلیے کہ بیشک وہ سر ہے تیرے امر دین کی اور لازم کر جہاد کو کہ تحقیق وہ رہبانیت ہی میری امت کی + **ف** + رہبانیت اگلی امتون مین ایسی تھی جیسے ہندوؤنمین جوگی ہی کہ دنیا کا کاروبار سب چھوڑکر اپنے پر محنت ومشقت اختیار کرتے ہین بیوی نہین کرتے اپنے تئین نامرد کرڈالتے ہین اچھے کھانے چھوڑدیتے ہین وغیر ذلک پس فرمایا آنحضرت نے کہ جہاد کیا کرو کہ میری امت کی رہبانیت یہی ہی + اور چاہیے کہ بازرکھے تجھکو لوگون کی عیبگیری سے وہ چیز جانتا ہی تو اپنے نفس سے یعنی جو عیب تو اپنی ذات مین جانتا ہی اوسسے اور لوگون کیا عیب کرتا ہی اور بند کر اپنی زبان کو مگر نیکی سے اسلیے کہ تحقیق تو اسسے غالب ہوگا شیطان پر اور اس تقوے ہی کی خوبی سے یہ فرمایا کہ اَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَاءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی کھلاؤ کھانا اپنا پرہیزگارون کو + اور دو خیر اپنی مومنون کو + **ف** + خیر واحسان مومنون کے ساتھ کرنا واجب ہی جتنا تقوی زیادہ اوتنا ثواب احسان کا زیادہ اور بہت سی تاکید وفضیلت آئی ہی تقوے کی چنانچہ اوپر کچھ مذکور ہوچکا ہی اسکا پھر تقوی تمام اعضا کا حاصل کرے سو آنکھ کا ناک کا کان کا زبان کا دل کا پیٹ کا ہاتھ کا ستر کا پانون کا تمام بدن کا اور تقوی اپنے نفس کے لیے بھی حاصل کرے اور اپنے اہل وعیال کو بھی سکھاوے جیسا کہ پاک پروردگار فرماتا ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ + یعنی اے مومنون بچاؤ اپنے نفسونکو اور اپنے گھر والون کو آگ سے کہ ایندھن اوس آگ کے آدمی اور پتھر ہین اور اسکو جو کلمۃ التقوی فرمایا مراد یہ ہی کہ اسکے سبب سے بچتا ہی آدمی دنیا اور آخرت کی برائیون سے چنانچہ براء بن عازب کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ + یعنی مسلمان جب سوال کیا جاتا ہی قبر مین گواہی دیتا ہی یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کے ہین پس یہ ہی قول اللہ تعالی کا کہ ثابت رکھتا ہی اللہ تعالی اون لوگونکو کہ ایمان لائے ہین ساتھ بات محکم کے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے + **ف** + یعنی اس آیت مین مراد قول ثابت سے یہی کلمہ شہادت کا ہی کہ مومن قبر مین پوچھا جاتا ہی کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کون ہی پیغمبر تیرا اور کیا ہی دین تیرا پس اس شہادتین مین جواب تینون کا ہی اور آیت مین جو فرمایا کہ ثابت رکھتا ہی اللہ مومنون کو ساتھ بات محکم کے زندگانی دنیا اور آخرت مین پس ثابت رکھنا آخرت مین تو معلوم ہوا کہ اس طرح جواب دینگے اور نجات پاوینگے اور ثابت رکھنا دنیا مین یہ ہی کہ اسی اعتقاد پر قائم رکھتا ہی جب امتحان کیے جاتے ہین اگر بہ آگ مین ڈالے جاوین کچھ شک نہین لاتے اسمین اور اس آیت سے فضیلت صحابہ کی بھی معلوم ہوئی کہ فرمایا وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا یعنی اور یہی تھے اسکے لائق اور اس کام کے پس عیاذاً باللہ جو اشقیا صحابہ کو کافر یا بد دین جانتے ہین وہ گویا منکر ہین اللہ کے اس قول کے کہ وہ تو فرماتا ہی وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا اور یہ ایسا کچھ جھک مارتے ہین اور اسسے یہ بھی اشارہ نکل سکتا ہی کہ جب اللہ صاحب نے اس کلمے کو کلمۃ التقوی یعنی سبب بچاؤ کا آگ جہنم وغیرہ سے فرمایا تو کلمہ گویون کو چاہیے کہ ایسا ہی کلمہ پڑھین کہ آگ جہنم وغیرہ کی آفت سے بچین سنا ہوگا تمنے وہ کلمہ پڑھین کہ زبان سے تو اقرار کرتے تھے اور دل مین کچھ عظمت خدا اور رسول اور شریعت کی نہ رکھتے تھے پورا کلمۃ التقوی اونکے

حق تعالیٰ جب ہو کہ بسبب اتباع شریعت کے بالکل دوزخ کی آگ سے بچین پاک پروردگار فرماتا ہی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً یعنی ای مومنون پورے داخل ہو دین اسلام مین پس اس ایک حدیث پر عمل کرنا کفایت کرتا ہی اس باب مین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تُوْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِاَعْمَالِ الزَّاکِیَةِ قَبْلَ اَنْ تَشْغَلُوْا وَصِلُوا الَّذِیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهٗ بِکَثْرَةِ ذِکْرِکُمْ اِیَّاهُ یعنی توبہ کرو طرف رب اپنے کے پہلے مرنے سے اور سبقت کرو اچھے کامون کی طرف پہلے مشغول ہونے سے یعنی بیماری مین مشغول ہو جاؤ یا اور کسی صدمے مین گرفتار ہو جاؤ اور فرصت ہاتھ سے جاتی رہے اس سے پہلے اچھے کامون کی طرف دوڑو اور ملائے جاؤ اوس چیز کو جو درمیان تمھارے اور درمیان اوسکے ہی ساتھ بہت یاد کرنے اپنے کے اوسکو یہ حدیث کتاب شہاب مین ہی ف یعنی تم مین اور پروردگار مین جو نسبت ہی اوسے ملائے جاؤ ذکر سے اوس پروردگار کے اگر یاد اوسکی چھوڑ دوگے تو وہ بات باقی رہیگی اور زیادہ غفلت ہوگی تو نسبت بالکل جاکر اہبت اور عداوت پیدا ہوگی نعوذ باللہ من غضب اللہ غفلت بہت بری چیز ہی جب غفلت جائے تو توبہ و استغفار کرے اور ذکر مین مشغول ہو ف

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ۙ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۚ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ فَتْحًا قَرِیْبًا ○

البتہ تحقیق سچ کیا خدا نے اپنے پیغمبر کو خواب طابق واقع کے ساتھ اس مضمون کے کہ البتہ داخل ہوگے تم مسجد حرام مین اگر خدا نے چاہا ہی با امن سر مونڈانے والے اپنے سرون کو اور کترانے والے نڈر پس جانا اللہ نے جو کچھ کہ نہین جانا تمنے پس مقرر کی اسکے اس سے ایک فتح نزدیک فتح ف اللہ نے سچ دکھایا اپنے رسول کو خواب تحقیق تم داخل ہوگے ادب والی مسجد مین اگر اللہ نے چاہا چین سے بال مونڈتے اپنے سرون کے اور کترتے بے خطرہ پھر جانا جو تم نہین جانتے پھر ٹھہرا دی اوس سے ورے ایک فتح نزدیک ف یعنی سچ کہا اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر سے سچ خواب اونکے کے اور نہین جھوٹ فرمایا اونسے اور روایت کیا گیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا خواب مین سچ مہینے کے پہلے نکلنے کے طرف حدیبیہ کے کہ مین اور میرے اصحاب داخل ہوئے ہین مسجد حرام مین با امن اور سر مونڈتے ہین اور بال کترواتے ہین یعنی جیسا کہ احرام سے نکلنے کے وقت کرتے ہین پس بیان کیا خواب اپنے صحابہ کے آگے پس خوش ہوئے وہ اور جانا اونھون نے کہ داخل ہونگے کہ مین اسی برس اور کہا اونھون نے کہ خواب رسول اللہ کا حق ہی پس جب کہ نہ داخل ہوئے اوسی اور حدیبیہ سے صلح کر کر پھرے تو کہا عبد اللہ بن ابی وغیرہ منافقون نے واللہ مَا حَلَقْنَا وَلَا قَصَّرْنَا وَلَا رَاَیْنَا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ یعنی قسم خدا کی نہین سر مونڈایا ہمنے اور نہ کترواے بال ہمنے اور نہ دیکھا ہمنے مسجد حرام کو پس اوتری یہ آیت کہ خواب اوسکا سچا ہی ولیکن بنا بر حکمت کے اس سال مین تاخیر ہوئی اور سال آیندہ مین ظہور اوسکا ہوگا جیسا کہ فرمایا لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ الخ اور روایت کیا گیا ہی مجمع بن حارثہ انصاری سے کہ کہا حاضر ہوئے ہم حدیبیہ مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب کہ پھرے ہم حدیبیہ سے ناگہان آدمی نشاط مین لاتے تھے اونٹون کو سرود سے سو کہا بعضون نے کہ کیا حال ہی لوگون کا کہا لوگون نے کہ وحی کی گئی ہی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا مجمع نے پس نکلے ہم کانپتے ہوئے پس پایا ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے اونٹنی پر نزدیک کراع غمیم کے پس جب کہ جمع ہوئے لوگ پڑھی حضرت نے اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا پس کہا عمر نے کیا یہ فتح ہی یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے ہان قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی پس اسمین دلیل ہی اسپر کہ مراد فتح سے صلح حدیبیہ ہو اور تعبیر خواب کی ظاہر ہوئی سال آیندہ مین پس فرمایا اللہ جل شانہ نے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ خبر دی کہ خواب جو دکھایا اپنے رسول کو پہلے نکلنے کے طرف حدیبیہ کے کہ وہ اور اصحاب اونکے داخل ہونگے مسجد حرام مین صدق و حق ہی اور بالحق ساتھ حکمت بالغہ کے اور حکمت اوسمین یہ تھی کہ منظور تھا آزمایش کرنا اور تمیز کرنا درمیان مومن مخلص کے اور درمیان اوسکے کہ ایسا کامل مین مخلص

یعنی شک نفاق اور جہالت یہ کہ ہو بالحق قسم پھیرنا قسم ہی اوس حق کی کہ جو نقیض ہو باطل کی یا قسم ہی اوس حق کی کہ وہ اسمائے الٰہی سے ہو
پس بجا ہوا جو کچھ ہوا یعنی ہلاکت آخیر صلح تک کی سال آیندہ تک بین دون ذلک یعنی ورے فتح کے فتح قریب وہ فتح ہونا ضرور کا ہی تاکہ تسکین
پاوین اوس سے دل موعود کے میسر ہونے فتح موعود تک + مد + معا + بحرا + متعلق محلقین رؤسکم کے ابن عمرؓ سے منقول ہی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم اللہ المحلقین عرض کیا صحابہ نے والمقصرین یا رسول اللہ یعنی بال کترانے والوں
کے لیے بھی ایسا ہی فرمایئے فرمایا رحم اللہ المحلقین عرض کیا صحابہ نے والمقصرین یا رسول اللہ فرمایا رحم اللہ المحلقین
عرض کیا صحابہ نے والمقصرین یا رسول اللہ فرمایا والمقصرین انتہی اس سے فضیلت سر منڈانے والوں کی وقت نکلنے
احرام سے معلوم ہوئی کہ تین بار سر منڈانے والوں کے لیے دعا کی آنحضرت صلعم نے اور جو تھی بار میں کترانے والے بالوں کے لیے اور بعضی روایت
میں تیسری بار میں انکے لیے دعا کرنی آئی ہی + اور روایت میں آیا ہی کہ دعا کی آنحضرت صلعم نے اللھم اغفر للمحلقین تین بار لوگوں نے
عرض کیا یا رسول اللہ والمقصرین فرمایا والمقصرین اور کہا ابن عباسؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لیس علی
النساء الحلق انما علی النساء التقصیر + درمنثور + ان شاء اللہ بمعنی تحقیق کے ہی بمعنی تعلیق کے پس اگر
کہے تو کہ سب چیز ان اللہ کی خواہش سے ہوتی ہین پس یہان ان شاء اللہ کا لانا کیا معنی جواب اسکا یہ ہی کہ کافر منکر تھے اس خواب کے کہتے تھے
ظہور اسکا نہین ہوگا خداوند تعالی نے تاکید کے لیے مقید کیا وعدے کو ساتھ مشیت کے یعنی حکم اور مشیت میری یہ ہی اور ہر جزیہ کلیہ
شرط کا ہی لیکن مراد اس سے تحقیق ہی اور لغت عرب مین یا اتساع جائز ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے ثم اذا شاء انشرہ اور بعضون
نے کہا کہ یہ بعدون کے ادب سکھانے کے لیے فرمایا کہ خبر نہین کسی امر کی زمانہ آیندہ مین جب تک کہ نہ ملاوین ساتھ اوسکے انشاء اللہ تعالی
اور تیسرے یہ کہ استثنا راجع ہی طرف وقت دخول کے نہ طرف اصل دخول کے یعنی ان شاء اللہ قلمہ وان شاء اخص اور
بعضون نے کہا کہ ان بمعنی قد کے ہی ای قد شاء اللہ اور ان بمعنی قد کے بہت آیا ہی یعنی تحقیق سب حرام مین داخل ہوگے اور بعضون نے یہ معنی
کہے ہین کہ سب حرام مین داخل ہوگے اور تحقیق خدا عزوجل نے چاہا ہی کہ داخل ہوگے مسجد حرام مین اور بعضون نے کہا کہ ان شاء اللہ
امنین استثنا داخل ہونے سے نہین ہی ولیکن استثنا بھی وصف داخل ہونے سے یعنی لتدخلن المسجد الحرام ایمنین ان شاء اللہ
اور بعضون نے کہا کہ لتدخلن المسجد الحرام خطاب ہی آنحضرت کے سب یارون کو یہ تحقیق تم داخل ہوگے
اور جاتا ہی خدا عزوجل نے گمان یارون مین سے بعضے جیوینگے اوسوقت تک اور بعضے نہین جینے کے یہ استثنا اوسنے ہی کہ نہین
جینے کے اور نہین رہینگے اوسوقت تک + ناھدی +

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝

وہ ہی وہ کہ بھیجا اپنا رسول راہ پر اور سچے دین پر کہ اوپر رکھے اوسکو سب دینون پر اور بس ہی اللہ حق ثابت کرنے والا + نفسہ +
اس دین کو اللہ نے ظاہر مین بھی سب سے غالب کر دیا کتاب اور دلیل سے غالب ہی ہمیشہ + ھو + ہی سے مراد ہی توحید اور دین
سے اسلام سب دینون پر یعنی مشرکین اور اہل کتاب وغیرہما کے دینون پر اور غلبہ دین اسلام کا متحقق کیا اللہ سبحانہ نے نہین دیکھتا ہی
تو کوئی دین مگر کہ اوسپر اسلام کو غلبہ اور عزت ہی یا غلبہ اس اعتبار سے کہ یہ دین تمام دینون حق کو منسخ کرنے والا ہی اور باطل دینون کو
باطل کرنے والا اور بعضون نے کہا کہ یہ غلبہ وقت اوترنے عیسی علیہ السلام کے ہوگا کہ جسوقت نہین باقی رہیگا روے زمین پر
کوئی کافر اور بعضون نے کہا کہ مراد غلبہ دین سے ظاہر کرنا اسلام کا ہی ساتھ دلیلون کے وکفی باللہ شہیدا یعنی اور بس ہی اللہ

گواہی دینے والا اسپر کہ جو کچھ وعدہ کیا ہی حق ہے + **ما بعد** + پر زیادہ وعدہ ہذ مومنون کی مدد کرنے کا اور دور کرنا وحشت کا مومنون کے دلون سے کہ فرمایا وہ وہ خدا ہی کہ بھیجا اپنا رسول ساتھ دین حق کے تا راہ چلنی مومنون کو اس راہ سے آسان ہو اور اوسکے دین کو غالب واشکار کرے سب دینون پر + وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا یعنی رسول آیا اور دعوت کی کافر سنکر ہوئے اونکی رسالت سے قصد اللہ تعالی نے گواہی دی کہ اگر کافر نجاوے راست کہ نہین جانتے ہین دعوی نبوت مین اور گواہی نہین دیتے ہین تیری رسالت کی تو سمجھو خدا تعالی گواہ بس ہی ساتھ اسکے کہ تو رسول نہ آکا ہی ہے کہ خدا فرماتا ہی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی جانو کہ محمد رسول میرا ہی اونکو بھیجا ہوا میرا خلق کی طرف

اور رسول اللہ پر وقف ہی + **زاھدی** +

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر خدا کا ہی اور وہ لوگ کہ ہمراہ اوسکے ہین سخت ہین کافرون پر مہربان ہین درمیان اپنے دیکھتا ہی تو اونکو رکوع کرنے والا اور سجدہ کرنے والا طلب کرتے ہین فضل کو خدا سے اور خوشنودی کو نشانی صلاح اونکی کی ہی چہرون اونکے کے ہی اثر سجدے سے جو کچھ کہ مذکور ہوا مثال اونکی ہی بیچ توریت کے اور مثال اونکی بیچ انجیل کے یہ ہی کہ وہ مانند ایک کھیتی کے ہین کہ نکالے گھاس سبز اپنی پس قوی کیا اوسکو پھر موٹی ہوئی پھر کھڑی ہوئی اپنی پنڈلیون پر خوش کرتی ہی زراعت کرنے والون کو تا جرم کہتا ہی حاصل اس مثل کا یہ ہی کہ اسلام اول حال ہین ضعیف تھا اور مسلمان کم تھے رفتہ رفتہ غالب اور بہت ہوئے واللہ اعلم عاقبت حال علیہ السلام کا یہ ہی کہ غصہ ہین لاوے محمد سے تعالی بسبب دیکھنے اونکے کے کفار کو وعدہ دیا ہی خدا نے اون لوگون کو کہ ایمان لائے ہین اور کام اچھے کیے ہین ان امت مین سے بخشش اور مزدوری بڑی کا + **فتح** + محمد رسول اللہ کا اور جو اوسکے ساتھ ہین زور اور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپس مین تو دیکھے اونکو رکوع مین اور سجدے مین ڈھونڈھتے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی خوشی بانا اونکا اونکے مونہہ پر ہی سجدے کے اثر سے یہ کہاوت ہوا اونکی توریت مین اور کہاوت اونکی انجیل مین جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اوسکی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا اپنے نال پر یعنی تنہ پر خوش لگتا کھیتی والونکو تا جلاوے اونسے جی کافرونکا وعدہ دیا ہی اللہ نے اونمین سے جو یقین لائے ہین اور کیے ہین بھلے کام معافی کا اور بڑے نیک کا +

تفسیر + جو تندی اور نرمی اپنی خو ہو وہ سب جگہہ برابر چلے اور جو ایمان سے سنور کر آوے وہ تندی اپنی جگہہ اور نرمی اپنی جگہہ اونکا بانا یعنی تہجد کی نماز سے صاف نیت سے چہرے پر اونکے نور ہی حضرت کے اصحاب لوگ نہین پہچانے پڑتے چہرے کے نور سے اور کھیتی کی کہاوت یہ کہ اول ایک آدمی تھا اس دین پر پھر دو ہوئے پھر قوت پکڑتی گئی حضرت کے وقت اور خلیفون کے رفتہ رفتہ اور یہ کہ وعدہ دیا اونکو جو ایمان لائے اور بھلے کام کرتے ہین حضرت کے اصحاب ایسے ہی تھے مگر خالے کا اندیشہ رکھا حق تعالی اپنے بندونکو ایسی خوش خبری نہین دیتا کہ نڈر ہو جاوین مالک سے اتنی شاباشی بھی غنیمت ہی + **مو** + اور وہ لوگ الزینی اصحاب اوسکے اور اشداء جمع شدید کی ہی بمعنی سخت کے اور رحماء جمع رحیم کی ہی بمعنی مہربان کے اور اسی کے مانند یہ آیت ہی اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ اور سختی اونکی کافرون پر اس درجے کو پہنچی تھی کہ بچاتے تھے کپڑے اپنے اونکے کپڑون سے کہ مبادا لگ نجاوین اور بچاتے تھے بدن اپنے اونکے بدنون سے لگنے سے اور اونکی مہربانی کی یہ حالت تھی کہ نہین دیکھتا تھا مومن مومن کو مگر کہ سلام علیک کرتا اور مصافحہ کرتا اور اوس سے اثر سجدے سے یعنی ہاوس تاثیر سے

کہ جو ہوتی ہی بسبب سجدے کے اور عطا سے منقول ہی کہ روشن ہیں چہرے اونکے بسبب بہت نماز پڑھنے کے راتون کو بسبب ذکر آنحضرت علیہ السلام کے مَنْ کَثُرَ صَلَاتُہٗ بِاللَّیْلِ حَسُنَ وَجْھُہٗ بِالنَّھَارِ مثال اوسکی یعنی صفت اونکی یہ ہی کہ ہوتا ہوا یعنی پہلے بتلا تھا پھر ہوتا ہو گیا خوش لگتا الو یعنی خوش ہوتے ہین اوسکی فوت سے اور کہا بعضون نے کہ لکھا ہوا ہی انجیل مین کہ قریب ہی کہ نکلیگی ایک قوم کہ بڑھینگے مانند بڑھنے کھیتی کے حکم کرینگے اچھی باتون کا اور منع کرینگے بری باتون سے اور عکرمہ سے ہی کہ نکلا پٹھا ساتھ ابی بکر کے پس قوی کیا ساتھ عمر کے پھر موٹا ہوا ساتھ عثمان کے پھر کھڑا ہوا ساتھ علی کے اور یہ مثال ہی کہ بیان کی اللہ تعالی نے ابتدا اسلام کی اور ترقی اوسکے کی زیادتی مین یہان تک کہ قوی و مستحکم ہوا اسلیے کہ نبی علیہ السلام اوسکے تن تنہا پھر قوی کیا اونکو اللہ تعالی نے بسبب اونکے کہ ایمان لائے ساتھ اونکے جیسا کہ قوی ہوتا ہی پہلا پٹھا بسبب اوطرز کے بڑھنے کے بچھوتے ہین اوسکی جڑ مین سے یہان تک کہ خوش لگتا ہی کسانون کو پھر فرمایا کہ یہ بڑھانا اور ترقی اونکی زیادتی و قوت مین اسلیے ہوئی کہ تا کافرون کو دیکھکر جلین اور یہ آیت رد کرتی ہی ہر رافضی کے قول کو کہ وہ جو کہتے ہین کہ صحابہ کافر ہو گئے تھے بعد وفات نبی علیہ السلام کے اسلیے کہ وعدہ مغفرت کا اور اجر عظیم کا نہین ہوتا ہی مگر جب کہ ثابت رہین اسلام پر حالت حیات مین ۱۲ سخت ہین اوپر کافرون کے مانند شیر کے بکری کے بچے پر نہین رحم کرتے کافرون پر کبھی مہربان اوپر یعنی چاہتے ہین بعض اونکے بعض کو جیسے چاہتا ہی باپ بیٹے کو جیسے کہ فرمایا اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ کہا ہی علمانے کہ یہ صفت سب صحابہ کی ہی اور یہ بھی ہی کہ ہر کلمے سے اشارہ ہی شخص معین کی طرف صحابہ مین سے چنانچہ کلمہ مَعَہٗ اشارہ ہی طرف صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ دلیل اوسکی ہی اور اَشِدَّآءُ اَقْوِیَآءُ کنایہ ہی ساتھ فاروق کے کہ کوئی شخص سختی کرتے مین کفار کے ساتھ اونکے برابر نہین تھا اور رُحَمَآءُ اشارہ ہی ساتھ ذی النورین کے کہ حم و مہربانی اونکی مشہور ہی اور رُکَّعًا سُجَّدًا اشارہ ہی علی مرتضی کی طرف کہ اکثر اوقات نماز مین مشغول رہتے تھے اور یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا باقی عشرہ مبشرہ اور بقولے تمام اصحاب ہین اور تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا جو فرمایا خبر دی اونکی کثرت نماز کی اور مداومت کرنے کی اوپر طلب کرتے ہین فضل کو الخ یعنی طالب اسکے ہین کہ داخل کرے اللہ تعالی اونکو جنت مین اور راضی ہوا نسے اور لفظ سِیْمَا جو یعنی نشانی اور علامت کے ہی اختلاف کیا ہی علمانے کہ مراد اس سے کیا ہی بعضون نے تو کہا کہ وہ نور اور سفیدی ہی کہ صحابہ کے چہرون مین ہوگی روز قیامت کے کہ وہ پہچانے جاوینگے بسبب اوسکے کہ اونھون نے سجدے کیے تھے دنیا مین یہ روایت عطیہ اوفی کی ہی ابن عباس سے اور کہا عطا بن ابی رباح اور ربیع بن انس نے کہ روشن ہوتے تھے چہرے اونکے کثرت نماز سے اور کہا شہر بن حوشب نے کہ ہونگی اونکے چہرون کی سجدون کی جگہ مانند چودھوین رات کے چاند کے اور کہا اوروں نے کہ وہ بہت حسن اور خشوع اور تواضع ہی اور یہ روایت والی کی ابن عباس سے ہی اور یہی قول مجاہد کا ہی اور معنی اسکے یہ ہین کہ سجود کے سبب سے خشوع اور نشانی نیک پیدا ہوتی ہی کہ پہچانے جاتے ہین اوس سے آخر کہا ضحاک نے کہ وہ زردی چہرے کی ہی بسبب بیداری کے اور کہا عکرمہ اور سعد بن جبیر نے کہ وہ اثر مٹی کا ہی پیشانیون پر کہا ابو العالیہ نے کہ وہ سجدہ کرتے تھے مٹی پر نہ کپڑون پر کہا عطاء خراسانی نے کہ داخل ہین اس آیت مین تمام وہ لوگ کہ محافظت کرین پانچون نمازون پر اور کہا حسن نے جب دیکھے تو اونکو جانے تو اونکو بیمار حال انکا نہین ہین وہ بیمار اور مانند کھیتی کے ہین الخ یہ مثل کھیتی کی اللہ صاحب نے بیان فرمائی آنحضرت ﷺ کے اصحاب کے لیے کہ اول تھوڑے اور ضعیف تھے پھر رفتہ رفتہ بہت اور غالب ہوئے کَمَثَلِ زَرْعٍ الخ کہا حسن بصری رضی اللہ عنہ نے زرع محمد صلی اللہ علیہ وسلم اَخْرَجَ شَطْأَہٗ ابو بکر فَاٰزَرَہٗ عمر فَاسْتَغْلَظَ عثمان یعنی قوی ہوا اسلام بسبب عثمان رضی اللہ عنہ کے فَاسْتَوٰی علی سُوْقِہٖ علی بن ابی طالب کہ مستقیم ہوا اسلام بسبب سیف علی کے یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ مومن اور یہ قوی کرنا اللہ تعالی کا اونکو بسبب اسکے ہی کہ کفار اونکے سبب سے غصے مین آوین مارے حسد کے اور امام قشیری نے فرمایا کہ موافق اس آیت کے جو کوئی اصحاب پر غصہ کرے اور اونکو دشمن رکھے داخل کفار مین ہی اور

امام مالک رح سے بھی باثبات کفر رافضیوں کا اس آیت سے روایت کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وعثمان فی الجنۃ وعلی فی الجنۃ وطلحۃ والزبیر فی الجنۃ وعبدالرحمن بن عوف فی الجنۃ وسعد بن ابی وقاص فی الجنۃ وسعید بن زید فی الجنۃ اور فرمایا ارحم امتی ابوبکر فی امر اللہ عمر واصدقھم حیاء عثمان وافضلھم زید بن ثابت الخ یعنی بڑے رحیم میری امت کے ابوبکر ہین اور بنابر سخت اونکے امر خدا مین عمر ہین اور بہت سچے اونکے حیا مین عثمان اور بڑے فرائض دان اونکے زید بن ثابت اور بڑے قاری اونکے ابی بن کعب اور بہت علم رکھنے والے اونکے ساتھ حلال وحرام کے معاذ بن جبل اور ہر امت کا ایک امین ہی اور امین اس امت کے ابوعبیدہ بن الجراح اور بڑے قاضی اونکے علی رضی اللہ عنہ اور عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ کہا مینے آنحضرت علیہ السلام سے کہ کونسا شخص لوگون مین بہت پیارا ہی آپکے فرمایا عائشہ پس کہا مینے کہ مردونمین سے کون ہی بہت پیارا فرمایا باپ اوسکا یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کہا مینے پھر کون پس فرمایا عمر بن الخطاب پھر شمار کیا اور کئی آدمیون کو اور فرمایا کہ پیروی کرو اون لوگون کی کہ بعد میرے حاکم ہونگے میرے اصحاب مین سے کہ وہ ابوبکر وعمر ہین ہادی طریق اختیار کرو عمار کا اور چنگل مارو ساتھ عہد عبداللہ بن مسعود کے اور آیا ہی کہ ایک دفعہ کوہ احد کانپا اور اوسپر تھے نبی علیہ السلام اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبت احد یعنی ٹھہر احد نہین ہی تجھپر مگر نبی یا صدیق یا شہید اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا عہد کیا طرف میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دوست رکھتا تجکو مگر مومن اور نہین دشمن رکھتا تجکو مگر منافق اور فرمایا جو کوئی میرے اصحاب مین سے کسی مین ہو مگا روز قیامت کے نور اور قائد اوسکا یعنی سردار ہوگا کہ محشر مین لوگون کو اپنے ساتھ لیجاویگا اور عشرہ بشرہ اور اور صحابہ کے حق مین بھی احادیث بہت وارد ہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ یعنی ڈرو اللہ سے ڈرو اللہ سے میرے صحابہ کے مقصد مین مت پکڑنا تم اونکو نشانہ یعنی طعن کا پیچھے میرے پس جسنے دوست رکھا اونکو بسبب محبت میری کے دوست رکھا اونکو اور جسنے بغض رکھا اونسے پس بسبب بغض میرے کے بغض رکھا اونسے اور جسنے ایذا دی اونکو پس تحقیق ایذا دی مجکو اور جسنے ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی اوسنے اللہ کو اور جسنے ایذا دی اللہ کو پس قریب ہی یہ کہ ماخوذ کریگا وہ اوسکو پس جب انکے حق مین ایسا کچھ فرمایا تو اور کیا کچھ باقی رہا اور اسکے حق مین یہ بھی آیا ہی ومن سبھم فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین یعنی حضرت نے فرمایا کہ جسنے برا کہا صحابہ کو پس تحقیق برا کہا اوسنے مجکو پس اس سے معلوم ہوا کہ بغض صحابہ کا بغض رسول کا اور برا کہنا صحابہ کا برا کہنا رسول کا ہی اور یہ بالیقین وبالاتفاق کفر ہی تا بحدیکہ توبہ رسول کے برا کہنے والے کی قبول نہین ہی سوا قتل کے کچھ اور حکم ہی نہین ہی اوسکا بیچ کتاب فتح القدیر کے کہ فقہ حنفی مین ہی لکھا ہی کہ جو کوئی بغض رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتا ہی مرتد پس برا کہنا بطریق اولی باعث ارتداد کا ہوگا پھر قتل کیا جاوے از راہ سد کے ہمارے نزدیک پس نہ قبول کیجاوے توبہ اوسکی بیچ اسقاط قتل کے اور تنویر شرح اشباہ مین ہی کہ نہین صحیح ہمارے ارتداد نشے والے کا مگر ارتداد بسبب برا کہنے نبی علیہ السلام کے پس وقتل کیا جاوے اور نہ معاف کیا جاوے اوسسے کذا فی البزازیۃ اور یہ بھی تنویر مین ہی فی الجوھرۃ سب الشیخین ولعنھما کفر یعنی کہتا جوہرہ مین ہی کہ برا کہنا شیخین کا اور لعن کرنا اونکہ کفر ہی اور واجب ہی قتل اوسکے مرتکب کا پھر اگر رجوع کرے اور توبہ کرے اور تجدید اسلام کی کرے تو آیا قبول کیجاوے توبہ اوسکی یا نہین کہا صدر شہید نے کہ نہ قبول کیجاوے توبہ اوسکی اور اسپر عمل کیا ہی فقیہ ابواللیث سمرقندی نے اور ابونصر پوسی نے اور یہی مختار ہی کہ نہ قبول کیجاوے توبہ اوسکی اور غایۃ البدایہ مین بیچ کتاب امامت کے لکھا ہی وھو المختار للفتوی اور حکم برا کہنے اور بغض رسول کا مانند اسکے ہی جادون اماموں کے نزدیک کہ کافر ہوتا ہی اور قتل اوسکا واجب ہی اور یہی برا کہنا

فان ابابکر بن ابی قحافۃ رضی اللہ عنہ صاحبی وابا بکر اسمہ عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب بن لؤی بن غالب القرشی التیمی صلی اللہ علیہ وسلم فضائلہ جمۃ ۱۲ منہ

ننا اور جلی علیہ عبداللہ بن مسعود ۱۲

صحابہ کے بھی امام احمدؒ اور امام مالکؒ متفق ہین اوپر کفر اور قتل کرنے کے مشل مرتد کے ماتھہ روایت مشہور ہے چنانچہ یہ بیچ اقناع مقصد کے ترغیب وغیرہ سے نقل کیا ہی اور ایک روایت مین امام احمد سے فاسق اور مبتدع ہین لیکن مارنا تو بھی چاہیے اور ایک روایت مین ہی کہ تعزیر و تادیب کرے اور مذہب امام شافعیؒ کا مثل دونون مذکورین کے ہی پس ہر مسلمان کو برا کہنہ اور بغض رکھنے تمام صحابہ کے سے پرہیز کرنا واجب ہی اور ذکر انکا سوا خیر کے نکرے والا ساکت رہے اور انکی آپسکی نزاع کو سپرد بخدا کرے اوسنے خبر دی ہی کہ روز قیامت کے انکی آپسکی نزاع کو انکے سوا دوسرے کا لوگون مین اور سوا شفیق کے آپسمین نہوگی اور ضمیر منہم کی بیچ آیت وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحٰت منہم کے صحابہ کی طرف پھرتی ہی اور بقولے منہم یعنی اس امت سے اور بقولے من صلہ ہی یعنی زائد ہی پس سب اصحاب مغفور ہین ۹۲ معا ۔ بحمرا ۔ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین کہ جب حضرت سعد بن معاذ توعاحضر ہوے انکے جنازے پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھہ مین ہی بلاشبہ مین البتہ پہچانتی تھی رونا ابوبکر کا ۹۳ اور عمر کا رونا جدا اوس حال مین کہ مین اپنے حجرے مین تھی اور تھے وہ ۹۴ جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے رحماء بینہم کیسنے کہا پس یونکہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے پس کہا کہ تھی بیچ آنکھہ آنحضرت کی کسی ۹۵ پر ولیکن وہ وجہ غصہ ہونے کے تو پکڑ لیتے داڑھی اپنی ۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس یعنی نہین رحم کرتا اللہ اوس شخص پر کہ نہین رحم کرتا لوگون پر ۔ اور فرمایا من لم یرحم صغیرنا ویوقر کبیرنا فلیس منا یعنی جو کوئی نہ رحم کرے ہمارے چھوٹے پر اور نہ پہچانے حق ہمارے بڑے کا پس نہین ہی ہم مین سے یعنی ہماری راہ پر ۔ اور فرمایا لا تنزع الرحمۃ الا من شقی یعنی نہین نکالی جاتی ہی رحمت مگر بدبخت کے دل سے ۔ اور فرمایا انما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء یعنی نہین رحم کرتا اللہ اپنے بندون مین سے مگر رحیمون پر ۔ اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے سیماہم کہا کہ اثر سجود سے ہی وہ نشانی نہین مراد ہی کہ جو تم گمان کرتے ہو یعنی گھٹے وغیرہ ولیکن وہ نشانی اسلام کی ہی اور اچھی خصلت وخو اور خشوع ۔ اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے سیماہم فی وجوہہم کہا السمت الحسن ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ ابنیا فخر کرینگے آپسمین کہ کون اونمین سے یار بہت رکھتا ہی اپنی امت مین سے پس امید رکھتا ہون مین یہ کہ ہون مین اوس دن اکثر اونکا یعنی سیر یار بہت ہونگے اور سب سے زیادہ ہونگے یعنی سید ان محشرین اور ہر شخص انبیا مین سے اوس دن کھڑا ہوگا حوض پر اوسکے ہاتھہ مین عصا ہوگا پلاویگا اوسکو کہ پہچانیگا امت اپنی سے اور ہر امت کے لیے سیما یعنی نشانی ہوگی کہ پہچانیگا اوسکو نبی اوسکا اوس سے ۔ سائب بن یزید کے پاس ایک شخص آیا اس حال مین کہ اوسکے مونہہ پر نشان سجود کا تھا پس کہا سائب نے کہ تحقیق خراب کیا اسنے اپنے مونہہ کو آگاہ ہو وقسم خدا کی نہین ہی یہ وہ سیما کہ اصحاب نے بیان فرمائی اور تحقیق نماز پڑھی مینے اپنے مونہہ کے بل اسّی برس نہین پڑا سجدے کا میری پیشانی پر ۔ اور ابن عباسؓ سے حضرت سے نقل کرتے ہین بیچ تفسیر سیماہم کے کہ فرمایا کہا سمائے لیے جبرئیل نے کہ جب دیکھتا ہو نگین طرف ایک شخص کے آپکی امت سے تو پہچانتا ہون مین کہ وہ اہل صلوۃ سے ہی بسبب نشانی ہونے کے اور جسوقت کہ صبح کرتا ہی پہچانتا ہون مین کہ اوسنے نماز پڑھی ہی رات کو اور وہ نشانی ای محمد پارسائی ہی دین مین اور حیا اور نیک خصلت ۔ اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ کہا لکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یہود خیبر کے بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ صاحب موسی واخیہ المصدق لما جاء ۹۶ موسی ۔ یعنی محمد رسول اللہ کی طرف سے کہ جو یار ہی موسی کا اور اوسکے بھائی کا تصدیق کرنے والا اوس چیز کی کہ لایا اوسکو موسی آگاہ ہو ای یہود بلاشبہ اللہ نے فرمایا تمکو ای گروہ اہل توریت اور بلاشبہ تم البتہ پاتے ہو اوسکو اپنی کتاب مین محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم اخیر سورت تک ۔ اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر ذلک مثلہم فی التوراۃ الخ کے کہ ارادہ کیا

لکھی گئی ہین یہ دونون مثالین توریت و انجیل مین پہلے اسکے کہ پیدا کرے اللہ آسمان و زمین + عمار مولی بنی ہاشم کے سے منقول ہی کہ کہا پوچھا مینے ابو ہریرہؓ سے حال تقدیر کا کہا ابو ہریرہؓ نے اکتفا کر اس سے ساتھ آخر سورۂ فتح کے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اخیر سورت تک یعنی اللہ تعالی نے صفت بیان کی اونکی پہلے پیدا کرنے اونکے کے + حضرت عایشہؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حکم کیے گئے ہین استغفار کرنے کا پھر بُرا کہتے ہین اونکو لوگ + **درمنثور + تنبیہ** + اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کافرون سے سختی کرنی چاہیے اور مومن بھائیون رحم اگر بدعتی و گمراہ ہو تو بھی اوسپر رحم کرنا چاہیے بموجب حدیث اَلنُّصْحُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ کے اور اگر کوئی یہ کہے کہ بدعتی کے حق مین آیا ہی مَنْ وَّقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ تو جواب اسکا یہ ہی کہ توقیر اور چیز ہی اور رحم کرنا اور چیز ہی توقیر کے معنی ہین تعظیم کرنی اور رحم کرنا قبیل نصح سے ہی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا یعنی مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ مظلوم کی تو مدد البتہ ہو سکتی ہی ظالم کی کیونکر مدد کرین فرمایا منع کرے تو اوسکو ظلم سے پس یہ ہی مدد کرنی تیری اوسکو پس حاصل یہ ہی کہ بدعتی و گمراہ پر رحم کرنا یہ ہی کہ حتی الوسع اوسکے جہانے کے درپے ہو بسہولت و خفیہ بموجب حدیث اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ کے نہ یہ کہ چھیڑے اور گولے بیچارے پر مار کر نفرت دلاوین اوسے بھائیون ہر گز یہ رحم حق نہین ہی تامل کرو تمین کہ اللہ صاحب فرماتا ہی اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ پس جب تک دائرۂ اسلام مین داخل ہی بموجب اسکے واجب الرحم ہی اور رحم کرنے کی فضیلت کچھ تو معلوم ہو چکی اور کچھ اور سنو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى یعنی پاوے تو مومنون کو آپسکے رحم کرنے مین اور محبت کرنے مین اور مہربانی کرنے مین مانند مثال ہی کے کہ جب دکھے ایک عضو شریک ہو اوسکے لیے تمام بدن ساتھ بیداری اور تپ کے + **ف** + حاصل حدیث کا یہ ہی کہ مومن کو مومن کی راحت و مشقت مین شریک ہونا چاہیے مثل اعضاے بدن کے کہ ایک کا دکھ باعث سب کے دکھ کا ہوتا ہی یہی مضمون شیخ سعدی رحمہ اللہ نے اس بیت مین لکھا ہی + **بیت** + بنی آدم اعضاے یک دیگر اند + کہ در آفرینش ز یک جوہر اند + چو عضوے بدرد آورد روزگار + دگر عضوہا را نماند قرار + اور فرمایا اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ یعنی مومن مومن کے لیے مانند مکان کے ہی کہ تقویت دیتا ہی بعض اوسکا بعض کو پھر ڈالین اونگلیان اپنی اونگلیون مین بیچ تشبیہ کے لیے کہ یون ملے رہنا چاہیے + اور آیا ہی کہ آنحضرتؐ کے پاس جب آتا سائل یا ماجتمند فرماتے آپ صحابہ کو اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا یعنی سفارش کرو مجھسے اوسکی پس ثواب دیے جاؤ گے + **ف** + اور یون نہ سمجھو کہ دیکھیے ہماری سفارش حضرتؐ قبول کرین یا نہ کرین تم بہرنوع ثواب پاؤ گے آگے قبول کرنا نہ کرنا میرا حکم الٰہی پر موقوف ہی جیسا کہ فرمایا وَيَقْضِى اللّٰهُ آخر تک + **سیل** + اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ ہلاکت مین ڈالے اوسکو اور جو کوئی کہ ہووے بیچ حاجت روائی بھائی اپنے کے ہوتا ہی اللہ لو سکی حاجت روائی مین اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے سختی دور کریگا اللہ اوس سے سختیون مین سے سختی روز قیامت کی سے اور جو کوئی پردہ پوشی کرے مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اوسکی اللہ دن قیامت کے + اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا ہی

نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ چھوڑے مرد اوسکی اور نہ حقیر جانے اوسکو تقوی اس جگہہ ہی اور اشارہ فرمایا طرف سینے اپنے کے تین بار ف یعنی جگہہ تقوی کی دل ہی اور وہ پوشیدہ ہی تجھسے پس کیونکر حقیر جانتا ہی تو بھائی مسلمان کو باوجود یکہ احتمال تقوی کا رکھتا ہی وہ اوس سے بہت بزرگ ہوتا ہی اللہ کے نزدیک + سیں کافی ہی آدمی کو برائی مین یہ کہ حقیر جانے اپنے بھائی مسلمان کو تمام چیزین مسلمان کی مسلمان پر حرام ہین خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی + اور فرمایا بنتی نین ہین صاحب حکومت کا کہ عادل ہو احسان کرنے والا خلائق پر توفیق دیگیا طاعت کی اور آدمی مہربان نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان کے لیے اور پرہیزگار حرام سے اور بچنے والا سوال سے کنبہ دار اور دوزخی پانچ ہین ضعیف وہ جو نہین عقل ہی اوسکو جو کہ وہ تمھارے خادم ہین نہین خواہش رکھتے بیہی کی اور نہ مال کی ف + یعنی عقل نہین رکھتے ہین کہ بچاوے اوسکو حرام سے اور بی بی اور مال کی نہین خواہش رکھتے یعنی حلال کے طلب کی ہر دو نہین رکھتے بلکہ مائل حرام کی طرف ہین + حق + اور خائن وہ جو نہین پوشیدہ ہی اوسکے لیے طمع کی چیز اگرچہ کم ہو مگر خیانت کرتا ہی اوسمین + ف + یعنی وہ ڈھونڈھ نکالتا ہی طمع کی چیز اور نہین چھوڑتا ہی کچھ اوسمین مگر کہ خیانت کرتا ہی اوسمین + سیں اور وہ شخص کہ نہین صبح کرتا اور نہ شام کرتا ہی مگر حال یہ ہی کہ وہ فریب دیتا ہی تجکو اہل میرے سے اور مال میرے سے + ف + یعنی ملاہر کرتا ہی پارسائی اور امانت اور ہی در پی خیانت کے اہل مال میرے مین + حق + اور ذکر کیا حضرت نے بخل کا یا جھوٹھ کا اور بدخلق و بدگو + اور فرمایا قسم ہی اللہ کی نہین پورا مومن ہوتا قسم ہی اللہ کی نہین پورا مومن ہوتا قسم ہی اللہ کی نہین پورا مومن ہوتا عرض کیا لوگون نے کون ای رسول اللہ کے فرمایا وہ کہ نہ اس مین ہو ہمسایہ اوسکا ضرر اوسکے سے + نہین داخل ہوگا جنت مین وہ شخص کہ نہ اس مین ہو ہمسایہ اوسکا ضرر اوسکے سے + اور فرمایا جب ہو تم تین پس سرگوشی کرین دو آدمی بغیر تیسرے کے یہان تک کہ ملو تم ساتھہ لوگون کے اسلیے کہ غمگین کریگا یہ اوسکو اور فرمایا اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ یعنی ستون دین کا خیرخواہی کرنی ہی فرمایا یہ تین بار کہا ہمنے کسکی فرمایا اللہ کی اور کتاب اوسکے کی اور رسول اوسکے کی اور مسلمانون کے حاکمون کی اور سب مسلمانون کی + ف + خیرخواہی اللہ کی یہ ہی کہ اعتقاد صحیح رکھے اوسکی وحدانیت مین اور خالص رکھے نیت اوسکی عبادت مین اور خیرخواہی کتاب اللہ کی یہ ہی کہ سچ جانے اوسکو اور عمل کرے اوسپر اور خیرخواہی رسول کی یہ ہی کہ تصدیق کرے اونکی نبوت کی اور فرمان برداری کرے اونکی اوامر و نواہی مین اور خیرخواہی مسلمانون کے حاکمون کی یہ ہی کہ اطاعت کرے اونکی حق باتون مین اور خروج نکرے اوپر اور خیرخواہی عوام مسلمین کی یہ ہی کہ رہنمائی کرے اونکو اچھی باتون کی طرف + نہایہ + کہا جریر نے کہ بیعت کی ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور خیرخواہی کرنے کے ہر مسلمان کے لیے + اور فرمایا اِرْحَمُوْا تُرْحَمُوْا اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ + یعنی رحم کرو تم اوپر رحم کرے گا تمھارے جو کوئی ہی آسمان مین رحم کریگا تمپر وہ کہ آسمان مین ہی یعنی اللہ تعالی کہ کارخانہ اوسکی قضا و قدر کا آسمان پر ہی + اور فرمایا لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہٰی عَنِ الْمُنْکَرِ یعنی نہین ہی ہمارے مابین ہین سے وہ شخص کہ نہ رحم کرے ہمارے چھوٹون پر اور نہ توقیر کرے ہمارے بڑون کی اور نہ حکم کرے اچھی باتون کا اور منع کرے بری باتون سے + اور فرمایا کہ نہ بزرگی کی کسی جوان نے ایک بڈھے کی بسبب بڑھاپے اوسکے کے مگر کہ مقیض کرتا ہی اللہ اوسکے لیے نزدیک بڑھاپے اوسکے کے اوس شخص کو کہ بزرگی کرتا ہی اوسکی + اور فرمایا کہ تحقیق بزرگی اللہ کی سے ہی بزرگی کرنی بڈھے مسلمان کی اور قرآن کے جاننے والے کی کہ غلو نہین کرتا ہی اوسمین اور نہ الگ ہی اوس سے اور بزرگی کرنی بادشاہ عادل کی + اور فرمایا اچھا گھر بیچ مسلمانون کے وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ احسان کیا جاوے طرف اوسکے اور برا گھر مسلمانون مین وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ ایذا پونہچائی جاوے

طرف اوسکے + اور فرمایا جو کوئی ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر نہ پھیرے اوسپر مگر اللہ کی خوشی کے لیے تو ہوتی ہین اوسکے لیئے نیکیان بدلے ہر بال کے کہ پھرتا ہی اوسپر ہاتھ اوسکا اور جو کوئی احسان کرے طرف یتیم لڑکے کے یا یتیم لڑکی کے کہ نزدیک اوسکے ہی ہو اوسکا تین اور وہ جنت مین مانند ان دو کے اور ملائین دو انگلیان اپنی + اور فرمایا جو کوئی بھلا دے یتیم کو طرف کھانے پینے کے اور رہانی اپنے واجب کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جنت مقرر مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہ بخشا جاوے یعنی شرک اور جو کوئی پرورش کرے تین بیٹیان یا تین بہنین پس ادب سکھاوے اونکو اور رحم کرے اونپر یہان تک کہ بے پرواہ کرے اونکو اللہ تو واجب کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جنت پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ یا دو کو پرورش کرے فرمایا یا دو کو یہان تک کہ اگر کہتے وہ یا ایک کو تو البتہ فرماتے ایک کو اور جسکی کھو دین اللہ نے دو عزیز چیزین واجب ہوگئی اوسکے لیے جنت کہا لوگون نے یا رسول اللہ اور کیا ہین دو عزیز چیزین اوسکی فرمایا آنکھین اوسکی + اور فرمایا البتہ ادب دینا آدمی کا بیٹے اپنے کو بہتر ہی اوسکے لیے تصدق کرنے ایک صاع کے سے[۵۱] + اور فرمایا مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ یعنی نہ بخشا باپ نے اپنے بیٹے کو کوئی بخشنا افضل ادب نیک سے + اور فرمایا جسکے ہان ہووے بیٹی پس نہ جیتی گاڑدی اور نہ اہانت کی اوسکی اور نہ فضیلت دی فرزند اپنے کو اوسپر یعنی بیٹون کو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین + اور فرمایا مَنِ اغْتَیْبَ عِنْدَہٗ اَخُوْہُ الْمُسْلِمُ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِہٖ فَنَصَرَہٗ نَصَرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ الخ یعنی جسکے پاس غیبت کیا جاوے مسلمان بھائی اوسکا اور وہ قادر ہی اوسکی مدد کرنے پر یعنی اوسکی غیبت سے اوسکو منع کر سکتا ہی پس مدد کی اوسکی مدد کرتا ہی اوسکی اللہ دنیا اور آخرت مین پھر اگر نہ مدد کی اوسکی اور وہ قادر ہی اوسکی مدد کرنے پر مواخذہ کریگا اللہ بسبب اوسکے دنیا و آخرت مین + اور فرمایا مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِیْہِ الخ یعنی جو کوئی دفع کرے اپنے بھائی مسلمان کے گوشت سے پیٹھ پیچھے اوسکے یعنی کسینے غائبانہ کسیکی غیبت کی اور اسنے منع کیا ہو اوسکو ہی حق اللہ پر یہ کہ آزاد کرے اوسکو آگ دوزخ سے + اور فرمایا مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْہِ الخ یعنی نہین کوئی مسلمان کہ منع کرے اپنے بھائی مسلمان کی آبروریزی سے مگر کہ ہو ہی حق اللہ پر یہ کہ دور کرے اوسسے آگ دوزخ کی روز قیامت کے پھر پڑھی یہ آیت وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اور ہی حق ہمپر مدد کرنے مومنون کی + اور فرمایا مَا مِنِ امْرِیٍٔ مُسْلِمٍ یَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا الخ یعنی نہین کوئی آدمی مسلمان کہ چھوڑے مدد آدمی مسلمان کی اوس جگہ مین کہ ہتک حرمت کیجاتی ہی اوسمین اوسکی اور ناقص کیجاتی ہی اوسمین آبرو اوسکی یعنی کوئی کسیکی غیبت کرتا ہی اور برا کہتا ہی اور سننے والے نے منع نکیا اگر کہ چھوڑیگا مدد اوسکی اللہ تعالی اوس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہی اوسمین مدد اوسکی یعنی آخرت مین اور نہین کوئی آدمی مسلمان کہ مدد کرے مسلمان کی اوس جگہ مین کہ ناقص کیجاتی ہی آبرو اوسکی اور ہتک حرمت کیجاتی ہی اوسمین مگر کہ مدد کریگا اوسکی اللہ اوس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہی اوسمین مدد اوسکی + اور فرمایا مَنْ رَاٰی عَوْرَۃً فَسَتَرَھَا کَانَ کَمَنْ اَحْیَا مَوْءُوْدَۃً یعنی جسنے دیکھا عیب کسیکا پھر ڈھانپا اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند ثواب اوسکے کہ زندہ کیا گاڑا ہوا دختر کو[۵۲] + اور فرمایا اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰۃُ اَخِیْہِ فَاِنْ رَاٰی بِہٖ اَذًی فَلْیُمِطْ عَنْہُ یعنی تحقیق ایک تم مین کا آیینہ ہی بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اوسمین بری چیز پس چاہیے کہ دور کرے اوسسے + ف + یعنی جیسے آیینے مین چہرے کا عیب معلوم ہو جاتا ہی ویسے ہی آدمی آدمی کا عیب دیکھ لیتا ہی پس چاہیے کہ آگاہ کرے اوسکو تا وہ چھوڑ دے + اور فرمایا مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا الخ یعنی جو کوئی بچاوے مومن کو منافق کے شر سے بھیجیگا اللہ فرشتے کو کہ بچاویگا گوشت اوسکا دن قیامت کے آگ دوزخ کی سے اور جو کوئی تہمت لگاوے مسلمان کو کچھ کہ چاہتا ہی ساتھ اوسکے عیب اوسکا روکیگا اوسکو اللہ تعالی دوزخ کے پل پر یہان تک کہ نکلے عہدے اوس چیز کے سے کہ کہا یعنی وسقد عذاب ہولیگا یا ثمن کو راضی کریگا جب نجات ہوگی + اور فرمایا خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرُھُمْ لِصَاحِبِہٖ الخ یعنی اچھے یار اللہ کے نزدیک اچھے اونکے ہین واسطے یار اپنے کے اور اچھے ہمسائے نزدیک اللہ کے ہین اچھے اونکے واسطے ہمسائے اپنے کے + عرض کیا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ

[۵۱] صاع نام پیمانہ کا ہی جو تین سیر سے کچھ زیادہ آتا ہی

[۵۲] زندہ گاڑا ہوا دختر سے مراد ہی جو بیٹی پیدا ہوتے ہی گاڑدی جاوے

کہ ای رسول خدا کیونکر حاصل ہو مجکو یہ کہ جانون مین جب نیکی کرون مین یا جب برائی کرون مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنے تو ہمسایگی اپنے سے کہ کہتے ہین تحقیق نیکی کی تو نے پس تحقیق نیکی کی تو نے اور جب سنے تو اوسکو کہ کہتے ہین تحقیق برائی کی تو نے پس تحقیق برائی کی تو نے ✤ ف یہ حکم اوس صورت مین ہی کہ ہمسایا اہل حق اور انصاف کے ہو دین اور زیادہ محبت و مداوت نرکھتے ہون ✤ حق ✤ اور فرمایا اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ یعنی اوتارو لوگون کو مرتبون اونکے مین یعنی اکرام کرو ہر ایک کا موافق فضل و شرف اوسکے کے پس برابری کرو رذالے اور شریفون مین اور نہ درمیان خادم و مخدوم کے ✤ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ ۹ الخ یعنی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک دن پس شروع کیا اصحاب اونکے نے کہ موندھ پر ملتے تھے پانی وضو اونکے کا پس فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو اسپر کہا اونھون نے محبت اللہ کی اور رسول اوسکے کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش آوے یہ کہ دوست رکھے اللہ کو اور رسول اوسکے کو یا دوست رکھے اوسکو اللہ اور رسول اوسکا پس چاہیے کہ سچی کہے بات جب بات کرے اور ادا کرے امانت اپنی جب امانت رکھوایا جاوے اور اچھی کرے ہمسایگی اوس شخص کی کہ ہمسایہ اوسکا ہی ✤ اور فرمایا لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ یعنی نہین ہی مؤمن کامل وہ شخص کہ سیر ہووے اور ہمسایا اوسکا بھوکا ہو طرف پہلو اوسکے کے ✤ کہا ایک شخص نے ای رسول خدا تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی بسبب کثرت نماز اپنی کے اور روزے اپنے کے اور صدقے اپنے کے یعنی لوگ کہتے ہین کہ وہ عبادت بہت کرتی ہی لیکن بداخلاق ہی وہ ایذا دیتی ہی اپنے ہمسایون کو ساتھ زبان اپنی کے فرمایا وہ دوزخ مین ہی کہا اوس شخص نے ای رسول خدا پس تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی بسبب کمی روزون کے اور کمی نماز کے اور کمی صدقے کے اور تحقیق وہ تصدق کرتی ہی چند ٹکڑے قروط کے کہ مثل پنیر کے ہوتا ہی اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنے ہمسایون کو فرمایا وہ جنتی ہی ✤ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ الخ یعنی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آ کھڑے ہوئے لوگون پر کہ بیٹھے تھے پھر فرمایا کیا نہ خبر دونمین تمکو ساتھ بھلے تمھارے کے برے تمھارے سے یعنی بتاؤن تمکو کہ بھلا کون ہی اور برا کون ہی تا بھلا ممتاز ہو جاوے برے سے کہا یا دی نے پس چپکے رہے صحابہ پس کہا یہ تین بار پھر کہا ایک شخص نے ہان ای رسول اللہ کے خبر دیجیے ہمکو ساتھ بھلے ہمارے کے برے ہمارے سے پس فرمایا اچھا تمھارا وہ ہی کہ امید رکھی جاوے اوسکی بھلائی کی اور امن ہو اوسکی برائی سے اور برا تم مین کا وہ ہی کہ نہ امید ہو اوسکی بھلائی کی اور نہ امن ہو اوسکی برائی سے ✤ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نے بانٹے درمیان تمھارے اخلاق تمھارے جیسے کہ بانٹے درمیان تمھارے رزق تمھارے تحقیق اللہ تعالی دیتا ہی دنیا اوسکو کہ دوست رکھتا ہی اور اوسکو کہ نہین دوست رکھتا اور نہین دیتا ہی دین مگر اوسی کو کہ دوست رکھتا ہی پس جسکو کہ دیا اللہ نے دین پس تحقیق دوست رکھا اوسکو اور قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہین مسلمان ہوتا بندہ یہان تک کہ مسلمان ہووے دل اوسکا اور زبان اوسکی ✤ ف اسلام دل کا یہ ہی کہ پاک کرے اوسکو عقائد باطلہ سے اور بُرے اخلاق سے اور اسلام زبان کا یہ ہی کہ باز رکھے اوسکو اوس چیز سے کہ اوسمین آفات اوسکے ہین ✤ سیبن ✤ اور فرمایا اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ یعنی ہی مومن الفت والا ہی اور نہین بھلائی ہی اوس شخص مین کہ نہ الفت کرتا ہی اور نہ الفت کیا جاتا ہی ✤ اور فرمایا مَنْ قَضَى لِأَحَدٍ مِنْ أُمَّتِي الخ یعنی جسنے روا کی کسیکے لیے امت میری سے حاجت چاہتا ہو کہ خوش کرے اوسکو بسبب اوسکے پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجکو اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین ✤ اور فرمایا مَنْ أَعَانَ مَلْهُوفًا الخ یعنی جسنے فریادرسی کی عگین کی لکھتا ہی اللہ اوسکے لیے تہتر بخششین ایک مین درستی سب کامون اوسکے کی ہوتی ہی یعنی دنیا و آخرت مین اور بہتر اوسکے لیے باعث درجات کی ہوتی ہین دن قیامت کے ✤

اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ الخ یعنی خلق عیال اللہ کی ہی پس محبوب تر خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہی کہ سلوک کرے طرف عیال اوسکی کے ف اللہ تعالی پاک ہی عیال سے مگر یہان مجازًا فرمایا کہ جیسے آدمی اہل و عیال کو پرورش کرتا ہی ویسے ہی وہ اپنی مخلوقوں کو ۔ ح ۔ ایک شخص نے شکوہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنگدلی اپنی کا فرمایا ہاتھ پھیر یتیم کے سر پر اور کھلا مسکین کو ۔ اور فرمایا اَدْنٰی اَدْنٰی کو عَلٰی اَفْضَلِ الصَّدَقَۃِ اِبْنَتُکَ مَرْدُوْدَۃٌ اِلَیْکَ لَیْسَ لَھَا کَاسِبٌ غَیْرُکَ یعنی کمانیوالا دون مین نگہو اور افضل صدقے کے وہ صدقہ بیٹی تیری پر ہی کہ طلاق دی ہو خاوند اوسکے نے اور آپڑی ہو تیرے گھر نہ ہو اوسکے لیے کمانے والا کوئی سوائے تیرے ۔ یہ سب روایتین مشکوۃ مین ہین ۔ اور اخلاق محسنی مین لکھا ہی بادشاہون پر لازم ہی کہ شفقت و رحمت کرے تمام رعایا و خلائق پر اسلیے کہ زیردست امانت حضرت کردگار کے ہین کہ اختیار و اقتدار والون کو سپرد کیے ہین تا اونکی رعایت سے حال درویشون اور عاجزون کا ساتھ فراغت و رفاہیت کے گذرے اور دل شکستہ اسبب اہتمام رعیت پوری اور مرحمت گستری کے ہجوم بلایے جبارون اور ظالمون کے سے فارغ اور مطمئن ہون پس بادشاہ کو چاہیے کہ ساتھ امید رحمت الٰہی کے کہ ارحم الراحمین ہی عاجزون بخشش کیے ۔ نظم ۔ دل شفقت ہر کہ علم بر فراخت ۔ کار خود و جملہ خلائق بساخت ۔ از شفقت ہر کہ سر فراز شد ۔ دیدۂ دولت بر خش باز شد ۔ سعادت آخرت اور سلامت دنیا ساتھ رحم اور اشفاق کے تعلق ہی آیا ہی کہ سبکتگین باپ سلطان محمود کا کہ اوائل حال مین ظالم تھا سوائے ایک گھوڑے کے اپنے پاس نہ رکھتا تھا اور اوقات اوسکی نہایت تنگی کے ساتھ گذرتی تھی ہر روز بقصد شکار کے جنگل کو جاتا اگر کچھ شکار ہاتھ آتا اوس سے گذران کرتا ایک روز ایک ہرنی دیکھی کہ اپنے بچے کے ساتھ جنگل مین چر رہی ہی سبکتگین نے گھوڑا دوڑایا ہرنی بھاگ گئی بچہ اوسکا چھوٹا ماں کے ساتھ سے رہگیا سبکتگین نے بچے کو پکڑ لیا اور ہاتھ اور پانون اوسکے باندھکر زین کے آگے رکھدیا اور راہ شہر کی پکڑی ہرنی نے کہ بچے کو گرفتار دیکھا پھری اور اوسکے پیچھے دوڑتی تھی اور فریاد و نالہ کرتی تھی سبکتگین کو اوسپر رحم آیا ہاتھ اور پانون بچے کے کھولکر جنگل مین چھوڑ دیا اوسکی ماں نے اوسکو آگے اپنے کر کر موندہ آسمان کی طرف کیا اور اپنی زبان مین مناجات کی ۔ مصرع ۔ آنی کہ زبان بے زبانان دانی ۔ سبکتگین خالی ہاتھ شہر مین آیا رات کو حضرت رسالت پناہ کو خواب مین دیکھا کہ اوس سے فرماتے ہین ای سبکتگین بواسطے اوس شفقت و رحمت کے کہ تجھسے وجود مین آئی یعنی بسبب اوس کرم و مہربانی کے کہ بیچ حق اوس بیچارہ زبان بستہ کے صرف کی تو نے حضرت حق مین قرب تمام پایا تو نے اور ہم تجھسے خوش ہوئے اور حق سبحانہ نے تجکو شرف بادشاہی عطا کیا چاہیے کہ بندگان خدا پر اسی طرح شفقت و مرحمت بجا لاوے تو اور اپنی رعیت کے مقدمے مین طریقہ مرحمت مرعی رکھے تو ایک بزرگ نے کہا کہ جب بواسطۂ شفقت کے ایک حیوان پر بادشاہی اس جہان کی پاتے ہین اگر بسبب مرحمت کے انسان پر سلطنت ملک باقی کی پاوین تو کچھ عجب نہین ۔ نظم ۔ دست رعایت زرعیت مدار ۔ کار رعیت بر عایت سپار ۔ مرحمتی کن کہ جگر خستہ اند ۔ در کرم و لطف تو دل بستہ اند ۔ حکما نے کہا ہی کہ ایک آثار شفقت سلطانی کے سے یہ ہی کہ ایسا رعیت کو دوست رکھے کہ جیسا باپ فرزند کو دوست رکھتا ہی جو کچھ کہ اپنے اوپر نہ پسند کرے اوسپر بھی نہ پسند کرے تو وہ بھی مال و جان اپنی اوس سے دریغ نہ رکھین گے جو کچھ ہو فدا اوسپر کرین گے اور ہمیشہ ہمت اپنی اوپر درازی عمر اور زیادتی دولت اوسکی کے لگاوین گے اور جتنا کہ اوسکو رحم و شفقت خلق پر زیادہ ہوگا حق سبحانہ کو اوسپر نظر رحمت کی زیادہ ہوگی ۔ نظم ۔ بخشاتا بخشایند بر تو ۔ دری از غیب بکشایند بر تو ۔ اگر رحمت زحق داری تمنا ۔ تو ہم بر دیگران رحمے بفرما ۔ آرد شیر بابک اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ ای فرزند شفقت کر بسبب شفقت عام اور مرحمت لاکلام کے رعیت کو مرتبۂ رعیتی سے درجۂ دوستی کو پہونچاوے تو تا دل اوسکے تیری ملک سے رون کہ اور چیز ین تابع دل کی ہین اور ایک حکیم سے کسینے پوچھا کہ بہترین شکار بادشاہون کے لیے کیا ہی فرمایا کہ شکار رعیت کے دلون کا بہت ہی خوب شکار ہی اسلیے کہ جب اوسنے دلون کو اپنی طرف راہ دیوگی سب چیز تابع دلون کی ہوگی اور جب بادشاہ کی دوستی نے

بت کے دل مین گنجہ پکڑی کسی چیز مین دیغ نہین کرینگے ایک شفقتون مین سے یہ ہی کہ جتنا ہو سکے لوگون کو زراعت وعمارت کیطرف
بت دلاؤ اور نہرو غیرہ بناؤ اور مددگار رہو رعایا کا ایسی چیزون کے بنانے مین آیا ہے کہ نوشیروان نے اپنے عامل کو فرمان لکھا کہ اگر
ی ولایت مین ایک قطعہ زمین کا غیر مزروع پاؤ گے تو حکم کرو گے کہ تجکو سولی پر کھینچین اور حکمت اسمین یہ ہی کہ فائدہ بادشاہ کا جرا
ے ہوتا ہی اور خراج اوسوقت مین بہت ہوتا ہی کہ ملک آباد ہو اور آبادی نہین ہوتی ہی مگر زراعت سے اور جب تک رعیت پر نرمی اور
نم پوشی اور شفقت نکرین زراعت میسر نہو + **بیت** مملکت معمور خواہی خلق را معمور دار + وز پراگندن بلاکے ظالمان را دور دار +
ج عمد سلطان ابوسعید خدا بندہ کے امیر لوگ رعایا کے ساتھ زیادتی کرتے تھے اور زبردستی مال اونسے لے لیتے تھے
ت وزیر سلطان نے امیرون سے کہا کہ مین آج تک جانبداری رعیت کی کرتا تھا آج سے اس رعایت کو برطرف کیا مینے اگر تم مصلحت جانو تو آؤ
تبلو لوٹ لین ہم لوگ کوئی چیز انکے اسباب وغیرہ سے نچھوڑین ہم لیکن بشرط اسکے کہ اور کچھ مجھسے روز ینہ اور تنخواہ نہ مانگو اور اگر جدا سکے کوئی
م مین ہے اسطرح کا سوال مجھسے کریگا تو اوسکو سزا دونگا امیرون نے کہا ہم غیر روزینے وغیرہ کے کیونکر بسر کرینگے اور غیر وجہ معین کے
ہونکر خدمت کر سکینگے بادشاہ نے کہا کہ ہمارے تمام امور کی درستی رعایا کی آبادی اور زراعت وتجارت وغیرہ اونکی سے ہی جب انکو غارت
رین ہم تو یہ توقعین کیسے رکھین تم سوچو کہ اگر گائین اور غنم یعنی بھیڑ بکری دینے رعیت سے لو اور غلے اونکے کھا جاؤ تو اونکو تباہ کر ترک
زراعت کرنا چاہیے پھر جب کہ وہ زراعت کرین اور محصول نجا صل ہو تو تم کیا کھاؤ گے امرا نے جب یہ باتین سنین تو متوجہ رعیت کی رعایت
و پرورش کی طرف ہوئے **نظم** شنیدم از بزرگان سخن سنج + کہ سلطان را رعیت بہتر از گنج + کزان خرج ارشود آخر سراید + وزین گنج
ہر لحظہ دخلے نو دراید + اور جملہ شفقتون سے یہ ہی کہ ہر روز بار عام دیوے رعایا کو اور آپ ہر ایک کا حال معلوم کرتا رہے اور دادخواہ کا حال
وب دریافت کرے اور ہر کوئی سے آپ کلام کرے دربانون اور داروغاؤن وغیرہ پر سپرد نکرے کہ بسبب طمع کے جس سے کچھ ہاتھ لگے گا
وسکو جتا دینگے آیا ہی کہ مرو سے اکابر نے ناصر خلیفہ کو لکھا کہ خلافت تجکو زیبا نہین ہی اور سلطنت تجکو نجا ہیے کہ متعلق وتابعدار تیرے
وگون پر ظلم کرتے ہین اور طرح طرح کے جور وستم اونسے صادر ہوتے ہین خلیفہ نے جواب مین لکھا کہ مجکو اسکی خبر نہین اونھون نے پھر جواب
لھا کہ ضرر تیرا بدتر ہی تیرے گناہ سے بزرگون نے لکھا ہی کہ جسکا جواب تجکو دینا پڑیگا یعنی روز قیامت کے اور کے حوالے مت کر تو نے مہمات
رعایا اپنے ذمے پر لین مین تجکو بوقت سوال کے عہدۂ جواب سے باہر آنا چاہیے بیخبری وغفلت نچاہیے اور یہ عذر تجھسے کون سنیگا
ور کون قبول کریگا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر ایک ولایت مین کہ تعلق مجھسے رکھتی ہی ایک پل ٹوٹ جاوے اور بیو
لمریون کا اوسپر سے گذرے اور پانون کسی بکری کا ایک سوراخ مین اوتر جاوے اور اوسکے پانون کو ضرر پہنچے تو مرد مے قیامت اللہ تعالی
جھسے سوال اوسکا کریگا مجکو اوسکے عہدے سے باہر آنا چاہیے جو کوئی منصب سلطنت قبول کرے اوسکو رعایت کرنی رعیت کے حال پر
خبر گیری کرنے اونکی مین شفقت لیانے پر اوٹھانی اور رحم کرنا اونپر ضرور ہی + **قطعہ** + فراز تخت حکومت نشستن آسان است + دران مقام بسی احتیاط باید کرد + مراد عاجز محنت کشیدہ باید داد + غم فقیر مشقت کشیدہ باید خورد + تمام ہوا مضمون اخلاق محسنی کا
اور بعد سننے مضمون حج کے کچھ بیان رکوع وسجود کا کہ متعلق تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا کے ہی لکھا جاتا ہی تا لوگ راغب ہون
سننے رکوع وسجود کے ضمن صلوۃ مین + اور روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَقِيمُوا
الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي یعنی سیدھا کرو رکوع وسجود کو یعنی ٹھہر ٹھہر کر ادا کرو جلدی نکر
پس قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون تجھے اپنے سے یعنی از راہ معجزے کے + اور روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ آیا
کہ تمہارا رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجود اونکا اور بیٹھنا درمیان دو سجدون کے اور سوقت کہ اوٹھتے رکوع سے سو کھڑے رہتے اور

بیٹھنے کے یہ چاروں چیزیں ہوتی تھیں قریب برابر کے ف یعنی قیام کراوسمین قرأت پڑھتے تھے البتہ دراز ہوتا تھا قعود کہ جسمین التحیات پڑھتے تھے وہ بھی دراز ہوتا تھا اور باقی ارکان رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ سب آپسمین قریب برابر کے ہوتے تھے مقدار مین ۳ اور روایت کیا مسلم نے کہ کہا انس نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کھڑے رہتے یہان تک کہتے ہم تحقیق ترک کی وہ رکعت پھر سجدہ کرتے اور بیٹھتے درمیان دونون سجدون کے یہان تک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کیا سجدہ ف یعنی بعد رکوع کے دیر تک کھڑے رہتے حتی کہ ہم گمان کرتے کہ یہ رکعت کہ جسکا رکوع کیا ہی ترک کردی اور قیام از سر نو شروع کیا اسی طرح بعد سجدے کے اتنی دیر ٹھہرتے کہ ہم جانتے کہ سجدہ کیا ہوا ترک کردیا اور ظاہر یہ ہی کہ یہ درازگی نوافل مین ہوتی ہوگی یا فرضون مین بھی ہوتی ہو کبھی کبھی واسطے بیان جواز کے ۳ اور روایت کی بخاری نے کہ کہا رفاعہ بن رافع نے کہ تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کا پس کہا ایک شخص نے کہ تھا پیچھے حضرت کے رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ پس جب فارغ ہوئے حضرت نماز سے فرمایا کون تھا بولنے والا اب یعنی ان کلمون کا پڑھنے والا کہا ایک شخص نے کہ مین تھا فرمایا کہ دیکھا مینے کتنے بیک اور تیس فرشتون کو کہ جلدی کرتے ہین کونسا اونمین سے لکھے ثواب ان کلمون کا پہلے ۴ اور روایت کی ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجا اور دارمی نے کہ فرمایا کہ تحقیق ہی عُلُوُّ الرَّجُلِ حَتّٰی یَقُوْمَ ظَنَّہٗ اَنَّہٗ قَدْ وَھِمَ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ یعنی نہین کفایت کرتی اور قبول نہین ہوتی نماز آدمی کی یہان تک کہ سیدھی کرے بیٹھ اپنی رکوع اور سجدے مین ف شرح منیۃ المصلی مین لکھا ہی کہ تعدیل ارکان کی یعنی رکوع وسجدون مین اتنا ٹھہرنا کہ سب اعضا اپنے ٹھکانے پر آجاوین فرض ہی نزدیک ابی یوسف رحمہ اللہ کے اور تینون اماموں کے بموجب اس حدیث کے اور ادنی مقدار اوسکی بقدر ایک تسبیح کے ہی اور واجب ہی نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے پھر کہا شرح منیۃ مین کہ اسی طرح قومہ رکوع سے اور جلسہ دونون سجدون مین اور طمانینت سب یہ فرض ہین نزدیک ابی یوسف رح کے اور نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے سنت ہین اور ابن ہمام نے کہا ہی لائق ہی کہ یہ قومہ اور جلسہ واجب ہون ۵ اور روایت کی بخاری نے کہ کہا حذیفہ نے کہ دیکھا ایک شخص کو کہ نہین پورا کرتا رکوع اپنا اور نہ سجدہ اپنا پس جب پڑھ چکا وہ نماز اپنی بلایا اوسکو اور کہا اوسکو حذیفہ نے مَا صَلَّیْتَ یعنی نہین نماز پڑھی تونے یعنی پوری کہا اسحق نے اور گمان کرتا ہون مین حذیفہ کو کہ اوس شخص کو یہ بھی کہا اور اگر مرے تو یعنی بغیر توبہ کے ایسی نماز سے تو مریگا اور پر غیر فطرت یعنی غیر طریقے اسلام کے وہ طریقہ کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی کافر مریگا ف وہ شخص رکوع اور سجود کا کوئی واجب ترک کرتا تھا اوسپر بالغۃ اور تشدید فرمایا کہ جب نماز پوری نہوئی تو گویا بالکل ہی نہوئی پس جو کوئی ترک کرتا ہی نماز قصداً تو وہ کافر ہوتا ہی اکثر صحابہ اور تابعین کے نزدیک اور اکثرون کے نزدیک جب کافر ہوتا ہی کہ حلال جانکر ترک کرے غرض کہ ہر نوع اسکے وعید مین تامل کرے اور رکوع وسجود اچھی طرح کیا کرے اسکے ترک کو سہل سمجھکر ۶ اور روایت کی احمد نے کہ فرمایا اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَۃً الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِہٖ یعنی بہت برا لوگون مین باعتبار چرانے کے وہ شخص ہی کہ چورے نماز اپنی مین عرض کیا صحابہ نے یارسول اللہ اور کیونکر چراتا ہی نماز اپنی سے فرمایا کہ لَا یُتِمُّ رُکُوْعَھَا وَلَا سُجُوْدَھَا یعنی پورا نہ کرے رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اوسکا ف چور نماز کا کمال کی چوری سے برا اسلیے ہی کہ مال کا چرانے والا دنیا مین اوس سے فائدہ اوٹھاتا ہی اور بخشوالیتا ہی اوسکے مالک سے یا تھوڑا اوسکے کاٹے جاتے ہین پس نجات پاتا ہی عذاب سے آخرت مین بخلاف اس چور کے کہ وہ چراتا ہی حق نفس اپنے کا تو آخرت سے اور مبتلا کرتا ہی اوس سے عذاب کو اور پاتا نہین کچھ لگتا نہین سوا حضر کے ۷ اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ یعنی بہت نزدیک ہوتا بندے کا اپنے رب سے تحقیق ہی اوس حالت مین کہ وہ سجدے مین

۱ یا کہ نہین شرک و ریا سے
۲ کہ کرتی ہی گناہون سے یعنی ساتھ کرنے توبہ کے خالص اللہ کے
۳ یعنی جو اوپر اسکے کہ مرے توبہ کرے

ہوتا ہی پس بہت کر دعا ف اللہ تعالی بہر حال بندے سے نزدیک ہی اور سجدے مین سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہی یعنی راضی ہوتا ہی بندے سے اور دعا قبول کرتا ہی اسی لیے حکم دعا کا فرمایا اور روایت کی مسلم نے کہ فرمایا اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَا عْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي الخ یعنی جسوقت کہ پڑھتا ہی بیٹا آدم کا آیت سجدے کی پھر سجدہ کرتا ہی یعنی پڑھنے والا یا سننے والا ایک طرف ہوجاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی یَا وَيْلَتٰى الخ یعنی ہائے مصیبت مجھے حکم کیا گیا بیٹا آدم کا ساتھ سجدے کے پس سجدہ کیا پس اوسکو بہشت ہی اور حکم کیا گیا مین ساتھ سجدے کے پس نافرمانی کی مینے پس میرے لیے آگ ہی ف اور روایت کیا مسلم نے کہ کہا ربیعہ بن کعب نے کہ تھا مین رات گذارتا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لاتا مین حضرت کے پاس پانی وضو کا اور حاجت اوکی یعنی مسواک و صلی وغیرہ پس کہا مجکو سل یعنی مانگ جو چاہ بھلائی دنیا اور آخرت کی پس کہا مینے اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ یعنی مانگتا ہون آپسے رفاقت آپ کی بہشت مین فرمایا آپنے اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ یعنی یا سوا اسکے یعنی سوال تیرا یہی ہی یا سوا اسکے اور یعنی یہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہی بہت بڑا ہی مجھے اور چاہ کہا مینے هُوَ ذَاكَ یعنی مطلب یہ اوہی ہی کہ عرض کیا مینے فرمایا فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ یعنی پس مدد کر میری اوپر ذات اپنی کے ساتھ بہت کرنے سجدون کے ف فرمایا مانگ یہ بسبب خوش ہونے کے فرمایا یا بیچ مقام مکافات کے یعنی بدلے مین محبت کے پس مدد کر میری یعنی اگر مضر ہی تو بیچ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول مطلب اپنے کے ساتھ بہت کرنے سجدون کے یعنی بسبب نماز پڑھنے اور دعا کرنے کے سجدون مین قابل اس مرتبے کے ہوگا یعنی مین دعا کرتا ہون بوجہ داخل ہونے شفاعتیری مین کوشش کرتا ہون بشرطیکہ جو کچھ فرماؤن تو بجی اوسپر عمل کرے کہ راہ حاصل ہونے شفا اور تدبیر کار کی یہی ہی ف شعر فتح قفل را کلید است ای عزیز جنبش از دست تو میخواہند نیز ف اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت بزرگون کی اور راضی کرنا اونکو موجب سعادت اور حصول کرامت کا ہی خصوصا رضا سید کائنات کی کہ خلاصہ موجودات کے ہین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ واصحابہ اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ طالب صادق کو چاہیے کہ مطلوب سوا آخرت کی نفسون کے کہ باقی اور دائم ہی نہ رکھے اور دنیا فانی کی لذتون کی طرف التفات نکرے لیکن شرط یہ ہی کہ بندگی مین اپنی طرف سے قصور نکرے زری ہوس اور آرزو اکتفا نہین کرتی کہ بیکار بیٹھنا اور آرزو رکھنی لوہا سونا کو ٹناہی ف شعر کار کن کار بگذار از گفتار ف کہ دریں راہ کار دادکار ف ع ف کہا معدان بن طلحہ نے کہ ملاقات کی مینے ثوبان سے کہ غلام آزاد تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا مینے خبر دو مجکو ساتھ ایک عمل کے کہ کرون مین اوسکو تو داخل کرے مجکو اللہ بسبب اوسکے بہشت مین پس چپ ہا ثوبان پھر پوچھا مینے اوسکو پس چپ ہا پھر پوچھا مینے اوسے تیسری بار پس کہا پوچھا تھا مینے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ بِهَا عَنْكَ خَطِيْئَةً یعنی لازم کر اپنے پر بہت سجدے کرنے واسطے خدا کے پس تحقیق تو نہین سجدہ کریگا واسطے اللہ کے کوئی سجدہ مگر کہ بلند کریگا تجکو اللہ بسبب اوسکے باعتبار درجے کے اور دور کریگا تجسے بسبب اوسکے گناہ کہا معدان نے پھر ملاقات کی مینے ابو درداء سے پس پوچھا مینے اونسے پس کہا اونسے مثل اوس حدیث کے کہ کہا ثوبان نے ف اور تسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے درمیان مین دو سجدون کے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ ف اور اور روایت مین آیا ہی کہ دونون سجدون کے بیچ مین حضرت یہ لفظ فرماتے تھے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ف اور آیا ہی کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھونگ مارنے کوے کے سے اور بچھانے درندے کے سے اور یہ کہ جگہ مقرر کرے کسے آدمی مسجد مین جیسا کہ مقرر کرتا ایک اونٹ ف ٹھونگ الخ یعنی سجدے سے سر جلدی نہ اوٹھا لیا کرے جیسے کہ کوا دانہ اوٹھانے کے وقت جلدی سے چونچ زمین پر مارکر دانہ اوٹھا لیتا ہی اور بچھانا درندے کے سے یعنی سجدے کے وقت پوٹھے زمین پر نہ بچھائے جیسے درندے جانور ہاتھ بچھا کر بیٹھتے ہین

ف فخطا فدا کش کہ کوشش بجا آوردہ باشی اور عافیت دے مجکو اور رزق بہتر دے مجکو ۱۲

مثل کتے بھیڑیے وغیرہ کے اور یہ کہ جگہ الخ یعنی مسجد مین نماز کے لیے ایک جگہ نہ مقرر کرے کہ اپنے سوا کسیکو وہان نہ بیٹھنے دے جیسے اونٹ ایک جاے مقرر کرلیتا ہی کہ اور اونٹ وہان نہین بیٹھتا مسجد جگہ سب مسلمانون کی ہی اپنے لیے ایک جگہ خاص مقرر کرنی اور اور کو اوس سے منع کرنا مکروہ و ممنوع ہی اور حلوائی سے منقول ہی کہ ہمارے علما کے نزدیک مکروہ ہی یہ کہ بڑے مسجد مین جگہ معین کرا وسمین نماز پڑھے اسلیے کہ عبادت عادت ہوجاتی ہی اوسمین اور بھاری ہوتی ہی اوسکے غیر مین اور عبادت جب عادت ہو تو ترک کرے اوسکو چنانچہ اسی لیے مکروہ ہی روزہ ہمیشہ کا انتہی پس کیا حال ہی اوسکا کہ مسجد مین جگہ مقرر کرے واسطے غرض فاسد کے ۴۴ اور فرمایا لا ینظر اللہ عز وجل الخ یعنی نہین دیکھتا اللہ عزت والا بزرگی والا طرف نماز اوس بندے کے کہ نہین سیدھی کرتا اوسمین پیٹھ اپنی وقت رکوع کے اور سجدے کے یعنی نماز قبول نہین کرتا ہی اللہ اوسکی کہ رکوع و سجدے مین پیٹھ اپنی سیدھی اور درست نہین رکھتا ۴ مشکوۃ

سورۃ الحجرات مدنیۃ وھی ثمانی عشرۃ آیۃ وکوعانِ

اس سورت کا نام سورہ حجرات ہی یہ نام اسکا اسلیے ہوا کہ اسمین ذکر ہی اسکا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے ایک آدمیون نے حجرون کے پیچھے سے پکارا تھا چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا اور یہ سورت مدنی ہی آیتین اسمین اٹھارہ ہین اور کلمے تین سو ستاسی اور حرف ایکہزار چار سو چھپنوے اور رکوع دو اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورہ مجادلہ کے اور یہ بعد سورہ فتح کے اسلیے لکھی گئی کہ سورت فتح مین بیان ہی طیعون کے احوال و اوصاف کا اور بیان ہی منافقون کے احوال و اوصاف کا اور اونکی مذمت اور وعید کا اور اس سورت مین بیان ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کی تعظیم کا اور آگاہ کرنا ہی مومنون کو ساتھ اوس چیز کے کہ ہوتا ہی بندہ اوس سے مطیع اور تہدید ہی اونکے لیے اوس چیز سے کہ ہوتا ہی بندہ اوس سے فاسق ۴ زاھدی وغیرہ ۴ ترجمہ کہتا ہی کہ صاحب کمالی نے یہ سورت واسطے سکھانے آداب کے اوتاری کہ حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم سے امر و نہی مین پیش دستی نکرین اور آنحضرت سے ساتھ آواز بلند کے خطاب نکرین اور اگر فاسق کچھ کہے تو بغیر دریافت کرنے حال کے اوسکی ایذا کے قصد کو جاری نکرین اور جس صورت مین کہ درمیان اونکے خانہ جنگی واقع ہو تو اصلاح اوسکی کس طرح کرین اور آپس کے ٹھٹھا کرنے اور لقب بد رکھنے اور غیبت کرنے اور ظن بد کرنے سے اور بسبب عالی نسب ہونے کے اور رونیز فخر کرنے سے منع فرمایا اور ضعیف الایمان کو ضعف ایمان پر تنبیہ فرمائی واللہ اعلم فتح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

اے مسلمانون پیش دستی نکرو روبرو خدا اور رسول اوسکے اور ڈرو خدا سے تحقیق خدا سننے والا جاننے والا ہی ۴ فہم ۴ اے ایمان والو آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ سنتا ہی جانتا ۴ تفسیر ۴ یعنی مجلس مین کوئی کچھ پوچھے تو حضرت کی راہ دیکھو کہ کیا فرماوین تم اپنی عقل سے آگے جواب نہ بیٹھو ۴ مو ۴ یعنی پیش دستی نکرو قول و فعل مین روبرو اللہ کے اور رسول اوسکے کے یعنی پیغمبرون اونکے کے ۴ جلالین ۴ یعنی پیغمبر کے حضور مین بیچ کسی قول و فعل کے سبقت اونپر نکرو یا امر و نہی مین پہلے قول اونکے کے تعجیل نکرو یا تاویل کتاب و سنت مین پیغمبر کے اونکے کے شتابی نکرو اور کچھ اپنی طرف سے کہو کہ بہت جاتا ہی کہو تمسے ۴ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ روز نحر کے بعضے صحابہ نے پہلے ذبح کرنے رسول علیہ السلام سے قربانیان اپنی ذبح کیین اوی رسول خدا نے فرمایا کہ جو کوئی پہلے نماز کے ذبح کرے قربانی اوسکی نہین ہوتی حق تعالی نے یہ آیت اوتار کر لوگون کو پیغمبر پر سبقت کرنے سے امر و نہی مین منع فرمایا ۴ بحرنا قلا عن المعالم مختصرا ۴ اور حسن بصری رحمہ اللہ سے ہی کہ کتنے ایک لوگون نے قربانی

عید اضحی کو پہلے نماز کے پس نازل ہوئی یہ آیت اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہ پھر کر کرین اور تر بانیان اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ اوتری یہ آیت بیچ نہی کے صوم یوم الشک سے اور ڈرو اللہ سے اسلیے کہ اگر ڈرو گے تم اللہ سے تو منع کریگا تمکو ڈرنا پیشہ سبی ممنوع سے سننے والا ہی اوس کلام کو کہ کہتے ہو تم جاننے والا ہی اوس چیز کو کہ کرتے ہو تم اور جو ایسا ہو وہی لائق ہی اسکے کہ ڈرے اوس سے ۔ مل کہا ابن عباس رضی نے بیچ تفسیر لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کے کہ لا تقولوا خلاف الکتاب والسنۃ یعنی نکہو خلاف کتاب اللہ اور سنت رسول کے ۔ درمنثور ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ یعنی اے وہ لوگون کہ اقرار کیا ہی اللہ تعالی کی وحدانیت کا اور رسول علیہ السلام کی نبوت کا مت بڑھو تم آگے احد کے اور رسول اوسکے کے یا نہ بڑھاو تم اقوال و افعال اپنے آگے اقوال و افعال رسول علیہ السلام کے کہ اونکے اقوال و افعال سے بڑھانا اقوال و افعال اپنے کا گویا بڑھانا ہی اللہ اور اسے اسی لیے فرمایا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ حاصل یہ کہ اے مومنو سبقت نکرو گفتار و کردار مین امر رسول علیہ السلام پر بسبب شرف و برتری رسول کے اول نام پاک اپنا ذکر کیا جیسے کہ اور آیت مین فرمایا قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ اور مانند اسکے بہت جا وارد ہوا ہی یعنی جو چیز کرو اوسکے حکم سے کرو نکہ اجتہاد اوسوقت روا ہو کہ رسول تم مین نہو اور جب وہ تم مین موجود ہو تو پوچھ سکتے ہو اوس سے پس نہ چاہیے اجتہاد کرنا اور اپنی رے سے کار کرنا اور نزول اس آیت کا صحابہ کے حق مین ہی کہ رسول علیہ السلام عید الفطر کو صدقہ صبح کو دیتے پہلے جانے سے نماز عید کو اور اسیکا حکم فرماتے یا روز کو جیسے کہ فرمایا علیہ السلام اَغْنُوْهُمْ عَنِ الْمَسْئَلَةِ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ یعنی صدقہ فطر کا دے کر بے پروا کرو لوگون کو سوال کرنے سے ایسے دن مین جب یہ حکم سنا صحابہ نے تو بجا لائے اور جب عید اضحی آئی تو بعضے یارون نے اجتہاد کیا اور قربانی کو صدقہ فطر پر قیاس کر کر پہلے نماز عید سے قربانی کی تا جلدی فقیرون کو پونہچاوین خدا تعالی نے یہ آیت بھیجی لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اور بعضون نے اور اور بھی کچھ اسکی شان نزول لکھی ہی واللہ اعلم ۔ زاھدی ۔

تنبیہ ۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہر کام مین اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا کرے چنانچہ امام غزالی رحمہ اللہ احیاء العلوم کی اصل دوسین مین کہ بیچ اتباع سنت کے لکھی ہی لکھتے ہین کہ جانا چاہیے کہ کنجی سعادت کی اتباع سنت ہی اور پیروی کرنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ افعال و اقوال اور حرکات و سکنات اونکے یہان تک کہ بیچ ہیئت کھانے اور پینے اور سونے اور اوٹھنے اور بیٹھنے اور کلام کرنے اونکے کے اور نہین کہ تماہین کہ یہ پیروی فقط عبادات ہی مین کرے اسلیے کہ نہین کوئی وجہ چھوڑ دینے اون سنتون کی جو وارد ہوئی ہین عادات مین بلکہ پیروی کرے عادت کے کامون مین بھی آہین حاصل ہوتی ہی مطلق پیروی فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی کہدا گر تم چاہتے ہو اللہ کو تو پیروی میری کرو تا چاہے تمکو اللہ پس اس سے مطلق پیروی کرنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہوئی اور فرمایا اللہ تعالی نے وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ یعنی جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لے لو اوسکو اور جس چیز سے منع کرے تمکو پس چھوڑ دو اور ڈرو اللہ سے یعنی اوسکے رسول کی مخالفت مین بیشک اللہ سخت عذاب کرنے والا ہی پس تمکو لازم ہی کہ پہنے تو ازار کو بیٹھ کر اور پگڑی باندھے تو کھڑے ہو کر اور شروع کرے تو داہنی طرف سے جوتی پہنے مین اور کھاوے تو داہنے ہاتھ سے اور ترا شے تو ناخن اپنے اور شروع کرے تو ترا شنا داہنے ہاتھ کی شہادت کی اونگلی سے اور تمام کرے تو اوسکے انگوٹھے پر اور پاؤن مین شروع کرے تو ترا شنا داہنے پاؤن کی چھنگلیا سے اور تمام کرے تو بائین پاؤن کی چھنگلیا اور اسی طرح تمام اپنے حرکات و سکنات مین پیروی حضرت کی کرا للّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ اَبَدًا اَبَدًا محمد بن اسلم کہ بڑے بزرگ ہین نہین کھاتے تھے بطبخ یعنی تربوز اسلیے کہ نہین نقل کی گئی تھی نزدیک اونکے کیفیت کھانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو اور ایک بزرگ نے بھول کر یا یان جو زمہ پہلے پہنا اوسکے کھارے مین یا بگ گیہون کا سدیا پس نہین لائق ہی

تجکو کہ سستی کرے تو ایسے کاموں مین امر کرکے تو کہ یہ اوس قبیل سے ہین جو متعلق بعادت ہین اور اسمین پیروی کرنے کے کیا معنی سو یہ بات بیشک دیتی ہی تجھپر ایک بڑے دروازے کو سعادت کے دروازون مین سے ف روش آنحضرتؐ کی خواہ بر سبیل عبادت ہو یا عادت کے اوسکی پیروی سے حسنات و برکات حاصل ہوتے ہین اور دروازے سعادت کے کھلتے ہین یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ عادت کی پیروی سے کیا حاصل اسلیے کہ اس سے سعادت دارین سے محروم رہتا ہی فصل شاید کہ تجھے خواہش ہو واقف ہونے کی اوس سبب پر جو رغبت دلاتا ہی پیروی کی ان افعال مین اور تو بعید جانتا ہی یہ کہ ہووے اوسکے نیچے کوئی امر ضروری جو مقتضی ہی اس بڑی شدت کو مخالفت کرنے مین سو جان لے کہ تحقیق یہ بھید بیچ ایک کے ان سنتون مین سے دراز ہین نہین اوٹھا سکتی یہ کتاب اوٹکی شرح کو لیکن لائق ہی تجکو کہ سمجھے تو کہ یہ سنتین تین قسمون مین سے ہین اسرار سے ف حاصل یہ ہی کہ جب تجھے بہت تاکید کی تجکو آنحضرتؐ کی پیروی کرنے کی عادات مین تو شاید تجکو اسکی فکر ہو کہ یہ اتنی تشدید اس باب مین کسلیے ہی اور فائدہ اسمین کیا ہی سو حال یہ ہی کہ ہر ہر سنت کے نیچے ان سنتون مین سے بہت راز ہین کہ جنکی شرح دراز ہی پر تیری فہمایش کے لیے بطریق مثال کے ہم تین راز بیان کرتے ہین پہلا راز یہ ہی کہ تجھے آگاہ کر دیا ہی تجکو بہت جگہ اوس علاقے پر جو درمیان مُلک اور ملکوت اور درمیان اعضا اور دل کے ہی اور اوپر کیفیت اثر قبول کرنے دل کے اعضا کے عمل سے اور دل مثال ایک آیینے کے ہی کہ نہین ظاہر ہوتین اوسمین حقیقتین حق کی مگر اوسکے صیقل اور روشن اور درست کرنے سے سو صیقل کرنا اوسکا ساتھ دور کرنے ناپاکی شہوتون اور کدورت بُری عادتون کے ہی اور روشن کرنا اوسکا ساتھ نور دون ذکر اور معرفت کے ہی اور مقرر ہوئین مین اوسکے لیے عبادتین خالص جب کہ ادا کرے تو پوری حرمت سے موافق حکم سنت کے اور درست کرنا اوسکا اس طرح پر ہی کہ جاری ہون سب حرکتین اعضا کی اوپر قاعدہ عدل کے اسلیے کہ ہاتھ نہین پہونچتا ہی دل تک کہ قصد کیا جاوے اوسکے درست کرنے کا پس پیدا ہوتا ہی اوسمین ایک صورت ٹھیک صحیح کہ نہو کبھی اوسمین پس نہین تصرف ہوتا ہی دل مین مگر بواسطہ درست کرنے اعضا کے اور حرکتون اوٹکی کے اور اسی لیے ہوئی دنیا جگہ کھیتی آخرت کی اور اسی لیے بڑی ہوتی ہی حسرت اوس شخص کی جو مر گیا پہلے درست کرنے اعضا کے بسبب بند ہو جانے راہ تبدیل یعنی درست کرنے کے موت سے جب کہ منقطع ہو گئے علاقے دل کے اعضا سے پس حسوقت کہ ہونگی حرکتین اعضا کی بلکہ حرکتین خلطون کی وزن کی گئین ساتھ ترازوے عدل کے پیدا ہو گی دل مین ایک ہیئت درست و برابر کہ مستعد ہو واسطے قبول کرنے حقیقتون کے اور صفت صحت و استقامت کے جیسے کہ مستعد ہوتا ہی آیینہ درست و اچھا واسطے دکھانے صورتون صحیحہ کے بغیر کجی کے اور معنی عدل کے رکھنا چیزون کا ہی اپنے محل پر اور مثال اسکی یون ہی کہ تحقیق طرفین چار ہین اور خاص کر لی گئی اوسمین سے جہت قبلے کی ساتھ بزرگی کے پس عدل یہ ہی کہ مونہہ کرے تو اوسکی طرف وقت ذکر اور عبادت اور وضو کے اور جسوقت کہ مونہہ کو اوسکی طرف سے وقت پائخانہ پھرنے اور ستر کھولنے کے واسطے ظاہر کرنے بزرگی اوس چیز کے کہ جسکی بزرگی ظاہر ہوئی اور دائین کو فضیلت ہی بائین پر اکثر بسبب زیادتی قوت کے پس عدل بزرگی دینا اوسکا ہی بائین پر سو استعمال کرے تو دائین کو اچھے کاموں مین مثل لینے قرآن اور کھانے کے اور چھوڑ رکھے بائین کو استنجے اور چھونے ناپاکیون کے لیے اور ترشنا ناخن کا مثلاً پاک کرنا ہی ہاتھ کا سو وہ بزرگی ہی پس لائق ہی کہ شروع کرے تو ساتھ فضل کے اور اکثر نہین ٹھکانے ہوتی عقل تیری ساتھ معلوم کر لینے ترتیب اوسکی کے اور کیفیت شروع کرنے اوسکی کے سو پیروی کر اسمین سنت کی اور شروع کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اونگلی سے اسلیے کہ ہاتھ فضل ہی بائون سے اور داہنا افضل ہی بائین سے اور شہادت کی اونگلی کہ جس سے اشارہ کرتے ہین کلمہ توحید مین افضل ہی سب اونگلیون سے پھر بعد اسکے دوسرا تعداد شہادت کی داہنی طرف سے تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ ہتیلی کے لیے پشت ہی اوس چیز کو جو اوسکے مقابل ہی اوس چیز سے کہ متعلق کرے تو ہتیلی کو ہاتھ کی مونہہ کی طرف تو ہوگا داہنا اونگلی شہادت کا بیچ کی اونگلی سے پس مراد دونون ہاتھون کو سامنے مونہہ اونکے کے

ملک عالم دنیا ۱۲ ملکوت عالم آسمان ۱۲

ف یہ سر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ کا ہی

اور ٹھہرا دو انگلیون کو گویا کہ وہ اشخاص ہین پس پھیر تو متقراض کو شہادت کی انگلی سے یہان تک کہ تمام کر دائمین ہاتھ کے انگوٹھے پر
اسی طرح کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکمت اسمین وہی ہی جو ہمنے ذکر کی اور جب تو عادت کرے گا رعایت عدل کو اسی طرح پر
بیچ تمام باریکیون حرکات کے تو ہو جاویگی عدالت اور صحت ایک ہیئت مضبوط تیرے قول مین اور برابر ہوگی صورت اوسکی اور اوسکے
سبب سے مستعد ہوگا تو واسطے قبول کرنے صورت سعادت کے اور اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ
رُّوْحِیْ یعنی پھر جب ٹھیک بنا چکون آدم کو اور پھونکون اوسمین ایک اپنی جان پس روح اللہ پاک کی کنجی ہی سعادت کے دروازہ کی
اور نہ ہوا پھونکنا اوسکا مگر پیچھے تسویہ یعنی برابر کرنیکے اور معنی تسویہ کے پھرتے ہین تعدیل کی طرف اور اسکے سوائے اور بعید ہی کہ دراز ہی
بیان اوسکا اور ہم نہین ارادہ کرتے مگر اشارہ کرنا اوسکی اصل کی طرف پس اگر تجکو طاقت نہین اوسکی حقیقت سمجھنے کی تو تجربہ یعنی آزمایش
نفع دیگی تجکو پس خیال کر کہ جسنے عادت ڈالی ہی سچ کی کیسا سچا ہوتا ہی خواب اوسکا اکثر اسلیے کہ سچ نے پیدا کر دی اوسکے دل مین ایک
صورت سچی کہ پالیتی ہی حکم غیب کی سوتے مین اچھی طرح سے اور دیکھ کہ کیونکر جھوٹا ہوتا ہی خواب جھوٹے کا یہان تک کہ خواب شاعر کا
جسنے عادت ڈالی ہی جھوٹے خیالون کی سو کیا ہوگئی اس سبب سے صورت اوسکے دل کی پس اگر ہی تیرا ارادہ کہ داخل ہو تو بارگاہ قدس مین
تو چھوڑ دے ظاہر گناہ اور باطن کو اور چھوڑ دے فواحش کو یعنی بیحیائی کے کامون کو مثل زنا وغیرہ کے جو کھلے ہین اور جو چھپے ہین
اور چھوڑ دے جھوٹ کو یہان تک کہ دل کی باتون مین بھی اور دیکھ اسرار ازیہ ہی کہ معلوم کرے تو اسباب کو کہ وہ چیزین جو اثر کرتی ہین
تیرے بدن مین بعضون کی تاثیر تو معلوم ہو جاتی ہی ساتھ ایک قسم کی مناسبت سے طرف گرمی یا سردی اور رطوبت اور یبوست کے مانند
تیرے کے یہ کہ شہد ضرر کرتا ہی گرم مزاج والے کو اور نفع کرتا ہی ٹھنڈے مزاج والے کو اور بعضی چیزین ایسی ہین کہ نہین معلوم ہوتین
قیاس سے اور اوسکو خواص کہتے ہین اور یہ خواص ایسے ہین کہ نہین معلوم ہوتے قیاس سے بلکہ معلوم ہوتے ہین وحی اور الہام یا تجربہ سے
پس مقناطیس کھینچتا ہی لوہے کو اور جمال گوئے کھینچتے ہین خلط صفرا کو رگون کے اندر سے پس یہ کچھ قیاس سے نہین معلوم ہوا بلکہ بسبب خاصیت
کے کہ وہ معلوم ہوئی یا تو بسبب الہام کے یا تجربہ کے اور اکثر خواص پہچانے گئے ہین بسبب الہام کے اور اکثر تاثیرین دواؤن وغیرہ کی
قبیل خواص سے ہین پس اسی طرح جان تو کہ تاثیرات اعمال کی دل مین منتقش ہوتی ہین طرف اوسکے جو سمجھی جاتی ہی وہ اوسکی مناسبت کی تیرے
علم کے ساتھ اس طرح پر کہ پیروی کرنی خواہشون نفس کی مضبوط کرتی ہی اوسکے علاقے کو ساتھ اس عالم کے پس نکلتا ہی دنیا سے اوندھے
سر کیے ہوئے اپنا مونہہ طرف اس جہان کے اسلیے کہ اسمین ہی محبوب اوسکا اور جیسے جانے تو کہ مداومت ذکر اللہ کی لازم کرتی ہی اس کو
ساتھ اللہ سبحانہ وتعالی کے اور واجب کرتی ہی محبت کو یہان تک کہ بڑی لذت حاصل ہوتی ہی وقت چھوٹنے دنیا کے اور جانے کے
اللہ عزوجل کے سامنے اسلیے کہ لذت بقدر محبت کے ہوتی ہی اور محبت بقدر معرفت اور ذکر کے اور بعضے اعمال وہ ہین کہ تاثیر کرتے ہین
بیچ مستعد ہونے کے واسطے سعادت آخرت کے یا شقاوت اوسکی کے ساتھ خاصیت کے کہ نہین معلوم ہوتی قیاس سے نہین واقف ہوتی
اوسپر مگر نور نبوت سے پس جب دیکھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے ایک مباح کو چھوڑ کر دوسرا مباح اختیار کیا ہی اور ترجیح دی ہی ایک
کو دوسرے پر باوجود قدرت رکھنے اونکی کے دونون پر تو جان کہ وہ مطلع ہوئے ہین نور نبوت سے اوپر ایک خاصیت کے کہ اوسمین ہی
اور کھل گیا ہی اونپر عالم ملکوت سے بھلا ہونا اوسکا جیسے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای لوگون اللہ عزوجل نے حکم کیا ہی مجکو
یہ کہ سکھاؤن تمکو وہ چیز کہ سکھائی ہی مجکو اور ادب دون تمکو جو ادب دیا مجکو کلام بہت نہ کرے کوئی تم مین سے وقت صحبت کرنے کے
اسلیے کہ اس سے لڑکا گونگا پیدا ہوتا ہی اور نہ دیکھے کوئی تم مین سے اپنی بیوی کے ستر کو وقت جماع کے اسلیے کہ اس سے اندھا ہوتا ہی
اور نہ بوسہ لیوے کوئی تم مین سے بیوی اپنی کا وقت جماع کے اسلیے کہ ہوتا ہی اوس سے فرزند بہرا اور بہت نہ دیکھا کرے کوئی تم مین سے طرف

پانی کے لیجاتی رہتی ہی وعقل یہ مثال بیان کی ہمنے تا سمجھے آدمی امور دنیا پر امور آخرت کو پس پسند کرسکو کہ تصدیق کرے تو الہا کے قول کو بیچ بیان کرنے خواص اشیا کے اور نہ تصدیق کرے تو تمام بشر کے سردارون کے قول کو کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین بیچ اون چیزون کے کہ خبر دی ہی اونھون نے اور تو جانتا ہی اس بات کو کہ اونھون نے کھول رہے ہین تمام اسرار عالم اعلی سے پس تعجب ہی کہ اونکا تو اتباع نکرے اون چیزون مین کہ اونھون نے خبر دی ہی اور اورون کے کہنے کو حق جانے اور عمل کرے اوسپر ف یعنی بڑا عجب ہی کہ آدمی طبیب وغیرہ کی امور دنیا مین تصدیق کرتا ہی اور جو کچھ وہ خواص اشیا وغیرہ کی بیان کرتا ہی اوسکو سچ جانتا ہی اور مقدمہ دین مین آنحضرت سے خبر دینے والے کی تصدیق نہین کرتا اور اوسمین شک شبہہ نکالتا ہی حال انکہ آنحضرت تمام جن و انسان کے سردار اور اشرف مخلوقات ہین اونکی تصدیق تو سب سے پہلے چاہیے + اور میرا رازیہ ہی کہ سعادت انسان کی امین ہی کہ مشابہت پیدا کرے فرشتون کے ساتھ بیچ ترک کرنے شہوات کے اور توڑنے نفس کے کہ حکم کرتا ہی برائی کا اور دور ہو مشابہت چارپایون کے سے کہ کرتے ہین جو کچھ چاہتے ہین بلا مانع کے اور جب کہ عادت ہو انسان کو اپنے تمام امور مین یہ کہ کرے جو کچھ چاہے بلا مانع کے اور الفت ہو اتباع مراد اور خواہش نفس اپنے کی اور غالب ہو اوسکے دل پر صفت اسمین تو مصلحت اوسکے لیے یہ ہی کہ ہو اپنی تمام حرکتون مین لگام دیا گیا ساتھ ایسی لگام کے کہ روکے اوسکو غیر راہ حق سے تو کہ نہ بھولے نفس اوسکا عبودیت کو اور لازم کرے راہ مستقیم کو پس ہوگا اثر عبودیت کا ظاہر اوسپر ہر حرکت مین اسلیے کہ نہیں ہوگا کچھ موافق اپنی طبیعت کے بلکہ بحسب امر کے پس نہین جدا ہونے کا تمام احوال اپنے مین ریاضت سے ساتھ ترجیح دینے بعض امور کے بعض پر اور جسنے ڈالدی باگ اپنی کسی کے ہاتھ مین مثلا یہان تلک کہ نہین ممکن چلنا پھرنا اوسکا اپنے جی سے بلکہ غیر کے حکم سے پس نفس اوسکا بہت مضبوط ہی اور طرف قبول کرنے ریاضت حقیقی کے بہت قریب ہی اوس شخص کی نسبت کہ جسنے دے رکھی ہی اپنی باگ ہاتھ مین خواہش نفس کے چھوڑ رکھا ہی اوسکو مثل چھوڑ رکھنے جانور وحشی کے اور اسکے نیچے ایک بڑا بھید ہی پاک کرنے نفس کا جہل یہ فائدہ اسمین ہی کہ جو شارع نے مقرر کردیا ہی اوسپر عمل کرے مخلی بالطبع نہو کہ جو نفس چاہے وہی کرنے لگے پس کفایت کرتین مین مجکو یہ تینون تنبیہین اوپر لازم کرنے اتباع کے تمام حرکات وسکنات مین ف یہ مضمون جو رغبت دلانے کے ذکر کیے ہینے تو عادات مین ہین اپر عبادات مین پس نہین پہچانتا ہون مین بلا عذر سنت کے چھوڑنے مین مگر کفر خفی یا حمق جلی بیان اسکا یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا کہ فضیلت رکھتی ہی نماز جماعت کی اکیلے کی نماز پر ستائیس درجے تو کیونکر دلیری کریگا نفس مومن کا اوسکے ترک پر بغیر عذر کے ہان ہو سبب اسمین یا تو حمق یا غفلت اس طرح پر کہ نہ دھیان کرے اس تفاوت عظیم مین جو شخص کہ احمق جانے اوس شخص کو کہ اختیار کرے ایک کو دو پر پھیر کیونکر نہین احمق جانیگا اپنے کو جب کہ اختیار کرے ایک کو ستائیس پر خصوصا اوس چیز مین کہ وہ ستون ہی دین کا اور کنجی ہی سعادت ابدی کی اور اپر کفر وہ یہ ہی کہ گذرے اوسکے جی مین یہ بات کہ یہ ایسا نہین ہی یعنی جماعت مین اتنا ثواب جو بیان کیا نہین ہی اور سوا اسکے نہین کہ ذکر کیا اسکو واسطے رغبت لانے کے جماعت مین اور نہین تو کیا مناسبت ہی درمیان جماعت کے اور درمیان اس عدد مخصوص کے سب عددون مین سے اور یہ کفر ہی چھپا ہوا کبھی آجاتا ہی اوسپر جی اور اوسکو جی والا نہین جانتا اور کیا بڑا احمق ہی وہ شخص جو تصدیق کرتا ہی نجومی اور طبیب کی اون کامون مین جو بہت بعید ہین اس سے بھی اور نہین تصدیق کرتا آنحضرت کی جو کھولنے والے بھیدون ملکوت کے ہین پس اگر نجومی کہے تجھسے کہ جب گذر جائینگے ستائیس دن شروع تحویل طالع تیرے سے تو پونہچے گی تجھکو کچھ سختی و آزار سو بیچ اس سے اور بیٹھا رہ اپنے گھر مین پس ہمیشہ اس مت مین ڈرتا رہیگا تو اور چھوڑ دیگا سب کام اپنے اور اگر کہا جاوے تجھکو کہ یہ واہیات ہی بیچ نہ جان اسکو تو نہین جاسکتا ڈر تیرے دل سے اور تو

بعض نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ بیان پہلے کا ہے مرتب

لیگا کہ اسکے کامون مین عجائبات ہین کہ انکے مناسبات نہین معلوم ہوتے اور شاید کہ ایسی حکمتین ہون جو سمجھ مین نہین آتین اور تو نے پہچان لیا ہی تجربے سے کہ تحقیق یہ اثر کرتا ہی اگرچہ نمعلوم ہو تجھے مناسبت پھر جب پھیرا یہ امر طرف بہتر نہی کے غیب سے انکار کیا تو نے اسکا اور طلب کی تو نے مناسبت صریح پس نہین ہی اسکے لیے کوئی سبب مگر شرک چھپا ہوا بلکہ کفر کھلا ہوا اسلیے کہ نہین کوئی مخل اوسکے لیے سوائے اسکے اور سبب اس سب سستی کا یہ ہی کہ نہین غمگین کرتا تجکو امر آخرت تیری کا یعنی تجکو کچھ آخرت کا اندیشہ نہین ہی پس امر تیری دنیا کا ہر گاہ کہ غمگین کرتا ہی تجکو احتیاط کرتا ہی تو اوسمین نجومی کے کہنے پر اور فال لینے پر اور اون کامون پر جو بہت بعید ہین مناسبت سے اور تو فرمانبرداری کرتا ہی گمانون بعید کی اور اگر دھیان کرے تو تو تجکو معلوم ہو جاوے کہ یہ احتیاط لائق ہی آخرت کے لیے ہی لائق تر ہی رعایت اسکی پس اگر کہے تو کس طرح کے کامون مین لائق ہی پیروی کرنی سنت کی سو مین کہتا ہون جس چیز مین وارد ہوئی سنت اور حدیثین اس باب مین بہت ہین فرمایا آنحضرت نے جو پچھنے لیگا دن ہفتے اور چہارشنبے کے ہو جاوے اوسکو بیماری برص کی سو نہ ملامت کرے مگر اپنے جی کو اور لیے پچھنے بعضے محدثین نے دن ہفتے کے اور کہا یہ حدیث ضعیف ہی سو ہو گئی اوسکو بیماری برص کی اور مشکل پڑی اوسپر پس دیکھا آنحضرت کو خواب مین اور شکایت کی اس بیماری کی سو فرمایا آپنے کیون پچھنے لیے تو نے بولا راوی ضعیف تھا فرمایا کیا نہین نقل کی تھی ہمسے یعنی آخر یہ منع ہمین سے تو اوسنے نقل کیا تھا پھر کیا وجہ تھی اوسکے نماننے کی پس بولا وہ کہ تو بہ کی مینے اے رسول اللہ پس دعا کی آنحضرت نے آرام ہو جانے کی سو صبح کی اوسنے اس حال مین کہ جاتی رہی تھی بیماری اوسکی اور فرمایا آنحضرت نے پچھنے لگوا دے منکل کو جو ستروین ہو دو ہی ایک سال کی بیماری کی اور فرمایا جسوقت کہ ٹوٹ جاوے تسمہ تمہاری جوتی کا تو نہ پہنے ایک جوتی پہن کر یہان تک کہ درست کرے اوسکے تسمے کو اور فرمایا جسوقت کہ جنے عورت پس چاہیے کہ کھاوے سب سے پہلے رطب کو پھر اگر پیسر نہ آوے تو تمر کو اسلیے کہ تحقیق اگر کوئی چیز بہتر ہوتی اس سے تو ہوتا اسکا اللہ تعالی اوسکو حضرت مریم علیہا السلام کے تئین جسوقت کہ جنا اونھون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو اور فرمایا جسوقت کہ لاوے کوئی تم مین کا شیر ینے کو تو چاہیے کہ لے اوسمین سے اور جسوقت کہ لاوے کوئی خوشبو کو تو چاہیے کہ سونگھ لے اوسمین سے اور مثل ان حدیثون کے عادات مین بہت ہین اور نہین کوئی حدیث اونمین سے خالی کسی فقہ سے یعنی ہر ایک مین کچھ نہ کچھ بھید ہی ہ **خاتمہ** ہی بیان مین ترتیب وظیفون کے جو راجع ہوتے ہین دس اصول پر جان یہ کہ عبادتین کہ جنکی تفصیل بیان کی ہمنے بعض اونمین سے وہ ہین کہ ممکن ہی جمع کرنا درمیان اونکے جیسے روزہ اور نماز اور قرات اور بعض اونمین سے وہ ہین کہ نہین ممکن ہی جمع کرنا درمیان اونکے مثل قرات اور ذکر کے اور مثل مستعد ہونے کے واسطے حقوق پہنچانے لوگون کے اور نماز کے پس لائق ہی یہ کہ ہووے بہت ضروری کامون سے تقسیم کرنا اپنے وقتون کا طرح بطرح کی بھلائیون پر صبح سے ایکر شام تک یعنی ہر ہر وقت ہر ہر نیکی کے لیے مقرر ہو اور جانے تو کہ تحقیق مقصود عبادت سے مضبوط کرنا اُنس کا ہی ساتھ ذکر اللہ کے واسطے رجوع کرنے کے طرف گھر ہمیشگی کے اور الگ ہونے کے غرور کے گھر سے یعنی دنیا سے اور نہین سعید ہوتا ہمیشگی کے گھر مین یعنی آخرت مین مگر وہ شخص جو آیا اللہ کے پاس اور وہ دوست رکھتا تھا اوسکو اور نہین ہوتا دوست اللہ کا مگر وہ شخص جو پہچانتا ہی اللہ کو اور بہت کرتا ہی اوسکی یاد اور نہین حاصل ہوتی معرفت اور دوستی مگر فکر و ذکر سے جو ہمیشہ ہو اور نہین ہوتا ہمیشہ ذکر دل مین مگر ساتھ مذاکرے کے اور یہ عبادتین ہین جنھون نے گھیر لیا ہی وقتون کو نوبت بنوبت اور اونکے اقسام کے مختلف ہونے کو زیادہ تاثیر ہو ذکر مین اور نہ ساقط ہو جاوے مین اور نہ ساقط ہو جاوے مین اوسکے اثر کے دل سے ساتھ اوس ہمیشگی کے جو منتہی ہووے عادت کی طرف ہان اگر یہ تو جا۔ لے والا اللہ کی ذات مین تو مستغرق اوسمین نہین حاجت تجکو ترتیب وظیفون کی بلکہ تیرا وظیفہ ایک ہی ہی اور وہ ہمیشہ کر اذکار کا ہی اور مین نہین گمان کرتا تجکو کہ ہووے تو ایسا پس تحقیق یہ باتین بہت نادرات سے ہین پس جب کہ نہو تو فریفتہ اور شیفتہ

تب لازم ہی تجکو یہ کہ ترتیب دے تو اپنے وظیفہ مین کو پس ایک فقیفہ ہی جسوقت سے کہ جاگے تو اپنی نیند سے آفتاب کے نکلنے تک اور لائق ہی کہ جمع کرے تو اس وقت بزرگ مین بعد فراغ کے نماز سے درمیان ذکر اور دعا کے اور قرات اور فکر کے اسلیے کہ ہر ایک کو انمین سے اثر ہی دل کے روشن کرنے مین اور معلوم کر تو اسکی کیفیت اور تفصیل کتاب بدایۃ الہدایہ سے اور کتاب ترتیب الاوراد سے جو منجملہ کتب احیاء العلوم سے ہی اور اسی طرح معمور کرے تو درمیان طلوع آفتاب اور زوال کے اور درمیان زوال اور غروب کے اور درمیان مغرب اور عشا کے پس یہ بہتر اوقات سے ہین اسلیے کہ خوشی حواس کی اسکے نہین کہ زیادہ ہوتی ہی ساتھ تمیز کرنے وظیفے ہر وقت۔ کہ تاکہ ہووے ہر وقت مین ایک عبادت دوسری کی منتقل ہو بعض اوسکی سے طرف بعض کے اور یہ اوسوقت ہی جب کہ ہو تو عابدون مین سے اور اگر ہی تو معلم یا متعلم یا والی تو مشغول ہو ساتھ انکے روشنی مین دل کی افضل ہی عبادتون بدنی سے بلکہ اصل دین مین علم دینی ہی ہی کہ جس سے حاصل ہوتی ہی بڑائی اللہ کے حکم کی اور وہ نفع جو صادر ہوتا ہی مہربانی کی راہ سے خلق اللہ پر اور ایسے ہی اگر ہی تو صاحب عیال پیشے والا تو قیام کرنا ساتھ حقوق عیال کے ساتھ کسب حلال کے افضل ہی عبادت بدنی سے لیکن تجکو ان سب حالتون مین نہین لائق ہی کہ جدا ہووے تو اللہ کی یاد سے بلکہ ہو تو مانند عاشق کے ساتھ معشوق اپنے کے مشغول اس شغل مین کہ ہو تو بنا بر ضرورت وقت کے پس وہ کام کرتا ہی بدن سے اور غائب ہی اپنے کام سے حاضر ہی اپنے دل سے ساتھ معشوق اپنے کے منقول ہی ابی الحسن خرقانی سے کہ وہ بنایا کرتے تھے مسحاۃ اور کہتے تھے ہم دیے گئے ہین ہاتھ اور زبان اور دل سو ہاتھ واسطے کام کے ہی اور زبان واسطے لوگون کے اور دل واسطے حق تعالی کے ف اعلی درجہ وطیفون مین یہ ہی کہ دل سے مشغول رہے اگرچہ ظاہر مین کچھ کام کاج کرتا ہو اسی لیے کہا ہی کسی بزرگ نے دل بیار و دست بکار۔ تمام ہوا کلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ○

ای مسلمانون بلند نکرو آواز اپنی اوپر آواز پیغمبر کے اور بلند نکہو ساتھ اوسکے بات مانند بلند کہنے بعض تمھارے کے ساتھ بعض کے واسطے بچنے کے اس سے کہ نابود ہون عمل تمھارے اور تم خبر دار نہو ف ای ایمان والون اونچی نکرو اپنی آواز نبی کی آواز سے اوپر اور اوس سے نہ بولو کھل کر جیسے کھلکتے ہو ایک دوسرے پر کہین اکارت نہو جاوین تمھارے کیے اور تمکو خبر نہو۔ تفسیر اس سورت مین حق تعالی نے آداب سکھائے رسول کے اور آپس کے ایک ادب یہ ہی کہ مجلس مین شور نکرو اور حضرت کی بات سنی نہ پڑے دوسرے یہ کہ خطاب کرو ادب سے کھل کر نہ بولو۔ ہمو پہلی آیت مین حکم تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا کہ انکے حکم سے بڑھو نہین اور اس آیت مین حکم ہی کہ وقت کلام کرنے کے آنحضرت کی آواز سے آواز بلند نکرو پس فرمایا کہ نہ بلند کرو آواز مین اپنی الخ یعنی جسوقت کہ بولے نبی اور بولو تم تو لازم کرو اپنے پر یہ کہ نہ بڑھاؤ اپنی آواز مین نبی کی آواز سے بلکہ پست کرو اونکی آواز سے اس طرح کہ ہو کلام اونکا بلند تمھارے کلام سے اور جہر اونکا ظاہر تمھارے جہر سے یہان تک کہ ہو آواز اونکی واضح اور مترین تمیز اور بلند نکہو بات الخ یعنی جب کہ کلام کرو تم اوس سے اس حال مین کہ وہ چکا ہو تو بچاؤ اپنے تئین شمانے اوس چیز کے سے کہ منع کیے گئے ہو تم کہ وہ بلند کرنا آواز کا ہی بلکہ لازم کرو اپنے پر یہ کہ نہ پوچھو اوس پکارنے کو کہ معمولی ہی درمیان تمھارے اور یہ کہ قصد کرو تم اوسکے خطاب کرنے مین قول نرم کو کہ قریب ہی جسکے جو ضد ہی جہر کا اور نہ کہو اوسکے لیے یا محمد یا احمد بلکہ خطاب کرو اوس سے یا نبی کر اور تعظیم و توقیر سے اور جب کہ اوتری یہ آیت تو نہین کلام کرتے تھے نبی علیہ السلام سے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما مگر جیسے سے اور ابن عباس سے ہی کہ نازل ہوئی یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق مین کہ اونکے کان مین گرانی تھی اور آواز اونکی بڑی تھی اور جب کلام کرتے تھے تو پکار کر کرتے تھے اور بعض اوقات حضرت سے جو کلام کرتے تھے تو آپ اونہ پاتے تھے اونکی آواز سے اور کاف تشبیہ کا ہیچ محل نصب کے ہی یعنی لا تجهروا له جهرا مثل جهر

بعضکم لبعض اور اس سے معلوم ہوا کہ نہین منع کیے گئے صحابہ مطلق پکار کر بولنے سے کہ گنجایش ہی نہو اونکو پکار کر کلام کرنے کی جب کلام کرین چپکے ہی سے کرین بلکہ منع کیے گئے پکارنے مخصوص سے یعنی اوس پکار کر بولنے سے کہ جسکی عادت رکھتے تھے آپسمین حاصل یہ کہ ایسا کلام پکار کر کرین کہ جسمین رعایت بزرگی نبوت کی نہو ۔ **ناھدی ثمل** یعنی پیغمبر کے آگے باادب رہو اور تعظیم اوسکی بجا لاؤ اور اوسکے حضور مین باادب اور آواز نرم سے بات کرو اور اوسکو آواز بلند سے نہ پکارو اور نام کو کنیت کے ساتھ اوسکو نہ پکارو بلکہ کہو یا رسول اللہ یا نبی اللہ اور اگر برخلاف اس امر کے کرگے تو عمل تمہارے نابود ہو جاوینگے عبداللہ بن زبیر روایت کرتے ہین کہ قافلہ بنی تمیم کا پیغمبر علیہ السلام کے پاس آیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امیر کرقعقاع بن معبد بن زرارہ کو اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہ بلکہ امیر کرو اقرع بن حابس کو اور اس امر مین دونون نے آپسمین نزاع کی حتی کہ آوازا ونکی بلند ہوئی یہ آیت آئی اور ایک روایت مین یہ شان نزول دونون آیتون اول سورت کی مین کورہی ۔ **بحر**

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ

تحقیق وہ لوگ کہ پست کرتے ہین آوازین اپنی نزدیک پیغمبر خدا کے وہ جماعت وہ ہین کہ آزمایا ہی خدا نے اونکے دلون کو واسطے ظہور تقوی کے اونکے لیے بخشش ہی اور مزدوری بڑی ۔ **فتح** جو لوگ دبی آواز بولتے ہین رسول اللہ کے پاس وہی ہین جنکے دل جانچے ہین اللہ نے ادب کے واسطے اونکو معافی ہی اور نیگ بڑا ۔ **موضح تفسیر** مسلم وغیرہ کی حدیث مین آیا ہی کہ جب آیت پہلی اوتری ثابت بن قیس اپنے گھر مین بیٹھ رہے اور کہا کہ مین اہل دوزخ سے ہوا جب کتنے ایک دنون آنحضرت علیہ السلام کی خدمت مین نہ آئے تو آنحضرت نے احوال اوسکا سعد بن معاذ سے پوچھا سعد نے ثابت سے کہا کہ رسول خدا تجکو یاد فرماتے ہین ثابت نے کہا کہ آیت لا ترفعوا اصواتکم اوتری اور تم جانتے ہو کہ مین بلند آواز سون اور پیغمبر کے آگے آواز بلند کرکر بات کرتا ہون مین پس دوزخی ہوا مین سعد نے حال اوسکا پیغمبر صاحب سے ظاہر کیا آپنے فرمایا نہ بلکہ وہ اہل جنت سے ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ رسول خدا علیہ السلام نے فرمایا اما ترضی ان تعیش حمیدا وتقتل شہیدا وتدخل الجنۃ ثابت نے کہا رضیت بنبی اللہ ورسولہ لا ارفع صوتی ابدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت اوتری اور روایت کیا گیا ہی کہ ثابت مذکور یمامہ کی جنگ مسیلمہ کذاب کے شہید ہوئے جیسے کہ رسول خدا سے بشارت پائی تھی اور ایک شخص نے بعد وفات ثابت کے ثابت کو خواب مین دیکھا کہ فلانے شخص نے زرہ میری بعد مرنے میرے میرے بدن سے نکال لی ہی اور لشکر کے ایک جانب مین ہی اور میری زرہ پر ہانڈی رکھی ہی خالد کے پاس کہ وہ سردار لشکر کا ہی جا اور اوس سے کہہ کہ زرہ میری اوس سے لے کر رسول خدا کے خلیفہ کے پاس کہ ابوبکر ہین پہنچا دے اور کہے کہ مجھپر فلانے شخص کا کچھ قرض ہی اوسکو ادا کرین اور فلانا غلام میرا آزاد ہی پس اوس شخص نے یہ خواب خالد سے کہا اور خالد زرہ ثابت کی اوسکے لینے والے سے لایا اور ابوبکر کے آگے رکھی اور ابوبکر نے موافق وصیت ثابت کے عمل کیا اور امام مالک نے کہا کہ نہین جانتے ہین ہم کہ وصیت مردے کی جائز ہوتی ہو مگر یہ اور ایک روایت مین ہی ابوبکر اور ایک دوسری روایت مین عمر بعد اوترنے آیت لا ترفعوا کے ایسا کلام آہستہ پیغمبر کے سامنے کرتے تھے کہ بے استفسار کے معلوم نہین ہوتا تھا تب آیت ان الذین یغضون اصواتہم الخ نازل ہوئی ۔ **مسئلہ** کہا صاحب مواہب لدنیہ نے اپنی کتاب کے چھٹے مقصد مین بعد لانے ان آیات سابقہ کے کہ بلند کرنا آواز کا اوپر آواز نبی علیہ السلام کے موجب حبط ہونے اعمال کا پس کیا ہی حال اوسپر کہ بلند کرے اپنی عقلون اور فکرون کو اونکی سنت و شریعت پر پس ادب حضرت کا مقتضی اسکو ہی کہ شکل سنجانے حضرت کے قول کو

بلکہ تسلیم جانے عقلون کو آگے قول حضرت کے اور مقابل کرکے اونکی نص کے قیاسون کو بلکہ قطع کردے قیاسون کو اور رائے اونکے خصوص کو اور نہ منحرف ہو اونکے کلام سے بسبب خیال کے کوئی مخالف کہ جسکو معقولی کہتے ہین بلکہ وہ مجہول ہی اور صواب سے معزول اور نہ موقوف رکھے اونکی شریعت کے قبول کو کسیکی موافقت پر پس سبب بسبب قلت ادب کے ہی نسبت اونکے اور بڑی ہی جرأت ہی اور بڑا ادب نسبت اونکے یہ ہی کہ دل سے مانے اونکو اور فرمانبردار رہو اونکے حکم کا اور پکڑے اونکے قول کو ساتھ قبول و تصدیق کے نہ یہ کہ معارض جانے اونکے قول کو اپنے خیال باطل کے اور کہے اپنے کو معقولی یا نام رکھے اوس خیال کا شبہہ یا شک اور نہ یہ کہ مقدم کرے اونکے فرمانے پر لوگون کی عقلون کو اور اونکے ذہنون کے واہیات کو پس توحید کرے تحکیم اور تسلیم اور انقیاد اور اذعان کی جیسے کہ توحید کرتا ہی اونکے بھیجنے والے کی یعنی اللہ کی عبادت و خضوع اور انابت اور توکل کی یعنی نرا آنحضرت ہی کو حاکم اپنا جانے اور اونھین کی فرمانبرداری کرے جیسے نری کرتا ہی عبادت اور جھکنا اور رجوع اور توکل اللہ تعالی کا پس یہ دونون توحیدین ہین کہ نہین نجات بندے کو اللہ کے عذاب سے بدون انکے یعنی ایک توحید مرسل یعنی اللہ تعالی کی اور ایک توحید متابعت رسول کی پس نہ حکم ہے غیر اوسکے کو اور نہ راضی ہو ساتھ حکم غیر اوسکے کے انتہی ملخصا من مدارج السالکین اور رسول علیہ السلام نے فرمایا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ + یعنی مومن نہین ہوگا کوئی تم مین سے یہان تک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا مین اوسکو + اور حق تعالی نے بھی نفی کی ہی اوسکے ایمان کی کہ رسول کے حکم سے دل مین تنگی پاوے جیسا کہ فرمایا فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا + یعنی قسم ہے تیرے رب کی مومن نہین ہونگے لوگ یہان تک کہ حکم مدین بجکو آپسکے تنازع مین پھر نپاوین اپنے نفسون مین تنگی اوس حکم سے کہ جاری کرے تو اور جی جان سے مان لین مان لینے کر + اور جب کہ ہو البتہ کرنا آواز کا آنحضرت کی آواز پر جبط کرنے اعمال کا اور پاتا تنگی کا رسول کے حکم سے بے ایمانی مقدم کرنا عقل کا اونکے قول و فعل پر بوجہ اولی مانند اوسکی کے ہوگا ہر مومن کو اجتناب اوس سے واجب ہی +

بحر العلوم + اِمْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی کے معنی یہ ہین کہ خالص کیا اللہ تعالی نے اونکے دلون کو تقوی کے لیے آور عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ معنی منقول ہین کہ دور کردین اللہ تعالی نے شہوات اونکے دلون سے آور کہا ہی بعضون نے کہ اوتری یہ آیت شیخین رضی اللہ عنہما کے حق مین جب کہ وہ چپکے سے بولنے لگے یعنی بعد اوترنے اوپر کی آیت کے + **مدارک** + کہا محمد بن ثابت بن قیس نے کہ جب اوتری یہ آیت لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ الخ ثابت راہ مین بیٹھکر رونے لگے پس گذرے اونپر عاصم بن عدی بن عجلان اور کہا کہ کیون روتا ہی تو اے ثابت کہا ڈرتا ہونکہ کہین یہ آیت میری حق مین اوتری ہو اس حال مین کہ میری آواز بڑی ہی پس گئے عاصم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی آپ کو اوسکی پس فرمایا آپنے کہ جا اور بلا لا ثابت کو میرے پاس پھر آئے ثابت پس فرمایا حضرت نے کہ کیون روتا ہی تو اے ثابت پس کہا اونھون نے کہ آواز میری بڑی ہی اور ڈرتا ہو نہین یہ کہ یہ آیت اوتری ہو میرے حق مین پس فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہین راضی ہی تو اس سے کہ جیتا رہے تو تعریف کیا گیا یا قتل کیا جاوے تو شہید یا داخل ہووے تو جنت مین کہا اونھون نے کہ راضی ہوا مین اور نہین بلند کرونگا آواز کبھی بر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر پس اوتری یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ الخ اور روایت مین ہی کہ ثابت بن قیس نے کہا یا رسول اللہ مین ڈرتا ہون اس سے کہ ہلاک ہون مین فرمایا کیون عرض کیا ثابت نے کہ منع فرماتا ہی اللہ آدمی کو اس سے کہ تعریف کیا جاوے ساتھ اوس عمل کے کہ نہین کیا ہی اور مین اپنے کو پاتا ہون کہ دوست رکھتا ہون تعریف کو اور منع فرماتا ہی اللہ تعالی خیلا رعنی اترانے سے اور پاتا ہون مین اپنکو کہ دوست رکھتا ہون جمال کو اور منع فرماتا ہی اللہ اس سے کہ بلند کیجاوین آوازین ہماری آپ کی آواز پر اور مین بلند آواز والا ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے ثابت کیا نہین راضی ہی تو اس سے کہ جیتا رہے تو

تعریف کیا گیا اور قتل کیا جاوے تو شہید یا داخل ہوے تو بہشت میں ۞ دمنتوں

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝

تحقیق وہ لوگ کہ آواز دیتے ہیں تجکو حجروں کے پیچھے سے اکثر اونکے سمجھتے نہیں ۞ فتح ۞ جو لوگ پکارتے ہیں تجکو دیوار کے باہر سے وہ اکثر عقل نہیں رکھتے ۞ تفسیر ۞ بنی تمیم آئے ملنے کو حضرت گھر میں تھے باہر سے لگے پکارنے چاہیے تھا کہ آدمی کی زبانی خبر کرتے ۞ موضح پہلی آیت تعظیم کے نفع کے بیان میں تھی اور یہ آیت تعظیم کے ترک کرنے کے ضرر کے بیان میں ہی سمجھتے نہیں یعنی ادب تیرا اور بے عقل ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پیغمبر علیہ السلام نے ایک لشکر قوم بنی العنبر پر بھیجا اور عیینہ بن حصن فزاری کو اوس لشکر پر امیر کیا اوس قوم نے جانا کہ لشکر اپنے گھروں سے بھاگ گئے عیینہ نے وہاں جاکر عیال و اولاد اوس قوم کی قید کر کے پیغمبر خدا کے پاس لے آئے بعد اوسکے مرد اوس قوم کے واسطے آزاد کروانے عیال و اولاد اپنی کے مدینے میں آئے وقت دوپہر کا تھا اور رسول علیہ السلام قیلولے میں تھے جب اونکی اولاد نے اپنے باپوں کو دیکھا تو روئے اور چیخنے چلانے لگے اور اونکے مرد نے چاہا کہ جلدی آنحضرت حجرے سے باہر تشریف لاویں اور بے صبری سے آواز بلند سے پکارنے لگے کہ ای محمد ہمارے پاس آؤ یہاں تک کہ آنحضرت کو بیدار کیا اور آپ آنکھیں ملتے ہوئے اونکے پاس تشریف لائے اونھوں نے کہا کہ ہمسے فدیہ لے اور ہمارے عیال کو چھوڑ دے آنحضرت نے حکم الٰہی سے ایک شخص کو اونمیں سے درمیان اپنے اور درمیان اونکے حکم مقرر کیا اوسنے فیصلہ کیا کہ آدھے قیدیوں سے فدیہ لیں اور آدھوں کو بغیر فدیے کے آزاد کریں رسول علیہ السلام نے ایسا ہی کیا یہ آیت اوتری اور نام حکم کا اعور تھا اور اقوال بھی اس آیت کی شان نزول میں نقل کیے گئے ہیں غرض سب کا یہی ہے کہ نام پیغمبر کے ساتھ نام پیغمبر کے کہ بے ادبی ہے بلکہ مومنوں کو چاہیے کہ تعظیم اونکی ملحوظ رکھیں اور ساتھ خطاب یا رسول اللہ اور مانند اسکے کے مخاطب کریں اور واسطے نکلنے کے گھر سے اونپر تحکم نکریں بلکہ منتظر رہیں تاکہ وہ آپ نکلیں پاس ادب اسمیں ہے جیسا کہ فرمایا ولو انھم صبروا الخ ۞ بحر ۞ اور تری ہے یہ سورت بنی تمیم کی جماعت کے حق میں کہ آئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وقت دوپہر کے اس حال میں کہ آپ آرام فرماتے تھے اور اونمیں اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن بھی تھے اور پکارا اونھوں نے نبی علیہ السلام کو اونکے حجروں کے پیچھے سے اور کہا نکل طرف ہمارے ای محمد پس تحقیق مدح کرنی ہماری زین ہے اور مذمت کرنی ہماری شین ہے پس بیدار ہوئے حضرت اور نکلے اور مراد حجروں سے آنحضرت کی بیویوں کے حجرے ہیں کہ ہر ایک بیوی کے پاس ایک ایک حجرہ تھا اور پکارنا اونکا حجروں کے پیچھے سے شاید کہ اس طرح ہو کہ وہ متفرق ہوئے ہوں حجروں کے پیچھے تلاش کرتے ہوں حضرت کو یا پکارا ہو اونھوں نے حضرت کو اوس حجرے کے پیچھے سے کہتے حضرت اوسمیں ولیکن اوسکو ساتھ لفظ جمع کے یعنی حجرات کہا واسطے تعظیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فعل یعنی پکارنا اگرچہ منسوب ہے اوسکی طرف لیکن جائز ہے یہ کہ پکارا ہو بعض اونکے نے اور ہوں باقی راضی اوس پر پس گویا کہ سبنے پکارا اور اکثر اونکے اور احتمال ہے یہ کہ بعضے اونمیں سمجھدار بھی ہوں اور احتمال یہ بھی ہے کہ مراد اکثر سے سب ہوں کہ سب سمجھ ہیں اور اس آیت میں طرح طرح کی بزرگیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکور ہوئیں ایک تو یہ کہ اونھوں نے حضرت کو بے ادبی سے پکارا اونکو اللہ تعالیٰ نے بے وقوف فرمایا اور دوسرے یہ کہ حضرت کے قیلولہ اور آرام کرنے کی جگہ کو بیویوں کے ساتھ حجرات فرمایا از راہ تعظیم کے اور اگر تامل کرے کوئی تامل کرنے والا اول سورت سے آخر اس آیت تک تو پائیگا ایسا ہی یعنی حضرت کی بزرگیوں سے بھرا ہوا پس تامل کر کہ اول ہی سورت میں واجب کر دی یہ بات کہ جو امور منسوب ہیں اللہ و رسول کی طرف وہ مقدم ہوں تمام امور پر پھر اسکے بعد منع کیا اوس چیز سے کہ وہ جنس تقدیم سے ہے یعنی بلند کرنا آواز کا اور پکارنا پھر تعریف کی پست آواز کرنے والوں کی آگے حضرت کے کہ کمالات کرے حضرت کی بڑائی قدر پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک پھر جو کی اونکی کہ جھوں نے حضرت کو حجروں کے پیچھے سے پکارا جیسے پکارتے ہیں ادنی آدمی لوگو

ناکہ معلوم ہوجاوے لوگون کو کہ بہت بڑی بات پر اہنھون نے دلیری کی اسلیے کہ جسکی اللہ نے ایسی قدر بلند کی کہ کوئی اوسکی آواز پر آواز نہ بلند کرے تو حجروں کے پیچھے سے اوسکو پکارنا بے ادبی سے بطریق اولی بہت برا ہوگا ✦ حال ✦ روایت کی سعد نے اور بخاری نے کتاب ادب مین اور ابن ابی دنیا نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین حسن سے کہ کہا تھا مین داخل ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرون مین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین پس چھولیتا تھا مین اونکی چھتون کو ہاتھ سے اور روایت کی داؤد بن قیس نے کہ دیکھے مینے حجرے یعنی حضرت کی بیویون کے کھجور کی ٹہنیون کے اور اونکے دروازون پر پردے تھے کالے بالون کے ٹاٹ کے اور گمان کرتا ہون مین عرض گھر کا حجرے کے دروازے سے گھر کے دروازے تک قریب چھ یا سات ہاتھ کے اور گھر اگیا تھا گھر آمد سے دس ہاتھ اور روایت کی ابن سعد نے عن خراسانی سے کہ کہا پائے مینے حجرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کے کھجور کی ٹہنیون سے دروازون پر اونکے ٹاٹ تھے کالے بالون کے پس حاضر ہوا مین وقت آنے ولید بن عبد الملک کے حکمنامے کے پس پڑھا گیا وہ حکم تھا اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کے حجرون کے داخل کرنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین پس نہین دیکھے مینے کسی دن لوگ بہت روتے اوسدن کے برابر پس سنا مینے سعید بن المسیب کو کہتے اوسدن قسم خدا کی چاہتا ہون مین کہ چھوڑین لوگ حجرون کو یہان تک کہ چھوڑین لوگ حجرون کو بحال خود پیدا ہونگے لوگ اہل مدینہ سے اور آوین گے لوگ جوانب اطراف سے پس دیکھین وہ اوسچیز کو کہ اکتفا کیا اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مین پس ہونگے لوگ بہت مال بہت جمع کرنے سے اور آپسمین فخر کرنے سے مکانات کے بنانے مین اور کہا اوسدن ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے کاش کے حجرے بحال خود چھوڑے جاوین اور ڈھائے نجاوین تاکہ لوگ اونچے مکان نہ بناوین اور دیکھین اوسچیز کو کہ پسند کی اللہ تعالی نے اپنے نبی کے لیے حال انکہ کنجیان زمین کے خزانون کی اونکے ہاتھ مین تھین ✦ منثور ✦

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اور اگر وہ صبر کرتے تاوقتیکہ باہر آئے تو طرف اونکے بہتر ہوتا اونکے لیے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ✦ مترجم ✦ کہتا ہے یعنی حضرت شاہ ولی اللہ کہ یہ تعریض ہے ایک قوم کے حال پر بنی تمیم سے کہ واسطے ایک مہم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور جب مسجد مین نہ پایا اور نہ جانتے تھے کہ کس حجرے مین شریف رکھتے ہین نزدیک حجرون کے آواز بلند سے پکارنا شروع کیا واللہ اعلم ✦ فتح ✦ اور اگر وہ صبر کرتے جب تک تو نکلتا اونکی طرف تو اونکو بہتر تھا اور اللہ بخشنا ہے مہربان ✦ موتفسیر ✦ صبر کے معنی ہین روکنا نفس کا خواہش نفسانی سے فرمایا اللہ تعالی نے وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ ✦ یعنی ٹھہرا رکھ اپنے نفس کو اون لوگون کے ساتھ کہ پکارتے ہین اپنے رب کو ✦ اور کہا بعضون نے اَلصَّبْرُ مُرٌّ لَا يَنْجُوْ عَنْهُ اِلَّا حُرٌّ ✦ یعنی صبر کڑوا ہے نہین بچتا اوسکو مگر آزاد یعنی حاصل کرنا اوسکا اچھے ہی لوگون کا کام ہے اور بہتر یہ ہوتا کہ تمام قیدیون کو بے فدیہ کے چھوڑ دیتے تم اگرچہ ادبی سے جلدی نکلنے تمہارے کے نکر غفور رحیم بڑی ہی مغفرت والا اور رحمت والا ہے پس ہرگز نہین تنگ ہوگی مغفرت و رحمت اوسکی اگر تو بہ رجوع کرین اوسکی طرف ✦ حال ✦ تنبیہ ✦ غور کرنا چاہیے ان آیتون مین کہ حضرت کی سنت کو چھوڑ کر اپنے باپ دادی رسمون کو پکڑنا کہان جائز رہا اسسے تو صریح یہی نکلتا ہے کہ سبکی رسمین چھوڑے اور حضرت کی سنت کو پکڑے اور حضرت کی تعظیم ظاہر و باطن مین سبکی تعظیم پر غالب کرے خصوصاً اوسرسمین کفر کی شادی غمی مین برتی جاتی ہین تلاش کرکر اونکو ترک کرے تاادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً یعنی داخل ہو اسلام مین پورے پورے عمل ہو اور منجملہ اَبْغَضُ النَّاسِ جو حضرت کی مُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ یعنی ڈھونڈھنے والا اسلام مین طریقہ کفار کو فرمایا ہے اوس سے بری ہو اور حضرت کے مکانون کا حال دیکھکر اکتفا کرے مکان کا ضروری پر چنانچہ شرح شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ سنت مکان کے بنانے مین یہ ہے کہ بقدر کفایت کے ہو اور وہ یہ ہے کہ چھ ہاتھ کی قدر بلند

اور طول و عرض مین بقدر اہل و حاجت کے ہو پس جو کوئی اس سے زیادہ بناوے آدیگر روز قیامت کے اوٹھانے ہوے اوسکو یعنی بال وبا عث حساب کا ہوگا اور مدت بنانے کے نیت کرے بیدک عبادت کرونگا اللہ تعالی کی اسمین اور بچونگا گرمی اور سردی سے اور خرچ کرے مکان بنانے مین تو ثواب کثیر کو نہین خیر ہی اوس مال مین کہ خرچ کیا جاوے پانی اور مٹی مین یعنی تعمیر مکان مین اسلیے کہ یہ اسراف ہی مال اور وقت مین کہا محمد بن سماک نے ہارون رشید سے جب کہ دیکھا مکان بلند اوسکا کہ رفعت الطین وخفضت الدین یعنی بلند کیا تو نے مٹی کو اور پست کیا تو نے دین کو اگر ہو یہ بنا تیرے مال سے تو تو مسرفین سے ہی واللہ لا یحب المسرفین یعنی اور اللہ دوست نہین رکھتا مسرفین کو اور اگر بنا ہی یہ مال غیر تیرے کے سے تو تو ظالمین سے ہی واللہ لا یحب الظلمین اور منقول ہی کہ ایک بادشاہ نے بنایا ایک مکان اور ضیافت کی لوگون کی اوسمین آتے تھے لوگ اوسکے پاس جماعت جماعت اور وہ پوچھتا تھا اونسے کہ کیون کیسا بنا ہی یہ مکان اور کہتے خوب بنا ہی اور آیا اسمین کچھ عیب ہی یا نہین اور لوگ کہتے تھے کہ کچھ عیب نہین ہی اسمین یہان تک کہ داخل ہوے دو مرد عابد ایک دن پس اونسے بھی بادشاہ نے یہی پوچھا اونھون نے کہا کہ بڑا عیب عیبون کا یہ ہی کہ خراب ہوگا یہ مکان اور مر جاوینگے رہنے والے اسکے یہ فانی چیز ہی کیا زان ہوتا ہی تو پاک پروردگار فرماتا ہی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو کچھ کہ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ کہ اللہ کے پاس ہی باقی ہی انتہی اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان شعرون مین فرمایا ہی قطعہ کا یا سائلی عن القصور العلی ۔ ستدفن عن قریب فی التراب ۔ لہ ملک ینادی کل یوم ۔ لدوا للموت وابنوا للخراب ۔ یعنی اے رہنے والے محل بلند کے عنقریب دفن کیا جاویگا تو مٹی مین انسان کے لیے ایک فرشتہ ندا کرتا ہی ہر روز کہ جنمو مرنے کے لیے اور بناؤ خراب ہونے کے لیے آدب بنسبت حضرت کے تعلیم فرماتا ہی ایک ادب کی بات کا مومنون کو تعلیم فرماتے ہین

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ۝

اے مسلمانون اگر لاوے تمھارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر تو پس دریافت کرو تم واسطے بچنے کے اس سے کہ ضرر پونہچاؤ تم کسی قوم کو ساتھ نادانی کے پس پشیمان ہوؤ تم اوپر اوس چیز کے کہ کی تمنے ۔ **فتح** اے ایمان والون اگر آوے تم پاس ایک گنہگار خبر لیکر تو تحقیق کرو کہین جانے پڑو کسی قوم پر نادانی سے پھر کل کو لگو اپنے کیے پر پچھتانے ۔ **تفسیر** ایک شخص کو حضرت نے بھیجا ایک قوم پر زکوۃ لینے کو وہ نکلا اسکے استقبال کو اسلام سے پہلے اوس قوم مین اور اوسکی قوم مین بیر تھا ڈر اکہ میرے مارنے کو نکلے اولٹا بھاگا پہنچے مین آکر مشہور کردیا کہ فلانی قوم مرتد ہوئی حضرت اونپر فوج بھیجتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ شہادت فاسق کی قبول نہین فاسق جسپر بے شرع کام عیان ہون ۔ **موٴ** مراد اس فاسق سے ولید بن عقبہ ہی کہ اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کے لینے کے لیے بنی مصطلق کی طرف بھیجا اور ایسمین اور قوم بنی مصطلق مین ایام جاہلیت مین بسبب ایک خون کے عداوت تھی بنی مصطلق نے جب اونکی خبر پائی تو واسطے تعظیم امر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار قوم کے ولید کے استقبال کے لیے باہر نکلے ولید نے وسوسۂ شیطانی سے گمان کیا کہ یہ قتل کے لیے باہر نکلے ہین اونسے ڈر کر راہ سے پھر کر حضرت رسالت مآب کے پاس حاضر ہوا اور کہا کہ بنی مصطلق نے انکار زکوۃ کے دینے کا کیا اور قصد میرے قتل کا کیا رسول علیہ السلام کو غصہ آیا اور قصد اونکے قتل کا کیا اور وطن جب خبر ولید کے پھرنے کی اوس قوم کو پونہچی تو اونھون نے آنحضرت کی خدمت مبارکت مین آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم نے آپکے قاصد کی خبر پاکر اوسکی تعظیم و استقبال کے لیے باہر نکلے وہ راہ مین سے پھر کر چلا آیا ڈرے ہم کہ مبادا کوئی خطا جناب مبارک آپکی سے اوسکے پانے کے لیے آیا ہو اور آپ کسی سبب سے ہم پر غصے ہوئے ہون اور ہم پناہ مانگتے ہین اللہ کے غضب اوسکے سے اور غضب

رسول اوسکے سے رسول علیہ السلام نے خالد بن ولید کو مع ایک لشکر کے خفیہ اوپر بھیجا اور فرمایا کہ انکے حقیقت مین جلدی نکرنا بلکہ تجسس کرنا اگر ایمان اور صدق اونکا معلوم کرے تو تو زکوۃ انکے مالون کی لینا ورنہ الا معاملہ کفار کا سا انکے ساتھ کرنا خالد نے جاکر ایک آدمی اپنی طرف سے خفیہ بھیجا اوس شخص نے دیکھا کہ بانگ نماز اور نماز جماعت سے ادا کرتے ہین اور اسلام پر قائم ہین اوس شخص نے آکر خالد سے یہ احوال کہا خالد وہان گئے اور زکوۃ لیکر آنحضرت کی خدمت مین لائے اور انکے ایمان کی خبر دی پس آیت نازل ہوئی ✻ **مسئلہ** ✻ کافی وغیرہ مین آیا ہی کہ قول ایک کافر کا حلال و حرام مین مقبول ہوگا اور قول کافر و فاسق کا معاملات مین بھی مقبول ہوگا بنا بر ضرورت لیکن دیانات یعنی امور دینی مین قبول نکرین پس اگر کافر کہے مثلاً کہ یہ گوشت مسلمان یا کتابی سے خریدا ہی یہ مسلمان کو کھانا اوسکا حلال ہی اور اگر کہے کہ مجوسی سے خریدا ہی یہ حرام ہوگا بخلاف اسکے کہ کافر پانی کی نجاست کی خبر دی تو نہین قبول ہوگا اور قول ایک عدل کا دیانات و شرائع مین مقبول ہی اور بیچ خبر دینے فاسق کے پانی کی نجاست مین اور مانند اوسکے مین اور بیچ خبر دینے مستور الحال کے سننے والے کو تحری یعنی سوچنا لازم ہی جو کچھ کہ اوسکی رائے پر غالب آوے اوسپر عمل کرے اور اوراما موں کے مذہب مین بعضون کے نزدیک قول اوکا مطلق مقبول نہین ہی اور بعضون کے نزدیک بعضی جگہہ مقبول ہی اور بعضی جگہہ نہین تفصیل اسکی فقہ کی کتابون مین واضح ہی ✻ **بحث** ✻ ایک فتوی ہلی مین مثل اسی مضمون کے ہوا تھا چونکہ بہت مفید ہی نقل کیا جاتا ہی **سوال اول** ما قولہم رحمہم اللہ در صورتیکہ ایک کافر گوشت ذبیحہ کا بیچے اور بیان کرے کہ اس ذبیحے کو مسلمان نے ذبح کیا ہی اور دلیل اوپر ذبح کرنے مسلمان کے قول کافر کا ہی فقط اس صورت مین باعتماد قول کافر کے وہ ذبیحہ حلال ہی یا حرام اور بھی کسی قرینے مین مثلاً عادت ہو کہ مسلمانون سے کفار ذبح کراکر گوشت بیچتے ہین مگر خریدار کو ذبح کرنا مسلمان کا اوس ذبیحے کو سوائے قول کافر کے یا عادت کے اور وجہ سے نہین معلوم ہوتا ہی پس حکم اوسکا کیا ہی **جواب اول** حکم قرینے وغیرہ نہین کیا جاتا ہی تاوقتیکہ دلیل شرعی قائم نہو اس جہت سے حنفی حکم قیافے پر نہین کرتے ہین علی الخصوص حلت و حرمت مین کہ محل احتیاط و احتراز ہی پس صورت مرقومہ مین حکم اوپر قول کافر بیچ باب حلت و حرمت کے کہ جملہ دیانات سے ہی نہ کیا جاوے یعنی وہ گوشت کھانا بقول کافر کے کہ ذبح کیا ہوا مسلمان کا ہی جائز نہین ہی درالمختار مین لکھا ہی قَوْلُ الْكَافِرِ مَقْبُولٌ بِالْإِجْمَاعِ فِي الْمُعَامَلَاتِ لَا فِي الدِّيَانَاتِ انتہی یعنی قول کافر کا مقبول ہی بالاجماع معاملات مین نہ دیانات مین اور کہا محمد بن الحسن الشیبانی نے موطا مین فَإِنْ أَتَى بِذَلِكَ مَجُوسِيٌّ وَذَكَّى أَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَهُ لَمْ يُصَدَّقْ وَلَمْ يُؤْكَلْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

محمد صدیق الدین ۴۰	محمد قطب الدین ۱۲	سید محمد ذبیح حسین ۷	انوار رسول علی ۱۲	رحمۃ اللہ علیہ ۱۲	محمد کریم اللہ ۱۲	احمد علی کمال ۱۲	فقیر احمد سعید ۱۲۵۵

جواب صحیح ست و از قرینہ قاطعہ ثبوت حکم در باب حلت و حرمت نتواند شد در باب تغیرات البتہ اعتبار آن را شائستہ اند واللہ اعلم بالصواب حسین اللہ بن حفظ اللہ ۱۲

سوال دوم کیا فرماتے ہین علمائے دین رحمہم اللہ اس باب مین کہ ایک شخص نے قوم ہنود سے مثل کھٹیک وغیرہ کے بکری یا اور حیوان ایک مسلمان کے ہاتھ سے ذبح کروایا بعد اوسکے وہ ذبیحہ نظر مسلمان سے غائب ہوا بعد ایک لمحے کے اوس کھٹیک نے کہا کہ یہ گوشت اوسی حیوان کا ہی کہ تو نے ذبح کیا تھا آیا اوس مسلمان کو باعتماد قول اوس کھٹیک کے خریدنا گوشت اوس ذبیحے کا درست ہی یا نہین **جواب دوم** جب تک کہ گوشت اوس ذبیحے کا روبرو مسلمان کے رہے اور غائب نہو خریدنا اوسکا اور کھانا اوسکا درست ہی اور بعد ازان کہ اوسکی نظر سے غائب ہوا قول اوس کافر کا اس باب مین معتبر نہوگا قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِذَا كَانَ الَّذِي يَأْتِي بِهَا أَيْ بِتِلْكَ اللُّحُومِ وَفِي نُسْخَةٍ بِذَلِكَ مُسْلِمًا أَوْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أَيْ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا أَوْ كَانَ عَرَبِيًّا وَصَارَ كِتَابِيًّا فَإِنْ أَتَى بِذَلِكَ مَجُوسِيٌّ أَيْ عَابِدُ نَارٍ وَفِي مَعْنَاهُ الْوَثَنِيُّ وَهُوَ عَابِدُ الصَّنَمِ أَوِ الْمُرْتَدُّ وَذَكَّى أَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَهُ أَوْ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

سوال اول ما قولہم رحمہم اللہ در صورتیکہ ایک کافر گوشت ذبیحہ کا بیچے اور بیان کرے کہ اس ذبیحے کو مسلمان نے ذبح کیا ہی اور دلیل اوپر ذبح کرنے مسلمان کے قول کافر کا ہی فقط اس صورت مین باعتماد قول کافر کے وہ ذبیحہ حلال ہی یا حرام اور بھی کسی قرینے مین مثلاً عادت ہو کہ مسلمانون سے کفار ذبح کراکر گوشت بیچتے ہین مگر خریدار کو ذبح کرنا مسلمان کا اوس ذبیحے کو سوائے قول کافر کے یا عادت کے اور وجہ سے نہین معلوم ہوتا ہی پس حکم اوسکا کیا ہی جواب اول حکم قرینے وغیرہ نہین کیا جاتا ہی تاوقتیکہ دلیل شرعی قائم نہو اس جہت سے حنفی حکم قیافے پر نہین کرتے ہین علی الخصوص حلت و حرمت مین کہ محل احتیاط و احتراز ہی پس صورت مرقومہ مین حکم اوپر قول کافر بیچ باب حلت و حرمت کے کہ جملہ دیانات سے ہی نہ کیا جاوے یعنی وہ گوشت کھانا بقول کافر کے کہ ذبح کیا ہوا مسلمان کا ہی جائز نہین ہی درالمختار مین لکھا ہی قَوْلُ الْكَافِرِ مَقْبُولٌ بِالْإِجْمَاعِ فِي الْمُعَامَلَاتِ لَا فِي الدِّيَانَاتِ انتہی یعنی قول کافر کا مقبول ہی بالاجماع معاملات مین نہ دیانات مین اور کہا محمد بن الحسن الشیبانی نے موطا مین فَإِنْ أَتَى بِذَلِكَ مَجُوسِيٌّ وَذَكَّى أَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَهُ لَمْ يُصَدَّقْ وَلَمْ يُؤْكَلْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

محمد صدیق الدین ۴۰	محمد قطب الدین ۱۲	سید محمد ذبیح حسین ۷	انوار رسول علی ۱۲	رحمۃ اللہ علیہ ۱۲	محمد کریم اللہ ۱۲	احمد علی کمال ۱۲	فقیر احمد سعید ۱۲۵۵

جواب صحیح ست و از قرینہ قاطعہ ثبوت حکم در باب حلت و حرمت نتواند شد در باب تغیرات البتہ اعتبار آن را شائستہ اند واللہ اعلم بالصواب حسین اللہ بن حفظ اللہ ۱۲

سوال دوم کیا فرماتے ہین علمائے دین رحمہم اللہ اس باب مین کہ ایک شخص نے قوم ہنود سے مثل کھٹیک وغیرہ کے بکری یا اور حیوان ایک مسلمان کے ہاتھ سے ذبح کروایا بعد اوسکے وہ ذبیحہ نظر مسلمان سے غائب ہوا بعد ایک لمحے کے اوس کھٹیک نے کہا کہ یہ گوشت اوسی حیوان کا ہی کہ تو نے ذبح کیا تھا آیا اوس مسلمان کو باعتماد قول اوس کھٹیک کے خریدنا گوشت اوس ذبیحے کا درست ہی یا نہین **جواب دوم** جب تک کہ گوشت اوس ذبیحے کا روبرو مسلمان کے رہے اور غائب نہو خریدنا اوسکا اور کھانا اوسکا درست ہی اور بعد ازان کہ اوسکی نظر سے غائب ہوا قول اوس کافر کا اس باب مین معتبر نہوگا قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِذَا كَانَ الَّذِي يَأْتِي بِهَا أَيْ بِتِلْكَ اللُّحُومِ وَفِي نُسْخَةٍ بِذَلِكَ مُسْلِمًا أَوْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أَيْ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا أَوْ كَانَ عَرَبِيًّا وَصَارَ كِتَابِيًّا فَإِنْ أَتَى بِذَلِكَ مَجُوسِيٌّ أَيْ عَابِدُ نَارٍ وَفِي مَعْنَاهُ الْوَثَنِيُّ وَهُوَ عَابِدُ الصَّنَمِ أَوِ الْمُرْتَدُّ وَذَكَّى أَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَهُ أَوْ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

أَيْ ذَبِيحَةَ لَمْ يُضَحِّ وَفِيمَا ذَكَّى وَلَمْ يُزَكِّ بِقَوْلِهِمْ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الدِّيَانَاتِ بَلْ مِنْ أَرْبَابِ الْخِدَاعِ وَالْخِيَانَةِ اھ شرح ملا علی قاری بر موطاے امام محمد

سعادت علی | محمد رضا علی | نوازش علی | الجواب صحیح قلمی محمد

المجیب مصیب نظور حسن اصاب من اجاب شیخ محمد عبید اللہ المجیب مصیب فقیر محمد حسین دریافت کرو یعنی خوب تحقیق کرلو اور فاسق کی بات پر اعتماد نکرو اسلیے کہ جو پرہیز نکرتا ہوگا تمام فسقوں سے وہ پرہیز نہین کریگا جھوٹ سے کہ وہ ایک قسم ہی فسق کی اور اس آیت مین دلالت ہی اوپر قبول کرنے ایک عدل کی خبر کے اور فسوق کے معنی ہین نکلنا ایک چیز سے چنانچہ کہا جاتا ہی فَسَقَتِ الرُّطَبَةُ عَنْ قِشْرِهَا یعنی نکلی کھجور تازی اپنے چھلکے سے پھر استعمال کیا گیا فسوق بیچ نکلنے کے اچھی بات سے بسبب کرنے کبار کے اور ندامت ایک قسم ہی غم کی اور وہ یہ ہی کہ غم کرے تو اوپر اوس چیز کے کہ واقع ہو تجھسے آرزو کرے تو یہ کہ وہ نہ واقع ہوتی اور غیم ایسا ہی کہ ہمیشہ رہتا ہی آدمی کے ساتھ ۱۲ منہ

وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ۝ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

اور جان لو کہ درمیان تمھارے رسول خدا کا ہی اگر فرمان برداری کرے تمھاری بہت سے کامون مین تو رنج مین پڑو تم ولیکن خدا نے دوست کیا ہی نزدیک تمھارے ایمان کو اور آراستہ کیا اوسکو تمھارے دلون مین اور ناخوش کیا آگے تمھارے کفر و فسق کو اور نافرمانی کو یہ جماعت وہی ہین راہ پانے والے بسبب احسان کے خدا کی جانب سے اور بسبب نعمت کے اور خدا دانا باحکمت ہی ✤ فتح ✤ اور جان لو کہ تم مین رسول ہی اللہ کا اگر تمھاری بات مانا کرے بہت کامون مین تو تم پر مشکل پڑے پر اللہ نے محبت ڈالی تمھارے دل مین ایمان کی اور اچھا دکھایا اوسکو تمھارے دلون مین اور برا لگایا تمکو کفر اور گناہ اور بے حکمی وہ لوگ وہی ہین نیک چال پر اللہ کے فضل سے اور احسان سے اور اللہ سب جانتا ہی حکمت والا ✤ تفسیر ✤ یعنی تمھارا مشورہ قبول نہ ہو تو برا نہ مانو رسول عمل کرتا ہی اللہ کے حکم پر اوسی مین تمھارا بھلا ہی اگر تمھاری بات مانا کرے تو ہر کوئی اپنے بھلے کی کہے کس کسکی بات پر چلے ✤ مو ✤ درمیان تمھارے رسول خدا کے یعنی پس جھوٹ نہ بولو اوسکے آگے اسلیے کہ اللہ خبر کردیگا اوسکو تمھارے احوال کی اور رسوا ہوگے یا یہ مراد ہی کہ تم مین رسول خدا کا ہی پس رجوع کرو اوسکی طرف اور طلب کرو رائے اوسکی پھر فرمایا از راہ استیناف کے یعنی جدا جملہ لَوْ يُطِيعُكُمْ کو الخ اور لَعَنِتُّمْ کے معنی ہین البتہ پڑوگے تم مشقت مین اور یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ بعضے مومنون نے زینت یعنی رغبت دلائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی مصطلق کے زیر و زبر کرنے کی اور ولید کے قول کی تصدیق کی اور بعضے مومنون نے برا سمجھا کیا اس سے اور بچاؤ کرتے تھے بنی مصطلق کا اور باز رکھا اونکو اونکے تقوی کامل نے دلیری کرنے سے اسپر اور وہ وہی لوگ ہین کہ جنکو استثنا کیا اللہ تعالی نے ساتھ قول اپنے کے وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ اور بعضون نے کہا کہ وہ وہ لوگ ہین کہ امتحان کیا اللہ تعالی نے اونکے دلون کو تقوی کے لیے ۱۲ اور فسوق کے معنی ہین نکلنا راہ ایمان سے ساتھ کرنے کبیرہ گناہون کے اور عصیان کے معنی ہین فرمانبرداری نکرنی شارع کے حکم کی اُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ یعنی یہ جو استثنا کیے گئے ہین وہی ہین راشدون یعنی پہنچے راہ حق کو اور نہین مائل ہوئے استقامت سے اور رشد کے معنی ہین استقامت راہ حق پر ساتھ سختی یعنی مضبوطی کے راہ حق مین یہ شیخ ہی رشادت سے کہ بمعنی صفرہ یعنی مکڑے پہاڑ کے ہی اور فضل اور نعمت بمعنی افضال اور انعام کے ہین عَلِيمٌ یعنی جاننے والا ہی احوال مومنین کو اور اوس چیز کو کہ درمیان اونکے تمیز و فضیلت ہی حَكِيمٌ یعنی دانا ہی جسوقت کہ فضیلت دیتا ہی اور انعام کرتا ہی

ساتھ توفیق دینے کے افضل چیزون پر ✤ **حل** ✤ اور فاسق وہ جو کبیرہ کرتا ہی یا ہٹ صغیرہ پر رکھتا ہی اور کبیرہ وہ حدیث مین ارشاد ہوے کے قریب ہین اور ابن عباس کہتے ہین ہر بات کے قریب ہین اور تحقیق اسکی کتب فقہ وحدیث وتفسیر مین لکھی ہی ✤

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

اور اگر دو گروہ مسلمانون مین سے آپسمین جنگ کرین تو صلح کروادو درمیان اونکے پس اگر تعدی کرے ایک ان دونون مین سے دوسرے پر پس جنگ کرو ساتھ اوس گروہ کے کہ تعدی کرتا ہی یہان تک کہ رجوع کرے طرف حکم خدا کے پس اگر رجوع کرے صلح کرو درمیان اونکے ساتھ انصاف کے اور دادو تحقیق خدا دوست رکھتا ہی دادو دینے والون کو ✤ **فتح** ✤ اور اگر دو فرقے مسلمانون کے آپسمین لڑپڑین تو اونمین ملاپ کروادو پھر اگر چڑھا جاوے ایک اونمین دوسرے پر تو سب لڑو اوس چڑھائی والے سے جب تک پھر آوے اللہ کے حکم پر پھر اگر پھر آیا تو ملاپ کروا اونمین برابر اور انصاف کرو بیشک اللہ کو خوش آتے ہین انصاف والے ✤ **تفسیر** ✤ یعنی جب حکم شرع کے تابعدارہون تو انصاف سے صلح کروادو ایک کی طرفداری نکرو یہ حکم ہی خانہ جنگی کا جو مسلمان آپسمین لڑپڑین ✤ **مو** ✤ آیا ہی بعض انصار کی مجلس پر ٹھہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ آپ حمار پر سوار تھے پس پیشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حمار نے پس کہا عبداللہ بن ابی ابن سلول منافق نے ناک اپنی اور کہا چھوڑدے راہ اپنے گدھے کی یعنی چلا جا کہ ایذادی ہمکو اسکی بدبو نے پس کہا عبداللہ بن رواحہ نے قسم خدا کی بلاشبہہ پیشاب اونکے حمار کا خوشبودار زیادہ ہی تیرے مشک سے اور چلے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن ابی مین اور عبداللہ مین لڑائی ہونے لگی اور طول کھینچا لڑائی نے کہ بدکہا کسنے سے گذر کر نوبت مارکٹائی کی پہنچی اور آئین قومین ان دونون کی کہ وہ اوس وخزرج تھی اور شریک ہوئے لڑائی مین پس پھر کر آئے طرف اونکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صلح کروائی اونمین پس نازل ہوئی یہ آیت وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ الخ اور بغی کے معنی ہین گردن کشی اور ظلم اور انکار کرنا صلح سے حَتّٰى تَفِيْٓءَ یعنی رجوع کرے اور فی کے معنی ہین رجوع اور ظل یعنی سایہ اور غنیمت کو بھی فی کہتے ہین اسلیے کہ ظل رجوع کرتا ہی بعد ڈھلنے آفتاب کے اور غنیمت وہ چیز ہی کہ رجوع کرتی ہی اموال کفار سے طرف مسلمانون کے طرف حکم خدا کے کہ جو مذکور ہوا اوسکی کتاب مین یعنی صلح کرنی اور ترک کرنا عداوت کا پس اگر رجوع کرے باغی اوس حکم خدا کے بِالْعَدْلِ یعنی ساتھ انصاف کے وَاَقْسِطُوْا اور عدل کرو اور یہ امر ہی ساتھ استعمال کرنے قصہ کے بطریق عموم کے بعد بیان چیزکے کہ حکم کیے گئے ساتھ اوسکے بیچ اصلاح آپس کے یعنی عدل سے خاص کر کرنا صلح مین مراد ہی اور اَقْسِطُوْا سے عام عدل کرنا یعنی ہر حال وہر امر مین ✤ **مل** ✤ اور عبداللہ بن ابی اگرچہ منافق تھا لیکن اوسکی حمیت شاید اوسکے قوم کے مؤمنین نے بھی کی ہو تو ٹھیک ہو وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ ✤ **مسئلہ** ✤ صلح آپسکے ہر تنازع مین مشروع ومجاز ہی اور جو کوئی جانتا ہو کہ اوسکے ذمے پر کسی شخص کا حق ہی اور اوس شخص کے ساتھ اوپر بعض شے کے اوس حق سے صلح کرے حلال نہین ہی جاردن امامون کے نزدیک اسلیے کہ ہضم کرنا غیر کے حق کا ہوتا ہی اور اگر اوسکے حق ہونے کا اپنے پر علم نہین رکھتا ہی اور وہ دعوی کرے اور مدعی علیہ ایک چیز پر صلح کرے یہ صلح صحیح ہی نزدیک شافعی کے صحیح نہین اور اسی طرح صلح کرنی مجہول پر شافعی کے نزدیک جائز نہین ہی اور تینون امامون کے نزدیک جائز ہی اور مالک کو جو تصرف کرنا چاہیے اپنے ملک مین جائز ہی جاردن امامون کے نزدیک اگر مضر نہو اوسکے ہمسایہ کو نہو اور اگر مضر ہو قولہ وانہیوا امام مالک اور احمد کے نزدیک اور واہی ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک ✤ **مسئلہ** ✤ باغی اوس گروہ کو کہتے ہین کہ مخالف ہو کت اور سردار ہو اونمین اور تاویل شبہ سے مسلمانون کے امام پر خروج کرین اور

اوسکی اطاعت سے نکل جاوین پس امام کو لڑنا اونسے جائز ہی تاکہ رجوع کرنے والے حکم شریعت کی طرف ہووین اور جب مطیع شرع کے ہون تو اونکے قتال سے باز رہے اور جو کچھ کہ باغیون نے قسم خراج اور جزیے سے لیا ہو امام کو دوبارہ اونکے دینے والے سے لینا روا نہین ہی اور جو کچھ کہ اموال باغیون مین سے اہل عدل کے ہاتھ سے تلف ہوئے ہون یعنی بدلا اوسکا نہین دینا آیا یہ احکام متفق علیہ ائمہ اربعہ کے ہین اور جو کچھ کہ باغی قسم مال اور نفس اہل عدل کے سے حالت جنگ مین تلف کرین اوسکا بھی ضمان نہین آتا مگر بقول قدیم شافعی رح کے اور ایک روایت مین احمد سے ضمان آتا ہی اور اموال باغیون کے اونھین کے مال مین غنیمت نہین ہوتے اور استعانت یعنی مدد چاہنی ساتھ اہل بغی کے روا ہی سواری اونکے گھوڑے اونکی لڑائی پر رد انہین ہی مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ سب جائز ہی قیام حرب تک اور جب جنگ رفع ہو تو اونکو پھیر دے اور ساتھ اتفاق اہل حق کے مسلمانون کو کرنا امام کا ضرور ہی اور امامت فرض ہی تا امام شعائر اسلام کے قائم کرے اور داد مظلوم کی ظالم سے لیتا رہے اور امام کو خلیفہ اپنے شہرون اپنے مین مقرر کرنے جائز ہین اور امامت لڑکے اور عورت اور کافر اور نابینا اور مجنون کی روا نہین اور سبھون پر اطاعت امام کی واجب ہی جب تک کہ گناہ کا حکم نکرے ۔ بحث

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

سوا اسکے نہین ہی کہ مسلمان آپسمین بھائی ہین پس صلح کروا دو درمیان دو بھائیون اپنے کے اور ڈرو خدا سے تو تمپر رحم کیا جاوے ۔ فتح مسلمان جو ہین سو بھائی ہین سو ملا و اپنے دو بھائیون کو اور ڈرتے رہو اللہ سے شاید تمپر رحم ہو ۔ تفسیر مسلمان آپسمین بھائی ہین یہ تاکید و تقریر ہی پہلے مضمون کی اور بیان ہی اسکا کہ مومنون کو آپسمین صلح رکھنی اور صلح کروانی چاہیے اور آپسمین ایک دوسرے کو مثل بھائی نسبی کے سمجھین اور ڈرو اللہ سے الخ یعنی پس تقوی باعث ہوگا تمکو آپسکی محبت و الفت کا اور جب ہوگے تو امید ہوگی اللہ کی رحمت پہونچنے کی تمھاری طرف اور آیت دلالت کرتی ہی اسپر کہ بغاوت نہین زائل کر دیتی ہی ایمان کے نام کو اسلیے کہ اللہ تعالی نے مومن فرمایا اونکو باوجود بغاوت کے ۔ مل امام محی السنہ رحمہ اللہ التنزیل مین فرماتے ہین کہ ان دونون آیتون مین دلیل ہی اسپر کہ بغاوت ایمان کو زائل نہین کرتی اسلیے کہ حق تعالی نے باغیون کو بھائی مومنون کا فرمایا اور علی رضی اللہ عنہ نے اہل جمل و صفین کو فرمایا اخوانا بغوا علینا یعنی ہمارے بھائیون نے بغاوت کی ہی ہمپر اور حکم باغیون کا یہ ہی کہ امام اونکو اپنی اطاعت کی طرف بلاوے اور اگر مظلمہ ظاہر کرین تو اوسکو اونسے دفع کرے اور اگر مظلمہ نہ ظاہر کرین اور اپنی بغاوت پر مقرر رہین تو اونکے ساتھ جنگ کرے تاکہ مطیع ہوون اور حکم حالت قتال مین یہ ہی کہ اونکے بھاگے ہوئے کے پیچھے نجاوین اور اونکے زخمی کو اگر ہاتھ آوے تو مارین نہین اور نہ اونکے قیدی کو مارین اور جس گروہ مین کہ شرط ین بغاوت کی نہون اور وہ بغی کرے تو اوسکو قطاع الطریق یعنی قزاق کہتے ہین اور شرط ین بغی کی یہ ہین کہ ایک جماعت صاحب قوت و منعت کی مجتمع ہوکر اطاعت امام کی سے نکلجاوین اور ایک امام اپنے مین مقرر کرین اور بغاوت اونکی کچھ تاویل شبہہ سے ہو جیسے جمل و صفین مین حضرت علی کے مقابلے مین بعض صحابہ آئے تھے پس جماعت قلیل بدون منعت اور بے امام و بے تاویل کے کہ خروج کرے باغی نہین ہونگے ۔ مسئلہ بھائی چاہیے کہ اخوت یعنی بھائی چارہ اور آپس کی محبت کہ محض اللہ ہو بلند ترین مقامات سے دین مین ہی رسول علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ یعنی آپسمین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی سیری کے واسطے اونکے نور کے منبر ہونگے یعنی روز قیامت کے رشک لیجاوینگے اونپر انبیا اور شہدا پس اس سے اور کیا درجہ بلند ہوگا کہ جسپر انبیا و شہدا رشک لیجاوینگے اور یہ بھی فرمایا مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ یعنی جسنے محبت رکھی اللہ ہی کے لیے اور بغض رکھا اللہ ہی کے لیے پس تحقیق پورا کیا اپنے ایمان کو اور محبت سدیہ ہی کہ کسیکو بسبب کچھ غرض دنیا کے دوست رکھے جیسے محبت اوستاد کی

شاگرد کے ساتھ اور محبت شاگرد کی اوستاد کے ساتھ بشرطیکہ وہ تحصیل علم واسطے رضاے خدا اور اجر آخرت کے ہو اور اعلی درجات اس مقام کا یہ ہو کہ مطیع خدا کو دوست رکھے محض اسی لیے کہ مطیع ہوا اور کچھ غرض و سبب نہو اسی لیے عرفا سب بندون کی بہبودی چاہتے ہین اور شفیع ہوتے ہین اونپر محض اسلیے کہ بندے خدا کے محبوب کے ہین اور بغض اسکو عکس معاملہ سابقہ سے سمجھا چاہیے ✽ بحر ✽ **تنبیہ** ✽ اللہ محبت کی فضیلت مین بہت روایتین آئی ہین کچھ اونمین سے لکھتا ہون فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہ بتاؤن تمکو مدار اس کام کا یعنی دین کا ایسا مدار دین کا کہ پوہنچے تو بسبب اوسکے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو لازم کر اپنے پر مجلسین ذکر اللہ والون کی اور جب تنہا ہو وے تو پس ہلا زبان اپنی جسقدر طاقت رکھے تو ساتھ ذکر خدا کے اور دوستی کر اللہ کی راہ مین اور دشمنی کر اللہ کی راہ مین ای ابا رزین کیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جب نکلتا ہی اپنے گھر سے اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات کے لیے پیچھے پیچھے چلتے ہین اوسکے ستر ہزار فرشتے کہ وہ سب دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے اور کہتے ہین ای رب ہمارے تحقیق یہ ملتا ہی تیری راہ مین پس ملا اسکو اپنی رحمت سے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ مشقت مین ڈالے تو اپنے بدن کو پیچ اسکے تو کر ✽ اور فرمایا بلاشبہ بہشت مین البتہ ستون ہین یاقوت کے اوسپر بالاخانے ہین زمرد کے اونکے دروازے کھلے ہوئے ہین چمکتے ہین جیسا چمکتا ہی ستارہ روشن پس عرض کیا صحابہ نے ای رسول خدا کے کون رہین گے اونمین فرمایا المتحابون فی اللہ والمتجالسون فی اللہ والمتلاقون فی اللہ یعنی اللہ محبت رکھنے والے آپسمین اور بیٹھنے والے آپسمین اور ملنے والے آپسمین ✽ اور فرمایا لا تصاحب الا مومنا ولا یاکل طعامک الا تقی یعنی نہ یارانہ کر مگر مومن صالح سے اور نہ کھا وے کھانا تیرا مگر پرہیزگار ✽ ف ✽ مراد کھانے سے کھانا دعوت کا ہی والا کھانا بھوک کی حالت مین سب کو دینا درست ہی ✽ اور فرمایا الرجل علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل یعنی آدمی اوپر دین یار اپنے کے ہوتا ہی پس چاہیے کہ دیکھے ایک تم مین کا اوسکو کہ دوست رکھتا ہی یعنی جو کوئی کسیکو دوست رکھتا ہی اوسکی تاثیر ہوتی ہی پس اپنے کی دوستی کرے ✽ اور فرمایا جب عیادت کرتا ہی مسلمان مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہی اوسکی فرماتا ہی اللہ تعالی طبت وطاب ممشاک وتبوات من الجنۃ منزلا یعنی خوبی زندگانی تیری دنیا اور آخرت مین اور اچھا ہوا چلنا تیرا اور جگہ بنائی تو نے جنت کے مکان مین **مشکوۃ** ✽

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

ای مسلمانو نہ ٹھٹھا کرین ایک گروہ ساتھ ایک گروہ کے احتمال ہی کہ وہ گروہ بہتر ہون اوسے نزد الامر مین اور نہ عورتین ٹھٹھا کرین عورتون سے احتمال ہی کہ وہ عورتین بہتر ہون اونسے اور عیب نکرو درمیان اپنے اور ایک دوسرے کو لقب بد سے نہ پکارو برا نام ہی فاسقی تمھے ایمان لانے کے اور جسنے توبہ نکی پس وہ جماعت وہی ہین ظالم یعنی بسبب اوس گناہ کے کہ جاہلیت مین کیے ہون بعد اسلام کے نشان نکرنا چاہیے ✽ فتح ✽ ای ایمان والون ٹھٹھا نکرین ایک لوگ دوسرون سے شاید وہ بہتر ہون اونسے اور نہ عورتین دوسری عورتون سے شاید وہ بہتر ہون اونسے اور عیب نکرو ایک دوسرے کا اور نام مت ڈالو ایک دوسرے کی برا نام ہی گنہگاری پیچھے ایمان کے اور جو کوئی توبہ نکرے تو وہی بے انصاف ✽ تفسیر ✽ جہان کسی پر برا نام ڈالا پہلے تو اپنا نام پڑگیا فاسق آگے تھا اوسمین اوسپر عیب لگانا لگا ✽ مو ✽ آیا ہی کہ ایک جماعت بنی تمیم مین سے ساتھ فقراے صحابہ کے مانند بلال اور عمار اور سلمان اور صہیب اور مانند انکے کے بسبب پریشان حالی اونکی کے ٹھٹھا کرتے تھے اوسپر یہ آیت اتری اور ابن عباس سے منقول ہی کہ ثابت بن قیس فرعاہ نیچا سنتے تھے جب آنحضرت صلعم کی مجلس مین

آئے تو لوگ اونکو حضرتؐ کے پاس جگہہ دیتے تاکلام آپ کا سنین ایک روز ثابت نے نماز فجر مین ایک رکعت آنحضرتؐ کے ساتھ پائی پھر بعد سلام پھیرنے حضرتؐ کے ایک رکعت باقی رہی کو پڑھنے کھڑے ہوئے کہ اتنے مین لوگ گرد آنحضرتؐ کے آبیٹھے اور ثابت کے لیے جگہہ نہ رہی جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوکر آئے تو جگہہ آنحضرتؐ کے پاس نہ پائی حضرتؐ کے پاس آکر ایک شخص کے پیچھے بیٹھ گئے جب صبح روشن ہوئی تو ثابت نے اوس شخص کو مُہو کا اور پوچھا کہ کون ہی تو اوس شخص نے کہا فلانا بیٹا فلانے کا ہون مین ثابت نے کہا کہ فلانا بیٹا فلانیکا فی اوسکی ماں کے نام سے خطاب کیا اور اوسکی ماں کو اوس نام سے یاد کیا کہ جاہلیت مین اوس نام کو معیوب جانتے تھے اوس شخص نے مجہو ہوکر سر جھکا لیا یہ آیت نازل ہوئی اور انس کی روایت مین آیا ہی کہ بیویان آنحضرتؐ کی ام سلمہ کو قصیر یعنی ٹھنگنی کہتی تھین اور ساتھ اوسکے عیب کرتین تھین اور ایک روایت مین ہی کہ صفیہ کو کہ بیوی حضرتؐ کی تھین اور بیویان حضرتؐ کی یہودیہ کہتین تھین اوسپر یہ آیت اوتری کہ مسلمان کو چاہیے کہ کسی مسلمان سے ٹھٹھا نکرے اور عیب نہ لگاوے اور ایک دوسرے کو القاب بد سے مانند اسی فاسق اور اسی یہودی اور اسی کتے اور مانند انکے نہ پکارے اور مسلمان تائب کو ساتھ برائیون پہلی کے عیب نکرے برا نام ہی فاسقی الخ یعنی برا نام ہی یہ کہ کہے کسیکو فاسق یا کافر یا یہودی اور مانند انکے بعد ایمان لانے اوسکے کے اور بقول بعض کے معنی یہ ہین کہ جو کوئی بعد نہی کے ٹھٹھا کرنے اور عیب کرنے اور لقب بد کے ساتھ پکارنے سے باز نہ رہے تو فاسق ہی یہ کام مکروہ تحریمی اسم فسوق کے سزاوار ہی بے انصاف یعنی اپنے نفسون پر بسبب کرنے منہیات خدا کے ۔ مسئلہ ٹھٹھا کرنا اور نقل کرنی کسیکے قول و فعل کی بطور اوسکے بطریق ٹھٹھے کے حرام ہی اسلیے کہ اسمین آزردہ کرنا مسلمان کے دل کا ہی اور نہی اوس سے آیت مین واقع ہی اور رسول علیہ السلام نے فرمایا مَنْ ضَحِكَ ضُحِكَ یعنی جو کوئی کسی پر ہنستا ہی اور لوگ اوسپر ہنستے ہین انتہی پس ہر مومن کو پرہیز کرنا اوس سے واجب ہی لیکن مسخرے سے اور اوس سے کہ رنجیدہ نہو ٹھٹھا اور خوش طبعی کرنی حرام نہین اگرچہ ترک کرنا اوسکا بھی اولی ہی کہ لغو ہی اور خوش طبعی آپسمین بھی اگر کبھی کبھی واسطے دل خوش کرنے کے ہو تو مضایقہ نہین بشرطیکہ جھوٹ نکلے اور بہت نہنسے اور نوبت قہقہے کی کہ حرام ہی نہ پہنچے لیکن ہمیشہ یہ بھی ممنوع ہی اور انجام کو باعث بغض عداوت کی ہوتی ہی ۔ معالم ۔ بقوم مراد قوم سے خاص مرد ہی ہین اسلیے کہ وہ قوام یعنی خبر گیران ہر عورتون کے ہین فرمایا اللہ تعالی نے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ اور لفظ قوم اصل مین جمع قائم کی ہی جیسے کہ صوم اور نور جمع صائم اور زائر کی ہی اور قوم سے خاص مرد ہی مراد ہوتے سمجھے جاتے ہین صریح اسی آیت سے اسلیے کہ نسا اگر داخل ہوتین قوم مین تو نہ فرماتا اللہ تعالی وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ اور قوم فرعون اور قوم عاد مین جو علما کہتے ہین کہ وہ مرد و عورتین ہین تو مراد اوس سے یہ نہین ہی کہ لفظ قوم کا دونون پر صادق آتا ہی بلکہ قصد کیا گیا ہی ذکر کرنا مردون کا اور ترک کیا گیا ہی ذکر عورتون کا اسلیے کہ عورتین تابع ہین مردون کی اور مراد یہ ہی کہ واجب ہی یہ کہ اعتقاد کرے ہر ایک یہ کہ جس سے ٹھٹھا کرتے ہین بسا اوقات ہوتا ہی وہ عالمہ کے نزدیک بہتر ٹھٹھا کرنے والے سے اسلیے کہ نہین اطلاع ہوتی ہی لوگون کو مگر ظاہر حال کی اور باطن کا اوسکو علم ہین اور اوسکے نزدیک قدر و اعتبار ہی اخلاص باطن کا پس لائق ہی یہ کہ نہ دلیری کرے ٹھٹھا کرنے پر اوس شخص سے کہ حقیر جانتی ہی اوسکو اسکھ اوسکی جب کہ دیکھتا ہی اوسکو پریشان حال یا صاحب آفت اوسکے بدن مین یا غیر لائق کلام کرنے کے پس شاید کہ وہ اخلاص دل مین خوب رکھتا ہو اور دل اوسکا خوب پاک و پاکیزہ ہو اوس سے کہ وہ برخلاف اوسکی صفت کے ہو پس طلاکر یگا اپنے نفس پر بسبب حقیر جاننے اور ٹھٹھا کرنے کے تو قریب ہی کہ ہلاک ہووے اوسی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی اَلْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْقَوْلِ لَوْ سَخِرْتَ مِنْ كَلْبٍ خَشِيْتَ اَنْ تَحَوَّلَ كَلْبًا یعنی بلا موکل ہی ساتھ بولنے بات کے اگر ٹھٹھا کرے تو کسی سے تو ڈرتا ہو مین اس سے کہ چاہو مین کہ ہووے تو کتا وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ کے معنی یہ ہین کہ طعن نہ کرے

اہل ہیں اپنے کو ہمکے معنی ہیں طعن کرنا اور زبانکی مار دینی اور یعقوب اور سہیل نے وَلَا تَلْمِزُوْا میم کے پیش سے باب نصر سے پڑھا ہے اور مومن مانند نفس واحد کے ہیں پس جب عیب کیا ایک مومن نے دوسرے مومن کو تو گویا کہ عیب کیا اپنے نفس کو اور بعضوں نے کہا معنی اسکے یہ ہیں کہ نہ کرو تم ایسا کام کہ طعن کیے جاؤ بسبب اوسکے اسلیے کہ جسنے کیا ایسا کام کہ مستحق ہوا بسبب اوسکے طعنے کا پس طعن کیا اوسنے اپنے نفس کو حقیقت ہیں اور تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ کے معنی ہیں بلانا برے لقب سے نبز کے معنی ہیں لقب بد اور لقب بد سے پکارنا جو منع کیا گیا ہے وہ ہر کہ جو ناگوار گذرے اوسکو کہ جسکو پکارتا ہے اور جسکو وہ خوش لگے اوسکا مضایقہ نہیں اور بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ ہیں جو لفظ اسم کا ہو بمعنی ذکر کے ہے گویا کہ کہا گیا برا ہے ذکر مرتفع واسطے مومنین کے بسبب ارتکاب ان جرائم کے یہ کہ ذکر کیے جاؤ ساتھ فسق کے یعنی ٹھٹھا وغیرہ نکرین تا مشہور بفسق نہوں اور یہ برا ہے مومنوں کے لیے اور لفظ بَعْدَ الْاِیْمَانِ سے قبیح بیان کرنا ہے جمع ہوئے ایمان اور فسق کا کہ مانع ہے اوسکو ایمان اور بعضوں نے کہا کہ بعضے یہودی جو مسلمان ہو گئے تھے اونکو بعضے لوگ یا یہودی یا فاسق کہتے تھے پس منع کیے گئے اس سے اور کہا گیا اونکو کہ برا ہے یہ کہ ذکر کرو تم آدمیوں کو ساتھ فسق و یہودیت کے بعد ایمان لانے اونکے کے ۔ ۱۲ منہ ۔ کہا علامہ نے بیچ تفسیر وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ کے کہ وہ کہنا ہے آدمی کا ایک آدمی کو ای فاسق ای کافر ای منافق اور کہا حسن نے کہ بعضے یہودی اور نصرانی جو مسلمان ہو گئے تھے اونکو کہا جاتا تھا بعد اسلام کے ای یہودی ای نصرانی پس منع کیے گئے اس سے اور کہا عطاء نے کہ وہ یہ ہے کہ کہے تو بھائی مسلمان کو ای کتے ای گدھے ای سور اور ابن عباس سے منقول ہے کہ تنابز یہ ہے کہ ایک شخص برائیاں کرتا تھا پھر توبہ کی اب اوسکو عار دلاوے پہلے گناہوں پر پس منع کیے گئے کہ گناہ گذشتہ پر عار مت دلاؤ اور بعضوں نے کہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو اکثر لوگوں کے دو دو اور تین تین نام تھے اور بعضے اون نامون میں ایسے تھے کہ اونکے ذکر کرنے سے برا مانتے تھے پس یہ آیت اوتری حاصل یہ کہ کسیکو اس طرح نہ پکارے کہ اوسکو ناگوار گذرے کہ یہ بہت ہی برا ہے ۔ معا ۔ درمنثور ۔ تنبیہ ۔ جاننا چاہیے کہ کسی سے ٹھٹھا کرنا اور کسی پر طعن کرنا اور حقارت و برے نام سے پکارنا یہ ساری باتیں شاخیں ہیں تکبر کی جب اپنے کو اچھا جانتا ہے اور اور کو برا تب ہی اوس سے یہ باتیں سرزد ہوتی ہیں اور اگر اپنے کو حقیر و برا جانے تو کاہیکو یہ باتیں سرزد ہوں پس مومن کو چاہیے کہ اپنے تئیں حقیر و برا جانے اور بچاوے اپنے کو اس آفت سے کہ برائیاں تکبر کی قرآن و حدیث میں بھری ہیں ہیں دعا کیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا ۔ یعنی یا اللہ کر مجکو صبر کرنیوالا اور کر مجکو شکر کرنیوالا اور کر مجکو میری آنکھ میں چھوٹا اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا ۔ اور کتاب ملتقی الابحر وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جو کوئی بہتان لگاوے محصن مرد یا محصن عورت کو ساتھ صریح زنا کی تو حد لگایا جاوے یعنی اسّی درے اوسکو مارے حاکم بسبب طلب کرنے اوسکے کہ جسکو بہتان لگاوے اور محصن سے یہاں یہ مراد ہے کہ وہ مکلف ہو آزاد ہو مسلمان ہو یا کہ ہو زنا سے اور تعزیر دیا جاوے وہ شخص کہ بہتان لگاوے مملوک یعنی برے کو یا کافر کو زنا کا یا بہتان لگاوے مسلمان کو اسطرح کہ کہے ای فاسق ای کافر ای خبیث ای چور ای فاجر ای منافق ای لوطی ای دیوثے بازگہ دونوں لفظوں سے مراد اغلامی ہے یا کہے ای یا مخور ای شرابی ای دیوث ای مخنث ای خائن ای قحبہ زادے ای بدکار زادے ای زندیق ای قرمطیان ای مادی الزانی او اللصوص یعنی تو ایسا ہے کہ ٹھکانا پکڑتے ہیں تیرے پاس ناکارہ یا چوتے یا کہے ای حرام زادے ان سب صورتوں میں تعزیر دیا جاوے انتہی ۔ اور فرق حد اور تعزیر میں یہ ہے کہ حد شارع کی طرف سے مقرر ہوتی ہے اور تعزیر رائے حاکم پر موقوف ہوتی ہے کہ جس طرح مناسب جانے اسطرح سزا دے لیکن درّوں سے سزا دے تو چالیس سے کم ہی کم مارے اور اربعین میں امام غزالی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ٹھٹھے بازی میں بہت ہنسنا ہوتا ہے اور دل مردہ ہو جاتا ہے اور کینہ پیدا ہوتا ہے اور ہیبت و وقار اور خوف کو کھو دیتی ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۵۲ شان نزول وہی کہی گئی ہے جو اوپر گذری ۱۲ منہ ۔ ۵۳ من فوق ما یحل لہ اسم بحرے گذری ہے ۱۲ منہ ۔ ۵۴ ان من اکبر الکبائر ان یسب الرجل والدیہ قالوا یا رسول اللہ وھل یسب الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب ابا ہ ویسب امہ فیسب امہ ۔ ۱۲ منہ ۔ صل

اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ لِیُضْحِکَ بِہٖ جُلَسَاءَہٗ فَیَهْوِیْ بِہَا اَبْعَدَ مِنَ الثُّرَیَّا یعنی جو آدمی ایک بات بولتا ہی کہ ہنسائے اوس سے اپنے ہمنشینون کو تو دور پڑتا ہی اللہ کی رحمت سے ثریا ستارے سے بھی زیادہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تُمَارِ اَخَاکَ وَلَا تُمَازِحْہُ یعنی جھگڑ نہین اپنے بھائی مسلمان سے اور نہ ٹھٹھا کر اوس سے لیکن یہ جانا چاہیے کہ کچھ خوش طبعی بعض اوقات مین ہو تو مضایقہ نہین اوسکا خصوصًا عورتون اور لڑکون کے ساتھ اونکا دل خوش کرنے کو کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوئی ہی لیکن حضرت نے یہ بھی فرمادیا کہ اِنِّیْ لَا اَمْزَحُ وَلَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا یعنی مین مزاح کرتا ہون اور نہین کہتا مگر حق اور اوکو دشوار ہی ضبط اسکا کہ حق ہی بولے اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑے ہین اور فرمایا ایک بار مجھکو لَا تَدْخُلُ الْعَجُوْزُ الْجَنَّۃَ یعنی بڑھیا جنت مین نہین داخل ہوگی اوپیات واقع مین سچی تھی کہ وقت داخل ہونے جنت کے سب جوان ہونگے اور فرمایا ایک لڑکے کو یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ یعنی اے ابوعمیر کیا ہوا نغیر کرنام ایک جانور کا ہی کہ مثل بلبل کے ہوتا ہی وہ اوسکا اوس سے کھیلا کرتا تھا جب وہ مرگیا تو حضرت نے یون پوچھا اور فرمایا صہیب کو اس حال مین کہ وہ کھجورین کھا رہے تھے اَتَاْکُلُ التَّمْرَ وَاَنْتَ رَمِدٌ یعنی کیا تو کھجورین کھاتا ہی اس حال مین کہ تیری آنکھین دکھتی ہین بس کہا اونھون نے اِنَّمَا اٰکُلُ بِالشِّقِّ الْاٰخَرِ یعنی مین کھاتا ہون دوسری جانب سے پس مسکرائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طرح کی مزاح ہو آپسمین تو مضایقہ نہین بشرطیکہ عادت نکرلے اسکی ✣

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ○

ای مسلمانون احتراز کرو بہت گمان بد سے تحقیق بعضی بدگمانی گناہ ہی اور جاسوسی نکرو اور غیبت نکرے بعض تمہارا بعض کی کیا دوست رکھتا ہی کوئی تم مین سے کہ کھاوے گوشت بھائی اپنے کا کہ مردہ ہو پس متنفر ہوتم اوس سے اور ڈرو خدا سے تحقیق خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہی ✣ **فتح** ✣ ای ایمان والون بچتے رہو بہت تہمتین کرنے سے مقرر بعضی تہمت گناہ ہی اور بھید نہ ٹٹولو کسیکا اور بدگمو بیٹھے پیچھے ایک دوسرے کو بھلا خوش لگتا ہی تم مین کسیکو کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن آئے تمکو اس سے اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ معاف کرنے والا ہی مہربان ✣ **تفسیر** ✣ تہمت اور بھید ٹٹولنا اور پیٹھ پیچھے بدکہنا کسی جگہ نہین بے گناہ یعنی مظلوم ظالم کو کچھ کہے جہان اوسمین کچھ دین کا فائدہ ہو اور نفسانیت غرض نہو ✣ **موضح** ✣ جس بدگمانی سے بچنے کا حکم ہی وہ بعضی بدگمانی ہی اور وہ بعضی صفت کی گئی ساتھ کثرت کے یعنی بچو بعضی بدگمانی سے کہ بہت واقع ہوتی ہی کیا نہین دیکھتا تو طرف قول اللہ تعالی کے اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ کہا زجاج نے اور وہ گمان بد لیجانا تیرا ہی بنسبت اہل خیر کے رہے اہل فسق پس جائز ہی ہمکو یہ کہ گمان بد کہین ہم ساتھ اوسکے مثل اوس چیز کے کہ ظاہر ہوا ونسے یا معنی یہ ہین اِجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا یعنی پرہیز کرو بہت پرہیز کرنا بہت یا معنی ہین کہ احتراز کرو بہت بدگمانیون سے تاکہ واقع ہو بچاؤ بعض سے اور اثم اوس گناہ کو کہتے ہین کہ مستحق عذاب کا ہو اوسکا کرنے والا اور لَا تَجَسَّسُوْا کے یہ معنی ہین کہ نہ تلاش کرو عیب مسلمانون کے اور مجاہد سے منقول ہی یعنی لَا تَجَسَّسُوْا کے معنون مین کہ خُذُوْا مَا ظَهَرَ وَدَعُوْا مَا سَتَرَ اللّٰهُ یعنی لے لو جو کچھ ظاہر ہوا اور چھوڑ دو اوس چیز کو کہ چھپایا ہی اوسکو اللہ تعالی نے اور کہا سہیل نے لَا تَبْحَثُوْا عَنْ طَلَبِ مَعَائِبِ مَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلٰی عِبَادِہٖ یعنی بحث و تفتیش نکرو اون عیبون کی طلب کرنے سے کہ جنکو چھپایا ہی اللہ نے اپنے بندون پر اور غیبت کے معنی ہین ذکر کرنا عیب کا پس پشت اور حدیث مین آیا ہی کہ

غیبت یہ ہی کہ اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرے تو کہ ناگوار گزرے اوسکو پھر اگر وہ غیب اوسمین ہو تو غیبت ہی والا بہتان ہی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی اَلْغِیْبَۃُ اِدَامُ کِلَابِ النَّاسِ یعنی غیبت سالن ہی لوگون کے اون کتون کا جو آدمی کی شکل پر ہین اور اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ الخ تمثیل و تصویر ہی اوس چیز کی کہ پہونچتا ہی اوسکو غیبت کرنے والا کہ وہ آبروریزی اوسکی ہی کہ جسکی غیبت کی اور آیت کئی طرح کے مبالغے ہین ایک تو اونمین سے استفہام ہی کہ جسکے معنی تقریر ہین اور اور مبالغہ یہ ہی کہ نہایت مکروہ چیز کو منسوب بمحبت کیا اور اور یہ ہی کہ نہ اکتفا فرمایا اور پر تمثیل غیبت کرنے کے ساتھ کھانے گوشت انسان کے بلکہ ٹھہرایا انسان کھانے یعنی بھائی اور قرمے سے رتبہ آہی کما تاکلون کہ اِنْ وَجَدْتَ حَقِیْقَۃً تَمْرُدُوْدَۃً اَنْ تَاْکُلَ مِنْھَا کَذٰلِکَ فَاَکْرَہُ لَحْمَ اَخِیْکَ وَھُوَ حَیٌّ یعنی اگر پاوے تو مردار کیڑے پڑے ہوا اور اوسکے کھانے کو مکروہ رکھے تو ایسا ہی مکروہ رکھ بھائی مسلمان کے گوشت کھانے کو اس حال مین کہ وہ زندہ ہو یعنی اوسکی غیبت کو مردار مذکور کے برابر جان اور جب کہ ثابت کیا اونکو یہ کہ کوئی اونمین سے نہین دوست رکھتا ہی کھانا مردار گوشت بھائی اپنے کا اوسکے بعد فرمایا فَکَرِھْتُمُوْہُ یعنی پس ثابت ہوا مکروہ رکھنا تمھارا اوسکو بسبب استقامت عقل کے پس چاہیے کہ یہ بھی ثابت ہو کہ مکروہ رکھو تم اوس چیز کو کہ وہ مانند ہی اوسکے یعنی غیبت بسبب استقامت دین کے وَاتَّقُوا اللّٰہَ الخ تواب کے معنی ہین بہت قبول کرنے والا توبہ کا اور معنی وَاتَّقُوا اللّٰہَ الخ کے یہ ہین کہ ڈرو تم اللہ تعالی سے ساتھ ترک کرنے اوس چیز کے کہ حکم کیے گئے تم اوس سے بچنے کا اور ڈرو ساتھ نادم ہونے کے اوس چیز پر کہ پائی گئی تم سے اوسمین سے پس بلاشبہہ اگر ڈرے تم تو قبول کریگا اللہ توبہ تمھاری اور دیگا تمکو ثواب متقیون توبہ کرنے والون کا ۞ حدیث منقول ہی کہ سلمان خدمت کرتے تھے دو شخصون کی صحابہ مین سے اور پکاتے تھے اونکا کھانا پس ایک روز سلمان سو رہے کھانا اونکا نہ پکایا اون دونون نے سلمان رضی اللہ عنہ کو پیغمبر خدا کے پاس بھیجا تا آنحضرت صلعم سے طعام اونکے لیے مانگ لاوے آنحضرت نے فرمایا کہ اُسامہ کے پاس جاؤ اگر کچھ ہی تو دیگا اور اُسامہ داروغہ تھے رسول خدا کے سلمان اسامہ کے پاس گئے اسامہ نے کہا میرے پاس کچھ کھانا موجود نہین ہی سلمان نے اون دو صحابیون کے پاس آکر صورت حال کی بیان کی اونھون نے سلمان کی غیبت مین کہا کہ سلمان کا ایسا قدم ہی کہ اگر کنوین سمیحہ مین جاوے تو وہ بھی خشک ہو جاوے پھر وہ دونون مسجد مین پڑے کہ آیا اُسامہ نے سچ کہا یا کھانا رکھتا ہی اور ہمسے بخل کیا پھر جب وہ دونون آنحضرت کے پاس آئے تو فرمایا کہ کیا ہی کہ سرخی گوشت کی تمھارے مونہون مین دیکھتا ہون مین اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمنے تو گوشت نہین کھایا ہی فرمایا کہ غیبت کی تمنے یعنی سلمان اور اسامہ کی اور جسنے غیبت کی سلمان کی پس بلاشبہہ کھایا گوشت اوسکا پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت مذکورہ اور ایک روایت مین ہی کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ ظن بد اہل خیر پر نہ لیجاؤ اور لوگون کے عیوب اور پوشیدہ گناہون کے تجسس مین نہ پڑو تو جو کچھ کہ خدا ے تعالی نے پوشیدہ رکھا ہی ظاہر نہ ہو اور سفیان ثوری نے فرمایا کہ ظن دو قسم ہی ایک تو گناہ ہی اور وہ وہ ہی کہ کلام کرے تو ساتھ اوسکے اور دوسرا ظن وہ ہی کہ گناہ نہین اور وہ وہ ہی کہ کلام نکرے تو ساتھ اوسکے اور تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ ظن چار قسم پر ہی ایک تو مامور بہ اور موجب ثواب کا ہی اور وہ حسن ظن ساتھ خدا کے اور مومنون کے ہی حدیث شریف مین آیا ہی اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ مِنَ الْاِیْمَانِ یعنی حسن ظن شاخ ہی ایمان کی اور فرمایا حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَۃِ یعنی نیک گمانی اچھی عبادت سے ہی اور دوسرا ظن حرام ہی اور وہ ظن بد ساتھ خدا کے اور رسول کے اور مومنون کے ہی اور وہ موجب عذاب کا ہی اور تیسرا ظن تحری ہی امر قبلے مین اور امور اجتہادیہ مین موجب ثواب کا ہی اور چوتھا مباح ہی اور وہ ظن امور دنیا اور معاملات معیشت مین ہی اور اس صورت مین بدگمانی موجب سلامتی اور انتظام مہمات کی ہی انتہی اور ظن حرام کے حق مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَابَزُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا یعنی بچاؤ تم اپنے

۵ وفی ھذا استدلال علی ان الحکم والاشتہار بالاسم لیس بغیبۃ اذا لم یکرہ ذلک ۱۲

۵ مرد و پختہ قول ان المرد و پختہ

۵ یہ حدیث ضعیف ہی ۱۲ منہ

بدگمانی سے اسلیے کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہی دل کی اور نہ جاسوسی کرو اور نہ دشمنی کرو آپسمین اور نہ حسد کرو آپسمین اور نہ نزاع کرو آپسمین اور بعضوں نے کہا نہ رغبت کرو دنیا مین اور نہ غیبت کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بھائی اور ایک روایت مین ہے بہ لفظ وَلَا تَجَسَّسُوا کی وَلَا تَحَسَّسُوا بھی ہی یعنی آنکھ کان سے کسیکی ٹوہ نہ لو اور لَا تَجَسَّسُوا کے معنی یہ ہین کہ زبردستی سے کسیکا حال نہ معلوم کرو جیسے جاسوس کرتے ہین اور آیا ہی کہ چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پھر پکارا ساتھ آواز بلند کے بہ فرمایا یا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّتَتَبَّعْ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ يَتَتَبَّعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ يَّتَتَبَّعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهٖ یعنی اے گروہ اونکے کہ اسلام لائے ساتھ زبان اپنی کے اور نہین پونہچا ایمان طرف دل اونکے کے نہ ایذا دو مسلمانون کو اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ ڈھونڈھو عیب اونکے اسلیے کہ تحقیق جو کوئی ڈھونڈھتا ہی عیب اپنے بھائی مسلمان کا ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب سو اگر تا ہی اوسکو اگرچہ درمیان گھر اپنے کے ہو اور آیت مین مراد فَكَرِهْتُمُوْهُ سے یہ ہی کہ جیسا کہ کھانے گوشت برادر مردہ اپنے کے سے کراہیت رکھنے والے ہو ایسا ہی غیبت سے بھی کراہیت رکھو اور تنفر کرو ۔ **مسئلہ** ۔ غیبت اوس کلام کو کہتے ہین کہ کوئی کسیکے غائبانہ ایسی بات کہے کہ اگر وہ سنے تو ناخوش ہو بشرطیکہ وہ بات سچی ہو اسلیے کہ اگر جھوٹ ہو گی تو وہ بہتان ہو گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ الخ یعنی کیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی غیبت عرض کیا صحابہؓ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا ذکر کرنا تیرا اپنے بھائی کو ساتھ اوس چیز کے کہ مکروہ رکھے کسی نے کہا خبر دیجیے ہمکو یہ کہ اگر ہو میرے بھائی مین وہ چیز کہ کہتا ہون مین یعنی تو بھی غیبت ہو گی فرمایا اگر ہو اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو تحقیق غیبت کی تو نے اور اگر نہ ہو اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو تحقیق بہتان کیا تو نے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَمَّا عُرِجَ بِيْ رَاَيْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُّحَاسٍ يَّخْمُشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ یعنی جب اوپر لے گیا مجکو رب میرا یعنی معراج مین تو گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکے ناخن تھے تانبے کے نوچتے تھے مونہہ اپنے اور سینے اپنے پس کہا مینے کون ہین یہ اے جبرئیل کہا یہ وہ ہین کہ کھاتے ہین گوشت لوگون کے یعنی غیبت کرتے ہین اور پڑتے ہین آبرو ریزی اونکی مین یعنی غیبت کرتے ہین اور گالیان دیتے ہین اور یہ بھی حدیث مین آیا ہی اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت سخت زیادہ ہی زنا سے اور یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ غیبت اعمال غیبت کرنے والے کو ایسا کھاتی ہی کہ جیسے آگ لکڑیون کو اور نیکیان اوسکی اوسکے دشمن کو یعنی جسکی غیبت کی ہی دیتے ہین اور سیئات دشمن کے غیبت کرنے والے کو دیتے ہین نعوذ باللہ منہ پس معلوم ہوا کہ غیبت بڑی ہی بلا ہی اور موجب عذاب دردناک کی مومن کو احتراز اوس سے واجب ہی اور بچنا اور بچانا غیبت سے یون ہوتا ہی کہ اسباب غیبت کے اپنے سے دور کرے اور اوسکے وعید مین تامل کرے کہ تھوڑی سی چیز کے لیے غصہ خدا کا اختیار کرتا ہی اور اسباب غیبت کے حسد یا اظہار فضل اپنے کا اور رد اوسکے فضل کا اور غصہ اور تہمت بازی اور مانند اونکے کے ہین ان سب سے دور ہونا چاہیے کہ حقیقت مین عداوت کرنی اپنے ساتھ ہی اور کفارہ اس عمل کا کہ سابق مین کیا ندامت اور توبہ اور استغفار خدا تعالی سے اور بخشوانا دشمن سے ہی نا گفتہ اور خدا اور بندے کے سے پاک ہو اور اگر دشمن مر گیا ہو تو اوسکے لیے خیرات اور استغفار کرے اور بخشوانے مین جو کچھ کہ اوسکی غیبت کی ہی اوسکے آگے ظاہر کر کر عفو کرواوے مگر کہ خوف زیادتی شر کا ہو تو وہان مجمل رہے اور اگر اسمین بھی خوف ہو تو خدا تعالی کی طرف رجوع کرے فقط اور بخشوانے مین ہر نوع نفع ہی اگر عفو کیا انہون نے ورنہ

والا تو اب اس بخشوانے کا بدلا غیبت کا قیامت مین ہوگا اور کہا ہی علمانے کہ غیبت سب جگہہ حرام ہی مگر چھ جگہہ معاف ہی گنہگار نہین ہوتا ایک تو بیچ ظاہر کرنے احوال فاسق معلن کے کہ فسق سے عیب نہ رکھے اسی مین داخل ہین ڈوم و مخنث وغیرہ دوسرے بیچ ظاہر کرنے حال ظالم کے سامنے حاکم اور مدد گار اپنے کے تیسرے ظاہر کرنا منکرات کا آگے محتسب کے تا دفع اوسکا کرے چوتھے اظہار حقیقت کا آگے مفتی کے واسطے طلب فتوی کے پانچوین کہنا کسیکا ایسا لقب کہ اوس سے وہ نجیدہ نہو جیسے اعمی کو نابینا کہنا چھٹے ظاہر کرنا حال چور اور مبتدع کا آگے اوس شخص کے کہ اوسپر اعتماد ہو کہ تدارک اسکا کریگا حاصل کلام یہ کہ بروئے اس عمل سے ہر شخص پر واجب ہی کہ آفت عظیم ہی اور اس زمانے مین ایسی شائع ہوئی ہی کہ کوئی شخص اور کوئی مجلس اوس سے خالی نہین الا ماشاء اللہ باوجود یکہ کبائر سے ہی لیکن لوگ اوس سے ایسے غافل ہین کہ اوسکو گناہ ہی نہین جانتے حق تعالی آگہی بخشے اور قریب اسکے گناہ مین آفت سخن چینی اور چغل خوری ہی کہ اوسکے حق مین قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح مسلم مین واقع ہی لا یدخل الجنۃ قتام یعنی نہین داخل ہوگا جنت مین چغل خور اور دنیا مین بھی خرابی اوسکی بھی اس حد کو پہونچتی ہی کہ خونریزیا ہوتی ہین پس سخن چینی اور پردہ دری کسیکے کا رسے روا نہین ہی مگر یہ کہ کوئی چور چاہے کہ مال کسیکا لیلون اور مانند اسکے ہر چیز کہ اوسمین نقصان کسی مسلمان کا ہو تو اوسکو اوس سے خبر دینی جائز ہی تا مسلمان اوربال اوسکا محفوظ رہے اور چور وغیرہ بھی اوسکے گناہ سے بچے اور جو کوئی کہ دو دشمنون سے آپسمین ملاقات رکھتا ہو اوسپر لازم ہی کہ بات ہر ایک کی اپنے دل مین رکھے اور دوسرے سے ظاہر نکرے اور دونون کو نصیحت کرتا رہے والا بیچ وعید دورویون کے داخل ہوگا اور کہا ہی علمانے کہ غیبت اور چغل خوری کے سننے والے پر چھہ چیزین لازم ہین تا گنہگار نہون ایک تو یہ کہ اوسکے کلام کو باور نکرے اسلیے کہ غیبت کرنے والا فاسق ہی دوسرے یہ کہ اوسکو منع کرے کہ منع کرنا بری بات سے واجب ہی تیسرے یہ کہ چغل خور جو کسی مسلمان کی طرف سے چغل خوری کرے اوسپر گمان بد نہ لیاوے کہ ظَنُّوا الْمُؤْمِنُونَ خَيْرًا واقع ہی چوتھے یہ کہ اوسکے احوال کے تجسس مین نہ پڑے پانچوین یہ کہ چغل خوری چغل خور کے سے کسیکو خبر نکرے چھٹے یہ کہ چغل خور کو دشمن رکھے **معا بحرون** حضرت شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نے شرح حدیث اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ الخ کے لکھا ہی جاننا چاہیے کہ غیبت ایک گناہ ہی نہایت بڑا اور بہ نسبت اور گناہون کے زیادہ پھیلا ہوا ہی لوگون مین کہ بہت ہی کم ہین ایسے لوگ کہ بچین اوس سے اور غیبت کہتے ہین کسیکے یاد کرنے کو ساتھ ایسے عیب کے کہ ناخوش لگے اوسکو خواہ وہ عیب اوسکے بدن مین ہو یا اوسکی عقل مین یا دین مین یا دنیا مین یا خلق مین یا نفس مین یا مال مین یا اولاد مین یا مان باپ مین یا بیوی مین یا خادم مین یا کپڑے مین یا رفتار و گفتار مین یا ہیئت مین یا نشست و برخاست مین یا حرکات و سکنات مین یا تازہ روئی اور ترش روئی اور تند خوئی مین اور سخن گوئی اور خاموشی مین اور سوائے انکے مین جو کچھ کہ متعلق ہی ساتھ اوسکے خواہ ذکر کرنا ساتھ الفاظ کے ہو یا کنایہ کے یا رمز یا اشارے کے ساتھ آنکھ اور بھون اور سر اور ہاتھ اور مانند انکے اور قاعدہ کلیہ اسمین یہ ہی کہ جس چیز سے سمجھا دے تو کسیکو نقصان مسلمان کا اور غائبانہ ہو اوسکے پس وہ غیبت حرام ہی اور اگر اوسکے موجود پر کہے اور ناخوش لگے اوسکو یہ ایذا اور وقاحت ہی کہ یہ اور ہی گناہ ہی اور کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشوائے اوس سے کہ جسکے غیبت کی ہی اگر خبر اوس غیبت کی اوسکو پہونچگئی ہی اور اگر پہونچی نہین ہی اور وہ مر گیا ہی یا مسافت دور پر ہو تو استغفار کافی ہی اور بخشوانے مین لازم نہین ہی کہ تفصیل سے کہے بطریق اجمال کے کافی ہی کہ کہے تیری غیبت کی ہی میرے بخشدے وہوا صحیح اور جسکی غیبت کی ہی اوسکے لیے استغفار لازم نہین بھی کفارہ غیبت کا ہی جیسا کہ احادیث مین ہی **فائدہ** مذکر کرنا آدمیون کی برائیون کا بالطریق اہتمام کے نہین منضبط ہی اور مکروہ ہی اوس صورت مین کہ ارادہ کرتا ہو برا کہنے اور نقصان کا اور جسنے غیبت کی ایک شہر والون کی یا بستی والون کی تو نہین ہوتی اوسکو

گناہ کبیرہ ہی مسلمان کی بے وجہ شرعی ایذا دینا

وہ غیبت یہان تک کہ نامے ایک قوم معین کا کذا فی السراجیہ ۱۲ ایک شخص روزہ رکھتا ہی اور نماز پڑھتا ہی لیکن ضرر پونہچاتا ہی لوگون کو ہاتھ اور زبان سے پس ذکر کرنا اوسکا ساتھ اوس عیب کے کہ اوسمین ہی نہین ہوتی غیبت اور اگر خبر پونہچاوے سلطان کو اوسکی تاکہ وہ تنبیہ کرے اوسکو پس نہین گناہ ہی اور سیر کذا فی فتاوی قاضی خان ۱۲ عالمگیری ۱۲ روایت کیا ہی احمد نے بیچ کتاب زہد کے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا اونھون نے لَا تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ اَخِيكَ سُوْءً وَّاَنْتَ تَجِدُ لَهَا فِي الْخَيْرِ مَحْمِلًا یعنی بدگمانی نہ لیجا ساتھ ایک بات کے کہ نکلے تیرے بھائی مسلمان کے موہنہ سے اس حال مین کہ پاوے تو اوسکے لیے خیر مین ٹھکانا ۱۲ اور روایت کیا ابن مردویہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الظَّنَّ يُخْطِئُ وَيُصِيْبُ یعنی بلاشبہہ گمان خطا کرتا ہی اور صواب کو بھی پونہچاتا ہی ۱۲ اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین سعید بن میب سے کہ کہا لکھا طرف میرے بعضے بھائیون میرے نے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اَنْ ضَعْ اَمْرَ اَخِيكَ عَلٰى اَحْسَنِهٖ مَالَمْ يَاْتِكَ مَا يَغْلِبُكَ وَلَا تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ اَخِيْكَ شَرًّا وَّاَنْتَ تَجِدُ لَهٗ فِي الْخَيْرِ مَحْمِلًا الخ یعنی رکھ امر بھائی مسلمان اپنے کو اوپر محمل نیک کے جب تک کہ نہ آوے تجکو وہ چیز کہ غالب آوے تجھپر یعنی اوسکے امر کو محمل نیک پر حمل کر جب تک کہ تجا جز ہووے تو اوسکی تاویل سے اور بدگمانی نہ لیجا ساتھ ایک بات کے کہ نکلے مسلمان کے موہنہ سے اس حال مین کہ پاوے تو اوسکے لیے خیر مین محمل اور جو شخص کہ پیش کرے اپنے نفس کو تہمتون کے لیے پس نہ ملامت کرے مگر اپنے ہی نفس کو اور جو شخص کہ چھپاوے بھید اپنا ہوتا ہی اختیار اوسکے ہاتھ مین یعنی اگر بھید موہنہ سے نکال بیٹھا پھر اختیار اسکا نرہا جو چاہوگا اور وہ امر خراب ہوگا اور نہ نکالا تو نے اوس سے کہ نافرمانی کی اللہ کی تیرے حق مین مانند اسکے کہ فرمانبرداری کرے تو اللہ کی اوسکے حق مین یعنی جو تجسے پہلی کرے بڑا بد بلا اوسکا یہی ہی کہ تو درگذر کرا اوس سے اور بھلائی کر اوس سے اور لازم کر اپنے تئین دوستی کرنی سچون سے پس وہ تو ایسے دوستون کے حاصل کرنے کی فکر مین اسلیے کہ وہ زینت ہین حالت فراخی وچین مین اور ہوتے ساماں ہین وقت آنے بلاے عظیم کے اور سہل وحقیر سمجہان تو قسم کو پس حقیر کریگا تجکو اللہ اور نہ سوال کر تو اوس حکم سے کہ نہین ہوا یہان تک کہ ہو یعنی جس امر مین کچھ حکم نہین آیا اوسکی تفتیش مین نہ پڑ یہان تک کہ کچھ حکم معلوم ہو اور نکہہ بات مگر نزدیک اوس شخص کے کہ خواہش کرے اوسکی اور لازم کر اپنے پر سچ کو اگرچہ مارا جاوے تو بسبب سچ کے اور کنارہ کر اپنے دشمن سے اور ڈرتا رہ اپنے یار سے مگر کوئی ہو اور نہین ہوتا ہی امین مگر وہ شخص کہ ڈرے اللہ سے اور مشورہ کر اپنے امر مین اون لوگون سے کہ ڈرتے ہین اپنے رب سے بن دیکھے ۱۲ روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے کہ کہا دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو طواف کرتے خانہ کعبہ کا ان حال مین کہ فرماتے تھے مَا اَطْيَبَكِ وَاَطْيَبَ رِيْحَكِ مَا اَعْظَمَكِ وَاَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ حُرْمَةً مِّنْكِ مَالِهٖ وَدَمِهٖ وَاَنْ يُّظَنَّ بِهٖ اِلَّا خَيْرًا یعنی کیا خوب ہی تو اور کیا خوب ہی خوشبو تیری کیا بزرگ ہی تو اور کیا بزرگ ہی حرمت تیری قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی البتہ حرمت مومن کی بہت بڑی ہی نزدیک اللہ کے تیری حرمت سے بڑی حرمت ہی اوسکے مال کی اور خون کی اور گمان نہ لیجا جاوے اوسپر سوا خیر کے روایت کی بخاری نے کتاب ادب مین ابی العالیہ سے کہ کہا تھے ہم حکم کیے جاتے یہ کہ اگر خادم پاس کوئی چیز دیکھتا تو مہر کردیا کرین اور مانپ اور گن کر دیا کرین واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ عادت پکڑین وہ خلق بد کی یعنی خیانت کی یا کوئی ہم مین سے بدگمانی لیجاوے اوپر روایت کی طبرانی نے حارثہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثَلٰثٌ لَازِمَاتٌ لَا مَتِّي الطِّيَرَةُ وَالْحَسَدُ وَسُوْءُ الظَّنِّ یعنی تین چیزین لازم رہینگی میری امت کے لیے شگون بد لینا اور حسد اور بدگمانی پس

۲ بدگمانی حسن ظن کے برخلاف ہی
اگر دوسری حسن ظن کے برخلاف ہی ۱۲
۳ کیسی حق تلفی ہوگی ۱۲
۴ شاید ورنی الامر کا لفظ بخشون ہو ہم بالنسبہ ۱۲
۵ مقصود دشمان کی زبانی برائی کا ہی کہ کفار کی خصومت مین ہین ہی کہ جھوٹ بولتے ہین منہ وظلہ

ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمین چیزین ہون تو کون سی چیز انکو دفع کرے فرمایا اِذَا اَحْسَدْتَ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰہَ وَاِذَا اَظْنَنْتَ فَلَا تُحَقِّقْ وَاِذَا تَطَیَّرْتَ فَامْضِ یعنی جب حسد کرے تو پس بخشش مانگ اللہ سے اور جب گمان ہو تجکو کسی طرف سے پس تحقیق کر یعنی پس عادت چھوٹ جائیگی اور جب شگون میں واقع ہو تجکو تو خیال اوسکی طرف نکر اور جو کام کر رہا ہے اوسکو کر۔ روایت کی اِبن بجار نے اپنی تاریخ مین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَسَاءَ بِاَخِیْہِ الظَّنَّ فَقَدْ اَسَاءَ بِرَبِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ یعنی جسنے بد گمانی کی اپنے بھائی مسلمان پر پس تحقیق بد گمانی کی اوسنے اپنے رب عزوجل سے فرماتا ہے اللہ تعالی بیشتر بچو گمان سے یہ روایتین تفسیر درمنثور کی ہین اور کتاب نصاب الاحتساب مین کہ کتاب معتبر ہے لکھا ہے کہ من جملۂ ادب احتساب سے یہ ہے کہ جو روایت کیجیے ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ ایک رات گشت کو اوٹھے پس دیکھا اونھون نے ایک چراغ دروازے کی درزون مین سے پس جھانکا تو دیکھے کیا ہین کہ کتنے ایک لوگ بیٹھے ہین شراب پر پس انکی سمجھ مین نہ آیا کہ کیا کرین پس داخل ہوئے مسجد مین اور نکالا عبد الرحمن بن عوف کو اور لائے اونکو طرف اوسی دروازے کے پس دیکھا دونون نے اور کہا حضرت عمر نے عبد الرحمن کو کہ کیا اصلاح دیتا ہے تو کیا کرین ہم پس کہا عبد الرحمن نے کہ گمان کرتا ہون مین قسم خدا کی کہ بلا شبہہ کیا ہمنے وہ کام کہ منع کیا ہمکو اللہ نے اوس سے کیونکہ تجسس کیا ہمنے اور طلع ہوئے ہم اوپر عیب ایک قوم کے کہ پردہ کیا تھا اونھون نے ہمسے اور نہین لائق تھا ہمکو یہ کہ کھولین ہم اللہ تعالی کے پردے کو پس کہا عمر نے کہ نہین گمان کرتا مین تجکو مگر سچ کہا تو نے پس پھرے آئے دونون اور اس روایت سے کتنے ہی فائدے معلوم ہوئے ایک تو یہ کہ رات کو گشت کرنا یعنی حاکم کے لیے سنت ہے عمر رضی اللہ عنہ کی اور دوسرا یہ کہ محتسب کو لائق ہے یہ کہ مشورہ کرے اپنے یارون سے اوس امر مین کہ دشوار ہو اور پیر جیسا کہ سوال کیا عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن سے اور تیسرا یہ کہ تجسس کرنا محتسب کو بھی ممنوع ہے اور روایت کیا گیا ہے مانند اسی کے یہ کہ عمر رضی اللہ عنہ گشت کو اوٹھے ایک رات ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ پس جھانکا اونھون نے ایک دروازے کی درزون مین سے پس دیکھا ایک شیخ کو کہ اوسکے آگے شراب ہے اور گانین گا رہی ہین پس چڑھے یہ دونون دیوار پر اور کہا کہ نہین برا جانتے ہم کسی بڈھے کو مثل تیرے کہ ہو ایسے حال پر پس اوٹھکر آیا وہ شخص طرف عمر کے اور کہا ای امیر المومنین قسم دیتا ہون تجکو اللہ کی اگاہ ہو کہ نہ انصاف کیا تو نے یہان تک کہ کلام کرون مین یعنی انصاف مقتضی اسکو ہے کہ پہلے میری بات سن لو پھر غصہ کرنا کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہہ کہا اوسنے کہ اگر نافرمانی کی مینے اللہ تعالی کی ایک امر مین تو تمنے نافرمانی کی تین امرون مین کہا عمر نے کہ وہ کیا ہین اوسنے کہا کہ تجسس کیا تو نے حال انکا اللہ تعالی نے منع کیا تجکو اوس سے کہ فرمایا وَلَا تَجَسَّسُوْا اور دیوار سے چڑھ آئے تم حال انکا اللہ تعالی نے فرمایا وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِھَا یعنی اور آؤ تم گھرون مین انکے دروازون سے یعنی اور نہ آؤ گھرون مین انکی پشتون سے وسط فرمانے اللہ تعالی کے لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُھُوْرِھَا یعنی نہین ہی نیکی یہ کہ آؤ تم گھرون مین انکے پشتون کی طرف سے اور داخل ہوئے تم بغیر اذن کے حال انکا فرماتا ہے اللہ تعالی لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا یعنی نہ داخل ہو تم گھرون مین سوائے اپنے گھرون کے یہان تک کہ اذن چاہو تم اور سلام کرو گھر والون پر پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ سچ کہا تو نے پس آیا تو بخشتا ہے مجکو پس کہا اوسنے غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ پس نکلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے اور وہ کہتے تھے وَیْلٌ لِّعُمَرَ اِنْ لَّمْ یَغْفِرِ اللّٰہُ لَہٗ یعنی وای ہے عمر کے لیے اگر نہ بخشے اللہ اوسکو کیا حال ہوا سکا کہ پاوے ایک شخص کو کہ چھپاتا ہوا سکو اپنے اہل اور اولاد اور والدین سے سوائے اسکے کہ دیکھے مجکو امیر المومنین بے دلالت کرتی ہے یہ روایت بھی اسپر کہ محتسب جاسوسی نکرے اور نہ دیوار سے چڑھ کر جاوے اور نہ داخل ہو گھر مین بغیر اذن کے پھر اگر کہا جاوے کہ ذکر کیا گیا ہے بیچ باب من

یظہر البدع فی البیوت کے یہ کہ جائز ہی محتسب کو داخل ہونا یعنی گھرون مین بغیر اذن کے تو اوسکا جواب یہ دینگے ہم کہ وہ اوس صورت مین ہی کہ ظاہر ہو کوئی امر خلاف شرع اور یہ اوس صورت مین ہی کہ پوشیدہ ہو اور صورت اظہار کی باب مذکور مین یہ ذکر کی ہی کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے سنی آہ از مزامیر و معازف کی کہا کسیکو کہ داخل ہوا و نیز بغیر اذن اونکے کے بسبب ارتکاب خلاف شرع کے اسلیے کہ منع کرنا اوس سے واجب ہی اگر نہ جائز ہو داخل ہونا بغیر اذن اونکے کے تو نہ ممکن ہو منع کرنا اور اسلیے کہ اونھون نے ساقط کی حرمت اپنی بسبب کرنے خلاف شرع کے پس جائز ہوئی ہتک اونکی تمام ہوا مضمون نصاب کا اب پھر شروع ہوتی ہین ریاستین در منثور کی در باب غیبت کے + ابن عباس رض سے منقول ہی در تفسیر قول اللہ تعالی کے وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا کہ کیا حَرَّمَ اللّٰهُ اَنْ يُّغْتَابَ الْمُؤْمِنُ بِشَيْءٍ كَمَا حَرَّمَ الْمَيْتَةَ یعنی حرام کیا اللہ تعالی نے یہ کہ غیبت کیجاوے مومن کی ساتھ کسی چیز کے جیسے کہ حرام کیا مردار کو + روایت کی عبد بن حمید نے عکرمہ سے یہ کہ ایک عورت آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو کر چلی گئی پس کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کیا خوب جمال والی اور حسن والی تھی یہ اگر نہوتی ٹھنگنی پس فرمایا عایشہ رضی اللہ عنہا کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غیبت کی تو نے اوسکی اے عایشہ پس کہا عایشہ نے یا رسول اللہ کہی مینے ایک بات کہ وہ اومین تھی فرمایا حضرت نے اے عایشہ جسوقت کہ کہی تو نے ایسی بات کہ وہ اومین تھی پس ہی تو غیبت ہی اور جسوقت کہ کہتی تو ایسی بات کہ اومین نہوتی تو بیشک بہتان باندھتی تو اوسپر + آیا ہی کہ محمد بن سیرین کے آگے ایک شخص کا ذکر ہوا کہا محمد بن سیرین نے ذَاكَ الْاَسْوَدُ یعنی وہ کالا پھر کہا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَرَانِيْ قَدِ اغْتَبْتُهٗ یعنی بخشش مانگتا ہون اللہ سے گمان کرتا ہون مین اپنے کو کہ بالاشبہہ غیبت کی مینے اوسکی ابن ابی الدنیا بیہقی و غیرہ نے روایت کیا ہی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اونھون نے لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا یعنی نہ غیبت کرے کوئی تم مین سے کسیکی اسلیے کہ مین تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس گذری ایک عورت کہ دامن اوسکا دراز تھا پس کہا مینے یا رسول اللہ اِنَّهَا لَطَوِيْلَةُ الذَّيْلِ یعنی دامن اسکا دراز ہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِلْفِظِي فَلَفَظْتُ بِضِغَةِ اللَّحْمِ یعنی تھوک تو پس تھوکا مینے بصورت گوشت کے + آیا ہی کہ پونچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر پس فرمایا اونکو تَخَلَّلُوْا یعنی خلال کرڈالو پس کہا اوس قوم نے کہ یا نبی اللہ قسم خدا کی نہین کھایا ہمنے آج کچھ کھانا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنِّيْ لَاَرٰى لَحْمَ فُلَانٍ بَيْنَ ثَنَايَاكُمْ وَكَانُوْا اغْتَابُوْهُ یعنی بالاشبہہ مین دیکھتا ہون گوشت فلانے کا درمیان دانتون تمہارے کے اور اونھون نے غیبت کی تھی اوسکی + روایت کی ضیاء مقدسی نے انس سے کہ کہا تھے عرب خدمت کرتے آپسمین ایک دوسرے کی سفر مین اور تھا ابوبکر اور عمر کے ساتھ ایک شخص کہ خدمت کرتا تھا اونکی پس سوئے وہ دونون پھر جاگے اور نہین طیار کیا تھا اوس شخص نے اونکے لیے کھانا پس کہا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے اِنَّ هٰذَا لَنَوْمٌ یعنی بالاشبہہ یہ البتہ بڑا ہی سونے والا ہی پھر جگایا دونون صاحبون نے اوسکو اور کہا جاتو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کر آپسے کہ ابوبکر و عمر آپ کو سلام کہتے ہین اور سالن مانگتے ہین آپسے پس فرمایا حضرت نے کہ وہ سالن کھا چکے ہین پھر آئے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کاہیکا سالن کھایا ہمنے فرمایا اپنے بھائی کے گوشت کا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرٰى لَحْمَهٗ بَيْنَ ثَنَايَاكُمَا یعنی قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی بالاشبہہ البتہ دیکھتا ہون مین گوشت اوسکا تمہارے دانتون کے درمیان مین پس عرض کیا اونھون نے کہ بخشش مانگیے ہمارے لیے یا رسول اللہ فرمایا اَمَرَاهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمَا یعنی اوسی سے کہو کہ بخشش مانگے تمہارے لیے + آیا ہی کہ ایک دو عورتون نے روزے رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پھر بیٹھی ایک اون دونون کی دوسری کے پاس پھر شروع کیا دونون نے کھانا، لوگون کے گوشت کا یعنی لوگون کی غیبت کرنے لگیر آپسمین پس آیا ایک شخص سوا خواہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بیشک

دو عورتوں نے روزے رکھے تھے اور قریب ہلاکت کے پہنچی ہیں یعنی ہمارے پاس کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاؤ
میرے پاس ان دونوں کو پس آئیں وہ دونوں پھر منگوایا حضرت نے ایک پیالا اور فرمایا ایک کو اون دونوں میں سے کہ قے کر پس قے کی اوسنے
پیپ اور لہو اور کچ لہو یہاں تک کہ بھر گیا آدھا پیالا پھر فرمایا دوسری کو کہ قے کر پس قے کی اوسنے پیپ اور لہو اور کچ لہو یہاں تک
کہ بھر گیا پیالا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان دونوں نے روزے رکھے تھے اوس چیز سے کہ حلال کی اللہ تعالی نے اونکے لیے
اور افطار کیے اوس چیز پر کہ حرام کی اللہ نے اوپر بیٹھی ایک ان دونوں کی پاس دوسری کے اور شروع کیا کھانا لوگوں کے گوشتوں کا + فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُؤْمِنُ مِنْ مُحَرَّمٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ حَرَامٌ اَنْ يَّاْكُلَهُ يَغْتَابُهُ بِالْغَيْبِ یعنی مومن
عَلَيْهِ حَرَامٌ اَنْ يَّخْرِمَهُ وَوَجْهُهُ عَلَيْهِ حَرَامٌ اَنْ يَّلْطِمَهُ یعنی مومن حرام ہی مومن پر گوشت اوسکا اوسپر حرام ہی کہ
کھاوے اوسکو یعنی غیبت کرے اوسکے غائبانہ اور آبرو ریزی اوسکی اوسپر حرام ہی اور مونہہ اوسکا اوسپر حرام ہی کہ طمانچا مارے اوسپر
+ روایت کی بیہقی اور بخاری وغیرہما نے بسند صحیح سے کہ ماعز صحابی جب سنگسار کیا گیا تو سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو
کہ کہتا ہی ایک دوسرے سے کہ کیا نہیں دیکھا تو نے طرف اس شخص کے کہ پردہ پوشی کی تھی اسکی اللہ نے پھر نہ چھوڑا اسکو اسکے نفس نے
یہاں تک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کیے جانے کتے کے پھر چلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اوس جگہہ سے اور گذرے ایک گدھے
مردہ پر پس فرمایا کہاں ہی فلانا اور فلانا اور تو تم دونوں یعنی سوار ہی سے اور کھاؤ اس گدھے مردہ سے پس کہا اونھوں نے کہ آیا یہ بھی کھایا
جاتا ہی فرمایا آنحضرت نے کہ جس گناہ کو کہ پہنچے تم اپنے بھائی مسلمان کی غیبت سے ابھی اشد ہی اسکے کھانے سے قسم اوس ذات پاک کی
کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہی بلاشبہہ ما معاب الجنۃ جنت کی نہروں میں غوطے اگا رہا ہی یعنی نہاتا ہی اور خوشیاں کر رہا ہی +
بخاری نے کتاب ادب میں اور ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا عمرو بن عاص صحابی سے کہ وہ گئے ہمراہ چند یاروں کے ایک خچر مردہ پر
پس کہا قسم خدا کی البتہ کھانا ایک تمہارے کا اس سے پیٹ بھر کر بہتر ہی اوسکے لیے کھانے مسلمان بھائی کے گوشت سے + روایت کی
بخاری نے کتاب ادب میں جابر سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پہنچے آپ ایک دو قبروں پر کہ عذاب کیے
جاتے تھے مردے اونکے پس فرمایا کہ یہ دونوں نہیں عذاب کیے جاتے ہیں کسی ایسے امر کے سبب سے کہ بچنا اوس سے دشوار ہو بلکہ ایک ان میں کا
غیبت کیا کرتا تھا لوگوں کی اور دوسرا نہیں بچاؤ کرتا تھا پیشاب سے پھر منگائی آپ نے ایک ٹہنی تازہ یعنی کھجور کی اور چیرا اوسکو پھر فرمایا
کہ ایک ٹکڑا ایک قبر پر گاڑ دو اور ایک دوسری پر پھر فرمایا کہ اس سے ہلکا ہو جائیگا عذاب ان دونوں سے جب تک کہ تازی رہیں گی یعنی
دست مبارک کی برکت سے یہ بات حاصل ہوئی + روایت کی بخاری نے کتاب ادب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا جس شخص کے پاس
کوئی مومن غیبت کیا گیا پس مدد کی اوسنے اوسکی جزا دیگا اوسکو اللہ بسبب اوسکے دنیا اور آخرت میں اور جسکے
پاس کوئی غیبت کیا گیا پس نہ مدد کی اوسنے اوسکی جزا دیگا اوسکو اللہ دنیا اور آخرت میں اور نہ کہا کسینے کوئی لقمہ برابر
اسکے کہ کھاوے مومن کی غیبت کے سبب سے اگر بیان کیا اوسکا وہ عیب کہ جانتا ہی تو بلاشبہہ غیبت کی اوسکی اور اگر کہا اوسکے حق میں
وہ عیب کہ نہیں جانتا ہی تو تحقیق بہتان باندھا اوسپر + روایت کی احمد نے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس اوٹھی ایک بدبو مردار سے ہوئے کی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیسی
ہی یہ بدبو یہ بدبو اون لوگوں کی ہی کہ غیبت کرتے ہیں لوگوں کی + روایت کی ابن ابی الدنیا نے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ غیبت کیجاوے کسی شخص کی اس حال میں کہ تو اوس جماعت میں ہی پس سر تو اوس شخص کا مدد کار اور قوم
کو ڈالنے والا اور اوٹھ کھڑا ہو اونمیں سے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ

۵۷ اور ایک روایت میں آیا ہی کہ جبل غوری کے کھانے والے مومن تھے

۵۸ یعنی کھانا دل کی سیاہی کا سبب ہی اور اسکے کھانے والے کو اللہ کی رحمت سے دور کرتا ہی

روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اِنَّ الرِّبٰوا اَرْبَعُوْنَ بَابًا اَهْوَنُهَا بَابًا مِثْلُ مَنْ نَكَحَ اُمَّهٗ فِي الْاِسْلَامِ وَدِرْهَمٌ اَرْبٰى مِنْ خَمْسٍ وَثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً وَاَشَدُّ الرِّبٰوا اَرْبٰى الرِّبٰوا وَاخْبَثُ الرِّبٰوا اِسْتِهْتَاكُ عِرْضِ الْمُسْلِمِ وَاِسْتِهْتَاكُ حُرْمَتِهٖ یعنی بلاشبہ بیاز کھانے کے گناہ کے کچھ اوپر ستر جزو ہین ادنی اونکا یہ ہی کہ جیسے اپنی ماں سے زنا کیا حالت اسلام مین اور ایک درہم بیاز کی اشد ہی پینتیس زنا سے اور اشد بیازون کا اور بڑے بیازون کا بیاز اور بدترین بیازون کا آبروریزی مسلمان کی اور حرمت اوتارنی اوسکی ہی + بیہقی وغیرہ نے روایت کی ہی ابن عباسؓ سے یہ کہ دو شخصون نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھے وہ روزہ دار پس جب نماز پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمایا اَعِيْدَا وُضُوْءَكُمَا وَصَلَاتَكُمَا وَاَمْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ یعنی پھیرو وضو پنا اور نماز اپنی اور تمام کرو روزے اپنے یعنی توڑنہ ڈالو اور قضا کرو اوسکو اور دن کہا اون دونون نے کیون یا رسول اللہ فرمایا کہ غیبت کی تمنے فلان کی + روایت کی بیہقی نے عایشہؓ سے کہ کہا نہین وضو کرتا ہی ایک تم مین کا بسبب کلمہ خبیث کے کہ کہتا ہی اوسکو واسطے بھائی اپنے کے اور وضو کرتا ہی یعنی ہاتھ دھوتا ہی بسبب کھانے حلال کے + بیہقی وغیرہ نے روایت کیا ہی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا آئی ایک عورت ٹھنگنی اس حال مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہا عایشہ نے کہ پس اشارہ کیا مینے اپنے انگوٹھے سے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لَقَدِ اغْتَبْتِهَا یعنی البتہ تحقیق غیبت کی تونے اوسکی + روایت کی بیہقی وغیرہ نے ابی ہریرہؓ سے کہ ایک شخص اوٹھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پس معلوم ہوا اوسکے اوٹھنے مین عجز یعنی کاہلی پس کہا بعضے لوگون نے کہ کیا بڑا کاہل ہی فلانا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قَدْ اَكَلْتُمْ لَحْمَ الرَّجُلِ وَاغْتَبْتُمُوْهُ یعنی بلاشبہ کھایا تمنے اس شخص کو کہ غیبت کی تمنے اسکی اور روایت مین آیا ہی کہ کہا لوگون نے یا رسول اللہ کہا ہمنے وہ عیب کہ اسمین تھا فرمایا لَوْ قُلْتُمْ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتُّمُوْهُ یعنی غیبت تو یہی ہی اور اگر کہتے تم وہ عیب کہ نہین ہی اسمین تو تحقیق بہتان لگاتے تم اسکو + ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا ابن عمرؓ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ حائل ہو شفاعت اوسکی واسطے حد کے حدود خدا سے یعنی ایک مستحق حد کا تھا اور اسنے سفارش اوسکی کی پس تحقیق ضد کی اللہ سے اوسکے امر مین اور جو شخص کہ مرا اس حال مین کہ اوسپر دین ہی پس نہین وہان دینار و درہم ولیکن نیکیان اوسکی قرض دینے والے کو دی جاوینگی اور جسنے جھگڑا کیا باطل مین درحالیکہ وہ دانستہ پس ہمیشہ رہتا ہی اللہ کے غضب مین یہان تک کہ باز آوے اور جو شخص کہ کہے مومن کے حق مین وہ عیب کہ نہین ہی اوسمین رکھیگا اوسکو اللہ ردغۃ الخبال مین یعنی دوزخیون کے پیپ پر مومن یہان تک کہ نکلے محمد ے اوس چیز کے سے کہ کہی اور نکلنے کا ہی نہین یعنی نہیں بدلا لینے کے + اور روایت کی بیہقی نے اوزاعی سے کہ کہا پونہچا مجکو یہ کہ کہا جاویگا واسطے بندے کے روز قیامت کے قُمْ فَخُذْ حَقَّكَ مِنْ فُلَانٍ یعنی اوٹھ اور لے حق اپنا فلانے سے پس کہیگا وہ کہ نہین ہی واسطے میرے حق اوسکی طرف پھر کہا جاویگا کہ ہان ہی تیرا ذکر کیا تھا فلانے فلانے دن ایسا اور ایسا + روایت کیا بیہقی وغیرہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت سخت تر ہی زنا سے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اور کیونکر غیبت سخت تر ہی زنا سے فرمایا کہ بلاشبہ آدمی البتہ زنا کرتا ہی پھر توبہ کرتا ہی پس بخشتا ہی اللہ اوسکو اور تحقیق غیبت کرنے والا نہین بخشی جاتی ہی اوسکی یہان تک کہ بخشے غیبت اوسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہی + روایت کی بیہقی نے عبداللہ بن مبارک سے کہ کہا جب کہ غیبت کرے کوئی کسیکی پس نہ خبر کرے اوسکو ولیکن بخشش مانگے اللہ سے + اور روایت کی بیہقی نے ساتھ سند ضعیف کے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے كَفَّارَةُ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ یعنی کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشش مانگے تو اوسکے لیے کہ جسکی غیبت کی ہی تونے + ف جسکی غیبت کی ہی اگر غیبت

اوسکو پہونچ گئی ہی تو بعضوں نے کہا ہی کہ ضرور ہی اوسکے بخشوانے مین اوسکا بیان کرنا اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہی کافی ہی کہ کہے غیبت کی اس مینے تیری بخشش اوسکو اور نہین اعتبار ہی وارثون کے بخشنے کا بعد موت اوسکی کے اور اگر غیبت اوسکو پہونچی نہین ہی تو کفایت ہی ندامت اور استغفار اللہ تعالی سے اپنے لیے اور اوسکے لیے امید ہی کہ تخفیف ہوجاوے گناہ مین ✤ سیل ✤ روایت کی بیہقی نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا تین نص ہین کہ نہین منع ہی اونکی غیبت حاکم ظالم اور فاسق علی الاعلان فسق کرنے والا اور مبتدع کہ بلاوے لوگون کو اپنی بدعت کی طرف ✤ روایت کی بیہقی نے زید بن اسلم سے کہ کہا غیبت اوسکی ہوتی ہی کہ جو علی الاعلان گناہ نکرے ✤ روایت کی حکیم ترمذی نے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا ایک بندے کو روز قیامت پھر رکھی جاوین گی نیکیان اوسکی ایک پلڑے مین یعنی میزان اعمال کے اور برائیان اوسکی ایک پلڑے مین پس غالب آوینگی برائیان پھر لائی جاوینگی ایک چٹھی اور رکھی جاوینگی نیکیون کے پلڑے مین پس غالب ہوجائیگا وہ پلڑا اوسکے سبب سے پس کہیگا وہ بندہ ای رب میرے کیسی ہی یہ چٹھی نہین کوئی عمل کیا مینے اپنے رات و دن مین مگر کہ حاضر کیا مینے اوسکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ھٰذَا مَا قِیْلَ فِیْكَ وَاَنْتَ مِنْهُ بَرِیْءٌ یعنی یہ وہ چیز ہی کہ کہی تھی کسینے تیرے حق مین یعنی بطریق غیبت کے اور تو اوسسے پاک تھا پس نجات پاویگا وہ بسبب اوسکے ✤ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا اَلْبُهْتَانُ عَلَى الْبَرِیْءِ اَثْقَلُ مِنَ السَّمٰوٰتِ یعنی بہتان کرنا بری پر آسمانون سے زیادہ بھاری ہی ✤ **درمنثور** ✤ تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ نزول اس آیت کا در حق ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ہوا بعد اسکے وہی قصہ نقل کیا ہی کہ سلمان نے کھانا نہ پکایا تھا انکے لیے بسبب سو رہنے کے پھر حضرت کے پاس بھیجا سالن کے لانے کے لیے اور آپنے اُسامہ کا حوالہ کیا اور اسامہ نے جواب کو رد دیا پھر انھون نے سلمان کے حق مین کلام مذکور کہا اور اسامہ کے حال کا تجسس کیا معلوم ہوا کہ واقع مین اسامہ پاس کچھ نرکھا تھا یونہی گمان بد لے گئے تھے پس جبرئیل آئے یہ آیت لیکر یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ الخ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون صاحبون کو بلایا اور فرمایا یہ کیا ہی کہ سرخی گوشت کی تمھارے دانتون مین دیکھتا ہون انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسامہ نے تو ہمکو کچھ دیا ہی نہین ہم کھاتے کہان سے حضرت نے فرمایا کہ کھانے کا گوشت نہین کہتا ہو مین لیکن گوشت آدمی کا کہتا ہو نہین تھو کو تو سہی اونھون نے تھوکا تو دیکھا کہ تھوک متغیر ہی یہ آیت آپنے پڑھی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ الخ اس آیت مین تین چیزین مذکور ہوئین بدظنی تجسس غیبت پہلے منع فرمایا بدگمانی سے اسلیے کہ وہ مقدمہ تجسس کا ہی کہ جب بدگمانی دل مین آتی ہی تو آدمی تجسس کرتا ہی اور جب تجسس کرتا ہی تو غیبت مین گرفتار ہوتا ہی اور یہ تجسس انکا اسامہ کے حق مین تھا اور غیبت سلمان کے حق مین اور پھر ایک مثال بیان فرمائی غیبت کی برائی مین اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ الخ لفظ فَكَرِهْتُمُوْهُ ماضی ہی بمعنی مستقبل کے یعنی کراہیت رکھوگے یعنی پس مکروہ رکھو غیبت کو جیسے کہ مکروہ رکھتے ہو اس گوشت کے کھانے کو اور یہ مثل بدگوشت کھانے کی بیان فرمائی بحسب عرف و عادت کے کہ جو کوئی غیبت لوگون کی بہت کرتا ہی تو عرب مین کہتے ہین فُلَانٌ یَتَمَضَّغُ لحوم الناس یعنی فلانا شخص گوشت چباتا ہی اور دوسری تشبیہ غیبت کی ساتھ اس مثال کے اس معنی کر ہی کہ غیبت وہ ہوتی ہی کہ غائبا یہ مکسید کا عیب بیان کرے اور مردہ جانتا نہین ہی اوس چیز کو کہ کہا جاوے اوسکے گوشت سے اور نہ قادر ہوتا ہی اوسکے دفع کرنے پر اسی طرح جسکی غیبت کرتے ہین وہ بھی نہین جانتا اوس کلام کو کہ اوسکے حق مین کہا جاتا ہی اور نہ قادر ہوتا ہی اوسکے دفع کرنے پر اب اگر کوئی حرام یا شبہہ کی چیز کو پونچھے اور کھاوے اور کہے کہ لَا تَجَسَّسْ آیا ہی تو وہ اس روایت کے تحت داخل ہوگا کہ رسول علیہ السلام سے منقول ہی مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَاْیِهٖ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ یعنی جو کوئی تفسیر بیان کرے قرآن کی اپنی عقل سے تو طیار کرے جگہ اپنی آگ سے اور یہ تبدیل تفسیر قرآن کی ہی اسلیے کہ مراد اس تجسس سے عیب ڈھونڈھنا

مومنون کا ہی نہ تجسس کرنا حلال و حرام سے نہیں دیکھتا ہی تو کہ حق تعالی فرماتا ہی کُلُوا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا یعنی کھاؤ حلال سے اور عمل کرو اچھے اور حلال کو نہیں پہونچ سکتا ہی مگر بسبب تجسس کے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ فَدَعْ مَا یُرِیْبُكَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُكَ یعنی حلال ظاہر ہی اور حرام بھی ظاہر ہی اور درمیان مین انکے امور مشتبہ ہین پس چھوڑ اوس چیز کو کہ شک مین ڈالے تجکو اور اختیار کر اوس چیز کو کہ نہ شبہے مین ڈالے تجکو اب جانا چاہیے کہ غیبت کسکو کہتے ہین جو کہ فاسق علن اور بیباک تہتک ہو جو کچھ کہ اوسکا عیب بیان کرے وہ غیبت مین ہی جیسے کہ روایت کیا گیا ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَلْقٰی جِلْبَابَ الْحَیَاءِ عَنْ وَجْهِهٖ فَلَا غِیْبَةَ لَهٗ یعنی جو کوئی ڈالدے چادر حیا کی اپنے مونہہ سے پس اوسکا عیب بیان کرنا غیبت نہین ہی اور منقول ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا اُذْکُرُوا الْفَاجِرَ بِمَا فِیْهِ کَیْ یَحْذَرَهُ النَّاسُ اَمَّا اِذَا کَانَ فَاسِقًا مُخْتَبِیًا مُسْتَتِرًا فَلَا تَغْتَابُوْهُ وَیَکُوْنُ غِیْبَةً عَنْهُ یعنی فاجر مین جو عیب ہی اوسکو بیان کردو تا کہ بچین اوس سے لوگ لیکن جب کہ ہو فاسق چھپا ہوا پردہ کرنے والا تو نہ ظاہر کرو اوسکو اور ظاہر کرینگے تو ہوگی غیبت اوسکی اور اگر بیان کرنے عیب کسیکا بروجہ تعریف یعنی حال معلوم کروانے کے تو مضایقہ نہین جیسے کہ روایت کیا گیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا واسطے فاطمہ بنت قیس کے جسوقت کہ کہا اوسنے کہ معاویہ اور ابوجہم نے پیغام نکاح کرنے کا مجسے بھیجا ہی پس فرمایا نبی علیہ السلام نے اَمَّا مُعَاوِیَةُ فَرَجُلٌ صُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ وَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَکَانَ لَا یَرْفَعُ الْعَصَا عَنْ اَهْلِهٖ اِنْکِحِیْ اُسَامَةَ ابْنَ زَیْدٍ یعنی معاویہ پس مرد مفلس ہی نہین مال اوسکے پاس اور رہا ابوجہم تو نہین اوٹھاتا عصا اپنے اہل سے یعنی بدمزاج ہی مارپیٹ کرتا رہتا ہی اپنے گھر والون پر نکاح کر اسامہ بن زید سے اور ارادہ کیا نبی علیہ السلام نے اس سے معلوم کروا دینا اون دونون کے حال کا فاطمہ کو تا دفیقہ نہ رہے افکے ظاہر حال پر اور اسی طرح جو کوئی کہے کسیکو کہ فلانا ٹھگنا ہی یا طویل ہی یا لنگڑا ہی یا بھینگا ہی یا گنجا ہی یا اوسکے کوڑھ ہی اگر کہے بطریق تعریف کے تو نہین ہوگی غیبت جیسا کہ حدیثون کے راویون سے آیا ہی عَنِ الْجَمِیْلَةِ الطَّوِیْلَةِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الْاَصَمِّ اور اگر کہیگا یہ بطریق عیب کے تو ہوگی غیبت آدمیون کے حق مین اور یہ جانورون کے حق مین نہین ہوگی غیبت لیکن گنہگار ہوگا بالاتفاق تمام ہوا مضمون تفسیر ذٰلِكَ کا + تنبیہ + سوچنا چاہیے اس مضامین مین کہ غیبت کیسی آفت ہی اور سوا اسکے اور آفتین زبان کی بہت ہین حتی کہ کافر کر ڈالتی ہی چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ زبان کی تیس آفتین ہین پس کچھ حدیثین سوا حدیثون مذکورہ کے جو محافظت زبان مین آئی ہین مع شرح کے لکھی جاتی ہین اور بعد اسکے اقوال علما رحمہم اللہ کے تا لوگ مضمون وَاَمْسِكْ عَلَیْكَ لِسَانَكَ عَنِ الْخَلْقِ وَلَا تُنَازِعْهُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ کا کہ یہ قول ہی ایک نبی علیہ السلام کا بنی اسرائیل مین سے اختیار کرین + روایت کی بخاری نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ یَّضْمَنْ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ یعنی جو شخص کہ ضامن ہو واسطے میرے اور عہد کرے اور لازم پکڑے اپنے پر محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونون کلون اوسکے کے ہی یعنی زبان و دانت کہ زبان کو بجا کے کلام بیفائدہ اور بُرے سے اور دانتون کو کھانے اور پینے حرام کے سے اور لازم پکڑے محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونون پانون اوسکے کے ہی یعنی ستر کو محفوظ رکھے زنا اور اغلام اور چپٹی بازی سے تو ضامن ہون مین اوسکے لیے بہشت کا + ف + یعنی وہ اول ہی داخل ہوگا بہشت کے درجات عالیات مین اور یہ ضمانت حقیقت مین پروردگار کی طرف سے ہی جیسے کہ اپنے فضل سے ضامن بندون کے رزق کا ہوا ہی ویسا ہی وعدہ قوی جزاے اعمال کا بھی کیا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نائب اوسکے ہین + ۶ + ۷ + اور فرمایا اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ

من یرضوان اللہ الخ یعنی بلاشبہ بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات کہ اوسمین رضامندی حق کی ہی نہین جانتا اوس بات کی شان بلند کرتا ہی اللہ سبب اوسکے بڑے درجے یعنی بندہ نہین جانتا ہی قدر اوسکی اور گمان کرتا ہی اوسکو سہل و کم اعتبار حال انکہ وہ بات اللہ کے نزدیک بڑے رتبے کی ہوتی ہی اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات کہ اوسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہی مضایقہ نہین جانتا اوسکے کہنے مین اور سہل جانتا ہی اوسکو گرتا ہی بسبب اوسکے دوزخ مین ۲ روایت بخاری کی ہی اور اور روایت بخاری اور مسلم کی مین یون آیا ہی کہ گرتا ہی بندہ بسبب اوس بات کے آگ دوزخ مین گرنا دور کہ مسافت درمیان مشرق اور مغرب کے ہی ۳ ف + یعنی زبان کو نگاہ رکھنا چاہیے اور اوسکے فعل کو آسان نجانے ایک بات بندے کی زبان سے نکلتی ہی اگرچہ آدمی اوسکو آسان و سہل جانے اگر وہ بات حق ہی تو سبب بلندی درجات کی بہشت مین ہوتی ہی اور اگر بری ہی تو موجب گرنے کی طبقات دوزخ مین ہوتی ہی ۴ ف + اور فرمایا سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ یعنی برا کہنا مسلمان کا فسق ہی اور مار ڈالنا اوسکا کفر ہی یعنی اگر حلال و مباح جان کر اوسکو مارے ۵ اور فرمایا اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِهَآ اَحَدُهُمَا یعنی جو شخص کہے اپنے بھائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پھرتا ہی ساتھ اس کلمہ کفر کے ایک اون دونون کا ۶ ف + یعنی کہنے والا اس کلمے کا یا وہ کہ جسکے حق مین کہا ہی اسلیے کہ اگر سچ کہا تو خود وہ شخص کافر ہی اور اگر جھوٹ کہا اور وہ کافر نہ تھا تو یہ کہنے والا کافر ہوتا ہی اسلیے کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث اون حدیثون مین سے ہی کہ گمان ہی اونکو بعضے علمانے مشکلات سے بحمت اسکے کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہی کیونکہ مذہب اہل حق کا یہ ہی کہ کفر کی نسبت کیا جاوے مسلمان بسبب گناہون کے مانند قتل و زنا کے اور کہنے اوسکے کہ اپنے بھائی مسلمان کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کے پس اس حدیث کی کئی طرح تاویل کی گئی ہی ایک تو یہ کہ معمول ہی یہ اوپر حلال جاننے والے اسکے کے پس اس صورت مین معنی باء بہا کے یہ ہونگے کہ رجوع کرتا ہی طرف اوسکے کفر اور دوسری یہ کہ معنی اسکے یہ ہین کہ رجوع کرتی ہی اوسپر معصیت تکفیر اوسکے کی اور تیسری یہ کہ یہ معمول ہی خوارج پر کہ کافر کہتے ہین مومنون کو اور یہ ضعیف ہی اسلیے کہ مذہب صحیح و مختار اکثر و سنی کے نزدیک یہ ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کے کافر نکہے جاوین انتہی کہتا ہون مین کہ یہ یعنی کافر کہنا اونکا ہیچ حق غیر و فحش خوارج زمانے ہمارے کے ہی اسلیے کہ یہ اعتقاد کرتے ہین بکفر اکثر صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کا بڑھکر تمام اہل سنت و جماعت سے پس یہ کافر ہین بلا نزاع ۷ ف + اور روایت کیا بخاری نے کہ فرمایا لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ یعنی نہ تہمت کرے کوئی شخص کسیکو فسق کی اور نہ تہمت کرے اوسکو کفر کی مگر کہ پھرتا ہی کلمہ فسق کا کہنے والے پر اگر نہو یا اوسکا کہ جسکو وہ کلمہ کہا اسطرح کا ۸ ف + یعنی فاسق و کافر نہین یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہین ہی تو آپ کافر ہوا ۹ اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ یعنی دو شخص برا کہنے والے آپسمین گناہ اوس شخص کا کہ مین اوسپر ہی کہ پہلے برا کہا بغیر رہیا شخص کہ برا کہتا ہی اوسکا گناہ بھی اول پر ہی کہ ظلم کیا اور دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اسکو برا کہنے پر جب تک نہ تجاوز کرے مظلوم ۱۰ ف + پس اگر تجاوز کیا مظلوم نے حد سے اس طرح کہ زیادہ ہوا جزا کہنا اوسکا برا کہنے پہل کرنے والے سے اور ایذا اوسکی سے تو ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنے والے کے سے اور بعضون نے کہا کہ جب تجاوز کرے پس نہین ہوتا ہی گناہ فقط پہل کرنے والے پر بلکہ ہوتا ہی دوسرا بھی گنہگار بسبب تعدی کے ۱۱ اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا اَحْسِبُ اَنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَآءَ وَلَا شُفَعَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی بلاشبہ بہتا لعنت کرنے والے انہون کے گواہی دینے والے

۱ تنوین مرفوع ۲ تنوین منصوب

۳ کفر کا اطلاق

۴ قول خوارج کی کفر کبیرہ کے ساتھ

۵ یعنی اسلام کے ساتھ

۶ یعنی کافر کہنے والے کا

اور نہ شفاعت کرنے والے دن قیامت کے ف + گواہی دینے والے یعنی لوگون پر کہ وہ اگلی امتون کے لوگ ہین فرد محمدی گواہی دینگے کہ انکے رسولون نے ابلاغ احکام الٰہی کردیا تھا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ یعنی اور اسی طرح کیا ہمنے تمکو امت افضل تاکہ ہو وُ تم گواہ لوگون پر پس فرماتے ہین کہ لعنت کرنے والون کو کہ لعنت عادت اور خو اونکی ہی درجہ شہادت یعنی گواہی دینے کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگون کی شفاعت کرین سبب نہین ہونے کا روز قیامت کے پس اسی لیے خصلت پسندیدۂ اہل سنت و جماعت کی ترک کرنا لعن و طعن کا ہی کہ کسیکو لعنت نکرین اگرچہ مستحق ہو اسکا ہو اور اپنی زبان کو آلودہ نکرین اور تضییع وقت ساتھ اوسکے نکرین اور ساتھ لعنت کرنے بدون کے اپنی خو کو خراب نکرین جنکہ ملعون ہی صدہا آفاق کے نزدیک کیا حاجت ہی کہ اور کوئی اوسکو لعنت کرے ف + شعر + حافظ علیہ الرحمہ خصم خطا گفت نگیریم براو + و بحق گفت جدل اسخن حق نکنیم + مگر جائز ہی لعنت اوس کافر پر کہ مخبر صادق نے خبر دی ہو اوسکے مرنے کی کفر پر + اور جانا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور کرنا ہی رحمت الٰہی سے اور نا امید مطلق کرنا ہی اوسکے فضل نامتناہی سے یہ تو مخصوص کافرون ہی کے لیے ہی اور دوسری دوری اور محرومی مقام قرب و رضا حق سے ہی کہ عائد اور راجع ترک اولی اور احوط پر ہی پس جو کچھ کہ واقع ہوا ہی بیچ ترک کرنے بعضے اعمال و اوراد کے اور بعضے صحابہ و غیرہم سے بھی منقول ہی سب اسی قبیل سے ہی قسم اول سے + ۶ + + ۷ + اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ یعنی جسوقت کہ کہے کوئی ہلاک ہوئے لوگ اور مستحق آگ دوزخ کے ہوئے پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہی + ف + یعنی جو کوئی کہے یہ بقصد عیب جوئی اور حقارت اور نا امید کرنے کے لوگون کو رحمت الٰہی سے بطریق تحیر اور غمخواری اور تاسف کے اوپر احوال اونکے کے تو وہ کہنے والا اوسکا سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہی کہ اپنے نفس پر عجب کیا اور لوگون کو بچشم حقارت سے دیکھا اور رحمت حق سے نا امید کیا اور یہ معنی اَهْلَكُهُمْ کے ہین کہ پیش ہو کاف کو بصیغہ تفضیل اور اَهْلَكُهُمْ ساتھ زیر کاف کے بصیغہ ماضی بھی آیا ہی اوسکے معنی یہ ہین کہ جو کوئی اس کلمے کو کہے ہلاک کرنا ہی لوگون کو اور بیچ مورطہ نا امیدی اور ترک طاعات اور منہمک رہنے کے معاصی مین ڈالنا ہی اسلیے کہ سننے اس کلام کے سے شکستہ دل اور نا امید و بے شوق ہوتے ہین گنہگار کہ گرفتار صفت قہر و جلال کے ہین اونکو نصیحت ساتھ نرمی کے کرنی اور ساتھ رحمت و مغفرت الٰہی کے امیدوار کرنا خوب و مفید ہی پس یہان اشارہ ہی اسپر کہ لوگون کو بشاشت دینی اور قوی دل کرنا اور امیدوار رحمت کا کرنا چاہیے + ۷ + اور فرمایا تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَّهٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ یعنی بدترین لوگون کا دن قیامت کے دو رویہ ہی منافق صفت وہ کہ آتا ہی ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق کے اور آتا ہی دوسری جماعت کے پاس اور طرح یعنی ہر جماعت مخالفین سے از راہ خوش امد کے ایسی باتین کرتا ہی کہ موافق مرضی اونکے ہون رعایت حق کی نہین کرتا جیسے کہ حال منافقون کا تھا + اور فرمایا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ یعنی نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی نجات پاوے ہوؤن کے ساتھ چغل خور کہ جو ایک کی بات دوسرے کو پونہچاوے بطریق فساد کے + اور فرمایا عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ الخ یعنی لازم پکڑو اپنے پر سچ بولنے کو اسلیے کہ سچ بیشک راہ دکھاتا ہی طرف نیکوکاری کے یعنی خاصیت سچ بولنے کی یہ ہی کہ توفیق ہوتی ہی اوس سے نیکی کی اور بلاشبہ نیکوکاری راہ بتلاتی ہی یعنی پونہچاتی ہی نیک کار کو طرف بہشت کے یعنی مراتب عالیہ اوسکے اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی سچ بولنے مین یہان تک کہ لکھا جاتا ہی وہ نزدیک اللہ کے صدیق اور دور رکھو تم اپنے تئین جھوٹ بولنے سے اسلیے کہ تحقیق جھوٹ بولنا پہونچاتا ہی بالخاصیت طرف فسق و فجور کے اور تحقیق فسق کرنا پونہچاتا ہی طرف آگ دوزخ کے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی جھوٹ بولنے مین یہان تک کہ لکھا جاتا ہی نام اوسکا اللہ تعالی

کے نزدیک بڑا جھوٹا ہے ف لکھا جاتا ہی الخ یعنی حکم کیا جاتا ہی اوسپر ساتھ صدیقیت کے اور ثابت کیا جاتا ہی اوسکے لیے مقام صدیقیت اور ثواب اوسکا سا یا لکھا جاتا ہی نام اوسکا دیوان اعمال مین ملائکہ کے نزدیک یا لوگ اپنی کتابون مین نام اوسکا صدیق لکھتے ہین اور مقصود یہ ہی کہ ظاہر کیا جاتا ہی خلق مین ساتھ اس صفت و نام کے اور ڈالا جاتا ہی لوگون کے دلون مین اور جاری کیا جاتا ہی زبانون پر کہ یہ سچا ہی قیاس قول اللہ تعالی کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا یعنی بلاشبہہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے ڈالیگا اونکے لیے اللہ تعالی محبت لوگون کے دلون مین اور اسی طرح جھوٹ بولنے والے کو حکم کیا جاتا ہی کہ یہ جھوٹا ہی اور ثابت کیا جاتا ہی اوسکے لیے عذاب جھوٹون کا سا یا لوگون مین جھوٹا مشہور کیا جاتا ہی اور لوگ اوس سے بغض رکھتے ہین ح اور فرمایا لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا یعنی نہین جھوٹا وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہی لوگون کے درمیان مین اور کہتا ہی باتین نیک کہ باعث اصلاح و رفع نزاع کی ہون اگرچہ جھوٹ بھی ہون اور پونچاتا ہی اچھی باتین یعنی ایک کی طرف سے دوسرے کو ف کہتا ہی الخ یعنی کلام کہ متضمن ہی خیر کو نہ شر کو مثلاً زید و عمرو مین لگاوٹ ہی یہ آپسکی اصلاح کے لیے کہتا ہی ایک کی طرف سے دوسرے کو کہ وہ تجکو سلام کہتا ہی اور تعریف کرتا ہی تیری اور کہتا ہی کہ مین دوست رکھتا ہون اوسکو اگرچہ اوسنے نکہا ہو ع اور فرمایا اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ یعنی جسوقت کہ دیکھو تم تعریف کرنے والون کو پس ڈالو اونکے مونہون مین مٹی ف یعنی جو کہ مبالغہ کرین تعریف مین روبرو تمہارے مال کی طمع سے برابر ہی کہ تعریف نثر ہو یا نظم اونکے مونہون مین مٹی ڈالو یعنی محروم کرو کہ کچھ ندو اونکو یا مراد یہ ہی کہ کچھ تھوڑا سا دے دو کہ مشابہ ہی ڈالنے خاک کے قلت و حقارت مین تاکہ یہ چیز تمہاری نکرین اور بعضے علما نے اسکو ظاہر پر حمل کیا ہی چنانچہ مقداد سے کہ راوی اس حدیث کے ہین آیا ہی کہ اونھون نے مٹھی خاک کی لی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے تعریف کرنے والے کے مونہہ مین ڈالدی اور اسمین زجر ہی تعریف کرنے والے کو اسلیے کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہی اوسکو کہ جسکی تعریف کرتا ہی کہا خطابی نے کہ مذمت مین وہ لوگ ہین کہ عادت بگڑی ہی اونھون نے تعریف کرنے کی بغیر تمیز کے درمیان حق و باطل کے اور مستحق و غیر مستحق کے اور کہا ہی تعریف کو سید ساداتش کا کہ اوسکے سبب سے ممدوح سے متوقع ہوتے ہین نفع کے پس جو کہ تعریف کرے کسیکے اچھے فعل پر تاکہ اوسکو رغبت اور بھلائیون کے کرنے کی ہو اور لوگون کو رغبت ہو اوسکے اقتدا کی تو وہ مداح برا نہین ہی ع اور فرمایا ہی کہ ایک شخص نے تعریف کی ایک شخص کی کہ وہ بھی حاضر تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یعنی سامنے کیا اوسکی تعریف مین پس فرمایا آپنے وَیْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْكَ الخ یعنی وائے تجکو کاٹی تو نے گردن بھائی اپنے کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم مین سے تعریف کرنے والا خواہ مخواہ تو چاہیے کہ کہے گمان کرتا ہون مین فلانے کو ایسا یعنی مرد صالح مثلاً حال انکہ اللہ تعالی ہی جانتا ہی حقیقت حال اوسکے کو اور حساب کرنے والا اور جزا دینے والا اوسکا وہی ہی اوسکے کردار پر یہ بھی جب کہے کہ گمان رکھتا ہو تعریف کرنے والا کہ بلاشبہہ وہ ایسا ہی ہی یعنی جیسے کہ تعریف کی اور تعریف نکرے اور حکم نکرے خدا پر ساتھ جزم و یقین کے کیونکہ وہ ایسا ہی ہی یعنی احتیاط کرے تعریف مین اور کہے کہ گمان رکھتا ہون کہ وہ ایسا ہی واللہ اعلم اور بجزم نکہے کہ بلاشبہہ وہ ایسا ہی ہی تا حکم م ۱۱ ۱۲ نہو حاصل یہ کہ جزم و یقین کر سکے کہ فلانا شخص خدا کے نزدیک اچھا ہی سوا اون لوگون کے کہ نام اونکا صریحاً حدیثون مین آچکا ہی مانند عشرہ مبشرہ وغیرہم کے ف کاٹنا گردن کا یعنی ذبح اور ہلاک جسمانی کے ہی استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک روحانی کے کہ روح کو اوس سے عجب و غرور پیدا ہوتا ہی وہ ہلاک دنیا مین ہی اور یہ دین مین اور کبھی تعریف باعث ہلاک کی دنیا مین بھی ہوتی ہی جیسے کہ تعریف سننے سے مغرور ہوا اور کسیکو ہلاک کیا اور اوسکے قصاص مین اسکو ہلاک کیا حاکم نے ف تعریف کرنی آدمی کی

۵۱ یعنی ایسا جھوٹا نہین ہی کہ جو اوسکے نزدیک برا ہی ۱۲ منہ غفرلہ

تین طرح پر ہی ایک تو یہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی اوسکے مونہہ پر یہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اوس سے اور دوسری یہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ لیکن جانتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو پہونچیگی پس اس سے بھی نہی کی گئی ہی اور تیسری یہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ اس حال میں کہ نہ پرواہو اوسکے پہونچنے نہ پہونچنے کی اور تعریف کرے اوسکی ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی پس اس تعریف کا مضایقہ نہین ✽ عالمگیری ✽ اور آیا ہی کہ ایک شخص نے اذن مانگا حضرت کے پاس آنے کا پس فرمایا ائذنوا لہ فبئس اخو العشیرۃ الخ یعنی اذن دو اوسکو آنے کا پس بُرا ہی یہ اپنی قوم مین پھر جب بیٹھا وہ تو کشادہ روئی کی حضرت نے اوسکی ملاقات مین اور میٹھی باتین کین اوس سے پھر جب کہ وہ شخص گیا تو عرض کیا حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ یا رسول اللہ آپنے تو اوسکے حق مین ایسا اور ایسا کہا تھا پھر آپنے کشادہ روئی کی اوسکی ملاقات مین اور میٹھی باتین کین اوس سے پس فرمایا حضرت نے کہ کب پایا تو نے مجکو فحش بولنے والا بلاشبہہ بدترین آدمیون کا اللہ تعالی کے نزدیک مرتبے مین دن قیامت کے وہ شخص ہی کہ چھوڑین اوسکو لوگ واسطے بچنے بُرائی اوسکی کے اور ایک روایت مین ہی واسطے بچنے فحش اوسکے کے ✽ ف ✽ وہ شخص آنے والا عیینہ بن حصن تھا اور تھا وہ مؤلفۃ القلوب اور سنگدلان عرب سے اور اپنی قوم مین رئیس تھا اور تھا بدخلق اور آثار نقصان دین و ایمان کے اوس سے حضرت کی حیات مین اور بعد وفات آپکی کے ظہور مین آئے اور آپ کی وفات کے بعد وہ مرتد ہو گیا تھا پھر حضرت ابوبکر کے ہاتھ مین اسیر آیا اور تجدید اسلام کر کر مسلمان ہوا اور جبکہ حضرت کے پاس آیا اظہار اسلام کیا تھا لیکن اسلام کامل نتھا اور کلام مذکور آنحضرت کا اوسکے حق مین علامات نبوت اور معجزات سے تھا کہ اوسکی حقیقت حال سے پہلے ہی خبر دی آخر کو آثار بدی کے یعنی ارتداد وغیرہ اوس سے ظہور مین آئے اور یہ مذمت اوسکی واسطے ظاہر کرنے حقیقت حال اوسکی کے تھی تا لوگ اوسکو پہچانین اور فریب نکھاوین اور فتنے مین نہ پڑین پس غیبت نتھی اور نووی نے کہا کہ حضرت نے اوس سے نرم کلام کیے واسطے تالیف قلب اوسکے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی مدارات اوسکی کہ ڈر ہو اوسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہی غیبت فاسق کی اور فرق درمیان مدارات اور مداہنت کے یہ ہی کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہی واسطے اصلاح دنیا کے یا دین کے یا دونون کے معًا اور یہ مباح ہی بلکہ بعض اوقات مین اچھی ہوتی ہی اور مداہنت خرچ کرنا دین کا ہی واسطے کسی اصلاح کے اور یہ بڑا فائدہ ہی لائق یاد رکھنے کے اسلیے کہ اکثر لوگ غافل ہین اس سے اور ان دونون کے فرق سے جاہل ہین مداہنت فی الدین ہو جسمین کہتے ہین بڑا اخلاق والا ہی جہالت کے سبب سے مدارات اور مداہنت مین فرق نہین جانتے مداہنت کے حق مین مولوی نے فرمایا ہی شعر او اشداء علی الکفار باش ✽ خاک بر دلداری اغیار پاش ✽ اور مدارات کے حق مین حافظ کہتے ہین بیت آسایش دو گیتی تفسیر ین دو حرف ست ✽ با دوستان مروت با دشمنان مدارا ✽ اور حضرت نے جو فرمایا کہ کب پایا تو نے الخ یہ انکار ہی حضرت عایشہ کی اس بات پر کہ آپنے مخالفت کی حاضر و غائب مین پس کیون نہ بُرا کہا آپنے اوسکو حاضر مین بھی جیسے کہ بُرا کہا آپنے غائب مین اور واسطے بچنے فحش اوسکے کے اس حدیث کے دو معنی لکھے ہین علما نے ایک تو یہ کہ مینے جو اوسکے مونہہ پر فحش اور سخت کہا بسبب اسکے کہ فحش گو ہے دین مین اور اوس جماعت سے نہو کہ لوگ اونکے ترک کرنے کو کہین بسبب فحش اونکے کے دوسرے یہ کہ وہ شخص شریر تھا بسبب اسکے چھوڑ دیا مینے اور اوسکے مونہہ پر اوسکو بُرا کہا اور بُرا شخص ہی وہ کہ چھوڑ دین لوگ اوسکو بسبب پرہیز کرنے کے بُرائی اوسکی سے ✽ ع ✽ ✽ اور فرمایا کل امتی معافا الا المجاہرین الخ یعنی ساری امت میری عافیت مین ہی یعنی نہین ماخوذ ہوتی اور نہین عذاب کیجاتے سخت مگر آشکارا کرنے والے بُرائی کے اور بلاشبہہ بے پروائی سے ہی یہ کہ کرے آدمی رات کو یعنی مثلاً عمل بد پھر صبح کرے اس حال مین کہ تحقیق ڈھانکا تھا اوسکو اللہ تعالی نے یعنی اوسکے عمل کو لوگون سے یا پردہ پوشی کی تھی اوسکی کہ نہین عذاب کیا اوسکو

رات تین یہان تک کہ جیتا رہا دن تک پھر کہے وہ شخص کسی سے ای فلانے کیا مینے آج کی رات ایسا اور ایسا حال انکہ رات کو
پردہ پوشی کی تھی اوسکے لیے اور صبح کرتے ہی کھولدیا پردہ اللہ کا اپنے سے ✤ ف ✤ اس سے معلوم ہوا کہ غیبت اوسکی حرام ہی
کہ بُرا کام کرتا ہی پوشیدہ اور جو کہ بیحیائی اور آشکارا برائی کرتا ہی غیبت اوسکی غیبت بُری نہین اور لکھا ہی علمانے کہ جائز ہی
غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع کی کہ جو لوگون کو بدعت کی طرف بلاتا ہی اور وقت داد خواہی اور اظہار ظلم کے اور
جائز ہی غیبت بقصد نصیحت اور تزکیہ شہود کے اور راویان اخبار و احادیث کے ✤ ۳ ✤ اور روایت کیا ترمذی نے کہ فرمایا
مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ الزیعنی جو شخص چھوڑدے جھوٹ کو اور وہ ہو ناحق زنار وا
بنایا جاتا ہی اوسکے لیے محل جنت کے کنارے مین اور جو شخص کہ چھوڑدے جھگڑا اوس حالت مین کہ ہو حق بنایا جاتا ہی اوسکے لیے
مکان بیچون بیچ بہشت کے اور جس شخص نے کہ اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہی مکان اوسکے لیے بیچ جگہ بلند بہشت کے ✤ ف ✤ ہووہ
ناحق یہ قید اسلیے لگائی کہ جھوٹ بعضے مواضع مین جائز ہی جیسے کہ جنگ مین بشرطیکہ موجب عہد شکنی کا نہو اور صلح کروانے مین
اور محافظت مال مسلمان کی مین کہ ناحق جاتا ہی یا جو کہ دو بیویان کھتا ہی جائز ہی کہ ہر ایک سے کہے کہ تجھے زیادہ چاہتا ہون
اور ہی حق پر یعنی اگرچہ حق بجانب اوسکے تھا لیکن رفع نزاع کی اوسنے از راہ تواضع اور کسر نفسی کے اور یہ بیچ غیر امر دینی
کے ہی کہ سکوت کرنے سے اوسمین خلل دین مین نہ پڑے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ فرمایا بحث و مناظرہ نکیا مینے
ہرگز نگہ کردوست رکہ مامینے کہ حق سبحانہ کے دشمن کے ساتھ پر ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نے کہ حد مراد یعنی جھگڑے کی اعتراض
کرنا ہی غیر کے کلام پر ساتھ ظاہر کرنے خلل کے اوسمین باعتبار لفظون کے یا معنون کے یا بیچ قصد تکلم کے اور ترک مراد یہ ہی کہ
ترک کرے اعتراض و انکار کو پس جو کلام کہ سنے تو اگر حق ہی تو تصدیق کرا وسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتھ امور دین کے
تو سکوت کرا وس سے اور حسن اخلاق شامل ہی تمام اچھے اوصاف و کمالات کو اور اکثر اطلاق اوسکا یہان کے عرف مین کشادہ
پیشانی اور حسن معاشرت پر آتا ہی ✤ ۴ ✤ اور فرمایا اَنْذِرُكُمْ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ
وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَنْذِرُكُمْ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْاَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ یعنی کیا جانتے ہو تم
کہ کیا چیز اکثر داخل کریگی آدمی کو بہشت مین یعنی سبب جو داخل کرنے لوگون کے بہشت مین سیاتھ فائز ہونے کے ہین اونمین سے کونسی چیز ہی
کہ اکثر سبب ہوتی ہی وہ تقوی اللہ کا اور حسن خلق کیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی کو آگ دوزخ مین وہ دو چیز ہین
کاوا کہ یعنی خالی ہین مونہہ اور شرمگاہ ✤ ف ✤ ادنی تقوے کا یہ ہی کہ بچے شرک سے اور اعلی اوسکا یہ ہی کہ بچے خطرۂ ماسوی اللہ سے
اور حسن خلق یعنی ساتھ خلق کے کہ ادنی اوسکا ترک کرنا ایذا اونکی کا ہی اور اعلی اوسکا یہ ہی کہ احسان کرے اوسپر کہ جو برائی پونہچاوے
اذا ذکر الاعلی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ خوش خلقی بھی داخل تقوی مین ہی پس ذکر کرنا اوسکا بعد تقوی سے تخصیص
بعد تعمیم کے ہی مگر یہ کہ مراد تقوی سے اعمال ظاہر رکھین اور حسن خلق سے اخلاق باطن اور طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تقوی
اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کے ساتھ خالق کے کہ بچے تمام نواہی سے اور بجالاوے تمام اوامر کو اور حسن خلق اشارہ ہی طرف
حسن معاملہ کے ساتھ خلق کے اور مونہہ کہ زبان بھی داخل اوسمین ہی پس پڑنا بیچ کھانے اور پینے حرام کے اور کہنا کلام
ممنوع اور بیہودہ اور لاطائل کا ساتھ مونہہ اور زبان کے ہی اور شرمگاہ یعنی مرد عورت کے کہ اکثر آدمی بسبب اوسکے مبتلا
خلق کی کرنا ہی اور مغلوب العقل ہو جاتا ہی ✤ روایت کی شرح حسنہ مین اور روایت کی مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مانند اوسکے
کہ فرمایا اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ یعنی بلاشبہہ آدمی البتہ بولتا ہی ایک بات بھلائی کی نہین جانتا وہ اوسکی

ثابت کرتا ہی اللہ تعالی اوسکے لیے بسبب اوسکے خوشنودی اپنی اوس دن تلک کہ ملاقات کرے اللہ تعالی سے اور بلاشبہ وہ نبی البتہ بولتا ہی ایک بات برائی کی کہ نہین جانتا قدر اوسکی ثابت کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکے اوسپر خفگی اپنی اوس دن تلک کہ ملاقات کرے اوس سے ۔ ف ثابت کرتا ہی خوشنودی اپنی الخ یعنی دنیا مین توفیق دیتا ہی ایسی چیزون کی کہ راضی ہو اللہ اوس سے اور برزخ مین بچاتا ہی عذاب قبر سے اور فراخ کیجاتی ہی قبر اوسکی اور کہا جاتا ہی کہ سوئے مانند سوئے دولھا کے اور روز قیامت کے اوٹھیگا سعید اور اللہ تعالی کے سائے مین ہوگا پھر داخل ہوگا بہشت مین اور وہان کی نعمتین پاویگا اور جسپر خفگی ہوگی اوسکے حق مین عکس اسکے بکمہو گا پس معنی اوس دن تلک کے نہین ہین کہ رضا اور غضب اوس دن تلک ہی بعد ازان منقطع ہونگے اور نظیر اسکے قول اللہ تعالی کا ہی ابلیس کے حق مین اِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ یعنی بلاشبہ تجہپر لعنت میری ہی روز جزا تک اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ مراد بھلی بات سے کلمہ حق کہنا ہی سلطان ظالم کے سامنے انتہی ۔ اور اس قیاس پر بری بات کلمۂ باطل کہنا ہی نزدیک بادشاہ کے کہ ضرر کرے دین مین اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی سا کلمہ ہو ۔ ع ۔ اور روایت کیا احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے کہ فرمایا وَيْلٌ لِّمَنْ يُّحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَّهٗ وَيْلٌ لَّهٗ یعنی وای ہی واسطے اوس شخص کے کہ بات کرے پس جھوٹ بولے تاکہ ہنسا وے اوس سے قوم کو وای ہی اوسکے لیے وای ہی اوسکے لیے ۔ ف ویل کے معنی ہین ہلاک عظیم یا نام ایک گہرے نالے کا ہی جہنم مین اور مکرر فرمانا اس لفظ کا تاکید و تشدید کے لیے ہی ۔ ید مین اور جھوٹ بولے اس سے سمجھا جاتا ہی کہ اگر ایک بات سچی کہے یارون کے خوش کرنے کے لیے تو مضایقہ نہین اور چاہیے یون کہ اوسکو بھی عادت و پیشہ اپنا نکرے کیونکہ خوش طبعی کہ جھوٹ نہو اگرچہ شروع و مسنون ہی لیکن کبھی کبھی نہ ہمیشہ اور چاہیے کہ نظر ہنسانے پر نہو جیسے کہ حدیث آیندہ مین فرماتے ہین ۔ ع ۔ اور روایت کیا بیہقی نے فی شعب الایمان کے کہ فرمایا اِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُوْلُهَا اِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ يَهْوِيْ بِهَا اَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاِنَّهٗ لَيَزِلُّ عَنْ لِّسَانِهٖ اَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ یعنی بلاشبہ بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات نہین بولتا اوسکو مگر اسلیے کہ ہنسا وے اوس سے لوگون کو گرتا ہی بسبب اوس بولنے کے یعنی دوزخ مین گرتا کہ دور تر ہی مسافت مبدا اور منتہی اوسکے کی اوس مسافت سے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور بلاشبہ بندہ پھسلتا ہی اپنی زبان کے سبب سے زیادہ تر پھسلنے سے قدم اپنے سے ۔ ف یعنی جھوٹ وغیرہ کہ اوسکی زبان سے صادر ہوتا ہی زیادہ ضرر کرتا ہی اوسکو بہ نسبت ضرر کرنے اوسکے پانون سے مونہہ کے بل اسلیے کہ ضرر بدنی سہل تر ہی ضرر دینی سے ۔ ع ۔ اور روایا من صمت نجا یعنی جو شخص کہ چپ رہا یعنی کلام بد سے نجات پائی ۔ ف یعنی آفات و بلیات سے دنیا اور آخرت مین اسلیے کہ اکثر جو آدمی کو بلا ہو بجتی ہی زبان ہی کے سبب سے پھر بجتی ہی کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ کلام چار قسم پر ہی ایک تو ضرر محض ہی اور دوسرا نفع نمس ہی اور تیسرا وہ کہ اوسمین ضرر بھی ہی اور نفع بھی اور چوتھا وہ کہ نہ اوسمین ضرر ہی اور نہ نفع پس جو کہ ضرر محض ہی ضرور لازم ہی اوس سے خاموشی اور ایسے ہی وہ کہ ضرر و نفع دونون کا رکھتا ہی کیونکہ دفع ضرر اہم ہی حاصل کرنے نفع کے سے اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکھتا ہی اور نہ نفع مشغول ہونا ساتھ اوسکے موجب ضائع کرنے وقت کا ہی اور وہ عین لوطا ہی رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہی اوسمین بھی خطر و آفات ہین کہ کبھی اوسمین آمیزش ریا کی اور تصنع اور تزکیۂ نفس اور فضول کلام کی ہوجاتی ہی او تمیز و دریافت کرنا اوسکا بھی مشکل ہی پس خاموشی بہرحال بہتر ہی کہ زبان کی آفتین ان بحثون مین کیا خوب کہا کسی نے اللِّسَانُ جِرْمُهٗ صَغِيْرٌ وَجُرْمُهٗ كَبِيْرٌ قَلِيْلٌ یعنی زبان کا جسم چھوٹا ہی اور گناہ اوسکے بڑے اور بہت ہین ۔

ع رواہ احمد والترمذی فی الادب والبیہقی فی شعب الایمان

اور کہا عقبہ بن عامر نے کہ ملا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا مینے کہ کیا ہی سبب نجات کا یعنی دنیا اور آخرت مین فرمایا
اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ یعنی محفوظ رکھ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دے
تجکو گھر تیرا اور رو تو اپنے گناہون پر ف محفوظ رکھہ اپنی زبان کو اوس چیز سے کہ نہین اوسمین خیر کہا یہ ایک شارح نے
اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اسکے یہ ہین کہ بند کر اپنی زبان کو اس حال مین کہ محافظت کرنے والا ہو اپنے پر امور اپنے کو کہ اوسسے ضرر دین
ہو اور رعایت کرنے والا ہو احوال اپنے کو اور گنجایش دے تجکو گھر تیرا یہ کہ رہے تو اوسمین اور نہ نکل مگر بضرورت اور نہ تنگ دل ہو بیٹھنے
سے اوسمین بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب بچاؤ کا ہی شر و فتنہ سے اور اسی لیے کہا گیا ہی هٰذَا زَمَانُ السُّكُوْتِ
وَمُلَازَمَةِ الْبُيُوْتِ وَالْقَنَاعَةِ بِالْقُوْتِ اِلٰى اَنْ تَمُوْتَ یعنی یہ زمانہ سکوت کا ہی اور بیٹھے رہنے کا گھرون مین
اور قناعت کرنے کا ساتھ قوت کے یہان تک کہ مرجاوے تو اور کہا طیبی نے کہ امر ظاہر ہین وارد ہی گھر پر اور حقیقت مین مخاطب
یعنی بیٹھ گھر مین مشغول ساتھ عبادت مولی کے اور رو یعنی اگر رونا آوے والا صورت ہی رونے کی بنانا دم ہو کر اپنے گناہون پر ف
ع اور فرمایا اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ الخ یعنی جسوقت کہ صبح کرتا ہی بیٹا آدم کا تو تحقیق ساتے اعضا عاجزی کرتے ہین روبرو زبان
کے اور کہتے ہین ڈرا اللہ سے ہمارے حق مین اسلیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہین پس اگر سیدھی رہی تو تو سیدھے رہینگے ہم اور اگر ٹیڑھی ہو گی تو ٹیڑھے
ہوینگے ہم ف اگر کوئی کہے کہ اہل اور مدار کار دل ہی اگر وہ صالح ہو تو تمام اعضا صالح ہین اور اگر وہ فاسد ہی تو تمام اعضا
فاسد ہین جیسے کہ حدیث مین آیا ہی اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَحَّتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ
فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ یعنی بلاشبہہ بدن مین ایک بوٹی ہی کہ جب وہ سنورتی ہی تو سنورتا ہی سارا بدن اور
جب وہ بگڑتی ہی تو بگڑتا ہی سارا بدن آگاہ ہو وہ دل ہی جواب اسکا یہ ہی کہ زبان ترجمان دل اور خلیفہ اوسکا ہی پس حکم اوسکا حکم
دل کا ہی گویا جو کچھہ کہ دل سوچتا ہی زبان اوسکو بیان کرتی ہی اور اعضا اوسپر عمل کرتے ہین ع اور فرمایا مِنْ حُسْنِ
اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ یعنی خوبی اسلام آدمی کے سے ہی چھوڑ دینا اوسکا اوس چیز کو کہ نہ فائدہ دے اوسکو ف
یعنی علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا اوسکا ہی اوس چیز کو کہ اہتمام ساتھ اوسکے نرکھے اور شان اوسکی ایسی نہو کہ
اہتمام کرے اوسکا اور مشغول ہو ساتھ حاصل کرنے اوسکے کے یعنی امر ضروری نہو امر لایعنی کہ کہتے ہین اوسکے یہی معنی ہین اور
امر ضروری کہ آدمی کا اہتمام اوسکا رکھتا ہی وہ ہی کہ متعلق ہی ساتھ ضرورت حیات اوسکی کے معاش مین اور سلامتی و نجات اوسکے کی
معاد مین متعلق معاش کے طعام ہی کہ سیری بخشے اور پانی کہ دفع کرے پیاس کو اور کپڑا کہ ستر ڈھانکے اور بیوی کہ سبب عفت ستر
اوسکے کی ہو اور مانند اسکے کے وہ چیزین کہ دفع حاجت کرین نہ وہ چیزین کہ لذت پاوے اوسسے اور بہرہ مند و دولتمند ہو اوسسے اور
نہ فضول اقوال و افعال و تمام حرکات و سکنات اور متعلق معاد کے ایمان و اسلام و احسان ہین جیسے کہ حدیث جبرئیل مین بیچ
کتاب الایمان کے مذکور ہوا حاصل یہ کہ جو چیزین ضرور ہین اسکی معاش و معاد مین اور سبب رضامندی مولی کی ہین وہ تو لایعنی نہین
اور سوا اسکے لایعنی ہین عام ہی کہ وہ چیزین کرنے کی ہون یا کہنے کی اور کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ حد ما لایعنی کی یہ ہی کہ کلام
کرے تو ساتھ اوس چیز کے کہ اگر سکوت کرتا بس سے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا تجکو حال و مآل مین اور مثال اسکی یہ ہی کہ بیٹھے تو
ساتھ ایک قوم کے پس بیان کرے تو اوسسے احوال شہرون کے اور اون چیزون کے کہ سفرون مین دیکھے مانند پہاڑون اور نہرون
وغیرہ کے اور وقائع کہ وہان واقع ہون اور جیسے کھانے اور کپڑے وغیر ذلک پس یہ ایسے امور ہین کہ اگر سکوت کرتا اسسے
تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ع ع اور فرمایا ہی کہ وفات پائی ایک شخص نے صحابیون ہین سے پس کہا ایک اور شخص نے کہ غوشوقت ہو تو

رواہ احمد والترمذی
رواہ الترمذی
یعنی کلام کرے
یعنی آدمی
اثر تیرا ہی ساتھ
توفیق اور ترک کو توفیق
اور بطور اس
یعنی کا ہی قول
مالک بن دینار رحمۃ اللہ
علیہ کا کہا جب
دل مین بخل ہی تو
اور زبان مین سختی
مین بیکار ہی

ساتھ داخل ہونے کے بہشت مین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
وَلَا تُدَارِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يُنْقِصُهُ یعنی کیا کہتا ہی تو یہ بات اور نہین جانتا تو حقیقت
حال پس شاید کہ اوسنے کلام کیا ہو اوس چیز مین کہ ضرور نہو اوسکو یا بخیلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کے کہ ناقص نکرے اوسکو + ف
یعنی جیسے کہ تعلیم علم اور دینا زکوۃ کا کہ نقصان علم و مال مین نہین لاتا یا مراد یہ ہی کہ سلام علیک نکی ہو آپسمین یا فائدہ کلام سے کیسکو نہو یعنی
ہو کلام اسسے بھی کچھ نقصان نہین ہوتا بلکہ مفت ثواب سے محروم رہتا ہی اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ کیونکر جزم کیا تو نے ساتھ داخل ہونے
اسکے کے بہشت مین شاید کہ کلام لایعنی کیا ہو اسنے اور بخل کیا ہو اور اوسکے سوال و حساب مین گرفتار ہوا ہو اور داخل ہونے
بہشت کے سے منع کیا گیا ہو عیاذا باللہ سو غور کرنا چاہیے اسکے مضمون مین اور بیدار ہو خواب غفلت سے اور اپنی اوقات
کو مصروف بیاد حق رکھے اور بچے امور ممنوعہ اور لایعنی سے جیسے ہمارے وقت کے اکثر صاحب گرفتار آفات نفسانی مین ہین رہے ہین
اور نام شریعت کا لیکر وبال آخرت مین گرفتار ہوتے ہین + شعر + کار کن کار بگذار از گفتار + کہ درین راہ کار دارد کار + اور ہم کیسکو
کیا کہین خود گرفتار آفات نفسانی مین ہو رہے ہین ایسا ہی حال ہی ہمارا بھی کہ اپنے گلے مین سانپ اور اورون کی مکھیان جھلین
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَهَدَانَا إِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ + ۷ + مولٰنا + مؤلف + اور کہا سفیان بن عبد اللہ
ثقفی نے کہا مینے یا رسول اللہ کونسی چیز بہت خوفناک ہی اون چیزون مین سے کہ ڈرتے ہین آپ مجیکو کہا سفیان نے فَأَخَذَ (رواہ الترمذی ۱۲)
بِلِسَانِ نَفْسِهِ وَقَالَ هٰذَا یعنی پس پکڑی حضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا یہ یعنی اسکی شر سے بہت ڈرتا ہون ہمارے
حق مین کہ اکثر باتین گناہ کی اس سے سرزد ہوتی ہین + اور فرمایا (۱۲ منہ) إِذَا أَذْنَبَ الْعَبْدُ نُكِتَ عَلَى عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ
نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ یعنی جسوقت کہ جھوٹ بولتا ہی بندہ دور ہو جاتے ہین اوس سے فرشتے یعنی محافظت کرنے والے کوس بھر بسبب بدبو
اوس چیز کے سے کہ لایا بندہ اوسکو یعنی جھوٹ بولا + اور فرمایا بہت بڑی بات ہی از روے خیانت کے یہ کہ بات کہے تو اپنے بھائی مسلمان سے (رواہ ابو داؤد ۱۲)
کہ وہ تجکو ساتھ اوس بات کے سچا جاننے والا ہی اور تو اوس بات مین جھوٹ بولنے والا ہی یعنی جھوٹ بولنا تو بہرحال بُرا ہی اور اس
حال مین بدتر ہی + اور فرمایا (۱۲ منہ) مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ یعنی جو شخص کہ ہو
دورویہ دنیا مین ہونگی اوسکی دن قیامت کے دو زبانین آگ کی + ف + دورویہ اوسکو کہتے ہین کہ وہ کسیکے سامنے ہو تو ایسی
باتین کرے کہ وہ جانے کہ یہ میرا بڑا دوست ہی اور اوسکے پیچھے ایسی باتین کرے کہ باعث اوسکی ایذا کی ہون اور بعضون نے کہا کہ دورو
وہ ہی کہ دو شخصون مین عداوت ہی اور یہ ہر ایک کے پاس جاکر ایسی باتین کرتا ہی کہ وہ جانتا ہی کہ یہ میرا دوست ہی یعنی ہر ایک کے
پاس جاکر دوسرے کو بُرا کہتا ہی اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی کہ یہ میرا ہی دوست غمخوار اور مددگار ہی + ۶ + اور فرمایا
لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ یعنی نہین ہوتا پورا مومن طعن کرنے والا
اور لعن کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان درازی کرنے والا + اور فرمایا لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِ
اللّٰهِ وَلَا بِجَهَنَّمَ یعنی نہ بددعا کرو آپسمین ساتھ لعنت خدا کے یعنی آپسمین ایک دوسرے کو نکہے کہ تجپر لعنت خدا کی اور نہ بددعا
کرو آپسمین ساتھ غضب خدا کے اور نہ ساتھ داخل ہونے کے دوزخ مین یعنی نکہے کہ غضب خدا کا تجپر اور دوزخ مین جاوے تو ہ اور فرمایا
إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ یعنی بلاشبہ بندہ جسوقت کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو یعنی آدمی کو یا غیر آدمی کو
تو چڑھتی ہی لعنت آسمان کی طرف پس بند کیے جاتے ہین دروازے آسمان کے آگے لعنت کے پھر اوترتی ہی لعنت طرف زمین کے پس
بند کیے جاتے ہین دروازے اوسکے نزدیک ظہور لعنت کے پھر مائل ہوتی ہی دائین اور بائین یعنی پس دھر سے بھی رد کیجاتی ہی پس جسوقت

۴ ۵ رواہ الترمذی ابو داؤد

ہین پاتی راہ پھرتی ہی طرف اوسکے کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اوسکے تو پہونچتی ہی اوسکو اور اگر نہین ہوتا وہ لائق اوسکے تو پھرجاتی ہی لعنت طرف کہنے والے اپنے کے ف یعنی جب لعنت کیجاتی ہی کسی پر تو اول ہی متوجہ اوسپر نہین ہوتی بلکہ چاہتی ہی کہ باہر نکل جاؤن جہان جگہہ نکلنے کو نہین پاتی تو متوجہ ہوتی ہی اوسپر اور اگر وہ مستحق اوسکا نہین ہوتا تو پھر پاتی ہی لعنت کرنے والے پاس جبتک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہی تو لعنت نکرے اوسپر اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کے متحقق نہین ہوتا ۱۲ اور آیا ہی کہ ایک شخص کی چادر اوڑائی ہوئے نے پس لعنت کی اوسنے ہوا کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ یعنی نہ لعنت کر تو ہوا کو اسلیے کہ وہ حکم کی گئی ہی اور تحقیق جو شخص لعنت کرے کسی چیز پر کہ نہین وہ لائق لعنت کے رجوع کرتی ہی لعنت اوسپر ف حکم کی گئی ہی ساتھ چلنے کے اوسکے بھیجا ہی اوسکو واسطے حکمتون کے تنگ آنا اوس سے اور مکروہ جاننا اوسکو منافی ادب عبودیت اور استقامت کے ہی اور اسی طرح ہی ادب بیچ اور ترنے حوادث زمانہ کے اور وارد ہونے احکام ارادیہ کے چاہیے کہ باطن وظاہر ہر سہ ساتھ دل اور زبان کے راضی ہوا کرے ہو اور اگر دل مین بحکم ضعف بشری کے تغیر راہ پاوے تو چاہیے کہ زبان کو نگاہ رکھے ۱۲ اور فرمایا لَا يُبَلِّغْنِيْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ یعنی نہ پہونچاوے مجھکو کوئی میرے صحابیون سے کسیکی طرف سے کوئی چیز یعنی جنس تقصیرات اور افعال بد اور خصلتون بد سے کہ فلانے نے ایسا کیا اور فلانے نے یون کہا اور فلانا ایسا ہی اسلیے کہ مین دوست رکھتا ہون یہ کہ نکلون مین یعنی گھر سے طرف تمہارے اس حال مین کہ صاف سینہ ہوؤن اور کسی پر غصہ اور کسی سے ناراض وکینہ ور نہوؤن ف اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسیکو نچاہیے کہ نزدیک امیرون اور بزرگون کے بلکہ نزدیک کسیکے کسیکی طرف سے برائی کہے تا باعث عداوت وکینہ کی ہو ۲ یعنی اسکے یہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کی یہ کہ نکلین دنیا سے اس حالمین کہ دل اوزکار راضی ہوا پنے صحابہ سے ع ۲ اور کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ عرض کیا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا یعنی کفایت ہی تمکو صفیہ سے یعنی اونکے عیبون سے ایسا اور ایسا مراد رکھتین تھین عایشہ رضی اللہ عنہا اس سخن سے کوتاہ قد یعنی صفیہ رضی اللہ عنہا کو تاہ قد تھین عایشہ رضی اللہ عنہا نے چاہا کہ اوس عیب سے اونکو حضرت کے سامنے ذکر کرین پس حضرت کو یہ غیبت کرنی اونکی ناخوش آئی پس فرمایا لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَّوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ یعنی البتہ تحقیق کہا تونے ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوے ساتھ اوسکے دریا تو البتہ غالب آوے یہ کلمہ دریا پر اور تغیر کردے اوسکو ف یعنی جب دریا کو باوجود اس بڑائی کے تغیر کردے اور غالب آوے اوسپر تو تیرے اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کے اسقدر عیب کسی کا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہی یہ بھی غیبت ہی اور لفظ كَذَا وَكَذَا کنایہ ہی ذکر کرنے بعضے عیوب صفیہ کے سے اور کہا یک شارح نے کہ قول عایشہ کا كَذَا اشارہ ہی طرف بالشت اپنے کے کہتا ہون مین ظاہر انکار کرنا اسسے ارادہ تقدیر صفت اوسکی کا ہی پس شاید کہ اونھون نے کہا ہو اپنی زبان سے کہ وہ ٹھنگنی ہی اور اشارہ کیا ہو ساتھ بالشت اپنے کے کہ وہ نہایت ٹھنگنی ہی پس ارادہ کیا تاکید کا ساتھ جمع کرنے کے درمیان قول وفعل کے واللہ اعلم ع ۲ اور فرمایا مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ یعنی نہین ہوتا فحش کسی چیز مین یعنی کسی امر مین سے مگر کہ عیب ناک کردیتا ہی اوسکو اور نہین ہوتی حیا ونرمی کسی چیز مین مگر کہ زینت دیتی ہی اوسکو ف اسمین مبالغہ ہی کہ اگر بالفرض فحش یا حیا جمادات مین ہو تو اوسکو بھی عیب ناک کردے یا زینت دیدے ۲ طیبی اور فرمایا مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهٗ يَعْنِيْ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ یعنی جو شخص کہ عار دلاوے یعنی سرزنش وملامت کرے اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایک گناہ کے کہ

صادر ہوا ہی اوس سے پہلے نہیں مرتا وہ عار دلانے والا ایمان تک کہ کرتا ہی وہ اوسکو مراد رکھتے تھے حضرت عار دلانا اوس گناہ سے
کہ توبہ کر چکا ہی اوس سے + ف + توبہ کر چکا ہی یعنی اگر توبہ نہیں کی ہی اور اوس گناہ مین گرفتار ہی تو سرزنش کر سکتے ہین اوسپر
لیکن بقصد تکبر و تحقیر کے نہو بلکہ بقصد زجر و نصیحت کے اور باز رکھنے کے اوس سے ہو + ع + ح + اور فرمایا لَا تُظْهِرِ
الشَّمَاتَةَ لِاَخِيكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيكَ یعنی نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطے مسلمان بھائی اپنے کے یعنی اگر کوئی مسلمان
پڑا ہی بلا دینی یا دنیوی مین تو خوش نہو بسبب دشمنی کے کہ رکھتا ہی اوس سے پس اگر خوش ہوویگا تو رحم کریگا خدا تعالی اوسپر
اور مبتلا کریگا تجکو ساتھ اوسکے + اور فرمایا مَا اُحِبُّ اَنِّي حَكَيْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا (رواہ الترمذی) یعنی نہین دوست رکھتا
یہ کہ نقل کالون مین کسیکی حال اسکا ہو میرے لیے ایسا اور ایسا یعنی اگر چہ دیا جاؤن مین کتنا ہی مال دنیا کا بسبب اوس نقل نکالنے کے +
ف + حرام ہی نقل نکالنی کسیکی خواہ قولی ہو یا فعلی یعنی مثلا کسیکی سی آواز بنا کر بولے یا لنگڑا کر چلے وغیر ذلک اور داخل ہی
غیبت محرمہ مین + ع + آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹھایا اوسنے اپنے اونٹ کو پھر باندھ دیا پانون اوسکا رسی سے پھر داخل
ہوا مسجد مین اور نماز پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پس جب کہ سلام پھیرا اوس اعرابی نے تو آیا اپنے اونٹ کے
پاس اور کھولا اوسکو پھر سوار ہوا پھر پکارا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا اَحَدًا یعنی
یا اللہ رحم کر مجھپر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت مین کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَتَقُولُونَ هُوَ
اَضَلُّ اَمْ بَعِيرُهُ اَلَمْ تَسْمَعُوا اِلٰى مَا قَالَ یعنی آیا جانتے ہو تم اور کہتے ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل زیادہ ہی یا اونٹ
اسکا کیا نہین سنا تمنے جو کچھ کہ کہا اوسنے کہا اوسنے صحابہ نے کہ ہان سنا ہمنے + ف + یعنی اوسنے جو حق کی رحمت واسعہ کو تنگ کیا
اوسپر حضرت خدا ہو پس دعا مین تنگی کرنی چاہیے کہ یہ بات ہمارے ہی لیے ہو اور کے لیے نہو بلکہ تمام مومن مردون اور عورتون
کو داخل کرنا چاہیے + ح + اور فرمایا اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ یعنی جب وقت
کہ تعریف کیا جاتا ہی فاسق یعنی مثلا کہا اوسکو سردار وغیر ذلک غصے ہوتا ہی پروردگار تعالی یعنی تعریف کرنے والے پر اور
ہلتا ہی اور کانپتا ہی بسبب تعریف اوسکی کے عرش + ف + ہلنا عرش کا یا تو محمول ہی ظاہر پر یا کنایہ ہی واقع ہونے امر عظیم سے
اسلیے کہ فاسق کی تعریف کرنے مین راضی ہونا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ناخوشی اور ناراضامندی حق کی ہی بلکہ نزدیک تک
کہ ہو موجب کفر اسلیے کہ قریب ہی یہ کہ پوہنچے طرف حلال جاننے حرام کے پس تعریف کرنی اکثر علماے بے عمل اور شاعرون اور
قاریون ریاکار کی داخل ہی اسی مین اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا بچنا اس بلاے
عظیم سے جسمی ہو سکتا ہی کہ پرہیز کرے انکی صحبت سے + ح + ع + اور فرمایا يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا
اِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ یعنی پیدا کیا جاتا ہی مسلمان ہر طرح کی خصلت پر سوا خیانت و جھوٹ کے + ف + یعنی مومن
کامل مین خصلتین نہین ہوتین بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہی صدق و امانت پر کہ مقتضا تصدیق و ایمان کے ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد
منع کرنا ان دو صفتون سے ہی یعنی نہ چاہیے کہ مسلمان متصف ہون ساتھ ان صفتون کے + ح + کہا عمران نے کہ آیا مین ابوذر کے پاس پس
پایا مینے اوسکو مسجد مین گوٹ مارے ہوئے اکیلا کملی سیاہ سے تنہا بیٹھے ہوئے پس کہا مینے اسی ابوذر کیا ہی یہ تنہائی یعنی کیون نہین
صحابہ کے ساتھ بیٹھتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابوذر نے کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے الْوَحْدَةُ
خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السُّوْءِ الخ یعنی تنہا بیٹھنا بہتر ہی بیٹھنے سے ساتھ منشین بد کے اور بیٹھنا ساتھ منشین نیک کے بہتر ہی تنہا
بیٹھنے سے اور سکھانا خیر کا بہتر ہی چپ رہنے سے اور چپ رہنا بہتر ہی سکھلانے برائی سے کہے یعنی اور سعید سکوت پر گوشہ نشینی

ع ۱۲ یعنی نقل کفر کفر نباشد
ح ۱۲ رواہ ابو یعلی و ابن شیبہ فی شعب الایمان ۱۲

وتنہائی ہو ف تنہا بیٹھنا الخ یعنی چونکہ اس وقت مین یاران خاص سے کہ اعتماد اونکی نیکی وصلاح پر ہو حاضر نہین تنہا بیٹھا ہون مین اور جب ہوتے ہین تو بیٹھتا ہی ہون ح اور فرمایا مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّیْنَ سَنَةً یعنی مرتبہ آدمی کا بسبب چپ رہنے کے افضل ہی ساٹھ برس کی عبادت سے ف لفظ مقام ساتھ زبر میم کے اور پیش میم سے بھی آیا ہی یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساتھ خاموشی کے یعنی مداومت سکوت کی شرط سے افضل ہی اوس عبادت ساٹھ برس کی سے کہ ساتھ کثرت کلام کے اور نہ استقامت دین کی ہو اور طیبی نے مقام کے معنی کئے ہین مرتبہ اور کاشفی نے الخ اور افضل ہونے کی دلیل یہ لکھی ہی کہ عبادتون مین بہت سی آفتین ہین اونسے سلامت رہتا ہی بسبب چپ رہنے کے جیسے کہ وارد ہوا ہی مَنْ صَمَتَ نَجَا یعنی جو چپ رہا نجات پائی یہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہی اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے یون لکھا ہی کہ کبھی مرتبہ خدا تعالی کے نزدیک بسبب خاموشی کے افضل وزیادہ تر ہوتا ہی ساٹھ برس کی عبادت سے اسلیے کہ جس سکوت مین مشغول الی اللہ کرے فکر بیچ معارف وحقائق الٰہیہ اور کونیہ کے یا مستغرق ہو لطیفۂ قلبیہ ذکر خفی کے وریا مین اور منور ہو ساتھ نور ذات وصفات الٰہی کے اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہی اوس طاعت وعبادات جوارح یعنی اعضا سے کہ بیچ تفرقہ اور بیحضوری کے کرے اور دل ساتھ یاد خدا کے جمع نہو اگرچہ سالہا سال ہو ح اور کہا ابوذر نے کہا مجھسے ای رسول خدا کے نصیحت کر مجکو فرمایا اُوْصِیْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ الخ یعنی نصیحت کرتا ہون مین تجکو ساتھ تقوی اللہ کے اسلیے کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینے والا ہی تیرے سب کامون کے لیے یعنی امور دینی اور دنیوی کے کہا مجھسے زیادہ کر مجکو یعنی اور نصیحت فرمائیے فرمایا عَلَیْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ الخ یعنی لازم ہی تجکو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا کا اسلیے کہ تحقیق وہ یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا کہ وہ تلاوت قرآن ہی اور ذکر اللہ سبب ذکر کرنے کا ہی تجکو آسمان مین کہ ملائکہ یاد کرینگے تجکو ساتھ خیر ورحمت کے بلکہ اللہ تعالی بھی چنانچہ یہ آیت دلالت کرتی ہی اسپر فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ اور سبب نور کا ہی تیرے لیے زمین مین یعنی اس عالم سفلی مین کہ سبب ظہور نور معرفت اور یقین وہدایت کا ہی کہا مجھسے زیادہ کر مجکو نصیحت فرمایا عَلَیْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِّلشَّیْطٰنِ وَعَوْنٌ لَّكَ عَلٰٓی اَمْرِ دِیْنِكَ یعنی لازم ہی تجکو چپ رہنا دیر تک یعنی ہمیشہ مقرون ہو ساتھ تفکر اور تذکر نعمتون الہی کے اسلیے کہ خاموشی سبب ہٹنے کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سے در آتا ہی اور چاہ بالامین ڈالتا ہی اور مددگار ہی تیرے لیے اوپر کار دین کے کہ سلامت رکھتی ہی آفات زبان سے اور موجب حصول علوم اور معارف اور نور دل کی ہی بسبب ذکر خفی کے کہا مجھسے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا اِیَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ الخ یعنی بچتا رہ بہت ہنسنے سے اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو یعنی بسبب وارد ہونے ظلمت غفلت اور قساوت کے اور بجھتے نور علم ومعرفت کے کہ حیات دل اوسمین ہی اور کھو دیتا ہی مونہ کے نور کو کہ عبارت ہی ظاہر ہونے علامت عبادت سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ یعنی علامت اونکی اونکے مونہون مین ہی اثر سجود سے اور یہ بات ضرور ہی کہ جب دل مرتا ہی تو مونہ بے نور ہو جاتا ہی اسلیے کہ انورانیت اور تازگی بدن کی ساتھ بہت رستی اور معنوی کے ہی کہا مجھسے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا یعنی کہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنی ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیرے نفس کو کہا مجھسے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا لَا تَخَفْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَآئِمٍ یعنی نہ ڈر دین خدا کے ظاہر کرنے مین اور اوسکی تائید وتقویت مین ملامت کرنے والے کی ملامت سے کہا مجھسے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا لِیَحْجُزْكَ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَّفْسِكَ یعنی چاہیے کہ باز رکھے تجکو لوگون کے عیبون سے وہ چیز کہ جانتا ہی تو نفس اپنے سے ف ذکر خدا کا تمام افعال سے کہ بنیت تقرب الی اللہ کے کرین قید داخل ذکر مین ہین اگر اس معنی پر حمل کرین تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوت کے واسطے تعمیم بعد تخصیص کے ہوگا

اور حدیث مین آیا ہی افضل الذکر لا الہ الا اللہ اگر یہ مراد کہین کہ توقیر ذکر کرنے خدا کے سے ہی بعد کل کے بسبب اسکی فضل و شرف کے اور یہ مراد ہین قطع تعلق کا ہی خلق سے بالکل اور ثابت رہنا حق پر بغیر نظر کرنے کے طرف مذمت لوگون کے اور تعریف کی کے فرمایا اللہ تعالی نے وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا یعنی لوگون سے انقطاع کر کر رجوع کر اللہ کی طرف رجوع کرنا اور نفس اپنے سے یعنی عیوب نفس اپنے سے مراد یہ ہی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر لیکن عیب جوئی اور غیبت اونکی نکر اور دل مین اپنے تئین سب سے خوار و ناقص جان ✤ شعر ✤ غافلند این خلق از خود بیخبر ✤ لاجرم گویند عیب یکدگر ✤ روایت کیا ہی دیلمی نے انس سے طُوْبٰى لِمَنْ شَغَلَهٗ عَيْبُهٗ عَنْ عُيُوْبِ النَّاسِ یعنی خوش حالی ہی اوسکے لیے کہ باز رکھے اوسکو عیب اوسکا لوگون کی عیب گیری سے ✤ ح ✤ اور فرمایا يَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَصْلَتَيْنِ هُمَا اَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ وَاَثْقَلُ فِى الْمِيْزَانِ یعنی ای ابوذر کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دو خصلتین کہ وہ بہت ہلکی ہین پشت پر یعنی پشت مکلف پر اور بدن اوسکے پر یا پشت زبان پر اور بہت بھاری ہین میزان اعمال مین کہا ابوذر نے کہا ہان بتلائیے فرمایا طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا عَمِلَ الْخَلَآئِقُ بِمِثْلِهِمَا یعنی بہت چپ رہنا یعنی ساتھ تفکر کے اور خوش خلقی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہین عمل کیا خلق نے مانند ان دو خصلتون کے یعنی کوئی کام بہتر ان دو کامون سے نہین ✤ و ✤ سبکی و آسانی ان دونون صفتون کی اس سبب سے ہی کہ خاموش رہنے مین مشقت و محنت نہین حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانی اوجات کی ترتیب دینے مین مشقت ظاہر و باطن کی ہی اور سبکی خوش خلقی مین بھی اسی قیاس پر ہی کہ اسمین نرمی اور آسانی اوسکون ہی بخلاف بحث و جدال و نزاع کے کہ سراسر محنت و مشقت ہی انمین ✤ ح ✤ اور آیا ہی کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر پر اس حال مین کہ وہ لعنت کرتے تھے کسی غلام اپنے کو پس التفات کی حضرت نے طرف اونکے اور فرمایا لَعَّانِيْنَ وَصِدِّيْقِيْنَ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ یعنی کیا دیکھتا ہی تو لعنت کرنے والون اور صدیقون کو یعنی نہ کر جامع ان دو صفتون کے سو مقصود یہ کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہین ہوتین ہرگز نہین جمع ہوتین یہ دونون صفتین قسم ہی پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اوس دن بعضے غلام اپنے کو یعنی کفارے مین اس تقصیر کے پھر آئے ابوبکر یعنی عذر کرنے کے لیے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ پھر نہ کرونگا مین ایسا کام یعنی کسیکو لعنت نہین کرونگا نقل کیا بیہقی نے شعب الایمان مین یہ پانچون حدیثین کہ حدیث عمران سے اس حدیث تک ہوتین ہین ✤ اور روایت کی مالک نے کہ حضرت عمر داخل ہوئے ایک دن ابوبکر صدیق کے پاس اس حال مین کہ وہ کھینچ رہے تھے زبان اپنی یعنی کوبا نکالنا اوسکا چاہتے تھے مقصود ظاہر کرنا زجر و قہر کا تھا اوسپر پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے مَهْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ یعنی ایسا نہ کر بخشے اللہ تجکو پس کہا واسطے اونکے ابوبکر نے کہ تحقیق اس زبان نے ڈالا ہی مجکو ہلاکت کی جگہون مین ✤ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِضْمَنُوْا لِىْ سِتًّا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ یعنی ستلفل و ضامن ہوؤ میرے لیے چھ چیزون کے اپنے نفسونکی منفعت کے لیے ضامن ہوؤنگا مین تمھارے لیے بہشت کا یعنی داخل ہوئے کا بہشت مین ساتھ اچھے لوگون کے سچ بولا کرو جسوقت کہ بات کہو اور پورا کرو وعدہ جب کہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جب کہ امانت رکھے کوئی تمھارے پاس اور نگہبانی کرو اپنی شرمگاہون کی یعنی حرام کاری سے بچاؤ اور بند کرو نگاہین اپنی یعنی دیکھنے اوس چیز کے سے کہ نہین جائز دیکھنا اوسکا مانند محرم وغیرہ کے اور بند رکھو ہاتھ اپنے یعنی مارنے سے اور پکڑنے اوس چیز کے سے کہ حرام و مکروہ ہی یا یہ معنی ہین کہ باز رکھو اپنے نفسون کو ظلم سے ✤ اور فرمایا خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ الآیہ یعنی بہتر بندے اللہ کے وہ ہین کہ جسوقت دیکھے جاوین

یاد کیا جائے اللہ اور بدترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ چلتے ہین مجلسون مین ساتھ چغل خوری کے یعنی بنظر فساد کے جیسے کہ بیان کیا اسکو کہ جدائی ڈالتے ہین درمیان دوستون کے چاہتے ہین پاک لوگون سے مشقت اور ہلاک اور فساد اور گناہ اور زنا کو یعنی پاک جماعت کو کہ پاک و منزہ ہین گناہ اور فساد و عیب سے متہم کرتے ہین اونکو ساتھ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت مین ڈالتے ہین اونکو نقل کیا ہی یہ دونون حدیثین احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یا کیا جاوے اللہ یعنی تعلق اور خصاص مین اللہ تعالی کے ساتھ ایسے مرتبے کو پونہچے ہین کہ آثار و انوار اوسکے اوسکے اطوار و احوال پر ایسے ہویدا ہین کہ جب آنکھ اونکے جمال پر پڑتی ہی تو خدا کے یاد آتا ہی بسبب ظاہر ہونے عبادت کی علامت کے اونکے مونہون پر اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ دیکھنا اونکا مانند ذکر خدا کے ہی جیسا کہ کہا ہی علما نے کہ نظر کرنی عالم کے مونہہ پر عبادت ہی اور کبھی ہوتا ہی کہ بسبب نظر کرنے کے صالح کے مونہہ پر نور ایمان ایسا باطن مین آتا ہی کہ دل کو روشن کر دیتا ہی اور حدیث مین آیا ہی اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ اور آیا ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جو گھر سے نکلتے تھے اور لوگون کی نظر اونکے چہرۂ مبارک پر پڑتی تو کہتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا اَشْرَفَ هٰذَا الْفَتٰى مَا اَكْرَمَ هٰذَا الْفَتٰى لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا اَعْلَمَ هٰذَا الْفَتٰى لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا اَتْقَى هٰذَا الْفَتٰى پس دیکھنا اوسکا باعث ہوتا تھا کہنے کلمۂ توحید کا ف ۷ ف اور فرمایا اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت کرنی سخت تر ہی زنا کرنے سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کسواسطے غیبت اشد ہی زنا سے فرمایا اِنَّ الرَّجُلَ يَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يُغْفَرَ لَهٗ صَاحِبُهٗ یعنی تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہی پھر توبہ کرتا ہی پس اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ اوسکی یعنی اسلیے کہ حق اللہ تعالی کا ہی اور تحقیق غیبت والے کی نہین بخشش کی جاتی یہان تک کہ بخشے اوسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہی یعنی اسلیے کہ یہ اوسکا حق ہی اور انس کی روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنے والا نہین واسطے اوسکے توبہ نقل کیا ہی یہ دونون روایتین بیہقی نے شعب الایمان مین ف نہین واسطے اوسکے توبہ یعنی غالبًا اسلیے کہ زانی ڈرتا ہی اور رکا پیتا ہی پس توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنے والا سہل جانتا ہی اگرچہ اللہ تعالی کے نزدیک بڑے گناہ کی چیز ہی اسلیے کہ بلا جب عام ہوتی ہی تو اوسکی برائی دل سے نکلجاتی ہی یا نزدیک ہی کہ غیبت کرنے والا غیبت کو حقیر و حلال جانے اور ورطۂ کفر مین جا پڑے یا یہ معنی ہین کہ نہین اوسکے لیے توبہ مستقلہ بلکہ موقوف ہی صحت اوسکی اور پر رضامندی اوسکے کہ جسکی غیبت کی ہی جیسے کہ اوپر کی روایت مین گذرا ف ۸ ف اور فرمایا اِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ تَقُوْلُ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یعنی بایشبہ کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشش چاہے تو اوسکے لیے کہ غیبت کی ہی تو نے اوسکی کہے تو یا الٰہی بخش ہمکو اور اوسکو نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین ف بخش ہمکو یعنی اگر ہون یہ جماعت تو یون کہین یا ہمکو یعنی سب گروہ مسلمین کو اور ظاہر یہ ہی کہ یہ بخشش چاہنی اوس صورت مین ہی کہ نہ پونہچی ہو غیبت اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی اور جب کہ پہونچ جاوے اوسکو تو ضرور ہی بخشوانا اوسسے اس طرح کہ خبر دے اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کہا ہی اوسکو اور بخشوا دے اوسکو اوسسے پس اگر متعذر ہو یہ تو ارادہ رکھے اسکا کہ جب ہو سکیگا بخشوا دیگا اوسسے پس جب کہ بخشوائیگا اوسسے ساقط ہو جاویگا اوسسے جو کچھ کہ اوسکا حق تھا اسپر اور اگر ماجز ہوا اس سب سے بسبب اسکے کہ ہو صاحب غیبت مردہ یا غائب مثلًا تو بخشش چاہے اللہ تعالی سے اوسکے فضل و کرم سے امید ہی کہ راضی کر دے اوسکے دشمن کو کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ کلام کیا ہی لوگون نے بیچ توبہ غیبت کرنے والے کے کہ آیا جائز ہی بغیر بخشوانے کے اوسسے کہ جسکی غیبت کی ہی یا نہین کہا بعضے عالمون نے کہ جائز ہی اور یہ ہمارے نزدیک دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ اگر یہ غیبت پونہچی ہو اوسکو

ف ۷ اور آیا ہی کہ جو شخص غیبت کرے کسی عالم کی تو ضرور ہی کہ اوسکا ایمان جاتا رہے پس ڈرنا چاہیے اس سے

ف ۸ اور آیا ہی کہ جو شخص غیبت کرے کسی عالم کی تو ضرور ہی کہ اوسکا ایمان جاتا رہے پس ڈرنا چاہیے اس سے

جسکی غیبت کی ہی تو توبہ اوسکی یہ ہی کہ بخشوائے اوس سے اور اگر نہ پوچھی غیبت تو بخشش چاہے اللہ تعالی سے اور دل مین یہ رکھے
کہ پھر ایسی حرکت نہین کرنے کا ۱۲ منہ + تمام ہوئین حدیثین شکوۃ کی اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ زبان مین تیس
آفتین ہین بیان کیا ہی ہمنے اونکو بیچ کتاب آفات اللسان کے اور ذکر اونکا طویل ہی کفایت کرتا ہی تجکو عمل کرنا ایک آیت پر
فرمایا اللہ تعالی نے لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ یعنی کچھ بھی نہین اکثر اونکی مشورت اور مراد یہ ہی کہ نہ کلام کرتو
لایعنی جسمین کچھ فائدہ نہین اور اقتصار کر کلام ضروری پر کہ نجات اسمین ہی کہا انس نے کہ شہید ہوا ایک لڑکا ہمسے اور زاہد
کے اور اوسکے پیٹ پر ایک پتھر بندھا ہوا تھا بسبب بھوک کے پس اوسکی ماں نے اوسکے مونہہ سے مٹی پونچھی اور کہا هَنِيئًا
لَكَ الْجَنَّةُ يَا بُنَيَّ یعنی گوارا اور مبارک ہو تجکو بہشت اے بیٹے میرے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ جانے تو
یعنی جنتی ہونا اوسکا شاید کہ کہا ہم کیا ہو اوسنے لایعنی یعنی بیفائدہ اور باز رہا ہو اوس کلام سے کہ نہ ضرر کرے اوسکو یعنی
نیک کلام کہ جو مفید ہو مثل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہما کے اور حد لایعنی کی یہ ہی کہ وہ اگر ترک کیا جاوے تو نہ فوت ہو
بسبب اوسکے ثواب اور نہ حاصل ہو بسبب اوسکے ضرر اور جسنے اقتصار کیا کلام لایعنی کو اسپر قلیل ہوگا کلام کرنا اوسکا پس چاہیے کہ
محاسبہ کرے بندہ نفس اپنے سے نزدیک فکر کرنے بات لایعنی کے کہ اگر ذکر اللہ کرتا بدلے اوسکے تو ہوتا وہ خزانہ سعادت کے خزانون
مین سے پس کیونکر جرأت کرے عقل خزانے کے ترک کرنے کو اور دھیلون کے لینے کو اور یہ جب ہی کہ نہو وہ مین گناہ اور اگر گناہ ہو
اوسمین تو وہ مانند ترک کرنے خزانے کے اور لینے آگ کے شعلے کے ہی اور جملہ کلام لایعنی سے ہی بیان کرنا احوال لوگون کے سفر کا
اور احوال شہرون کے کھانون کا اور عادات اونکی کا اور احوال صنعتون اور تجارتون کا اور یہی سب دیکھتا ہو تو پھیلا ہوا لوگون مین
اور اون مین سے آفتون مین سے جو اکثر زبانون پر جاری ہین پانچ ہین جھوٹ اور غیبت اور جھگڑنا اور مدح اور مزاح پس اب آفتون
کا بیان تو برمحل اونکے ہوگا اور ضمن حدیثون مین اوپر کچھ گذر بھی چکا اب مناسب اس مقام کے بیان کرنا غیبت کا ضرور ہی
کہ غیبت ایسی آفت ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا اور وحی کی اللہ سبحانہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو کہ جو کوئی مرا توبہ کر کر غیبت سے پس وہ آخر لوگون لوگون کا
ہوگا کہ داخل ہونگے بہشت مین اور جو شخص مرا مصر غیبت پر پس وہ اول لوگون کا ہوگا کہ داخل ہونگے دوزخ مین اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گذرا مین شب معراج کو ایک قوم پر کہ کھرونچتے تھے مونہہ اپنے اپنے ناخنون سے پس کہا گیا مجکو کہ یہ لوگ
ہین کہ غیبت کرتے ہین لوگون کی اور جانا چاہیے کہ غیبت اوسکو کہتے ہین کہ جو بیان فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَنْ تَذْكُرَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُهُ لَوْ بَلَغَهُ وَاِنْ كُنْتَ صَادِقًا یعنی یہ کہ ذکر کرے تو اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ
اوس چیز کے کہ ناگوار ہو اوسکو اگر پونہچے اوسکو اگرچہ ہو تو سچا برابر ہی کہ ذکر کرے تو نقصان اوسکے نفس مین یا مال مین یا فعل مین یا قول
مین یا نسب مین یا گھر مین یا سواری مین یا اور کسی چیز کا کہ جو متعلق ہو ساتھ اوسکے حتی کہ کہنا تیرا کہ وہ واسع الکم ہی یا طویل الذیل ہی
اور ذکر کیا گیا ایک شخص سوال خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہ کیا ہی ہمت ہی پس فرمایا حضرت نے کہ غیبت کی تھی اوسکی ہو حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف ایک عورت کے کہ وہ ٹھگنی ہی پس فرمایا حضرت نے کہ غیبت کی تو نے اوسکی پس
اس سے جانا گیا کہ غیبت زبان ہی پر موقوف نہین ہی بلکہ کچھ فرق نہین ہی اسمین کہ زبان سے ہو یا حاصل ہو سمجھانا ساتھ ہاتھ کے یا رمز کے
یا اشارے کے یا حرکت و نقل کرنے اور تعریض کے جس سے عیب سمجھا جاوے مانند کہنے تیرے کے اَنَّ مِنَّا بَنَا وَبَعْضَ
اَصْدِقَائِنَا كَذَا یعنی جو ہمیر گذرا یا بعضے دوست ہمارے ایسے ہین اور جانا چاہیے کہ بدترین غیبتون کی وہ غیبت ہی کہ قاری کرے مین

کہ کہتے ہین شکر اوس خدا کا کہ نہ مبتلا کیا ہمکو ساتھ داخل ہونے کے سلطان کے پاس طلب دنیا کے لیے وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ
[illegible] کہنے سے سمجھاتے ہین [illegible] عیسی بیا[illegible] اور [illegible]
احوال غلبہ کا اگر مبتلا ہوتا وہ اوس چیز مین کہ مبتلا ہین ماتھ اوسکے ہم مثل ہلکے اور وہ کم [illegible] سے فلسلی اللہ ان یعافیہ
اور غرض اونکی اس کہنے سے غیبت ہی پس جمع کرتے ہین غیبت اور ریا کو اور ظاہر کرنے شباہت کو ساتھ اہل صلاح کے بچ بچنے کے
غیبت سے اور یہ خبث مین کہ فریضہ ہوتے ہین ساتھ انکے اور گمان کرتے ہین کہ ہمنے غیبت چھوڑدی ہی اور ایسے ہی کبھی غیبت کرتا ہی
کہ آدمی اور غافل ہوتے ہین اوسسے ماضی [illegible] کہتا ہی سبحان اللہ کہ عجب بات ہی یہان تک کہ ہوشیار ہوتے ہین لوگ سننے کے لیے
[illegible] لگتا ہی کہ اللہ کا بندے حبشہ کے [illegible] کرتے کو اور کہتا ہی میرا دل لگا ہوا ہی فلانے مین قبول کرے اللہ تو یہ ہماری اور اوسکی
[illegible] نہین ہی [illegible] اوسکی دعا بلکہ [illegible] بتانا اوسکے سب کا ہی اور اگر قصد کرتا وہ دعا کا تو چھپاتا اوسکو اور اگر کرتا جی اوکا اوسکے
لیے تو چھپا [illegible] عیب [illegible] ایسے ہی کہ ظاہر کرتا ہی [illegible] کو غیبت کرنے والے کے کلام سے یہان تک کہ بہت خوش ہوتا ہی
وہ غیبت سے [illegible] والا غیبت کا ایک غیبت کرنے والون مین سے ہی ایسا ہی فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کیونکر نہو
جسوقت کہ برکت لیوے اوسکی نوشی تعجب سے اور ایسے ہی کبھی کہتا ہی کہ یکو کہ چھوڑ لوگون کی غیبت اور وہ اپنے دل مین نہین مکروہ جانتا
غیبت کو پس اسکے نہین کہ غرض اوسکی یہ ہی کہ تعریف کیجاوے ساتھ پرہیزگاری کے اور یہ کہنا نہین کہ الٰہی اوسکو غیبت کے گناہ سے
جب تک کہ مکروہ جانے اوسکو اپنے دل سے اور ڈالتا ہی اوسکو ریا کے گناہ مین بلکہ کہتا ہی گناہ سے یون کہ مکروہ جانے دل مین اور جھٹلاوے
غیبت کرنے کو اور قبول کرے اوسکی اپنے دل سے اسلیے کہ وہ فاسق ہی لائق جھٹلانے کے اور مسلمان جو ذکر کیا گیا ہی ساتھ
غیبت کے سخو ہی کہ نیک گمانی ہو ساتھ اوسکے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مِنَ الْمُسْلِمِ دَمَہٗ وَ
مَالَہٗ وَاَنْ یُّظَنَّ بِہٖ ظَنَّ السُّوْءِ یعنی بیشبہ اللہ پاک نے حرام کیا مسلمان سے خون اوسکا اور مال کو اور یہ کہ گمان کیجاوے ساتھ اوسکے بدگمانی
پس غیبت دل سے بھی حرام ہی جیسے کہ زبان سے حرام ہی مگر یہ کہ مضطر ہو طرف معرفت اوسکی کے اس طرح پر کہ نہو تجاہل اور سوے اسکے نہین
کہ اجازت ہی غیبت کی یعنی جب [illegible] ظلم کرے ظالم کا ظلم بادشاہ کے سامنے اسلیے کہ دفع کرے اوسکے ظلم کو ولیکن سامنے غیر
بادشاہ کے [illegible] ہو کہ [illegible] دفع پر غیبت [illegible] کیا گیا حجاج آگے بعضے سلف کے پس کہا بیشک اللہ بدلا لیگا حجاج کے لیے اوس سے
کہ جسنے غیبت کی اوسکی جیسے کہ بدلا لیگا حجاج سے اوسکا کہ جسنے ظلم کیا ہی دیوری و شخص کہ مدد چاہتے ہین اوس سے بگاڑنے خلاف شرع کے
درست ہو کہ ذکر کرین اوسکا تیسری فتوی پوچھنے والا جب محتاج ہو طرف ذکر کرنے سوال کے جیسا کہ کہا ہندنے کہ ابوسفیان ایک
مرد بخیل ہی نہین دیتا مجھکو [illegible] کفایت کرے مجھکو اور بیٹے میرے کو [illegible] لیکن یہ جب درست ہی کہ اسمین کچھ فائدہ ہو چوتھی ذکر اسمکا
اوسکی بدی سے جب کہ جاننا ہو کہ اگر نہ ذکر کرونگا تو البتہ قبول کیجاویگی گواہی اوسکی جیسے ذکر کرنا ہی مزکی یعنی گواہون کا حال بتانے والا یا کوئی معاملہ کرتا ہو کسی سے یا نکاح کرتا ہو کسی سے اور یہ جانتا ہی کہ اوسکو ضرر پونہچیگا تو ذکر کرے اوسکو فقط اوسکے
لیے کہ اندیشہ ہو ضرر پہونچنے کا اوسکو پانچوین یون کہ مشہور ہو اوس نام سے کہ جسمین کچھ عیب ہو جیسے چندھا اور لنگڑا اور سانولا
اور نام کی طرف یعنی جو اچھا ہو بہتر ہی چھٹی یہ کہ کہو کھلم کھلا عیب کرنے والا نہ برا مانے اوسکے ذکر سے جیسے مخنث و شرابی کہ
حسن رح نے تین ہین کہ نہین غیبت اونکی۔ لیے ہوا و ہوس والا اور فاسق فسق کرتا ظاہر مین اور امام ظالم اور یہ سب کھلم کھلا
کرتے ہین نہین برا مانتے ذکر سے اور صحیح یہ ہی کہ ذکر فاسق کا اوس گناہ کہ جسکو چھپاتا ہی اور برا مانتا ہی اوسکے ذکر سے
نہین درست بغیر عذر کے۔ **فصل** علاج نفس کے باز رکھنے کا غیبت سے یہ ہی کہ دھیان کرے اوس وعید کو جو اوسکے

حق مین وارد ہوا ہی اور اس قول مین آنحضرت کے اِنَّ الْغِیْبَۃَ اَسْرَعُ فِیْ حَسَنَاتِ الْعَبْدِ مِنَ النَّارِ فِی الْیَبْسِ
[illegible] نیکیون کی [illegible] نیکیان غیبت کرنے والے کی [illegible] طرف دیوان مظلوم کے کہ جو [illegible] پس دیکھے نیکیون کی [illegible]
اور غیبت کی نہایت مین اور اوس کے نوبت پہونچتی ہی اوسکے افلاس کی غمتریب چہرجاہیے کہ دھیان کرے اپنے نفس کے
عیبون مین پس اگر ہو اوسمین کوئی عیب تو مشغول ہو ساتھ [illegible] اپنے نفس کے خبر اپنے سے [illegible] غیر کا [illegible]
مشغول ہو اور اگر کیا ہو نوئی گناہ چھوٹا تو جلد [illegible] اوسکا اسے [illegible] چھوٹے [illegible]
اوسکے غیر کے بڑے گناہ سے یعنی یون سمجھے کہ جیسا میرا چھوٹا گناہ میرے حق مین مضر ہی ویسا اور کا بڑا گناہ میرے حق مین مضر
اور اگر ہو اوسمین کوئی عیب تو چاہیے کہ جانے کہ جہل میرا اپنے نفس کے عیبون کا [illegible] یعنی [illegible] عیب [illegible]
بڑا عیب ہی اور کہان خالی ہوتا ہی آدمی عیب سے پھر اگر خالی ہو اوس سے تو شکر کرے اللہ کا [illegible] غیبت سے پس تحقیق عیب کرنا لوگون کا اور
کھانا گوشت مردار کا بڑے عیبون مین ہی پس چاہیے کہ [illegible] اوس سے پھر جب [illegible] [illegible] غیبت اولا [illegible]
چاہے اللہ سے اور چاہے اوسکے پاس کہ جسکی غیبت کی ہی اور کہے کہ [illegible] تجھ سو معاف کر مجھے پس [illegible] اوس پھر اگر
نپاوے اوسکو توبہت تعریف کرے اوسکی اور بہت دعا کرے اوسکے لیے اور بہت کرے نیکیان یہان تک کہ جب [illegible] بعضی
نیکیان طرف دیوان مظلوم کے تو باقی رہین اوسکے لیے جو کفایت کرین اوسکو پس یہ کفارہ ہی غیبت کا تمام ہوا کلام امام غزالی رحمۃ اللہ
علیہ کا ✦ غیبت کھاتی ہی حسنات کو جیسے کہ کھاتی ہی آگ لکڑیون کو کہا بعضون نے کہ مثال اوس شخص کی کہ غیبت کرتا ہی لوگون کی
مثال اوس شخص کے ہی کہ کھڑا کرتا ہی منجنیق پس پھینکتا ہی اوس سے نیکیان اپنی مشرق اور مغرب کی جانب اور دیا ہوگا
ایک شخص کو نامہ اعمال اوسکا پس دیکھیگا اوسمین نیکیان کہ نہین کی ہونگی اوسنے وہ پس کہا جاویگا اوسکو کہ یہ بے اور چیز ہی کہ
کہ غیبت کی تھی تیری لوگون نے حال انکہ تو نہین جانتا تھا اور آیا ہی کہ ذکر کیا گیا غیبت کا سامنے ابن المبارک کے پس کہا اگر تو تاہین
غیبت کرنے والا تو البتہ غیبت کرتا مین اپنے ماں باپ کی اسلیے کہ وہ بہت مستحق ہین نسبت اور لوگون کے میری نیکیون کے اور کہا گیا
واسطے حسن بصری کے کہ فلانے شخص نے غیبت کی تیری پس بھیجا اوسنے طرف اوسکے طباق شیرینی کا اور کہلا بھیجا کہ مجھکو خبر
پونہچی تھی کہ تو نے تحفہ بھیجا ہین طرف میرے نیکیان اپنی پس ملا اوتار اپنے میرے احسان کا بقدر امکانک شرح عن الاسلام
حرام ہی سننا غیبت کا جو کوئی سنے غیبت محرمہ رد کرے اوسکو اور برا جانے غیبت کرنے والے کو پھر
اگر عاجز ہو منع کرنے سے یا نہ مانے کوئی اوسکا منع کرنا تو الگ ہو جاوے اوس مجلس سے اگر ممکن ہو اوسکو فرمایا اللہ تعالی نے
وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ یعنی اور جب سنتے ہین بیہودہ بات کو تو منہ موڑتے ہین اوس سے اور فرمایا
اللہ تعالی نے وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ یعنی اور بندے رحمن کے وہ ہین کہ جو لغو سے منہ موڑتے ہین
اور فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ✦ یعنی کان اور آنکھ
اور دل یہ ان سب سے پوچھا جاویگا کہ تمہارے صاحبون نے کیا کیا ✦ اور فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ
فِیْۤ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ ؕ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ
الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ یعنی اور جب دیکھے تو اون لوگون کو کہ بیٹھتے ہین ہماری آیتون مین یعنی اونکے رد کرنے
اور طعن کرنے مین تو منہ موڑ اوسنسے یہان تک کہ بیٹھین وہ اور بات کے ذکر کرنے مین اور اگر بھلا دیوے تجکو شیطان تو مت بیٹھ

بعد یاد آنے کے ساتھ قوم ظالمین کے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْہِ رَدَّ اللّٰہُ عَنْ وَّجْھِہِ النَّارَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی جو کوئی رد کرے اپنے بھائی مسلمان کی آبروریزی سے رد کریگا اللہ اوسکے مونہہ سے آگ دوزخ کی روز قیامت کے روایت کی یہ ترمذی نے اور آیا ہی کہ کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو پس کہا صحابہ نے کہ کہان ہی مالک بن دخشم پس کہا ایک شخص نے کہ وہ منافق ہی نہیں دوست رکھتا اللہ کو اور اوسکے رسول کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَقُلْ ذٰلِکَ اَلَا تَرَاہُ قَدْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ وَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ حَرَّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ یعنی مت کہہ تو یہ کیا نہیں دیکھتا ہی تو اوسکو کہ تحقیق کہا اوسنے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چاہتا ہی اوس سے رضامندی اللہ تعالی کی اور بیشک اللہ نے تحقیق حرام کیا ہی آگ پر اوس شخص کو کہ کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اوس حال مین کہ چاہتا ہو بسبب اوسکے رضامندی اللہ کی نقل کی یہ بخاری مسلم نے

باب پنجم بیان اون چیزون کے کہ مباح ہی غیبت اونکے سبب سے

جاننا چاہیے کہ غیبت مباح ہوتی ہی واسطے غرض صحیح شرعی کے کہ ممکن ہو پہونچنا طرف اوس غرض کے مگر بسبب غیبت کے اور وہ چھ سبب سے ہی ایک تو اظہار ظلم پس جائز ہی مظلوم کے لیے یہ کہ اظہار ظلم کرے صرف سلطان اور قاضی وغیرہما کے کہ جو حکومت رکھتے ہون یا قدرت رکھتے ہون اوسکے انصاف پر ظلم کرنے والے اوسکے سے پس کہے ظلم کیا مجھپر فلانے نے ایسا دوسرے مدد چاہنی خلاف شرع کی تغییر پر اور گنہگار کے پھیرنے پر طرف راہ نیک کے پس کہے اوس سے کہ امید رکھتا ہو کہ وہ قادر ہی اوس خلاف شرع کے ازالے پر کیفلانا کرتا ہی ایسا پس باز رکھے اوسکو اوس سے اور جائز ہی بسبب ہونے مقصود اوسکے کے پہونچنا طرف ازالۂ منکر کے پس اگر یہ قصد کرے یہ تو ہوگا یہ ذکر کرنا حرام تیسرے استفتا پس کہے مفتی سے کہ ظلم کیا مجھپر باپ میرے نے یا بھائی میرے نے یا خاوند میرے نے یا فلانے نے ایسا پس کیا جائز ہی اوسکو یہ اور کیا ہی راہ میری خلاصی کی اوس سے اور حاصل کرنے حق میرے کی اور دفع ظلم کی اور مانند انکے پس یہ جائز ہی حاجت کے لیے ولیکن بڑی احتیاط کی بات اور افضل یہ ہی کہ کہے کیا کہتا ہی تو ایسے شخص کے حق مین یا زوج کے حق مین کہ ہوا مراوسکا ایسا اسلیے کہ حاصل ہوجاتی ہی اس سے غرض بغیر تعین کے اور باوجود اسکے تعین جائز ہی جیسا کہ گذرا حدیث ہند مین جو تھے بچانا مسلمانون کا شر سے اور خیرخواہی اونکی اور یہ کئی طرح پر ہی ایک تو جرح کرنا مجروحین یعنی ناقصین کا قسم راویون اور گواہون سے اور یہ جائز ہی ساتھ اجماع مسلمانون کے بلکہ واجب ہی حاجت کے لیے اور دوسرے مشورہ دینا بیچ مصاہرت انسان کے یعنی ناتے نسبت مین یا بیچ مشارکت کے یا امانت رکھنے کے یا معاملہ کرنے کے کسی سے اور ہمسائگی کے پس واجب ہی مشورہ دینے والے پر یہ کہ نہ چھپاوے حال اونکا بلکہ بیان کرے برائیان جو اونمین ہون بہ نیت خیرخواہی کے اور تیسرے جب کہ دیکھے طالب علم کو کہ آمد و رفت کرتا ہی طرف مبتدع یا فاسق کے علم پڑھنے کے لیے اور ڈرتا ہی کہ ضرر پاویگا وہ طالب علم بسبب اوسکے تو لازم ہی اسکو خیرخواہی کرنی اوسکی ساتھ بیان کرنے حال اوسکے کے بشرط اسکے کہ قصد کرے اوسکی خیرخواہی کا اور اسمین بھی غلطی مین پڑجاتے ہین لوگ کہ کبھی باعث ہوتا ہی اسکے کہنے والے کو حسد اور شیطان اوسکو فریب دیتا ہی اور خیال مین ڈالتا ہی کہ یہ خیرخواہی ہی پس خوب ہوشیار رہے اسمین اور چوتھے یہ کہ کوئی حکومت رکھتا ہو سر انجام اون خدمت کا اوس سے بوجہ احسن نہوتا ہو یا تو اس سبب سے کہ وہ لائق اوسکے نہو یا بسبب اسکے کہ فاسق ہو یا غافل ہو وغیر ذلک تو واجب ہی ذکر کرنا اوسکا بڑے حاکم کے آگے کہ اوسپر حاکم ہو تاکہ موقوف کردے وہ اوسکو اور حاکم کرے اوسکو کہ لائق ہو حاکمی کے یا جان رکھے حال اوسکا تاکہ معاملہ کرے اوس سے موافق حال اوسکے کے اور اعتبار نکرے اوسکا اور سعی کرے اوسکی تعلیم

ودرستی مین تمام ہوئین چار قسمین جو تھی قسم کی آب پانچوین قسم اوسی تھی قسم کے آگے یہ ہی کہ ہو علی الاعلان فسق کرنے والا یا بدعت کرنے والا جیسے علی الاعلان شراب پیتا ہی یا لوگون سے ڈنڈ لیتا ہی اور محصول و اموال لوگون کے لیتا ہی از راہ ظلم کے اور متولی ہوتا ہی امور باطلہ کا پس جائز ہی ذکر کرنا اوسکا ساتھ اون چیزون کے کہ علی الاعلان کرتا ہی اونکو اور حرام ہی ذکر کرنا اوسکے اور عیبون کا مگر یکہ ہو اونکے جواز کے لیے لوئی اور سبب اون سببون مین سے کہ ذکر کیے ہمنے چھٹے تعریف یعنی معلوم کروانا پس جب کہ آدمی معروف ایک لقب کرمانند چندے اور لنگڑے اور بہرے اور اندھے اور بھینگے وغیرہم کے تو جائز ہی معلوم کروانا اونکا ساتھ اسکے اور حرام ہی کہنا اسکا بسبب نقصان بیان کرنے اوسکے کے اور اگر ممکن ہو معلوم کروانا اونکا اور طرح تو اولی ہی پس یہ چھ سبب ہین کہ ذکر کیا ہی انکو علما نے اور اکثر انکے پر اجماع ہی علما کا اور دلیلین انکی احادیث صحیحہ سے ثابت ہین ۱۲ منہ **ریاض الصالحین** تمام ہوا علاوہ غیبت وغیرہ کا اور چونکہ اس آیت مین ذکر تھا تقوے کا آگے اسی تقوے کی بیان فرماتی ہی

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ○

ای لوگون پیدا کیا ہمنے تمکو ایک مرد اور ایک عورت سے اور کیا ہمنے تمکو جماعتین اور قبیلے تو آپسمین شناسا ہو و تم بلاشبہ بڑا بزرگ تم مین نزدیک خدا کے بڑا پرہیزگار تمھارا ہی بلاشبہ خدا دانا خبردار ہی ✤ **فتح** ✤ ای آدمیون ہمنے تمکو بنایا ایک نر اور ایک مادہ سے اور رکھین تمھاری ذاتین اور گوتین تا آپسکی پہچان ہو مقرر عزت اللہ کے ہان اوسی کو بڑی جسکو ادب بڑا اللہ سب جانتا ہی خبردار ✤ **تفسیر** ✤ یعنی بڑائیان ذات کی اور قوم کی عبث ہین صفت نیک چاہیے نری ذات کس کام کی ✤ **مو** ✤ ایک مرد اور ایک عورت سے یعنی آدم اور حوا علیہما السلام سے یا یہ مراد ہی کہ ہر ایک تم مین سے پیدا ہوا ہی باپ اور ماں سے پس نہین ہی کوئی تم مین سے مگر کہ وہ منسوب ہوتا ہی ساتھ رحم کے شمل اوس چیز کے کہ منسوب ہوتا ہی ساتھ اوسکے دوسرا برابر سرابر پس نہین ہی کچھ وجہ تفاخر اور بڑائی کرنے کی نسب مین اور شعوب جمع شعب کی ہی اور شعب کہتے ہین پہلے طبقے کو اون طبقون مین سے کہ اونپر عرب ہین اور وہ یہ ہین شعب اور قبیلہ اور عمارہ اور بطن اور فخذ اور فصیلہ پس شعب جمع کرتا ہی قبائل کو اور قبیلہ جمع کرتا ہی عمائر کو اور عمارہ جمع کرتا ہی بطون کو اور بطن جمع کرتا ہی افخاذ کو اور فخذ جمع کرتا ہی فصائل کو خزیمہ شعب ہی اور کنانہ قبیلہ اور قریش عمارہ اور قصی بطن اور ہاشم فخذ اور عباس فصیلہ اور شعب کا نام شعب اسلیے ہوا کہ قبائل منشعب ہوتے ہین اوس سے تو آپسمین شناسا ہو و تم یعنی نہین مرتب کیا تمکو شعوب و قبائل پر مگر اسلیے کہ پہچانے بعض تمھارا نسب بعض کا پس نسبت کیا جاوے طرف غیر باپون اپنے کے نہ اسلیے کہ فخر کرو تم ساتھ آباؤ اجداد کے اور دعوی کرو تفاضل کا نسبون مین پھر بیان فرمائی وہ خصلت کہ اوس سے بزرگ ہوتا ہی انسان غیر اپنے پر اور حاصل کرتا ہی شرف و بزرگی اللہ تعالی کے نزدیک پس فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ اَكْرَمَ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ یعنی جسکو خوش لگے یہ کہ ہو بہت بزرگ لوگون مین تو پس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے اور ابن عباس سے منقول ہی اَكْرَمُ الدُّنْيَا الْغِنٰى وَاَكْرَمُ الْاٰخِرَةِ التَّقْوٰى یعنی بزرگی دنیا کی تونگری ہی اور بزرگی آخرت کی تقوی اور روایت کیا گیا ہی کہ طواف کیا آنحضرت علیہ السلام نے روز فتح مکے کے پھر حمد و ثنا کی اللہ کی پھر کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَكَبُّرَهَا يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا النَّاسُ رَجُلَانِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ كَرِيْمٌ عَلَى اللّٰهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ یعنی سب تمر نہین ثابت ہین اوس خدا کے لیکہ دور کی تمسے نخوت و جبر کرنا جاہلیت کا اور تکبر اوسکا اے لوگو نہین ہین لوگ مگر دو مرد کے ایک تو مومن پرہیزگار بزرگ اللہ کے نزدیک

اور دوسرے فاجر بہت ذلیل و خوار اللہ کے نزدیک پھر پڑھی آپ نے یہ آیت اِنَّ اَکْرَمَکُمْ الخ اور زید بن شجرہ سے منقول ہے کہ گدرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے بازار میں پس دیکھا ایک غلام کالے کو کہ کہتا ہے جو کوئی خریدے مجھکو اس شرط پر خریدے کہ نہ منع کرے مجھکو پانچوں نمازوں کے پڑھنے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پس خریدا اوسکو کسی صحابی نے پھر بیمار ہوا وہ پس اوسکی خبر پوچھنے کو تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر وہ مر گیا پس حضرت اوسکے دفن کروانے کر گئے پس کہا بعضے لوگوں نے اوسکے مقدمے میں کچھ یعنی حقارت اوسکی بیان کی پس نازل ہوئی یہ آیت اور دانا ہی یعنی جاننا ہی دلوں کی بزرگی و تقوی کو اور خبردار ہی یعنی خبر رکھتا ہی نفسوں کے ارادوں کی بیچ خواہشوں اوکی کے ✦ حال آیا ہی کہ فتح مکہ کے دن رسول علیہ السلام نے بلال کو حکم کیا کہ کعبے کی چھت پر چڑھ کر اذان کہیں عتاب بن اسید نے کہا کہ الحمد للہ کہ میرے باپ کو حق تعالی نے اس سے پہلے مار ڈالا تو یہ روز نہ دیکھے اور حارث نے کہا کہ محمد نے کسیکو سوائے اس کالے کوے کے نہ پایا کہ وہ اذان کہے اور ابو سفیان نے کہا کہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں ڈرتا ہوں کہ خدا آسمان کا اوسکو اسکی خبر دے جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے کہ شعب اور قبائل و نسب واسطے پہچاننے آپس کے مقرر ہوئے ہیں نہ واسطے تفاخر کے پس تم ہی لوگوں فخر ساتھ نسب و مال کے نکرو اصل تم سب کی ایک مرد و ایک عورت ہی کہ آدم و حوا ہیں فخر کرنا ساتھ نسب و مال کے کچھ اعتبار نہیں رکھتا بلکہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ الخ رسول علیہ السلام نے فرمایا اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی یعنی حسب مال ہی اور بزرگی تقوی ہی اور یہ بھی فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ یعنی بلاشبہ اللہ نہیں دیکھتا تمہاری صورتوں اور مالوں کی طرف ولیکن دیکھتا ہی تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف اور کہا قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں اِنَّ اَکْرَمَکُمْ الخ التقوی والاثم الفجور یعنی بڑی بزرگیوں کی بزرگی تقوی ہی اور بڑی بدبختیوں کی بدبختی بدکاری ہی اور پوچھا کسیںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگوں میں کونسا شخص بہت بزرگ ہے فرمایا اَکْرَمُھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰھُمْ یعنی بہت بزرگ اوسکا اللہ کے نزدیک ہی کہ جو بہت پرہیزگار ہو اور نہیں صحابہ نے عرض کیا کہ نہیں سوال کرتے ہم اس سے فرمایا فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْئَلُوْنِیْ یعنی کیا قبائل عرب کا حال پوچھتے ہو مجھسے کہا صحابہ نے ہاں فرمایا فَخِیَارُکُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا یعنی پس اچھے تمہارے جاہلیت میں اچھے تمہارے ہیں اسلام جب سمجھ بوجھ پیدا کریں دین کی پس حاصل آیت کا یہ ہی کہ نسب و حسب سوائے تقوی کے کام نہیں آتا جو کہ مغرور ساتھ نسب کے ہیں اوسکو متنبہ ہونا چاہیے اور اس آیت کو پیش نظر اپنے رکھیں ✦ **معاً بحراً** روایت کی ابو داؤد نے اپنے مراسیل میں اور ابن مردویہ اور بیہقی نے اپنے سنن میں زہری سے کہ کہا مکحل کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ بنی بیاضہ کو یہ کہ نکاح کردیں وہ ابا ہند سے ایک عورت اپنے میں سے پس کہا انھوں نے یا رسول اللہ کیا نکاح کریں ہم اپنی بیٹیوں کا اپنے والی یعنی غلاموں آزادوں سے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی اخیر آیت تک اور تھا ابو ہند حجام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ✦ کہا مجاہد نے کہ نہیں پیدا کیا اللہ تعالی نے فرزند مگر نطفہ مرد اور عورت دونوں کے سے اور یہ اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی ✦ اور روایت کی احمد اور ابن جریر اور ابن مردویہ اور بیہقی نے عقبہ بن عامر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حال اوسکا یہ ہی کہ ان تمہارے نسبوں سے کسیکو فوقیت کسی پر نہیں حاصل ہوتی تم سب بیٹے آدم کے ہو برابر سر اور کچھ اعتبار نہ رنگو اسکا نہیں ہی کسب کو کسی پر فضیلت مگر بسبب دین اور تقوی خدا کے بلاشبہ اللہ نہیں سوال کریگا تمسے تمہارے حسبوں سے اور نہ تمہارے نسبوں سے اور فرمایا کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ مجاہد اور روایت کی حاکم نے اور تصحیح کی اسکی اور روایت کی ابن مردویہ اور بیہقی نے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ اُمَرَائِیْ وَاُمَنَائِیْ الخ یعنی بلاشبہ اللہ تعالی

فرماویگا روز قیامت کے کہ حکم کیا میںنے تمکو پس ضائع کیا تمنے اوس چیز کو کہ تاکید کی تھی میںنے تمکو اوسکی اور بلند کیا یعنی اوجیلا تمنے اپنے نسبون کو پس آج کے روز بلند کرونگا مین نسب اپنا اور پست کرونگا مین تمھارے نسبون کو اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ یعنی کہان ہین پرہیزگار کہان ہین پرہیزگار اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور روایت کی طبرانی اور ابن مردویہ نے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماویگا اللہ تعالی روز قیامت کے اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ جَعَلْتُ نَسَبًا وَّجَعَلْتُمْ نَسَبًا الخ یعنی اے لوگون بلاشبہہ مینے مقرر کیا ایک نسب اور تمنے بھی مقرر کیا نسب پس مقرر کیا مینے یہ کہ بہت بزرگ تم مین نزدیک اللہ کے بہت پرہیزگار تم مین کا ہے پس نا تمنے مگر یہی کہا تمنے کہ فلانا بہت بزرگ ہی فلانے سے اور فلانا بہت بزرگ ہی فلانے سے اور مین آج کے دن بلند کرتا ہون نسب اپنا اور پست کرتا ہون نسب تمھارا اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآئِیَ الْمُتَّقُوْنَ یعنی آگاہ ہو بلاشبہہ میرے دوست پرہیزگار ہین اور روایت کی خطیب نے علی بن ابی طالبؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہوگا دن قیامت کا کھڑے کیے جاوینگے بندے آگے اللہ تعالی کے غُرًّا بُھْمًا یعنی بن ختنہ کیے ہوئے کھلے ہوئے پھر فرماویگا اللہ تعالی اے میرے بندون امر کیا مینے تمکو پس ضائع کیا تمنے امر میرا اور بلند کیے تمنے نسب اپنے اَنَا الْمَلِکُ الدَّیَّانُ اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی مین بادشاہ جزا دینے والا ہون کہان ہین پرہیزگار کہان ہین پرہیزگار بلاشبہہ بہت بزرگ تمھارے نزدیک اللہ کے بہت پرہیزگار تمھارے ہین اور روایت کی ابن مردویہ نے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّاسُ کُلُّھُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ وَلَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلَا عَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلَا اَحْمَرَ عَلٰی اَبْیَضَ وَلَا اَبْیَضَ عَلٰی اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی یعنی تمام آدمی اولاد آدمؑ ہین اور آدم پیدا کیے گئے مٹی سے اور نہین فضیلت ہی عربی کو عجمی پر اور نہ عجمی کو عربی پر اور نہ سرخ کو گورے پر اور نہ گورے کو سرخ پر مگر بسبب تقوی کے اور روایت کی طبرانی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَۃٌ لَا فَضْلَ لِاَحَدٍ عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا بِالتَّقْوٰی یعنی مسلمان بھائی ہین اپسمین نہین فضیلت کسیکو کسی پر مگر بسبب تقوی کے اور روایت کی احمد نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا الخ یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ ترک کرے مدد اوسکی تقوی اس جگہ ہی اور اشارہ کیا حضرتؐ نے ساتھ ہاتھ اپنے کے اوپر سینے اپنے کے اور نہ چاہیے کہ دوستی کرین دو شخص اللہ کی راہ مین پھر جدائی ڈالین آپسمین مگر کہ نئی بات نکالے دین مین کوئی اونمین سے یعنی اوس صورت مین بعد اہو جاوے دوسرا اوس سے وَالْحَدِیْثُ شَرٌّ وَالْحَدِیْثُ شَرٌّ وَالْمُحْدِثُ شَرٌّ اور روایت کی احمد نے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا واسطے ابی ذر کے تامل کر تو کہ نہین ہی تو بہتر احمر اور نہ اسود سے مگر یہ کہ بزرگی حاصل ہووے تجکو بسبب تقوی کے اور روایت کی بخاری نے ادب مین ابن عباسؓ سے کہ کہا نہین جانتا مین کسیکو کہ عمل کرے اس آیت پر یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ پہان تک کہ پونہچے ان لفظون تک اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ پس کہتا ہی ایک شخص دوسرے شخص کو کہ مین بہت بزرگ ہون تجسے پس نہین ہی کوئی بہت بزرگ کسی سے مگر بسبب تقوی خدا کے اور روایت کی بخاری نے کتاب ادب مین ابن عباسؓ سے کہ کہا کس چیز کو گنتے ہو تم بزرگی اس حال مین کہ بیان کردی اللہ تعالی نے بزرگی کہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور کس چیز کو گنتے ہو تم حسب افضل تمھارا از روے حسب کے وہ ہی کہ بہت اچھا رکھتا ہی تم مین خلق اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے اور احمد نے اور طبرانی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور خرائطی نے مکارم الاخلاق مین

مرا ہوا ایک شخص تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ وہ منبر پر تھے پس عرض کی کہ یا رسول اللہ لوگون مین کون بہتر ہے
فرمایا آمرھم بالمعروف وانھاھم عن المنکر واوصلھم للرحم
یعنی جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو اور بہت ڈرتا ہو اللہ عزوجل سے اور بہت حکم کرتا ہو اچھی باتون کا اور بہت منع کرتا ہو بری باتون سے
اور بہت سلوک کرتا ہو ناتے دارون سے + اور روایت کی احمد نے کہ کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہین خوش کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کسی چیز نے دنیا سے اور نہ خوش کیا اونکو کسی شخص نے کبھی برابر تقوی والے کے + اور روایت کی حکیم ترمذی نے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من اتقی اللہ اھابہ اللہ منہ کل شیء ومن لم یتق اللہ اھابہ اللہ من کل
شیء یعنی جو ڈرتا ہی اللہ سے ڈراتا ہی اللہ اوس سے ہر چیز کو اور جو نہین ڈرتا ہی اللہ سے ڈراتا ہی اوسکو اللہ ہر چیز سے + اور کہا
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ گذرے ایک کھیتی پر وہان کوئی جانور شیر یا بچھو اور تھا کہ لوگ جانے سے باز رہے تھے وہ تشریف
لے گئے اور شاید اوسکو دفع کر دیا اور پھر حدیث فرمائی + اور روایت کی حکیم ترمذی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
الحیاء زینۃ والتقی کرم وخیر المراکب الصبر وانتظار الفرج من اللہ عبادۃ یعنی حیا زینت
ہی اور تقوی بزرگی ہی اور بہترین سواری صبر ہی اور انتظار خوشی کا اللہ سے عبادت ہی + اور روایت کی حکیم ترمذی نے اور
دیلمی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ اپنے بندے سے بھلائی کا تو ڈالتا ہی بے پروائی اوسکے
نفس مین اور تقوی اوسکے دل مین اور جب ارادہ کرتا ہی اپنے بندے سے برائی کا پیدا کرتا ہی محتاجگی کو درمیان دونون آنکھون
اوسکی کے یعنی سامنے اوسکے کہ قانع نہین ہوتا اللہ کے دیے پر بلکہ حریص ہوتا ہی ہر چیز پر + اور روایت کی ابو یعلی اور ابن مردویہ
نے فضائل قرآن مین اور خطیب نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا وصیت
کیجیے مجکو پس فرمایا کہ لازم کر اپنے پر تقوی اللہ کا اسلیے کہ وہ جمع کرنے والا تمام بھلائیون کا ہی اور لازم کر اپنے پر جہاد کو
اسلیے کہ وہ رہبانیت مسلمانون کی ہی اور لازم کر اپنے پر ذکر اللہ کو اور تلاوت کتاب اللہ کو اسلیے کہ وہ نور ہی تیرے لیے
زمین مین اور سبب ذکر کا ہی تیرے لیے آسمان مین اور بند کر اپنی زبان کو غیر خیر سے پس بتحقیق تو بسبب اسکے غالب آویگا
شیطان پر + اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے ابی نضرہ سے کہ ایک شخص داخل ہوا بہشت مین پس دیکھا اپنے غلام کو اوپر اپنے
مانند ساتھ کے پس کہا قسم ہی خدا کی اے رب میرے بلاشبہہ یہ البتہ غلام تھا دنیا مین پس کس چیز نے پہونچایا اسکو اس مرتبے کو
فرمایا اللہ تعالی نے یہ تھا بہتر تجھسے عمل مین + اور روایت کی بزار نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلکم بنو آدم
وآدم خلق من تراب الخ یعنی تم سب اولاد آدم ہو اور آدم پیدا کیے گئے مٹی سے اور البتہ باز رہین لوگ فخر کرنے سے
ساتھ باپون اپنے کے والا البتہ ہونگے خوار تر اللہ کے نزدیک نجاست کے کیڑے سے + اور روایت کی ترمذی نے اور ابن مردویہ
اور حاکم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کر رکھو تم اپنے نسبون سے اوسقدر کہ سلوک کرو تم اوس سے اپنے ناتے دارو
سے اسلیے کہ سلوک کرنا ناتے دارون سے سبب محبت کا ہی اہل مین سبب زیادتی کا ہی مال مین سبب تاخیر کا ہی اجل مین + اور روایت
کی ابن ابی شیبہ اور احمد نے اور مسلم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اربع من الجاھلیۃ لا یترکھن امتی الفخر
بالاحساب والطعن بالانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحۃ یعنی چار چیزین ہین کفار کی رسمون مین سے
کہ نہین چھوڑیگی اونکو امت میری فخر کرنا ساتھ حسبون کے اور طعن کرنا نسبون مین اور طلب مینہ کی کرنی ساتھ ستارون کے
کہ فلانے برج مین آویگا فلانا ستارہ تو مینہ برسیگا اور نوحہ کرنا + درمثنوی + اکثر گمان بد اور تجسس اور غیبت مین کہ آدمی مبتلا ہوتا ہی

ف ۱ یعنی بہتر یہ ہی کہ اپنے اوپر قرآن کر
اور اوس کے بڑا عالم اور پرہیزگار
کر اور موقوف مت ہو قرآن
بہتر پڑھنا اور ہونا عالم
ف ۲ یعنی جو کہ ہر
ف ۳ یعنی

اس سبب سے ہوتا ہی کہ اورون کو چشم حقارت سے دیکھتا ہی اور اپنے تئین نظر بزرگی سے پس اسلیے تیرے خداوند نے ایسی بات کی طرف تجکو ہدایت کی کہ ہازر کھے تجکو اورون کے ذلیل وحقیر جاننے سے ساتھ دیکھنے فضیلت اپنی کے اوپر وہ بات یہ ہی کہ ای لوگون تم سبکی ایک اصل ہی نر اور مادہ یعنی آدم وحوا پس اپنی اصل کو دیکھو تا اور وپر تفاخر نکرو جانو کہ ہم سب ایک ہی اصل سے ہین وجہ تفاخر کی کیا ہان فضیلت باعتبار تقوی کے ہی نزول اس آیت کا بیچ حق ثابت بن قیس بن شماس کے ہی کہ ایک روز حضرت کی مجلس مین دیر کر آئے پاس حضرت کے جگہہ نپائی جو حضرت کے پاس بیٹھا تھا اوسکو طعن کی راہ سے کچھہ کلمات ناشایستہ کہے چنانچہ بیان اوسکا بیچ تفسیر آیت یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ الخ کے گذر چکا ہی پس اوتری آیت یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ لفظ ناس قرآن مین عام بھی آتا ہی اور خاص بھی یہان مراد عام ہی کہ فرمایا ای آدمیون پیدا کیا ہمنے تم سبکو ایک اصل سے کہ وہ آدم وحوا ہین تم سب بھائی ہوا آپسمین کہ مان اور باپ تمھارے ایک ہی ہین اور برادری رحم وشفقت کو واجب کرتی ہی پس ترک کرنا قتال کا اور صلح آپسمین رکھنی اور تجسس نکرنا اور لقب بد سے نہ پکارنا اور کسی پر گمان بد نہ لیجانا اور تجسس نکرنا اور غیبت نکرنی لازم ہی اور کیا تجکو شعوب اور قبائل تو کہ پہچانو آپسمین نہ تفاخر کرنے کے لیے اسلیے کہ تعارف نہونے مین خرابی دنیا کی ہی پس شعب مانند شہر کے ہی اور قبیلہ مانند قریے کے یعنی تمکو قبائل کلان اور خورد کیا ہمنے معرفت کے لیے نہ مفاخرت کے لیے پس اگر نام سے نہ پہچانے تو قبیلے سے پہچانے مثلاً وزید ہون تو زید تمیمی زید قریشی سے بسبب قبیلے کے جدا ہوگا اور فخر حاصل ہی تو تقوی سے ہی کہ فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ حاصل یہ کہ نرے نسب سے کوئی بزرگ نہین ہوتا جیسا کہ فرمایا حضرت نے مَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ یعنی جسنے عمل مین تاخیر کی نسب کے سبب سے مقدم نہین ہوگا مطیع بے نسب افضل ہی عاصی بانسب ہان جسمین تقوی اور نسب دونون جمع ہون البتہ اعلی درجے کو پونہچیگا ✤ زاهدی تنبیه ✤ امام غزالی رحمہ اللہ منہاج مین لکھتے ہین کہ نفس سرکش ہی اوسکو لگام تقوی سے تابعدار کرجانا چاہیے کہ تقوی ایک گنج ہی عزیز اگر وہ حاصل ہوا تو خیر کثیر اور رزق بڑا اور مطلب یابی عظیم اور غنیمت بڑی اور بادشاہت بڑی پائی تو نے بھلائی دنیا اور آخرت کی اسمین جمع کی ہی اور اس خصلت کے تحت رکھی ہی کہ نام اوسکا تقوی ہی اور تامل کر کہ قرآن شریف مین کتنی ہی جاے ذکر اوسکا کیا ہی اور کتنی بھلائیان اور ثواب ساتھ اوسکے متعلق کیے ہین منجملہ اونکے تیران تو لکھتا ہون ایک تو تعریف ومدح کرنی اللہ تعالی کی کہ متقی کے لیے فرمایا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ یعنی اور اگر صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو بیشبہہ یہ بہت خوب بات ہی دوسرے محافظت دشمنون سے کہ فرمایا اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّكُمْ كَیْدُهُمْ شَیْـًٔا یعنی اگر صبر کروگے تم اور پرہیزگاری کروگے نہین ضرر کریگا تمکو مکر کفار کا کچھہ تیسرے مدد کرنی اللہ تعالی کی کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ یعنی بیشبہہ مدد اللہ کی ساتھ اون لوگون کے ہی کہ پرہیزگاری کی اور جو نیک کار ہین چوتھے نجات سختیون سے ..نا رزق حلال کا کہ فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ یعنی او جو ڈرتا ہی اللہ سے اور بچتا ہی گناہون سے دیتا ہی اللہ اوسکو خلاصی دین ودنیا کی بلاؤن اور رنجون سے اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہہ سے کہ گمان نہین رکھتا پانچوین بسنور نا عمل کا کہ فرمایا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ یعنی ای ایمان والون ڈرو اللہ سے اور کہو بات درست سنوار یگا اللہ تمھارے لیے اعمال تمھارے بخشدیگا تمھارے گناہ کو کہ لفظ اعمالکم کے بعد فرمایا وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ اور بخشیگا گناہ تمھارے آٹھوین قبول ہونا طاعت کا موقوف ہی تقوی پر کہ فرمایا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی نہین قبول کرتا اللہ طاعت کو مگر پرہیزگاروں سے نوین بزرگ ہونا

نزدیک اللہ کے کہ فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم یعنی بڑا بزرگ تمہارا نزدیک اللہ کے بڑا پرہیزگار تمہارا ہے دسویں بشارت زندگانی اور آخرت میں کہ فرمایا الذین امنوا وکانوا یتقون لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ یعنی جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انکے لیے بشارت ہے دنیا کی زندگانی میں اور آخرت میں گیارھویں نجات آگ دوزخ سے کہ فرمایا ثم ننجی الذین اتقوا یعنی پھر نجات دینگے ہم اون لوگوں کو کہ پرہیزگاری کی تھی بارھویں خلود یعنی ہمیشہ رہنا بہشت میں کہ فرمایا اعدت للمتقین یعنی طیار کی گئی ہے بہشت پرہیزگاروں کے لیے کہ ہمیشہ اوسمیں رہینگے تیرھویں قبب ہونا آسمان و زمین کی برکتوں کا کہ فرمایا ولو ان اہل القری امنوا واتقوا لفتحنا علیہم برکت من السماء والارض ولکن کذبوا فاخذنہم بما کانوا یکسبون یعنی اور اگر بالشبہ بستی والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے البتہ کھولتے ہم اوپر برکتیں آسمان و زمین سے کہ مینہہ برساتے آسمان سے اور زمین میں خوب غلہ وغیرہ پیدا کرتے ولیکن جھٹلایا اونھوں نے رسولوں کو پس سزا دی ہمنے اونکو ساتھ عذاب کے بسبب گناہوں کے کہ تھے کرتے یہ ہیں تمام خیر و سعادت دونوں جہان کی کہ تقوی کے تحت رکھیں ہیں پس فراموش نکر نصیب اپنے کو تقوی سے اور جانا چاہیے کہ اہل عبادت میں تین چیزیں ہیں ایک توفیق و تایید اللہ تعالی کی پس وہ بھی متقیوں کے لیے ہی جیسا کہ فرمایا ان اللہ مع المتقین بلا شبہ توفیق و تایید اللہ تعالی کی ساتھ متقیوں کے ہی دوسری اصلاح عمل اور پورا کرنا تقصیر کا وہ بھی متقیوں کے لیے ہی جیسا کہ فرمایا یصلح لکم اعمالکم تیسری قبول عمل وہ بھی متقیوں ہی کے لیے ہی کہ فرمایا انما یتقبل اللہ من المتقین اور مدار عبادت کا ان تین چیزوں پر اسلیے ہی کہ اول توفیق چاہیے تا عمل کرے بعد ازاں اصلاح تقصیر ہو تا تمام ہو عمل بعد ازاں قبول ہو تا مفید ہو والاسب اکارت ہو اور ان تین چیزوں کے لیے سوال و زاری کرتے رہتے ہیں سب عابد ربنا وقنا لطاعتک وتمم تقصیرنا وتقبل منا اور ان سب کا اللہ تعالی نے تقوی پر وعدہ کیا ہی اور متقیوں کو یہ سب عنایت فرمایا ہی چاہیں یا نہ چاہیں پس اگر طالب عبادت کا ہی ہو بلکہ اگر طالب سعادت دنیا اور آخرت کا ہی تو لازم ہی تجھکو تامل کرنا اس ایک اصل میں کہ تمام عمر اپنی محنت عبادت میں صرف کی لوگونے اور مشقت کرتا رہا پس اگر قبول ہی نہوئی تو ساری محنت تمام عمر کی برباد گئی اور تقوے معلوم ہی کر لیا کہ خدائے تعالی نے فرمایا انما یتقبل اللہ من المتقین پس اصل اس کار کی تقوی ہی کیطرف پھری اور اسی سبب سے ہی کہ عایشہ رضی نے کہا کہ رسول علیہ السلام کو کوئی چیز دنیا کی خوش آتی تھی مانند متقی کے اور قتادہ رضی نے کہا کہ توریت میں ہی اے فرزند آدم تقوی کر اور جس گھر کہ چاہے تو سو اور کہتے ہیں کہ عامر بن قیس رات دن میں ہزار رکعت نماز کی ادا کرتے تھے اور جب بستر پر آتے تو اپنے نفس سے کہتے کہ اے جان سب بدیوں کے قسم خدا کی ایک لمحہ تجھسے راضی نہیں ہوا ہوں میں چونکہ تقوی نہیں کیا تو نے اور وقت مرنے کے روئے لوگوں نے کہا کہ کس چیز نے تجھکو رلایا کہا اس کلام خدا نے انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی اللہ قبول کرتے عمل کا وعدہ کرتا ہی تقوی پر اور میں متقی ہوں نہیں اور تامل کرا ایک اور نکتے میں کہ وہ اصل سب اصلوں کی ہی وہ یہ ہی کہ ایک مرد صاحب نے اپنے شیخ سے کہا کہ مجکو وصیت کیجیے شیخ نے کہا کہ تجکو وہ وصیت کرتا ہوں کہ جو وصیت کی پروردگار عالم نے کہ فرمایا ولقد وصینا الذین اوتوا الکتب من قبلکم وایاکم ان اتقوا اللہ یعنی اور البتہ تحقیق وصیت کی ہمنے اون لوگوں کو کہ دیے گئے کتاب پہلے تمسے اور تمکو یہ کہ ڈرو اللہ سے اور پرہیزگاری کرو پس معلوم ہوا کہ تقوی ایسی چیز ہی کہ پروردگار تعالی نے اسکی سب اگلے پچھلوں کو وصیت فرمائی اور حکم کیا سو یہ خصلت جامع ہی خیر دنیا اور آخرت کو اور کافی ہی سب مہمات کو اور پہونچانے والی ہی بندے کو اعلی درجات کو غرضکہ یہ ایسی اصل ہی کہ اسپر کسی چیز کو فوقیت نہیں اور پس ہی اوسکو کہ منظور قبیت

اوسمین دیکھے اور اوسپر عمل کرے واللہ الموفق والمعین تمام ہوا کلام امام غزالی رحمہ اللہ کا **تنبیہ** پرتقوی اسکو کہتے ہین کہ اللہ تعالی کو حاضر ناظر جانکر ڈرتا رہے اور کفر اور شرک اور اور گناہون سے بچتا رہے تا آگ جہنم سے بچے اور تقوی ہر عضو کا جدا ہی مثلاً آنکھ کا تقوی یہ ہو کہ نامحرم وگناہون کی چیزین آنکھون سے نہ دیکھے زبان سے گناہون کے کلام نکرے اسی طرح اور اعضا کا حال سمجھ لے خلاصہ اسکا اس حدیث مین ہی کہ ایک روز فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے **اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ** حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنے کا کہا اصحاب نے تحقیق ہم حیا کرتے ہین اللہ سے اے نبی اللہ کے شکر ہی خدا کا فرمایا لیس ذٰلک نہین ہی یعنی نہین ہی حق حیا کہ کہتے ہو تم ہم حیا کرتے ہین ولکن من استحیی من اللہ حق الحیاء فلیحفظ الراس وما وعی ولیحفظ البطن وما حوی ولیذکر الموت والبلی ومن اراد الاٰخرۃ ترک زینۃ الدنیا فمن فعل ذٰلک فقد استحیی من اللہ حق الحیاء یعنی لیکن جو کوئی حیا کرے اللہ سے حق حیا کرنے کا تو چاہیے کہ محفوظ رکھے سر کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی سر نے یعنی حواس اور فکر اور زبان اور آنکھ اور کان پس سر کو سجدۂ غیر خدا سے بچاوے اور اور چیزون کو بچاوے بدی سے اور چاہیے کہ محفوظ رکھے پیٹ کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد کرے موت کو اور گلنے کو قبر مین اور جو کوئی چاہے آخرت ترک کرے زینت دنیا کی پس جو کوئی کرے یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کرنے کا ٭

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

کہا اعراب نے ایمان لائے ہم کہو ایمان تحقیق مین نہین لائے تم ولیکن کہو تا بعد ار ہوئے ہم اور ہنوز داخل نہین ہوا ہی ایمان تمھارے دلون مین اور اگر فرمان بردار ی خدا اور رسول اوسکے کی کروگے تم کم نہ دیگا تمکو جزا اعمال تمھارے سے کچھ بلاشبہ اللہ بخشنے والا مہربان ہی ٭ **فتح** ٭ کہتے ہین گنوار ہم ایمان لائے تو کہہ تم ایمان نہین لائے پر کہو ہم مسلمان ہوئے اور ابھی نہین پیٹھا ایمان تمھارے دلون مین اور اگر حکم برداری کرو گے اللہ کے اور اوسکے رسول کے کاٹ نہ لیگا تمھارے کاموں مین سے کچھ اللہ بخشتا ہی مہربان ٭ **تفسیر** ٭ ایک کہتا ہی کہ مسلمان ہین یعنی دین مسلمانی ہمنے قبول کیا اسکا مضایقہ نہین اور ایک کہتا کہ ہمکو پورا یقین ہی جو یقین پورا ہی تو اوسکے آثار کہان جسکو یہ یقین ہی اوسکو دیکھے سے ڈر آتا ہی ٭ **مش** کہا اعراب نے یعنی بعض اعراب نے اسلیے کہ اعراب مین سے بعضے ایسے بھی تھے کہ ایمان رکھتے تھے اللہ پر اور روز آخرت پر آوردہ بعض اعراب کلام مذکور کرنے والے بنی اسد تھے کہ آئے مدینے مین بیچ قحط سالی کے اور اظہار کیا کلمہ شہادت کا اس ارادے سے کہ صدقے ملے اور احسان رکھتے تھے رسول خدا پر اپنے اسلام لانیکا ایمان لائے ہم یعنی ظاہر باطن مین کہ اونکو ای محمد نہین باور کیا تمنے اپنے دلون سے ولیکن کہو اسلام لائے ہم پس ایمان سچ ماننا ہی اور اسلام داخل ہونا بیچ سلم یعنی صلح کے اور نکلنا اس سے کہ ہو مقابل والے لڑنے والا مومنون سے ساتھ ظاہر کرنے شہادتین کے کیا نہین دیکھتا تو طرف قول اللہ تعالی کے **وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ** الخ پس جانا چاہیے کہ جو کچھ کہ ہو اقرار سے ساتھ زبان کے بغیر موافقت دل کے پس وہ اسلام ہی اور جو کچھ کہ موافق ہو اوسمین دل زبان کے پس وہ ایمان ہی اور یہ باعتبار لغت کے ہی اور جو کچھ کہ شرع مین ہی پس ایمان و اسلام ایک ہی ہی جیسا کہ منقول ہی علم کلام مین اور لفظ لمّا مین معنی توقع کے ہین وہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ بعضے اونمین سے ایمان لائے بعد اسکے اور یہ آیت رد کرتی ہی کرامیہ کے مذہب کو کہ انکا مذہب یہ ہی کہ ایمان نہین ہوتا ہی ساتھ دل کے بلکہ ساتھ زبان ہی کے ہوتا ہی اور اگر فرمان برداری الخ یعنی باطن مین ساتھ ترک کرنے نفاق کے لَا يَلِتْكُمْ صبر نہ دیوے تمکو یا لاشکم پر مارے یعنی کم نہ دیگا تمکو

ثواب نیکیون تمہاری سے کچھ نہ گھٹنے والا ہے ساتھ ڈھانکنے گناہون کے تمہارے ہی ساتھ ہدایت کرنے اونکی کے واسطے توبہ کے عیبون سے پھر وصف بیان کیا مومنین مخلصین کا کہ فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۞ **صل** آیا ہے کہ ایک جماعت نے بنی اسد سے قحط سالی مین مدینے مین آکر اظہار اسلام کیا اسلیے کہ رسول علیہ السلام صدقات مین سے اونکو بھی دین اور دل سے وہ مسلمان نتھے اور صبح و شام جناب نبوت مآب مین آکر کہتے تھے کہ یا رسول اللہ تمام اعراب تنہا آپکے پاس آئے اور ہم اہل و عیال سمیت آئے ہین اور اور دون نے آپکے ساتھ جنگ کی ہے اور ہم بغیر جنگ کے مسلمان ہوئے ہین غرض کہ بسبب اسلام اپنے کے بڑا احسان رکھتے تھے رسول علیہ السلام پر پس یہ آیت نازل ہوئی کہ نہین ایمان لائے تم الخ یعنی تابعداری تمہاری بسبب خوف قتل اور بندی کرنے کے ہے نہ دل سے اور حقیقت ایمان کی تصدیق دل سے اور اقرار زبان سے اور بجالانا شرائع کا ساتھ اخلاص کے ہے اور اس آیت سے اور حدیث جبرئیل سے بعضے علما نے اسلام کو جدا ایمان سے گنا ہے جیسے کہ ایک روایت احمد وغیرہ سے منقول ہے اور نزدیک ابی حنیفہ وغیرہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایمان و اسلام ایک ہی ہین جیسا کہ سورۂ والذاریات کی آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے اور آیت هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ کہ بعد اسکے آتی ہے اوس سے بھی یہی بات واضح ہوتی ہے ۞ **بحر** ۞ اور روایت کی ابن ماجہ اور ابن مردویہ اور طبرانی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین علی بن ابی طالب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْاِیْمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ یعنی ایمان پہچاننا ہے یعنی خدا و رسول کا دل سے اور اقرار کرنا زبان سے اور عمل کرنا ساتھ ارکان یعنی اعضا کے ۞ اور روایت کی احمد اور بزار اور ابو یعلی اور ابن مردویہ نے ساتھ سند صحیح کے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْاِسْلَامُ عَلَانِیَةٌ وَالْاِیْمَانُ فِی الْقَلْبِ یعنی اسلام ظاہر ہے اور ایمان دل مین ہے یہ اشارہ کرتے تھے حضرت اپنے ہاتھ سے طرف سینے اپنے کے تین بار اور فرماتے تھے اَلتَّقْوٰی هٰهُنَا اَلتَّقْوٰی هٰهُنَا یعنی تقوی اس جگہ ہے تقوی اس جگہ ہے ۞ **در منثور** ۞ وہ اعراب تصدیق دل ظاہر کرتے تھے کہ ہم گرویدہ ہین دل و زبان سے خدے تعالی نے فرمایا کہ کہو ای محمد تم دل سے نہین گرویدہ ہو دعوی ایمان کا کرنا تمہارا جھوٹا ہے ولیکن کہو کہ گردن کہدی ہے ہمنے اور لڑتے نہین ہین تمہارے ساتھ فرق تمہارے درمیان مین اور اور کافرون مین یہ ہے کہ وہ لڑتے ہین اور تم لڑتے نہین وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ یعنی ایمان تمہارے دلون مین نہین بیٹھا ہے یعنی دل سے سچ نہین مانتے بلکہ فقط زبان ہی سے اقرار کرتے ہو اور نہین مومن ہوئے دل تمہارے پس ظاہر کرتے ہو خلاف دل کے اور اگر اطاعت کرو گے تم اللہ کی اور رسول کی یعنی دل سے اور اعتقاد سے ساتھ توبہ کرنے کے نفاق سے جیسے کہ اطاعت کرتے ہو تم ہوسکی ظاہر مین نہین ناقص کریگا تمہارے اعمال کے ثواب مین سے کچھ **ذاهدي**

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○

سوائے اسکے نہین کہ مومن حقیقت مین وہ ہین کہ ایمان لائے خدا پر اور اوسکے پیغمبر پر پھر شبہہ نکیا اونھون نے اور جہاد کیا ساتھ مال اور اپنے کے اور جانون اپنی کے راہ خدا مین وہ جماعت وہی ہین راست گو ۞ **فتح** ۞ ایمان والے وہ ہین جو یقین لائے اللہ پر اور اوسکے رسول پر پھر شبہہ نہ لائے اور بچا اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جان سے وہ جو ہین وہی ہین سچے ۞ **موضح** ۞ **نفسین** لفظ اِرْتَابَ مطاوع رَابَ کا ہے جو وقت کہ واقع کرے اوسکو شک مین ساتھ تہمت کے اور معنی یہ ہین کہ وہ ایمان لائے پھر نہین واقع ہوا اونکے نفسون مین شک بیچ اوس چیز کے کہ ایمان لائے ساتھ اوسکے اور نہ اتہام واسطے اوس شخص کے کہ تصدیق کی اونھون نے اوسکی وَجَاهَدُوْا الخ جائز ہے کہ ہو مجاہد یعنی جس سے جہاد کرتے ہین پوشیدہ نیت مین اور وہ دشمن ہی لڑنے والا یا شیطان

ف ۱ یعنی جو کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے ہین اور ہمنے تصدیق کی ہے اور ہم مومن ہین اونکی کلمات ایمان سے جو صحیح کہ خدا کی کتابون مین مذکور ہے یہ نہین ہے بلکہ فقط زبان ہی سے یا نھون کے قول کیسا کیا ہوا واسطے اعلام ان کے شافعی کے کہ ایمان کمال ایمان کا بھی ہے اور زیادہ اور ناقص بھی ہوتا ہے تو کامل ایمان وہی ہے جو شروط ساتھ ان شرائط کے ہو منہ

ف ۲ یعنی جو ایمان سے ہو اور اسکے مقتضا پر عمل کرے

ف ۳ یعنی ایمان کامل کا لانیوالے بلکہ ایمان کامل والے تو وہ ہین جو ایمان لائے رسول کے بعد قید شک کے اور جہاد کرے ساتھ مال اور جان کے راہ خدا مین منہ

ف ۴ یعنی ایمان کامل والے تو وہ ہین جو ایمان لائے رسول کے بعد قید شک کے اور جہاد کرے ساتھ مال اور جان کے راہ خدا مین منہ

ف ۵ یعنی ایمان کامل والے تو وہ ہین جو ایمان لائے رسول کے بعد قید شک کے اور جہاد کرے ساتھ مال اور جان کے راہ خدا مین منہ

یا خواہش نفس اور یہ کہ ہو جاہد بمعالنہ جیسے جہاد کے اور جائز ہی یہ کہ مراد ہو مجاہدہ پس سے غزوہ یعنی جہاد اور یہ کہ شامل ہو تمام عبادات کو اور مجاہدہ بالمال جیسے مانند فعل عثمان رضی اللہ عنہ کے غزوۂ عسرت یعنی تبوک میں اور یہ کہ شامل ہو زکاتوں کو اور تمام اون عبادات کو کہ متعلق ہیں ساتھ مال کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یعنی وہ ایسے ہیں کہ سچے ہوئے اپنے قول اٰمَنَّا میں اور جھوٹ نہیں ہوئے جیسا کہ جھوٹ ہوئے اعراب بنی اسد کے یا وہ ایسے ہیں کہ ایمان اونکا ایمان صدق وحق ہی اور جب کہ نازل ہوئی یہ آیت تو آئے وہی اعراب اور قسمیں کھائیں اونھوں نے کہ ہم مخلص ہیں پس نازل ہوئی یہ آیت قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ الخ ✤ مل یعنی مومن وہ ہیں کہ سراپا صفت ہوں ظاہر و باطن میں گرویدہ ہوں محکم کہ کبھی تابوا پھر دین میں شک نکرتے ہوں مانند منافقوں کے وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اور جہاد کرتے ہیں رضائے خدائے تعالیٰ میں ساتھ فدا کرنے تن و مال کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ جو کہ باین صفت ہوں وہ ہیں سچے اور بعضے اہل ہوا یعنی اہل بدعت مانند معتزلہ وغیرہ کے جو کہ ترک طاعت سے بندے کو کافر کہتے ہیں وہ اس آیت کو دلیل لاتے ہیں کہتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے مومن اوسکو کہا کہ وہ ساتھ ایمان لانے کے خدا و رسول پر جہاد مال اور تن سے کرتا ہو جو کہ جہاد مال و تن سے نکرے وہ مومن نہیں اور یہ عقیدہ اونکا جہل سے ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد مال و تن کو شرط مومنی کی نہیں ٹھہرایا بلکہ شرط صادقی کی ٹھہرایا کہ نفرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ بلکہ فرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یہ شرط کمال صدق کی ہی ✤ زاہدی

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

کہہ کیا خبردار کرتے ہو خدا کو ساتھ دین اپنے کے اور خدا جانتا ہی جو کچھ کہ آسمانوں میں ہی اور جو کچھ کہ زمین میں ہی اور خدا ساتھ ہر چیز کے دانا ہی ✤ فتح ✤ تو کہہ کیا جتلاتے ہو اللہ کو اپنی دینداری اور اللہ کو خبر ہی جو کچھ ہی آسمانوں میں اور زمین میں اور اللہ ہر چیز جانتا ہی ✤ تفسیر ✤ یعنی اگر سچا دین تمکو ہو تو کیے سے کیا ہوگا جس سے معاملت ہی وہ آپ خبردار ہی ✤ مو ✤ کیا خبردار کرتے ہو اللہ کو یعنی کیا خبر دیتے ہو اللہ کو اپنے دلوں کی تصدیق کی ساتھ ہر چیز کے الخ یعنی نفاق اور اخلاص وغیر ذلک سب کچھ وہ جانتا ہی ✤ مل ✤ یہ بھی ملامت ہی انھیں اعراب کو کہ کہا ہی محمد کیا خبر دیتے ہو خدائے تعالیٰ کو اپنے اعتقاد کی حال انکا اوسپر کچھ پوشیدہ نہیں وہ جانتا ہی جو کچھ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں ہی پس تمہارے دلوں کے اعتقاد کی بھی اوسکو خبر ہی خلاف مافی الضمیر کے کہنا کیا فائدہ ✤ زاہدی

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

احسان کرتے ہیں تجھ پر ساتھ اسکے کہ مسلمان ہوئے ہیں کہہ احسان نرکھو مجھ پر ساتھ اسلام اپنے کے بلکہ خدا احسان رکھتا ہی تم پر ساتھ اسکے کہ ہدایت کیا تمکو ساتھ ایمان کے اگر راستگو ہو تم ✤ فتح ✤ تجھ پر احسان رکھتے ہیں کہ مسلمان ہوئے تو کہہ مجھ پر احسان نرکھو اپنی مسلمانی کا بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہی کہ تمکو راہ دی ایمان کی اگر سچ کہو ✤ تفسیر ✤ جو نیکی اپنے ہاتھ سے ہو اپنی تعریف نہیں رب کی تعریف ہی جسنے کرائی ✤ مو ✤ مسلمان ہوئے ہیں یعنی بغیر قتال کے بخلاف غیر اونکے کے اون لوگوں پر کہ اسلام لائے بعد قتال کے اوسنے راست گو ہو یعنی سچ قول اپنے اٰمَنَّا کے ✤ ج ✤ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ یعنی احسان ہی اللہ کا تم پر اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ یعنی اگر صحیح ہو گمان تمھارا اور سچا ہو دعوی تمھارا اگر یہ کہ تم نو گمان و دعوی کرتے ہو اوس چیز کا کہ اللہ جانتا ہی خلاف اوسکے ✤ مل

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○

بلاشبہ خدا جانتا ہی چھپی چیز ہیں آسمان و زمین کی اور خدا دیکھتا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم ✤ فتح ✤ اللہ جانتا ہی چھپے بھید

آسمان و زمین کے اور اللہ دیکھتا ہی جو کرتے ہو ۔ **موضح تفسیر** ۔ یہ بیان ہی اوپر کے ہونے کا غیر صادق اپنے دعوے میں یعنی اللہ تعالی جانتا ہی ہر پوشیدہ چیز کو عالم میں اور دیکھتا ہی ہر عمل کو کہ کرتے ہو تم اپنے باطن و ظاہر میں نہیں چھپا ہی اوس سے اوسمیں سے کچھ بس کیونکر پوشیدہ ہوگا اوس سے جو کچھ کہ تمھارے دلوں میں ہی ۔ **ملا تنبیہ** ۔ چونکہ ان آیات کریمہ میں ذکر ایمان و اسلام کا ہی اسلیے کچھ حدیثیں وغیرہ ان مضامین کی لکھی جاتی ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ یعنی بنیاد رکھی گئی ہی اسلام کی پانچ چیزوں پر گواہی دینی اسکی کہ نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اوسکے اور بھیجے ہوئے اوسکے ہیں اور پڑھنا نماز کا اچھی طرح اور دینا زکوٰۃ کا اور کرنا حج کا اور رکھنے روزے رمضان کے ۔ اور فرمایا اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ یعنی ایمان کی کتنی ایک اور ستر شاخیں ہیں پس افضل اونمیں سے ہی کہنا لا الہ الا اللہ کا یعنی کہنا اور اعتقاد کرنا اسپر اور ادنی اونمیں سے ہی دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے اور شرم کرنی ہے کاموں کے کرنے میں بڑی شاخ ہی ایمان سے ۔ اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَی اللّٰهُ عَنْهُ یعنی پورا مسلمان وہ ہی کہ سلامت ہیں مسلمان زبان حال اور بوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے یعنی بات سے کسیکو نہ لگے اور نہ غیبت کرے کسیکی اور ہاتھ سے مارے نہیں نہ ایذا دے ناحق اور ہجرت کرنے والا وہ ہی جسنے چھوڑ دی وہ چیز کہ منع کیا ہی اللہ نے اوس سے ۔ اور فرمایا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنی نہیں پورا مومن ہوتا کوئی تم میں سے یہاں تک کہ ہوؤں میں بہت پیارا طرف اوسکے باپ اوسکے سے اور اولاد اوسکی سے اور سب لوگوں سے ۔ **ف** ۔ محبت دو قسم کی ہی ایک تو محبت طبعی جیسے کہ آدمی کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہی اوسمیں وہ مجبور ہی اور یہاں وہ نہیں مراد ہی دوسری محبت عقلی ہی وہی یہاں مراد ہی کہ ایک بات کو اگرچہ دل نچاہے لیکن بمقتضائے عقل اپنے کو مائل اوسکی طرف کرتا ہی جیسے کہ محبت بیمار کی ساتھ دوا کے کہ قصداً اپنے کو اوسکی طرف مائل کرتا ہی اور کھاتا ہی بمقتضائے عقل کے جانتا ہی کہ صحت میری اسمیں ہی اگرچہ دل نچاہے اسی طرح مثلاً اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو ماں باپ اور اولاد کفار کے قتل کا یا حکم ہو کفار سے لڑنے کا حتی کہ شہید ہو جاوے تو اختیار کرے اور دوست رکھے اوسکو اگرچہ بتکلف ہو یا ایک بات خلاف شرع پر اولاد وغیرہ باعث ہوں اور حضرت نے اوسے منع کیا ہو تو فرمان برداری حضرت ہی کی کرے کیونکہ جانتا ہی سلامتی اپنی رسول علیہ السلام کی فرمان برداری میں غرضکہ رضامندی حضرت کی سبکی رضامندیوں اور سب غرضوں پر مقدم رکھے جب حضرت کی محبت سبکی محبت پر غالب ہوگی اور مومن کامل ہوگا کمال اس مرتبے کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو نصیب تھا جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جب اونھوں نے یہ حدیث سنی تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں سب سے زیادہ آپکو دوست رکھتا ہوں سوا جان اپنی کے پس حضرت نے فرمایا کہ مومن کامل نہیں ہونے کا تو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہی جب تک کہ ہوؤں میں بہت پیارا طرف تیرے جان تیری سے پس حضرت کی برکت توجہ سے اوسی وقت اونکے دل میں ایسی تاثیر ہوئی حضرت کے فرمانے کی کہ کہا قسم ہی اللہ کی کہ آپ اب بہت محبوب ہیں طرف میرے جان میری سے بھی پس فرمایا حضرت نے کہ اب پورا مومن ہوا تو ای عمر یا اللہ ہم سبکو بھی حالت نصیب ہو آمین آمین آمین ۔ ۶ ۔ اور فرمایا ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَّضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا یعنی چکھا مزا ایمان کا

اوس شخص نے کہ راضی ہوا ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ حضرت محمدؐ کے رسول ہونے پر ف یعنی بخوشی خاطر اللہ کو مالک و متصرف اپنا جانا اور راضی ہوا اوسکے حکم پر اور بندگی کی اوسکی اور اسلام کو دین اپنا ٹھہرایا اور سچا لایا جو کچھ اوسمین ہی اور حضرتؐ کو بخوشی خاطر رسول جانا اور پیروی کی اونکی ۷ آیا ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ بتلاؤ مجکو ایسا عمل کہ جب کرونمین اوسکو تو داخل ہوونمین بہشت مین فرمایا تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا الخ یعنی بندگی کر اللہ کی اور نہ شریک کر تو ساتھ اوسکے کسیکو اور پڑھ تو نماز فرض اور ادا کر تو زکوۃ فرض اور روزے رکھ تو رمضان کے کہا اوس گنوار نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہ زیادہ کرونگا مین اوسپر کچھ اور نہ کم کرونگا اوس سے پس جب کہ پھر چلا وہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ دیکھے طرف ایک شخص کے اہل بہشت مین سے تو چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے ف اسمین ذکر شہادتین کا نہ کیا اسلیے کہ مشہور ہین اور فرض تین بیان فرمائے اسلیے کہ شاید اوسوقت تلک یہی تین چیز پر فرض ہون اور حضرتؐ نے صدق عقیدہ اوسکا دیکھکر بشارت بہشتی ہونے کی دی ۷ کہا سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے کہا مینے یا رسول اللہ فرماؤ واسطے میرے بیچ اسلام کے ایک قول کہ نہ پوچھون مین اوسکو کسی سے پیچھے تمھارے یعنی ایسی بات فرماؤ کہ اوس سے اسلام کامل ہو اور حق اسلام کا ادا ہو فرمایا حضرتؐ نے قل آمنت باللہ ثم استقم یعنی کہہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے پھر اسی پر ٹھہرا رہ ف یعنی گواہی دے اللہ تعالی کی وحدانیت کی اور سچ جان جو کچھ اوسنے خبر دی اور قبول کر امر و نہی اوسکے کو پھر اسی پر مستقیم رہ پس آیمن سب باتین کرنے نہ کرنے کی آگئین ۷ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس حالت مین کہ گرد اونکے ایک جماعت تھی اصحاب سے بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا الخ یعنی بیعت کرو مجسے یعنی عہد کرو اسپر کہ نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اولاد اپنی کو یعنی جیسے کہ کفار محتاجگی کے ڈر سے مار ڈالتے تھے اور نہ اوٹھاؤ بہتان کہ باندھ لیا ہو تمنے اوسکو درمیان اپنے ہاتھون کے اور پاؤن کے یعنی دلون سے اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے پس جو پورا کرے تم مین سے یہ عہد پس مزدوری اوسکی اللہ پر ہی اور جو پونہچا انمین سے کسی چیز کو یعنی ان گناہون مین سے کچھ کر بیٹھا سوا شرک کے پس سزا دیا گیا بسبب اوسکے دنیا مین یعنی جیسے کہ حد لگی یا بیمار ہوا اور سوا اسکے پس وہ کفارہ ہو واسطے اوسکے یعنی پاک ہو جاتا ہو گناہ سے بسبب اوسکے اور جو کہ پونہچا انمین سے کسی چیز کو پھر ڈھانکا اوسکو اللہ نے یعنی ظاہر نہوا گناہ اوسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد طرف اللہ کے ہی اگر چاہے بخشے اوسے اور اگر چاہے سزا پونہچاوے اوسکو پس بیعت کی ہمنے حضرتؐ سے ان چیزون پر ف مذہب اہل سنت و جماعت کا یہی ہی کہ اگر چاہے اللہ عذاب کرے گناہ پر ولا چاہے بخشدے اور معتزلہ کے نزدیک واجب ہی عذاب ہونا گناہ گار پر اور بخشش نہین ہوتی ۷ اور آیا ہی کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحی مین یا عید الفطر مین طرف عیدگاہ کے پس گذرے عورتون پر پھر فرمایا اے جماعت عورتون کی خیرات کرو اسلیے کہ تحقیق مین دکھلایا گیا ہون تمکو بہت اہل ناریعنی عورتین دوزخ مین بہت ہین اور مرد کم پس کہا عورتون نے اور ساتھ کس سبب کے ای رسول خدا کے فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور بہت ناشکری کرتی ہو خاوند کی نہین دیکھا مینے کسیکو ناقص ہو عقل کی اور دین کی سو بے عقل مرد ہوشیار کی ایک تم مین سے کہا عورتون نے اور کیا ہی نقصان دین ہمارے کا اور عقل ہماری کا ای رسول خدا کے فرمایا کیا نہین گواہی ایک عورت کی مانند آدھی گواہی مرد کے یعنی گواہی دو عورتون کی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہی حکم شرع مین کہا عورتون نے مقرر یونہی ہی فرمایا پس یہ سبب نقصان عقل اوسکے کا ہی فرمایا کیا نہین جسوقت کہ ہو وے حائض نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے کہا عورتون نے مقرر یونہی ہی فرمایا پس یہ سبب نقصان دین

اوسکی کاہدی ف مگذرے اور عورتون سے کہ گوشۂ عیدگاہ مین بیٹھین تھین اسلیے کہ آواز خطبے کی اونھون نے نہ سنی تھی
اونکو بھی کچھ مضمون اوسکا سناوین اور معنی لعنت کے ہین دور ہونا اللہ کی رحمت سے یہ خاص کافرون ہی کے لیے ہی اور کسی پر
تعین کر لعنت نکرے اگرچہ کافر ہو شاید کہ مرتے دم مسلمان ہو مگر جسکی موت کفر پر ہوئی معلوم ہو مضایقہ نہین اور یہ سوائے
شارع کے کوئی نہین جانتا مگر وصف پر لعنت کرنی جائز ہی جیسے کہ کہے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَغَيْرُ ذٰلِكَ ۞ ۷
اور فرمایا مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الخ یعنی جو شخص کہ گواہی دے یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک
واسطے اوسکے اور تحقیق محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے اور تحقیق عیسیٰ بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا ہی اور بیٹا لونڈی اوسکی کا
یعنی حضرت مریم کا اور کلمہ اوسکا ڈالا اوسکو طرف مریم کے اور روح ہی اوسکی طرف سے اور بہشت دوزخ سچ ہی داخل کریگا
اوسکو اللہ بہشت مین اوپر کسی عمل کے ہو یعنی اچھا عمل کرتا ہو یا برا ف حضرت عیسیٰ کو کلمۃ اللہ اسلیے کہا کہ کلمہ کن کے
کہنے سے پیدا ہوئے بغیر باپ کے اور روح اللہ کی اسلیے کہا کہ مُردونکو زندہ کرتے تھے اور داخل کریگا بہشت مین یعنی بغیر عذاب
کے یا بعد عذاب کے گناہون کے پھر ۞ اور کہا عمرو بیٹے عاص کے نے کہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مینے
کہ کھولیے داہنا ہاتھ اپنا تا کہ بیعت اسلام کی کرون مین آپسے پس کھولا حضرت نے داہنا ہاتھ اپنا پھر کھینچ لیا مینے ہاتھ اپنا پس
فرمایا حضرت نے کیا ہی واسطے تیرے اے عمرو کہا مینے ارادہ کرتا ہون مین یہ کہ شرط کرون فرمایا کیا شرط کرتا ہی کہا مینے شرط یہ ہی
کہ بخشش کیجاوے واسطے میرے یعنی اون گناہون کی کہ پہلے اسلام سے کیے ہین فرمایا کیا نہین جانتا تو یعنی جان اے عمرو کہ تحقیق
اسلام لانا دور کر دیتا ہی اون گناہون کو کہ پہلے اوسکے ہین اور تحقیق ہجرت دور کرتی ہی اوس چیز کو کہ پہلے اوس سے ہی اور تحقیق
حج دور کرتا ہی ان گناہون کو کہ پہلے اوس سے ہین ف اسلام لانے سے حق اللہ کے اور بندون کے سب بخشے جاتے ہین لیکن
بندون کے حق کا مطالبہ باقی رہتا ہی اور ہجرت اور حج سے حق اللہ کے یعنی گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین نہ حق بندون کے ۞
معاذ کہتے ہین کہ مینے عرض کیا کہ ای رسول خدا کے خبر دو مجکو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجکو بہشت مین اور دور کرے مجکو آگ
سے فرمایا تحقیق پوچھا تو نے ایک بڑے کام سے اور تحقیق وہ البتہ آسان ہی اوپر اوسکے کہ آسان کرے اللہ اوپر وہ یہ ہی
تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْـًٔا الخ بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر ساتھ اوسکے کسیکو اور اچھی طرح پڑھو نماز کو اور دیدو زکوۃ اور
رکھ روزے رمضان کے اور حج کر خانہ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دروازے خیر کے یعنی جنکے سبب سے نیکی کو پہونچتا ہی روزہ ڈھال ہی
یعنی اوسکے سبب سے گناہ اور آگ دوزخ سے بچتا ہی اور بعد دینا بجھا دیتا ہی گناہ کو جیسے بجھاتا ہی پانی آگ کو اور نماز آدمی کی درمیان
رات کے یعنی اسیطرح وہ بھی گناہ کو دور کرتی ہی پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یہان تک کہ
پہنچے يَعْمَلُوْنَ تک ف یعنی اسکے آگے کی اخیر آیت تک پڑھی اور یہ سورۂ سجدہ مین ہی اسمین بیان تہجد گذارون کی خوبی کا ہی
اور بعد لفظ اَلْمَضَاجِعِ کے یہ ہی يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ
اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ یعنی جدا ہوتے ہین پہلو اونکے بستروں سے دعا کرتے ہین اپنے رب سے
بخوف دوزخ اور طمع جنت کے اور جو کچھ دیا ہی ہمنے اونکو اوسمین سے خرچ کرتے ہین یعنی اللہ کی رضامندی مین پس نہین جانتا کوئی
نفس اوس چیز کو کہ چھپائی گئی ہی اونکے لیے آنکھون کی ٹھنڈک سے یعنی اونکی راحت و آرام کی چیزین جنت مین طیار کر رکھی ہین
اونکے عمل کی مزدوری مین ۞ پھر فرمایا حضرت نے اَلَا اَدُلُّكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ الخ یعنی کیا نہ بتاؤن مین تجکو سر کام کا اور
ستون اوسکا اور بلندی کوہان اوسکے کی کہا مینے ہان بتلائیے یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہی ف یعنی اصل اور سر

ف ۵ شرائط کمال غیر کے اور اسلام لانے سے اسلام قبول ہوا اور گناہ و غیرہ

امور دین کا کہ دین بغیر اوسکے وجود نہ پکڑے جیسے کہ بدن بغیر سر کے وجود نہیں پکڑتا اور ستون اوسکا دین اوس سے ٹھہرے اور قوت پکڑے جیسے کہ ستون سے چھت اور بلندی کو ہاں دین کی کہ دین اوس سے بلند ہووے اور مراد اسلام سے شہادتین ہے یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور ستون اوسکا نماز ہے اور بلندی کوہان اوسکی جہاد ہے پھر فرمایا کیا نہ خبردار کروں میں تجکو ساتھ اوس چیز کے کہ مالک اور جڑ ہو اوس کی کہا میں نے ہاں بتلائیے ای نبی اللہ کے پس پکڑی آپنے زبان اپنی اور فرمایا کُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا یعنی بند کر تو اوپر اپنے اسکو پھر کہا میں نے ای نبی خدا کے اور تحقیق کیا ہم پکڑے جاوینگے بسبب ان باتوں کے کہ ہم بولتے ہیں ان کو فرمایا ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ یعنی گم کرے تجکو مان تیری ای معاذ اور نہیں گراوینگی لوگوں کو آگ جہنم میں اونکے موہوں کے بل یا فرمایا اونکی ناکوں کے بل مگر باتیں اونکی زبانوں کی ف گم کرے تجکو مان تیری معنی اسکے یہ ہیں کہ مرے تو لیکن یہاں یہ معنی مراد نہیں ہیں بلکہ یہ فرمایا از راہ ادب سکھانے اور ہوشیار کرنے کے غفلت سے مگر باتیں زبانوں اونکے کی یعنی جو باتیں کہ موجب کفر و گناہ کی ہوں جیسے کلمات کفر کے اور گالیاں اور غیبت وغیر ذلک ف اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ یعنی جو کہ محبت رکھے واسطے اسکے اور بغض رکھے واسطے اسکے اور دے واسطے اللہ اور روکے واسطے اللہ کے یعنی جو کام کرے اوسکی رضامندی کے لیے کرے پس تحقیق پورا کیا اوسنے ایمان ف اور فرمایا اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ یعنی بہترین عملوں باطن کا دوستی رکھنی خدا کی راہ میں اور دشمنی رکھنی خدا کی راہ میں ف بہتر اسکو اسلیے فرمایا کہ جب آدمی کو یہ بات حاصل ہوگی تو بری باتوں سے بچیگا اور اچھی باتیں کریگا ف اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یعنی پورا مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہیں مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے اور پورا مومن وہ ہے کہ امن میں رہیں اوس سے لوگ اپنے خون اور مالوں پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور زیادہ کیا بیہقی نے کتاب شعب الایمان میں وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ یعنی اور کامل جہاد کرنے والا وہ ہے کہ جسنے مشقت میں ڈالا نفس اپنے کو واسطے کی بندگی میں اور اصل ہجرت کرنے والا وہ ہے کہ جسنے چھوڑ دیے چھوٹے گناہ اور بڑے گناہ اور کہا انس رضی اللہ عنہ نے قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ یعنی کم تھا کہ خطبہ فرمایا ہو آنحضرت نے ہمارے آگے بغیر اس کہنے کے یعنی اکثر خطبے میں یہ فرمایا کرتے تھے کہ نہیں پورا ایمان واسطے اوسکے کہ نہیں امانت واسطے اوسکے اور نہیں پورا دین واسطے اوسکے کہ نہیں عہد واسطے اوسکے ف اور فرمایا مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ یعنی جو کہ گواہی دے یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں حرام کی اللہ نے اوسپر آگ یعنی آگ ہمیشگی کی جہنم کی ف اور فرمایا مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی جو کوئی مرے اور وہ یہ جانتا ہو اور یقین رکھتا ہو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ داخل ہوگا بہشت میں ف اگرچہ بسبب کسی گناہ کے کتنے دنوں دوزخ میں رہے لیکن انجام کار کو داخل ہوگا بہشت میں اور جسکو اسکا اعتقاد ہوگا وہ رسول پر بھی ایمان لاویگا اور اونکے سب فرمانے کو حق جانیگا ف اور فرمایا مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی کنجیاں بہشت کی گواہی دینا اسکا ہے کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے

اور روایت ہی حضرت عثمان رضؓ سے کہ کہا تحقیق کتنے ایک لوگ یاروں میں سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جب کہ وفات ہوئی حضرتؐ کی غمگین ہوئے اور پر آنحضرتؐ کے یہاں تلک کہ قریب تھا کہ بعضے اونمیں سے واقع ہوں وسواس میں یعنی بوسواس یہ آتا تھا کہ حضرتؐ کے انتقال سے دین و شریعت تمام ہوئی کہا عثمانؓ نے اور تھا میں اونمیں سے اوسوقت کہ مین بیٹھا ہوا تھا گذرے مجھپر عمرؓ اور سلام کیا پس مین نہ خبردار ہوا ساتھ اوس سلام کے یعنی بسبب اسی ہول کے پس شکایت کی عمرؓ نے طرف ابی بکرؓ کے پھر آئے دونوں یہاں تلک سلام علیک کی مجھپر اکھٹے دونوں نے پس کہا ابوبکرؓ نے کیا باعث ہوا تکو اسپر کہ نہ جواب دیا تنے سلام کا بھائی اپنے عمرؓ کو کہا مینے کہ نہیں کیا مینے یعنی نہیں جانتا مین کہ ترک کیا ہو جواب مینے پس کہا عمرؓ نے ہان قسم ہی اسکی البتہ کیا تو نے کہا عثمانؓ نے کہ کہا مینے قسم ہی اسکی نہیں خبر رکھی مینے یہ کہ گذرے ہو تم مجھپر اور نہ سلام کیا ہی تنے کہا ابوبکرؓ نے سچ کہا عثمانؓ نے تحقیق باز رکھا تکو اس سے یعنی آگاہ ہونے سے ساتھ گذرنے عمرؓ کے اور سلام اونکے سے کسی کام نے پس کہا مینے ہان کہا ابوبکرؓ نے کہ کیا ہی وہ کام کہا مینے کہ وفات کی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلے اس سے کہ پوچھیں ہم اونسے نجات اس امر کے سے قبل کہا ابوبکرؓ نے کہ تحقیق پوچھا ہی مینے اسکو حضرت سے پس کھڑا ہوا مین طرف ابی بکرؓ کے اور کہا مینے او نکو قربان ہو باپ میرا تیرے اور مان میری تم لائق تر ہو ساتھ پوچھنے کے یعنی اسلیے کہ کمال قرب رکھتے تھے حضرتؐ سے اور بڑا شوق رکھتے ہو علم کے حاصل کرنے کا کہا ابوبکرؓ نے کہ کہا مینے ای رسول خدا کے کس طرح سے نجات ہوگی اس کام سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قبول کرے مجھسے وہ کلمہ یعنی کلمہ طیبہ کہ بیان کیا تھا مینے اپنے چچا پر پھیر نہ قبول کیا اوسنے پس وہ کلمہ نجات ہی واسطے اوسکے ✽ اور وہب بن منبہؒ سے روایت ہی کہ کہا گیا واسطے اونکے اَلَیْسَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ یعنی کیا نہین ہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کنجی بہشت کی کہا وہبؒ نے کہ مقرر ہی ولیکن نہین ہوتی کنجی مگر کہ ہوتے ہین اوسکے لیے دندانے پس اگر لاوے تو کنجی کہ اوسکے لیے دندانے ہون کھولا جاویگا واسطے تیرے یعنی قفل جنت کا اور اگر نہ لایا اسطرح کی کنجی نہ کھولا جاویگا واسطے تیرے ✽ ف ✽ جب کہ رغبت دلائی وہبؒ نے عمل کرنے پر اور تنبیہ کی اوسکے ترک کرنے پر تو لوگون نے کلام مذکور کہا مطلب اونکا یہ تھا کہ بس یہ کلمہ کافی ہی بہشت کے دروازون کے کھلنے کے لیے عمل ہون یا نہون پھر اسکو رد کیا وہبؒ نے کلام مذکور سے اور مراد دندانون سے یہان یہ ہی کہ دل مین کلمے کی تصدیق رکھے اور زبان سے اقرار ہو اسکا اور تابع ارہے اسلام کے احکام کا بلا جبر یا مراد دندانون سے اعمال نیک ہین اس صورت مین معنی یہ ہونگے کہ جب تلک اعمال نیک نہ کیے ہونگے پہلی بار نہین داخل ہوگا بہشت مین مقصود مبالغہ ہی عمل کے ثابت کرنے مین ✽ ۶ ✽ ایک شخص نے پوچھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہی ایمان یعنی نشان درستی ایمان کا کیا ہی فرمایا اِذَا سَرَّتْکَ حَسَنَتُکَ وَسَآءَتْکَ سَیِّئَتُکَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ یعنی جبوقت کہ خوش کرے تجکو نیکی اور ناخوش کرے تجکو برائی تیری پس تو مومن ہی ✽ ف ✽ یعنی خوش ہووے بسبب شکرانہ توفیق اور مدد حق کے اور امید قرب درگاہ اوسکی کے اور ناخوش ہووے بسبب خوف عذاب کے اور دور ہونے کے اوسکی درگاہ سے پس تو مومن ہی کیونکہ مومن کامل تمیز کرتا ہی طاعت و گناہ مین اور اعتقاد کرتا ہی جزا سزا کا ان دونون پر بخلاف کافر کے کہ وہ کچھ فرق نہین کرتا درمیان ان دونون کے اور کچھ پروا نہین کرتا انکے کرنے کی اور فاسق جو گناہ پر ہٹ رکھتا ہی وہ بہت پروا نہین کرتا نماز پڑھے تو برابر نہ پڑھے تو برابر فرمایا اللہ سبحانہ نے کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ✽ کہا اوسشخص نے ای رسول خدا کے پس کیا ہی گناہ فرمایا اِذَا حَاکَ فِیْ نَفْسِکَ شَیْءٌ فَدَعْہُ یعنی جبوقت کہ تردد کرے بیچ دل تیرے کے کچھ چیز پس چھوڑ دے اوسکو ✽ ف ✽ کیا ہی گناہ یعنی علامت گناہ کی کیا ہی جس صورت مین کہ کچھ حکم صریح اوسکے حق مین نہو اور شبہ ہو حکم اوسکا اگے جو جواب فرمایا یہ حال

اچھا لوگوں کے دل کا ہی کہ بُری بات انکے دل مین کھٹکتی رہتی ہی خاطر جمع ہو سپر نہین ہوتی ۔ اور کہا عمرو بن عبسہ نے کہ اتیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ من معک علی ھذا الامر قال حر وعبد
الی آخرہ یعنی آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مینے ای رسول خدا کون تھا ساتھ تمھارے اوپر اس دین کے یعنی اتباع
مین فرمایا ایک آزاد تھا یعنی ابوبکر اور ایک غلام تھا یعنی بلال کہا مینے کیا ہی علامت اسلام کی فرمایا اچھے کلام اور کھلانا کھانے کا
کہا مینے کیا ہین باتین ایمان کی فرمایا کہ صبر کرنا اور سخاوت کرنی یعنی بُری باتون سے باز رہے اور مستعد ہو کر نے طاعات پر کہا عمرو نے
کہ کہا مینے کونسا مسلمان بہتر ہی فرمایا وہ کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے کہا عمرو نے پھر کہا مینے
کونسی بات ہی ایمان مین بہتر فرمایا اخلاق نیک کہا کہ کہا مینے کونسی چیز نماز مین بہتر ہی فرمایا کھڑا رہنا دیر تک کہا کہ کہا مینے کونسی
ہجرت بہتر ہی فرمایا یہ کہ چھوڑ دے تو اوس چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہو رب تیرا کہا پھر کہا مینے پس کونسا ہی جہاد والا بہتر فرمایا وہ شخص کہ
مارا جاوے گھوڑا اوسکا اور مارا جاوے وہ خود کہا کہ کہا مینے کونسی ساعت ساعتون سے بہتر ہی فرمایا دیر رات کا اخیر یعنی چوتھائی
حصہ یا پانچوان حصہ رات کا ۔ اور معاذ بن جبل نے کہا کہ سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے من لقی اللہ لا
یشرک بہ شیئا ویصلی الخمس ویصوم رمضان غفر لہ قلت افلا ابشرھم یا رسول اللہ قال
دعھم یعملوا یعنی جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ سے اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اوسکے کسیکو اور نماز مین پڑھتا ہو
پانچون اور روزے رکھتا ہو رمضان کے بخشش کیجاویگی واسطے اوسکے کہا مینے کیا نہ بشارت دون مین اونکو ای رسول خدا کے
فرمایا کہ چھوڑ دے اونکو کہ عمل کرین ۔ ف بخشش کیجاویگی یعنی صغیرہ گناہ بخشے جاوینگے یا کبیرہ بھی اگر چاہیگا اللہ تو بخشدیگا
اور اسمین ذکر حج اور زکوۃ کا اسلیے نفرمایا کہ ہر کسی پر فرض نہین بلکہ اغنیا ہی پر ہین عمل کرین یعنی کوشش کرین نہ یادتی عبادت مین
اور اسپر بھروسا کر بیٹھین اور بُرے کامون سے لگین ۔ اور پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معاذ بن جبل رضی نے بہترین خصلتون
ایمان کی سے فرمایا ان تحب للہ وتبغض للہ وتعمل لسانک فی ذکر اللہ قال وماذا یا رسول اللہ
قال وان تحب للناس ما تحب لنفسک وتکرہ لھم ما تکرہ لنفسک یعنی یہ کہ دوستی رکھے تو
واسطے اللہ کے اور دشمنی رکھے تو واسطے اللہ کے اور جاری رکھے تو زبان اپنی کو بیچ یاد خدا کے یعنی ساتھ حضور دل کے کہا پھر
کیا ہی ای رسول خدا کے فرمایا اور یہ کہ دوست رکھے واسطے لوگون کے اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی تو واسطے اپنے اور مکروہ رکھے تو
واسطے اونکے اوس چیز کو کہ مکروہ رکھتا ہی تو واسطے اپنے یعنی خیر خواہ سب کا رہ ۔ مشکوۃ ۔ اور عقائد کی کتابون مین لکھا ہی
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنیاد اسلام کی پانچ چیزون ہین اول کلمہ شہادت دوسری نماز تیسری زکوۃ چوتھی حج
پانچون روزے رمضان کے اب سنو تم پہلے کلمے کے معنی فرض ہی ہر مسلمان پر کہ زبان سے اقرار کرے اور دل سے سچ جانے کہ پیدا
کرنے والا سارے جہان کا ایک ہی اللہ اوسکا نام پاک ہی کوئی اوسکا شریک نہین سب بڑائیان اور کمال اوسی کو ہین اور وہ
سب عیبون سے پاک ہی کسی کام مین کسیکا محتاج نہین اور سب اوسکے محتاج سب چیزون کی اوسے خبر ہی ایک ذرہ اوس سے چھپا نہین
اوسے سب چیزون کی قدرت ہی جو چاہے سو کرے کوئی اوسکے حکم کو پھیر نہین سکتا اور جو کچھ بندے کام کرتے ہین بھلا یا برا بلکہ جو دنیا
مین ہوتا ہی سب خدا کی تقدیر سے ہی یعنی خدا نے پہلے ہی مقرر کر رکھا تھا کہ فلانے سے فلانے وقت ایسا ایسا ہوگا اور ایمان لاوے
کہ فرشتے بندے خدا کے ہین پیدا ہوئے نور سے پاک ہین گناہ نہین کرتے جس جس کام پر خدا نے مقرر کر دیا اوسپر قائم ہین نہ مرد ہین
نہ عورت کھاتے پیتے نہین خدا کا ذکر اونکی زندگی ہی گنتی اونکی خدا کے سوا کوئی نہین جانتا اونمین چار فرشتے بہت نامور ہین

جبرئیلؑ کہ کتابین خدا کی اور حکم خدا کے پیغمبرون کے پاس لایا کرتے تھے میکائیلؑ کہ روزی خدا کے حکم سے بندون کو پونہچاتے ہین
اور سینھہ کی طیاری بھی کرتے ہین اسرافیلؑ کہ صور مونہہ مین لیے کھڑے ہین قیامت کے دن پھونکنیکے عزرائیلؑ کہ مرنے کے وقت
جان نکالتے ہین اور ایمان لاوے کہ خدا نے کتابین پیغمبرون کو بھیجین ہین توریت حضرت موسیٰؑ پر انجیل حضرت عیسیٰؑ پر زبور حضرت داؤدؑ پر
فرقان حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بعضی کتابین اور پیغمبرون پر جو کچھ خدا کی کتابون مین لکھا ہی سب حق ہی اوس سب پر
ایمان لاوے اور ایمان لاوے کہ خدا نے بندون کی ہدایت کے واسطے دنیا مین پیغمبرون کو بھیجا اور حکم کیا کہ جس امہ پیغمبر بھیجا اوسی
راہ پر چلتو دین و دنیا تمھارا درست رہے جو کوئی دوسری راہ چلے گا دوزخی ہوگا سب پیغمبر برحق ہین اور گناہون سے پاک اور ساری خدائی سے
افضل ہین اونکے درجے کو کوئی نہین پونہچتا اول پیغمبر حضرت آدمؑ ہین باپ سب آدمیون کے اونکے بیٹے اولاد سے اونکی اور بہت سے پیغمبر ہوئے
گنتی اونکی خدا کو معلوم ہی آخر سب سے پیچھے دنیا مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور پیغمبری حضرت پر ختم ہوئی پر نور حضرت کا سب سے
پہلے پیدا ہوا تھا اسی واسطے حضرت سب پیغمبرون کے سردار ہین پیدا ہوئے مکے شریف مین جب چالیس برس کے ہوئے تب خدا کی طرف
سے پیغمبری ہوئی اور قرآن شریف اوترنا شروع ہوا پھر تیرہ برس مکہ شریف مین اور رہے وہان معراج ہوئی حضرت جبرئیلؑ براق لیکر
آئے حضرت کو سوار کرکے مسجد اقصیٰ مین لے گئے اور وہان سے ساتون آسمان پر حضرت تشریف لے گئے عرش کرسی سب کچھ دیکھا اور
بہشت اور دوزخ کی بھی سیر کی اور اوس رات مین بڑی بڑی نعمتین خدا کی طرف سے پائین اور پانچون نمازین بھی وہان فرض ہوئین پھر حضرت
تیرہ برس رہے ہوئے خدا کے حکم سے مکہ شریف سے مدینہ پاک مین آئے دس برس وہان رہے جب تریسٹھ برس کے ہوئے وفات پائی چنانچہ
مزار شریف حضرت کا وہان بنا چار کرسی حضرت کی یہ ہی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف اور ایمان لاوے
آدمی مرنے کے پیچھے آدمی کے پاس دو فرشتے منکر اور نکیر آکے سوال کرتے ہین رب تیرا کون ہی دین تیرا کیا ہی یہ کون شخص ہی کہ تیرے پاس
آیا تھا مردہ اگر با ایمان ہی جواب اونکو دیتا ہی رب میرا اللہ دین میرا اسلام اور یہ شخص رسول خدا کے ہین ہمارے واسطے خدا کے حکم لیکر
آئے تھے پھر اوس مردے پر خدا کی رحمت ہوتی ہی بہشت کی طرف دروازہ اوسکے واسطے کھول دیتے ہین اور جو یہ مردہ بے ایمان تھا
منکر نکیر کا جواب اوسے نہین آتا ہر بار کہتا ہی مین نہین جانتا پھر اوسپر عذاب سخت کرتے ہین اور دروازہ دوزخ کی طرف کھول دیتے
ہین اور ایمان لاوے کہ قیامت آنی برحق ہی اوسدن حضرت اسرافیلؑ صور پھونکینگے آسمان پھٹ جاوینگے اور تارے ٹوٹ جاوینگے
اور ٹوٹ کر گر پڑینگے اور پہاڑ اوڑتے پھرینگے جیسے روئی کے گالے پھر زمین آسمان اور سارا جہان فنا ہوگا جب دوسری بار
صور پھونکینگے پھر سب کچھ موجود ہو جاویگا مردے گور سے نکلینگے اور ترازو عمل کی کھڑی ہوگی اور نامے اعمال کے اونکے ہاتھون مین
دینگے اور حساب کرینگے ہاتھ پانون اوسکے گواہی دینگے کہ بھلے کام کیے تھے یا بُرے اور دوزخ کی پیٹھ پر پل صراط کھڑا ہوگا بال سے
باریک اور تلوار سے تیز اوسپر سب کو چلنے کا حکم ہوگا نیک ایسے چلے جاوینگے کہ جیسے بجلی یا جیسے باؤ یا جیسے گھوڑا تیز اور بعضے پیادون
کی طرح اور بہت سے دوزخ مین کٹ کر گرینگے اور ایمان لاوے کہ حق تعالیٰ نے حضرت پیغمبر کو حوض کوثر دیا ہی پانی اوسکا شہد سے میٹھا
اور دودھ سے سفید ہی کوزے اوسکے بہت ہین جیسے آسمان کے تارے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر بیٹھکر قیامت کے دن اپنی
امت کو پانی پلاوینگے جو کوئی پیگا پھر پیاسا نہوگا اور ایمان لاوے کہ حضرت رسول خداؐ اور سارے پیغمبر اور اولیا اور نیک آدمی
شفاعت گنہگارون کی قیامت کے دن کرینگے اور ایمان لاوے کہ مسلمانون کو بڑی بڑی نعمتین بہشت مین ملینگی کھانے کو میوہ
پینے کو شربت خدمت کو حورین اور غلمان رہنے کو مکان اچھے اچھے سب سے بڑی نعمت بہشت مین دیدار خدا کا ہی کہ اپنے فضل سے
مسلمانون کو نصیب کریگا اور کافرون کو دوزخ مین بڑے بڑے عذاب ہونگے آگ سانپ بچھو گرم پانی طوق زنجیر کانٹے اور بدبو کے

سکان اور بہت سے عذاب ہین حق تعالی دنیا سے ساتھ ایمان کے اوٹھاوے اور سب مسلمانون کو عذاب سے بچاوے آور ایمان لاوے کہ جو کچھ قرآن اور حدیث مین بہشت اور دوزخ کا احوال اور اگلی پچھلی باتین لکھی ہین سب حق ہین اور جو بات موافق شرع کے ہی حق ہی اور جو بات خلاف قرآن اور حدیث کے ہی سب باطل ہی اور بُری آور ہر مسلمان پر لازم ہی کہ حضرت رسول خدا کی خوشی کیواسطے حضرت کے اہل بیت اور ازواج مطہرات سے اور حضرت کے یارون سے محبت اور اعتقاد رکھے اور تمام امت مین اونکو بہتر اور افضل سمجھے اور ان سبکی تعظیم کرے جب کسیکا نام اونمین سے سنے رضی اللہ عنہ کہے قرآن مین اونکی بڑی تعریف ہی اور حضرت نے بہت سی خوبیان اونکی بیان کی ہین دوستدار اونکا بہشتی اور دشمن اونکا دوزخی ہی اون سب مین حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ کو افضل جانے بہت سا اعتقاد اور تعظیم کرے رضی اللہ عنہم اجمعین ان سب باتون پر اعتقاد کرکے حق جانکر پکا مسلمان ہوکے سیکھے وضو نماز کے سیکھے اور نماز کو ساری عبادتون مین افضل بہتر فرض خدا کا سمجھکر پانچون وقت کی نمازین جماعت سے اچھی طرح ادا کرتا رہے اور سستی سے کبھی ترک نکرے +

تمت

خاتمۃ الطبع خدا کا بڑا احسان ہی جو خالق زمین و آسمان ہی انسان کو اشرف المخلوقات بنایا عقل اور سمجھ عنایت کی انبیا کو گمراہون کے لیے رہنما فرمایا ہمکو بہترین امم کیا ہمارے لیے افضل الرسل کو بھیجا وہ ایسے ایسے معجزے لائے جنسے منکر اسلام کی امید ہی راہ پر آئے سب مین بڑا معجزہ قرآن ہی جسکی بلاغت مین عقل فصحا کی حیران ہی اسپر عمل کرنے والا جنت کا سزاوار منکر مخلد فی النار آور اصحاب ارکان دین تھے اُنکی ترویج مین ہمیشہ کوشش کرتے رہے عالم ہر زمانے کے لوگون کی سمجھ کے موافق وعظ فرمایا مضامین قرآن عبارت عام فہم مین سمجھایا تاکہ نفع عام ہو فائدہ تام ہو عربی فارسی جاننے والے تفسیر و عربی فارسی سے فائدہ اوٹھاتے تھے اردو والے حرف شناس اس سعادت سے محروم رہے جاتے تھے اسواسطے مولانا فاضل الکمال اولانا جناب مولوی حاجی محمد قطب الدین صاحب دہلوی امت برکاتہم نے کہ اپنے استاد یعنی خاتم المحدثین جناب مولانا حاجی محمد اسحق صاحب بعثہ اللہ فی زمرۃ الشہداء والصالحین کی طرح عالم دین پرہیزگار مین رسائل دینیہ کی تحریر کا کام ہی غرض ترویج مسائل دین اسلام ہی جسمین اصرار بعض عمائد و نظر فائدہ عام اہل اسلام تفسیر اردو لکھنا شروع کیا جن دنون سورۂ احزاب کا درس ہوتا تھا سو سورۂ احزاب سے آخر سورۂ حجرات تک تحریر و مرتب ہوگئی اور اوسی اسی مطبع نظامی واقع کانپور مین اواخر ذیحجہ ۱۳۰۰ھ ہجری مین چھپکر طیار ہوئی بالتصحیح و مقابلہ چھاپہ و خط مین بڑا اہتمام ہوا جسے عادت اہالیان مطبع آسمین مبالغہ تمام ہوا جب ناظرین مطالعہ کرینگے آپ دریافت کرینگے کشاف مشکلات قرآنی عمدہ مواہب علیہ حاوی مدارک قبولیت مین بے بدیل ہی معلم معالم انوار تنزیل بحر مواج حقائق قرآن ہی تبیان دقائق فرقان ہی موضح اسرار تاویل ہی کشف استار خزائن نکات جمیل عالم تو اس سے نفع ہی اوٹھائینگے بچے پڑھے بھی قرآن کی معانی سے خوب ماہر ہوجائینگے جناب مصنف مدظلہ نے کشاف کبیر و تفسیر منثور مدارک معالم بیضاوی وغیرہا کا ذیل تفسیر آیات بمقام مناسب جمع لکھا اسی سبب سے نام اسکا جامع التفاسیر رکھا اور اور فوائد مفیدہ جو ذہن عالی مین آئے ہین وہ بھی موضع مناسب بڑھائے ہین جس سے نفع اوٹھاوین جناب مصنف اور اس امید وار دعا محمد عبد الرحمن اور اسکے معاونون کو بدعاے خیر یاد لاوین بالخصوص فی استطاب سلی القاب جامی ذی مجد کلب علیخان بہادر والی رام پور دام اقبالہ کی دعاے ترقیات دو جہانی سے ضرور رطب اللسان ہین کہ ملازمان جناب ممدوح بڑے مددگار اسکے چھپنے کے ہین بعد اسکے جناب مصنف نے سورۂ قاف سے آخر تک تفسیر تحریر کی اور میرے پاس بھیجی ادھر اسکے فوائد کی فہرست مرتب ہوچکی اودھر سورۂ قاف سے چھپنا شروع ہوئی شائقین کو چاہیے کہ اس جلد کو جلد خریدین سستی ہی سستی نکرین اسلیے کہ جب اسکی قیمت آوگی تو دوسری جلد کے چھپنے پر بڑی مدد ہوجاویگی ظاہر مین خرید تفسیر امر الکتاب حقیقت مین ہم خرما و ہم ثواب ہی بعد طیاری دوسری جلد کے تفسیر سے شروع ہوگی انشاء اللہ تعالی قیمت کے کمی جلد بین کرکے مطبوع ہوگی ×

السعی منی والاتمام من اللہ

قطعات تاریخ تمامی طبع جامع التفاسیر از مولانا محمد نظام الدین جعفرش سلمہ اللہ العلی الکبیر

چو این تفسیر قرآن با هزاران جهد و	طبع او کرد مشتهر اطراف عالم این دعوی	ز هر طرف سه مصرع تاریخ دگر آمی صدا	واه کیا تفسیر بے بازیر و زبر و فوق سے پھی
			۱۳۸۴
	ایضا		
چو تفسیر جامع بصد اهتمام	بفضل خداوند مطبوع شد	شنیدم ز هاتف پی سال طبع	زهی طبع تفسیر مطبوع شد
			۱۳۸۴
	ایضا		
شد طبع چو این کتاب بقبول خرد	با صحت و خوبی و صفای بیحد	گفتم تاریخ صوری و معنویش	هشتاد و چهار و یکهزار و دو صد
			۱۳۸۴
	وجه ختم بر خاتمه		

برائے سند این معنی که این تفسیر مطبوع مطبع نظامی ست مهر و دستخط مهتمم ثبت نموده شد

العبد

عبد الله بن حاجی محمد روشن خان حنفی بقلم خود

محمد روشن خان حنفی سے

محمد عبد الرحمن بن حاجی

فہرست فوائد جامع التفاسیر از سورۂ احزاب تا آخر سورۂ حجرات

۴		سورۃ الاحزاب ۳۳	
۵	فضائل تقوی و غیر منجیات و مہلکات	۶	قصہ ابو معمر جمیل بن معمر فہری
۷	مخالفت بسنت کرنے اپنے کی طرف غیر باپ کے	۸	بیان آنحضرت کی حکم نافرمانی کا رکھتی ہیں
۹	عہد لینا انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے	۱۰	تحریم صوفیہ کرام قدس اسرارہم
۱۲	خلاصہ قصہ جنگ احزاب	۱۶	مخالفت نافرمانی خدا فرینفکی مال و دنیا سے
۲۰	الیفائے عہد صحابہ ثابت قدم رہنے کا جہاد میں	۲۱	فضیلت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین
۲۳	قصہ ابولبابہ صحابی رضی اللہ عنہ	۲۴	تنبیہ نصیحت آمیز عبرت انگیز
۲۵	نام آنحضرت کی نو بیبیوں کے	۲۶	مذمت و مخالفت اختیار دنیا
۲۸	منع ہے عورت کو شیرین کلامی مرد اجنبی سے	۲۷	سپارۂ ومن یقنت ۲۲
۲۹	فضائل قرآن شریف اور قاریوں کے	۲۸	فضائل و طہارت اہل بیت آنحضرت ؐ
۳۲	اوتر نا آیت کریمہ کا واسطے تسلی عورتوں کے	۳۱	طریقہ ختم قرآن بشوق
۳۵	فضیلت نکاح حضرت زینب کا آنحضرت ؐ سے	۳۳	دس خصلتیں سبب نجات و تقرب کی ہیں
۳۸	مذکور ہونا صفات آنحضرت کا توریت میں	۳۵	جواز نکاح زوجہ لے پالک سے بعد طلاق و عدت کے
۴۲	مجمل احوال ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۳۹	تحقیق معنی لفظ نکاح
۴۶	بہ اعمالی ہیت باعث ملال آنحضرت کی ہے	۴۴	وعوت پیدا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
۴۷	مسئلہ وجوب درود شریف	۴۶	بکار عورتیں حکم اجنبی مردوں کا رکھتی ہیں
۵۲	ترغیب درود شریف و واسطے رفع حاجت کے	۵۰	ذریعہ واسطے شی گم شدہ تحقیق
۵۴	نزول حکم پردیکا واسطے عورتوں کے	۵۳	پسند نہ ہونا اعمال بندہ و نکاح و تشویق بوجہ کو
۵۶	بشارت دوستداران انبیاء و علما وغیرہ	۵۵	فرق لباس جوانوں اور لونڈیوں کا
۶۱	ایذا رسانی مخلوقات پر صبر کرنا بہتر ہے	۵۷	اطاعت خدا و رسول موجب فلاح دارین
۶۷	بعض صفات خدائے تعالیٰ	۶۲	فضیلت بتقوی اور تحقیق معنی اولی ممن
۷۰	احوال حضرت داؤد علیہ السلام	۶۶	سورۃ السبا ۳۴
۷۳	احوال وفات حضرت سلیمان علیہ السلام	۶۸	کلام نیک باعث عزت و مغفرت کے ہیں
۷۶	منصبیت باعث سستی عبادت اور تنگی معیشت ہے	۷۱	احوال حضرت سلیمان علیہ السلام
۸۱	بغیر اذن الٰہی کوئی شفاعت نہیں کر سکیگا	۷۴	فضیلت بتجویز ذکر و شکر الٰہی
۸۳	پند اکرنا آنحضرت کو بر احسان الٰہی ہدایت پر	۷۹	مذمت نافرمانی خدا اور تسول
۸۵	قصہ ایمان لانا زبانی تبرکا آنحضرت پر	۸۲	بے شبہ خدا ہی سبکا رزاق مطلق ہے
		۸۳	جواب سوال کفار منکرین قیامت
		۸۵	انکار کفار اغنیا عذاب الٰہی سے
۶			
۹	تمثیل امہات کی مثل مستصبی کے نہیں ہے		
۱۰	فضیلت شان و شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم		
۱۹	تنبیہ صوفیہ کرام واسطے اتباع خیر الانام کے		
۲۲	پیروی آنحضرت باعث تحبیب الٰہی ہے		
۲۵	قصہ یہود بنی قریظہ		
۲۷	مخالفت ازواج آنحضرت کو تمکنے زیادتی نفقے سے		
۲۹	پردہ کرنا مومن ازواج پھوپھی وغیرہ کے بیٹوں سے		
۳۱	فضیلت علم و علما حدیث وغیرہ		
۳۴	منع ہے دخل دینا اس کو حکم الٰہی میں		
۳۷	فضیلت ذکر الٰہی و علامات سعادت		
۴۰	احوال ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم		
۴۵	نازل ہونا تین حکم الٰہی کا موافق مرضی حضرت ؐ کے		
۴۷	فضائل و فوائد درود شریف		
۵۰	حیل واسطے رفع حاجت کے		
۵۴	ناحق ایذا رسانی خلق کو منع ہے		
۵۵	بیبیوں کو لباس باریک منع ہے		
۵۹	مخالفت قبولیت عاقبت قول ابراہیم علیہ السلام		
۶۴	تحقیق معنی امانت الٰہی		
۶۹	فائدہ فکر کرنے قدرت الٰہی میں		
۷۶	بنائے بیت المقدس وغیرہ		
۷۵	قصہ سبا اور احوال اوسکے باغوں کا		
۸۰	خدا کے سوا کوئی مالک نفع اور ضرر کا نہیں		
۸۲	پانچ چیزیں مخصوص ہیں علم خاص آنحضرت میں تمہیں		
۸۴	مذمت قشر کفار متکبرین و مستضعفین کا قیامت میں		
۸۶	اکثر شرابی حکم خدا و رسول نہ قبول کرتے ہیں		

۸۶ اختیار کرنے کی پانچ چیزیں قبر میں اور پانچ اختیار کرنے کی
۹۰ ممانعت پوجنے قبروں وغیرہ کا
۹۷ دعائیں ہر نماز کے بعد پڑھنے کی
۹۹ دنیا اور شیطان نے اکثروں کو گمراہ کر رکھا ہے
۱۰۱ اطاعت خدا و رسول باعث عزت دارین ہے
۱۰۴ نفضلے اعمال صالح باعث ترقی عہدے ہیں
۱۰۵ دعا وقت پینے شیریں پانی کے
۱۰۸ مناجات بجناب قاضی الحاجات
۱۱۳ فضائل علم و علماء دین
۱۲۱ وارث کتاب ہونا مومنوں کا
۱۲۳ احوال اور اقوال دو زخیوں کے
۱۲۶ دعا وقت جاگنے کے نیند سے
۱۳۰ فضائل سورۂ یٰسٓ
۱۳۶ قصہ جانا رسولوں حضرت عیسیٰ کا قریۂ انطاکیہ میں
۱۴۰ ممنوع ہونا دیکھنا فال قرآن شریف وغیرہ کا
۱۴۳ قصہ شہادت حبیب نجار اور دلیل سچا ہونے جماعت کی
۱۴۶ منازل قمر اٹھائیس ہیں
۱۴۹ احوال دوسری بار صور پھونکنے کا
۱۵۰ نتیجہ فرمانبرداری خدا اور رسول
۱۵۲ گواہی اعضاء مجرموں کی وقت حساب کے
۱۵۵ غیبت جاننا چاہیے جو اپنی صحت و فراغت کی
۱۵۷ کلام موزون بیقصد کو شعر نہیں کہتے
۱۶۱ فضیلت ملائکہ و علماء و مجاہدین و ذاکرین وغیرہ
۱۶۵ نام نکلنے شیاطین کا شنیدن سے آگشتین سے
۱۶۸ حال قریۂ ہندی و بصری پر رستوں وغیرہ کا
۱۷۲ تنبیہ کثیر النفع
۱۷۴ بیان آنا بہشت میں تکلیفات دنیا کا

۸۷ اموال اولاد آدمیوں کے لیے فتنہ ہیں
۹۱ دراز کی عمر دان لڑکے کو کون کا
۹۶ **سورۃ السلٰئکۃ ۳۵**
۹۷ سوائے خدا کے کسی کو اختیار نفع اور ضرر کا نہیں
۱۰۰ حلال کو حرام اور حرام کو حلال جاننا کفر ہے
۱۰۲ اختلاف اقوال سچے مفسر لکلام الطیب کے
۱۰۴ حکایت عجیب کمی میشی عمر و نی و منحوسی کا
۱۰۶ غنا ہے الٰہی و محتاجی مخلوقات
۱۰۹ فضیلت حفظ الٰہی و ذکر علامات عارفان
۱۱۵ اثبات شرف علم و علماء دین کتاب و حدیث سے
۱۲۲ منع ہر مرد و نکو پہننا کپڑا ریشمی اور سونا وغیرہ
۱۲۴ کوتاہی عمر امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
۱۲۸ سیر و یرانوں کی واسطے عبرت کے
۱۲۹ **سورۃ یٰسٓ ۳۶**
۱۳۴ جزا کے ارواح امر نیک و بد رسیدہ ارواح امر بد
۱۳۸ ایمان لانا بعض اہل انطاکیہ اور منکر کرنا بعضوں کا
۱۴۰ رسولوں سے
۱۴۲ سلیقہ و دعائے استخارہ مشروع
۱۴۲ **سیپارۂ وما لی ۲۳**
۱۴۴ قصہ شہادت حبیب نجار و قتلش بطریان آنحضرت پر
۱۴۸ انکار کفار نفقہ دینے سے مسلمانوں کو
۱۴۹ قول کفار کا وقت اوٹھنے کے قبروں سے
۱۵۱ مذمت عار سلام کرنے سے کمتروں کو
۱۵۳ دیکھنا نیکو کار خدا کو قیامت میں
۱۵۶ کسی پیغمبر نے شاعری اختیار نہیں کی
۱۵۹ درختوں سبز کا جنسے آگ نکلتی ہے
۱۶۰ **سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷**
۱۶۲ تنبیہ متضمن فتح ابواب کثیر حفظت خدائے تعالیٰ
۱۶۷ بعض احوال روز قیامت
۱۶۹ پوچھا جانا ہر آدمی کا چار چیزوں سے آخرت میں
۱۷۲ اقسام احکام شرع
۱۷۴ قصہ مجرد و منحوس کا ایک مسلمان دوسرا کافر

۸۸ توانگر خیرات کرنے مال کا راہ خدا میں
۹۴ مرنے ایک فاسق کا بعد دیکھنے اشیاء مہیبہ کے
۹۷ صبر کرنا مصائب پر باعث فضیلت کا ہے
۱۰۰ علامات صحت ایمان مومن کے
۱۰۳ ایمان و عمل صالح سبب ترقی دارین کے ہیں
۱۰۴ تعریف تقدیر معلق اور تقدیر مبرم
۱۰۶ فضیلت صفر اور اختیار کرنا آنحضرت کا صفر کو
۱۱۰ اثبات عدم تشاءم اموات
۱۱۹ معنی قائم رکھنے نماز کے
۱۲۲ احوال اور اقوال بہشتیوں کے
۱۲۶ دعا وقت رو برو ہونے حاکم یا مزاج کے
۱۲۹ وسعت رحمت و کثرت مغفرت حق تعالیٰ
۱۳۵ فائدہ رواج سنت اور مٹانے بدعت کا
۱۳۹ ممانعت اعتبار نحوست و بدشگونی
۱۴۲ قصہ حبیب نجار رحمۃ اللہ علیہ
۱۴۵ نشانیاں قدرت کاملہ حق سبحانہ و تعالیٰ
۱۴۸ احوال پہلی بار صور پھونکنے کا
۱۵۰ احوال نعمتوں بہشتیوں کا
۱۵۱ زجر و توبیخ دوزخیوں کا قیامت میں
۱۵۴ گواہی اعضاء مسلمان اعمال صالحہ پر حشر میں
۱۵۶ اختلاف علماء جواز و حرمت شعر گوئی میں
۱۶۰ باقی فوائد کثیرہ سورۂ یٰسٓ
۱۶۴ غنا و سخاوت و رحمت باری تعالیٰ
۱۶۸ پکارنا زمین کا ہر روز دس باتیں
۱۶۹ طریقہ محاسبۂ نفسانی
۱۷۳ بعض احوال اہل جنت کا
۱۷۷ بدو نور عنایت الٰہی منتہی کتاب ہوا

۱۷۸ بھانا دوزخیوں کا
۱۸۱ شروع قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
۱۸۳ رؤیتعزیہ و سیندھی و چھڑی وغیرہ
۱۸۵ خواب دیکھنا حضرت ابراہیم کا ذبح کرنے حضرت اسمٰعیل کو
۱۸۹ خوشخبری ملنا حضرت ابراہیم کو حضرت اسحٰق کی
۱۹۶ فحوٰی قصہ حضرت لوط علیہ السلام
۱۹۹ سبب اور ترے بلانے کا اور دفعیہ اس کا
۲۰۳ تاکید برابر صف باندھنے کی نماز میں

۲۰۸ فحوٰی خطاب نبی کے بشر ہونے اور وحدانیت خدا میں
۲۱۲ دعا حضرت داؤد وقت قیام شب
۲۱۳ تاکید حضرت داؤد کی خصلت سے
۲۱۴ فحوٰی حضرت داؤد اور آنا دو فرشتوں کا واسطے تنبیہ
۲۱۶ خواہش داؤد کا اور تنبیہ ہونا کرنے بدلنا اپنی فحوٰی سے
۲۱۹ دعا میں سجدۂ تلاوت میں پڑھنے کی
۲۲۳ بعضے مسائل متعلقہ سجدۂ تلاوت
۲۲۴ فرق درمیان عیافہ و بازشکار کے
۲۲۶ مسائل عامی اور مبتدی کے
۲۲۸ خبر کرانا حضرت سلیمان کا لشکر کو ذکر سبب غضب ہونے زنا
۲۲۹ بیزاری طالب مولیٰ سے مواقعات ذکر مولیٰ سے
۲۳۱ تابع ہونا اور جنات اور شیاطین کا نوکر حضرت سلیمان کے
۲۳۲ سبب مبتلا ہونے حضرت ایوب کا بلا میں
۲۳۳ شکوہ کرنا بیمار کا طبیب سے جزع نہیں کہلاتا
۲۳۵ محمد طالب ولی تیز بیزار اور عجبی کے علیگانہ ہیں
۲۳۶ سزا نافرمانوں کی دوزخ ہے
۲۴۰ خواب میں دیکھنا آنحضرت کا حق تعالیٰ کو
۲۴۱ اثبات منع ہونے سجدے کا سوائے خدا کے
۲۴۳ جھکنا کافروں کا اور چومنا اوکا بدعت ہے
۲۴۵ ممانعت تکبر اور مذمت متکبرین
۲۴۷ تفصیل اسباب تکبر اور علاج تکبر

۱۷۹ مذمت پابندی رسوم باطل و اہویہ قدیمہ
۱۸۱ تمام نامہ اعمال اولاد آدم کا قیامت میں
۱۸۴ سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی عالم غیب نہیں
۱۸۶ قصہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
۱۹۰ قصہ حضرت الیاس علیہ السلام
۱۹۶ نافرمانی خدا و رسول موجب خرابی دین و دنیا
۲۰۲ صف باندھنے اور تسبیح کرنے فرشتوں کا
۲۰۳ خوش ہونا حق تعالیٰ کا تیز بلج کے لوگوں سے

سورۃ ص ۳۸

۲۱۰ آداب و لقوی موجب فلاح دین و دنیا
۲۱۲ فضیلت نماز اشراق و ضحی و اوابین
۲۱۴ کہنا کلمہ اما بعد کا بیچ خطبہ و صلوٰۃ کے
۲۱۵ مشتمل فیصلہ مقدمہ حضرت داؤد کے امور معلومہ سے
۲۱۷ تمام گریہ زاری کرنا حضرت داؤد کا وقت توبہ کے
۲۱۹ آیات سجدۂ تلاوت اور مسائل اوسکے
۲۲۳ طریقہ پڑھنے آیات سجدہ کا واسطے کفار کے
۲۲۵ اتباع خواہش نفسانی باعث عذاب شدید ہے
۲۲۷ سالک کو مشغول اور رجوع الی اللہ ہر حال لازم ہے
۲۲۸ پھرانا آفتاب کا بعد غروب کے واسطے پڑھنے نماز عصر حضرت سلیمان کے
۲۲۹ آزمایش کی اوسکے حضرت سلیمان علیہ السلام کے
۲۳۱ پہنچے موتی دریا سے حضرت سلیمان ہی نے نکالے تھے
۲۳۳ دوبارہ زندہ ہونا اولاد حضرت ایوب کا بعد مرنے کے
۲۳۴ تخم بلا شکل کے خدا سے مانگنا چاہیے
۲۳۵ غلامیتین عارفوں کی آنحضرت ہیں
۲۳۹ جن چیزوں میں فرشتے جھگڑا کرتے ہیں
۲۴۰ دعا سابق مع بعض تکلمات زوائد
۲۴۲ سجدہ کرنا مشائخ کو حرام ہے
۲۴۴ پیدائش تین پیغمبروں کی محض قدرت الٰہی سے
۲۴۶ فیاستہ میں تین شخصوں کو عذاب دے ناک ہوگا
۲۴۸ شقی ہونا ابلیس بسبب پانچ چیزوں کے

سورۃ الزمر ۳۹ ۲۴۹

۱۸۰ ولادت حضرت فتح علیہ السلام
۱۸۲ فائدہ عمدہ تصرف اور تدبر کے واسطے رکھنا ہمیشہ سنتوں کی
۱۸۴ خبر دینے کے آگ میں ڈالنا کفار کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو
۱۸۸ کمال سلیم حکم الٰہی ہونا حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کا
۱۹۵ ترکیب و معنی بعلبک
۱۹۷ قصہ حضرت یونس علیہ السلام
۲۰۳ فضیلت امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام امتوں پر
۲۰۶ نفع آمد خدا و رسول اور ضرر نافرمانی

۲۱۱ شروع قصہ حضرت داؤد علیہ السلام
۲۱۳ ہر انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں
۲۱۴ خصلت داؤد کی سو بیویاں تھیں
۲۱۵ سوال دو فرشتوں کا حضرت داؤد علیہ السلام سے
۲۱۸ فضیلت حضرت داؤد اور آرائش اونکی فرش کی
۲۲۲ ارکان و شرائط و مبطلات و مستحبات سجدۂ تلاوت
۲۲۴ اختلاف جو بتکرار رکوع وقت تکرار نماز کے
۲۲۶ فضیلت قرآن پڑھنے اونکی بغیر دریافت کرنے معنی کے
۲۲۷ قصہ حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام
۲۲۹ پھرانا آفتاب کا واسطے پڑھنے نماز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے
۲۳۰ دعائے حضرت سلیمان علیہ السلام
۲۳۲ قصہ حضرت ایوب علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام
۲۳۳ حیلہ اکمال میں حضرت ایوب علیہ السلام
۲۳۴ جائز ہی حیلہ کرنا وقت ضرورت شرعیہ کے
۲۳۵ جزا متقیوں کی بہشت ہے
۲۴۰ دعا بعد ہر نماز کے پڑھنے کی
۲۴۱ شروع قصہ حضرت آدم علیہ السلام
۲۴۲ مخالفت زمین حکم منے کی آگے بادشاہ اپنے وقت کے
۲۴۴ قصہ ملعون ہونے ابلیس کا
۲۴۶ تین چیزوں منجی اور تین مہلک کا
۲۴۹ منع تکلف و تحریض قناعت

۲۵۱ تاکید خلوص اعمال ریا وغیرہ سے اور قبائح ریا وعجب کے
۲۵۳ تحقیق انتہائے ریاضتی ونقصان اتباعوں کی
۲۵۶ ایمان درمیان خوف ورجا کے ہی
۲۵۸ لازم ہی ہجرت کرنا جہاں کفر وفسق شائع ہو
۲۶۰ عذاب سخت مجرموں کا قیامت میں
۲۶۳ اقوال بیچ تفسیر باقیات صالحات کے
۲۶۵ کثرت کلام اور دنیا باعث قسوت قلوب کی ہی
۲۶۷ احوال انکا جنکو قرآن شریف تسکین عش آ تا تھا
۲۶۸ قرآن کلام الٰہی قدیم ہی مخلوق نہیں
۲۷۰ شرکت عقد جاز قسم اہی
۲۷۲ تاکید سعاۃ کرانے حقوق معاد کی دنیا میں

۲۷۵ پرہیزگاروں کو چھ قسم مکاں رہتا ہی
۲۷۷ مسائل وکالت
۲۷۹ واسطے ہر انسان کے دو نفس ہیں
۲۸۰ نفس انسانیہ جو ہر روشن نورانی ہی
۲۸۱ سواد وبہر کو سنت ہی اور اول روز اوایل عشا کے مکروہ ہی
۲۸۲ بہتیوں میں نمونہ مشرکوں کا ہی
۲۸۶ اقوال مفسرین بیچ تفسیر آیت قل یا عبادی الذین الا یہ
۲۸۹ قصہ نجات پانے عاصی اور معذب ہونے عابد کا
۲۹۰ حسرت مجرموں کی اپنی غفلت پر قیامت میں
۲۹۳ مذمت مجلس وعظ میں نجانے والوں کی
۲۹۵ وظیفہ ہر روزہ اور دعائے مقالید کنوز
۲۹۷ بہترین چیز جو بندہ کی ہی حق تعالیٰ نے اپنے بندوں پر
۲۹۸ دو مرتبہ پھونکے صور کا اور احوال اونکے درمیان کا
۳۰۲ فنا جملہ ملائکہ مقربین مع حاملان عرش
۳۰۳ انکا جلایا جانا تمامی امت محمد کا واسطے حساب کے
۳۰۴ حساب وکتاب مخلوقات کا اور گذرنا پل صراط پر
۳۰۵ تجویز کرنا جواہ انبیاء کا آنحضرت کو واسطے شفاعت کے
۳۰۸ احوال مشتہیان بہشت کا
۳۱۱ وجود وبقا کا اور تاکید بیچ کہنے حمد کے بعد حمد لوگوں کو خاص سے

۲۵۲ زہد موقوف بیچ چیزوں پر ہی
۲۵۵ رنج وراحت اہل طاعت الٰہی سے غافل نہ ہوے
۲۵۷ اختیار تقوی مسبب ہجرت واسطے طاعت الٰہی کے
۲۵۸ تقوی غیر کئی باتوں کے میسر نہیں ہوتا
۲۶۱ خوش خبری اور فضائل پرہیزگاروں کے
۲۶۴ روشن دلوں اور سنگدلوں کا اور سبب شرح صدر
۲۶۵ حدیث جامع صفات متقین مفیدہ
۲۶۷ احوال جو راگ ڈھول سنکر حال وقال لانے
۲۶۹ مخالفت شرک کہ اکبر الکبائر ہی
۲۷۱ خبر وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۲۷۳ حقوق بندوں کے بہت دشوار ہیں

۲۷۴ **سیپارہ عمن اظلم**

۲۷۶ فضیلت کلمہ حسبی اللہ ونعم الوکیل
۲۷۸ مسائل مضاربت
۲۷۹ علم ارواح زندوں اور مردوں کا آپس میں
۲۸۰ سبب نیند آنے اور آداب وقت سونے کے
۲۸۱ تسبیحات وقت سونے کے
۲۸۳ دعائیں کو نیند سے اوٹھکر پڑھنے کی
۲۸۷ حالات نرم کرنے والے دلوں کے
۲۸۹ برا ہی اپنے کو اچھا جاننا اور دوسرے کو برا
۲۹۲ مذمت غرور اور فرقہ متکبرین اور متکبرین کی
۲۹۴ تقوی سبب ہی نجات اور دخول جنت کا
۲۹۶ مخالفت شرک کہ موجب بربادی تمام عملوں کا ہی
۲۹۸ وسعت کرسی عرش وہوا وعظمت الٰہی
۲۹۹ فنائے اسرافیل ومیکائیل وعزرائیل وجبرئیل علیہم السلام
۳۰۲ زندہ ہونا جملہ مخلوقات کا روز حشر کے
۳۰۳ شفاعت چاہنا تمامی امت محمد کا انبیاء سے ہر ایک کا ندر کرنا
۳۰۵ ملنا بہشتیوں کا باتیں بہشت کو
۳۰۶ رکھا جانا احوال عمدہ محمد کا اور بلایا جانا انبیاء اور
۳۱۰ درمیان دوزخیوں جنت کا اور ذکر سبب اونکا
۳۱۱ خواب یاد کرنے پانچ حدیثوں کا

۲۵۲ زہد موقوف بیچ چیزوں پر ہی
۲۵۶ نزول آیت کہ یہ بیچ حق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے
۲۵۷ ہدایت دعا کے اہل مصائب وبلا کا
۲۵۹ روایت وہب بن منبہ کی توریت سے بیچ ذکر خواندن کے
۲۶۲ نزول آیت کہ یہ بیچ حق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے
۲۶۵ علما میں شرح صدر کے جو آنحضرت نے فرمایا ہی
۲۶۶ نرم دلوں کا جنکو تاثیر کلام الٰہی ہوتی ہی
۲۶۷ اتہانا کفر حلال جانے والوں رقص کا
۲۶۹ مسئلہ شرکت ملک اور شرکت عقد
۲۷۱ مخاصمت تمامی مخلوقات کی آپس میں واسطے حقوق کے موجود ہونا
۲۷۳ اقسام خطرات کے جو بیچ ہیں نزدیک حضرات صوفیہ کرام کے

۲۷۰ دس کلمے ہر نماز کے بعد پڑھنے کے
۲۷۰ قبض ہونے روح کا وقت سونے کے اور سونے
۲۷۹ دعا سونے وقت پڑھنے کی
۲۸۱ دعا خواب پریشان دیکھکے پڑھنے کی
۲۸۲ زوال کی جو کہتے ہیں آنحضرت کو شفاعت میں جا سے اذان
۲۸۴ تذکرہ لغت موجب تقی اور کفران نعمت تنزل
۲۸۸ احادیث وسعت رحمت ارحم الراحمین
۲۸۹ وسعت رحمت الٰہی کو خیال کرکے اطاعت کیجئے
۲۹۳ مذمت عجب اور خود پسندوں کی
۲۹۴ مقالید سموات وارض کا
۲۹۶ احوال وزقیامت کا
۲۹۸ مذمت گمراہوں کی جو قدر عظمت الٰہی نہیں پہچانتے
۳۰۰ قصہ نکلنے دجال کا اور حوادث قیامت کے
۳۰۳ اوتر بجلا ملائکہ کا زمین پر اور تسبیح حاملان عرش کی
۳۰۳ مستعد ہونا شفیع المذنبین کا واسطے شفاعت کے
۳۰۵ پرنالہ دوزخیوں کا وقت رخ میں
۳۰۷ ہنکایا جانا دوزخیوں کا طرف دوزخ کے
۳۱۱ خواب پر کرسی شیطان اور بہتیرے کا
۳۱۱ زمین جنت کا بسط جزیرہ عربی کی

۳۱۲ فضیلت سورۂ زمر
۳۱۲ مضامین عالیہ وغیرہ کے
۳۱۴ سکھلانا ایک بزرگ کا چند کلمات دعا کے
۳۱۷ حالات عرش وغیرہ کے چار حدیثوں کے ترجمہ میں اور فضیلت حاملین عرش کی
۳۱۹ اللہ تعالیٰ نے سات چیزوں کو سات چیزوں میں چھپایا ہے
۳۲۰ دعا ہر نماز کے بعد پڑھنے کی
۳۲۱ مذمت دیکھنے عورتوں نامحرموں کا
۳۲۳ بقیہ وصیت آمیز و مفید فوائد کثیرہ
۳۱۲ بیان کفر و بدکاری اور خوبی ایمان و نیکوکاری

سورۃ المؤمن

۳۱۳ قرار پانا شراب کا بسبب بیعت کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
۳۱۴ ہم ہی ہیں خاطر رکھنا دونوں جہان میں مشفقوں رحیمی تمہاری خدا کا
۳۱۷ ہر مسلمان کو دوسرے مسلمان کی خیر خواہی چاہیئے
۳۱۹ ہر ایک کے لیے دو نوبتیں اور دو حیاتیں ہیں
۳۲۱ مبتلا یاد و بیگانہ ہر نفس آخر تک میں ہیں سیار جادو یگانہ ہیں
۳۲۳ بقیہ اختیار کرنے دس چیزوں کے وقت کامل نہیں ہوتا
۳۳۰ بقیہ ایمان لانا دو چیزوں کا کہ ایک تو بلا کسی واسطے حضرت حق کے
۳۳۲ ابوبکر صدیق قول عام رقص رضی عنہ
بیان رفع غفلت و توجہ فکر آخرت
بیان نفس کا دو منطے سالک راہ آخرت
ان فتنے و پیدا نجات ہی
علم نفع تجارت آخرت کے
ہین عالم بے عمل پر
ہستات شتونما زین قبول
جزا نکی کی جنت ہی
تاہی تکلیفات دنیا بچھا
۳۵۰ احوال ارواح کافرین و مومنین و شہدا وغیرہم کا
۳۵۲ ثواب ترک نسیان کا اور توکل گویا ہونے کا حشر تین
۳۵۴ احادیث فوائد کثیرہ
۳۵۶ فسلوۃ توبا اور توبہ خواص و محبون کی
۳۵۸ وقت استغفار کے حضور دل ضرور ہے
۳۵۹ فضائل صبح و شام کی تسبیح و تحمید وغیرہ کے
۳۶۱ دعائین محفوظ رہنے کی شر فتنہ دجال سے
۳۶۳ توفیق دعا علامت قبولیت کی ہے
۳۶۴ نہ مانگنا دعا کا باعث غضب الٰہی کا ہوتا ہے
۳۶۶ دعا کرنی سنت و مخصوصیت کی کہتی ہے بکار کرد عا کرنے سے
بعض کو کوئی طاعت قبول نہین ہوتی
انواع عذاب دوزخیون کا
بلا شبہ دوزخ بھری ہی جگہ ہے

۳۱۲ تاکید کرنا ساتھ چیزون کا ساتھ چیزون پر لازم ہے
۳۱۴ آیات پانا کی خصوصاً کا بسبب فضائل آیت سورۂ مومن کے
۳۱۶ احوال حاملان عرش اور تسبیح کرنا اونکا
۳۱۸ دفع کشش نافرمانیوں کا واسطے موسنون کے
۳۲۰ بعض قدرتون جناب باری تعالیٰ کا
۳۲۲ گناہ تین طرح کے ہر اج تا کید مغفور کرانے حقوق عبادی
۳۲۴ نو معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا
۳۳۰ خیر خواہی ابوبکر صدیق کی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
۳۳۲ فرانا حضرت موسیٰ کا کافرون کو عذاب دنیا و آخرت سے
۳۳۴ فضیلت جاننا پانچ چیزون کو پہلے پانچ چیزون کے
۳۳۷ ہر انسان کے لیے جہاد دشمن دین واجب ہے جہاد
۳۳۹ حکم بنا فرعون کا ہامان کو واسطے بنانے عمارت
۳۴۱ زمانون کی چوبیس ساعتین ہین
۳۴۲ دیکھنا بندون کا سکرات کو آہ کلام سننا اوسکا آداب
۳۴۴ بچین جاوینگی تمام نیکیان غم مرض مصیبت ایک مسلمان
۳۴۸ واجب کہ بندون پر سپرد کرنا جمیع امور خیر کو ترک اولیٰ
۳۴۹ ضائع ترین چیزون کی دس چیزین ہین
۳۵۱ عوض نیکی کا مسلم کافرون کو ملتا ہے
۳۵۳ مدد مانگنا سوائے خدا کے کسی سے درست نہین
۳۵۵ منعنی و فضیلت استغفار و توبہ
۳۵۶ احکام گناہ کبیرہ و صغیرہ اور علاج اونکا
۳۵۸ استغفار سے خصلت بد زبانی دور ہو جاتی ہے
۳۶۰ احوال مال کے ظہور اونکا آثار قیامت سے ہے
۳۶۲ فضائل دعا و عبادت کے
۳۶۳ دعا تقدیر معلق پھرتی ہے اور نیکی سے عمر بڑھتی
۳۶۴ دلیل قبولیت دعا کے بندون کی
۳۶۷ بسبب بیجا دلون کے دشمنی و عداوت کے مقبول نہین
۳۷۰ فرمانبرداری دین کی شریک کرے اور محبت خدا اور رسول
۳۷۱ و زمین آسمان زمین کی مسافت سیر یا قسم پر کہ
۳۷۳ آخر تصنیفون یعنی ذکر آخرت کا

۳۷۲ بیان جو بیسے والوں کو مثل بیج اور تنگ حوصلہ کاشتکار پیس سکے وغیرہ کا

۳۷۶ بیان فضیلت وفضل علم فلسفہ ومنطق وغیرہ علوم لایعنی کا

۳۷۷ بیان جمع ہونا قریش کا بیچ حدیبیہ کے حضرت صلعم کے اسلام لانے تک اور کلام کے

۳۸۰ بیان قول حکم الٰہی اسلے شعائر اسلام کے اور مدت مشرکین کی بقا کی فارسی

۳۸۲ بیان مال کے نرخ کرنے میں تین قسم پر ہیں

۳۸۴ بیان فضل بعض زکوٰۃ اور بعض بیچنے والے زکوٰۃ کا

۳۸۵ بیان کیے گئے پہاڑ منگو کو اور روہانی وغیرہ بدھو کو

۳۸۷ تنبیہ مفیدہ فوائد کثیرہ میں

۳۸۸ بیان باقی جامع چیزیں بیچنے ترک کرنے والے چیزوں کے

۳۹۰ بیان اعتبار کرنے ستارہ وغیرہ کا وذکر فضیلت اور کے

۳۹۲ بیان اپنی بڑائی کفار کا اور اوصاف کے ذکر کے رد کرنا کے

۳۹۴ بیان زہد شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بسبب تین چیزوں کے

۳۹۶ بیان اقوال بیچ تحقیق معنی استقامت کے

۳۹۷ بیان معنی استقامت بجانا فرائض الٰہی اور بجا لانا نوافل کا

۳۹۸ بیان جزا برا بھلا کرنے والوں کی طرف نیکی اور بدی کے

۴۰۰ بیان وہ پانچ چیزوں پر موقوف ہے

۴۰۱ بیان نشانیوں قدرت الٰہی کی

۴۰۴ بیان دلیل جواز نماز ساتھ بیچنے قرآن کے فارسی میں

۴۰۵ بیان جو کہ بدکار کو بدکاری سے موجب وبال ہے

۴۰۵ بیان بڑھوا وبال ہر ترک کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا

۴۰۷ بیان امید پیوند رحمت الٰہی سے کام کافروں کا ہے

۴۰۸ خلاصہ ساری سورت حم السجدہ کا

۴۰۹ بیان وہ ثابت رکھنا ہے جناب باری تعالیٰ نے بندوں کے تین خصلتیں

۴۱۰ بیان وہ تفسیر سبع مثانی اور کلام قرآن وغیرہ کو علمات وغیرہ

۴۱۲ بیان فوائد وبعد ہونے ذکر بیچ علامات یقین کا

۴۱۳ بیان کام بندوں سے تین فرح پر ہیں

۴۱۴ بیان فرق رسوان وسلوی کے اور توضیح معنی اذکے کی

۴۱۶ بیان قول جواب امام غزالی بیچ مسئلہ تقدیر کے

۳۷۴ بیان فضیلت جہاد وشکر وصبر شعائر اسلام سے ہیں

۳۷۶ بیان وہ سب کہ ہے کوئی جنت کو اور رسول اور دین کو

سورۃ حٰمٓ السجدۃ ۴۱

۳۷۸ بیان جو کہ اعراض کرنا کفار کا بعد سننے کلام الٰہی کے

۳۸۱ بیان حکم استقامت اور ذکر وے کو مال کا

۳۸۲ بیان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صرف کیا تمام مال

۳۸۴ بیان شہر کے اشنا داخل ہونے جنت میں بسبب برس بھیجے

۳۸۶ بیان کیے گئے آسمان جمعرات کو اور باقی تمام

۳۸۷ بیان سبب حضرت ابراہیم علیہ السلام میں چار چیزوں

۳۸۸ بیان ظاہر چیزیں ظاہر میں فضیلت اور باطن میں فرق

۳۹۱ بیان فضیلت خود بعض اشیاء کے سبب فرمانے

۳۹۳ بیان قوت تین بھی اسکو حاضر وناظر جاننا کرنا لائق

۳۹۴ بیان مراد تینوں حرفوں لفظ نہ سے

۳۹۶ بیان خوش خبری نبی تین جگہ ہوگی دینا اور

۳۹۷ بیان حصول انسان کا اللہ تعالیٰ سے اور لوٹ کا

۳۹۹ بیان فائدہ بھلائی کرنی بدلے برائی کے اور

۴۰۰ بیان مذاہ علت شیطان کی حافظہ میں ہی آدم

۴۰۲ بیان وعدہ الٰہی اسلے حفاظت قرآن شریف کے تحریف وغیرہ

۴۰۴ بیان استفادہ قرآن سے مختلف قومیں کی ہے نہ کافر کی

۴۰۵ بیان عمل صالح بھی مصلحت فساد ہوتے گرفتار وبال ہونگے

۴۰۶ بیان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرض کفایہ اور کہیں فرض

سیپارہ حٰمٓ عٓسٓقٓ ۲۵

۴۰۸ بیان نشان انسان کی سرکشی اور بہ ذاتی کی

۴۰۹ بیان کیا حضرت صلعم نے علاقہ ربط نبی سے تین چیزوں

۴۰۹ بیان رضائے خدا اور رسول کی ہر حال میں نبی سے ربط غالب فعل لازم ہے

سورۃ الشوریٰ ۴۲

۴۱۰ بیان تاویلات حروف مقطعات کا

۴۱۳ بیان جلتی اور دوزخی اور غیر اسلام سب بقدر کیے اعمالوں کے

۴۱۴ بیان تمامی وبال عباد بھی مخلوق تعالیٰ طلق کے

۴۱۴ بیان فعل تکلیف کیوں زیادہ طاقت سے نہیں دیتا

۴۱۶ بیان واحد کے بھید تقدیر کسی کو واقف نہیں ہے مگر خود حق تعالیٰ

۳۷۵ بیان علوم دینی پر مغرور تھے علوم اخروی سے

۳۷۶ بیان حاکم غیر اللہ کا

۴۰۴ بیان آٹھ چیزوں خیر تین غیر نہیں ہے

۴۰۵ بیان توبہ والے کی جو اور کو نصیحت کریں اور خود عمل کریں

۴۰۶ بیان تین شرعی اور غیر شرعی عورت دی سے پیدا ہونے کی قیامت میں

۴۰۸ بیان ایمان ابوجہل کا باوجود دیکھنے معجزہ شق القمر کے

۴۰۹ بیان کرتے تجسس نیا تین چیزوں کی اگر ہوئے ظاہر سے

۴۱۰ بیان صندوق محبت تین چیزوں میں ہے

۴۱۲ بیان محسوس آسمان وغیرہ الٰہی سے ذریعہ رضائے کچھ خود کرتے

۴۱۳ بیان وکلہ میل تحقیق مسائل وقضا وقدر میں

۴۱۴ بیان فعل حق تعالیٰ کو خالق کسی چیز کا جاننا کفر ہے

۴۱۵ بیان ہر مسلمان کو ایمان لانا تقدیر پر واجب

۴۱۶ بیان حقیقت پیدا کرنا آدمی کا اور جانا تقدیر کا لائق نہیں